

UNIVERSAL
LIBRARY

OU_232072

UNIVERSAL
LIBRARY

ببین توفیق حضرت حق سبحانه تعالیٰ این کتاب مستطاب بنظر اولی اللہا باعث نزول کات و انوارینی تذکره

اجتہاد الاحیاء فی سیر الابرار

و کتاب فی سیر حاشیہ ستمی

مجموعہ رسائل المتکفلین الارباب الکمل والفضلا

یعنی مکتوبات شریفہ کہ شتمہ شریعت و ہشت رسالہ است از سند المحدثین سید
المتقین برگزیدہ جناب اری حضرت شیخ اجل ابو عبد الحق محدث دہلوی بخاری قدس سرہ
تصحیح تام و تنقیح مال الکلام

باہتمام احقرانام محمد عبدالاحد غفرلہ القمد۔ باد ذی الحجہ ۱۳۳۶ ہجری المقدس

مطبعہ محمدیہ در محلہ محبت آباد

مختصر فہرست کتب تصوف حسب سبب کتاب ہذا۔ موجودہ مطبع مجتہبی دہلی

انسان کامل حصہ اول

دوم۔ ترجمہ اردو تصنیف

عارف ربانی سید عبدالکیم

جیلانی جمین اصول فرغ

واحدیت و احدیت عاتق

دروغ۔ کرسی۔ کتب آسمانی

فرشتگان وغیرہ کے معانی

داسرار کا نہایت شرح و بسط

سے بیان ہے۔

انیس الاول محفوظات

حضرت خواجہ عثمان غفرانی رحمہ

مرتبہ حضرت خواجہ حسین الدین

چشتی رحمہ مجتہبی

اسرار العارفین ترجمہ اردو

دلیل العارفین۔ مجتہبی

انفاس العارفین یہ کتب

عارف ہائے جناب شاہ ولی اللہ

محدث دہلوی رحمہ اللہ کی

تصنیف ہے۔

پنج گنج محفوظات خلیجگان

چشت اہل بہشت مجتہبی

جس میں ملفوظات حضرت خواجہ

عثمان ہارونی علیہ الرحمۃ سستی بہ

انیس الارواح و حضرت خواجہ

معین الدین چشتی علیہ الرحمۃ

مستحبہ دلیل العارفین حضرت

خواجہ قطب الدین بختیار کاکی

علیہ الرحمۃ مستحبہ فوائد السالکین

و حضرت خواجہ فرید الدین گنجشکر

علیہ الرحمۃ سستی بہ راحۃ القلوب

و حضرت خواجہ نظام الدین علیہ الرحمۃ

مستحبہ بہ راحت المحبین کے ملفوظات

نہایت شرح و بسط کے ساتھ

بزیان اردو یا محاورہ مندرج

ہیں۔ غرض کہ یہ مجموعہ جدید قابل

دید ہے۔ حصہ دوم جمین محفوظات

حضرت بابا فرید گنجشکر رحمہ اللہ

مستحبہ اسرار الاولیاء۔ و ترجمہ

ملفوظات حضرت سلطان

نظام الدین علیہ الرحمۃ مستحبہ بہ

فوائد النفود مندرج ہیں اسکی

خوبیان شائقین مطالعہ سے

معلوم کریں گے۔

پندرہ نامہ خواجہ عبدالشہید

تقشہندی مع ترجمہ اردو

پندرہ نامہ شاہ ناصر خسرو

فارسی۔ مجتہبی۔ جبر و شکر۔

قناعت۔ تجرید کے متعلق نہایت

مشہور و درانگیر اشعار عجب

و غریب مضامین شہ پندرہ نامہ

فرید الدین عطار جہاد لطیف بہ

لکھے ہیں۔

تذکرۃ الاولیاء فارسی۔ از

شیخ فرید الدین عطار۔ اسمین

اولیاء کے کرام کے حالات اور

ان کے ملفوظات ہیں جو ضوفا

اور واعظوں کے واسطے بھی

مفید ہے۔ مجتہبی

تذکرہ غوثیہ اردو اس کا

تاریخی نام شجرہ معرفت ہے اسمین

حضرت غوث علی شاہ قلندر

قدس سرہ کے ملفوظات اور

ان کے حالات ہیں مجتہبی

اس دفعہ مصنف سلمہ نے

بہت کچھ اضافہ کیا ہے جو دیکھنے

کے قابل ہے۔

تصفیۃ القلوب مع

ترجمہ اردو و خیال القلوب۔ از

حاجی امجد اللہ رحمہ۔ ایک کالم

میں خیال القلوب زبان فارسی

اور دوسرے میں اس کا محاورہ

ترجمہ اردو درج ہے۔ مجتہبی

التربیتہ والآداب الشرعیۃ

نقل مصری۔ مجتہبی۔ بڑی

نایاب کتاب ہے معلم و متعلم دونوں

کے لیے مفید ہے۔

حکایات الصالحین فی

احوال الصادقین اردو۔ یہ

نہایت عمدہ کتاب ہے۔ اسمین اولیاء

اللہ کے حالات اور عجیب و غریب

حکایات اور نقلین صالحین کی

مرقوم ہیں۔ مؤلف مرحوم نے

زیادتی لطف کے لیے بعض جگہ

مولازم کے اشعار کثرت و ذوق

فهرست نقول حکایات اخبار الاخیار فی السراا برار

صفحه	بیان ابرار	صفحه	بیان ابرار	صفحه	بیان ابرار	صفحه	بیان ابرار
۹	شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی ^۲	۲۲	خواجہ معین الحق والدین ^۲	۲۵	خواجہ قطب الدین بختیار کاکی ^۲	۲۶	شیخ بہاؤ الدین زکریا ^۲
۲۸	سید نور الدین مبارک غزنوی	۲۹	شیخ حمید الدین صونی	۳۰	قاضی حمید الدین ناگوری	۴۴	شیخ جلال الدین تبریزی
۴۶	شیخ نظام الدین ابوالموید	۴۶	شیخ برہان الدین محمودی	۴۶	شیخ اسعد نردانی	۴۶	شیخ محمد ترک ناردولی
۴۸	شیخ ترک بیابانی	۴۹	شیخ شاہی سوی تاب	۴۹	شیخ بدر الدین سوی تاب	۵۰	خواجہ محمود سونہ دوز رحمۃ اللہ علیہ
۵۰	مولانا نجی الدین حاجی	۵۰	شاہ خضر رحمۃ اللہ علیہ	۵۰	شیخ بدر الدین غزنوی	۵۱	خواجہ بلسبت
۵۱	مولانا صاحب الدین	۵۱	شیخ فخر الدین ابن مبین الدین	۵۲	شیخ فرید الحق والملا والدین گنجشکر ^۲	۵۴	شیخ نظام الحق والدین بلوئی ^۲
۶۰	شیخ نجیب الدین متوکل	۶۱	سید جلال الدین بخاری	۶۱	شاہ کردیزرج	۶۱	شیخ صدر الدین رح
۶۳	شیخ رکن الدین ابوالفتح	۶۶	شیخ صلاح الدین دولش	۶۶	مولانا بدر الدین اسحق	۶۶	شیخ جمال الدین احمد بانسوی
۶۸	شیخ برہان الدین صونی	۶۹	شیخ عارف	۶۹	شیخ صابر	۶۹	خواجہ نصیر الدین
۷۰	مولانا شہاب الدین	۷۰	شیخ بدر الدین سلیمان	۷۰	خواجہ نظام الدین	۷۱	خواجہ یعقوب
۷۱	مولانا داؤد پالہی	۷۱	مولانا فی الدین منصور صفا	۷۱	مولانا کمال الدین زاہد	۷۲	شیخ نور الدین
۷۲	شیخ ضیا والدین رومی	۷۳	شیخ شرف الدین کرمانی	۷۳	سیدی سولہ	۷۳	شیخ ابوبکر طوسی حیدری
۷۴	شیخ فرید الدین	۷۴	شیخ عبد العزیز	۷۴	شیخ علی کرد میرٹھی	۷۵	مولانا نور ترک
۷۵	مولانا مخلص الدین	۷۶	خواجہ علی	۷۶	خواجہ حسن افغان	۷۶	شیخ تقی الدین محمد
۷۷	شیخ برہان الدین نسفی	۷۷	مولانا علاؤ الدین ہولی	۷۸	شمس الملک	۷۸	قاضی جمال ملتانی
۷۸	شیخ صونی بدھنی	۷۹	شیخ شہاب الدین بانسوی	۷۹	شیخ احمد بدوئی	۸۰	قاضی منہاج جرجانی
۸۰	مولانا احمد حافظ	۸۰	شیخ نصیر الدین محمود	۸۶	شیخ سلج الدین عثمان	۸۷	شیخ قطب الدین سنور
۸۹	شیخ نور الدین	۸۹	شیخ حسام الدین ملتانی	۹۱	مولانا فخر الدین زرادی	۹۲	مولانا فخر الدین مروزی
۹۳	مولانا علاؤ الدین نیلی	۹۳	شیخ برہان الدین غریب	۹۴	مولانا علی شاہ جاندار	۹۵	شیخ علاؤ الدین بن شیخ بدر الدین
۹۵	خواجہ محمد	۹۶	خواجہ عزیز الدین صونی	۹۶	خواجہ تقی الدین نوح	۹۶	سید محمد بن سید محمد کرمانی
۹۷	سید محمد بن سید مبارک	۹۷	مولانا شمس الدین سحی	۹۸	قاضی محی الدین کاشانی	۹۸	مولانا وحید الدین سیف
۹۹	مولانا وحید الدین پائلی	۹۹	امیر خسرو دہلوی	۱۰۱	امیر حسن علاء سنجر	۱۰۳	خواجہ شمس الدین
۱۰۳	خواجہ ضیا الدین	۱۰۵	خواجہ ضیا رنجشی	۱۰۶	مولانا ضیا الدین سنای	۱۰۹	مولانا جلال الدین اودھی
۱۰۹	خواجہ سواد الدین	۱۱۰	شیخ نظام الدین شیرازی	۱۱۰	خواجہ شمس الدین	۱۱۰	خواجہ احمد بدوئی

صفحہ	بیان ابرار	صفحہ	بیان ابرار	صفحہ	بیان ابرار	صفحہ	بیان ابرار
۱۱۰	مولانا حمید شاعر قلندر	۱۱۳	شیخ حسام الدین	۱۱۴	شیخ حسام الدین سوختہ	۱۱۴	خواجہ معین الدین خرد
۱۱۶	خواجہ احمد	۱۱۶	خواجہ وحید	۱۱۶	شیخ بدر الدین سمرقندی	۱۱۶	شیخ رکن الدین فردوسی
۱۱۷	شیخ نجیب الدین فردوسی	۱۱۷	شیخ شرف الدین احمد	۱۲۰	شیخ مظفر الحق	۱۲۲	شیخ حسین
۱۲۹	شیخ شرف الدین بولانی پانی پتی	۱۳۱	شیخ ابوبکر سوی تاب	۱۳۱	شہاب الدین حقگو	۱۳۱	سید محمد بن یوسف احسنی
۱۳۱	شیخ عثمان سباح	۱۳۶	سید محمد بن جعفر	۱۴۱	سید جلال الدین بخاری	۱۴۳	شیخ علاء الحق والبرین
۱۴۳	مولانا خواجگی	۱۴۴	مولانا معین الدین عمرانی	۱۴۴	مولانا احمد تھانی سری	۱۴۶	شیخ صدر الدین حکیم
۱۴۸	شیخ سراج الدین بن عالم	۱۴۹	سید تاج الدین شیر سوار	۱۴۹	قاضی شمس الدین شیبانی	۱۵۰	یوسف بن سید جمال
۱۵۰	قاضی عبدالقادر	۱۵۲	شیخ زین الدین	۱۵۲	شیخ نور الحق والبرین	۰	حسین
۱۵۴	سید صدر الدین راجو	۱۵۴	خواجہ اختیار الدین عمر	۱۵۵	شیخ یوسف بدہ	۱۵۵	شیخ قوام الدین
۰	قتال بخاری	۱۵۵	شیخ سازنگ	۱۵۶	شیخ مینا	۱۵۶	شیخ احمد کھٹو
۱۶۱	قطب عالم	۱۶۱	شاہ عالم	۱۶۲	واو الملک	۱۶۲	قاضی محمود
۱۶۳	شیخ وحید الدین	۱۶۳	شیخ علاء الدین	۱۶۳	شیخ ابوالفتح علانی	۱۶۳	شیخ سراج سوختہ
۱۶۴	شاہ بدیع الدین مار	۱۶۵	شاہ سخائی	۱۶۵	مولانا تقی الدین ادھی	۱۶۵	شیخ رفیع الدین
۱۶۶	شیخ انور	۱۶۶	میر سید اشرف سمنانی	۱۶۸	شیخ فتح اللہ ادھی	۱۶۸	مسعود بک
۱۶۷	سید میر اللہ رحمہ اللہ	۱۶۷	شیخ پیارے	۱۶۸	شاہ جلال گجراتی	۱۶۸	شیخ محمد ملاوہ
۱۶۸	شیخ سعد اللہ	۱۶۸	شیخ رزق اللہ	۱۶۸	شیخ ابوالفتح جونپوری	۱۶۸	شیخ تقی
۱۶۹	شیخ شمس الدین طاہر	۱۶۹	شیخ عبداللہ شطاری	۱۶۹	شیخ حسام الدین	۱۶۸	مولانا جلال الدین
۱۷۰	مولانا خواجہ	۱۶۹	شیخ کالو	۱۶۹	مولانا شیخ	۱۶۹	شیخ علی پیرو
۱۸۰	شیخ محمد عیسیٰ	۱۸۰	قاضی شہاب الدین	۱۸۱	قاضی نصیر الدین گبندی	۱۸۱	شاہ سیانجو
۱۸۲	شیخ کبیر	۱۸۲	خواجہ حسین ناگوری	۱۸۳	شیخ احمد محمد شیبانی	۱۸۴	شیخ حمزہ دہرو
۱۸۷	شیخ احمد عبدالحق	۱۹۰	شیخ صلاح درویش	۱۹۰	شیخ جمال گوجری	۱۹۰	شیخ بختیار
۱۹۱	شیخ عارف	۱۹۲	شاہ داؤد	۱۹۲	شاہ نور	۱۹۳	شیخ سعد الدین
۱۹۴	شاہ سیدو	۱۹۴	راجی حامد شاہ	۱۹۵	راجی سید نور	۱۹۵	شیخ حسن طاہر
۱۹۷	مولانا الدواد	۱۹۷	شیخ معروف	۱۹۷	شیخ بہاؤ الدین جونپوری	۱۹۸	شیخ بہاؤ الدین شطاری
۲۰۰	شیخ عبد معین شطاری	۲۰۰	مخدوم علاء الدین غوری	۲۰۱	شیخ علم الدین	۲۰۲	مخدوم شیخ محمد الحسینی الجیلانی
۲۰۳	مخدوم شیخ عبدالقادر	۲۰۵	شیخ عبدالرزاق	۲۰۶	سید زین العابدین	۲۰۶	مخدوم شیخ حامد

صفحہ	بیان ابرار	صفحہ	بیان ابرار	صفحہ	بیان ابرار	صفحہ	بیان ابرار
۲۰۶	شیخ موسیٰ	۲۰۶	شیخ داؤد	۲۰۸	میر سید اسمعیل	۲۰۸	شاہ فیض
۲۱۱	مولانا رالدین	۲۱۲	شیخ عبداللہ بیابانی	۲۱۳	سید کبیر الدین حسن	۲۱۳	شیخ حسام الدین متقی ملکانی
۲۱۳	شاہ عبداللہ قریشی	۲۱۵	شیخ حاجی عبدالوہاب	۲۱۹	شاہ جلال شیرازی	۲۲۰	سزا دا احمد شرعی
۲۲۱	شیخ سلیمان	۲۲۱	شیخ عبدالقدوس	۲۲۲	شیخ امجد دہلوی	۲۲۲	شیخ اودھن دہلوی
۲۲۵	شیخ یوسف قتال	۲۲۵	مولانا شعیب	۲۲۶	ملک نین الدین وزیر الدین	۲۲۶	شیخ جمال
۲۲۹	سید شاہ سیرک	۲۲۹	سید حسین پاشا شازی	۲۳۰	شیخ یوسف چراکوٹی	۲۳۰	شیخ خانوگواہیری
۲۳۰	شیخ علاء الدین بن الدین	۲۳۱	سید سلطان بھراچی	۲۳۲	سید علاء الدین	۲۳۲	سید علی
۲۳۳	شیخ اودھن جونوری	۲۳۳	میان قاضی خان ظفر آبادی	۲۳۳	شیخ محمد سودو لکھنؤ	۲۳۳	شیخ محمد حسن
۲۳۶	شاہ عبدالرزاق جہانہ	۲۳۶	شیخ امان پانی پتی	۲۳۳	شیخ سیف الدین	۲۳۹	سلطان جلال الدین
۲۵۰	میر سید ابراہیم	۲۵۱	سید رفیع الدین صفوی	۲۵۲	شیخ بہاؤ الدین متقی	۲۵۲	شیخ حاجی حمید
۳۵۳	میر سید عبدالوہاب	۲۵۳	میر سید عبدالاول	۲۵۴	شیخ علی بن حسام الدین	۲۵۹	سید اشرف عبدالوہاب متقی نقاری
۲۶۸	شیخ عزیز اللہ متوکل	۲۶۹	مخدوم جیو مداری	۲۶۹	میان غیاث	۲۸۰	میان محمد طاہر
۲۸۰	شیخ عبداللہ شیخ رحمت اللہ	۲۸۱	شیخ حسین	۲۸۲	شیخ عبدالعزیز شیخ حسن طاہر	۲۸۲	شیخ جنید صاری
۲۸۳	میان نجم الدین	۲۸۳	شیخ برہان کاپلی	۲۸۳	شیخ سلیم بن بہاؤ الدین	۲۸۴	شیخ نظام الدین
۲۸۵	شیخ بلال قنوجی قریشی	۲۸۵	شیخ جلال الدین تھانیسری	۲۸۵	شیخ اسحق	۲۸۶	شیخ عبدالغفور مانو
۲۸۶	مولانا درویش محمد واعظ	۲۸۶	مولانا بختی	۲۸۶	بکر عیسیٰ مجاہد بیکہ مقدم	۲۸۸	میان معروف
۲۸۸	شیخ علاء الدین مجذوب	۲۸۸	مسعود سخاسی	۲۸۸	شاہ ابوالغیب بخاری	۲۸۹	شیخ حسن مجذوب
۲۹۰	شیخ حسن بودلہ دہلوی	۲۹۰	شیخ عبداللہ ابدال دہلوی	۲۹۱	میان مونگر	۲۹۱	بابا کپور مجذوب
۲۹۱	بابن مجذوب	۲۹۲	الدین مجذوب	۲۹۳	شاہ منصور	۲۹۴	شیخ یوسف
۲۹۴	سویجن مجذوب	۲۹۴	ڈکڑ سار صاحب کات بی بی سارہ	۲۹۵	بی بی فاطمہ سام	۲۹۶	والدہ شیخ فرید شکر گنج
۲۹۶	بی بی لیخا والدہ شیخ نظام الدین	۲۹۸	بی بی اولیا	۲۹۸	نکملہ	۳۱۰	خاتمہ
۳۱۸	مناجات	۳۲۱	قصیدہ مستغف	۳۲۶	نکملہ		

فہرست اسماء رسائل مکتوبات شریف حضرت المحدثین شیخ عبدالحق محدث دہلوی بخاری قدس اللہ سرہ

صفحہ	نام رسالہ	اسماء مکتوبات الیہم	صفحہ	نام رسالہ	اسماء مکتوبات الیہم
۴	سلوک طریق الفلاح عند فقد	بحضرت خواجہ	۱۵۶	صدق المستشرق الدوام فی طلب المقصد المرم	بنواب خان خانان
۰	الترتیبۃ بالاصطلاح	محمد باقی قدس سرہ	۱۶۰	تثبیت القدم علی الاصطبار	شیخ ابوالغنی فیضی
۱۳	اصول الطریقۃ لکشف الحقیقۃ	ایضاً	۱۶۲	تجدید الذکر فی بیان حقیقۃ الشکر	بنواب یدرتخی خان
۲۴	تبیین الطریق لآل الارادۃ	ایضاً	۱۶۷	اتحاف الابرار ببيان حدیث المحبۃ	بنواب خان خانان
۰	بالترام وظائف الخیر والعبادۃ	۰	۱۶۳	ترک الاختلاط والمجانبة عن صحبة الاختلاط	شیخ اسماعیل
۳۶	تنبیہ الہدی بتفاوت عال البتدر والانتہا	ایضاً	۱۷۷	تسبیب الخیر لدفع الضرر	بنواب یدرتخی خان
۳۶	تخصیص الکمال الابرار بختیار الخیر	ایضاً	۱۸۱	کشف استار الظلم عن سبیل الحلال والقائم	ایضاً
۵۱	قرع الاسماع باختلاف اقوال المشایخ	ایضاً	۱۸۷	سلوک طریق الفحاج بالاعتناء بالاعوجاج	۰
۰	واقوہم فی السماع	۰	۱۹۲	کشف الستار عن تحقیق الکسب والاختیار	۰
۷۶	ورود الابرار بالاستقامۃ علی الارادۃ	ایضاً	۱۹۹	ترک الاختیار والتمسک بالکفایت بتدبیر الخیر	۰
۸۲	رعاۃ الانصاف والاعتدال فی	شیخ عبداللہ	۲۲۳	تحقیق الیاس عن قبول بیان الباس	۰
۰	اعتقاد الصوفیۃ من ارباب الاحوال	نیازی رحمۃ اللہ	۲۳۷	وجوب الفناء فی صمدیۃ الذات بالنبیۃ عن	در سیماری خود
۸۹	ایراد العبارات الفصیحۃ فی شرح	۰	۰	جميع الجهات	نوشتمہ اند
۰	قوله علیہ السلام الین النصیحة	۰	۲۵۳	ساوکی طریق تعلیم مبین حقیقۃ الرضا والایمان	ایضاً
۱۰۱	اقامۃ المراسم فی اعمال المواسم	۰	۲۶۱	مشاہدۃ الابرار ین التجلی والاستتار	۰
۱۰۷	تطہیر السجنان لمناصحة الخصال	۰	۲۶۷	التعظیم لادب الشفقتۃ علی خلق اللہ	بنواب تفسیح خان
۱۱۸	اختیار الافراد الخفی لاظهار	بنواب خان خانان	۲۷۷	ہدایۃ الانام الی التمسک بالشرایع والاحکام	درباب لہ بندہ
۰	الکشف والتجلی	سپہ سالار	۲۸۸	تنبیہ الابرار بالتمسک علی الایۃ والاحزاب	۰
۱۲۳	تحصیل المطلوب بانتظار المحبوب	بنواب تفسیح خان	۲۹۱	استیناس القوس بشرح دعا انس	۰
۱۲۸	تذکرۃ اولیاء السلام بان لکن لہ دنیا کلہا	بنواب خان خانان	۳۰۵	تجلیۃ قلوب قس الملکوت بشیخ دعا قنوت	۰
۱۲۳	رفع صواب الخیر بالمقام ضعف المشیب	شیخ ابوالخیر بابک	۳۰۴	تحصیل البرکات بیان معنی التجمیات	۰
۱۳۷	تقسیم الانام علی اربعۃ اقسام	بنواب زید مرتضی خان	۳۱۸	تثبیت القلوب بتصور عظمتہ رب العباد	شیخ نورالحق رح
۱۴۹	تنبیہ الغافلین عن الدنیا والارباب	الفاضل وداعظمت	۳۲۲	دفع کسب بالمواظبۃ علی العمل	۰
۱۴۹	سلوک اقرب السبل بالتوجه الی سید المرسل	بنواب خان خانان	۳۲۷	تکمیلہ	۰

ترتيب	صفحة	نام رساله	اسم مکتوب	ترتيب	صفحة	نام رساله	اسم مکتوب
٢١	٣٢٤	تنوير القميلة البدر في تصوير معنى	.	٥٥	٣٩٢	تبصرة الاغنياء بان الفقر مرآة جمال الغنا	اسم مکتوب
.	.	شرح الصدر	.	٥٦	٣٩٣	استقاط اعتبار الاجساد والاشباح	
٢٢	٣٣١	تدقيق البيان في ايجاب شكر المريد	.	.	.	عند ملاقات القلوب الادواح	
.	.	دستكره بحصول المحبة والتوجيه	.	٥٧	٣٩٥	ذكر الاحوال والاحوال بنهضة على رعاية	
٢٣	٣٣٢	تحقيق الدواعي والاستعداد ولبسان	.	.	.	طريق الاستقامة والاعتدال	
.	.	الحال والقال والاستعداد	.	٥٨	٣٩٦	تحصيل النعمان والبركات بتفسير	
٢٤	٣٣٥	طی لسان تعلم بيان الارضيات	.	.	.	سورة والعاديات	
.	.	القدم والعدم	.	٥٩	٣٩٣	ترجمة مکتوب النبي الازل في تغزية	
٢٥	٣٣٦	انهار المحمود الاستبعاد بتفسير النفس في	.	.	.	ولد معاذ بن جبل	
.	.	صلاح المعاد	.	٦٠	٣٩٣	ايراد العبادات لبيان اهل الاشارات	بشاه ابو المعالي
٢٦	٣٣٩	حرقه الخمان تبني الكشف والبيان	بشاه ابو المعالي	٦١	٣٩٥	انطلاق اللسان بشكايت حال الجحمان	قدس سره
٢٧	٣٣٢	طبيب النفاق بوجه النفاق في مقام الاطلاق	.	٦٢	٣٩٦	انظار القلب والاضطراب في حصول	.
٢٨	٣٣٣	حراسة الايمان عن مكايد النفس والشيطان	.	.	.	المطلوب بلا ارتياب	.
٢٩	٣٣٤	توصية الاحباب بالصبر في جميع الابواب	.	٦٣	٣٩٨	توصية الاخوان بالصبر على جفا اهل الزمان	
٣٠	٣٥٠	تنبيه اهل الفكر برعاية آداب الذكر	.	٦٤	٣٨٠	طلب النور في قصة سفر لاهور	به شيخ نور الحق دوي
٣١	٣٥٢	تذكرة اهل الذكر ببيان فضيلة على الفكر	.	٦٥	٣٨٣	سلوك الطريقة على نهج المجاز فنفرة	
٣٢	٣٥٤	الاعتصام بحبل الصبر والثبات عند	به شيخ نور الحق	.	.	الحقيقة	
.	.	اجتماع اسباب اللذات	عليه الرحمة	٦٦	٣٨٤	مستلثة السائل بين المسائل	
٣٣	٣٥٩	تسوية الاداني والاعالي بالخوف	.	٦٧	٣٨٩	وجدان البرد باستشمام الورد	
.	.	في حضرة لا اباي	.	٦٨	٣٩٠	جميع كلمات العارفين من اهل الصدق	
٣٤	٣٦٠	تذكرة اهل المجاهدة بان الكسبية عين المشاهدة	.	.	.	واليقين	

تمت

اجمال احوال برکت اشتهال حضرت مولف جامع الکمال علیه رحمة الله المتعالي

شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ

زمرہ اشتهار گویان را نواخته و خامہ سوز خان بہ تحریر مناقب ہمایونش اجمالاً و تفصیلاً پرداختہ مسطری
چند بر لوح سنگی نقش کردہ در قبۃ منار فایض الانوارش تعبیر کردہ اند۔ درین جریہ عبارت لوح التفاضل و آن این است
تجملہ از احوال کرامت سنوال این شیخ وقت مقتدای زمان صاحب المفاخر ابوالمجد عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ حمۃ واسعہ
انکہ از مبادی شعور بطاعت حق و طلب علم کمر بستہ نزدیک آبادان بلوغ اکثر علوم دین تحصیل کرد و درین بست و دوسالگی از
ہمہ آن فارغ شدہ و کلام مجید از برگرفتہ پرسندافادہ نشست و ہم در عنقوان جوانی جاذبہ آملی در رسید یکبار دل ازین
دیار برکنہ متوجہ حرمین محترنین گشت مدتی مدید بآن مقامات شریفہ اقامت و زیدہ باقطاب زمان دادولیا کیبار
صحبتہا داشتہ بود ایلع ارجمند و زحمت ارشاد طالبان اختصاص یافت و علاوہ آن تکمیل فن حدیث نمودہ بابت کثرت فراوان
بموطن مالوف مراجعت فرمود و مدۃ پنجاہ و دو سال بجمیعت ظاہر و باطن ممکن یافتہ تکمیل فرزندان و طالبان بجا آورد و بنشر علوم
سیما علم شریف حدیث پرداختہ نہی کہ در دیار عجم احدی را از علمائے متقین و متاخرین دست ندادہ است ممتاز و مستثنی
گردید و در فنون علمیہ خاصۃ فن حدیث کتب معتبرہ تصنیف کرد۔ چنانکہ علمائے زمان اعتنا بآن ورزیدہ دستور العمل خود دارند
و اہل دانش از خواص و عوام بجان خریداری می نمایند تصانیف این فیاض والا از صغیر و کبیر بصدر مجلد و بحسب شمار ابیات
بہ پانصد ہزار رسیدہ است۔ در محرم ۱۲۹۵ ہجری این نور تم پر تو ظهور بعالم عصری داد و در ۱۲۹۷ ہجری تمام آملی و کشادہ
پیشانی بعالم قدس خراسید +

تاریخ ولادت شیخ اولیا و تاریخ طاعت فخر العالم است فقط (بکذا فی کتاب مآثر الکرام)

الحمد لله رب العالمين
والصلاة والسلام على
سيد المرسلين وآله الطيبين

بمقام توفیق حضرت حق سبحانہ تعالیٰ ہر دو نسخہ زیارات منظور نظر اولی الالباب رضانیف راسل المحمدين
شیخ اجل ابوالجہد الحق محدث دہلوی البخاری قدس سرہ العزیز کے درمیان سے بہ

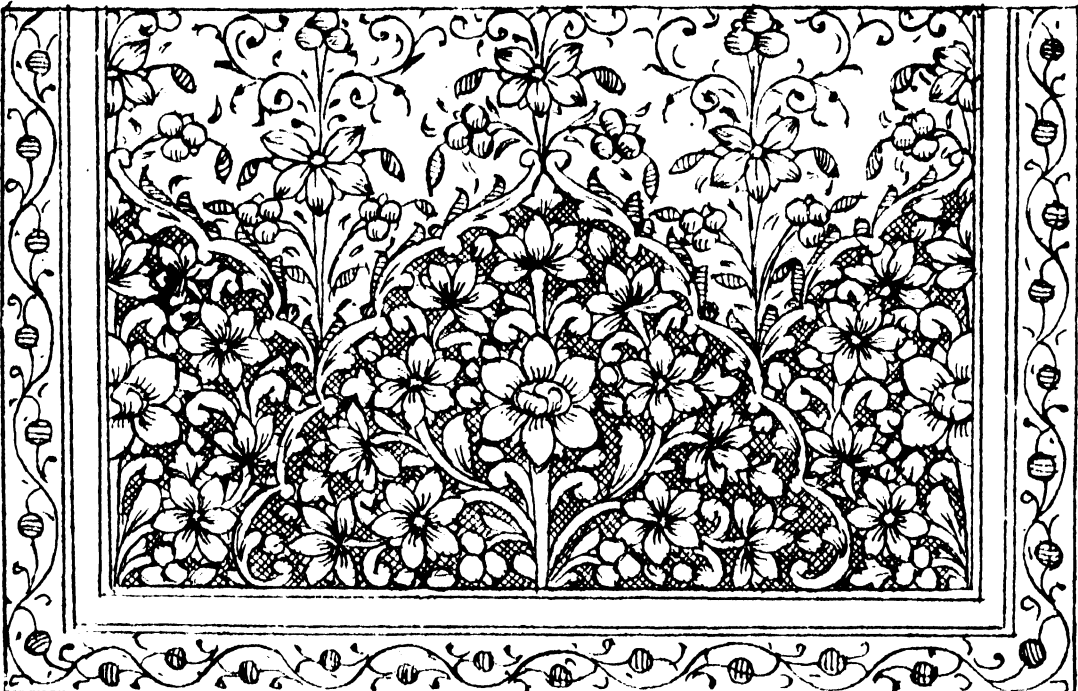
الحمد لله رب العالمين
والصلاة والسلام على
سيد المرسلين وآله الطيبين
والبررة

مشتمل برخصت و ہشت رسالہ کہ ہر یک از ان کتابیت حاوی مسائل شریعت و جامع
فوائد طریقت از اہتمام احقرانام محمد عبدالاحد غفرلہ الصد باہ ربیع الثانی ۱۳۳۲ ھ ہجری قدسی

مطبعہ دارالافتاء
درجہ محبتا واقعہ مطبوعہ



الحمد لله رب العالمین
والصلاة علی نبیک وعلی آله
انت کما اثبتت علی نفسك
وهو کما صلیت علیه فی کتابک
الذی لایاتیة الباطل من خلفه
ولاس من یدیه بحقیقت حمد
خدا و نعمت مصطفی راجعاً
کسے نیار دگفت و گو هر این
را در اجز دست قدرت حق
ن تواند سفت از انکی هیچ احدی
اورا چون خدا شناسد چنانچه
خدا را چون وی هیچکس نیست
خداست و بنده خدا خد است
و بنده او دیگران همه طفیل اوند
اللهم احمدک انک صلی
علی محمد افضل صلواتک و علی
آله و صحبه وسلم اما بعد فقیر حقیر
عبد الحق بن سیف الدین دلی
راجملا از سائل و مکاتب بود
بافتضای وقت مناسبت
حال الماکرده بعضی محبت احباب
و عیال از اهل سلوک و ارادت



بسم الله الرحمن الرحیم

شکر حضرت اہلب الطیات العالی تقدس که عطای او را پایان نیست و شکر الای او در حیز اسکان
اول نعمتها نعمت وجود است سائر نعم بعد از وی مشہود و نعمت جود و اتم و دوام نعمت او و اتم شکر
لازم پس از عہد شکر آن کہ بر آید تا بشکر نعمتہای دیگر زبان بکشاید قطعہ عقل در اندیشہ فروشد
شکر خداوند تعالی کند و بد کہ هرگز نتواند کہ آن لائق آن در گردا کند اما بدالہ ہر شرمندی
سرتوانست کہ بالا کند یکی از نعمتہای نامتناہی الہی کہ ہر لمحہ بی تقصیر و کوتاہی فائض است نفس
کہ درآمد و شد آن چندین ہزار نعمت موجود است و حصر احصای آن از شمار عقل مفقود یک نفس کہ
باز رون و آید بنگاہ از ان چه کار بار آید چون آب حیات خواهد کہ در انہار و جدول عروق درآمد اشجار
اعضا و اوراق اطراف اطراف اول در مضیق خلق آنچه از حسن و خاشاک بخارات غلیظہ و اجزای
غریبہ بود و لطیف نموده لطیف خلاصہ آن اول سبزش سد و از وی بگزار دل تا بجمع عروق و اعماق
و مسامات بدن آید و تعدیل و ترویج حرارت غریزی نماید گویا از سر نو لباس زندگی پوشانند و ہر شرب حیاتی
نوشانند و چون باز گردد بطریق ربح لہقہ قری از بہان مجاری و منازل کہ درآمد بود برآمدہ در ہر مکانی آنچه
از فضلات و کثافات مانده بر آورده تفریح و تشیط طبیعت آرد و کلفت حبس ضیق بر دار نفسی بخود فرو
از حاسب اندیشہ بشنود کہ از صبح تا شام چه مقدار نفس وصل است و ضمن آن چہ نعمتہا حاصل پس شکر از کدام
یکی از اینہا دانی کرد و حق آن بجا توانی آورد و فیئ ان من جلت قدرته و دقت حکمتہ شتوی

نفسی نو کہ وصول آورد	مائدہ تازه نزول آورد	روح از تازہ غذای برد	دل نفس با دہوائی خورد
نفسی زندگی آید پدید	بل تم فی اللبس خلق جدید	نفسی تازہ حیاتے دگر	وسطہ صبر و ثباتے دگر
ہر یک از ان روح و جان متبرک	روح مزاج الازکر و خوش	خجرہ جان متبرک ازو	پنجرہ دل متبرک ازو

هر سرود بدن آدمی	یافت از و نازگی خوری	آدمی بی هنر بی زبان	حمد خدا را چه توان بدیان
یکی دیگر در راتیه هر روزه که دلیل و تمار بطریق دارد بتو میرسد نظر بکار و اسباب آلات آن اینکو بر شمار بگر که بگذرانند گندم که بوجود آید چه قدر اسباب ایجاد فرماید تا خلق صور و مواد زرع و حصا و حفظ قوت و فساد آن سازد و به ترتیبی و تکمیل آن پردازد و حکمتهای دیگر غریب تر و نعمتهای عجیب تر که در طبع و طبع و اخذ موضع و جذب و مضغ و چغیدن افعال متعین و احکام محکم که آن اجر حکیم مطلق ندانید الگند آن را			
صالح تغذیه گرداند فسیحان من نعمت حکمت و نعمت قطعه	سبحان قدیری که یک ذره شکرش		
خاصات شش که در عقل و خرد کم	از خرمین و دانه گندم زده آدم	پرورده همه خلق بآن اند گندم	
گم در شکم دانه دل انجم و افلاک	چون از چند نیست فتاده به نهم	نعمتهای دیگر از مائل و مشارب	
و ملا بس و مارب مجالس مساکن موارد و موطن سائر نعمتهای سماوی وارضی علوی و سفلی روحانی و جسمانی و ظاهری و باطنی نگاه کن در خلق و تقدیر و تربیت و تدبیر عظیم قدر قوت فکریه را و بر آه کن تا بر سبک و حیرت چه آرد و بر عجز و بندگی چه پیش از غائب خلق سموات و کواکب حرکات سائر احوال صفات ثابت و سیارات و ایجاد ارکان عناصر با وضع غریب و ترتیب نادر و تمهید بساط ارض باین طول عرض و ایجا و جبال ایسات انبجاریع و انهار جاریات اجناس جادات اقسام نباتات انواع حیوانات ابلع غرائب حکمت در خلق و ایجاد این اجسام و اعطاء اجزائ نهم در ظاهر و باطن این اقسام که ذکر محلی از آنها بدو از فکر و کسب و بصحافت قیاس نیاید و این همه برای تست که او را یاد داری و روی ارادت برداری			
فسیحان من لا حصیر ولا لآله ولا احصاء لنعمائه قطعه	احصا و حصیر من حق قدرت و نعمت		
نکات این خیال چه بایه لگاشت	کار تو این بود که بدانی که این همه	بهر تو آفرید و ترا بهر خود گنا گشت	
این سبب آن سبب فلان تو فرشت	و این سبب آن سبب فلان تو فرشت	چنین نعم بزم ظهور آشکار کرد	
چندین دیگر عالم دیگر نگاه داشت	غافل مشوز ذکر خداوند و رشب	آن دم که آتش خام خوری غدا می چاشت	
این همه نعمتها عام است که انسان با جمیع حیوانات شامل بهر ذی حیاتی و اصل است اگر مزایای اگر المخطوط داری آن خود بانی دیگر است شکل که از ان بر آری نطق و فکر و فهم و فراست و علم و دراست و شوق و ذوق و معرفت و قرب و ولایت و نبوت رسالت و عدم و ختمیت بیکرم عام و تعظیم خاص بطریق شیوع و خصا صحن آدمی فائض گردانیده بایه قدر او بجان رسانید که بکس او را از سر تا نه میسپارند سر او را زافسر			
جمع آسمانیان گذرانید قطعه	پاکی که خاک از سر و فلک سید		
بنمود هر چه بود بکنج ازل نهان	آن دم که نور آدم خاکی ظهور یافت		
این آدم مختصا سبب مضمون حضرت	از بوی دریا صفت بهشت بکسفت		
نور صفا اگر چه ز روی صفی ظهور	چون از درخت شمشاد ظاهر یافت		
و اند که نور کسیت رخسار او عیان			

نوشته و برخی بجانب بعضی امرا و ملوک از اهل سعادت فرستاده و باره در نصیحت نفس خود که نزدیک تر و نیازمند تر از همه است ابلاغ نموده و این بند مامور است که جز در ابواب دین و ملت که باعث ترویج و تحجیه شریعت و موجب حفظ عقاید و احکام سنت باشد تکلم نکند و از دائره اعتدال و حیطة احتیاط بیرون نیفتد و باشارا وجودیه و اوایلات باطنیه و نزد وصیت مشایخ در حق این مسکین این است و لا یسکلم بالحقایق و الدقایق بل بین للخلق علم المعالمت و ما ینتهون بعن العیوب و لا یقدم علم اطن علی الظاهر و لا یکتفی بالظاهر عن الباطن بحکم این وصیت طریقه این ضعیف در اکثر احوال در تالیف و تصنیف نقل و ترجمه عبارات قوم و رجوع بکلام الله دین که جامع طریقین و متفق علیه فقیهین اند و تبریه و تنزیه ساخت این مقام از فضول کلام افتاده و بحقیقت این طریق را سلم و احکم یافته در اتقان معنی و اعتبار سخن و احترام از طغیان قلم و زلفت زبان یارب مگر در ضمن بیان سخنی در آورده شود شرح مقام و رفیع ابهام و شکال سخن اصل را که آن نیز در محاسن خود ابد بود امید که بفر قبول و اصلاح ارباب دین در آید

و بعین عنایت ایشان بطوط
گردود طالبان راه حق
وسالکان صراط مستقیم را
مفید و نافع افتد و نقاب
حجاب از چهره مقصود بردارد
آنچه بوجوب محبت و ایاه ارجو
مالیه انیب -

الریایه الاولی سلوک
طریق اصلاح عند غفرت
الترتیبه بالاصطلاح

لا اله الا الله محمد رسول الله
الحمد لله والصلوة والسلام
علی رسول الله وعلی آله و صحبه
بداة طریق الحق و محیی دین الله
شخصه آمد و رفته از آنجناب
بجانب این ذره حقیر آورد
و مرا از آن تعجب رفته نمود
از دو وجه یکی آنکه با وجود آن
مشغول و حالت سکوت
و حضور که عنایت حق علی
نصیب ایشان گردانیده است
جلوة التفات باین عالم آورده اند
عجب تر آنکه این حقیر را باین
سخن که جز باطن آن نتوان گفت
مخاطب ساخته و اعتبار نموده
این فقیر را کجا اطمینان آن و
مناسبت بدان که با چون
منی بی مایه این سخن در میان
توان آورد اما چون ایشان
را باین وادی آورده اند
بشک نیست بیخاری خواهد بود
یکجا از اوصاف صادقان
راه آنست که یقینا کل مستفید
و یقینا من کل مفید فزونی

طاهر بن علی

انگس که روشنائی نور شعوب یافت	نور محمد است که اول ذات بخت	در عقل و نفس آمد و نیخا عو یافت
حرف نخست ابجد ایاد ذات است	کمان و تکتب انزل اصل طو یافت	فرقان و صفت است که تورت کرد یافت
انجیل در نوشته زبر بر زبور یافت	عقل از کمال و شجاعت از افتاب چشم	نزدیک خیره و نوازند و دریافت
و همچنانکه شکر و سپاس خالق موجودات از حیطة امکان احاطه انسان بیرون است و بنای سید کائنات از مجال شرح و بیان افزون و هر چه جز مرتبه احدیت متعین است حقیقت محمدیه از همین است اینچه جز مرتبه نبوت احدی هم صفات احمد آن امین هر چه از انوار علوی و فنی ظاهر است همانچه از نور آن اجل مظاهر است پس حقیقت تقصیر از ادراک صفات حق عین عجز از کنه ذات آن کامل مطلق بود قطع		
حق را بشنم اگر چه ندیدم بکنش	از دیدن جمال محمد شناختند	اورا بشنم و دیده و شناختند از آن
کز صد ریش غشا و غشایش ساختند	از ندای با عبدناک از ذات احب او بود برآورد و دیگران صدای با غرناک	
نسبت بآن مقصود و مقصد بر وجود او لا اَحْصَیْ نَکَّاءَ عَلَیْکَ اَنْتَ کَمَا اَتَّیْنَتْ عَلَی نَفْسِکَ		
گوید دیگران لا اَسْتَطِیعُ صَلَوةً عَلَیْکَ مِنْ رَبِّکَ گویند قطع	خیر الوری امام رسل منظر اتم	
او از خدا و هر چه جز او مستثنی از او	او جان جمله عالم حق جان شمار	حق را بغیر واسطه ذات و موجو
حق در ازل برابر آینه وجود	آینه حقیقتش آورد و برو	آینه را مقابل آینه چون نهند
ایجا لطیفه است اگر بشنوی کمو	از اول آنچه در دو م افتد و بکس	اگر دوست بزا زین چون فقه دو
نقش وجود درست نشیند با طریق	بشنا س این دقیقه مزن م بگفتگو	در آون باعث خلقت عالم است
و در آخر واسطه هدایت بنی آدم در باطن مربی روح و در ظاهر تشریح کاسرکان دیان دول نسخ احکام مل و نخل فص خاتم وجود نقش فص معرفت و شهود مقصود و متکلفان قصوره افلاک مقصد سالکان بطریقه خاک تمام مقام اخلاق کمال کاملان آفاق حاکم بر زمین وجود و عدم بر بنج بحرین حدوث مقدم جامع نسخه امکان و جوب موجب ابطه طالب و مطلوب عزیز مصر صمدیت ملک ملکیت احدیت منظر حقیقت فزونی		
منظر صورت رحمانیت سر مکتوم غیب الهوت طلسم معلوم کنج جبروت مروح ارواح ملکوتیه قرین اشباح شوق بدایت خط ولایت نهایت دایره نبوت منظر اتم رحمت اتم عقل اول ترجان ازل نور انوار کسرا را دمی سل سید رسل نور انشی سر ایمی حبیب اعلی صفی احمد مصطفی صلی الله علیه و سلم قطع		
شاه رسل شفیع از من خواج و کون	نوریدی حبیب خدا سید نام	مقصود ذات اوست که با طمیل
منظور نور اوست که در جلای ظلام	هر تریه که بود در امکان و مستقیم	فهرستی که داشت خدا شبر و تمام
برداشت اطمینان کان قدم کزان	انرا عبده است من اسجد اکرام	تا عرصه و جوب که اقصای عالم است
کاجانه جاست بهشتی نشان نام	سریت بس شکر و دنیا پیچ مان	از آشنای عالم جان پرین تمام
ابیات	رسول کریم نبی نبویه	ارفع شفیع عز و جیه
		بشیر نذر سر لاج منیر

رجیم فحیم عظیم خطیر علیم حیم سلیم کلیم صلوا علیه وسلموا صلوا علیه وسلموا صلوا علیه وسلموا صلوا علیه وسلموا صلوا علیه وسلموا	رضی وحبی تقی نقی خسعت القموجباله ملأ الخلاء بنیره شرق المكان بنوره اکشف الشبه ببیانه فلتهتد والشریعة	سخی بهی علی ملی عجز البشر بجماله خرق السائر بسیره سر الزمان بسوره رفع العسل بکانه ثم اقمه والطریقه	عطوف روف کریم کریم لطق الحجز بجلاله ماساغ ذاک لغیره نسخ الملل بظهوره اکرم بر فقه شانه فتحققوا الحقیقه
اللهم صل علی محمد وعلی آل محمد واصلحایه وبرزقنا			
کلمات آل کامل الاحوال صفات اصحاب افرانصابش و انواع نعم واصناف احسان امید ابل کرم بیرون از حصرو احصاست خارج از حیطه ستیفا و ستقصا همه انهار آن دریا و اقمار آن بیضا اندر فیشنه که و رو یافت مهر نوری که درین وقت بواسطت ایشانت مهری را آبی دیگر و مهری را آبی دیگر از کتاب فضل فصلی دیگر و بانی دیگر است کی بصدق ساد موصوف و دیگری بعدل و او معروف یک بسبحه حیا موسوم و دیگری بعلم بی انتها معلوم خلافت نامه خاتم نبوت چون بهر خاتم ولایت رسیده تمام شد دور خلافت با ختم کشید قطعه			
ای دره طلایات ضلالت حیران چون جبر طریقتی و شوق باریک	صحاب پیمبر ستم غرق نودند بی نور هدایت مرواندر شب تاریک	در ششعنه ذات چه از دور و چه نزدیک خوش را غیری ست غمخوار کل آن	بعد از آن چندان شعب و شجرات و فروع و فروع از خاتم ولایت که شجره علم و هدایت بوی منتهی میشود برآمد که بر مثال شجره طوبی هر طرف ظلال کمال انداختند و عالم را بنور جمال ولایت منور ساختند خصوصاً اولاد اجداد و احاد و عالی نژاد و آنحضرت که بحکم داشت حقیقی و مناسبت ذاتی از همه نصیب و افر و فیض کامل تربد داشتند و بحکم عصمت ذاتی لوای ولایت مخفی بر افراشته ریاست صورت را دیگران گذاشتند رباعی
از کشتی نوح و بحر موسی گوئی افق طالع پذیرد و فلک ولایت جز باین قطاب قرار گیرد قطعه	نواب نبی ملک دین ایشانند مقصود و مراحق همین ایشانند	حکام ولایت یقین ایشانند در هر گز نور ولایت از خاندان نبوت	ظا هر از اهل بیت نور نبی زنا که این نور نور جاویدست
همچو در ماه نور خورشیدست از میان ایشان هر که خواست قطب قطاب عالم و غوث نبی آدم و مرزج ثقلین و مشهور مغربین	از ازل تا ابد بود ظاهر از آفتاب و ز قیامت چه غم بود	از ازل تا ابد بود ظاهر از آفتاب و ز قیامت چه غم بود	از آفتاب و ز قیامت چه غم بود از آفتاب و ز قیامت چه غم بود
ساخت تا محی دین و مجد و شریعتین گردید اگر چه جلال محمد در تمام آل محمد تابانست لیکن درینجا جمالی دیگرست و کمالی دیگرست جمال جمال محمدست و کمال کمال محمد اللهم صل علی محمد وعلی آل محمد	آدم مثال حسن و جمال محمدست ای غرقه گناه طوفان غم حشر	آدم مثال حسن و جمال محمدست ای غرقه گناه طوفان غم حشر	آدم مثال حسن و جمال محمدست ای غرقه گناه طوفان غم حشر
عالم ظهور نور کمالی محمدست آن را که در پناه ظلال محمدست	از آفتاب و ز قیامت چه غم بود از آفتاب و ز قیامت چه غم بود	از آفتاب و ز قیامت چه غم بود از آفتاب و ز قیامت چه غم بود	از آفتاب و ز قیامت چه غم بود از آفتاب و ز قیامت چه غم بود

اگر مصدوق این بنده است
کلمه اولی مصداق حال ایشان
خواهد بود بیت یقین میدان
که شیران شکاری درین
ره خواستند از سوریاری
یکی از طالبان راه گفته است
اذا وجدت من مواعلم منی
فذلک یوم استفادتی و اذا
وجدت من مودونی فذلک
یوم افادتی و اذا وجدت من
هو مغلی فذلک یوم مذاکرتی
و اذا لم اجد احدا من هؤلاء
فذلک یوم مصیبتی بایست
درین زمانه که ما یم سخن نیز
غینمت ست تا بعد از آن
توفیق کار کرد انجشند و تو صوا
بالحق و تو صوا بالبر در ره
شریف مذکور بود که حیرت
در کارست که فوت آند
با پای مودی طلب مجازی
مجاهد کند و نه چشم آنکه محو
را از مبطل ممتاز ساخته است
بفراک صاحب دولت بزد
علم شریف محیط خواهد بود با کمال
این در را درین دانه علای
بیدانست که ام طالب ذاتی
که باین مصیبت خون در حاکم
نباشد و باین حسرت در اند
نمود و آنچه از کلمات بعضی
حرع لایح می گردد آنست که این
مرد شناسی و ولی یابی برین
دائرة وسیع و طاقت طالب
ست با وجود ضوابط و موازین
که بر لب معرفت این گاه نهادند
و یقین نموده و گواهی میدیم

که آن ضوابط و تواتر حد حق ظاهرست و تجاوز از آن نقص باطل اما هنوز کار مشکلست و نقاب حجاب و ابهام رجال مقصود حاصل گویند که طریقی منحصرست در آنکه یک رابا صاحب دلی الفت دست و بدین صورت اگر چه بدست صحبت قصیر باشد کار تمامست و بنی نعمت الفت اگر سالها صحبت اتفاق افتد فائده ندارد و نتیجتاً در اصل همین محبت و الفت است صحبت تمتد باشد یا کوتاه لا اله الا الله محمد رسول الله اکنون معلوم شد که دریافت اولیا و شناخت مردان متفقا و اقتباس نور ولایت لبعی پایه طلب عادی و بزور باز می قوت میزنه نیست مگر وی سبحانه و تعالی مددی فرماید و گره ازین کار بکشاید همه حال براه نا امید می نباید رفت و از دعا و سوال این مطلب و احاح و ضطرار در آن نباید نشست که سبب عزو علی اجابت کننده دعا و عطا باشد فقر است این علی کل شیء قدیر نقل چندین مقصود و جامع مطالب از حضرات مشایخ حاضر وقتست نوشته می شود مطالعه آن و تکرار و تدوین و نظر در آن بغایت موثر و مندی نماید بهتر که دیگران پردازد و عبارت

اما بعد فقیر حقیر ضعیف عبداً و اسد القوی الباری عبد الحق بن سیف الدین التکر الیهوی البخاری معروض میگردد آنکه برابر باب الباب و صاحب البصار که زمره اهل خبرت و اعتبار اند محقق و مقررست که موثرترین حالات بلکه افضل عبادات مصاحبت اهل کمال و مجاست مقربان درگاه و الجلالست زیرا که بنشاید استقامت احوال ایشان سالک اہمتی دست هد که تحمل اعجاسی عبادت برداشته مشاق ریاضت که لازم سلوک این طریقست آسان شود بلکه بجائز جلال ایشان نوری در دل افتد که ظلمت ریب و ارباب که علت بعد و حجابست زایل گردد و اگر فرضاً این شخص نه استعداد استفاد این کار و قابلیت استفاد انوار داشته باشد تا تاثیر صحبت بوجود آید و فائده محاذات روی نماید لیکن بقیاس استدلال بر وجود لذت و کمال که مخصوص ارباب حال باشد از ایامی این طریقه که گفته از ولایتست محروم نماید

اینکه از کشمکش قال مقال	نیستت حالت ارباب کمال
نشنیده ز کسان جز خبری	قابل کار نه معذوری
باش کین امان گذاری دگرست	هر کسی قابل کاری دگرست
از جهان منکر این کار مرو	بنگر این حالت درویشان
که درین ره چه طلبها دارند	در طلبها چه تعبها دارند
این همه بهر چه بشتافتند	در طلب این بهر جانبار حیت
کشف اگر نیست قیاس تو کجاست	عقل کو در کجاست تو کجاست
معتقد باش و بیارایانی	و بعد از حرمان دولت صحبت

کاملاً و شاهده جمال عرفان استماع اخبار و تنبیه آثار ایشان در سمت فرامی و ظلمت دانی جهان تاثیر وار که صحبت و مجاست بلکه این نیز نوعی از صحبتست که جمال وقت و روی از غبار کدورت بیشتر می و حجاب صورت عنصری مصفاست و صفائی حسن عقیدت از مشاهد عایات و اطلالی بزرگ منزه و معرله اند اقرباً بعد قرن جمیع اخلاق حفظ اخبار و آثار اسلاف نموده در محافل مجالسین میسر فرمود و در وفات و صحائف جمع آورده زیوری دیگر جمال آن فرزوده و ورای تسلی و تثبیت و اتقان و اعتبار این اقوال و مناقب بسیارست اول آنکه وجود اولیا را اسد جمعیست شامل و نعمتی بهر کس وصل پس بموجب و آثار منجیة ربک فحیث ذکر مناقب و فضائل ایشان که در معنی شکر این نعمت عظمی و عطیة کبریست لازم باشد و اعتقاد و محبت این صفایکیشان واجب و متحتم بر با

هر کس که کمال اولیا را شناخت	این نعمت خاص بهار انشاخت	پس شکر گفت و حب ایشان نگزید
میدان یقین که او خدا را شناخت	دیگر آنکه ذکر این محبوبان آید و محبان درگاه باعث نزول رحمت و سبب	

وصول قربتست زیرا که هر محبوب از کرم خود خوش آید و محب او صفت محبوب محبوب نماید و دیگر آنکه

این عبادتی است که بهر حال در جمیع محال بی کلفت و محنت از دست هر کس حاصل است با وجود آن
 اینچنین جزای جزیل که قرب ب جلیل است بران وصل دیگر آنکه چون نقل اخبار و حکایت منی مستقبل
 و تفسیر اوقات بذکر احوال او و احوال اهل الوف عادت و مانوس طبیعت گشته است پس اشتغال بدکر احوال
 اهل کمال که شمر سعادت مبداء و احوال است بهر حال بهتر باشد تا قضای مقتضای حیل و عادت متضمن
 طاعت و عبادت باشد و دیگر آنکه لابد میان ذکر و عبادت و طاعت و محبتی باشد که باعث بزرگتر گردد
 پس ذکر حکایات صالحین بجهت آنکه فی از مناسبت باطن است و اگر در ظاهر نیز از ایشان نماید
 و بزعمی صلاح و حلیه فلاح یار آید و دیگر آنکه هر کس که فضائل و مناقب اسلاف استماع نماید ضرورت یابد
 که چندین بعد از مضی قرون و ادوار و تبادلی و دور و اعصار هنوز ذکر فضائل پیشینیان می گویند سبب
 آن جز حسن عمل و کردار نیک نیست پس اند که حیات ابدی و سعادت ازلی در حسن عمل است شاید
 که تصور این منی مخبر و باعث بر کسب خیرات و مبرات گردد و دیگر آنکه تواند که ذکر خیر این طائفه علیهم سبب
 ترویج ارواح مقدسه ایشان گردد و همچنین آنکه می ایشان را درین جهان بخیر و ذکر می کند ایشان نیز بحکم
 تخلق با خلاق الهی او را دران عالم به نیکی یاد نمایند و ابواب سعادت و امداد بر روی طالب بکشایند
 و دیگر آنکه چون وی نشر مناقب و ذکر کرامت گذشتگان می کند حکم کما تدین بدان امیدوار باید بود که بعد
 از وی با وی نیز همین معامله کنند **هَبْ لِي حُكْمًا وَأَكْفِقِي بِالصَّالِحِينَ وَحَكِّمِي لِي لِسَانًا**
 فی الاخرین **قطب** چون بخیر کنم یا در دشمنان دارم **اسید آنکه مرا هم بخیر یاد کنند**
 چو شادی کنم ارواح دیگران یاد **کسان سند و مرا نیز روح شاد کنند** **بعلاقه این امور و ملاحظه این**
 معنی من اسبج خوان لوح نادانی را موس آن شد که بذکر مناقب و مناقب این طائفه علیه زبان
 کشایم و از ارواح مقدسه حضرات مشایخ قدس اسد سر ارم استعانت نمایم تا ایشان را وسیله سازم
 بجناب پیر و سنگیر قطب عالم و غوث بنی آدم است و استعانت و استمداد من در مبداء و معاد منحصر
 دروست و توسل من در دنیا و آخرت مقتصر بر لطف و عنایت او اگر چه من گناهکار بزرگوار را چه یار
 آنکه نام خداوند ایشان بر زبان آورم و خود را در زمره ما و جان و اصفان ایشان بشمارم **ما غنی**
 سیات من از کجا و این کار کجا **در خود من ضعیف این بار کجا** **اوصاف بزرگان شمار از فرشت**
 و طاققت تقریر من زار کجا **و چون ذکر از مشایخ از دیار عرب و عجم در کتب و صحائف ارباب**
 معارف مسطور و مذکور شده است چنان مخطوط و خاطر نا ترشد که اسبج از اخبار و آثار ثبت آن درین
 اوراق اختیار افتد بعد از ذکر حضرت پیر و سنگیر شیخ العالم و الغوث الاعظم و الاحباب قطب الاقطاب
 غوث الثقلین شیخ محی الدین ابو محمد عبد القادر احسنی الجیلانی رضی الله عنه مخصوص این یار باشد
 یعنی دیار هندوستان که مقام خاص غریب و محبان و دوستان است زیرا که اگر چه احوال بعضی

ایشان را بعینه با برادر نماید
 که آن بطریق احتیاط اقرب
 و از آلودگی تصرف اینجانب
 از کی و اظهر خواهد بود و فریب
 حامل فقه الی من هو افقه
 قال شیخ ابو العباس المحضی
 رضی الله عنه ارتفعت التبریة
 بالاصطلاح ولم یبق الا الاثارة
 بالهمة و الحال علیکم باتباع
 الکتاب و السنة من غیر زیادة
 و الانقضای و ذلک جاری فی
 معاملة الحق و النفس و الخلق
 فاما معاملة الحق فنباتات اوتة
 الفرائض و اجتناب المحرمات
 و الاستسلام لاحکام و اما
 معاملة النفس فنباتات الانس
 فی الحق و ترک الانصاف لها
 و الحد عن غواها فی الجلب
 و الدفع و الرد و لقبول الامان
 و الادبار و اما معاملة الخلق
 فنباتات توصیل مقوقم الیه
 و التعتف عما فی یدهم الفراء
 ما یغیر قلوبهم الا فی حق واجب
 لا محید عنه و کل مردیال رکوب
 الخیل و اثر لصالح العاتلو
 استقل تغیر المنکر فی العموم
 او توجع للهادون غیه من
 الفضائل و معه حاله کونه
 فی فحمة منه او را و استیفاء
 الفضائل او متعج عورات
 اخوانه متعللا بالتحذیر و عمل
 السماع علی وجه الدوام
 او اکثر الجمع و الاجتماع لتعلم
 و تعلیم و اهل الارباب الدینا
 قبله الدیانة و اواخبار الترافیق

والد قایق دون المعاملات
ولابنه عن العیوب اوله
للمرتبة من غیر تقدیم شیخ او
امام او عالم او اتبع کل ما یحق
وقائل بحق او باطل من غیر
تفصیل لاحوال او سہتان
بمنسوب لدوان ظن عدم
صدقه بعلامه احوال للخص
والتاویلات او قدم الباطن
على الظاهر او کفی بالظاهر
عن الباطن او اتی من احدهما
بالا یوافق علیہ الآخر او کفی
بالعلم عن العمل او بعمل عن الجال
او بالجال عنہ او لم یکن له اصل
یرجع الیہ فی علمه وعلمه وایاتہ
من الاصول المسلمة فی
کتاب الائمة للکتب ابن عطاء
فی الباطن وخصوصا للتوفیر
ویدخل ابن الجلا فی الظاهر
وفی کتاب شیخ ابن ابی حمزة
ومن تعجبا من المتحققین فهو
بالک لانهما له ومن اخذ
بما فوجئ به من شواهد التکا
ولعصمة منه والتوفیق وقد
سل رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم عن قولہ تعالیٰ علیکم
انفسکم الا یہ فقال اذا رایت
شعرا مطاکا وجمعی متبعا و
احجاب کل ذی رای برایہ
فعلیک بخویفة نفسك
وقال علیہ الصلوٰة والسلام
فی صحف ابراہیم علیہ السلام
وعلى العاقل ان یکون عارفا
برأیه مسکال لسانه مقبلا
على شأه وعلى العاقل ان یکون

از مشایر ایشان مسطور و مزبور شدہ ولیکن اخبار اکثری از مشایخ و علما و اتقیای دیگر کہ از زمان
ابتدای فتح اسلام کہ زمان ظهور این کرام درین دیار است در عصری و عہدی معروف و مشہور بودہ
و کتابی معین بین مسطور نیست مگر بعضی ملفوظات و رسائل بعضی از تقریبات و وسائل مذکور
شدہ و بار السنہ خواص و عوام مشہور گشتہ و جماعہ دیگر از متاخرین قریب این مکان کہ ہنوز احوال و اوصاف
ایشان بزبان قلم نرسیدہ و از السنہ اہل عصر سر بیرون نکشیدہ است پس درین صحیفہ شریفہ کہ مجموعہ
است از عجائب اخبار و آثار و غرائب حقائق و اسرار از ابتدائے زمان خواجہ بزرگ معین الحق و الشریع
والدین نامتہای الف عاشرہ کہ تا یخ کتابت این کلمات متین ست انچہ از احوال و لیا و صفیا
و عرفا و مشایخ و بزرگان دین و مقتدایان ارباب یقین و کتب و رسائل و در ملفوظات مشایخ
چشتیہ و غیر ہم در نظر آمدہ و از ثقات روایات کہ جانب صدق ایشان راجع بلکہ متعین باشد باستعمال
نوعی از تفرس اعتبار و متحان و اختیار کہ واجب وقت کاتبان تا یخ و مستمعان اخبار است شنیدہ
شدہ نوشتہ آمد و جماعہ دیگر از علما و صلحا کہ بسمت امتیاز موسوم و بصفت اشتہار معلوم بودہ اند خصوصاً
از صلحا می طبقہ اسکندریہ کہ زمان صلاح و تقوی و ورع و دیانت و صیانت بود و بسیاری از کابر
و علما از اطراف اکناف عالم از عرب و عجم در آن زمان تشریف آورده درین دیار توطن فرمودند
و جماعہ دیگر نیز اگرچہ نشان ولایت و کرامت موسوم نبودہ اند لیکن ذکر ایشان در محافل و مجالس
بخیرت میرانند و بعضی ہات خیرات ممتاز و متفرد میدانند شاید کہ بعضی تقریبات و مناسبات مذکور
شدہ باشد و باین ملاحظہ این کتاب را اخبار الاخیار فی السلاسل ابرار نام شدہ و در تعریف
و توصیف حد و اندازہ را نگاہ داشتہ و طریقہ مبارک را فرو گذاشتہ انچہ مناسب حال ہر یک بود نگاشتہ
و انچہ از تصنیفات و تالیفات و مکاتیب و رسائل ایشان کہ در معاملات طریقت مکاشفات
حقیقت یاد و عطا و نصیحت و ارشاد و تربیت در نظر رسید البتہ چیزی از وی ثبت گردید و اگرچہ بعضی
مواضع بسبب اشتغال بر فوائد و منافع بکثرت و طول انجامیدہ مساق کلام از انساق و انتظام
برآمدہ باشد ولیکن چون مقصود ازین جمع استفادت سالکان این راہ و طالبان درگاہ است منتظر
وقت متصنعان طریقہ فضیلت و تکلفان شیوہ صیانت از ان باقی ننمود و اگر کی مطمح نظر سباق
قصص و حکایات برگمار و کوتا آن اوراق گردانیدہ و مقصود خود آرد و اگر در وقت کتابت آن نیز
قصد اختصار کند و بر انچہ از ان کلمات مقصود و اوقات اقتضای نماید نیز خست مت و ہمچنین باید کہ
در ہر جا کہ بر سهو و خطا و قوت یابند در طریق صلاح و تصحیح آن نشاندان اللہ لا یفیع اجر
المحسنین و انچہ مناسب حال کتاب این مطور عصم اللہ و قاتہ عن التفرقة و لفتہ و افتا و نہت
کہ ذکر بزرگان کہ تمیز و تعیین درجات و مراتب ایشان در وسع و طاقت مسکینان ست

بترتيب وقت و زمان کرده آيد و تقدم و تاخر زمانى را رعايت نمايد بآداب و احتياطاتى كه بايد بود
مگر بعضى مواضع بسبب بعضى از تقريبات و مناسبات شايد كه خلاف اين تقرير نيز بوقوع آمده باشد
طبقه اول در ذكر خواجه بزرگ معين الحق و الدين كه حلقه مشايخ كبار و اقدم سلسله چشتيه اين
ديار است و اهل عصر و از خلفا و مریدان و غير هم تعيين پذيرفته -

طبقه دوم در ذكر شيخ فرید الحق و الدين گنج شكر و معاصران و مریدان ایشان مقرر شده -
طبقه سوم از زمان شيخ نصير الدين محمود چرخ دهلې و اهل زمان ایشان ثبت یافته و كهذا على هذا
الترتيب الى عصرنا هذا رحمه الله عليهم جميعين بعد از ان ذكر جماعه از مجاذيب بى ملاحظه تقدم و تاخر
و همچنين جماعه از صالحات بى ملاحظه ذكر و مرزور گشت و خاتمه در ذكر بعضى از اسدان كاتب حروف
و محلى از احوال ایشان رحمه الله عليهم و تفصيل احوال و الدماجد قدس سره و تكميم آن باجراى كلام بعض
ادباجراى خود و مناجات بدرگاه محيب الدعوات و ختم كتاب بعبث سيد كائنات صلى الله عليه آله و سلم
ثبت يافت الحق مجوده ايت كه اگر فقيرى وقت خود را بدان خوش گذرانى آن دار و اگر سالكى مطلب
خويش از ان طلبد اميد كه روى بجران نياورد باشد كه بقبول درگاه مقبول گردد و محصول مقصود

موصول آيد ابيات	دارم اميد از خداى جهان	كه دهر از قبول خويش نشان
كند اين المطف خويش قبول	بقبول خودش كند موصول	سوى اهل دلش روان سازد
جاي او درميان جان سازد	اى خدا زار و دلفگارم من	بكيست وى نوامى زارم من
بفقيرى چو من ضررى نيست	جز تو ام هيچ دستگيرى نيست	مفلس و كمترين گداى توام
آرزو منيك عطاى توام	نظر حتمت بمن فرما	بر دلم لطف خوشترين فرما
نيست جز لطف تو كسى مارا	انت نعم الوكيل المولى	و صلى الله تعالى علك

خير خلقه محمد وآله اجمعين الطيبين الطاهرين

قطب الاقطاب و **الاجاب الغوث الاعظم** شيخ شيوخ العالم غوث
الثقلين **امام الطائفتين** شيخ **الطالبيين** شيخ **الاسلام** محي الدين
ابو محمد عبد القادر حسنى حسنى بيلانى رضى الله تعالى عنه

از كمال اوليا اهل بيت و از اعظم سادات حسنيه است از احفاد عبد الله محض بن حسن مثنى بن
امام المسلمين حسن بن ابي موسى بن علي مرتضى است رضوان الله و سلامه عليهم جميعين منسوب است بحبل
كر آن راجيلان و كيلان نيز گويند تولد شريف آنحضرت سته بعين و بروايتى احدى و سبعين بار بعباء
است و مدت تصدرا و مريدان و فتوى راسى و سه سال و مدت كلام او بر مردم و از شاو خلق چهل سال

اربع ساعات ساعه ساعه ساعه ساعه
فيها نفسه و ساعه ساعه ساعه ساعه
به و ساعه ينفسه فيها الاخوانه
الذين يصرونه بعباده و يدلون
على به و ساعه ساعه ساعه ساعه
نفسه و بين شهواتها المباحه
او كما قال رزق الله ذلك
واعانت عليه و وقتها به
وصحبا بالعافيه فيه فاذ
لا غنا لى عافيه و جوسبنا
ونعم الوكيل و صلى الله على
سيدنا محمد وآله و صحبه و سلم
تسلما كثيرا و اذ انما ابداه
يوم الدين و لا حول و لا قوه
الا بالله العلى العظيم شيخ ذكره الله
بالخير معنى تربيت صطلاحى
چنين تصوير و تقرير ميگردند
كه در زمان قديم مشايخ بودند
مرشد و كمال كه بناى ربط
و خلوات بر صفت خاص
مى نمودند و طالبان ادران
خلوات مى نشاندند و اطهار
و شراب ایشان را بر موازين
مصلحت و اجتهاد معين
مى ساختند و با هر يكى ذكر
خاص و شغل مخصوص تلقين
و تعليم مى كردند و جز بربط
اداسه فرض نماز و نماز
يا بجهت ضرورت و غير اين
نمى آوردند و در ان وقت
نيز نظر بر قدم داشته و سر و چشم
گوشه و رايچه و و نظر از
التفات بهمين و شمال زمان
از غير ذكر نگاه ميداشتند
و در هر دو شى ريشه شدا

و عمر آنحضرت نود سال روفاات و نشته احدی و ستین و خمسائه و در سنه ثمان و ثمانین هجری بمکه که
سال عمر آنحضرت میزده بود بنده قدم سعادت لزوم ارزانی داشت و قصد اشیاخ و ائمه و اعلام
است و علمای سنت و اعیان دین نموده اول قرآن عظیم را با روایت و درایت و سر و عین نبوت
آلقان تجوید فرمود و از اعلام شیخین و عظم ستمندین و علمای متقنین اجتماع حدیث نموده و تحصیل علوم
و تکمیل آن فرموده در جمیع علوم اصول و فروع و غایبها و خلافا از جمیع اعلام بعد از بلکه کافه علمای بلاد و رتبه
حتی فاق الكل فی الكل و صار مرجع البسیع فی البسیع بعد از ان حق عز و علا و را بر خلق ظاهر گردانید و قبول
عظیم و عظمت تمام در قلوب خواص و عام نهاد و بر تبتی کبری و ولایت عظمی مخصوص گردانید و جمیع
طوائف از فقه و علما و طلبه و فقر از اقطار ارض و آفاق عالم توجه بجناب عرش بآب و داد و نیایح
حکمت از تحید قلب و بر ساحل سان جاری ساخت و از ملکوت اعلی تا بسطو اسفل صیت کمال و آواز
جلال و در افکند و علامات قدرت امارات ولایت و شواهد تخصیص و دلائل کرامت و از آفتاب نصفت
ظاهر و با هرگز گردانید و منافیع خزان وجود و از مره تصرفات وجود را بقبضه اقتدار و دست اختیار
سپرد و قلوب جمیع طوائف از امام راسخ سلطان هدایت و قهرمان عظمت و ساخت و کل ادبیای وقت
را در حصار و نفاس و ظل قدم و دایره امر و گزاشت تا امور رشد من عند الله قبول و قدمی نه علی رقبه
کل فی الد و جمیع ادبیای وقت از حاضر و غایب و قریب و بعید و ظاهر و باطن گردن طاعت سرافراز
بنهاد و خوف من الردد و طمعانی المیزه فیه قطب الوقت و سلطان الوجود و امام السید یقین حجة العارفین
روح المعرفة و قلب الحقیقة خلیفة الله فی ارضه و وارث کتابه و ائمه الوجود و لجمت النور و
سلطان الطریق و المنصرف فی الوجود علی تحقیق رضی الله تعالی عنه و عن جمیع الاولیاء و حلیة آنحضرت
نخیف البدن ربیع القامة عزیز الصد و عریض النجیة و طویلها اسم اللون مقبول الحجابین فی اصوت
جهوز و صمت بسی و قدر علی و علم و فی له صیت و صوت و صمت و در کلام آنحضرت نوعی از
سرعت و عجز بود که ساح را عربی و عیبتی در دل می افزود از جمله خوارق کلام و آن بود که در شنیدن
آن قریب و بعید یکسان بودند و بحسب قرب و بعد مکان مجلس توافقی ظاهر نمی شد و در وقت کلام
هیچکس را جز سکوت و انصات گنجایش نداشت و نزد امر کردن بچیزی جز مبادت با متثال صورت
نمی بست و هرگز آنطور بحال با کمال و افتادی اگر چه در قسارت قلبی شکن بودی خشوع و خضوع
دست وادی و هرگاه بمسجد جامع برآمدی خلافت همه دست بدعا آوردندی و حاجات خود را از
درگاه قاضی الحاجات خواستندی **نقل است** که در سنه آنحضرت در مسجد جامع عطسه زد
و از مردم آوازی برخاست و در جمیع یک چندان برخاست که مستجاب باین خلیفه که در مقصوده جامع
نشسته بود متوجهم شد و پرسید که اینچه فریاد است گفتند که شیخ عبد القادر عطسه زده است و مردم

کیا رود و بار از کیفیت احوال
و خواطر و ارادات و معاملات
پرسیده بهراچی مصلحت وقت
و موافقت مزاج و مصلح
کار باشد از تغییر حال طعام
و شراب و شغل و ذکر و تفکر
می فرمودند بهرین صفت
بعیدها در رنگ معالجه
طیب با ذوق مرعوض را
تسلیم نموده هر یک را بعد
از دست معین بعضی یکسال
و بعضی رشتش ماه و بعضی
را یکربعین و بعضی از یاده
و بعضی را کم از آن خلوت
کامل و واصل می بر آوردند
اینست مراد تربیت مصطلحی
و اینچنین بود طریق تربیت
تدما مرطالبان را و این نوع
تربیت درین زمان منعدم
شده و انقطاع پذیرفته است
و لم یبق الا افاده بالهمة و
احال نزد همت و حال شیخ
مرشدست میفرمودند که افاده
و ارشاد همت و حال چنان
باشد که شیخ طالب را در ظاهر
تعلیم احکام شریعت و ادب
آداب طریقت مشغول دارد
و در باطن همت و حال خود را
بر اندازد قوت و نفوذی
که دارد بتجدید و تسلیم طالب
برگردد و بقول و عمل حال
ارشاد و تکمیل و س کند
این طریق نیز بعد از سنه
بر تفاوت استعداد و استعداد
و توجه و اعتقاد طالب و همت

تثبیت او کرده اند و اما علم آنحضرت نقل است که روزی آیت از قرآن در مجلس او برخواند
و آنحضرت بجهت تفسیر آن بیان فرمود و بجهت دیگر و دیگر تایا زده و جتا اینجا علم حاضران مجلس همراه بود
بعد از آن در بیان وجوه دیگر شروع نمود و با تمام اربعین و جفا فاده فرمود و در راستی باقتضای
رسانید و بر وجه و بر دلیله را تفصیلا داد که موجب تعجب حاضران گردید بعد از آن فرمود که ششم
قال و باز آید بحال لا اله الا الله محمد رسول الله این کلمه گفتن و شورش و مضطرب در کمال
حاضران و فتاد و جامه های پاره کردن و در بعضی نهادن **نقل است** که جناب آنحضرت بر صحنه
عراق بلکه محضر حال طالبان آفاق بود و از جمیع اقطار عالم فتادی پیش آنحضرت آمدی و بی سبق و بطالع
و تفکر جواب بر صواب ثبت فرمودی و بچکس از حدائق علما و بجا و عظاما مجال خلافت و حکم در آن محضر
نبودی که بکبار فتوی آمد از جانب بلاد و محکم که صورت او این بود چندی گویند سادات علماء در مدینه که سبکند
نور و در سه طلاق بر آن که حق تعالی را عبادت کند که در وقت اشتغال او بان عبادت و بی هیچ کی از افراد
انسانی در هیچ مکانی او را در آن عبادت شریک نباشد که ام عبادت او نماید که از عهد جنت این
حلفت بر آید بعد از آنکه علماء عراقین در جواب این سوال متحیر و معجز از دریافت آن محقر گشته بودند
پیش آنحضرت آوردند و بجهت نظر در آن فرمود بخیال له المطاف و اطواف اسبوعا و حده و کل عین زینتی نالی
ساخته شود برای آن شخص جالی طواف خانه کعبه تا طواف کند تنها و از همه عینی که خورده است
بر آید زیرا که طواف عبادتی است بچکس از آدمیان در آن زمان با او همراه نیست و اما طریق آنحضرت
در سلوک بسبب شدت و لزوم نظیر داشت و بچکس را از شایخ عصر طاقت آن نبود که بادی است
جوید و در شدت ریاضت و قوت مجاهدت و طریق او تفویض بود و موافقت و تبری از حول و قوت
و قبول در تحت مجاری اقدار و موافقت قلب و روح و نفس استحا و ظاهری و باطنی و اصلاح صفات
نفس با غیبت از رویت نفع و ضرر و قرب و بعد و فراغ قلب و ظهور بی تجاذب شکوک و تنازع
اغیار و تشویش تبایا و با بقا و نفوذ و اتحاد و قول و فعل و معالقه اخلاص و تسلیم و تحکیم کتاب و سنت
در هر خطره و محظه و دارد و حال و ثبوت مع الله فی کل الاحوال تجرید و تحجیه و توحید و تفرید با حضور و تفرید
عبودیت که ستم است از لحظه کمال بعبودیت و حفظ احکام شریعت با مشاهد سر حقیقت **نقل است**
که آنحضرت فرمود که دست بست و پنج سال بر قدم تجرید در صحرائی عراق و خراباهای اوی گشتم بجایاتی
که نه بچکس برای شناخت و نه من کسی را طوافت رجال غیب و بنی الجان بر من می آمدند ایشان
را طریق حق تعلیم می کردم و قناعت پهل سال نماز فجر را بوضو و عشاء می گزاردم و تا پانزده سال بعد
از ادای نماز عشاء قرآن بمید تنقل می نمودم و بر یکپای ایستاده و دوست در هیچ دیوار زد و تا وقت
سجده می کردم و از سه روز تا پهل روز می گزشت که قوت نمی یافتم و خواب نمی کردم و تا یازده سال

و حال و تصرف و کمال شیخ
تاثری پیدا آورد و تاثر بجهت
و نفوذ بهت نورانیت و صفات
احوال شیخ بطالب سرایت
کند اینست طریق افاده بهت
و حال می فرمودند که این طریق
درین زمان باقی است و افراد
مشایخ کطابان را باین طریق
تسلیم می فرمایند موجودند
و ذلک ایضا نادر و میفرمودند
که مشایخ را درین طریق نیز
در روش است شفعه در
ابتدای کار طالب با اختیار
از مالوفات عادت و مانوش
طبیعت و از او مناع و اطای
سابق که دارد بیرون آرند
بعد از آن ایشان را در کار
حق و روش طریقت اشتغال
نمایند یعنی دیگر طالبان را
هم بحال خود بگذارند و در غرض
ایشان از مالوفات اشتغال
نکنند تا بتانی و تدریج بامداد
و اعانت بهت و حال و شرف
صفاء و نورانیت باطن و روح
که خدا خواسته باشد خود بخود
از ظلمات رذائل برآمده
با نور حله متصف شوند
می فرمودند که این طریق افر
و اسهل و ارفق است و طریق
شیخ ما در تربیت مریدان همین
طریق بود و الله الموفق اتمی
کلام شیخ در لزوم اقتدا
بشیخ مرشد یا کفایه علم و تتبع
کتب مشایخ در سواد این طریق
نیز تفصیل اختلاف است

قال الشيخ الكامل العالم العار
القيم الفاروق سیدی احمد
لشهریزروق فی کتاب
قواعد الطريقة فی الجمع بین
الشریعة والحقیقة قد تشار
فقد الااندلس من المتأخرین
فی الکفایة بالکتب عن الشیخ
ثم کتبوا للهدایة واستفتوا فی
العلماء فکل اجاب علی حسب
فتحه وجماله الاجوبة وادارة
علی ثلاث اولها النظر
للمشایخ فشیخ التعلیم کیفی عنه
الکتب للیبیب حاذق یون
موارد العلم وشیخ التریب کیفی
عنه لصحبة لدین عاقل ناسج
وشیخ التریة کیفی عنه اللقار
والتبرک واخل کل معجود واحد
ثم ان فی النظر حال الطالب
فالبلیب لایدر من شیخ یرید
واللیبب کیفی الکتب لایدر
ترقیه لکن لا یسلم من روعة
نفسه وان وصل لامتلاء العبد
برویة سبب الثالث النظر
للجادات فالنقوی لا یحتاج
لشیخ لبیانها وعموما
والاستقامة یحتاج لشیخ
لشیخ فی تمیز الاصلح فیها و
قد یکتفی وودنا للیبیب
بالکتب وجماعة لکشف
والترقیة لایدر فیها من شیخ
یرجع الیه فی فتوحا کرمه
علیه الصلوة والسلام
للعلم علی ورتة للعلم بالنبأ
النبوة وعبادی ظهورها
من فاجاه الحق وهداه لطریق

ویرج بغداد که اورا بجهت طول مکث من دروس برج عجمی گویند مشغول بودم و با خدا عهد می بستم
که بخورم تا بخوراند و دتهای مدید برین میگذشت و عهد نمی شکستم و هرگز عهدی که با خدا بستم شکستم
فرمودت در بعض سیاحات شخصی پیش من آمد و استدعای صحبت کرد با شرط صبر مقدم مخالفت
و آن شخص مادر یکجاسی بنشاند و رفت و وعده کرد که تا نیایم از اینجا برنخیزی سال تمام برین حال
گذشت و آن شخص پیدانند و من بروعه آنجا نشسته بودم بعد از انقضای مدت یکسال باید
و مرا نشسته یافت بار دیگر بچنین وعده کرد و رفت تا سه مرتبه این چنین واقع شد و نوبت آخر باخو زمان
و شیر آورد و گفت که من خضرم و مامورم که با تو این طعام بخورم طعام را خوردیم پس گفت بهخیز و در
بغداد برو و بنشین و ترک سیاحت کن پرسیدند دین مدت سه سال قوت از کجا بود گفت از هر چه
پیدای شد و بر زمین افتاده می بود نقل است از شیخ ضیاء الدین ابونصر موسی که گفت شنیدم
از والد خود شیخ محی الدین عبدالقادر رضی الله عنه که در بعضی سیاحات بدشتی افتادم که در آنجا آب
نبود چند روز را آنجا بودم و آب نیافتم تشنگی غلبه کرد حتی سبزه از تعالی ابری برگاشت که بر من سایه کرد
و قطرات چند از من بچکید که بدان تسکین یافتم پس نوری ساطع شد که تمام افق را در گرفت و صوبی
عجب از آن میان ظاهر شدند و در او که یا عبدالقادر منم پروردگار تو حلال کردم بر تو هر چه حرام است
غیر تو بگیر آنچه طلبی و بن هر چه خواهی گفتم اعوذ بالله من الشیطان الرجیم و در شوی ملعون این
چه سخن است ناگاه آن روشنائی بتایکی مبدل شد و آن صورت و دو گشت و گفت یا عبدالقادر نجاست
یافتی تو از من بد اسطه علم تو با حکام پروردگار و فقه تو با احوال منازلات خود و من بشل این اقع نشاست
تن را از اهل این طریق از راه بروم که یکی از آنها بجای خود نایستاد این چه علم و هدایت است که حق تقا
ترا عطا فرموده گفتم به الفضل و المنه و منه الهدایة فی البدایة و النهایة و اما وعظ آنحضرت نقل است
که فرمود در ابتدا که کار در قیظ و منام مامور و منتهی می شدم و غلبه می کرد بر من کلام مجدی که به بنیاست
می شدم و قدرت سکوت نداشتم و حاضر می شد و مجلس من و سه از افراد من که از من سخن می شنیدند
عاقبت اجتمع و اثر و حام مردم بجای رسید که در مجلس جای نشست مانند در صلی شهر میر فتم و سخن میگفتم
آنجا می گاه نیز مردم تنگ شد کرسی بیرون شهر بودند و خلایق بی شمار از بیاده و سواری آمدند
ما و ای مجلس را گرد گرفته می ایستاد تا آنکه عدد نزدیک بهفتاد هزار میرسد نقل است که مجلس
و عطا آنحضرت چارصد نفر دوات و قلم گرفته می نشستند و آنچه از وی می شنیدند عالمای کردند و فرمود
که در اول حال رسول خدا صلی الله علیه و سلم و حضرت مرتضی را علیه ضوان الله خواب دیدم
که او فرمودند مرا تبکلم انداختند در دین من لعاب من و بکشا و بر من ابواب سخن نقل است
از مشایخ که هرگاه که شیخ محی الدین عبدالقادر بکسی بری آید وی گوید الحمد لله خاموش می گردد

به روی خدائی که بر روی زمین است حاضر و غایب و این جهت است که این کلمه را مکرر می گویند و می بینند
آن ساکت می گردد و اولیا و ملائکه از دحام می کنند و مجلس او و آنجا که در مجلس او حاضر شوند و نه
بیشتر اند از آنجا که بنای یکی از شاخ عصر آنحضرت گوید که یکبار از برای احضار بن دعوت کردم
و غلام خواندم و هیچیک از جنیان اجابت نکرد و حاضر نشد و آنچه معاود بود از زمان دیرتر کشید و تیران
شدم که سبب این تاخیر چه باشد چون جاء از ایشان حاضر شدند پرسیدم که سبب تاخیر چه بود گفتند
که شیخ محی الدین عبدالقادر عظامی فرمودند و ما همه آنجا حاضر بودیم و بعد ازین اگر دعوت ما کنی
در وقتی کنی که شیخ در وعظ باشد که لاجرم در حضور ما تاخیری راه نخواهد یافت گفتم که شما نیز در مجلس
وعظ او حاضر می شوید گفتند که اجتماع ما در مجلس او بیشتر است از دحام آدمیان و طوائف کثیر
از ابر و دستا و اسلام آورده اند و انابت نمودند و اندک نقل است که مجلس آنحضرت هرگز از جماعه
یهود و نصاری و امثال ایشان که بر دست او بیعت اسلام آوردند و می و از طوائف عصاة از
قطاع طریق و ارباب بعثت فساد در مذہب و اعتقاد که تا ب می شدند خالی نبود و از یهود و نصاری
بیشتر از یاقوت و از طوائف دیگر پیش از صد هزار بر دست او تائب شدند و از مسود سر پست باز آمدند
و از اقسام دیگر خلایق خود چه توان گفت نقل است که در وقتی که آنحضرت بکری بری آید انواع
علوم حکم می کرد و حاضران همه از مشاهده هیبت و عظمت ساکت و صامت می بودند ناگاه و در میان
کلام می فرمودند مضی القال و عطفنا بالاحال این گفتن و در مردم مضطرب و وجد و حال در آمدن
یکی در گریه و فریاد می درآمد و دیگری جامه پاره می کرد و راه حرامی گرفت و دیگری بهیوش می افتاد
و جان میداد و وقتها بودی که از مجلس وعظ آنحضرت جنازه بیرون می آمد از جهت غلبه شوق و هیبت
و تصرف و قهرمان عظمت و جلال او و از آنچه از خوارق و کرامات و تجلیات و عجایب و غرائب و معجزات
اشیای عجیبه و ظهور امور غریبه در مجلس وعظ آنحضرت نقل کرده اند خارج از حد حصه احصاست
و کون ما فی الارض من شجرة اقل ام و الجحر و یسئلک و فرموده اند که جمیع اولیا و انبیا و اعیان
باجساد و اموات بار و لوح و جن و ملائکه در مجلس او حاضر می شدند و حضرت جمیع رب العالمین صلی الله
علیه وسلم و آل اربعین نیز از برای تربیت و تائید تجلی می فرمودند و خضر علیه السلام اکثر اوقات
از حاضران مجلس شریف می بود و از شاخ عصر هر کرامات می کرد و وصیت می نمود و بلازست
مجلس شریف او می فرمود من اراد الفلاح فعلیه بلازمة هذا المجلس نقل است که آنحضرت روزی
تکلم می کردند ناگاه چند خطوه بر می آمد فرمود گفت یا اسرئیلی اسمع کلام المحمدی چون باز بمکان
خود رجوع نمود پرسیدند که این که بود فرمود ابو العباس خضر از مجلس نامی گذشت و تیزی گذشت
پس رفتم بجانب او و گفتم که تیزی و وسوسه بشنو نقل است که آنحضرت بر بالای کرسی می فرمود

قریة من الاولی و مشه
معها و السدا علم
الرسالة الثمانية اصول
الطريقة لمكتشف الحقيقة
لا اله الا الله محمد رسول الله
قال الشيخ شهاب الدين
احمد الشهير بوزن و قرضي الله
عنه و رضی عنا عیبا لمن
سار عن اصول الطريقة اصول
طریقنا خمسة اشياء
تقوى الله و جل فی السر
و العلية و اتباع السنة
فی الاقوال و الافعال و الاعمال
عن الخلق فی الاقبال و الاوابا
و الرضا عن الله فی القلیل
و الکثیر الرجوع الی الله سبحانه
فی السر و المنرا و تحقیق
التقوی با رجوع و الاستقامة
و تحقیق السنة بالتحفظ و حسن
الخلق و تحقیق الاعراض عن
الخلق بالصبر و التوکل و تحقیق
الرضا بالقناعة و التقوی
و تحقیق الرجوع بالمحمد و شکر
فی السر و الجلال الی الله تعالی
فی البصر و اصول ذلك کل
خمسة علوم الهمة و حفظ الحرمه
و حسن الخدمه و تفویض الغفلة
و تعظیم النعمه فمن علت همة
ارفعت رتبة ذن من حافظ
حرمة الله حفظت حرمة من
حسنت خدمته و حببت کرامته
و من افقه غمته و امت
هدایته و من عظمت الهمة
فی عینه شکا و من شکرا

استوجب المیزان المنعم
حسب وعده الصادق
واصول المعاملات ختمت
طلب العلم للقيام بالامر
وصحبة المشايخ والاخوان المتبر
وترک الرخص والتاويلات
للمحافظة وضبط الاوقات
بالاواراد والخصور واتهام
النفس فی کل شی للخرج
عن الهوی والسلامة
من الغلط فطلب العلم آفة
صحبة الاحداث شاة عقلا
ودینا من لا يرجع لاصل و
ثاقعة وآفة لصحبة
الاعراض والفنول وآفة
ترک الرخص والتاويلات
الشفقة علی النفس وآفة
ضبط الاوقات اتساع
النظر بالفضائل وآفة اتهم
النفس الانس بحسن احوالها
واستقامتها وقد قال الله
سبحانه وتعالى وان تقول
کل عدل لا یؤخذ منها وقال
الکریم ابن الکریم ابن الکریم
ابن الکریم صلوات الله علیه
علیه وعلیهم واما بری نفسی
ان النفس لا مارة بالسور
الا ما رحم ربی واصول يتداو
بعلل النفس خمسة اشياء
تخفيف المعدة عن الطعام
واللحارالی الله ما یعرض عند
عروضه والفرار من مواقع
الفتن ومن مواقع الخشی
وقوع الامر المترقع فیه و
دوام الاستغناء مع لصلوة

ای غلام تقاعد کن در حضور خود در وقت قعود من اینجا ولایت این جاست درجات اینجاست
ای طالب توبه یا بسم الله ای طالب عفو یا بسم الله ای طالب اخلاص یا بسم الله در مفتی یکبار
بیاد اگر نتوانی در راهی بیاد اگر نتوانی در سالی و اگر نتوانی در عمر خود یکبار بیاد بگیر هزار هزار چیزای عالم
قطع کن راه هزار راه را تا بشنوی از من یک کلمه را و چون بیانی توانی جانظر کن بر عمل خود و در بد
و در ع و احوال خود تا بگیري تواز من آنچه نصیب تست و حاضر می شوند در مجلس من بطاین ملک محفل
اولیا و غیبیان تا بیاموزند از من تواضع مر جباب مقدس ادریچ نبی دولی نیست که حق تعالی او را
خلق فرموده و مجلس من حاضر نشده احیا باجساد و اموات بار روح و میفرمود کلام من بر مردان غیب
ست که حاضر می شوند از پس پرده کوه قاف قد های ایشان در مهراست و دل های ایشان آتش
از شدت شوق و لهب اشتیاق که پروردگار خود را در او می گوید که درین مجلس که این سخن می فرمود
ولدا و سید عبدالرزاق در پایه اخیر در زیر قدم او نشسته بود و سر بالا کرد و ساعتی حیران بود پس پیش
افتاد و جامه و دستار او سوختن گرفت و آنحضرت از کرسی فرود آمد و اطفا در آن ناکرد و فرمود و تو نیز ای
عبدالرزاق از ایشان و بعد از قیام مجلس کیفیت آن حال از شیخ عبدالرزاق پرسید او فرمود چون
نظر بالا کردم دیدم که در هوای مردان غیب ایستاده اند ساکت و در پیش و تمام افتخار ایشان پرست
و در لباس ایشان آتش در گرفت ست بعضی از ایشان در سجده و بعضی در تواضع و بعضی بجایستاده خود
و بعضی بر زمین می افتند فقلست که یکی از مشایخ عصر که شیخ صدقه نام داشت بجز آنقا و آنحضرت
آمد و نشست و مشایخ دیگر نیز در انتظار بر آمدن شیخ نشسته بودند چون بر آمد کمری رفت و کلمه کرد و قای
را فرمود که آیت بنحو اند و لیکن در مردم و جدی عظیم و شورش غریب در گرفت از صد تجا و از شیخ صدقه و بجز
گذرانید و اعجابا شیخ سخنی نکرده و قاری چیزی ننخوانده این همه وجد از کجا است و چه درین حالت راجعیت
آنحضرت بجانب او دید فرمود یا بنام ربی از مردیان من همین لحظه ایت المقدس بیک گام در اینجا
رسیده است و بردست من توبه کرده حاضران مجلس همه در ضیافت او بنشینند صدقه بدل نمود
باز گفت که هر که از بیت المقدس بیک گام اینجا بیاید توبه از چه چیز کند و احتیاج او را شیخ چنانچه
آنحضرت بجانب او دید و گفت یا بنام توبه می کند کسیکه در هوای پرده تا بازبان فرود و محتاجت که با من بود
او را طریق محبت خدا را بعد از آن فرمود کلامی که ترجمه او این باشد منم که تیغ من مشهورست و قوس
من موقور و تیر من رسنه و نیزه من بیخاست و اسب من بی زین است من آتش سوزان الهی ام
من سلب کننده احوال من دریای بی کرانم من جهنمای و فتم من سخن کننده در غیر خودم و سفته دیگر
در حالت بود و میفرمود و منم محفوظ و منم لمحوای روزه داران ای شب بیداران ای کوه نشینان است
باد کوه های شما ای صومعه نشینان منم باد صومعه شما پیش آید ام خدای را امر از خداست

ای راه روان ای ابدال ای اوتادای پهلوانان ای طفلان بیاید و گیرید فیض را از دریائے
که گران ندارد بغزت پروردگار که یکجنتان و بدجنتان همه عرض کرده می شوند برین نظر من در لوح
م محفوظ است منم غواص دریای علم و مشاهده الهی من حجت خدا و ندیم بر تمامه شما و نائب سول الله
و وارث اویم در زمین و نیز فرموده است آدمیان را مشایخ اند و پریان را مشایخ فرشتگان را
مشایخ و من شیخ بهرام نقل است که آنحضرت در مرض موت می فرمود نسبتی نیست میان من
و شما و میان من و خلق تفاوت آسمان و زمین است قیاس نکنید مرا بکسی و کسی را بمن و فرمود من
از درای امور خلقم و من درای حقول ایشانم یا اهل الارض شرقا و غربا یا اهل السما حق تعالی
فرموده است و اعلم و ما لا تعلمون من از آنها ام که مرخص میداند و شما میدانید گفته می شود مرا
در شب و روز مفتا و بار و نا اختراک و تصنع علی عینی گفته می شود مرا یا عبد القادر بحتی که مرا بهت
کنم کن تا شنیده شود از تو گفته می شود مرا یا عبد القادر بحتی که مرا با است بخور و بنوش و بگوای من
ساختم ترا از دسوگند خدای عزوجل نکردم و نگفتم چیزی را تا ما مور نشدم بدان و فرمود و قتی که کلم
بکنم من بجای بر شما با و که تصدیق کنید آنرا که حکم من باشی از یقینی است که شک او روی بحال نیست
گویا گردانیده می شوم پس می گویم و داده می شوم پس می بخشم و امر کرده می شوم پس می کنم و عهده گیری
است که مرا مر کرده است والدیه علی العاقلة تکذیب شمار از بهر قائل است مردین شمار و سبب دل
دنیا و آخرت شماست اما سیاق ناقص است بخذر کم الدفنه اگر نی بود نگام شریعت بر زبان من هر آینه
خبری کردم شمار را با آنچه بخورید و بی نهید در خانه های خود من میدانم آنچه در ظاهر و باطن شماست
و شما و رنگ شیشه های در نظر من نقل است که آنحضرت در نهایت کار بغایت جامه نفیس
پوشیده و رنای خادم پیش ابو الفضل بر از رفت و گفت جامه می خواهم که گزی بدینا بود پیش
و نه کم پرسید که این جامه برای میخوری گفت برای شیخ خود می الدین عبد القادر را و را بخاطر رسید که
شیخ جامه برای خلیفه هم نگذاشت هنوز این خاطر تمام نشده بود که مساری از غیب دریائے اخلید
که کار بموت رسید هر چند که در بیرون آوردن آن سعی کرد و فایده نداشت مرا و را برداشته پیش آنحضرت
آورد و فرمود یا ابوالفضل چرا باطن خود را اعتراض کردی بغزت مبعود و بنوشیدم آن جامه را گفته
که بختی که مرا برتست یا عبد القادر پیش جامه را که یک گز او بیک ینار باشد یا ابوالفضل این جامه
کفن میت است و کفن میت نیک باشد این بعد از هر موت است بعد از آن دست مبارک
خود بر موضع الم رسانید الهی که بود و بدرفت گویا که صلا نبود پس فرمود که اعتراض او بر شکل شد
لصورت مساور و رسید با و آنچه رسید یعنی الله تعالی عنه و عن جمیع اولیاءه و اما کرامات و خوارق
عادات آنحضرت که در سایر اوقات بطهوری آمد از حد حصر و احصاء خارج است از مجال تقریر و

علی رسول الله تعالی صلی الله
علیه و آله و سلم بنجلو و جمیع
و سحبه من یذل علی الله تعالی
او علی امر الله تعالی و هو موم
و قد قال شیخ ابو الحسن
الشاذلی رضی الله تعالی عنه
ابو الهی حبیبی فقال للفقیر
قد یکمل الا حیت ترجو
ثواب الله تعالی و لا تجلس
الا حیت تأمن غایتها عن
موصیته الله تعالی لا یحب
الا من یستعین برای طاعة
الله تعالی و لا یقطع
لنفسک الا من تزاد به
یقینا و قل یا سهر ا و کلها ما به
مفاه و قال ایضا فی عینه
من دلک علی انیا فقه
عشاک من دلک علی
اعل فقه انک من دلک
علی الله فقه فقه فقه
فقه فقه فقه فقه فقه
ایشا را لجل علی العلم و الاغترال
بکل ناعق و التهور فی الامور
و التفرع بها بال طریق و استیصال
الفتح دون شرطه فاتبوا
بخمسة ایتار البعده علی
السته و اتباع الباطل
دون الحق و اهل بالهوی
فی کل امر و اهل الامور و طلب
الترکات دون الحقایق و
ظهور الدعادی دون صدق
فطره و کل خمسة الوسوة
فی العبادات و الاسترسال
مع العادات و السملع
و الاجتماع له فی عموم الادقا

واستماله الوجه بحسب
الامكان وصحة البناء الدنيا
حتى النساء والصبيان اعترفوا
في ذلك بوقائع القوم وذكر
احكامهم ولو تحققوا العلموا
ان الاسترسال رخصة لضفا
والمقام بها بقدر الحاجة من
غير زيادة فلا يسترسل معها
الابعد من القدرة وان
يسأل رخصة المغلوب او
الكامل وهو الخطاط في
بساط الحق اذا كان بشرطه
من اهل في محله وادبه وان
الوسوسة اصلها جهل بالنسبة
او خيال في العقل وان التوجه
لاقبال الخلق اذ اعلى الحق
او سبها قارى ما بين اوجار
خاف او صوفي جاهل وان
صحة الاحداث ظلمة وعار
في الدنيا والدين قبول انقام
اعظم عظم قال ابو دین رضی
عنه الحديث من لم يوافقك
على طريقك ولو كان ابن
سبعين سنة قلت وهو
الذي لا يثبت على حال
ويقبل كما يلقى عليه فيقول
به واكثر اتجه في انباء
الطوائف وطلبة المجالس
احذرهم بغايه جهل وكل
من ادعى حلالا مع الله ثم
ظهرت منه احدى خمسة
فهو كذاب او مسلوب
ارسال الجوارح في معاصي
الله تعالى وتصنع في طاعة
والطمع في خاين الله والوفاقة

وتحرير برون و بدانکه این سخن حقیقت است نه بمبالغه زیرا که آنحضرت از زمان طفولیت آوان
صبا منظر خوارق محل کرامت بود و در مدت نزدیک نود سال که سن شریف اوست دائم الاحوال بزیل
اتصال بی نقطه خوارق از وی ظاهر بود **نقل است** که چون وی متولد شد در نهار رمضان
از پستان مادر شیرینی خورد و در مردم شهرت گردید که در خانه بعضی از اشراف پسری متولد شده است
که در روز رمضان شیرینی خورد **نقل است** که از آنحضرت پرسیدند از کجا باز شناختی تو خود را
که دلی خدائی فرمود که ده ساله بودم که از خانه بسوی مکتب می برآمدم و در راه فرشتگان می دیدم
که گویا اگر دین می رفتند و چون بکتاب می رسیدیم می شنیدیم که صبیان را می گفتند فراخ کنید جای
را بروی خدای روزی مردی را دیدم که هرگز او را ندیده بودم و یکی ازین فرشتگان می پرسید که این
صبی کیست که او را چنین تعظیم می کنید گفتند که ولی از اولیای خداست که او را نشانی عظیم خود
درین طریق این کسی است که او را عطا کنند بی منع و مکین بخشند بحجاب و مقرب گردانند بکرسی
از چهل سال شناختم که آن مرد سائل از ابدال وقت خود بود و نیز فرمود که صغیر بودم روز عرفه
بجانب سواد شهر برآمده دنبال گاوی از گاوان حرثت می دیدم گاوی بگریه و بجانب من
نگاهی کرد و گفت یا عبد القادر از برای امثال این کار پدید آمدند و باینها امر کرده ترسان
و لرزان بجانب خانه بر گشتم و بام خانه برآمدم مردم را دیدم که وقوف بعفات می کنند پس پیش والد
آمدم و از وی طلب اذن کردم که بغداد بروم و تحصیل علم نمایم و صالحان از زیارت کعبه رضی الله عنه
و عن جمیع الصالحین او نیز فرمود که هرگاه قصد میکنی که باخوردن بازی کعبه آواری می شنیدم
که می گفتند بجانب من بیای مبارک پس از ترس می گریختم و در کنار مادری افتادم و الان این
کلمه او خلوت خودی شنوم **نقل است** از شیخ علی بن عیسی که گفت ندیدم هیچ یکی از اهل زمان
خود را اکثر الکرامات از شیخ عبد القادر هم وقت هر که از ما خواهد که از وی گرفته مشایده کند می کند
و خوارق ظاهر میگردد و گاهی از وی و گاهی در می گاهی و نیز **نقل است** از شیخ
ابو مسعود احمد بن ابی بکر خزیمی و شیخ ابی عثمان صرغی که گفته کرامات شیخ عبد القادر مثل عتقه
منصوب و ندبجه است که در پی یک و گرد رشته کشیده شده اند هر که از ما خواهد که بشمارد کرامات او را
هر روز هر آینه بشمار و چیزهای بسیار را از وی و شیخ بزرگ شهاب الدین عمر سهروردی فرموده است
که آن شیخ عبد القادر سلطان الطریق لم یصرف فی الوجود علی تحقیق و کانت له الیه لم یسوطه من العبد
فی التصرف و لفضل الخارق الدائم و امام عبد السیافعی فرموده است کرامات بلغت حد التواتر
و معلوم بالاتفاق بالبلغ شلهما من احد من شیوخ الاتفاق و از آنحضرت از هر جنس کرامات نقل کرده اند
از نصرت و طواهر خلق و بواطن ایشان و اجراء حکم بر افس و جان و اطلاع ضار و اظهار سرس

تو حکم بر خوار و اطلاع بر بطان ملک و ملک و کشف حقائق جبروت و اسرار لاهوت اعطاء نمود
 غیبیه نامداد عطا یار لایبیه و تصرف و تقلیب حوادث و دواهی و تصرف اکوان بحج و ثبات الهی
 و انصاف بصفت امامت و اجبار و تحقق نبوت افتاد انشا و ابرار الکر و ابرص و نصیح مرضی و تشفی
 اعلا و طی زمان و مکان و انفاذ امر در زمین و آسمان و سیر بر آب و طیر در هوا و تصرف ارادت مرد
 و تقلیب طبائع اشیا و احضار اشیا از غیب و اخبار از ماضی و آتی بلا شک و ریب و سایر انواع
 کرامات و خوارق عادات بر سبیل اتصال و دوام بین الخاص و العام بر سبیل قصد اراده مطلق
 بلکه بر طریق اظهار دعوی بر حق و در هر یکی ازین امور حکایات و روایات آمده است که قلم از تحریر
 و زبان از تقریر آن قاصر است و کتب مشایخ خصوصاً تصانیف امام عبدالعزیز یا فنی بدن مزین
 و مشحون است و آنچه از مشایخ و اقطاب وقت او بلکه از بعضی مشایخ متقدمین که بر زبان وی
 رضی الله عنه بطریق کشف و اعلام الهی از وجود شریفش خبر داده اند و در تعظیم و تکریم و رفع مکان
 و احترام شان آنحضرت و انقیاد و اطاعت احکام و اوامر او خصوصاً قول او قدمی نداشت
 علی تقییر کل ولی الله و صدق او درین قول و بودن او امور من عند الله صادر شده است
 بیشتر از آنست که تصور توان نمود جمله از آن در زبده الآثار که منتخب بهجه الاسرار است آورده ایم
 رجا للقبول و وسیله للوصول اما **شرائط اخلاق** آنحضرت نسخه بود از آنکه **لعلی خلقت**
عظیمه و مجموع از آنکه **لعلی هدی مستقیر** آن جلالت قدر و علو منزلت و معرفت علم و رفعت
 محل که داشت همیشه با ضغاضغه محالست کردی و با فقر تواضع نمودی و تو قیر کبیر و ترحم بر صغیر ابتدا
 اسلام فرمودی و بر محالست اشیای و طلبه صبر کردی و از مساوی و زلات ایشان در گذشتی
 و هر که پیش آنحضرت سوگند خوردی هر چند دروغ گفتی قبول کردی و علم و کشف خود را به پوشید
 و با مهران و همنشین چندان خوش خلق و کشاده رو بودی که هیچکس نبودی و هرگز عصاة و عتاة
 و جبار و غبار اقام نکردی و هرگز بر درامیر و وزیر زرقتی و بیج یک از مشایخ عصر در حسن خلق
 و سعت صدر و کرم نفس و عطف و نعت قلب و حفظ و در وصیانت عهد با وی مسامحت و مشارکت
 نداشتی **نقل است** که روزی در خلوت نشسته استلخ می فرمود و از سقف خانه جابه
 و دستار آنحضرت خاک می افتاد و سبب بار افشاند و در کثرت راجع سر برداشت نظر بر موشی که افتاد
 که سقف را می کاود و بجز نظر افتادن سر او بجانب افتاد و وجهه بجانب استلخ را بگذاشت
 و بگریست را می گوید که بخداست عرض کردم که یاسیدی چه چیز ترا در گریه آورد و فرمودی ترسم
 که مبادا از مسلمانی دل من بتاوی گردد و او را نیز ازین حال رسد که این موش را رسید
 روزی دیگر در رده بود و وضوی فرمود ناگاه عصفوری در هوا میرفت و بر ثوب آنحضرت

فی اهل الله تعالی و طاعتهم له
 علی الاسلام و شروط شیخ
 الذی یلفی الیه المرید نفسه
 خمسة عشر صریح و ذوق صریح
 و همیه عالیة و حالة مرضیة و
 بصیرة و نافذة و من فیه خمس
 خصال لا یصح شیخه الا بها
 بالبدن و استقامت حركات الجلی
 و تحمل بالالیة و اتباع
 الودی فی کل شیء و تساؤل الخلق
 من غیر مطالبات و اداب المرید
 مع الاخوان و الشیخ خمسة
 اتباع الامور و انظر خلافة
 و اجتناب النبی و ان کان
 فیه خفة و حفظ حرمة غایب
 و حاضر و حیاء و نشأ و القیام
 بحقوق حسب الامکان بالانصاف
 و عمل عقلاً و ریاسة الا
 ما یوافی ذلک من شیخ
 و یستعین علی ذلک بالانصاف
 و النصیحة و هی معاملة الاخوان
 ان لم یکن شیخ مرشد و ان یجد
 ناقصاً عن الشرط الخامس
 اعتماداً کل فیه و عمل
 بالاخرة فی الباتی انتهت
 الاصول المذكورة بجملة
 و حسن عونه و یدبغی الک
 ایها الطالب مطالعة فی
 کل یوم مرتین اومرة و الا ففی
 جمعة حتی یطیع عانیها فی
 النفس و یقع تصرف فی
 متقضا بان فیها غنیة عن
 کثیر من الکتاب و الوصایا
 فقه قبل ان یموت الاصول
 لتفیع الاصول من تاملها

بول کرد و بجز و نظر از هوا بر زمین افتاد بعد از اتمام وضو موضع بول را از جامه بشست و از بدن بر آورد که این را بفروشد و ثمن او بر فقر تصدق کند که این جز او مکافات آنست

نقل است که یکباری آنحضرت بعد از شهرت از براسه حج برآمده بود و چون بجای که موضعیست قریب بنجد او رسید فرمود که در اینجا خانه بسنید که فقیر تر و بکس تر و کم تر از من نباشد تا آنجا فرود آیم هر چند اکابر و رؤسا در آن موضع منازل و بیوت عالیه مهیا ساختند و التماس شرف و دل نمودند قبول نیفتاد و بعد از تفحص خانه یافتند که پیر و عجز و صبیحه در وی بود آنحضرت بعد از طلب اذن از ان پیر شب آنجا نزول فرمود و دایا و نذورات نقد و اجناس و حیوانات بسیار آمد و فرمود من از حق خود که درین اسباب دارم برآدم و برای این پیر دارم حاضران نیز بیوقت آنحضرت از حق خود برآمدند و تمام آن اموال و اسباب را تسلیم آن پیر کردند حق تعالی آن پیر را ببرکت قدم او غنائی و کمندی ارزانی داشت که هیچکس را در آن بقعه نبود **نقل است** که تاجری پیش آنحضرت آمد و عرض کرد پیش من مالی است از غیر زکوة خواهم که آن را بفقر و مساکین صرف کنم ولیکن مستحق را از آن مستحق ندانم حضرت شیخ هرگز مستحق دانند بدهند فرمود بده هر که را خواهی از مستحق و غیر مستحق تا آنکه حق تعالی بدهد آنچه مستحق آن هستی و آنچه مستحق آنی **نقل است** که روزی آنحضرت فقیر را دید که بخاطر شکسته در گوشه نشسته است پرسید که چه حال داری و جوابی خیال نشسته عرض کرد که بجانب شطراف رفته بودم و چیزی نداشتم که ببلای بدتم تا بکشتی بنشینم و از آب بگذرم و هنوز کلام آن فقیر تمام نشده بود که شخصی صرجه بخد مت آورد و روی شتی دینار بود صره را بفقیر داد که این را ببر و ببلای ده و بعضی از مشایخ عصر او در اوصاف آنحضرت نوشته اند

کان الشيخ محی الدین عبدالقادر رضی الله عنه ظاهراً الوضوء دائماً البشیر کثیر البهائم شديداً الجوارح الجنب سهل القياد کریم الاخلاق طيب الاعواق عطوف فاروقاً شفوفاً کریم الجلیس و مبسط اذا رآه مہموم و ماريت ابا بن لساناً و لا اظهر لفظاً منه و بعضی دیگر نوشته کان سیدی الشيخ محی الدین عبدالقادر رضی الله عنه سریع الدمعة شديد الخشية كثير الهيبة مجاب الدعوة کریم الاخلاق طيب الاعواق ابعاد الناس عن الفحش اقرب الناس الى الحق شديد لباس اذا انتهكت محارم الله تكلم لا يغضب لنفسه ولا يتغير لغيره لا يروى سألوا ولواخذ ثوبه كان التوفيق رائده و التائب معافاه و اعلم مذهب و القرب مودبه و الخطاب مبشيره و اللخط سفيره و الانس نديمه و البسط نسيمه و الصدق راتبه و الفتح بضاعته و الحكم صناعته و الذكر وزيره و الفكر سميره و المكاشفة غداؤه و المشاهدة تنفاه و آداب الشريعة ظاهره و اوصاف الحقيقة سره رضی الله عنه و عن جميع الصالحين و عن محبهم اجمعين و اما افضل اصحاب و مریدان و محبان و منتسبان آنحضرت بحکم آنکه خیریت تابع بخیریت

عنه ذلك لم لا يزال بعد ذلك يتعهد بقصد التذكر بها و تقنا الله و اياك لمضاء انه ولي ذلك و القادر عليه و حسينا الله و نعم الوكيل قال تعالى في السعة مبينا طريفة مني طريقتنا على خمس التحقيق في التقوى يحفظ الايعنية و لا يطاع عليه الا الله تعالى و لا يتحقق في اتباع السنة بحيث لا ياخذ الا بالاصح و اقارب او كاد و رفع الهمة عن الخلق بحيث لا يتوجه اليهم في امور الامور الهجاء فلا يذم ما نفع من حيث هو و لا يذم ما نفع من حيث هو بل من حيث امر الله فيه و تسليم الخلق من حيث هم فيه باقاً و شرورهم و اثار السلامة و العافية معهم و الاستسلام للقدرة في جميع الاحوال بالصبر و الرضا و شكر و عمل على قول الشيخ ابي الحسن الشاذلي رضی الله عنه اجعل التقوى وطنك و لا يفكر مرج لنفسك لم ترض بالغيث و لا ترضى الذنب و لا يسقط منك الخشية بالغيث جوفا الى قوله صلى الله عليه وآله وسلم اتق الله حيث كنت و اتبع السبيل الحسنة تمها و خالف الناس خلق حسن و اثارا لقوله صلى الله عليه وآله وسلم اذا رايت شحاً مطاعاً و هو

مقبوع است نیز بسیار است یکی از مشایخ حضرت رسالت پناه صلی الله علیه وسلم را در خواب دید
عرضه کرد یا رسول الله و عاکن مرا که بر کتاب خدا وسعت تو بمیرم فرمود چنین خواهد بود و چنان باشد
و حال آنکه شیخ تو شیخ عبد القادر است گوید که سه بار از ان سرور همین در خواستم و او صلی الله علیه وسلم
همین جواب فرمود این حکایت در ازست و واقعه عجبیه عظیمه دارد از جهت اختصار بر همین مقدار
اکتفا کرده شد **نقل** است از جماعه مشایخ قدس الله اسرارهم که فرموده اند ضامن شده است
شیخ عبد القادر مریدان خود را تا روز قیامت که نمیرد هیچ یکی ازینها مگر بر تو **نقل** است از
مشایخ که از آنحضرت پرسیدند اگر شخصی خود را بتو باز بست و نامزد کرد منتسب شد بتو ولیکن
بیعت نکرد و از دست تو خرقه نپوشید وی در صحاب تو معدود باشد و در فضائل ایشان شریک
بود یا نه فرمود هر که انتساب کرد من و خود را باز بست بنام من قبول کند و اراحق سبحانہ تعالی
در حمت کند بروی و تو بنحشده او را اگر چه بر طریق مکروه باشد وی از جمله صحاب و مریدان من
ست و پروردگار من عزوجل بفضل خود و وعده کرده است مرا که صحاب مرا و اهل ذمیب ما با
طریق مرا و هر که محب من بود و در بهشت در آرد و نیز فرموده است البیضة مناب الف و الف من
لا یقوم یعنی بعضیه از ما بهزار آرد و چوچه را خود قیمت نتوان کرد و نیز فرموده است حق سبحانہ و تعالی
مرا بجلی نوشته و او که در وی نامهای صحاب و مریدان من که تا روز قیامت باشند ثبت است و
گفت عزوجل که این همه را بتو بخشیدم و از مالک که خازن آتش دوزخ است پرسیدم که نزد
تو هیچ کس از صحاب من هست گفت لا بعزت پروردگار که دست حمایت من بر مریدان من
مثل آسمان است بر زمین اگر مرید من جید نیست من خود جیدم بعزت پروردگار و جلال او که از
پیش او عزوجل نزوم تمام ابا صحاب من به بهشت نبرد اگر مرید من در مشرق بود و پرده عفت او
برافتد من در مغرب هر آئینه بپوشم پرده او را **نقل** است از شیخ عدی بن مسافر که می فرمود
از اصحاب مشایخ هر که از من خرقه طلبد بدیم و ملاحظه نکنم مگر صحاب شیخ محی الدین عبد القادر
زیرا که ایشان غرق اند در دریای رحمت الهی و هرگز کسی در یار اگداشته بسقای نیاید
نقل است که آنحضرت فرمود در زمان حسین بن منصور طلاج کسی نبود که او را دستگیری کند
و از لغزشش کاورا شده بود باز دارد و اگر من در زمان اوی بودم او را دستگیری می کردم
تا کار او باینجانی کشید و من دستگیری می کنم هر که از مریدان من مرکب بلغزد و از پاس در آید
تا روز قیامت و فرمود مرا در هر طویل فحلی است که مقاومت کرده نشود و خیلست که مسالقت
کرده نشود و مرا در هر لشکر سلطانی است که مخالفت کرده نشود و در هر منصب خلیفه ایست
که عزل کرده نشود و فرمود هرگاه از خدا چیزی خواهم بود سبیلش خواهم تا خواهش شما بآید

متبعاً و اعجاب کل ذی راس
برای فعلیک بخاصه نفسک
و تری طاعة اولی الامر و هذا
الاعتراف علیهم بالظاہر
کیف کانوا و الله حسیبهم
و تفصل الضحی و تفضل و تقصر
فی السفر و لا تقول بصلوات
الاسبوع و الیالی فی الايام
الفاضلة و تعلم بصلوة التبتیح
و توثر بافتح الله من تجرید
او اسباب من غیر اختیار
لا حد بها عند وجود الآخر
و تاخذ بكل مباح لا یحقیق
نقص فی المروة و لا ضرر
فی الدین و تذکر بحسب
و یجتمع للذکر لا علی وجہ
فضل و لکن لما فی راحة
لنفس و صورة الطريق
و تری الزیارة للاحیاء
و الاموات الم یفیع و اجابا
او مند و بامتاکد او ترے
لکل مومن برکة الامن
خالفت السنة و لا تقدی
الابن صحی علمه و در حدیث
کل خیر الرضا عن الله
با قسم و الحجا و الی الله
کل شیء ففی منقح کل حلة
عند الفقیر و هرویه من شر
اخلق عظم من کل حصن
تمت الاصول التي علیها
مبنى الطريقة من معانیها
ان شاء الله توجبه
للحققة و صلی الله علی سیدنا
و اهل بیته است که مردم شما را
و اهل شریعت الا خلافاست

محمد و سائر الانبیاء و سلم
این چند کلمه از رساله اصول
الطریقه نقل کرده شد و
در حقیقت اگر قائم توفیق
خال گردد و باین راه
عمل باین مذکورات دست
دیده بشه جوهر ایمان نمود
معرفت و صفای وقت
و کمال حال و دل ابداع
یابد قال الشيخ ابو العباس
الحضری رضی اللہ عنہ و
علیک به و ام الذکر و کثرة
الصلوة علی رسول الله
صلی الله و آله و سلم فیه
سلم و معراج الی الله تعالی
اذ لم یلق الطالب شیخا
مرشدا و حضرت شیخ علی قلی
رحمة الله علیه در حکم الشیخ
احمد بن موسی المشرع الهیونی
نقل کرده اند که وی فرمود
عنه فرمود من لم یکن له شیخ
یربیه و یرقیه و یوصله الی الله
تعالی فلیعلم ان الصلوة علی
النبی صلی الله علیه و آله و سلم
فهی تربیه باحسن الآداب
المنبویة و تهذیب الشرف
الاخلاق المجدیة و ترقیة الی
اعلی ذروة الکمال و توصل
الی المحل الاستثنائی من حضرت
الکریم المتعال و تغمه برویه
و قرب معنا بالنبی صلی الله
علیه و آله و سلم و کان یحیی
صحابه بقراءة قل هو الله
و کثرة الصلوة علی رسول الله
صلی الله علیه و آله و سلم

لا یفوق باین بیان از کلمات تشدد

رسد و فرمود هر که استعانت کند بمن در کربتی کشف کرده شود آن کربت از او هر که منادی کند بنا
من در شدت کشاده شود آن شدت از او هر که توسل کند بمن بسوی خدا در حاجتی قضا کرده شود
آن حاجت مرا و او فرمود کسی که دو رکعت نماز بگذارد بخواند در هر رکعت بعد از فاتحه سوره خلص
یا زده بار بعد از آن در دو بفرستد پیغمبر صلی الله علیه و سلم بعد از سلام و بخواند آن سرور صلی الله
و سلم بعد از آن یا زده گام بجانب عواق برود و نام مرا گیرد و حاجت خود را از درگاه خدا وندی
بخواد حق تعالی آن حاجت او قضا گرداند بمنه و کرمه و اما کلام آنحضرت در پائست از علم
تا تناسلی آتی ممکن نیست احاطه عبارت و اشارت بدان مکه ای و در اینجا بعضی مکتوبات منسوب
بدان حضرت که عالس حکم و مواعظ در لباس عبارات فارسی باطنی اقتباسات آیات بین محلی
و مزین شده است نقل می یابد و آنحضرت بنسبت قدیمه عجمیه احیاناً بزبان فرس نیز سخن می فرمود
اگر چه حکم او در اکثر اوقات در مجالس و عظم بلسان عربی بود و لهذا آنحضرت را ذوالبیانین و اللسانین
و امام الفرقین می خوانند مکتوب ای عزیز چون برافق شهود از خرق غمام فیض یهدی الله
لنوره من یشاء در خشدن گیر و در و احوال وصول از مهب عنایت یختص بر محنته من
یشاء در و دیدن آید و ریاضین انس در ریاض قلوب بشکفد و بلابل شوق در بساتین ارواح
بنفحات یا اسفی علی یوسف چون هزار داستان در ترنم آید و تیران اشتیاق در کونین هرگز
شعله برزند و اطبار افکار در فضا غمت از غایت طیران بے پر شود و فحول عقول در وادی
معرفت پی گم کند و قواعد ارکان افهام از صدمت هیبت در تزلزل آید و سخن عوام در جارجار مسا
قدروا الله حق قدره برباح و هی خجری یخفی فی موج کالجبال در موج حیرت فروماند امواج
دریا عشق میچشم و محبت نه در تلاطم آید سهوکی بر زبان حال نداند که دست آنز لنی
ممنون لا مبارکاً و انت خیر المیزلین سابقه عنایت ان الذین سبققت لهم من الجنة در رسد
و ایشان را بر ساطل جودی فی مقعد صدق فرود آورد و در مجلس مستان باو است رساند
نامه نعيم للذین احسنوا الحسنه و زیاده را در پیش کشد و کوس وصول از جام قرب
بایدی سفر و سقا هم ربه هم شراباً طهوراً اگر دان شود و ملک ابدی و دولت سرمدی
و اذ آیت تم رأیت نعیماً و ملکاً کبیراً مشاهده گردد و مکتوب ای عزیز قلبی سلیم باید که تا بر موز
فاعتبر و یا اولی الا بصار اطلاع یابد و عقلی کامل باید تا دقائق اسرار سازد و یقیم آیاتنا
فی الافاق و فی انفسهم را دراک کند و یقینی صادق تا شواهد معرفت و ان من شیء
الا یسیر مجله و لکن لا تفقهون تسبیحهم را بعین قلب مشاهده بنید و بدو اعی وصول
و اذ اسألك عبادی عقی فانی قریب ارجیب دغی الداع اذا دعان مستقبل شود

و از روی بر منیه انحصار ما خلقناکم عبثاً و انکم الینا لاترجعون از خواب غفلت
و یلهمهم الامم فتوت یعلمون بیدار گرد و عبودة الوثقی و مالکم من دون الله من
ولی و لا نصیب چنگ و رزند و بر منیه فقر و الی الله سوار گرد و دریا معرفت و ما
خلفت الجن و الانس الا لیعبد و ن مروان و ابن عباسی فرود آید و اگر گوهر مطلوب
بچنگ افتد فقد فاز فوزاً عظیماً و اگر جان و طلب رود فقد وقع اجره علی الله مکتوب
ای عزیز چون عساکر جذبات الله میجفتی الیه من یشاء بروایت قلوب و رتاز و طوامخ نقوس
آماره را بجام ریاضت و جاهد و فی الله حق جهاد مراض و مدلل گرداند و جبار بره و اعتراف
و مجلس تقوی بسلاسل مجاهد و در کشد امنیه را با غلال و اطیعوا الله و اطیعوا الرسول بیرون
گرداند و اعمال ارادت و اختیارات را بتادیب و من یعمل مثقال ذرة خیر ایزد سزا دهد و امنیه
رسوم و عادات و قواعد ارکان تلبیس طامات را بکلی از میان بردارد و منادی حال بزبان
صدق مقال نداند که ان الملوك اذا دخلوا قرية افسدوها وجعلوا اعزة اهلها اذلة
و چون مرضیه اراضی صفای قلوب از لوث شهوات بگذرد و من یتبع غیر الاسلام مدیناً
فلن یقبل منه مصفا گردد و صدق ارواح از نسائم الطاف من یجد الله فهو الموفق
سر سرعطور و روح شود و صفحات اوراق سر از زقائش رقوم طائف اولیک کتب فی قلوبهم
الایمان مرقوم گردد و یوم تبدل الارض غیر الارض صفت حال گرد و در و اسی
اشواق چون هباء منثوراً در هوا شود و بزبان صدا باز گوید و تری الجبال تخسبها جامدة
و هی تمر مر السحاب اسرافیل عشق صور دردم و نغم فی الصور تاثیر صاعقه فصعق
من فی السموات و من فی الارض بظهور انجامد و بمشراق لایح من نور الفرج الاکبر و رسد
و ایشان را تمکین دهد و یعلین فی مقعد صدق عند ملیک مقتدر و راعی شود و ضوان
بشارت بشارت الیوم پیش آید و ابواب جنات نعیم بکشايد و یگوید سلام علیکم طینتکم فاذ خلوها
خالدین و ایشان بگویند و قالوا الحمد لله الذی صدقنا و وعده و اورثنا الارض
نتبوء من الجنة حیث نشاء فنعیم اجر العالمین مکتوب اسی عزیز کی از دعوای
شهوات و لا تتبع الهوی فیضلک عن سبیل الله اعراض کن و از مواطن غفلت و لا تطع
من اغفلنا قلبه عن ذکرنا بیرون آمی و از صحبت اهل فسوق که فویل للقاسیه
قلوبهم من ذکر الله بهیز و از منادی استجیبوا ربکم من قبل ان یاتی یوم لا مرد له من الله
نداء المریان للذین امنوا ان تحشع قلوبهم لذكر الله بگوش هوش استماع کن و بتنبیه
ایحسب الانسان ان یترک سددی شبی از خواب غرور و لا یختر نکم بالله الغرور بیدار شود

و کان یقول بقراءة قل هو الله
احد عرفت الله الواحد الاحد
و بکثرة الصلوة علی رسول الله
صلی الله علیه و آله و سلم صحیحة
صلی الله علیه و آله و سلم و کان
یقول من اکثر الصلوة علی
نبینا صلی الله علیه و آله لم یلم
رأه منا ما و لیقطة و در اینجا
رساله ایست مسمی بالفقر
المحمدی که در وی امری کند
بمحضر توسل و توجه و جناب
رسالت صلی الله علیه و آله
و سلم و قطع تعاقب از اسبوس
وی و کی گوید که آب از چشمه
گرفتن الطهر و صفت بعضی
مردم از وی چنان فهمیده اند
که بشایخ قدس الله سره
چنانچه متعارف شده است
توسل بخونید و توجه نکنند
و اراده نیارند که شیخ جمله
کائنات آنحضرت است
پس همه را مرید وی بایشد
صلی الله علیه و آله و سلم اگرچه
ظاهر بعضی عبارات این
کتاب نیز در همین معنی ظاهر است
ولیکن حضرت شیخ می فرمودند
که نه چنین است هرز باید کرد
هم توسل بشایخ باید کرد
و هم توجه بدان حضرت صلی الله
علیه و آله و سلم باید داشت
منافاتی ندارد انشاء الله تعالی
چون آن رساله در نظر آید
حقیقت حال منکشف گردد
و الله اعلم فائده دیگر است
متعلق بطلان کتب این

قوم و تاجی از تو سعه نظر در
 مصنفات ایشان به تمیز
 تفصیل و استدقول الحق
 و بهریدی بسبیل قال فی
 قواعد الطریق فی الجمع بین
 الشریعة و الحقیقة خداوند
 من تلمیذین المیس ابن الجوزی
 و فتوحات الحاکمی بل کل
 کتبه او جلها و کما بن سبیین
 و ابن القایض و من یحده
 حد و هم و من مواضع من
 الاحیاء المغزی علیها سعه
 المملکات منه و انفع و لم یؤت
 له و المصنوع من غیر الله
 و معراج السالکین له و لکن قد
 و موضع من قوه القلوب
 لابی طالب المکی و کتاب
 السهروردی و نحو هم فلهذا
 اخذ من موارد العسلط
 لا تجنب الجهل و معادات
 العلم و لا یتیم ذلک الا بانشاء
 قریحه صادقه و فطره سلیمه
 و اخذ ما بان وجهه و تسلیم
 ما اراه و الا بهک الناظر
 فیما عرض علی الاله و
 اخذ لشی علی غیر وجه فافهم
 شیخ ذکره اسباب تحسیر
 در باب فصوص و فتوحات
 و امثال آن میفرمود که از
 وضیحات آن مخطوط با پند
 و در سهبات و موهبات
 آنها خوض نکند و میفرمودند
 در اینجا زهر است شکر
 اند و کرده اگر کسی را ختر
 از آنها مکن باشد مطلقاً آن

و از مقامات اهل حضور که رجالاً اکتفی بهم تجارته و لا ینبع عن ذکر الله خبر پس و از بر
 کعبه مقصود و پل از سر سازد و بادی سر انقطاع کن و تبشیر الیه تبشیراً بازاد تجرید قل الله ثم ذکرهم
 و راحله تفویض و اقرض امری الی الله با قاطعه اهل صدق که کو نوا مع الصالحین مسافر شو
 مسکن زخارف دنیا که انا جعلنا ما علی الارض زینة لها عبود کن و از سبل ممالک فتنه
 که انما اموالکم و اولادکم کز فتنه بسلامت و از مناجح مسالک هدی که ان هذه
 تذکره فتن شفاء اتخذ الی الله سبیلاً است پیش گیر و لبان صفا را که آمن یحبیب المضطر
 اذ اذ غاه بالتضرع و زاری بر خوان اهدنا الصراط المستقیم و با مبشر عنایت قدیم
 الا ان اولیاء الله لا خوف علیهم و لا هم یخزون ابشارت تحیت سلام فوقک
 من رب رحیم پیش برو و بر حبیب نصر من الله و فتح قویب و کثیر المؤمنین سوار شو
 بجانب غلده فاقبلوا بفرحة من الله و فضل داعی شو و نسیم و عدال از هر طرف دروید
 آید و اقداح شراب محبت با یمی سقا غیب گردان مشاهد شود و آهنگ ان هذا کان
 لکم جزاء و کما ان سعیدکم مشکوک را برکنند و به مقام انس فناء و کلمه الله مؤسی
 تکلیما آغاز کند و دریا به فلما تجلی ربّه للجبل را الطناب دهد و نوا غریب و بصائر از سکر
 حالات و خرم مؤسی صبیحاً خبر باز دهد و از مشاهد و جوه کرمین ناضرة الی ربها
 ناظره را معانه کند و کعبه معرفت آید و بزبان حال باز گوید لا تذکره الا بصار و هو
 یذکرک الا بصار میا شود و اکنون بذکر مشایخ هند شروع نمایم و بالله التوفیق فی المبدأ و المعاد

طبقه اول ذکر خواجه بزرگ معین الحق و المله و الدین حسن ابنی بنجر قندی

که در حلقه مشایخ کبار و اقدم سلسله پیشینیان دیار است و اهل عصر او از خلفاء و مریدان و غیر هم
 قصین پذیرفته است سال و خدمت خواجه عثمان یارونی قدس سره بود و در سفر و حضر
 جلوه خواب خواجه نگاه داشتی انگاه نعمت خلافت مشرف گردید و در زمان پتھور ارسل
 هندوستان با جمیع آمد و عبادت مولی مشغول شد و پتھور نیز دران زبان در جمیع بود و در
 پتھور اسلامی را از پیوستگان خواجه قدس سره بسببی از اسباب رنجانید آن مسلمان التجا
 بخد مت او آورد و خواجه بشفاعت بر پتھور گفته فرستاد و پتھور گفته شیخ قبول نکرد و گفت این
 مرد در اینجا آمده است و نشسته سخنان غیب می گوید چون این سخن خواجه رسید فرمود که پتھور
 ملازمه گرفتیم و اویم سجدان ایام لشکر سلطان معزالدین سام از غزنین رسید و پتھور مقابل
 لشکر اسلام بایستاد و بدست معزالدین سام اسیر گشت و از آن تاریخ یازدین دیار اسلام شد

و بیخ کفر و فساد متاصل گشت آورده اند که در پیشانی حضرت خواجه این نقش بعد از موت نوشته
 پیدا آمد که حبیب اسد مات فی حب اسد **فقتل** خواجه سادس رجب سنه ثلث و ثلثین و
 ستائیه و قیل فی ذی الحجه من السنه المذكوره و اصحیح هو الاول و هم در جمیع که موضع اقامت او بودند و
 گشت اول قبر خواجه از خشت بود و بعد از آن صندوقی از سنگ بر بالای آن ساختند و قبرش
 را هم بحال خود گذاشتند و بلندی قبرش نفیش ازین جهت آمده است اول کسیکه در مقبره خواجه عمارت
 کرد خواجه حسین ناگوری بود و بعد از آن دروازه و خانقاه بعضی از ملوک مندو ساختند و از کلمات
 قدسی سمات اوست که در دلیل العارفین که خواجه قطب الدین بختیاراوشی از ملفوظات
 خواجه قدس سره جمع کرده مذکور است فرمود دل عاشق آتش زده محبت است هر چه در و فرو گیرد
 آن را بسوزد و ناچار گردد زیرا که هیچ آتشی بالاتر از آتش محبت نیست فرمود از جوهای آب و آن
 آوازی بی شنوید چگونه آوازی بر آید بچنین که بدیاری رسید ساکت گشت فرمود که شنیدم از زبان
 خواجه عثمان هارونی قدس سره که خدای تعالی را دوستانند که اگر زمانی در دنیا از دست محبوب مانند
 تا بود گردند فرمود شنیدم از زبان خواجه عثمان هارونی در هر کس که این سه خصلت باشد تحقیق
 بدان که حق تعالی او را دوست می دارد اول سخاوت چون سخاوت دریا و شفقت چون شفقت
 آفتاب و تواضع چون تواضع زمین فرمود صحبت نیکان به از کار نیک و صحبت بدان بدتر
 از کار بد فرمود که مریض است در توبه آن زمان باشد که فرشته چپ او بست سال هیچ گناه است برو
 ننویسد و خطه میدارد و محرابین سطور که این سخن را بعضی اکابر متقدمین نیز نقل کرده اند و تحقیق
 معنی این سخن چنانچه بعضی از متاخرین از علمای صوفیه فرموده اند آنست که توبه و استغفار ملازم
 حال مریض است و کتابت گناهان با وجود توبه و استغفار صورت نپذیرد و آنکه اصلا گناه ادوی
 بوجود نیاید و لهذا وصیت کرده اند بالتزام و رد استغفار نزد خواب رفتن تا کتابت گناهان
 روز که بپایان علوت رحمت الهی تا این وقت موقوف مانده است بظهور نیاید فرمود از زبان
 مبارک خواجه عثمان هارونی شنیدم که مرد مستحق فقر که شود انگاه که از او در عالم فانی هیچ بماند
 فرمود نشان محبت آنست که مطیع باشی و تبری نیاید که دوست براند فرمود عارفان را امر شده
 ایست چون بدان مرتبه رسد جللی عالم و آنچه در عالم است میان دو انگشت خود به بیند فرمود
 عارف آنست که هر چه خواهد پیش او آید و یا هر که سخن کند جواب از او بشنود فرمود که کمترین پایه و در
 عارف و محبت آنست که صفات حق در وی بود کمال درجه عارف و محبت آنست که اگر کسی
 بر دبدب عوی آید آن را بقوت کرامت ملزم گردانند فرمود سالها بدین کار مجاور بودیم عاقبت
 جز بهیبت نصیب ما نشد فرمود گناه شمارا چندان ضرر ندارد که بگریستی و خوار داشتن کور مسلمان

مبارک است والا محل خطر
 ست می فرمودند اول باید
 که عقد قلب بذهب الی سنت
 و جماعت محکم شده باشد
 و تردد و تذبذب در اینجا نماند
 بعد از آن اگر از کتب قوم
 مخلوط شوند و مستفید گردند
 بسلامت اقرب است
 و الا آنکه هنوز اعتقاد خیر
 درست ناکرده و عقد سلام
 محکم نشده هم از اول در
 مبهمات و موهومات و مشکلات
 این قوم حوض کنند محل
 آفت است و اسد العاصم
 نقل این چند کلمه اتفاق
 افتاد هر بار که می خواست
 که بجانب ایشان بفریضه
 بنویسد و چیزی ازین
 سخنان که بنظر آمده نقل
 نماید حیا و حجاب مانع می آمد
 و نا محرمیت و نا اهلیت خود
 منظوری افتاد تا در مرتبه
 کفایت تقدیر بے سابقه نقل
 و تدبیر جریان یافت و کلمه
 چند بظهور آمد معذور
 خواهند داشت و اگر غلطی
 از توجه و حضور حق کماله
 کارست فریضه دست دهد
 و بمطالع این کلمات نوری
 و حضور می پیدا شود کاتب
 حروف را از دعای خیر محروم
 نگذارند و ما همین است که
 اللهم انا الحق حقا و ارحمنا
 اتباعنا و انا الباطل باطلا
 و ارحمنا اجنبنا به و صلا علیک

ایک توفنی مسلمان و استغنی
بالصالحین عاقبت بخیر باد
صلی الله علی سیدنا مولانا
محمد و آل و صحابه اجمعین -
الرساله الثالثه
قبیلین الطرق لابل
الارادة بالمترجم
وظایف الخیر والعبادة
لا اله الا الله محمد رسول الله
شیخ امام اہل عارف باہ
علی لبتقی رحمۃ اللہ علیہ در
رسالہ قبیلین الطرق سیفایہ
کہ طریق موصول الی اللہ تعالی
عبادت است چنانچہ ناطق
ست بہ ان قرآن عظیم
ان اللہ ربی و لکم فاعبدوا
انصرطوا مستقیم و عبادت
و تقسیم است فرض است و
نفل و ہر کدام از ان امتثال
است و اجتنابی امتثالی
آنکہ مطلوب اذان اتیان
فعل است و اجتنابی آنکہ
مقصود ترک و برہیز است
از فعل و اصل نجات و قرب
و البتہ باتیان فرایض است
و اتیان نوافل موجب
تکمیل و تمیم آن و افراد
نوافل بسیار است و از
حد و احصاء متجاوز
لیکن منحصر است درین دو
نوع امتثالی و اجتنابی
امثالی مثل سنن مستحبات
و آداب و اتیان اولی و افضل
و اجتنابی مثل ترک کرمات

فرمود عبادت اہل معرفت پاس انفاس است فرمود علامت شناخت حق تعالی گر بختن است
از خلق و خاموش شدن در معرفت فرمود عارف بمعرفت نرسد تا از معارف یاد نیارد فرمود
عارف کسی بود کہ ہر چہ دون او بود از دل بردارد و ایگانہ کرد و چنانکہ دوست یگانہ است فرمود
علامت شقاوت آنست کہ معصیت کند و امید دارد کہ مقبول خواہم بود فرمود علامت
عارف آنست کہ خاموش باشد و اندوگین بود فرمود ہر کہ نعمت یافت از سخاوت یافت
فرمود درویش آنست کہ ہر آن بندہ بران کس کہ بجاہت آید محروم باز نگرداند فرمود عارف
در راہ محبت کسی است کہ از کونین دل بریدہ گرداند و فرمود عزیزترین چیز یاد رہبان آنست
کہ درویشان با درویشان نشینند و بدترین چیز با آنکہ درویشان از درویشان جدا گردند پس
بدانکہ از حلتی خالی نباشد فرمود متوکل بحقیقت کسی است کہ بخی و محبت از خلق برگردد و از کسی
شکایت و نہ با کسی حکایت فرمود کہ عارف ترین خلق بحق آن بود کہ متحیر تر باشد فرمود علامت
عارف دوست داشتن مرگ است و ترک راحت و انس گرفتن بذکر مولی فرمود کہ حق تعالی
چون زندہ گرداند مجبان را بانوار خویش آن رویت است فرمود اہل محبت کسانی اند کہ بسوئے
استاد سخن دوست می شنوند فرمود کہ عارف کسی است کہ چون با باد ہر شیر و از شب یادش
نیاید فرمود فاضلترین اوقات آنست کہ از خاطر و سواس رستہ باشد فرمود علم بحری است محیط
و معرفت جوئی از محیط پس خدا کجا و بندہ کجا علم خداست راست و معرفت بندہ را فرمود عارفان
آفتابند کہ بر جلگی عالم می تابند و از نور ایشان ہمہ عالم روشن است فرمود کہ مردم از منزلی گاہ
قرب نزدیک نشوند مگر بفرمان برداری در نماز زیرا کہ معراج مومن ہمین نماز است چہین گویند کہ
وجہ تسمیہ جمیع آنست کہ آجا نام راجع بود از راہهای ہندوی تا حد غزنین ملک بدست آورده بود
و نیز آجا آفتاب را گویند و میرزبان ہند کوہ را گویند و تاریخ ناہای ہندوان نوشته اند اول
دیواری کہ بر سر کوہ در ہندوستان بنیاد نہادہ اند ہمین دیوار ہاست کہ بر بالای کوہ اجمیر است
و اول حوضی کہ بروی زمین در ملک ہند کافتند پیکرست از اجمیر چہا کر وہ کہ ہندوان اورامی پرستند و ہر سال
شش ہوز در وقت تحویل عقرب جمع می شوند و غسل میکنند و عمر و اولاد خود بر دین باطل ضائع می کنند و آہستہ
کہ از ایشان قائل بقیامت اندی گویند کہ قیامت از ہمین حوض شروع خواہد شد و آن آجا نام از ہمہ ہندوان کلین
ملک داشتند پیشتر بود پتھور از پسترن ایشان کہ مسلمانان ملک ہندوستان بدست او گرفتند و شہر ناگور پیشتر
آبادان کردہ پتھور است و پتھور از امیر آخر بود وی را گفت کہ برای طوہیہای اسپان جائے قابل کہ در اینجا شہر
آبادان کنم نفحص کن میر آخر بسیار گشت چون در زمینی کہ ناگور آبادان ہاست رسید پیشتر دید
کہ بچہ زائیدہ است و گرگ بر و حملہ می کند و آن میش بچہ را پس انداختہ متوجہ آن گرگ شد و

چون این حالت معاشه کرد گفت این جایگاه مردان است و آب و گیاه آن صحرا برای اسبان مفید دید و راجا شهره بنا کرد و نام او نو انگر داشت یعنی شهر نو چون لشکر سلطان معزالدین سام در رسید و پتھور را اگشتند در زمان ترکان این لفظ بناگور تبدیل یافت و اسم اعظم

خواجہ قطب الدین بختیار کاکی و شیخ قدس سرہ

خلیفہ بزرگ خواجہ معین الدین چشتی ست از اکابر اولیا و اجلاء اصفیاست قبولی عظیم داشت و بغایت ترک تجرید و فقر و فاقه موصوف بود و نہایت استغراق داشت در یاد مولی چون سی بریارت او آمدی زمانی بالستی تا بنحو دبا آمدی از گاہ با آئندہ مشغول شدی اگر از حال خود یا حال آئندہ چیزے بگفتندی بعدہ گفتی مرا معذور دارید و باز بحق مشغول شدی اگر یکے از اولاد او بمردی او را از ان خبر نشدی مگر بعد از ان بزمانی **نقل ست** کہ خواجہ را بقالے بود ہمایہ و راو اہل از و وام کردی و او را گفتے کہ و ام تو چون سی صد درم شود زیادہ از ان نہی چون فتوح رسیدی ہم از ان ادا کردی بعدہ با خود جزم کرد بعد ازین و ام نکتم بعدہ از فضل خدای عزوجل یک قرص زیر مصداقے او پیدا شدے کہ ہمہ خانہ را بسند بوشے بقال و نہست مگر خدمت شیخ ازین ناخوش ست کہ و ام نہی ستانہ پنجاہ خود را بجهت تفحص حال بر حرم شیخ فرستاد حرم شیخ حال را بوی کشف کرد بعد از ان کا ک پیدا شد از شیخ نظام الدین اولیا قدس سرہ **نقل ست** کہ می فرمود کہ شیخ معین الدین تا پانصد درم شیخ قطب الدین را اذن کردہ بود کہ فرض کند چون کار بکمال رسید از ان نیز دست برداشت **نقل ست** کہ وی در اول عہد بعد غلبہ خواب قدسے بخفتے و در آخر عمر آن ہم بہ بیداری بدل شد و شیخ محمد نور بخش در سلسلہ الذہب ذکر او چنین کردہ است بختیار کاکی و شیخ کان من الاولیاء السالکین المتراضین المجاہدین بالخلوة والعزلة وقلة الطعام وقلة المنام وقلة الکلام والذكر بالذم والام فی الاربعینات وله فی احوال الباطن شان کبیر بین المکاشفین **نقل ست** کہ او ہر شب سہ ہزار بار درود گفتے انگاہ خفتے مگر ہمدان ایام نے رانکاح کردہ بود و سہ شب این و روز وفات شد مردی بود رئیس نام غیر اصالی علیہ وسلم و خواب دید کہ میفرماید بختیار کاکی را سلام برسان و بگو ہر شب تحفہ کہ بر من میفرستادی سہ شب ست کہ نہ رسیدہ است **نقل ست** کہ در خانہ شیخ علی سکرزی صحبت بود و خواجہ در اینجا حاضر بود و این شیخ علی درویشے بود از اقارب خواجہ بزرگ معین الدین حسن شہری ہمایہ خواجہ قطب الدین قبر و ہم در حوالی مقام خواجہ است قوال این بیت شیخ احمد جام را قدس سرہ بخواند بہت

و ترک خلاف اولی و ترک مال باس فیہ بجهت محافظت و قوع در ان فیہ باس ہجو ترک عرب سیری را و طیب را از جہت ترس غلبہ شہوت و دفع در حرام و میفرماید کہ قول شیخ نجم الدین کبری قدس سرہ الطریق الی اللہ بعدہ انقاس الخلائق و آنچه در حدیث قدسی واقع ست انی انما اللہ لا الہ الا انارحم الراحمین خلقت بضعہ عشر وثلث ماء خلق من جار بخلق منها شہادۃ ان لا الہ الا اللہ و لا اله الا اللہ است بکثرت افراد و اہل اقتنائیہ مثل ذکر لا الہ الا اللہ و نماز نفل و تلاوت قرآن و استغفار و تسبیح و دعا و صلوة بر رسول خداے تعالی صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم و صوم نفل و طواف نفل و صدقہ نفل و حج نفل و عیادت مریض و تشییع جنازہ و امر معروف و نہی منکر در صورتے کہ وجب نبود و درین علوم و دینیہ و انواع اعانت مسلم کہ ادنی آن اطاعت نوبی ست از طریق مسلمانان غیر ذلک ممالیقہ و لا یخصی بپس ہر را بعد از است فراغ از ہر یک ازین افراد و اہل استیجاب و اشتغال جمیع اوقات یا اکثر آن با رعایت جمع

کشتگان خنجر تسلیم	هر زمان از غیب جانی دیگرست	خواجہ را این بیت در گرفت
چار شبان روز در تحیر بود و برین بیت ذوق داشت شب پنجم رحلت کرد و میر حسن دهلوی در غزلی که درین زمین گفته است اشارت باین قسمه کرده است	آسمان گوهرزکانی دیگرست	کشتگان خنجر تسلیم
آسمان گوهرزکانی دیگرست	کشتگان خنجر تسلیم	هر زمان از غیب جانی دیگرست

وکان ذلک لیلۃ الرابع عشر من ربیع الاول سنۃ ثلث وثلثین وستمائة وستم درین سال فوت سلطان شمس الدین التمش است امارت برپا نه چهار و دهم ماه شعبان سنه مذکور و در لیل العاشرین می نویسد روز پنجشنبه در مسجد جامع اجمیر دولت پایوس حاصل شد و درویشان و عزیزان اهل صنف و مریانی که بودند بخدمت حاضر بودند سخن در حکایت ملک الموت بود فرمود که دنیا بمرگ حبه نیز در گفتند چرا گفت از آنکه الموت جبرئیل الحبیب الی الحبیب آنگاه فرمود که دوستی آنست که او را بدل کشی نبرد زبان و سخن بریده گردانی از هر چه بدانی آنکه در گرد عرش طوائف کنی نسوزد عارفان آفتابند که بر جلگی عالم می تابند و از نورشان همه عالم روشن ست آنگاه فرمود ای درویش ما را اینجا آورده اند من مایه نجات خواهم بود و میان چند روز ما سفر خواهیم کرد و بعد از آن شیخ علی سنجر را فرمان شد که مثال بنویس تا قطب الدین در دہلی رود که خلافت سجاده قطب الدین را دادیم و دہلی مقام اوست چون مثال تمام شد بدست دعا گو دادند این فقیر روئے بر زمین آورد فرمود نزدیک تر بیا نزدیک شدم و ستار و کلاه بر سر نقیض نهاد و عصا خواجہ عثمان ہارونی بدست من داد و خرقہ در برد دعا گو کرد و مصحف و مصلی و نعلین برداشت و گفت امانتت از رسول صلی اللہ علیہ وسلم بخواجهگان ما رسیده مژ ترا روان باید کرد تا فردا سے قیامت مرا در میان خواجگان شرمندگی نیار و این درویش بچہ بر زمین آورد و دو گانه نماز بگزارد خواجہ دست دعا گو گرفت و روئے سوئے آسمان کرد و گفت برو بخدا سپردیم و ترا بمنزل ستیغ آنگاه فرمود چهار چیز کو بر نفس ست اول درویشی که تو انگری نماید دوم گرسنگی سیری نماید سوم اندوگین که شادی نماید چهارم با کسی که دشمنی بود دوستی نماید و فرمود ہر جا کہ روی نخراشی و ہر جا کہ باشی مردہ باشی پس در دہلی آمد و سکونت کرد چنانکہ جلگی عالم از صد و روایمہ بدعاگوی روی نہاد و چہل روز نگذشتہ بود کہ آیندہ بیا خبر کرد کہ لے درویش خواجہ بعد از روان شدن شما بہست روز و حیات بودند بعد از آن بر حمت حق پیوستند۔

شیخ الاسلام بہار الدین ابو محمد کریم الملتانی القرشی الاسدی رحمۃ اللہ علیہ

خلیفہ شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی سلف رحمۃ اللہ تعالی علیہا انا کا برا و لیا ہند

اقسام اجتنابی حاصل شود مقصود وی از قرب الہی عز و جل حاصل شود و انشاء اللہ تعالی چه در تحصیل قرب الہی اتیان جمیع اقسام نوافل انتقالیہ شرط نیست بکفایت نیست و مداومت بر فرد واحد از آن کافیت اما اجتناب از جمیع مخطورات و کربہات شرط است اجتناب از آن ممکن پس اگر گویند الطريق الی اللہ کثیرۃ یا گویند الطريق الی اللہ واحد ہر دو قول صادق آید و نیز گفته اند کہ انبار بسبیل اخیا لیس بینہم خلاف سالکان ہمہ اولاد یک مادر اند و پدران ایشان متعدد یعنی مشایخ اگر چند طرق ایشان در تعیین را اختیار از فکر و نوافل مختلف ست و لیکن مرجع ہمہ بیک اصل ست کہ شریعت ست و عبادت و تقوی و اتباع کتاب و سنت را اختیار مشایخ رضوان اللہ علیہم اجمعین این فرد مخصوص را کہ کلمہ لا الہ الا اللہ است از میان سایر افراد بسبب اختصاص اوست محصول کثرت حضور و منافع دیگر کہ در غیر او پیدا نیست با آنکہ نماز و نفل افضل است از ذکر زیرا کہ وہی مشتمل ست بر ذکر و ذکر جزئی از آن ست و با

باشد که بعضی اوقات اعانت
برادر مومن که فعل متعدیست
بهتر از نماز نفل باشد و
میفرماید که قسم اجتناب
اتم و اہم است من حیث
الاتیان اما اہمیت فی
اذان حجت کہ ہر کہ بعد
کند و قسم اجتنابی و استیجاب
وقت کند بدان و اقتصار
تا بد برادری و انقض تقسیم
اقتالی از نوافل دست نرزد
و اجتہاد در ان نماید حاصل
شود مقصود وی از قرب
اگر چہ بعد از مدتی در از
باشد بر مثال بیماری کہ
پرہیز کن از ان چنانکہ خود
اگر چند تناول معاصی و
اشربہ نافع نکند امید قاری
صحت تمام است ہر چند
ترافت و ہر کہ اجتہاد کند
و قسم امتثالی و ارتکاب
کند مکروہات را ہرگز بمنزل
مقصود نہ رسد بشناہ بیماری کہ
معالجہ با دویہ بی پرہیز کند
و اگر ہر دو کند لابد اتم و اکمل
و اقرب بمقصود خواہد بود
و اما اہمیت وی از نجات
کہ دفع ضرر اہم است نزد
حافل از جلب نفع پس
اجتناب مکروہ اہم بود
از اتیان نفل مثلاً آن را
کہ جائزہ او چرکن شود
بجستہ کہ دومی بکرات
تا زکرت و صرف بعضی از
وقت برے دفع آن را اہم
اہم بود

صاحب کرامات ظاہرہ و مقامات باہرہ و برکات شاملہ خیر حسینی سادات صاحب نرہۃ الارواح
و شیخ فرید الدین عرقی صاحب لمعات بلازمت اورسیدہ اند و تربیت یافتہ نقل است کہ در
وقتی کہ از بغداد بالکالات و برکات بکلمان شرف قدوم ارزانی داشت اکابر بکلمان را بر سر
حسد پیدا آمد بطریق کنایت کاسہ پر شیر را بخدمت او فرستاد و غرض آنکہ درین شہر گنجائش
دیگر نیست شیخ این معنی را دریافتہ کلی بر کاسہ شیر نہاد و پیش آن جامعہ فرستاد مقصود آنکہ
جائی مادرین شہر این طور کہ گل بر شیر استیادہ است خواہد بود و اکابر از حسن لطافت این ادا
حیران ماندند و منقاد و مطیع کرامات او گشتند و وی رحمتہ اللہ علیہ از اغنیای شاکرست و قول
رب جلیل کہ در شان خلیل خود فرمودہ است **وَ اَتَيْنَاهُ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَ اِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ**
لَمِنْ الصّٰلِحِيْنَ و در حق او صادق است بعضی از مشایخ وقت را در باب فقر و غنا با وی
گفتگوی واقع بود فرمودی کہ دنیا تمام ما چہ قدر دار و قل **مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيلٌ** و معلوم است کہ از ان
چہ قدر پیش با باشد و گاہی فرمودی کہ صحبت ما ر کسے را ضرر کند کہ افسون آن را نماند و فرمود
کہ غنائیل خسارہ حال ما است آورده اند کہ میان او و شیخ فرید الدین قدس سرہاموس و عظیم
بود و سالہا با ہم بودند و چنین نیز گویند کہ پسر خالہ یکدیگر اند و وقتی از خدمت او و شیخ فرید الدین
سخن رسانیدہ بودند کہ موافق مجلس شیخ فرید الدین بود و معذرت این سخن بہار الدین
و شیخ فرید الدین رقعہ نوشت و یک سخن این بود کہ میان ما و شما عشق بازی است جواب
این معذرت شیخ فرید الدین نوشت کہ میان ما و شما عشق است بازی نیست **نقل است**
از شیخ نظام الدین اولیا قدس سرہ کہ فرمود شیخ فرید الدین را افطار کم بودی اگر چہ پ آمدی و
یا نصہ کردی و شیخ بہار الدین کہ از صوم کم تر بودی اما طاعت و عبادت بسیار بودی و این آیت
فروخواندی **يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُّ مِّنَ الطَّبَآئِیَاتِ وَ اَعْمَلُوا صَالِحًا** و فرمود او از انہا بود کہ این آیت
در حق او درست آید و شیخ محمد نور بخش و رسلہ الذہب و ذکر او نوشتہ است بہار الدین زکریا
الملتان قدس سرہ کان رئیس الاولیاء و بلاد ہندوکان عالمًا بعلوم الطائیرہ صاحب الاحوال
و المقامات من الکاشفات و المشاہدات مرشد ایتشعب منہ کثیر من الاولیاء و لہ فی الارشاد و
ہدایۃ الناس من الکفر الی الایمان و من المعصیۃ الی الطاعۃ و من النفسانیۃ الی الروحانیۃ شان کبر
و مجمع الاخبار می گویند فی وصایا شیخ بہار الحق والدین الواجب علی العبدان **یحبہ اللہ البصیق**
و الاخلاص و ذلک مفہی الاغیار و محو الاشخاص فی العبادات و الاذکار و لا یسئل الیہ الا متبعین
الاحوال و محاسبۃ نفس فی الاقوال و الافعال فلا یقول و لا یفعل الا عند الضرورۃ و لیسئل
لکل قول و فعل الاتجار الی اللہ و الاستعانۃ بہ لیزقہ اللہ عز و جل خیر لعل و ایضا قال فی وصایا

لبعض المريدین علیکم بوام الذکر وبالذکر یصل الطالب الی المحب والمحبۃ تار تحرق کل دنس فاذا
تحقق المحبۃ کان الذکر ذکراً مع مشابہة المذکور و هذا هو الذکر الکثیر الموعود بالفلاح فی قوله واذ ذکر
الله کثیراً علیکم فلیحیون ۵ وایضاً فی بعض رساله بعض المريدین این ضعیف ایحسان سماع
افتاد که شیخ الشیوخ شهاب الدین ابو عبد الله عمر بن محمد السهروردی رضی الله عنه به شیخ خود
ضیاء الدین ابو نجیب عبد القاهر رضی الله عنه و حرم کعبه بود و شیخ ابو النجیب به سرقه و خدمت خود حاضر
علیه السلام درآمد شیخ به و التفات نکرد ساعتی باینجا و باز گشت چون بخود باز آمد نگاه بخد مت او
شیخ شهاب الدین را گستاخی بود پرسید که شیخ چگونه بود که بنی از انبیاء علی نبینا وعلیه السلام
بر زیارت شما آمد و شما هیچ التفات به و نکردید شیخ در وی نگرست و در وی سرخ کرد و گفت و یحک
توجه دانی اگر خضر آمده باز رفت باز آید اما این وقت که ما را با حق بود اگر بر رفتی باز نیامدی و بدست
آن تاقیامت بماندی هم در آن بودند که خضر علیه السلام درآمد شیخ برخاست و استقبال کرد
و تواضع نمود و زجر میامین بر کاتهم الله الکرم پس مرید را باید که مراقب و شحنه روزگار خود باشد
و هر چه جز از حق است از دل دور کند و صحبت خلق بر خود حرام گرداند و با ذکر حق موانست گیرد
و اگر او را با ذکر حق موانست نبود او از محبت خدای تعالی بوی نیابد و ایضاً فی بعض رساله
لبعض المريدین سلامه الجسد فی قلة الطعام و سلامه الروح فی ترک الاثام و سلامه الدین فی
الصلاة علی محمد و آله و سلم توفی رحمه الله سابع صفر سنه ۶۶۱ هجری و ستین و ستاد

سید نور الدین مبارک غزنوی رحمه الله علیه

خلیفه شیخ شهاب الدین سهروردی است متقه او شیخ الاسلام دہلی بود در زمان سلطان
شمس الدین اورامیر دہلی می گفتند در فوائد الفوائد می نویسد که روزی در بزرگی شیخ نظام الدین
ابو المودید حکایت فرمودند که وقتی اساک باران شد او را لازم گرفتند که دعا باران
بکن بر سر منبر برآمد و دعا باران بخواند بعد از آن روی بآسان کرد و گفت یا الله اگر تو باران
نفرستی من پیش ازین در هیچ آبادانی نباشتم این گفت و فرود آمد حق تعالی باران فرستاد
بعد از آن سید قطب الدین رحمه الله علیه با اولادش شد و این سخن با او گفت که باران اعتقاد دور
حق تو را سخن است و میدانم که ترا بحق تعالی نیازی تمام است اما این لفظ هر چه گفتی که اگر تو باران
نفرستی من پیش ازین در هیچ آبادانی نباشتم نظام الدین ابو المودید گفت که من می دانم که باران
خواهد فرستاد و نگاه گفتم سید قطب الدین گفت که از کجا میدانی گفتی گفت وقتی مرا سید نور الدین
مبارک غزنوی رحمه الله علیه و پیش سلطان شمس الدین برازی برداشت نشینی نزاعی فتنه بود

بود از اشتغال به بعضی
نوافل در آن وقت پس
چون سالک سلوک این
عزیز نماید بقصد خود که
قرب الهی و وصول بوی
تعالی و تقدس است
برسد و معنی قرب الهی
بعد سالک بود از غیر وی
تعالی و معنی وصل قطع
از غیر و غیر منحصر شد و منقطع
و صباح و مراد بخط و اینجا
جمع منہیات بود از
محرمات و مکروهات و مراد
بصبح اشتغال بخلوات
بتعلق و تعلیم مثل زمین
و آسمان و کوه و درخت
و اسباب معیشت و غیره
پس بعد سالک از مخطو
بی ذبول وی از مباهات
قرب اقص است و با و
از مباهات قرب تمام پس
هر قدر که سالک از غیر حق بجه
بود از جناب الهی تعالی قریب
گردد و بیان غیر بعبارة
دیگر بکنیم و بگوئیم اصول نجیب
که مانع اند از وصول بحق
چهار اند دنیا و خلق و شیطان
و طریق ازالت آنها و کتاب
منہاج العابدین و غیره
ذکور است و چون مقرر شد
که طریق وصول الی الله بعد
از فراغ کثیر نوافل عبادت
است باعتبار نوع عبادت
و نوافل بعضی قلیل الوقوع
بعضی کثیر الوقوع است

من سخنی گفته بودم که او کوفته شده بود درین صحن مراد عا باران فرمودند گفتیم تو از من کوفته اگر
تو با من آشتی کنی من دعا بخوانم و اگر آشتی نکنی نتوانم خواند از روضه او آواز برآمد که با تو آشتی
کردم تو برو دعا بخوان از شیخ نصیر الدین محمود قدس سره منقول است که فرمود بزرگی بود که او را
شیخ محمد اجل شیرازی گفتندی سید مبارک غزنوی نعمت از ویافته بود بعد از آن فرمود که در آن وقت
بازرگانی بود از مریدان ایشان بخدمت شیخ آمد و گفت که در خانه من پسری متولد شده بنده زاده
شماست نعمتی همراه او کنیده شیخ فرمود نیکو باشد چون من فردا نماز بجا دارم پس رکع ایستادی
و از جانب راستان من بر آئی و در نظر من داری همان روز سید مبارک غزنوی متولد شده بود پدر
سید مبارک در آن مجلس حاضر بود این حدیث می شنید با خود گفت من نیز پسرخود را بیارم
و در نظر شیخ دارم چون وقت نماز بجا آمد شد باز رگاز را درنگ شد پدر سید مبارک غزنوی بگوهر
برخاسته بود موزن نمیکیر گفت شیخ نماز تمام کرد پدر سید مبارک غزنوی از جانب راستان شیخ درآمد سید مبارک
را در نظر شیخ داشت شیخ در وی نظر کرد این همه نعمتها از آن یک نظر بود بعد از آن باز رگاز
در آمد شیخ گفت نعمت نصیب سید زاده شد فرمود وقتی در غزنی استقامت خلقی بر شیخ محمد اجل
شیرازی آمد و گفتند دعا کنی بکن تا باران بیارد شیخ این سخن شنید و از خانه بیرون آمد و خلقی
دنبال شیخ را باغی پیش آمد شیخ در باغ رفت باغبان در زیر درختی خفته بود شیخ او را بیدار کرد
و گفت درختان خشک می شوند بر خیز و درختان را آب ده باغبان جواب داد من درختان
من آن زمان که حاجت آب دادن خواهم بود خواهم داد شیخ باغبان را گفت پس این خلق
را نفع نمکنی که دنبال من گرفته اند ما بندگان خدا و زمین زمین خدا آن زمان که حضرت عزت
خواهد خواست باران خواهد فرستاد این سخن گفت و باز گشت عقب آن چندان باران بارید
که نهایت نبود مقبره سید مبارک جانب شرقی حوض شمس مشهور است وفات او در سلطنت
اشنین و ثلثین و ستائمه.

شیخ حمید الدین لُصْطَوِی

السید الناکوری السوالی لقب او سلطان التارکین است و کیفیت او ابو احمد از اعاظم
خلفای خواجه حضرت خواجه بزرگ معین الحق والدین است و در تجرید و تفرید قدیمی را شیخ و شریک
وی از بندگان خاص حضرت مولی عا سمه است همت عالی او از دنیا و بختی تر است نظر لطافت
او جز بدینچه و برای شخصی ثلثه است نمی افتد او راشانی عالی است در تقصوت و مکانی رفیع
در بیان قواعد طریقت و وی از اولاد سعید بن زید است که از عشره مبشره اند رضی الله عنهم

تلیل الوقوع از جنس عبادا
مثل حج و زکوة و جهاد و غیر
آن و از جنس عادات
مثل نکاح و طلاق و بیع
و شرا و مانند آن و کثیر الوقوع
از عبادات مثل صوم و صلوٰه
و اذکار و غیر ذلک از جنس
عادات همچو اکل و خرب و
نوم و لباس و غیر آن پس
نوافل این دو جنس لابد
ست مطالب را از
تحصیل آن و استیجاب
اوقات بدان پس بطریق
اقتدار کتاب غین بعلم
و الاشبه ذلک من مختصرات
احیاء علوم الدین کفایت
ست و اگر قصد استقصاء
دارد رجوع بکتاب احیاء العلوم
و کتب مبسوطه فقه نماید
و میفرماید که این ضابطه که
ذکر کردم کافی است مطالب
را در معرفت قرب و طریق
تحصیل آن اما احتیاج
مردم بر شد و او استاد
پس از برای تسهیل طریق
و سرعت وصول است
و سلوک طریق بی استاد
و مرشد اگر توفیق الهی یفوق
گردونی اجماع ممکن است
بموجب قول تعالی و الذین
جاهدوا فینا لنمکننهم
لکن تعجب شدید است
طویل و مهمل و جبار است
اعلم و حضرت شیخ مصطفی
قدس سره بر نظر ما الدین

درمانده است بحقیقت محبوب است هر چند که او نداند محبوب است و مکتوبی دیگر بجانب شیخ فرموده این
 شکر گنج - در اینجا نوشته است قیل لویعلم المشتغلون بذکری ما فاتهم من قرنی لیفعلوا قلیلاً
 و لیکنوا کثیراً و لویعلم المشتغلون بقربی ما فاتهم من لشیء لیکنوا و اما لویعلم المشتغلون بانسی ما فاتهم
 منی لا تقطعت و اما هم و اورا تصنیفات و مکتوبات بسیار است و اشعار نیز دارد و اشهر تصنیفات
 او اصول الطریقه است و در اینجا میفرماید مردان راه که روی ایشان بدرگاه است سه طائفه اند
 چنانکه در کلام مجید آمده است الذین اصطفینا من عبادنا فیه هم ظالمون لکفیه و منهم
 مقتصد و منهم ساجدون یا خیرات معذورانند و مشکورانند و فانیانند معذوران کیانند آنها
 که بعد الایمان با الله و اقرار هم بالتوحید بحضرت حاضر نیانند و اگر آیند و آیند و آهسته آیند و از خطا
 سار عوام غافل باشند و مشکوران کیانند آنها که با ایمان سمعان آیند و با قرار هم کاب و فانیان آنها
 که خطاب آنست بر یکدیگر یاد دارند و جواب این که قالوا بلی فراموش نکرده اند و درین جهان
 پیش از دعوت بحکم خطاب ازلی و جواب لم یزلی اجابت کرده در بابت کار بطلب نهایت اسرار
 برآمده ازینها بسیار بودند پوشیده رفته اند و کسی نام ایشان ندانسته است و نشان ایشان نشان
 و تنی چند را که بشناخته اند تعریف خواجہ امجد رسول الله بشناخته اند و اگر نام و نشان ایشان
 کس ندانسته و نشان ختم یکدیگر از ایشان امیر المومنین ابو بکر صدیق رضی بود که پیش از دعوت بطلب
 رسالت برآمد و در خود را دو اطلب کرد و یکی از ایشان امیر المومنین علی مرتضی رضی بود که پیش
 از بلوغ مستعد قبول دعوت گشت و یکی از ایشان اویس قرنی بود که اگر پیغمبر صلی الله علیه و سلم
 تعریف نکردی نام او از هیچ دیوانی بر نیامدی و نشان او در هیچ دفتر ثبت نکرده اند و در هیچ کجاست
 که در حضرت عزت داشته که در دنیا چیزی ننهاد و از دنیا چیزی بر نداشت از او آمد و شاد بر رفت
 و یکی از ایشان سلمان فارسی است رضی الله عنه که پیش از دعوت و طلب هدایت پیوسته و صدق
 عهد میثاق از خود بگوید از اینجا رفته ایم که فانیان کیانند آنها اند که چون معلوم شان شد که خداوند
 شان تعالی موجودی است که فنا بر او و انیسیت طالب فانی شدند که آنرا وجود نیست و قدم
 در راه عدم نهادند و سرادران راه بپا دادند و نخته نو میدی اگر چه ندانست بخوانند و در راه
 فنا و حید و فرید چون الف بماندند و روی خودشان بماند و برای فنا در عین فنا باقی شدند و هر که فنا
 باقی شود این معنی را بقامی ابد خوانند ازین روی است که در ایشان گویند که ملک بازا و ال
 نیست یعنی ملک ماد و ریشی است و در ریشی امر سلبی است نه ایجابی ایجاب اسلب است
 اما سلب اسلب روانیسیت و این تری است غامض نفهم و دشوار رسد تو اعتقاد نگاه
 میدار که صد و الا حرا بقبول الاسرار خزینة که معمور بود و مخزون او ستور بماند و هر خزینة که خراب بود

و ضرر این بیشتر است از ضرر
 آن و بسا باشد که بگویند
 اعمال شغل متعبان است
 و باید ارباب احوال برتر
 است از آن و بگویند
 که فقیر را نماز فرض و روزه
 فرض بس است و زیادت
 بر آن حاجت نیست پس
 شیخ می فرماید باید که این
 سخن در گوش مبتدی درآید
 بدستی که ما تجربه کردیم و ما را
 نمودیم امور را همه صحبت
 داشتیم فقر و اوصالحین را و
 داشتیم که آنها که این سخن
 گویند و بزیادت عبادات
 و زوافل قائل نیستند هنوز
 در تحت حیطه قصور اند
 با وجود آنکه صاحب احوال
 صحیح باشند بنده را باید
 که تسک کند بر نفس و
 و فضیلت تا در بدایت
 ثابت قدم گردد و مبتدی
 را باید که از تلاوت قرآن
 و حفظ آن نصیب داشته باشد
 و بقول کسی که گوید ما نیست
 ذکر و احد افضل است از تلاوت
 گوش نهاده که بقرآن تلاوت
 آن در نماز و غیر نماز هر دو
 که درین راه دارد نرسد
 و بعضی از مشایخ که مریدان
 را با دست و کمر و احدا مر
 فرمایند برای آنست که تا
 موجب جمع هم گردد و هر که
 ملازمت تلاوت کند
 در خلوت و تسک نماید

بوجودت قائم و در او را
ملاوت و نماز بیشتر و آبی تر
از قائم و ذکر و است و چون
از نماز و ملاوت ملائمت
و سائت طاری گردد نفس
مدارات نماید و از ملاوت
بذکر فرو آید که آسانست
و سبک است بر نفس و
بدانکه غتبی با کمال پاش
بی نیاز نیست از سیاست
نفس و منع وی از شهوات
و گرفتن نصیب از زیادت
سیام و قیام و انواع خیرات
و مبرات تحقیق غلاما کردند
جمع کشورین مقام گمان
بروند که منتفی مستغنیست
از زیادات و لوافل و اگر
قیام بدان نماید بکس ندارد
داین سخن خطاست
از ان جهت که ترک زیادت
و لوافل عاروت از معرفت
محبوب گردانبل بدان سبب
که از مقام فریاد دارد
لغف منتفی ناصیه اختیار در
اخت و ترک برست دارد
گاست رفت و مساحت
بنفس نیز کند و گاست
بنظر ادب و سیاست
بجانب وی نگردالی آخر
قال الشيخ و الله اعلم شایسته
مراد حضرت شیخ رحمه الله
روايل بطالت و دعوت
و سد و رعیت است بر
قومی که قائلند باسقاط
عمل و تخیل و زکند از حد

مخزون او بر سراب بود و نیز می فریاد چنین یا بزیاید باسقاط شود اگر سقاط شود در ملک موقوف ماند اگر بزیاید
زاید و یا مرده اگر مرده زاید و چون کسی بود که برگ طبعی مرده باشد و اگر برگ طبعی مرده باشد کامل مرده
باشد و یا ناقص مرده باشد مرجع او بدو بخ باشد علی قدر نقصانه و اگر کامل مرده باشد یا برگ
اجتهاد باطن مرده باشد و یا برگ اجتهاد ظاهر مرده باشد و اگر برگ اجتهاد ظاهر مرده باشد مرجع
او با علی مقامات جنان باشد و اگر برگ اجتهاد باطن مرده باشد جنان او با بصود خود که مبدش
از انجا بوده باشد برسد هیچ جا نایستد و نیز می گوید که بعضی از باب تحقیق چنین می گویند که حق را
سبحانه و تعالی طلب باید کرد و بعضی می گویند که طلب نشاید کرد و آن تا تو هیچ کدام ازین دو قول را
باطل ندانی و هر دو حق شناسی همان ماذن نظر تو ضد نماید و برخلاف یکدیگر که دو حکم برخلاف یکدیگر آن زمان
آید که ادیک جهت باشد آنکه گوید که طلب باید کرد یعنی اگر طلب کنی تعطیل بود و آنکه گوید طلب
نشاید کرد یعنی اگر طلب کنی تشبیه بود و این هر دو معنی لائق و در خروج نیاید پس چه باید کرد آنکه
طلب چون مشبهان کنی ترک طلب چون معطلان کنی یعنی طلب کنی طلب فروگذاری که در حقیقت نیست
تا در ان حرکت کنی و در مکان نیست تا آن مکان لازم گیری آینه نیست تا بعد از ازاری بخوای
و در نیست تا نزدیک و شوی گم شده نیست تا تفقدش کنی زمانی نیست تا منتظر زمان باشی مکان
نیست تا لازم مکان گردی این همه نفی طلب است و حق است پس اثبات کدام است آنکه نفی
خود و نفی اوصاف خود کنی تا از جمله صفات بشریت گذاره کنی و از جمله صفات ملکیت کناره کنی
و اوکل اشیا مجر و منفرد آئی تا چنانکه او تعالی و تقدس نفیس گشته شئی است طلب تقویس گشته
شئی شود این اثبات طلب است هر که خواهی تا عکس درست نماید و روی آئینه صاف نکند
او محال طلب باشد و هر که طلب حق بکند و روی دل از او صاف بشریت صاف نکند او
محال می جوید و هر که راه وصال رود و لوح سینه از نفوس پاک نکند او بیهوده می گوید و هر زده
می پوی طلب آن نیست که اثبات او کنی طلب آنست که خود را محو کنی طلب آن نیست که بدو
تازی طلب آنست که وجود خود را در بازی طلب آن نیست که او را بجوی طلب آنست
که ترک خود بگویی تا آئینه صاف کن چون آئینه صاف شد عکس ضروری الوجود است با عی

ره رو باید که در ره راست و	و انگاه دران اه چو ره است و	کج رو که گویمیت همین است شنو
کج آن باشد که بی خوست و	و نیز میفراید اول مرتبه از مراتب راه علم است علم باید که بی علم	
	عمل درست نیاید دوم مرتبه از مراتب طریقت عمل است که بی عمل نیست را وجود نباشد سوم مرتبه	
	از مراتب درگاه نیست است نیست صحیح باید که بی نیست صحیح عمل جز باطل نیاید چهارم مرتبه صدق	
	ست صدق باید که بی صدق عشق روی نماید پنجم مرتبه عشق است عشق بیاید که بی عشق	

توجه درست نیاید ششم مرتبه توجه است توجه باید که بی توجه سلوک را نشاید ششم مرتبه سلوک است سلوک
باید که بی سلوک در پیشگاه کشاید ششم مرتبه در پیشگاه کشاودن است در پیشگاه کشاوده باید تا مقصود
روی نماید اول مرتبه سلوک چیست آنکه از کونین بسرازی مقصود چیست آنکه تو نمائی گلشنی عهدها لک
الاک و جبهه هم امروز بنور خود بخوانی **ر ب ا ع**
در بندگرم باش روکان باش **دل هست مقام گاه گذار و بیا** **جان منزل آخرت و جان باش**
راهی در پیش تو نهاده اند هم باریک و هم دراز و ترا عمری داده اند هم باریک هم کوتاه و درین عمر کوتاه
ترا مکرده اند برفتن این راه دراز و شب دنیا اگر چه باریک است که دنیا کلهای ظلمت درین تاریکی بهر تو
متهابی از مطالع عنایت طالع کرده اند که خلق الخلق فی ظلمة ندرت علیکم من نور الله نور السموات والارض واشرف الارض مودر تها بر خیز و شتاب و این ماستاب را
غنیمت دار و این عمر کوتاه ترا داده اند گذشته انکار و خود را یکی از مردگان بشمار و اگر نه مرده مردنی
میدان و پیوسته این بیت بر دل می خوان **عبیت** جانی است هر آینه بخوابد رفتن
اند غم عشق تو و دلائی تر اما خواجهر بر بستر غفلت در خواب غفلت خوش نخبه است و می داند
که دعوی محبت که کرده است و هر که دعوی محبت کند و چون شب در آید محبوب خود نخسپد تا او را در
دفتر کز ابان بنویسد کذب من اوتی محبتی ثم اذجن علیه اللیل نام تنی سوال چون مردم بمیرد و جان
او از کالبد جدا شود باصل خویش راجع شود یا نه جواب راجع آن بود که در زندگی که آن احوال
طبعی خوانند مرجع خود را بشناسد و جابها را بداند و عوائق و عوائق معلوم کند و عشق آن عالم در و
پیدا آید و شوق مر آن را بداند و کججاها را بداند و عوائق و عوائق قطع کند و رست از موجودات بگرداند
و روسته بموجده آرد و حق هر مقامی چنانکه شرط آنست بگذارد اجزای هر مقامی که بدو متصل است
هم در آن مقام بگذارد و بزرگ حقیقی پیش از مرگ طبعی بمیرد و چون چنان بزید و چنین بمیرد و چنان بمیرد و چنان
باز گردد و وصل بداد ساز سوال دنیا چیست جواب کل مادیون الله فهو دنیا هر چه آن دن
حق است دنیا است نفس تو و دن است و هر چه نفس تو نزدیک است دنیا است امروز دنیا بنفس
تو نزدیک است فردا آخرت دنیا فردای اوست ازین معنی گفته اند **عبیت** **امروز پیری و دی و من و خدا**
هر چار یکی بود تو و من و خدا فردا آنا و صد فنا خطاب خواهند کرد لَقَدْ جَعَلْنَا فِرْعَوْنَ كَمَا
جَعَلْنَا اٰدَمَ اَوَّلَ مَرَّةٍ يَعْنِي چون آخر کار تان این بود از اول چه اختیار نکردی بختیاری باید
که تان این اختیار توان کرد که دنیا خانه نفس است و اسباب آلت حریب او و در خانه خویش با قوت
باشد و از ارباب و صحاب خود مدد دارد و در روح دین عالم از صحاب و احباب خود مدد و رفاه است
و از سعدن اهل خود مجبور گشته نامد و یزدانی نیاید هیچ کاری از وی نیاید سوال **مدیر دانی کی خواهد آمد**

سیاست نفس و طریقه اعتدال
و مفروضه بحواله اعمال
نهضتی نکرد اقبال اقبال
تقدیر این راحت برین طریق
و رغیب برین مقام و در کونین
نوع کلام مناسب آید لیکن از
مساق این کلام چنان متبادر
انجام گردد که گویا طریق مختصر
درین والفصاحت است که شیخ
طریقه خود را بیان کرد و کلام
جامع آنست که در رساله سابق
تحریر یافت که طرق شایع و سلوک
در وصول و در تعیین اختیار و کار
و نوافل مختلف است باتفاق
بران که طریق جز مجامده و عباد
و اقامت سنت نیست و لیکن
عبادت را اقسام و افراد بسیار
ست و افراد نوافل و زیادات
لا یجد ولا یحسب است چنانکه گذشت
جمع مدید بتدی بر ذکر و احوال
او هر دو اقتصار بر ادای فرائض
و رواتب از صلوة و صیام و غیر
همت بر تصفیه قلب و اهتمام
بتجربه باطن و اثبات نقش توحید
بکار اکره ذکر امری مقرر است
میان مشایخ تا آنکه گفته اند اصل
بحال مبتدی ذکر است و بحال
متوسط تلاوت و یقینی نماز و ارا
یقین است که اگر مبتدی مشغول
و مداوم ذکر باشد و در تحقیق خالق
تقوی و وقایف و رع کوشد و
توجه و اتجا بحجاب حق در است
دارد و با وجود اقتصار بر واجبات
و سنن از صلوات و صیام البته
بمنزل مقصد و برسد و اریقت

سلسله شریفه نقشبندیه قدس سره
اسراریم که انقصار است بر ملاقات
و کز خفیه و تصفیه قلب از نقوش
اغیار با عدم استقصا و استیغای
اقسام عبادات ظاهر از صلوات
وصیام و اعمال و اورا در طریق
مقررت و نزهت و انصاف طریقی
در تحصیل قرب و وصول و ذکا
اولی و اقرب از این نتوان یافت
و آنکه در باب منتفی فرموده است
که تهاون و تقصیر در اعمال و اول
سبب قطع مزید و فقدان نصیبت
مزید و ترقی منتفی در مقامات
قرب و محض در کثرت نوافل و اول
نیست چه سیرانی بعد از تمامی
سیرانی الله و حصول مرتبه فنا
که نهایت عبارت از ان است
سیرانی الله است و مزید و ترقی و اول
در تجلیات الهی و مقامات قرب
است و انحصار و توقف و وجود
این تجلیات و حصول این مزید
و ترقی در اقامت اعمال و اول
ظاهر نتوان دعوی کرد و تهاوتا
در اقباط قلبی و در وی با وجود
حضور و حفظ آداب قرب نیز
مورث است و مایه شناسیم
آن را که جوهر روح دی نور الهی
متنور شده و لطیفه سروی بذات
حق متصل آشته و از خود فانی
و بحق باقی شده در سیرانی الله
دایم الترقی بالمزید است اگر چه
بقررت صلوة و عیام و ملاقات
و قیام و استیغاف و استیعاب این
اقسام در سقاده قتل کل بعمل
لی ناکملته فزکم اعلم الایه و بانحد

جواب تا کی نهاده اند و برای که آماده اند از بهر درخواست است و سوال او جل جلاله جواد مطلق
ست و فیض دائم الوجود جواب این تفاوتی که تومی بینی در فیض و فائض نیست بلکه در قبول
و قابل است سوال فرمودی که جو فیض بے تفاوت است تفاوتی که هست در قابل است
این تفاوت از کجا و انیم جواب هم ازین جا که تفاوت سنگ و خاک است در اصل یکی را ماده
صاف افتاده است و دیگری را که آن را که ماده صاف افتاده است بیواسطه قبول می کند
و آن ارواح انبیاست یعنی ممزوج و واسطه خواهد تا قبول کند خواه واسطه انبیاء خواه واسطه
اولیا و خواه واسطه حکما و علما در اسخ و خواه واسطه مجاهده و ریاضت و آن را که ماده مکرر افتاده
بی هیچ واسطه قبول نکند و اگر چه بعضی بتقلید قبول کنند اما بتحقیق نرسند سوال ایشان را
که ماده مکرر افتاده با اختیار و ارادت خاطر بود یا جواب بے اختیار و بی ارادت خاطر یک برگ
از درخت فرو دنیا یابد و گیاه از زمین بر نیاید سوال پس چه حکمت بود در آفرینش بعضی از ماده
صاف و صرف و در آفرینش بعضی از ماده مکرر و ممزوج جواب او جل جلاله فاعل مختار است
و فعل او بی علت کسی را نرسد که گوید چرا و چون لایسئال عما یفعل و هم کسنا لکن نیکمی ادر
ازل شایان قرب و کرامت دانست و آن چنانکه دانست در وجود آورد و یکی اشیایان قرب
و کرامت دانست و چنانکه دانست در وجود آورد و لاجر تو دوست از اینجا بر دار و پائے همت بر
تارک فلک دار رباعی دنیا خوش است و بعقبه خوش باش آخر که تر آفت بدینا خوش باش
و رحمت عالیت بر آید و زمی بگذار تو هر دو را بمولی خوش باش ظالم را شادی بحصول مراد دنیا
و مقصد را شادی بحصول مراد عقبی است و شائق را شادی بحصول مراد مولی است سوال
دین و دنیا است دنیا فرمودی و نمودی که چسبیت بفرمانی که دین چسبیت جواب دین ظالمان
گر نختین و آونختین است گر نختین از معاصی و آونختین بطاعات و دین مقتصدان بریدن آرمیدن
ست بریدن از دنیا و آرمیدن بعقبه و دین سابقان تیرا و تویی ست تیرا از مادون الله و تویی
باسم قل الله ثم ذرهم فی خو ضه می کعبون سوال حکم این تقریر دینا بر تفاوت
آمد جواب دین یک است و بی تفاوت است این تفاوت که در نظر تومی آید تفاوت مردست
تفاوت دین که دین به حال یکی است بطاهر این هر سه را روئے بخت می نماید اما آنکه بنظر باطن
بیند داند فایمنا ثقی لول فکثر وجه الله سوال شریعت را و طریقت را چگونه یکی نام
جواب چنانکه تو جان دتن خود را یکی میدانی طریقت جان شریعت است سوال ججن
اوست و جزا و نیست امر و نهی بر کسیت جواب الاله الخلق و الامر امر بر خود است و نهی بر
خلق خود گفتیم که نیست بلکه گفتیم همه بدست پس همه اوست سوال دانستیم که دین چسبیت

و بشناختیم که دنیا کدام است خبر کن ما را که بهشت و دوزخ چیست جواب بهشت و دوزخ
اعمال است فصّلٌ یَعْلَمُ مَثَقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَىٰ وَمَنْ يَعْصِ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَىٰ
اعمال امروزه و صورتها بتوساخته نمایند اگر خیر کرده فردا صورتها می ملائم و موافق آن گردد
در پیش تو بیارند سوال راه چیست و منزل کدام است جواب سوالی کردی که آن را
اسرار است و جمله رندگان راه را بخارست جواب این جز بمرد و آفتن شجیب المضطر اخلاص
دعا که نتوان گفت و این در که جمله عقلا عالم از رفتن آن عاجزند گفت نتوان سفت
زبان حال باید که گوید و گوش حال باید تا شنود اگر این نیست که از آن نباید که گویند از دل
گویند و شنونده از دل شنود و من و تو آن ندایم پس به از آن نبود که گفته و شنیده انکاریم
سوال اگر گوید چاره نیست از آنچه شمه از آن بگوئیم و بشنویم با دلها مضطرب نمانند و جانها تحت
نوبیدی بخوانند جواب گوئیم بعون الله و اذنه که از کدام راه و منزل سوال می کنی از راه
و منزل ارباب شریعت و یا از راه و منزل اصحاب طریقت سوال از هر دو جواب او
و منزل ارباب شریعت از نفس و مال برآمدن است و نعیم مقیم درآمدن که ان الله اشترى
مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنْفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ لِأَنْ يَصْلَوْا وَلَهُ أَعْلَىٰ وَاحِدٌ بَرَّادُنَ وَانَ إِلَىٰ رَبِّكَ الْمُنْتَهَىٰ
ای درویش ترا می گویم زیرا که تو مسافری و دیگران مقیم اند مسافر شریعت را نیت اقامت در
نیاید زیرا که مسافر شریعت را روی بال ملک پیش نتواند بود و مسافر طریقت را روی
بال ملک است سوال بال ملک کجاست تا روی دل بوی آیم جواب کجا
ست که نیست اینها تو لوافتم و به الله مرد باید که از نصیب دنیا و آخرت بر آید و خطوظ نفسانی بگذرد
هر جا که باشد با او باشد و هر جا که رود و با او آرد و هر چه گوید بد و گوید و هر چه بگوید بلکه او را هر چه
ان تا ز پنداری که او جل جلاله از تو دور است بلکه تو از دوری چون تو می شود فتح الباب
آن در کسی نگشاده است بر تو کشایند و ترا بتو مقصود بنمایند سوال کس دیده است تا به
بناید جواب دیده است آنکه با دیده است فی دیده است آنکه بی دیده است ریاضی
تا دیده بود دیده که آید دست خواهی که شود دیده برون آید نیست از دیده دیدنی چو تو بگذشتی
دانی که کسی نیست بینی هر دو سوال این معنی بسی مشکل است بفهم نرسد جواب
تا و هم برخاست این معنی فهم نشود زیرا که وحدت مطلق است و وحدت از صورت منزله است
و از نقش مقدس و و هم نقاش است و صورت انگیر و وحدت و کثرت ضد اند و الضدان لا
یجتمعان ازین معنی بود که ابو حنیفه رحمه الله علیه فرمود که من عبداً یخلف فی الوهم فهو کافر حقیقی

حصر ترقی در مقامات قرب بعد از
وصول بمرتبه نهایت در میان
با اعمال جوارح محل کلام است
نعم وی وایم مباحث اعمال خیر
در اعی آداب ظاهر و باطن و
صاحب نفس مطمئنه است اما
عالم عارف حجت ابو عبد الله محمد
بن علی الحکیم الترمذی در نوادر
الاصول می فرماید که نورانیت
بعضی قلوب نور توجه و توحید
بود که تصدیق است بـ لا اله الا الله
و این باعث است بر اعتقاد
او امر و نواهی الهی اگر بعضی
صفات ظلمانی از محبت دنیا
و غیره باقی بود و نورانیت بعضی
قلوب بتو انابت و ارادت باشد
که سبب دقایق نفس و صفای
باطن بود و اثر عمل منیب مضاف
مضاعف بود و از عمل تا رب
و نورانیت بعضی نور ذات حق
بود که موجب فنای ماسوا می
مطلق و بقا با حدیث حق است
و یک عمل ازین شخص ملک خدای
که بر دلش دارد گرد عمل فقلین
از اهل توبه و انابت بدان نرسد
این چهل کلام امام حکیم است
در عوارض نیز در باب اتحاد خلوت
پیغمبر باید که صادق باشد و یکصدانه
مقدمه و از خلوت تقرب الی الله
است بعبادت اوقات و اکت
جوارح از نگر و باطن پس قوی
از ابواب خلوت بدو است اول
صالح باشد و قوی دیگری
مازمت ذکر و احد و قوی را
دوام مراقبه و قوی را انتقال

ادو کرا و او قومی را داد و او را
بکرین کلام شیخ بجا معیت
رعایت تقد و طرق نزدیک
ست از اینجا ظاهر شود که همه
مقصود در باب این است
ترغیب بر عمل دفع علت و
راحت است و الله اعلم و علمه
تعالی اتم و احکم

الرساله النجاسته

تحصیل الکمال الابدی

باختیار الفقیر المجهول

الاله الا الله محمد رسول الله

العلم وفقه السلوک طریق الهی

الاتباع و تبعنا عن الزلیغ

الزلل و الاکتساب و بعضه

که بخدمت آن هدایت یابا ابراهیم

داشت بود ذکر رساله فقیر محمدی

یافته بود و نوشته بودند و ستایش

فرموده که فقیر محمدی چگونه رساله

است و صفت این رساله است

و معنی این الفاظ و مضمون آن

صیت رساله مذکور تصنیف

شیخ عالم عامل عارف کامل احمد

بن ابراهیم الواسطی الحزینی

که از کبار شیخ و اعیان و مقداد

روزگار و در طریق اتباع سنت

و تقویم و تزیین این طریق فی نظیر

وقت خود بود و از فقیر محمدی

ارادت و درویشی محمدی مراد

داشته و مریدان و درویشان

مشایخ را بزبان تعارف آن

دیار فقر ایشان گویند و مضمون

این رساله حضرت رسول و توحید و توحید

دارادت و حضرت نبوی صلی علیه

یعبده الم یخل فی الوهم این مرتبه ایست که کس را بر آن برین مجال نیست الا من شاء الله و اراد
چنین بار یک و شب چنین تاریک و تو خفته آنگاه بگوئی که من مذمب این سینه دارم پس رو
انحال است نه پیش روی اقبال باش تا فردا پرده از روی کار بگیرند معلوم شود که خواجہ مذمب
که داشته است یوم یوم یوم الشرائع فما له من قوت و کما صیر سوال او جل جلاله
پرده پوش است فردا پرده این مشتکی خاک خواهد درید جواب پیغام فرمود صلی الله علیه و سلم من
القی جلایا ابی الحیا فلا غلبه له درین حدیث ستونی هست اگر دریافتی فهو المراد و اگر نه بدانکه فردا
کار بر خلاف روزگار خواهد بود ظاهر باطن خواهد گشت و باطن ظاهر بالا بفرد بدل خواهد شد و فردا
بالا عوض خواهد پذیرفت پیغام فرمود صلی الله علیه و سلم بحشر الظالم یوم لقیمه علی صورۃ الذر باطن بصحت
توبه فصوص بیارسی تا بفضیحه قیامت مبتلا نشوی که فصوص الدنیا همون من فصوص الآخرة
سوال پیغام فرمود صلی الله علیه و سلم الموت کفارة چون گناه بموت مفر شد فضیحت آخرت
چه معنی دارد جواب گناه است که برگ مفر شود و گناه است که بطول کشد و برگ مفر شود
و گناه است که بعد از آن مفر شود و گناه است که تا دوزخ نه بیند و آتش دوزخ آن را نسوزد
هیچ سود ندارد و مراد باید که از اینجا چندان نور برسد که آن نور مراد دوزخ را فرو خور و جزایم من فان نور
اطفاه بی سوال و بنا و دوزخ نقد شده است و آتش گر سگی و مینوئی و واقفاده

من سوخته ام آتش بریانی | مر سوخته را دوباره بریان نکنند | جواب سوخته آتش جانی

باید سوخته آتش بریانی در سوخته آتش زودتر بگیرد و آن سوخته آتش عشق است

که آتش دوزخ بیدار او بیدار سوال آتش دوزخ با درویشان چه کار دارد که او را از برای شکلان

و فرعون صفتان در وجود آورده اند که النار شوی المتکبرین جواب آتش دوزخ جبار ویشان

هیچ آمیزشی و آمیزشی ندارد چه طاقت آتش فقیر بهشت هم ندارد و آتش دوزخ کجا دارد اما

فقر و فقیر از کجا فقر سیاه است که فقر سواد الوجه سیاه روی باید که تا فقر در سر سینه او فرو آید

کافر نعمتی باید یعنی پوشیده صفته تا جمال فقر او را رسی نماید که فقران کیون فقر سوال هر چگونگی

که هست و به صفت که هست درویش درویش است جواب زهار تا هر فقیر و فقیر دانی و هر

حقیر را حقیر نشماری که صفات ذمیمه پوشیده عدم امکان است تا آورده است که مولا انصاری الدین

بر مولا ناشمس الدین سنجر شکر عدم قوی و قدرت بدین صفت گفتی که الحمد سلی عدم الامکان

و پارس فرمودی که مباد که آدمی را ناخن انگشت دراز شود که اگر ناخن خود را دراز میند خواهد

که شکم برادر مسلمان پاره کند با فقر بگو که لطافت بود که الصبر مع السنین همون من الصبر مع الفقر

قوت پیغامبری باید تا با وجود امکان فقر نماید و عیب در فقر فقر افزاید سوال فقر بر کمال هست

قوت پیغامبری باید تا با وجود امکان فقر نماید و عیب در فقر فقر افزاید سوال فقر بر کمال هست

قوت پیغامبری باید تا با وجود امکان فقر نماید و عیب در فقر فقر افزاید سوال فقر بر کمال هست

قوت پیغامبری باید تا با وجود امکان فقر نماید و عیب در فقر فقر افزاید سوال فقر بر کمال هست

قوت پیغامبری باید تا با وجود امکان فقر نماید و عیب در فقر فقر افزاید سوال فقر بر کمال هست

مذموم است جواب فقر امر عدمی است بوجوه ذکر کردن مذموم است و بعد از ذکر کردن محمود ازین است که خواجہ باصلی اللہ علیہ وسلم بوجود دنیا و آخرت فخر نکرد چون کار بفقر رسید گفت فقری فخری

قاضی حمید الدین ناگوری نام او محمد بن عطاءست رحمۃ اللہ علیہ

از مشائخ متقدمین ہندوستان است جامع بود میان علم ظاہر و باطن وی از صاحبان خواجه قطب الدین قدس سرہ است اگرچہ اور نسبت از سلسلہ سہروردست و مرید و خلیفہ شہاب الدین سہروردی گویند کہ شیخ در بعضی رسائل خود نوشتہ است خلفائی فی الہند کثیرہ منہم حمید الدین ناگوری و اللہ اعلم اما بر مشرب او وجد و سماع غالب بود موع بود بسباع سچکس در زمان او این مقدار توکل در سماع نہ داشت کہ او داشت علمای عصر بر سر او محضر ساختہ بودند و بعد از وی شیخ نظام الدین اولیا این سلسلہ را بر پا داشت و در زمان تغلق شاہ بر سر ایشان نیز محضر شدہ بہان محاضرہ کہ در زمان قاضی حمید الدین شدہ بود حاضر ساختند قاضی حمید الدین را تصانیف بسیار ست بزبان عشق و ولولہ سخن می کند طوابع شمس از تصانیف مشہور است در وی شرح اسماء حسنی می کند و سخنان بلند و بدل نرم و یک بسیاری گوید اوجامع میان علوم شریعت و طریقت و حقیقت و ظریف بود گاہت بہاب مطالبہ نیز کردی گویند روزی وی و شیخ برہان الدین قاضی کبیر کیکی از مشاہیر عصر بود و یاران دیگر سوارہ میرفتند و اپنے کہ قاضی حمید الدین بر و سوار بود بسیار خرد بود با سپاہداران و دیگر ہمہ سہری نمی توانست کرد و قاضی کبیر گفت کہ اسب شما بسیار صغیر است قاضی حمید الدین گفت ولی باز کبیر است و اورا با شیخ فرید الدین گنج شکر مودت بود در فوائد الفواد می آرد کہ لجنہ حکایت شیخ فرید الدین افتاد قدس سرہ و ذوق گرفتن ایشان از استماع فرمود کہ وقتے ایشان خواستند کہ سماع بشنوند قوال حاضر نبود بدین اسحاق اعلیہ الرحمۃ فرمودند کہ آن مکتوبی کہ قاضی حمید الدین ناگوری فرستادہ است بیا رید شیخ بدر الدین رفت و خریطہ کہ در وی مکتوبات و رقعات جمع کردہ بودند پیش تہاد و دست انداخت اول بہان مکتوب بہت آمد آن را بخند مت شیخ آورد شیخ فرمود کہ ایستادہ بخوان آن مکتوب خواندن گرفت مکتوب این بود کہ فقیر حقیر ضعیف نحیف محمد عطا کہ بندہ و رویشان است و از سرودیدہ خاک قدم ایشان شیخ چون این قدر بشنید کی حالی و ذوقی پیدا شد بعد از ان این باعی ہم یاد کردند کہ مکتوب در سماع

آن عقل کجا کہ در کمال تو رسد	آن سوج کجا کہ در جلال تو رسد	اگر مگر کہ تو پردہ برگزینی ز جمال
آن دیدہ کجا کہ در جمال تو رسد	قبر او در پایان خواجہ قطب الدین است بر صفہ بلند گویند او	خود را پایان خواجہ نہاد عظیمالہ اولاد او این امر را نہ پسندیدند صفہ بلند تر از قبر او خواجہ کردند

واللہ وسلم و التزام طریقہ سنت و سیرت سلف صالح از صحابہ و تابعین با حسان و احتساب و احتراز از طرق مستحقہ و مبتدعہ است اکنون آن سال را بطریق اختصار ترجمہ کنیم تا پیداکرد کہ مقصود و حیثیت بی زیادت چیز بران و باللہ التوفیق میگویند کہ بعضی از برداران و خواستند از من کہ بنویسم برای ایشان قاعدہ مختصری در طریق فقرہ بعد از اقرار بستی پایہ و کمی سرمایہ خود را آوردن حاجت و قبول کردن درخواست ایشان بقدر امکان اولی یافتیم و بخدایاری می جویم در ان بدان ای برادر توفیق و ہدایت و در کار تعالی مارا و ترا اگر فقر و درویشی راست و درست می طلبی کہ شیخ آن استوار و شاخہای آن بلند است لازم گیر رخ و فقر و درویشی محمدی از برای متابعت اورد کہ آب از حشر چہ خوردن پاکیزہ تر و صاف تر از اید و در را خود را از آنکہ گیری درویشی از ایام و نوشی آبہای دوزخ حشر چہ کہ رنگ نہاد دیگرگون شدہ از راہ راست گردیدہ است می گوید کہ تو این رضوی فہمی کہ چہ میگویم و این رزاردی بر دی تو نیز شرح کردہ ام پس اگر میردی تو بطریق فقر محمدی امید دارم ترا کہ برسی براہروان پیشین کیار ان پیغمبر تو اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و رضی اللہ عنہم جمعین و

برایمخته شوی روز رستخیز باوی
 عماران وی زیر سجن وی قوی
 که بر اینمخته شوند در ویشانی
 سنجهای شایخ خود را میخته
 شوی تو زیر سجن پیغمبر تو و شیخ
 تو محمد رسول الله صلی الله علیه
 آله و سلم پس لازم گیر این طریق
 را و بیرون میا ازین طریق و
 نصیحت کن آن برای هر که
 دوست میداری از برادران
 خود تا باین راه روند و بدان
 کار بندند و برسند همه ایشان
 بشیخ خود و پیغمبر خود صلی الله علیه
 و آله و سلم و فقر محمدی مجلدات
 شرح آن را برینا بد لیکن من
 اصول و قواعد آن ایان
 کنم که بعد از بدست آمدن
 اصول صعود بجانب فروع
 آسان گردد و با الله التوفیق
 قاعده اول درین راه
 اینست که تجدید توبه کنی مران
 تو پروردگار تو که فرستاده است
 این نبی کریم را و فرستاده است
 بروی کتاب عزیز را و وضو
 تازه بر آری و در جای خالی
 که کسی ترا نبیند در آنی و دو
 رکعت نماز بخضوع و خشوع
 تمام بگذاری و بر سر پهنه بدگاه
 مولی باستی و چندان بهستی
 که دل تو نرم گردد و زهره تو
 آب شود و آشک از چشم تو
 روان گردد و بنالی و فریاد کنی
 و از تمامی گناهان توبه کنی و باز
 آئی و سید الاستغفار که در حدیث
 صحیح آمده است بخوانی و بر

وکان وفاته سنة خمسة و ستائة از شیخ نظام الدین اولیا نقل است که فرمود سکه و سلع درین
 شهر قاضی حمید الدین ناگوری نشاند و قاضی منهاج الدین جوهرانی چون او قاضی شد و صاحب
 سلع بود این کار استقامت گرفت اما قاضی حمید الدین را مدعیان منازعت و خصومت
 بسیار کردند و بران حرف ثابت بود بعد از آن فرمود که بحیران با قاضی حمید الدین ناگوری عتبات
 کردند می تا وقتیکه مولانا خرف الدین بحیری رنجور شد قاضی حمید الدین از صفائی که در ویشان را
 باشد بیاد بر آورد و رفت او را خبر کردند که قاضی حمید الدین آمده است او گفت آنکه خدائی را
 معشوق می گوید او آمده است من روی او نه بنیم درین مجلس امیر شایع حاضر بود و او عرضه داشت
 که مقصود ازین معشوق محبوب است سلطان المشایخ فرمود درین باب بحث بسیار است و نیز
 از شیخ نظام الدین اولیا منقول است که فرمود قاضی حمید الدین ناگوری بار رسیده است که
 سماعی بود با آنکه قوالان حاضر بودند و منی گرفت صاحب سلع گفت بیایید اگر کسی را با کسی
 تفاوت حالی باشد یکدیگر صفا کنید که در هم مؤثر نیاید باز گفت بیایید بیکدیگر در آمده باشد تفحص
 کردند و ترک سماع گرفتند و با استغفار مشغول شدند در شناسه آن در شیشه رسید و شیشه بنوازمه تمام
 آن اثر پیدا آمد عزیز در آن مجلس بود همدان حال جان بحق تسلیم کرد و نقل از طالع نمون
 و حقیقت آنست که اختصار و انتخاب از آن کتاب حقیقت آب که هر جا موج موج از اسرار حقیقت
 و فوج فوج از معانی طریقت است متعسر است جمیع مواضع او در متانت و حرارت و حالت تشاکل
 و تشابه واقع شده از اول کتاب که شرح اسم هومی کند که چند ایرادی باید و چندان معانی در
 شرح این کلمه گفته که وقت کتاب از احاطه آن قاصر است باری هر چه آمد نیکوست قال قدس سره
 هم حروف اشارت است و اشارت بشاهه بود چون موجودی در نظر آید یا از وی خبر آید از بعد آن
 چون از وی فعلی که لائق او بود دیده شود و دعوت گویند او کرد و پس نکو کرد چنانکه خلیل صلوات الله
 و سلامه علی نبیا و علیه چون روی از نیرات بگردانید و تریه اذ کل ظاهر کرد که اتی بری ع صمنا
 نُشْرُ کُودَن رومی دل محبوب جان آورد و تَجَتْ وَجْهِی الَّذِی فُطِرَ السَّمَوَاتِ
 وَ الْأَرْضِ حَنِيفًا از بعد برای اتی بری و تولای و جهت ویرا گفتند الی من تو تَجَتْ فَقَالَ
 الی سَائِی الَّذِی هُوَ یُطْعِمُنِی وَ یُسْقِیْنِی این اشارت اگر چه از مقام تفرقه بود و حروف اصناف
 دلیل این سخن است اما در طلب مشار الیه جمع شد و در صفت با دخلت شمع شد در حال در سلوک
 آمد اتی خَاضِعٌ الِی رَبِّی نیز ذکره الله بالخیبر میفرمود جمله ذرات عالم کون را و سلوک توجیه است
 زیرا که جمله طالب کمال خود اند و کمال جز در عالم لایزال نبود و بدین نسبت همه را از چیز عدم و ظهور
 آورد و در روست همه بدان نور آور حکیمی را سوال کردند و گفتند روی ذرات عالم بحسبیت گفت بهستی

اذتوجد الاشياء به رباعي	گروے دلم بسوی او خواهد شد	حال دل خسته ام نگو خواهد شد
قصه چه کنم رسته امید دلم	با او چو کی شود و تو خواهد شد	ش
لی حبیب خیا النصیبی	واسمه فی ضمائر کتب	ان تذکره فکلی قلوب
ای برادر در عالم سلوک جمعیت محال است انی ذاهب الی ربی سیدین دلیل این حدیث است اگر بدو جمع بود سیدین چه گفت و در حال وصول تفرقه ضلال بود و انا الحق و سبحانی سر این معنی است لعمری در مقامی که انا باید گفت همو گفتن تفرقه بود و ضلال و در مقامی که همو بگفت انا گفتن محال بود نیز ذکره الله بالخیر میفرمود که اگر گویند انا خیر در ان مقام همو خیر گفتی بر سر آمدی چون بجائی همو انا گفت در سر آمد و از هر چه داشت برآمد اگر حسین بجائی انا همو گفتی در سر آمدی و از سر پاره توحید برآمدی چون انا گفت بر سر آمد و هزار هزار مرتبه برتر آمد من قلمت فنادیه لعمری در اشارت مشیر و مشار و اشارت بیاید تا درست آید و این در حد کثرت افتد و ثالث ثلثه نصاری قریب شود و از مقام توحید دور گردد و الاشارة الیه شرک و العبادة عنه انک ستر این سخن است رباع		
بامایه بسیار ز سود و توحید	آنرا که بسوی تو اشارت باشد	و ز معنی عزت عبارت باشد
بود و اشارت و هم بموهمات بود و اشارت عقل بمقولات بود و هو ج عزت و کبر بانی محبوبان	بیچاره همیشه در خسارت باشد	ای برادر اشارت حسن محسوس
بدین عوامل نسبت ندارد و پس اشارت بدو جز شرک دیگر چه بود و اگر غایبی اشارت بکمی کنی و اگر حاضری اشارت بچمی کنی خالق الخلق لایری ویرا تا بعززه الله که اشارت بدو جز از غفلت دل نبود لا اله الا الله بر هر دل که تجلی عالم عظمت بود او را پر وانی یاد داشت او نماند و چون دل از یاد داشت باز نماند هر آینه زبان از یاد کردن باز نماند درین مقام اشارت هر بود و مومن البعد هم عن الله اکثر هم ذکر الله مصراع کسی سرش نمی داند زبان در کش زبان در کش		
ای برادر تو خود را فراموش کن و خاموش کن خود این فراموشی یاد کردن عجب بود و ذکر ربک از انسیت قبل از انسیت نفسک روزی شبلی خود را فراموش کرد و لب برب نهاد و خاموش کرد نمازش از وقت در گذشت چون بخود باز افتاد از در آن در گذر افتاد و میگفت شعر		
نسیت الیوم عن عشقی صلاتی	فلا ادری خدا می من عشتائی	فذكرک سیدی اکل و شرینی
و وجهک ان رايت شفا و ادائی	بدانکه اسم هر یک حرف است و حرف و او از اشباع ضمه متولد	
شده است پس این اسم مقدس دلیل است بر وحدت مسمی و بیچ اسمی برین مشابعت نیست لعمری اسم عظم بادشاه یگانه یگانه باید تا موجب معانی بی گران شود چون داره بابا حرف مستقیم اتصالی یافت مضاف بنده محبوب باشد با و مانند المحبوب المحبه یا ایها الذین آمنوا		

طریق اتباع محوی استقامت
 و استواری طلب اری پس
 ازان برین توبه و برین عهد که
 با پروردگار خود برستی محکم هستی
 و استوار باشی و هفت عضو
 که چشم و گوش و زبان و بطن و
 فوج و دست و پا است و رعیت
 تو اند و تو ازینها پرسیده خواهی
 شد از آن فرموده شرح یازداری
 و از ارقب حق و علم و س
 از احوال تو آگاه باشی تا روز
 تمام بر تو گذرد و بر زبان قیامت
 و غمازی و دروغ و هر سخنی که بی
 باشد نزد پروردگار تو سخن بد
 و آنچه ناشنیدی ست نزد
 چشم تو بر زن یگانه و امر و نیت
 و میل دل تو بجا نباشان بشا
 تا عهد یک با خدا می خود بسته کنی
 و بعد از توبه در زانمی چشم دول
 نیفتی و در مقام تقوی متمکن
 شوی و با استعداد سفر آخرت
 و صلح اوقات و احوال مشغول
 باشی با امید لقای خدا می جل
 و لقای پیغمبر صلی الله علیه و آله و سلم
 در آن رود بروی سندی و بلا که
 سفیر روی بنده با مثال او امر
 و اجتناب نواهی اتباع شریعت
 دی مقامی باشد تا بجنبه
 مگر بشیر و سفیر روی با محمد صلی
 علیه و آله و سلم با اتباع سنت و
 حرص بر سلطوی و عمل بدان
 بود تا نزد دیگر راه اتباع او د
 خود را از جمیع حقوق ناسن ظالم
 برات کنی تا حبه و قیراطی از مظلمه
 برگردن تو نماند و با ای حقوق

از حق خدا و نفس خود و خلق
عموما و خصوصاً قیام نمانی سیما
آنکه با تو درین طریق رفیق و
مصاحب است و صحبت او با تو
برای تعاضد و تعاون به بر تو
تقوی است پس اگر در مرتبه انوار
و مساوات است رفیق و نصیحت
و امداد و ایثار با آنچه مثال رحمت
تو بود و کار او کن و آنکه در مقام
استرشاد و ارادت است گاهی
بر فرق و گاهی بصفت و تعلیم و
تربیت او باش و ترشی امروزی
را با شیرینی لطف و رفیق بیا نیز
و اگر از روی ایسائی و ترک الی
نسبت با تو وقوع یابد اگر سهو
و غفلت و خطا و جهل بود در
گذران و عذر او را قبول کن
و ماده سود او را ازل قطع
کن و تعلیم و ارشاد و مشغول
باش و اگر بطریق تعدد و صفات
و تعلیظ قول و ذکر عیوب و
مناقص و حضور و غیبت و
یهنک حرمت باشد اگر برگرد
و اعتدال نماید عذرش در ظاهر
قبول کن و قطع سلام و کلام
از وی کن زیرا که با منوعم از
تجاوز و تقاطع یکدیگر و لیکن او را
قابل صحبت خاص بدان زیرا که
عشق میرد را نوبه نبود چه آن
لطیفه قلبیه که تربیت او قرار
علی ی آورده و نصیب فیض الهی
از آن را دلیلی میرسد بخاند
و البته منقطع باشد چه معمول
این نصیب در تعلیم شیخ و تربیت
را خیر است و عقد محبت و می بود

و چون دایره با بخت علت که در نظر معوج می نماید متصل شد مضائق بند از محب گشت هو و موند
المحب لمحبوب پس ند از حضرت اعلا را و مرعاشقان کار افتاده را باید و شتابند با آمد و ندا عاشقان
دل بیا داده مر حضرت عزت او را تا بگو عورت وصل او دریا بند هو آمد و در عالم عشق شوق چون
از طرفین بود با ناله هو در خورست و عظیم معتبر است رباعی
آنجا که ز عشق یار بوی باشد
ناید باشد که گفتگوی باشد
او آنجا که ز شوق جستجوی باشد
بی شبه ز هر دو های بوی باشد
بدان ای عزیز که اسم هو اشارت است بموجود ازلی و هست لم یزلی موصوف باوصاف کمال
و مقدس از تعالی و زوال موجودی که ازلیت او را ابتدا نباشد و هستی که دیموت او را انتها
نباشد و این اول اسم است که از سر اوقات غیب در عالم ظهور آمده است چنانکه در سوره قل هو الله
احد ظاهر است و هو اسم عظم است و تجلی انوار او بر اسرار خاص خواص حضرت جلالت ظاهر شود چون
این اسم از اسما اشارت بود از برای زیادت بیان اسم الله بران ضم کردند هو الله شد تجلی انوار الهیت
بر ارواح خواص بود و چون انوار الهیت قاهر انوار عقول بشری بود برای زیادت بیان اسم الله
بران ضم کردند و تجلی انوار احدیت بر قلوب ارباب تحقیق بود و چون انوار احدیت محرق انانیت بشریت
بود برای زیادت بیان را اسم صمد بران ضم کردند و تجلی انوار صمدیت بر اشباح اولیا بود و چون
انوار صمدیت ماحی رسوم انسانیت بود و صفات لم یلد و لم یولد و لم یکن که گفتوا احد برای زیادت بیان
بران ضم کردند و چون تجلی انوار این صفات مقدسه مرصفا خلق را در رقبه عبودیت آورد و همه
را طاعتا و کارها بر درگاه الوهیت آورد همه را از نهایت نظر بریدایت افتاد دایره های هو دیدند
همه محیط هر چند از راه عبارت و رسا اسما حسنی بود از راه اشارت دران دایره یافتند گفتند
که این اسم معظم صل اسمی است چنانکه فاتحه ام الکتاب است این اسم معظم ام اسمی است بسر
سخن باذ انیم اسم هو دیا چه خطب جلال و الجلال است و فاتحه اوصاف کمال است و اگر این
اسم اگر چه صاحب نظر باشد و او را از اسرار خبر باشد بغلبه سلطان هویت حضرت او و اله و حیران
شود و در فیانی عشق سرگردان شود او را از خود شعور نماند و در صفات او غیبت و حضور نماند اشارت
او از او بود و نظر سرش و نام بود و لا اله الا الله محمد رسول الله یکی از کار بر طریقت فرمود یکی از اولیا
بدیدم و چون بدور رسیدم او را یافتم در بحر شهو و غرق و بمشهود مستغرق گفتم ما همک قال هو گفتم من
انت قال هو گفتم من این جبت قال هو گفتم الی این تردید قال هو گفتم مگر مرادت از گفتن هو حضرت
و الجلال متعال است که ملکش لم یزل و لا یزال است نشهنق شهنقه و خرمیت از روی نعره جاشد
و جانش با استقبال رویت باد شاه شد عجب خواجه عالم صلی الله علیه و سلم چون ساج بحر نشد از
عالم خود می دور شد و بانوار محبوب مستور شد چون تلامذ امواج شهو بر سر آمد سلطان غیرت

بد و ناظر شد و او بخود حاضر شد فرمود اللهم جعل فی قلبی نوراً و فی بصری نوراً و فی سمعی نوراً و فی فنی نوراً و فی تحتی نوراً و فی امامی نوراً و فی خلفی نوراً و اجعلنی نوراً فی نورانی گفت **مصرع**

سر تا پایم فدای سرتاپیت

یعنی در محمد آباد و جبریل آباد این معنی یافت نمی شود و مقصود الرحمن بکشتائی و از آنی در خود نظر فرمائی تا پیش از آنکه از پر تو انوار جلال محترق شویم بهر تو سجده و جگریم تو مشرف شویم پیش از آنکه بخود با تو در حضور شویم با خرق صفحه جمال تو نور شویم این معنی غوری دارد و اگر این را ذوقی سلیم بیاید تا جمال نماید ای عزیز چنانکه سسمی اسم هواز کیفیت منزله است و از بدایت و نهایت مقدس است اسم هواز مخارج و بدایت و نهایت مقدس است و منزله کس بدایت او را در نیابد و نهایت او نرسد و این صفت حضرت جلالت است که اولیت او از بدایت منزله و آخریت او از نهایت مقدس است و دائره هواز چون متصل شود از بی بدایتی و بی نهایتی مخبر است از هویت حضرت جلالت اینی او را آنکه دائره هواز را بدایت و نهایت پدید نیست اما چون در نقش وی نگاه کنی هر جزوی از اجزای دائره هواز را صلاحیت بدایت دارد و همان جزو صلاحیت نهایت دارد پس کلی آن دائره حکم صلاحیت متضمن اولیت باشد و متضمن آخریت باشد بدین نسبت هم اول باشد و هم آخر و بحقیقت اجتماع اولیت و آخریت در اسموی الذ تصور نتوان کرد

بدین نسبت اسم هوزین مسمی باشد و این رمز بر هر کسی پیدا نباشد **ای**

و آن نقطه که باطن است ظاهر | خواهی که بینی ای نگوروی | در جلالت را نظر کن چنانکه

عجب حضرت جلالت را اول گوئیم بآیه آخر و آخر گوئیم بآیه اول و آن وجوب وجود است و اشراق انوار شهود است و دائره هواز در صفت صلاحیت است بدینچه آخر است و آخر است بدینچه اول است پس او است و این معنی موجب تعظیم اسم هوز است بطویل اینجا میدار غایت بخودی سرشته کار از دست مراد بر چه توان کرد بسرخن باز اسمی عزیز بدانکه حرف هوز مستخرج از خلق است و او را با خلق مساوی نیست پس گوینده این حرف را باید که با عالم امکان پیوستگی نبوده و برای جز شکستگی نه تا در عالم وحدت باز یابد و از سر اوقات احدیت دیدار یابد آسمی عزیز و کلام عوب اسم کم از دو حرف نیامده است بدین نسبت فرد مطلق را در عالم مانا می نیست چون ارباب بصیرت معنی احدیت در حرف هواز دیدند روی دل بدو آوردند و گفتند که این حرف را معنی است

حرفی که مراد از او باشد | برادر نظر حرف تا او باشد | برین نسبت اسم و سسمی هر دو

یکه باشد و بی شبهه و شک باشد آسمی برادر حرف هاز از میان جان متصاعدمی شود و از مکان اسرار جهان اظهار می آید و او را هیچ محلی حلولی و هیچ مکانی نزولی نمی باشد و لب و زبان را که وکیل در سلطان دل اندازد و در او ان گفت آگاه نمی شوند از برای آنکه تا مستکشفان اسرار است

هر چند بجا و مشورت کند و اگر
براه بی صبری رود و لیکن حفظ
حرمت و منزلت شیخ از مساحت
سینه او پامی بیرون نهند و اعتدال
در جوع نماید معذور بود و چون
در شتی و سختی نمود و بعد بر اه
خلات ادب و محبت رفت این
نشان تنگ حرمت و ارتفاع
رابطه و انقطاع علاقه است
مشکل که بازیم آیه حق اسلام
باقی است و لیکن نسبت ارادت
را نشاید و نیز با هر صاحب محافه
و طلب صدق کن الا از آنکه
بطریق صدق ارادت رود و
محافقت و تدقیق در طلب صدق
بامردان رود و با هر صاحب
و با خلق مدارا کن بدانست ارا
آنکه برای دفع شر و طلب جمعیت
وقت بود و بدانست آنکه بر آن
طلب دنیا و حفظ نفس باشد و
مصاحبت کن با خدا و هر که
بر طریق است و صحبت با فقر است
و تعظیم و حرمت و ایثار و تواضع
کن و با اغنیایی نیازی قطع
طمع و سکوت و سلامت و مطاوعه
ایشان باش نه طالب کلام
با ایشان بر قدر سوال ایشان
کن و ایشان را امر نپذیرد و مان
و تدقیق در محافقه کن قاعده
و و هم در طریق فقر مجری قیام
و اهتمام در اداء صلوات خمس
ست با حفظ اوقات و رعایت
ارکان و آداب و حضور قلب
و رعایت معنی احسان چنانکه از
هنگام شنیدن اذان تا از سر

از نماز با سکینه و وقار و خضوع
و خشوع و تذلل و نهی عانی قرآن
و تدبر در آن و حفظ و تخطیم حق و عباد
در رکوع و سجود و آیه مد تسبیح
بود هرگز احالیست با حق ظهور
آن در حال نماز بود و حال صحیح
آنست که در نماز دست در صلوات
صله و پیوست میان بند و
خداوند و هرگز در نماز حاضر نبود
او را حال صحیح نبود چه هر که در
اقرب موطن محبوب بود و این که
چه خواهد بود و غیر فرجه صلی الله
علیه و آله و سلم اقرب میگویند اعباد
من ربنا اداکان ساجدا و فرمود
جهلت قرة عینی فی الصلوة میگویند
حیف نباشد که در وقت سماع
تضاید لغوی و تصفیق جبرانی
و در وقت ایستادن و حضرت
حق غائب این نشان فقر باشد
ست و در ویشی نادرست نموده
در قاعده فقر محمدی ربنا اقلست
بجفت نبوی صلی الله علیه و آله
و سلم چنانکه دل خود را بجهت
او مشغول از حق او را شیخ و امام
خود گیرد و عقد محبت با او محکم
کنی و بتامه سر خود با وی جمع باشد
و صلوة بر محمد مصطفی صلی الله
علیه و آله و سلم بسیار گوئی و
پیوند باطن با او فی اتصال و قوی
داری تا وی صلی الله علیه و آله و سلم
چنان در دل تو جانی کند که نشایم
در دل فقر و در بیان ایشان
می بینی که چون شیخ و پیر کی نزد
وی مذکور گردد چه ضطراب کند
و در استهزا آید بجهت عظمت و

و مستبصران انوار صمدیت را معلوم گردد که چون اسم از تبدیل و انتقال و تحول بجال مقدس
بود هر آئینه سیمه این اسم مقدس از تکلیف بمکان و از ترکیب بزبان مقدس بود و ذلک سر غریز
ای برادر هو اسم اشارت است هر آئینه بذات مشارالیه باشد نه محاسن صفات او این سران
معنی است که و اصلان گفته اند که عشق بر ذات واقع شود نه بر صفات خصوصاً ذاتی که کمال
او موقوف ما هوذا علی الذات نباشد و این معنی دقیق نزد ارباب تحقیق دلیل است بر تقدم
ذات بر صفات نه تقدیمی که موجب مغایرت بود بل تقدیمی که مثبت وحدت بود تا سر التوحید
استقاط الاضافات پیدا آید ای برادر اسم هو اسم که اسم ذات است مطلق نه معلوم و نه مشتق
ای برادر اسم مشتق از اشتراک غیر خالی نبود آنچه از اشتراک غیر خالی نبود بنا و وحدت بدو عالی
نبود و اسم معظم هو بالاتفاق عشاق مشتق نیست و جز بر وحدت مطلق نیست بدین نسبت اسم معظم
هو بود چون هو او بود و ذلک در لطیف ای برادر فرد مطلق آن بود که او را هیچ چیز صفت
نتوان کرد زیرا که صفت چیزی بچیزی مقتضی مغایرت بود میان ذات موصوف و صفت بل
استغفار موصوف از صفت و افتقار صفت بموصوف حاصل آنکه اخبار از چیزی بعین ذات
نتوان کرد بدین قضیه اخبار از چیزی بچیزی دیگر توان کرد بدین نسبت درین معنی تعدد و کثرت
بود و تعدد موجب نفی وحدت بود چون این معنی عزیز در زمین مقرر شود بتوان دانست که جمله
اسماء مشتقه و اعلام قاصر اند از اخبار ذات بی کیف حضرت مقدس او و اسم معظم هو مخبر است
از حقیقت احدیت فرد مطلق و منظر است مرعنی صمدیت که بر حق را لا اله الا الله ای برادر اسم
مشتقه اله بر صفات و صفات را نتوان شناخت مگر باضافت و توحید استقاط اضافات است
که التوحید استقاط الاضافات است

عجب هر اسم که مشتق بود از چیزی طالب را در او ان طلب نظر بر هر دو چیز افتد و حق عقل نیست
که چون نظر بر چیزی افکنند تا حقیقت او را درک نکنند بچیز دیگر نپردازد آن را در یغی اخلاص نماند
و اشتغال بغير او حجاب بود از او باز اسم هو مشتق نیست از چیزی تا طالب را دور بین کند و
با گمان و یقین کند بلکه فرد مطلق است مقدس از اشتقاق و موقد آتش اشتیاق طالب را از غیر
منقطع گرداند و بطالب رساند لا اله الا الله پروردگار عالم و آفریدگار آدمی و آدم جل جلاله و عم
افضل فرمود قل هو الله احد و سه اسم در یکس آیت ذکر کرده و حق الله احدی مراتب و مذکرات
راه عشق است از عالم و مقتصد و سابق و مراتب نفوس سه آمده اما نه و تو آمده و مطمئنه اسم نهضت
مقران سابق است که اباب نفوس مطمئنه اند و در بر تو انوار احدیت او سرخته اند و دیده اند
و بدین غیر بر دوخته اند هر یک در مقام استغراق از کل بی شعور اند و مجذوب لطفت آن نورند

سیچکس از ایشان باغیر سازد بلکه با عزیز دار و بلکه آدم و آدمیان را و عالم و عالمیان را معدوم
شمارد و نابود پندارد زیرا که همه در عالم امکانند و اسیر خداوند آسمی برادر نقش اسم بود گفتن بر و دایم کار
منتیمان سابق است که جان شان بر حضرت عزت او بهزار دل عاشق است زیرا که اسم هو منتهمای
اسم الله است و ازین سر آنکس آگاه است که جانش مستغرق عشق بادشاه است آسمی عزیز آن که بجا
همیت محبوب دارد و از او بانیت خود پندارد و بلکه بغلبات مشاهد جلال بگذارد و از خود بی شعور شود و
در پرتو آن نور شود مقامات و کرامات را و سکرو صحرایا ثبات و همواره و فنا و بقا را و خوف و رجاء و بسط
و قبض را و افضل و فرض را و انس و طبیعت را و سرور و رعبیت را به و اضافت نتوان کرد محبوب چون
بی نشانست بی نشان شود و چون بوی گل در گل پیدا و پنهان شود و نیز می که در طریقت قدمی داشت
و در حقیقت دمی داشت با این ضعیف می گفت در دیری از دیر بار دوم درآمد کی از یاربین و بین
که در من نظری داشت و از سر کار من خبری داشت مرا به وضع بریدی را دیدم چون خاشع ایستاده
و مرشد را آماده پیستی از او بدل من درآمد گفت ای عزیز مدت دو ده سال است که در مشاهد جلال
است بر قدم انتظار ایستاده و مراجبات دعوت را آماده هر سحر گاهی ناگاه می اسم هو الله و بسیم ما رسد
چون اسم هو بگوید نوری از دهان او لامع شود بر شکل آفتابی که طالع شود آسمی عزیز هو گوئی هر آینه
واله و حیران بود چون مستغرق مشاهد محبوب بی نشان بود و هویت محبوب بانیت و سر مضمحل
گردانیده باشد و او را بسجرات وجه خود بسوخته باشد اگر از مقام استغراق بمقام استهلاک افتد و محبوب
گم گردد و بی نشان شود و جمله اسیر بروی عیان شود چون قطعه در لجه محیط عشق هر آینه به و اشارت نتواند کرد
و اسرار او را عبارت نتوان کرد و اگر از مقام استهلاک بمقام صطلام افتد ملک و عالمش مسلم شود و طبیعت
بنده جاسه رسد که محو شود بعد از آن که از هر خدائی نیست آنچه درین مقام از و بی شمع زدگان
رسد تا باشد در مقام اول از خود به و اشارت کند و گوید بود درین مقام از و بیخود اشارت کند و گوید
آن عزیز می که از مطلق گفت راست جنبید کوانا الحقی گفت قال بعض المشایخ من عرف معنی
اسم هو یعنی ما سواه من الاله اسم یعنی هر که بر معنی فردیت با و قوت یا به نظرش بر عالم وحدت افتد از کثرت
و اضافت پیرمیزد و در ذیل یگانگی آویزد چون از یکی یکی ناظر شود بر در سراق وحدت حاضر شود از خود
بی شعور شود و در پرتو آن نور شود و اله و حیران گردد و در و له و حیرت حق وجود آوان بود که در بحر شهید
غرق گردد و بفر و مطلق مستغرق گردد و او را درین مقام با همیت از یکا پیروان یابد و داشت اسمی می ماند
آسمی برادر هر که او را بشناسد هر آینه به بیچونی شناسد و به بیچون اشارت محال بود و از بیچون عبارت
خضال بود و ذلک سر لا اله الا الله من احب شیئا اکثر ذکره ثابت است اما در بایت عشق چون قدیم
گویی گفت و گوی باشد باز چون بعالم رفت و روی رسد بعد هم عن الله اکثر هم ذکر الله جلال نماید چاره شکی

منزلت کشیخ را در دل اوست
پس بگردان تو پیغمبر خود را
و شیخ خود را که محمد رسول الله است
صلی الله علیه و آله و سلم و دل خود
همچنین تا محبت او تمام تر از گرد
و دل ترا ملک گردد و مثال او
در چشم تو دایم بود و چون نام او
ذکر گردد لذت ذکر او را در خود
بیانی عظمت و در دل خود
اشا به کنه و چون باین
صورت با حضرت وی متوجه باشی
و مستغرق یاد و حضور او گردی
و صلوة بروی بسیار فرستی اگر کن
هر موعید و مواظبت کن امر
و نهی او را بجا آر و من اخبار و
سیر و معجزات و اوصاف احوال
و محاسن و کمالات او را برخوان و ذکر
کن و هرگاه حدیث او را بشنوی
و صفات او را تصور کنی علامه محبت
تو زیاده شود و تعظیم او در دل تو
غالب آید و داعیه اتباع سیرت
او مسلک طریقت او قوی گردد
و ذکر و فکر تو مدام او را در دوی بود
و ذوق و شوق تو بر یاد وی جبه
و کوشش تو در پیروی وی باشد
تا ترا از اتباع و اشیلع و بی دانند
و کس می شمارند و در هر ساله
می گوید مردم فقر فقر می گویند و
نمیدانند که حقیقت فقر چیست
و بایت او چه و نهایت او تا کجا
ست و من از بایت فقر و ارادت
نکته می گویم که چون آنرا بشناسی
عزت فقر را شناسی و نهایت
او را از انجا قیاس کنی بدانکه
هر که میدان فقر و ارادت و بیک

و قدرت ندارد که در وی در آید
 الا بعد از فراغ از امثال او امر
 و اجتناب نواهی اول حال
 در آمدن درین طریق آنست
 که حفظ خاطر با حق کند چنانچه
 متعین و متوجه بواجب کند و هرگاه
 که خطره در دل گذرد که نه منی
 حق است در حال اذان توبه
 کند و بعضی باشند که قلوب ایشان
 مستقیم گردد و خواطر صالح شود
 و خطره نکند ایشان را غالباً که
 خاطر حق و ایشان دوستان
 خداوند که شرم دارند که در دل
 ایشان خطره کند آنچه نه وی
 سبحانه بدان راضی است
 از جهت یقین ایشان بنظر
 و علم وی تعالی و هرگاه ما این
 مرتبه نرسیده باشیم و حال آنکه
 این از بدایات فقر است شرم
 داریم که دم از فقر و ارادت
 از نیم و دعوی آن کنیم و بگویم
 از بدایات فقر گویم و آن آنست
 که بعد از اقبال امر و اقتساب
 نمی جفتله خاطر طلب ارادت
 حق و جل جنان از دل ظاهر
 شود و بر وی غالب آید آنست
 که بعد از آنکه تمام مطالب
 و تأیید دنیا سوخته شود و خاکستر
 گردد و دل از غیر مطلوب خالی
 و خالص شود و چون با این منزل
 نرسیده باشیم چگونه دعوی فقر
 و ارادت کنیم و حال آنکه بوی
 از آن بشام جان مانرسیده
 تا احوال فقر و صلیب در آن
 نهایت این موضع گنجایش

از نور دل پیوسته می گوید
 پس سوخته بخند فراموش کنی

گر عاقلی حدیث تو کم کنی
 برگفته بگریه و ماتم کنی

راه گرفت و گوی محکم کنی
 عجب در غمهای کار لا اخصی

ثنا و علیک انت کما اثبت علی نفسک گفتن سرانقصی است تعمیری اگر در بدایت بدان معنی که کشف
 آن موجب کمال باشد در نهایت مکاشف شدی در روز لیش صد بار استغفار بایستی کرد و طایفه
 کل یوم مائت مرتبه نود و نه بار برای نود و نه نام و یکبار برای استغفار آن استغفار و ذلک سرای برادر آن
 که در مقام تحمید فصاحت نماز و در مقام توحید و چون ز نمل الاخصی ثنا و علیک ملا الا الله شعر

احب مناجات الحبيب با وجه
 ولكن لسان العاشقين کلیل

شیخ جلال الدین تبریزی قدس سره

از اکل مشایخ است مناقب او از آنچه در کتب مشایخ چشت نوشته اند معلوم توان کرد و در فوائد
 الفوائد نقل از سلطان المشایخ می کند که شیخ جلال الدین تبریزی مرید شیخ ابوسعید تبریزی بود
 بعد از وفات پدر در خدمت شیخ شهاب الدین سهروردی افتاد خدمت هائی کرده که هیچ بنده مریدی
 را میسر نشود گویند که شیخ شهاب الدین هر سال بمفرج رفتی پیر شده بود و ضعیف توشه که برای او
 میداشتند چندان بر مزاج او موافق نبوده است شیخ جلال الدین تبریزی نوعی کرده بود که دیگرانی
 و دیگری بر سر کرده می برد و آنشی در آن کرده چنانچه سر او نسوزد تا چون شیخ طعام طلبیدی طعام گرم
 پیش بر دی و وی با خواجه قطب الدین و شیخ بهاؤ الدین موافقت داشت ذکر او در کتب مشایخ
 چشت بسیار است و هم در زمان خواجه بدلی تشریف آورده بود شیخ نجم الدین صغری شیخ الاسلام
 دلی که قبر او برابر قبر مولانا برهان الدین نجفی است با او لقائے پیدا کرد و او را بامری شنید متهم ساخت
 و چنان آنگه سخت که او را جانب بنگاله روان کردند چون در بنگاله رسید یک روز بمکان نشسته بود بر خاست
 و تجدید وضو کرد و حاضران را گفت بیا ئید تا بر جنازه شیخ الاسلام دلی نماز کنیم که او این ساعت
 نقل کرد و همچنان بعد که بر زبان او رفته بود بعد از آن که نماز کرد روی سوی حاضران کرد و گفت اگر
 شیخ الاسلام دلی ما را از شهر بیرون کرد و شیخ ما را از جهان بیرون کرد و هم در فوائد الفوائد نقل از سلطان
 المشایخ می کند که فرمود شیخ جلال الدین تبریزی قدس سره چون در دلی آمد و بعد از چند گاه روان شد
 می گفت که چون من درین شهر آمدم در صرف بیدم این ساعت نقره ام تا پیشتر چه خواهد شد و هم در اینجا
 نقل می کند که اندر آنچه شیخ جلال الدین تبریزی در دیالون رسید روزی در دلی خانه نشسته بود در
 جغزات فروشی کوزه جغزات بر سر کرده پیش آن در گذشت و این جغزات فروش از جماعه قلع طریق بود
 که در میواشی دیالون می باشند چون نظر او بر روی مبارک شیخ جلال الدین افتاد هم در اول عقیده در آن

آبگشت چون شیخ درویش بیدگفت در دین محمد صلی الله علیه و سلم این چنین مردان هم می باشند بر ذریایان
آورد شیخ او را علی نام کرد چون او سلمان شد در خانه رفت و یک کاک جیتل خدمتی آورد شیخ قبول کرد
و فرمود که این سیم را هم تو نگاها را آنجا که خواهم گفتم بمصرف رسانی فی الجمله این سیم بهر کس می بخشیدی
را صد درم می فرمود و یکی را پنجاه درم و یکی را کم و یکی را بیش و هر که را اندک فرمودی پنج جیتل فرمودی
اقل تصدق شیخ پنج جیتل بودی تا چندگاه بر آمدن آن همه سیم خرج شد یک درم ماند این علی می گوید که
در دل من گذشت که بر من یک درم بیش نمانده است و اقل بخشش شیخ پنج درم است اگر کسی چیزی
خواهند فرمود من چه خواهم کرد و سهرین اندیشه بودم که سالی بیامد و سوال کرد شیخ مرا گفت یک درم
آورده و هم در وی نقل می کند که شیخ شهاب الدین سهروردی وقتی از سفر حج باز آمده بود اهل بغداد
بخد مت او آمدند هر یکی خدمتی آورد از نقد و جنس بسیار و درین میان زالی بیامد گریه از چادر کنه نمود
بکشاد و یک درم پیش آورد شیخ شهاب الدین آن یک درم بستد بالای آن تحف و هدایا بنهاد
آنگاه از حاضران هر که بود فرمود که شمار هر چه می باید از تحفه خدمتی بگیرند هر یکی بر می خاستند نقدی
و صر و کالائی بر می گرفتند شیخ جلال الدین تبریزی طیب الله تراه حاضر بود و او را اشارت کرد تو هم چیزی
بگیر شیخ جلال الدین برخاست آن یک درم که آن زال آورده بود برگرفت شیخ شهاب الدین چون
این بدید گفت این همه تو بروی چنین گویند که شیخ جلال الدین تبریزی و شیخ بهاء الدین زکریا با هم
سیاحت بسیار کرده اند و وقتی که لشهری که شیخ فرید الدین عطار در آنجا بود رسیدند شیخ بهاء الدین را
روش چنان بود که چون بمنزل میرسد بعبادت مشغول می شد و شیخ جلال الدین بسیر شهری برآمد
شیخ فرید عطار را دید که نشسته است محو انوار کمالات او شد چون بخواب گاه باز آمد با شیخ بهاء الدین
گفت که امروز شاهبازی را دیدم که از خود رفتم شیخ بهاء الدین فرمود که جمال باکمال پیر یاد کردی گفت
که با وجود او از هیچ چیز بیاد نماند از آن تاریخ باز در میان شیخ جلال الدین و شیخ بهاء الدین مفارقت
افتاد و رفو الله الفوائد نقل می کند که شیخ جلال الدین تبریزی مکتوبی بجانب شیخ بهاء الدین زکریا رحمة الله علیه
فرستاده است و در آنجا نوشته من احب انی اذ النسا لم یظلم ابدا و نوشته است که هر که دل بر صنعت
بند و گوی صا عبد الدین و جوامع الکلم که از ملفوظات سید محمد گیسو درازست می نویسد که شیخ فرید الدین
قدس سره در کودکی بیشتر مشغول و مستغرق بودی تا آنکه او را مردم قاضی بچه دیوانه می گفتند بارے
شیخ جلال الدین در آن منزل رسید پرسید اینجا درویشی هست گفتند که کودکی هست دیوانه شکلی
که در سجده جامع افتاده می باشد شیخ جلال الدین بدیدن او آمد و ناری بدست او داد او صائم بود آخر
بخلق قسمت کردند یکدانه افتاده ماند وقت افطار هم بدان دانه روزه بکشاد آن روز فرید تری بالاتر
یانت با خود گفت که اگر آن تمام اناری خوردم چه فوائدی می بود چون شیخ الاسلام قطب الدین پیوست

شرح آن ندارد و مقصود مختصار
و اقتضای بر قدر ضرورت است
و چون دلها از شنیدن بیایات
نگی کند شنیدن نهایات کجا
طاقت دارد و میگوید که واجب
ست بر ما که بگویم با بر احوال خود
که مبتلا شده ایم امروز بطایفه
که شغل ایشان اکل حرام است
و کار ایشان بطالت حلال
نزد ایشان همان بود که بایند
و حرام همان که نیابند شب و
روزی گردند تا الفقه حریب بخورد
و صورتی خوب بینند و نغمه
خوش بشنوند و احوال ظاهر کنند
و معارف بگویند و دعویهاست
هن و دراز کنند احوال مقصد
شوند و مطالب نیابست
آید و بوی از اسلام خالصش
ایشان ز سیده ایمان حقیقی
در دل ایشان نه در آمده تمام
شب سماع بشنوند و رقص
کنند و چون بنواز بایستند نواز
زند مثل نواز و غوغا کنند
بدان که بر ملوک امر او گرفتن
فتوحات ایشان سوال می کنم
از جناب حق عز و علا که در او
ما را از ایشان که ایشان را همان
حق اند و راه زنی ایشان
اشد و صعب است از راه نانی
که راه دنیا زنده مال بزرگ ایشان
راه دین زنده ایمان بزرگ ایشان
چون ایشان را در لباس فقر
بینند گمان برد که طریقه فقر همین
ست که ایشان از پیش اتباع
ایشان کند و هلاک گردد پاک

گرداندهای تعالیٰ وی زمین را از لوث ایشان که چرکین کردند و سیاه گردانیدند و درین راه را و راضی بادوی سبحان ادا بل خشت و خون و عظیم مرا قبه معرفت سنت متابعت که مستوران از نظر عوام نشان ایشان را جرمهای چنانچه بحقیقت خدا را جز ایشان اهل حضرت اکبر صاحب نفحات قدسیه اند سلام خدا باد بر ایشان در خواست کنیم از خدا ای کریم که توفیق دهد ما را و شمارای یاران بالسلوک طریقت که دوست ارادگان را و راضی ست از ان دور دارد ادا بخم کرده است نزد من و ما را راضی گرداند و او نیز گوید که نشان فقر محمدی آنست که چون بشنود قرآن را طرب کنند بدان وسیل کنند بان و تجلی کند در وی تکلم سبحان و تعالی تقدس خود بر دلهای ایشان و اعجاب از کسی که دعوی محبت خدا کند و حاضر نیابد دل خود را نزد سماع کلام محبوب و حاضر یابد نزد سماع قصاید و لغنی و تصنیف و وفا فلان شد نزد سماع کلام حق و اما عجبان حق جل و علا سماع قرآن شفاء صد و ایشان در راحت امرار ایشان ست حاضر می شود در وی تکلم پس مشاهده می کند او را در آم و نهی و و هد و عید وی و قصص اخبار و مواظ

این حکایت کرد شیخ فرمود با با فرید هر چه بود همدان یک دانه بود برای تو داشته بودند در سیر الاولیا می نویسد که در انشای آنکه میان شیخ فرید الدین و شیخ جلال الدین مکالمه میرفت شیخ فرید الدین بغایت جامه پاره داشت هر بار با میزد و شیخ بدامن پیراهن محل از پار پاره می پوشید شیخ جلال الدین دریافت فرمود که در پیشه در بخارا بتعلیم مشغول بود و هفت سال از اردن نداشت فوطه داشت خاطر جمع دارا چه شود سلطان المشایخ می فرمود که شیخ جلال الدین ازین درویش مراد نفس خود داشت قبر شیخ جلال الدین تبریزی در بنگاله است یزاد و تبرک به قدس الله تعالی سره العزیز

شیخ نظام الدین ابوالموید قدس الله سره العزیز

از مشایخ بزرگان ست در زمان سلطان شمس الدین معاصر خواجه قطب الدین قدس سره بود شیخ نظام الدین اولیا نیز او را دیده است میر حسن در فوائد الفوائد می نویسد که بنده عرض داشت کرد که شهادت کثیر و وقتی بدید فرمود که آری ولی در ان ایام کودک بودم درک معانی چندان برادر نبوده روزی در تذکیر او در آمدیم بر در مسجد نعلین در پائی داشت آن را از پائی بکشید و بدست گرفت و در مسجد در آمد و دو گانه بگزارد من بچکس را و نماز بر میست او ندیده ام دو گانه با راحت بگزارد و بالائی منبر رفت مقری بود که او را قاسم گفتندی خوش خوان او آیت بنخواند بعد از ان شیخ نظام الدین ابوالموید رحمه الله علیه آغاز کرد که بخوابایی خود نوشته دیده ام هنوز سخن دیگر نگفته بود که این سخن در حاضران در گرفت همه در گریه شدند آنگاه این دو مصرع بگفت که **بر عشق تو بر تو نظر خواهم کرد** | **جان در غم تو ز روز بر خواهم کرد** | این بگفت و لغز از خلق بر آمد بعد از ان دو سه بار همین دو مصرع بگفت آنگاه گفت که ای مسلمانان دو مصرع دیگر این رباعی یاد نمی آید چه کنم این سخن بطریق عجز بگفت چنانکه در همه جمع اثر کرد آنگاه قاسم مقری آن دو مصرع یاد داد **پیر در دله بجاک در خواهم شد** | **بر عشق سری ز گور بر خواهم کرد** | این رباعی تمام بگفت فرود آمد جد شیخ نظام الدین ابوالموید را شمس العارمین گویند و شیخ جلال کولوی که مقبره او در کول ست از اولاد او ست رحمه الله علیه وفات او در سنه

شیخ برهان الدین محمود بن ابی انخیر اسعد البخاری رحمه الله علیه

از اکابر علماء وقت سلطان غیاث الدین بلبن بود موصوف بود و نور علم و دانش و وجد و سماع جامع بود میان علوم شریعت و طریقت و عالم شعر نیز بسی داشت و بعضی شعرهاست در ویشا نیز از وی نقل می کنند چنانکه این ملبیت **اگر گریست عام شد رفت ز برهان عذاب**

و ربعل حکم شده که چها دید نیست
وی مشارق حدیث را پیش مصنف سند
کرده بود نقل است که وی می گفت که من خرد بودم بقیاس شش هفت ساله همراه پدر خود در
راهی میرفتم آوازه مولانا برهان الدین مرغینا صاحب هاید را فتا و پدر من از و تحاشی کرد در
کوچه دیگر رفت مرا بر جانی گذاشت چون کوکبه مولانا برهان الدین مرغینا نزد یک سیدین پیش
شدم سلام کردم در متن پدید و این سخن بگفت خدام اچنین می گویند که این کودک در روزگار خوش
علامه عهد شود من این سخن شنیدم و همچنان در رکاب او روان شدم باز مولانا برهان الدین مرغینا
فرمود که خدام اچنین می گویند که کودک چنان شود که بادشاهان بر در او بیایند **نقل است** که او بارها
گفته خدای عزوجل مرا از هیچ کبیره نخواهد پرسید مگر از یک کبیره از پرسیدن آن کبیره کدام است گفت
ساعت چنگ است که چنگ را بسیار شنیده ام و این ساعت اگر باشد هم بشنوم قبر او جانب شرقی
حوض شمس است که آن را تخمه نور گویند یزار و تبرک به مردم این دریا خاک قبر او را با طفلان بخوراند
تا سبب مزید فتح علم گردد ازین جهت قبر او از پایان شکسته بود چند بار ویران گردید و باران از سر
عمارت کرده رحمة الله علیه -

شیخ احمد نروانی رحمة الله علیه

مرید قاضی حمید الدین ناگوری ست مردی بزرگ بود و با فنده شیخ الاسلام بها و الدین زکریا
قدس سره کم کسی را پسندیدی و در باب شیخ احمد نروانی گفته است که اگر مشغولی احمد بسجند
مایه صوفی باشد شیخ نظام الدین اولیا فرمود در آن سماع که واقعه شیخ قطب الدین بختیار اوشی
قدس سره بود احمد نروانی نیز در آن مجلس بود شیخ نصیر الدین محمودی گوید که شیخ احمد نروانی گاه گاه
بر سر کارگاه او را حالی پیداشدی که او از خود غائب شدی و دست از کار برداشتی جامه خود بافته شدی
روزی قاضی ناگوری قدس سره بدین او آمده بود ملاقاتی کردند بعد از آن وقت و دار قاضی
حمید الدین گفت احمد تا چند دین کار خواهی بود این بگفت و باز گشت ههنا شیخ احمد بر خاست که
بیخ را حکم کند میجست شده بود دست بر میخ آمد و دست بشکست شیخ احمد بزبان هندی گفت
این پر پیچ قاضی حمید الدین دست من بشکست بعد از آن شیخ احمد ترک کار گرفت و کلی بحسد
مشغول گشت قبر او در دیوان ست رحمة الله علیه -

شیخ محمد ترک نازنولی رحمة الله علیه

اصل او از ترکستان ست و از انجا بدیار هند رسید و در نازنول ساکن شد گویند وی مرید خواج

و انباروی پس نرم شود در لکها
ایشان و منجذب گردد در اوج
ایشان و میست شود صفات
نفوس ایشان و مقهور گرداند
آن صفات و عظمت تکلم و حدیث
کندهای ایشان را محبت خود
برای مشاهده رحمت الطان
خود و جلال اکرام خود می گوید
گوش منده بسخن کسی کمی گوید
که چون قرآن نه مناسب طباع
بشرست و حد در سماع وی رو
نمایه شعر مناسب طبیعت
بشری ست ازینجاست که نم
گرد دلهای از سماع وی چنین
کلام فاسدست حقیقی ندارد زیرا که
شعر محرک طباع ست باوزان

خود بسیار در وقتی که صاحب
نغمه خوش از نغمات موسیقی آنرا
برخواند و ضم گردد و با و می تصفیق
و جمع شوند در انجا قومی که قص
کنند در صورت اطفال بهای
بمقتضا طبع و جبلت بچند
چه جای دیگران و این حرکت
بمقتضا خالص ایمان و
یقین ست بلکه بشوب طبع
و جبلت ست اما ارباب ایمان
و یقین که صاحب محمدانه صلی الله
علیه و آله وسلم و کسان که تابع
ایشانند با حسان می جنبانند
قرآن انچه پنهانست در دل
ایشان پس جنبش دلهای
ایشان و خشوع و وجد و تشنه
دلین جلوه و وقت تلوین ایشان
بحکم معرفت و یقین با خدا بحکم
طبع و جبلت بفهم این سخن را

عثمان هارونی ست و در آنچه از ملفوظات مشایخ دیده ایم ذکر او نیافته ایم و عوام آن دیار و پیر ترک و ترک سلطان نیز گویند و مقبره او ملجا و خواص و عوام آن دیار است چون از ترکستان بیار
هند رسید در قصبه نارنول حوضی بود که مدفن او بر لب آن حوض است الآن حوض مسمار شده
رفته است و در آبادانی شهر در آمده وی آنجا سکونت کرد و مجبور بود و متوکل و حضور و از توالد و
تناسل و در و سیکس را بیعت دست نداد و مرید ساخت آورده اند که در او اهل اسلام کافران
در نارنول قوت داشتند و مسلمانان در شهر اندک و هندوان فرصت نگاه میداشتند و زعمید
بود در نماز یکبارگی بر سر مسلمانان ریختند و شهید ساختند بسیاری از مسلمانان در آن و در بساط
شهادت رسیدند و شیخ محمد ترک نیز همدان روز شهید شد اکثر شهید را بر لب حوض تهنه پال
دفن کردند و شیخ در مسکن مالوت دفن یافت و در آن مشهد و شهید آسوده اندکی بر بلند می
اورا بلند شهید می گویند و یکی در نشیب او را نشیب شهید می خوانند هر دو حافظ کلام الله
بوده اند گویند که بعضی از صلی آواز تلاوت قرآن از قبر با س ایشان شنیدند که بطریق وری خوانند
نقل است که یکبار شیخ نصیر الدین محمود چراغ دلی را با دشاہی با کراه بجانب تندر و آن سانبه بود
براه نارنول متوجه تہ بود چون یک کروسه نارنول رسید از جودول فرود آمد و متوجه مقبره
شیخ محمد ترک شد درون روضه سنگی ست مقابل قبر زمانی متوجه بآن سنگ ایستاده بود بعد از آن
متوجه قبر شیخ شد چون از زیارت فارغ شد پرسیدند که چه سر بود که اول بسنگ متوجه شدید
و بعد از آن بقبر فرمودند خد شکاری که خداوند گارش بنواختن او در خانه او بیاید و او را
سر بلند سازد من روحانیت حضرت سید کائنات راصلی اسد علیہ وسلم بالای این سنگ حاضریم
تا آن دم که آن معنی بر من مکشوف بود متوجه آن سنگ بودم چون آن معنی از بصیرت من
غائب شد متوجه تربت شیخ شدم بعد از آن شیخ نصیر الدین محمود سردر مراقبه برد چون سراز مراقبه
برداشت فرمود هر کرا مهمی پیش آید و باین روضه متوجه گرد و امید است که آن شواری آسان
گردد و یکی از بی باکان گفت که اکنون خود شمارا شکلی پیش آمده است فرمود از برای همین معنی میگویم
که دشواری مرا حق تعالی به برکت ایشان آسان گرداند و دوسه منزل از نارنول نکلده شته بود که
بادشاہ را واقع شد و شیخ نصیر الدین محمود بدلی باز گشت آن سنگ در مقابل قبر او هنوز است
و مردم زیارت او می کنند رحمة الله علیہ

و بخوان این آیت را الله نزل
احسن الحدیث کتابا متشابها
مثنائی نقشع منه جلود الذین
یخشون ربهم ثم تلین جلودهم و
قلوبهم الی ذکر الله و اگر نابدل
خود را حاضر در سماع قرآن قیمت
کنید و اسی باران بن بقلت
نصیب او از معرفت تسکلم و
حارن ترین مردم حق نیست
که فاشع تر بود در سماع کلام
دی و اگر لابد سماعی خواست باید
که بهر ساندقاری متقی طیب
الصوت را و بشنود از وی
قرآن را و مشابه شود بدان
صحاب پیغمبر خود را صلی الله
علیه و آله و سلم در ضمنی الله عنهم
اجمعین این ترجمه کن سال
است بعد از اختصار و حذف
بعضی تفصیلات و تظویلات
او و بعد از تامل نیک ظاهر شود
که تقدش نفی طریقه شایع بود
تربیت و تسلیم و ایشان و
توسل و تسک طالبان مریدان
بدیل ارادت ایشان نیست
مقصودش ترغیب و ترغیب
بر طریق اتباع و اخذ بسنت و
رعایت تقوی و تدین است
و ترجیح و تقویت طریقه سلف
صالح که صحابه و تابعین آن حقا
و اجتناب از بدعت طریقه مستح
که مخالف اصل پیدا کرده باشند
و بدعت جاست که دین برینا
فروشد و در اصل اعتقاد تابع
بهوای نفس باشند و نفاق دین
دارند و این سخن خود متفق علیکم

شیخ ترک بیابانی مشہو شاہ ترکمان صاحب رحم

گویند وی از مریدان شیخ شہاب الدین سہروردی ست و اسد علم و از احوال او چیزی مشخص نیست

که نوشته شده است شاید قبر او نزد یک قلعه دلی است جانب فیروز آباد حرمه السعدیه -

شیخ شاهی موی تاب رحمه الله علیه

در یاد این بود قاضی حمید الدین ناگوری اورا شاهی روشن ضمیر گفتی در آنچه اورا خرقه داد بخیرت شیخ محمود مؤئنه روز فرستاد و گفت که ما موزیان کرده ایم که شاهی را خرقه دادیم ترا این معنی پسندیده می افتد شیخ محمود گفت هر چه که شما کنید پسندیده باشد آورده اند که روزی یاران او در آفتاب ایستاد و چنانکه عرق از ایشان چکیدن گرفت و در آن حال خواجه شاهی فرمود که حجام را بخواند گفتند چه خواهی کرد گفت آن قدر خوشی که از یاران من بیرون بروم و گویم که تا خون من بکشد و در خیر المجالس تمام این قصه بگفته شد می گوید و سفته یاران او را بیرون بردند و برنج پختند چون طعام کشیدند شیخ در آن طعام نظر کرد و گفت درین طعام خیانت رفته است ما نخواهیم خورد یاران حیران ماندند و گفتند میان ما کس خیانت نکرده است و نظریار که ایشان شیر و برنج پخته بودند پیش آمدند و گفتند شیر جوش بر آورده بود و گفت میبخت آن بدی نبود که در آن کنیم بر زمین می افتاد و گفتیم بر زمین ریزد آن به ما بنجیریم بضرورت خوردیم گفت پیش از آنکه طعام پیش یاران بکشند هر که بخورد او خیانت کرده باشد عذر ایشان سموع نداشت گفتند و شنید و هوای تابستان بود عرق از ایشان ریزان شد فرمود بخشیدم باید که بار دیگر این نوع نباشد بعد حجام را طلبید و گفت آن قدر که از یاران من عرق رفته است خون من بر زمین ریخته شیخ نظام الدین فرمود که بحث همچنین که خون ریختن فرمود و رعایت ادب آن چنانکه عذر ایشان سموع نداشت گفت که وقت شیخ نظام الدین ابوالمؤید را رحمه الله علیه شمشاد شاهی موی تاب را طلبید و گفت همتی بر بند تا این رحمت من صحبت ببدل شود خواجه شاهی عذر خواست که شما بزرگید این معنی را از من می طلبید من مرد بازاری باشم با من ازین ادبی چه گوید شیخ نظام الدین معذور نداشت گفت البته ترا دعای باید کرد و همت باید بست تا من صحت یابم گفت بله و یا مرا بخوانید کی که اشرف لقب بود مردی صاحب دین و علم خیا طری بود هر دو را طلبید خواجه شاهی با ایشان گفت که شیخ نظام الدین مرا این چنین کاری فرموده است اکنون شما با من را بشید از سر شیخ تا سینه من دامن اعضای مغلی از سینه تا کپا می کی داند و تا کپا می دیگر دیگری فی الجمله مشغول شد و رحمت شیخ نظام الدین ابوالمؤید صحبت بدل شد -

شیخ بدرالدین موی تاب رحمه الله علیه

برادر شیخ شاهی موی تاب است وی بوسیت شیخ شاهی پیش خواجه قطب الدین رفت فرمود و با شیخ بدرالدین صاحب ولایت قبر و پس پشت نماز گاه می است که در یاد این است رحمه الله علیه -

اول اسلام و ادب بابت تقوی و اهل سلوک است و لهذا در بعضی طرق که شب بخت و خلاص سنت باشد سالکان آن در قیام و تطبیق آن سنت سعی نمایند و هرگز از این سنت و التزام ننمایند که با وجود مخالفت سنت دعوی صحبت و ثبات کنند و خود چون این چنین بودین سلماتی انقل را ناخداست اما این موافق آن بود حق و هر مخالف باطل دیگری را مجال آن بود که از پیش خود طریقی پیدا کند و اگر گوید خطا کند اگر در جای تقوی و اشتباهی بود و آنچه از اهل صفت و تقوی و ادب کمال بجا میسر و ستمی ای سال بعد و یا تسلیم و تاویل می کرد و تقوی اغراض نمود و اگر این چنین بود و باطل آن متعین باشد و در آنچه نصرت از بند و توقف چیزی نیست و صاحب سال خود نیز در ضمن بیان قاعد و حقوق و ادب صحبت باروت و استرشاد استفاده او صحبت مشایخ قابل شده است چنانکه گذشت خود چه جای انکار و گنجایش نمی آن دارد و حجاب و تابعین مسافت خلوت همه را طرق استفاده همین صحبت بود مقصودش تنبیه است بدست و تعلیق اصل اصول اقتباس نور ازان شیخ الزاهد و تفریق صحبت و اهتمام با متابعت سنت می صلی الله علیه و آله و سلم تا بفرع از اصل باز نماند و بوساطت از مقصود و محجوب باشد و میران فعال احوال

خواجه محمود مومینه دوز رحمة الله عليه

مرید قاضی حمید الدین ناگوری است از مصاحبان و معتقدان خواجه قطب الدین ست کم مجلس بودی که وی را بنجا حاضر نمودی ذکر او در ملفوظات خواجه بسیارست مقبره او در جوار روضه خوج است بیرون دری که بجانب حوض شمسی راه دارد هر که راه می باشد سنگی از روضه او بردارد و در گوشه بنهد چون حاجت بر آید بوزن آن سنگ شکر بخش کند رحمة الله عليه

مولانا مجید الدین حاجی رحمة الله عليه

ما از ملفوظات مشایخ آنچه دیده ایم هیچ جا ذکر او و ذکر چیزی از احوال او نیافته ایم ولیکن از بعضی بزرگان شنیده ایم که وی بزرگ بود تعلق بسلسله سهروردی داشت مرید شیخ شهاب الدین سهروردی ست قدس سره و آرزو ده حج گذارد و آخر بدلی آمد سلطان شمس الدین لبتش انار الله برمانه او را صد ولایت خویش ساخت و او را ضعی نبود تا دو سال ضبط مهمات این منصب بر وجه اتم نمود و تسقی بربت و مضبوط ساخت و التماس نمود که دیگر فقیر را معذور دارند و بخشند سلطان شمس الدین التماس را مبذول داشت از منصب صدارت او را خلاص کرد و آیام تشریق که آیام اکل و شرب آیام نشیاست الله است خلق این دیار از شهر بدروند و بمقام خواجه جمع شوند و این اجتماع را ختم مولانا مجید حاجی نام کنند و الله اعلم

شاه خضر رحمة الله عليه

مشریب قلندر یه داشت اصل او در ولایت روم ست و کرامات و خوارق عادات بسیار از وی وجود می آمد هر چند که رسم انابت و بیعت از وی بظهور نیامده بود چون بهندوستان تشریف آورد در آن زمان شیخ الاسلام خواجه قطب الدین بختیاراوشی بر صدر حیات بود توجه انابت بخدمت او آورد خواجه کلاه و خرقه با هم بمنزل او فرستاد و در خدمت کرد بعد از آن او را بجانب جوین و اتفاق سفر افتاد چون در سر پور رسید شاه قطب مرید او شد شاه خضر بعد از عطای خلافت بشاه قطب متوجه روم شد و الآن هندوستان سلسله او بر پاست سلسله او قلندر خجسته است رحمة الله عليه

شیخ بدر الدین غزنوی رحمة الله عليه

خلیفه خواجه قطب الدین بختیاراوشی ست از اهل سماع بود مشایخ روزگار بزرگی و معترف بودند

سنت رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم و طریقه صحابه و تابعین سلف است اساذن و تطبیق آن نمایند و آنکه صلا طلب آن نمایند و در تحصیل آن نکوشند و اهتمام بدان نورزند بلکه خبر از آن ندرند و گاهی بود که بعکس آن و در مصلحت تابعی و موافق فرع سازند و آن باین تاویل نمایند و این روش یا جهل ست یا الحاد و آنکه صاحب سال در سماع غنا سخن کردیم و جهت رعایت سنت و اتباع سنت این مسئله نزد مشایخ نظر مقتضیست و در بعضی منکرند و بعضی توفیق و بعضی مباشرت بر رعایت طریق و آداب که بیان کرده اند این سخن درازی دارد و اگر چنانچه بایمان کم سخن دراز گردد و این مکتوب آن را بر تابد انشاء الله تعالی در وقت دیگر بجای دیگر آن ابیطریق اعتدال انصاف بیان کنیم اللهم ازنا الحق و حقها و ازنا التائب و ازنا الباطل باطلا و ازنا الضعفاء الضعفاء اکانت التواب الرحیم حضرت شیخ علی متقی قدس سره و ذیل را سال فائده چند مناسب مقصود نوشته اند و آن نیست قال ابن عطار الله الاسکندر رحمة الله علیه سمعت شیخنا ابا العباس الترمذی رحمه الله يقول طلقنا بذه لا یسبب المشایخ و لا التماریة بل من احد عن واحد ان الحسن بن علی بن ابی طالب هو اول الاقطاب فی هذه الامة و انما یزعم تعیین المشایخ الذی یقتد بهم

او تذکیر گفتمی سخن گیر داشت بیشتر سخن از محبت گفتمی شیخ فرید الدین شکر گنج در مجلس تذکیر و بسیار حاضر
شدی از غزنین اول بلامور آمد بعد از آن بدلی رسید و مرید خواجہ شد در سیر الاولیا نقل از سلطان المشایخ
می کند کہ شیخ بر الدین غزنوی را با حضرت ملاقات بود و وقتی پیر او را گفت کہ اگر خضر را بمن بنمائی نیکو باشد
روزی در مسجدی تذکیر می گفت شخصی در جلے بلند و در تراز مردم نشسته بود شیخ بہ پد اشارت کرد
کہ خضر آنست پد گفت کہ بعد از تذکیر او را دریا بم چون تذکیر تمام شد خضر از آنجا کہ بود غائب شد
سلطان المشایخ می فرماید کہ من از شیخ بر الدین شنیدم کہ می گفت خواجہ قطب الدین قدس سرہ این
دو بیت بسیار گفتمی بہ اعمی

سودای تواند دل یواند است	ہر جا کہ حدیث تست افشا است
نخوشی کی زان تو گفت بگاہ است	و ہم وی می فرماید کہ شیخ بر الدین

بیکاز کہ از تو گفت آن خوش است
غزنوی در عمر بزرگ بود و مسن شد و اورا گفتند شیخ پیر شد است چہ کل می رقص گفت شیخ نمی رقص عشق
می رقص ہر جا کہ عشق ست و اورا قص ست و ہم وی می فرماید کہ شیخ بر الدین از پیری جنبیدن نتوانستی
چون سماع شنیدی چنان رقصیدی گوئی کہ دوک و دو سال می رقص قبر او در پایان قبر خواجہ است قدس سرہ
سربا خواجہ بہت قبری ست بالاتر از قبر خواجہ قطب الدین در جانب شمال اورا قبر خواجہ بہت
گویند و گویند کہ دفن وی پیش از مقبرہ خواجہ است در اوائل فتح دہلی لیکن از احوال ایشان چیزی
معلوم نشده است و اللہ اعلم۔

مولانا صاحب الدین رحمۃ اللہ علیہ

پسر قاضی حمید الدین ست و صاحب سجادہ و در سیر الاولیا نقل از سلطان المشایخ می کہ در مد
بود کہ اورا عزیز بشیری گفتند از بدلون بدلی آمدہ بود بخجہ دست مولانا صاحب الدین بن قاضی حمید الدین
ناگوری رحمۃ اللہ علیہما تا آخرتہ در خواہ ہمہ بنیت جمعیت کرد بر سر حوض سلطان بعضی از درویشان
آنجا حاضر شدند درین اثنا آن مرد کہ در طلب خرقہ آمدہ بود چون حوض سلطان را دید گفت این سهل
حوض ست حوض ساعکہ در بدلون ست بہتر ازین حوض ست محمد کبیر حاضر بود چون این را بشنید مولانا
صاحب الدین گفت کہ اورا خرقہ نہی کہ کذاب ست۔

شیخ فخر الدین قدس سرہ

فرزند خواجہ معین الدین بزرگ بود بحسب زراعت مشغول بود و موضع ماندل کہ قریب اجمیر ست
ایجاد ساخت و آنچه در ملفوظات مشایخ چشتیہ است کہ فرزندان خواجہ را دیہ ایجاد بود و حاکم و مجتہد
می کرد و خواجہ بتقریب آن در دہلی تشریف آورد ہمین شیخ فخر الدین ست وی بعد از پد بہت سال

طریق الانساب من کان طریقہ
المجلس الخرقۃ فانہار وایۃ و الروایۃ
تتبعین تعین الرجال سند ہاو
ہذہ ہدایۃ قد یجذب العبد الیہ
فلا یجمل علیہ مہۃ الاستاذ و قد
مجمع شملہ برسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم فیکون اخذ اعنہ و کفی
ہذا مہۃ و لقد قال لی شیخ
اکبر الدین الاسمر انما رابی الی الارسل
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ذکر عن
الشیخ عبد الرحیم القنادی فی مہ
عنہ انہ کان یقول انما است
لاحد علی الارسل اللہ صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم و اذا اراد السلطان
یتفضل علی عبد لغنیۃ اللہ
حتی لا یكون لہ فیمسک نعل
و قال لک بعض طباطبائی ارید
ان جعلک وزیر قال لیس لے
فی ہذا صفت قال فی لہو ان جعلک
سلطان بعدک قال الشیخ
ابو العباس المحضی رضی اللہ عنہ
و علی کث و ام الذکر و کثرۃ الصلوۃ
علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم فی سلم و عرج و ملک الی اللہ
تعالی اذالم یلق الطالب شیخا
مرشد انتقی و با اللہ التوفیق و
منہ الہدایۃ لسوار طریق۔
الرسالۃ السادستہ قریع
الاسماع باختلاف اقوال
الشیخ و نحوہم فی اسماع
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
اللہم باسک ابتدی بک عظیم
مسئلہ سماع نزد شیخ طریقت
قدس اللہ تعالی السرازم دایچہ

در صد حیات بود و قصبه سرواشاره کرده که در آنجا وفات یافت نزدیک محض قصبه سرواشاره
مدفن اوست رحمه الله علیه -

طیبه و هم در ذکر شیخ فرید الحق والملة والدین گنج شکر و معاصران و
میریدان ایشان مقرر شده شیخ فرید الدین مسعود قدس سره الهی

خلیفه خواجه قطب الدین است و از خواجگان بزرگ معین الحق والدین نیز نعمت یافته از اعیان
اولیا و ارکان ایشان است بغایت ریاضت و مجاهده و فقر و تجرید داشت و گشت کرامت

آیست بود و در ذوق و محبت علامتی همیشه در سر و اخفای کوشید و خود را از چشم ناپیوسته می پوشید از
شهری به شهری می گشت عاقبت در مقام اجدادین که مردم وی درشت خوی و ظاهر پرست و منکر

در ایشان بود آمد و گشت این محل بود از من است آنجا سکونت کرد هرگز آنجا کسی از حال می پرسید
بیرون قصبه درختان کریر بود و در آنجا سخت بود و آنجا درخت باحق مشغول بودی و بیشتر

احوال در مسجد جمعه مشغول بود آنجا او را فرزندان شدند فاقهای کشیدند و محنتها شدند تا اینکه
آخر چون بر همان قوی داشت پوشیده ماند **نقل** است که وقتی جامه اول بسیار پاره در یگین بود

مردی پیرامنی پیش آورد آن را پوشید و در حال از تن بر کشید و شیخ نجیب الدین متوکل را داد و فرمود
من وقتی که در آن جامه دوشتم درین جامه نیافتم **نقل** است که بیشتر افطار او و شربت بودی قدیمی

از شربت بیاوردندی و قدری میزد در آن گردندی از آن شربت مقدار نصف بکند و ثلث بر حاضران
قسمت کردی و نقد از ثلث ماندی خود بخاری روی از بقیه آنهم کسی را که خواستی نصیب کردی بعد

و زمان چرب کرده بیاوردندی پاره از آن نانهای خوردنی و باقی را بر حاضران قسمت کردی بفرمودندی
پیش آوردندی و در آنجا از هر لون طعام بودی مردمی خوردند و خود و خوردی مگر بار بوقت افطار بودی

و بگوید در وقت استراحت گیتی که بر آن و زینست همان را بستری ساخت چنانکه این گلیم تا پایان
نمی رسید از شیخ نظام الدین اولیا قدس سره **نقل** است که می فرمود که شیخ فرید الدین بیشتر از آنکه

خوردنی البته وقت افطار یک و یک کالمان زنبیل پیش بودی از شیخ نصیر الدین محمود قدس سره
نقل است سالها بخودت شیخ فرید الدین زنبیل گردانیده اند و خدمت شیخ نظام الدین براه فرمودی

که در آن شب که دیله یا گل کریر در خانه شیخ سیری خوردیم ما را روز عید بودی و آن را یگان بوسه
یاری می چید و می آورد و همه می خوردند اما چون وقت دیله و کریر نبودی زنبیل می گردانیدند بعد از فرمودی

که در خدمت شیخ نظام الدین هم سالها زنبیل گردانیده اند بعد فرمود اینچنین خورده اند نگاه بکار
رسیده اند **نقل** است که وقتی بر سر شیخ خادم یک انگ انگام ام کردی چون وقت افطار

نقل می کنند از افعال اقبال
ایشان در نیاب مختلف فیہ یتم

جامه از ایشان محبت فرمودند
و طائفه متذلل بودند و در کل جهت

همه و همایانا استبقوا الخیر غالب
در قدام این طائفه که استادان

طریقیت و معتزلیان است اند
طریقه اول است در ستارین

که و الهان راه و شور یگان
و ستان درگاه اند و روش دیم از

سید الطائفه جنید بغدادی است
می آید که در بمبای حال سماع

کردی و با اهل سلسله بنشیند و دیگر
ترک کرد گفتند چرا سماع کنی و

نشوی فرمود از که بشنوم و با که
بشنوم اشارت کرد بفقراخوان

و یاران که از آنها می شنید و آنها
می نشست دیر که سماع ایشان

از اهل بود و با اهل بود چه اختیار
مشایخ سماع را در حال که کرده اند

بشرط و آداب بود که در کتب
ایشان مذکور و سطر است نگاه

نگاهی بودند بطریقه استمرار عادت
و چون جنید رضی الله عنه ترک

سماع در زمان خود بجهت نقد
اخوان و شرایط کرد دیگر چون توان

گفت و بعضی این حکایت جنید
را با این عبارت نقل کنند که جنید

می شنید پس از آن توبه کرد این
را از نظر در جانب دیگر است مهم

دین از وی قدس سره نقل کنند
که فرمود فرمودی آیه وقت برکت

برین طائفه در سه موطن خود
طعام زیرا که ایشان بخوردند بگریز

فاقه و ضرورت و دهم نزد نا کره

پیش بر دهنو باطن دریافت و فرمود درین طعام لوی تصرف می آید و انباشد که من این طعام نجوم
نقل است که وقتی یکی از حرهای او بخدمت او آمد و گفت ای خواجه امر و زلفان پسر سبب گر سنگی
 بعرض هلاک رسیده است شیخ سر بر آورد و فرمود مسعود بنده چه کند اگر تقدیر حق در آید و از جهان سفر
 کند رستی در پای او بندید و بیرون افکنید **منقول است** که چون وی خواست که مجاهده پیش گیرد
 درین باب بخدمت خواجه قطب الدین عرض کرد خواجه فرمود که طلی مکن وی طلی کرد و تا سه روز چیزی نخورد
 سوم روز وقت افطار شخصی چند نان پیش آورد و داشت که از غیب است بدان افطار کرد و در وقت شیخ
 آن را به تافت و تمام بیرون انداخت این معنی بخدمت پیر عرضه کرد فرمود که مسعود بعد سه روز از طعام
 نخاری افطار کردی اما عنایت باری در باب تو کارگر شد که آن طعام در معده تو جای نیافت حالا برو
 سه روز دیگر طلی کن و آنچه از غیب درسد بدان افطار کن روز سده دیگر طلی کرد چون وقت افطار شد
 هیچ طعامی پیدا نشد تا یکپاس شب بگذشت ضحمت غالب شد نفس از حرارت سوختن گرفت دست
 مبارک جانب زمین فراز کرد و چندان سنگریزه از زمین برداشت و در دهان انداخت آن سنگریزه در
 دهان او شکر گشت چون این حال معاینه کرد و با خود گفت این معنی نباید که از کمر باشد از دهن بیرون
 انداخت باز همچنان مشغول حق شد تا نیم شب گذشت ضحمت غالب تر شد چند سنگریزه دیگر از زمین
 برداشت آن نیز شکر شد همچنین تا سه بار این کار مست معاینه کرد تحقیق داشت که این معنی از حق است
 چون روز شنبه بخدمت خواجه قطب الدین رفت فرمود که میکو کردی که بدان افطار کردی که آن غیب
 بود بر و همچو شکر شیرین خواهی بود او را از آن روز گنج شکر خواند این چنین است در سیر الاولیا و در باب
 تشمیه او بشکر گنج غیر این چیزی دیگر مشهور است کمی گویند سوداگری شکر بار کرده میرفت خواجه از وی
 شکر طلبید سوداگر گفت که این نه شکر است این نمک است خواجه گفت نمک باشد سوداگر چون بارها
 بکشاد همه نمک آمد پیش شیخ آمد و عذخواهی نمود عرض داشت کرد که دعا کنید که این نمک شکر گردد
 فرمود شکر گردد و خانخانان محمد میر خان که با وجود علو منصب جاه و جلال زیاده از هر چه تصور توان نمود
 بسبب طریقه درویشان و اعتقاد محبت ایشان بود و تواضع و رعایت طریقه تعظیم الامر و شفقت
 علی خلق الله انصافی کامل و توفیقی شامل داشت و مصدوق عاش سعید او مات شهیدان و مضمون
 این قضیه انظم کرده گفته است

کان نمک و گنج شکر شیخ فرید	کان نمک جهان شکر شیخ مجرب	آن که شکر نمک کند و از نمک شکر را
شیرین ازین که مٹی کس نشنید	بعد از آن در چاه مسجد جامع جاج که در مقام اچا است چاه معکوس	در کان نمک کردید پدید

کشید تا چهل روز بهر شب در آن چاه بدخته که بر آن چاه بودی آویختند و چون روزی شد بیرونش
 می آوردند شیخ نظام الدین اولیا منقول است که در نشنیدی بود ضیاء الدین نام در زیرینا ره در نشنیدی

کلام زیر که کلمه کنند مکر در مقامات
 صدیقان احوال انبیا علیهم السلام
 ستم در حال سماع زیرا که سماع
 ایشان بوجد و مشامه کج بود
 و بعضی گویند این سخن از جنید
 بصحت نرسیده و اگر رسیده و مراد
 باین سماع آن سماع است که از
 مشارالیه است بکرمه الذین یستمعون
 القول فیتبعون احسنه اولئک
 الذین هم السعداء اولئک هم
 الوالالباب و کرمه و اذا سمعوا
 ما انزل الی الرسول تری عینهم
 تفيض من الدمع حار فوار
 الحق و دعوات می گویند که
 این سماع است متفوق بر سماع
 او و مخالف نیست در وی کون
 اذ اهل ایمان درین سماع متجلبب
 رحمت است از پروردگار کریم
 و اختلاف در سماع اشعار و
 قهائد است با کان مطهریه
 و در اینجا است کثرت اقوال و
 تباین احوال بعضی آنرا شکر
 و بعضی لمحتی دارند و بعضی بدان
 مولع و آن را حق و مضمون
 و هر دو طایفه در طیفین انظر لطا
 و افراط انداختی و نیز می آرند
 که از جنید پرسیدند که در باب
 سماع چگونه فرمود و کلام
 حکم مع الله فهو مباح این
 سخن از جنید رضی الله عنه بی
 صوفیانه است و اطلاقش
 محل لغزش است و احوال و جملا
 است و بصحت رسیده است
 از وی که فرمود اذ ارایت المرء
 یطلب لسماع فاعلم ان غیبه

من البطالة و واجب است که
 مراد وی از آن قول آنج اید بود
 که هر چند در شرع حرام و مکروه
 علیه است اگر باعث جمع هم و
 حضور قلب شود با کسیست
 و چون وی منی السرمه در باب
 سماع این اطلاعی فرموده
 سماع سماع نزد وی حرام نیست
 و اما کتب نیز همین است چنانچه
 حرمت سماع علی الاطلاق و
 در حدیثی معلی بر حرمت آن
 بیان فرموده و شرب خمر و زنا
 است چنانچه بعضی فقهاء گفته اند
 است حق آنست در سماع که
 در هیچ دلیل قطعی هم چنانکه بر آنست
 او نیست بر حرمت او لذت نیز
 نیست در قوت القلوب می گویند
 که اگر اطلاق سماع و عمل آن را
 یعنی به تعبیر بعضی از اعا
 و تفصیل در احوال سامعان
 شوم لازم آید انکار بسیاری
 و سزاوارت بود بخداوند تعالی رحمت
 علیه درین مسئله همین جانب
 است و در کتاب احیاء العلوم
 بعد از نقل اختلاف عمل شایع
 از خود خود دلیل عقول اثبات
 اباحت سماع می کند و می گوید
 سماع غنا و ذات خود سباح
 است که صدش سماع صوت
 حسن است و شنیدن آواز خوب
 مراد بعد از سباح الاصل است
 چنانچه بصره را دیدن الوان
 و اشکال خوب و شیر تماشای
 بلغ و کلزار پس از آن بغرض
 و چیزی بیرون از ذات گاه

از وی شنیدم که وقتی بخدمت شیخ فرید الدین رفتم و من غیر علم خلافت چیزی ننمیدانستم در خاطر من گذشت
 که اگر شیخ مرا از علوی پرسد که من نمیدانم چه جواب گویم این اندیشه در دل من بود ناگاه از من پرسید که تنقیح
 سناط چه باشد و تنقیح سناط مسئله ایست از مسائل علم خلافت من خوش شدم و در بیان آن شروع کردم
 و نهی و انبانی نکردم در این معنی سبب را در گفتم و فکات و خیم ماه محرم ۱۲۲۰ هجری اربع و ستین و ستائتم و عمر پیش
 نو و پنج سال نقل است که در شب پنجم زحمت بروی غالب شد نماز خفتن بجاعت بگذارد بعد
 از آن بهیوش گشت ساعتی شد که بهوش آمد و گفت که نماز خفتن گزارده ام گفتند آه گفت یکبار دیگر بگردان
 که دانیده شود و در کمرت بگردان باز بهیوش شد این بار بهیوشی بیشتر بود باز بهوش آمد و گفت که نماز خفتن
 گزارده ام گفتند و بار بگردان آید گفت یکبار دیگر بگردانیم که دانیده شود سوم کمرت هم گزارد و بعد از آن فرمود
 یا حی یا قیوم و بان سخن تسلیم کرد و بعضی از ملفوظات گنج شکر که بخط شیخ نظام الدین اولیا یافته اند مکتوب
 می گردد فرمود و این چیز از بیست و سه سیدیه طبقات سوال کردند همه یک جواب فرمودند من اعتقل الناس
 سارک ان ذنب و من اکیس الناس الذی لا یغترشی و من اغنی الناس القانع و من افقر الناس تارک
 القناعة فرمود و استیجی من العبدان یرفع الیه یدیه و یرد بها خائبین فرمود اگر هست غم نیست اگر نیست
 غم نیست فرمود و زیاده امرادی شب معراج مردانست فرمود که اگر خود را بسخن سرد مردمان نباید گذشت
 و فرمود شیخ الاسلام جلال الدین نور الله مرقدہ گفته است الکلام مسکر القلوب زن اول الکلام آخره
 ان کان الله حکیم و الا فاسکت فرمود چون فقیر جامه پوشید چنان پندارد که کفن می پوشد فرمود آن نما
 که باشی و رنانه نمایند چنانکه باشی فرمود جذبه من جذبات الحق خیر من عبادة الثقلین فرمود قال
 علیه السلو و السلام طوبی لمن شغل عیبه عن عیوب الناس فرمود الصوفی یصفو به کل شیء و لا یلکه شیء
 فرمود و نور دهم بلوغ درجه الکبار فعلمکم بعد الالتفات الی انباء الملائک فرمود

و اندیشه یار نار نهتم گرفت | گفتم بر دیده روم بر در تو |
 و دوشینه شیم دل جز نیم گرفت | اشکم بدوید استینم گرفت |
نقل است که در پیش او در باب اباحت و حرمت سماع که در آن اختلاف علمایست گفتند فرمود سبحان الله
 یکی سوخت و خاکستر شد و دیگری هنوز در اختلاف است فرمود الاله فی التذیرو و السلامه فی التسلیم فرمود
 العلماء را شرف الناس و الفقرا را شرف الاشراف فرمود و الفقیرین العلماء را کالبدر بین کوکب السماء فرمود
 ارذل الناس من شغل بالکل اللباس **نقل است** که مردی بخدمت شیخ بدر الدین قدس سره عرضه
 داشت کرد که بجانب سلطان غیاث الدین لمین سفارش نامه برای من در قلم آرید شیخ نوشت رفعت
 قضیته الی الله ثم الیک فان اعطیته شیئا فاعطه هو الله وانت لشکور وان لم تعطه شیئا فالمانع
 هو الله وانت المعذور

شیخ نظام الحق والدین محمد بدایونی قدس سره

خلیفه شیخ فرید الحق والدین نام او محمد بن احمد بن علی البخاری است و لقب و سلطان المشایخ و نظام
اولیاست وی از محبوبان و مقربان درگاه الهی است و یار مهند و ستان مملوست از آثار برکات او
خواجہ علی بخاری و جوادری و خواجہ عرب ہر دواز بخارا آمدند و مدتی در لاہور بودہ بعد از ان در بابل
آمدہ سکونت ساختند و پدر او خواجہ احمد صغرسن از سرورقت و ہم در سواد بابلون مدفن یافت
شیخ نظام الدین چون قدری بزرگ شد والدہ او را در مکتب انداخت کلام اللہ بخواند و کتاب
خواندن گرفت ہم در ایام صغرسن کہ عمر شریفش قریب بدوازده سال بود کتاب لغت می خواند و
کہ او را ابو بکر قوال گفتندی بخدمت استاد او از ثلثان آمد و حکایت کرد کہ من پیش شیخ بہا والدین زکریا
سبع گفتہ ام و این قول سیگفتم **لقد سعت حیاہ الہوی کیدی** مصراع دوم یاد نہ آمد شیخ یاد او
بعده مناقب شیخ بہا والدین گفتن گرفت کہ آنجا ذکر چنین و تعبد چنین تا کنیز کافی کہ آس می کنند
ہم ذکر می گویند این و مانند این بسیار گفت این معنی ہیچ در دل او نہ نشست بعد از ان حکایت
کرد کہ از انجا در اجودہن آمد شامی دیدم چنین و چنان بسبع این کلمات در دل او محبتی و ارادت
پیدا شد کہ از خود رفت از آنکجا و از تخم محبت شیخ فرید الدین در زمین سینہ او نشست و زبر و تقیہ
و تربیت می یافت در شستن و خاستن و خوردن و خفتن ذکر شیخ فرید الدین می کرد و بعد از ان
بقصد تعلم بہلی آمد و تحصیل علم کرد و مقامات حریری را پیش شمس الملک کہ صدر ولایت بود تلمذ
کرد و یاد گرفت و علم حدیث خواند و او را طالب علمان نظام الدین بجاٹ گفتندی بعد از ان
البشوق را دات شیخ فرید الدین با جودہن رفت و وی در ان زمان بست سال بود شمس سیارہ قرآن
پیش شیخ فرید الدین تجوید کرد و شش باب از عوارف نیز ست کرد و تمہید ابو شکور سلمی بعضی کتابہا دیگر
نیز پیش شیخ خواند نقل است کہ وی فرمود چون سعادت پای بوس شیخ فرید الدین حاصل کردم
نخستین سخنی کہ از شیخ شنیدم این بود کہ خواند **میت** ای آتش فراقت لہا کباب کردہ

سیلاب اشتیاق جانہا خراب کردہ | بعد از ان خواستم کہ شرح اشتیاق خدمت ایشان باز نمایم و در ہشت
مشرق غلبہ کرد ہمین قدر گفتہ ام کہ اشتیاق پائوس عظیم غالب بود چون اثر دہشت در من مشاہدہ کرد
فرمود لکل داخل دہشتہ ہمدین روز بخدمت شیخ بیعت کردم عرضہ داشت کردم فرمان جہیت ترک
تعلم کنم و با و را در و نازل مشغول شوم فرمودا کہ را از تعلم منع نکنیم آن ہم کن این ہم کن تا غالب آید
در ویش را قدری علم باید بعدہ بانعمت خلافت مشرف شد و بہلی آمد و تا شیخ در صد حیات بود
سبا بخدمت او رفت اما در وقت رحلت شیخ حاضر نبود چنانکہ شیخ فرید الدین در وقت رحلت
خواجہ قطب الدین و خواجہ در وقت سفر خواجہ بزرگ مصین الحق والدین قدس اللہ سرار ہم حاضر بودند
بعد از ان در مدلی با شارت غیبی در غیاب پور کہ الآن خانقاہ او در ان جاست سکونت کرد

حرمت و کرامت پیدا کند و گاہ
استحسان و استجاب و بسا کہ
امر سیاح در حد ذات عارضی از
حوارض خارج از ذات واجب
و مستحب حرام و مکروہ و مہکوب
اگر کی قصد راہ حج فرض یا نافلہ
دارد و در راہ ماندہ شود و نتواند
جنبید ناگاہ شعری غیبی بخش
شوق افزا با و از خوب و لکشا
بشود و راہ دور و روزہ بیک
روزی کنیز حرام باشد و
للو سائل حکم مقاصد ہا این سخن
امام غزالی نیز مبنی بر آنست کہ
سماع غناد اصل مبلح است
و دلیل بر حرمت او نیست والا
وجود تازگی و حدوث شوق
چہ قائمہ کند اگر کی ماندہ و فترہ
بشود و پیالہ شراب بخورد کہ بدان
شوقی در رفتن راہ حج یا قونی
برگزاردن نماز پیدا کند و دست
باشد نباشد حاشا و کلا اول
انباب اباحت باید کرد پس ان
این سخن گفتندی و ہی چنین کردہ
و مختار نزد ہی اباحت غنات
و حرمت و کرامت بعارض است
چنانکہ گفتیم بعضی گفتہ اند بہو
شبہہ تقوی یعنی سرود شنیدن
شبہہ حرمت دارد تقوی نیست
کہ نشوند و در حدیث آمدہ است
کان المیسر اول من ملخ اول
من یعنی و نیز در حدیث آمدہ است
از ابن مسعود الغنا یدیت لافان
فی القلب الحریث رواہ ابی ہریرہ
فی شعب الایمان عن جابر بن عبد
عنہ و ابن مسعود و ابن عباس

فرموده و سوگند یاد کرده اند که
 مراد بخواهد حدیث در کرمه و من
 الناس من شیعیان لواء حدیث
 استماع غناست مجاز گفت که
 مراد بگویند کرمه و استغفر
 من سخطت منم بصوتک غنا
 و مراد بگویند و فیض
 فرمود الغار قتی الزنا و در حدیث
 احمد ابو داود و آمده است
 نافع گفت ابن عمر در راهی بودند
 ناگاه آواز مزاری گوش می
 رسید پس در آورد انگشتان خود را
 در سوراخهای گوش خود و گفت
 اذان راه بجایی دیگر و گفت
 مرا آیامی شدی یا نافع آوازی
 گفتقم نرس برداشت انگشتان
 از گوش و گفت ای نجیب دیم
 از نجیب خدا صلی الله علیه و آله و سلم
 که که نزد شنیدن آوازی نافع
 گوید من در آن زمان غمخیز بودم
 یعنی از بیخست منع نکردم از
 شنیدن آن آواز از نام نافع
 آرند که غمناهی است مکرده
 مشابه باطل و گفته است که هر که
 شکستار کند از آن بقیه و نجیب
 است و مراد بخواهد گفته است
 که استماع اذن نامحرم جائز نبوده
 هر چند در پرده باشد و مذہب
 امام عظیم ابو حنیفه رضی الله تعالی
 عنه آنست که سماع غذا از دهن
 است و در روایت مشهوره از
 وی آمده که مکروه است و امام
 مالک گفته که اگر بایستی بخورد
 متغنیه بر آیین عیب باشد
 که بوی مستحق رذوف و بیخ گردد

نقل است که وی می فرمود در انگاه که معزال دین کی قباد در انجا شهر نو بنا کرد خلق برین انبوه شد
 و آمد و شد مایوک و امر او سائر مردم بسیار شد با خود گفتیم که از اینجا هم باید رفت درین اندیشه بودم که
 همان روز در نماز دیگر خوانی در آمد صاحب حسن بغایت تحیف اول سخن که با من گفت این بوی بیت

آن روز که من شدی نمی دانستی | کا گشت نامه عالمی خواهی شد

بعد از آن این سخن گفت که اول بابی مشهور بنا شد چون این کس مشهور شد باید که چنان شود که در آن
 قیامت از رسول الله صلی الله علیه و سلم شرمند نه ماند انگاه گفت که چه قوت و چه حوصله باشد که از سلب
 گوشه گیرند و بحق مشغول باشند و حوصله آن باشد که با وجود خلق مشغول حق باشند چون این سخن تمام کرد
 قدری طعام پیش آوردم بخوردن همان زمان نیت کردم که همین جا خواهم بود چون این نیت کردم
 قدری از آن آب بخورد و برفت بعد از آن او را ندیدم و چون نیت اقامت او درست شد حق تعالی
 او را قبولی تمام داد و خاص و عام را بوی رجوع شد و ابواب فتوح بروی مفتوح گشت عالمی از موانع
 احسان و انعام او فواید برگرفتند و او خود پریا صفت و مجاهده می بود گویند که در آخر عمر کس شریفش
 از نهشتن دستجا و زنده بود بغایت مجاهده پیش گرفته بود و صوم دوام داشتی و بوقت افطار اندک
 چیزی چشید و طعامی که وقت سحر بودی اکثر چنان بودی که بخوردی خادم عرض داشت کردی که
 مخدوم و وقت افطار طعام کته می خورد اگر از طعام سحر اندک تناول نکند حال چه شود و ضعف قوه
 گیرد درین محل بگریستی و گفتی که چندین مسکینان و درویشان در کنجهای مساجد و دکانها گرسنه و
 فاقه زده افتاده اند این طعام در حلق من چگونه فرور و در پیچان طعام از پیش بید شد **نقل است**
 که وی گفت وقتی با شیخ خود در کشتی همراه بودم شیخ مرا پیش طلبید و فرمود بیا تا چیزی بگویم چون بدلی
 بروی در مجاهده باشی بسیار بود این هیچ نیست سوزده داشتن نمی راه است و اعمال دیگر چون نماز و حج
 نمی راه وقتی دیگر فرمود من از خدا خواسته ام که هر چه بخواهد از خدای تعالی بخوابی بیا بی وقت دیگر فرمود از
 برای تو قدری دنیا نیز خواسته ام و در وقت خلافت فرمود مجاهده باید کرد برای استوار راه و وقت
 دیگر در حجره سر برهنه کرده و بشیر متغیر شده می گشت و این بیت می گفت **ربا سعه**

خواهم که همیشه در رضای تو بزم | خاکی شوم و بزیر پای تو بزم | مقصود من خسته ز کونین توئی

از بهر تو میروم و برای تو بزم | چون بیت تمام کرد در سجده نهاد چندی کثرت مثل این دیدم در حجره در قم

سر در قدم شیخ نهادم فرمود بخواب چه می خواهی من چیزی دینی خواستم شیخ مرا بخشید بعبده پشیمان شدم

که چرا نخواستم که در سماع بمیرم **نقل است** که وی شب تنها در حجره بودی و در بستی و تمام شب از او

نیاز بودی چون روز شدی هر که نظر به حال او افتادی تصور کردی که گریستی طایف است از این بیدار

شب چشمهای مبارک او سرخ بودی گویند که میخسرو این بیت در وقت پیر خود گفته است **بیت**

آشپا می نمائی بپر که بودی مشب که هنوز چشم مست اثری ندارد
 در واقع کتابی دادند در آن سطور بود تا توانی راحتی بدل میرسانی که دل مومن محل ظهور بود بیت است
 وی فرمود که در بار اقیاست هیچ کالای را آنچنان روح نخواهد بود که دریافت لهارا **نقل است**
 که شفته در قیلوب بود درویشی آمد آن را بازگردانیدند شیخ فریدالدین را در خواب دید که می فرماید اگر دروغ
 چیزی نیست حسن عایت آینده واجب است این از کجا آمده است که همچنین خسته دل باز گرد چون
 بیدار شد ازین حال تفحص نمود بران شخص که آن درویش را بازگردانیده بود گفت شد که خدمت
 شیخ را در غضب دیده ام و مرا عتاب می کرد بعد اگر از قیلوب بیدار شدی همین سخن پرسیدی یکی
 آنکه سایه گشته است دوم آینده آمده است **نقل است** که شفته چند کس قصد ملازمت او کردند و یک
 برسم تحفه چیزی خریدند در آن میان متعلی بود گفت این هدایای مختلف یکجا پیش شیخ خواهند نهاد خلوا
 خواهد برداشت او قدری خاک راه برداشت و در کاغذی پیچید چون بخدمت او رسید هر کس چیزی
 پیش نهاد و آن معلم کاغذ پاره پیچیده را نیز نهاد خادم آن هدایا را برداشتن گرفت خواست که آن
 کاغذ را نیز بردارد فرمود که این را همین جا بگذار که این سرمه شریف خاص برای چشم است آن معلم
 ناسب شد شیخ او را به تشریف خاص شرف گردانید و او را استظهر کرد که اگر اداری و یانانی ترا حاجت
 باشد ما را بگوئی **نقل است** که شخصی از قصبه خود بقصد زیارت اوی آمد در ثانی راه گذرا و
 بر قصبه بوندی افتاد در آنجا شیخ بود که او را شیخ مومن می گفتند بدین اوقات پرسید که کجا خواهی رفت
 گفت بخدمت شیخ نظام الدین گفت شیخ نظام الدین را سلام برسانی و بگوئی که هر شب جمعه در کعبه
 ملاقات می کنم چون بخدمت شیخ رسید عرض کرد که در قصبه بوندی درویشی است سلام رسانیده است
 و این سخن گفته است شیخ منتقص شد فرمود که او درویشی عزیز است لیکن زبان بخود ندارد **نقل است**
 که یکبار سی سلطان علاء الدین بقصد امتحان بخدمت او فصلی چند در پرداخت و امور ملک نوشت
 و یک فصل بدین مضمون بود که چون بندگی شیخ مخدوم عالمیان است و در دین و دنیا هر که حاجتی
 از خدمت او برمی آید حق تعالی زمام ملک دنیا به دست ما داده است باید که هر کاری و مصلحتی که در ملک
 پیش آید بندگی شیخ را عرض داریم تا به آنچه خیریت ملک و مصلح ما در آن باشد اعلام فرماید باین مقدمه
 فصلی چند درین باب نوشته بخدمت فرستاده شده است آنچه در آن خیریت باشد زیر هر صحنی بنویسد تا آنکه این پرداخت
 برسانیم و این گذار بهت خضر خان که از جلالپور محبوب بود در مدینه شیخ بود داده بخدمت شیخ فرستاد چون خضر خان آن کاغذ
 را بهت شیخ داد مطالعه نمود و حاضران مجلس گفت کفایت بخوانیم بعد فرمود که در ایشان با کار با شما هیچ کار نیست
 در و شیم و از شهر گوشه گرفته ام و بدعا گوئی بادشاهان و مسلمانان مشغولم اگر بسبب این معنی بادشاه
 بعد ازین چیزی مرا بگویند من از اینجا هم بروم ان شاء الله و استعاده چون این خبر سلطان علاء الدین رسید

و مثل این آمده از امام احمد بن
 حنبل و گفته اند که همین است
 ذهب سائر اهل سینه این سخن
 گرد و روایات فقد اقول انها
 رحمة الله بهم این در روایت
 و در شیخ دیگر است اگر چه اصل همین
 است اما که مراد درین اخبار و
 اخبار و امثال آن غنائی خواهد بود
 که فعل و اساع آن بطریق بود
 تعب و احیای نفسانه و شهوت
 حرام و در وجه بطالت باشد قطبیا
 بین الدلائل و حفظا للظفرین و
 محدثین در احادیث مذکوره درین
 سخن هم است ایشان می گویند
 که هیچ حدیثی صحیح درین باب ندارد
 نشده است اما علم مقصود
 ما درین سال بیان احوال و حال
 مشایخ طریقت است درین باب
 که چه کرده اند و چه گفته و با شک
 حکایات مشایخ پیشین و پسین
 درین باب مختلف یافته ام تا قطع نظر
 از غالب و مغلوب نقل است که
 شیخ جاد و باس که از مقتدایان
 وقت از مشایخ طریقت حضرت
 غوث نقیون شیخ محی الدین
 ابو محمد عبد القادر جیلانی بودند
 رضی الله عندهما حضرت در آنجا
 کار در صحبت ایشان بوده و
 سلوک این طریق نموده اند و که
 چهار جمعه می رفتند تا که در آنجا
 راه او از سردی بگوش ایشان
 رسید ایستاد و مدتی توقف گشتند
 و متامل شدند و گفتند آیا اردن
 چه عیبت در آنجا بود آمده که بگویند
 آن باین بلا مبتلا شدیم هر چند

خوشحال شد و معتقد گشت و التماس کرد که اگر قبول فرمایند من بخدمت شیخ یایم شیخ فرمود آمدن حاجت نیست من بدعای غیب مشغولم و دعای غیب را اثرهاست سلطان علاء الدین باز بجهت ملاقات الحاح کرد شیخ فرموده فرستاد که خانه این ضعیف دود دارد اگر باد شاه از یک در آید من از دیگر بیرون روم نقل است که وی میفرمود هرگاه که در سماع صفت شنیده ام اکثر بر اوصاف و اخلاق حمیده شیخ کبیر حل کرده ام تا روزی در حالت حیات شیخ در جمعی از گوینده این بیت شنیدم **مخرام بدین صفت سباده** **کز چشم بدست رسد گزند** مرا اخلاق حمیده و اوصاف

گزیده و کمال بزرگی و نهایت لطافت یاد آمد چنانکه در گرفت چون بدین حرف رسید چشم پر آب کرد و فرمود بعد بلبس بر نیامد که بر حمت حق میوستند نقل است که شخصی در مجلس او تقرر کرد که در فلان موضع یا ران شما جمعیت کرده اند و مزایر در میانست فرمود من منع کرده ام که مزایر و محرمات در میان نباشد نیکو نگه داشته اند درین باب بسیار غلو کرده فرمود شیخ اوصد الدین کرمانی بر شیخ شهاب الدین آمد شیخ مصلای خود پیچیده در زیر زانو نهاد و این معنی پیش مشایخ غایت تعظیم باشد چون شب آمد شیخ اوصد الدین سماع طلبید شیخ شهاب الدین قوالان را طلبید و مقام سماع مرتب کرده و خود گوشه رفت و بطاعت و ذکر مشغول شد نقل است که وقتی شخصی رقعہ نوشت که خطا و بغایت مغشوش بود بدست شیخ داد شیخ را در مطالعه او درنگی واقع شد فرمود مولانا این خط شماست مولانا بمحضت پیش آمد و گفت آری مخدوم خط بند طبعی است شیخ تبسم نمود و گفت زهی طبع نقل است که وی پیش از ولایت چهل روز طعام نخشید و در آخر وقت که از عالم میرفت می گفت که وقت نماز شده است من نماز گزارده ام اگر می گفتند که شما نماز گزارده اید می فرمود که بار دیگر بگزاریم هر نماز را که می گزارده می فرمود میرویم میرویم میرویم و با قبایل خادم می فرمود اگر چیزی در خانه از هیچ جنس نگاهدارد فردای قیامت عهده جواب حضرت عزت باشد خادم همه را بداد مگر غله که چند روزه علوفه درویشان بود فرمود این را ده ریگ چه نگاه داشته باین را نیز ببر کن و در خانه جاروب ده در حال انبار خانه را کثافت زد و جهانی جمع شدند و غارت کردند بعد از آن عرضه کردند که حال اسکینان بعد مخدوم چه خواهد شد فرمود که شما را در روضه من چند ان برسد که کفایت باشد گفتند میان قیمت حاصل کند فرمود کسی که از نصیب خود برخیزد و قاتل او بعد طلوع آفتاب و ز چهارشنبه هیزد هم ماه ربیع الآخر ۷۵۲ سنه خمس و عشرين و سبعه رجه الله تعالی علیه فرمود روضه رو بکمال دارد یعنی سالک تا در سلوک است امید و اکمال است بعد از آن فرمود که سالک است و واقف در راجع سالک آنست که او راه رود و واقف آنست که او واقف افتد درین محل سوال کردند که سالک او قف می باشد فرمود آری هرگاه که سالک ادب طاعت و تقوی را امتد چنانچه از ذوق طاعت بماند او را وقف باشد اگر دود کار را در یاد و با تابت پیوند سالک تواند بود

و نفس خود تخصیص کند چیزی نیست ازین باب نیاقتند پس برگشته بنجانه آمدن تخصیص حال نمودند که مگر از ایشان چیزی بوجه یاد شد بعد از تحقیق حال معلوم شد که کاسه خرمیده بودند که مصدور بود فرمودند این بود که بشومی وی گرفتار آمدیم این حکایت بوجه یاد شد که کورست حکایت دیگر شنیدم در جانب خلعت آن از خواجہ اجل ابو یعقوب یوسف همدانی قدس سره که هم در کتاب حجة الاسرار می آرد که وقتی ایشان در سماع بودند و قفیه آمد ایشان از سماع منع نمودند و خواجہ در گفت شد و در غضب آمد و گفت تا کنم اسبیر اندان اخدای تعالی فقیهان هم در حال زند شیخ ابو یعقوب همدانی از کمال اولیا و صفیات و شیخ حاد و باس نیز همچنین این اختلاف از کثرت یارب مگر شارب مختلفند شیخ ابو یعقوب پرخواجه عبد الحاق غجدانی اند که در حلقه سلسله نقشبندی اند قدس اسرار هم و با وجود آن روشن و اجزیرگ بهار الدین نقشبند قدس سره ترک سماع نمود که می فرمایند ایضا کنیم و نانا کار کنیم حضرت خواجہ عبید الله احرار نیز بر طریقه حبیب بودند و بعضی می ران ایشان بعد از ایشان بر طریقه اصل مانده و روش سماع را راه اند و دعوی کردند که از حضرت خواجہ رخصته بدین باب آری میگویم

و اگر عیاد باشد هم بران بماند هم آن باشد که راجع شود بعد از آن این را بر هفت قسمت بیان فرمود
 اعراض حجاب تفاسل سلب مزید سلب قدیم تسلی عداوت فرمود و دوست باشند عاشق
 و معشوق مستغرق محبت یک دیگر درین میان اگر از عاشق حرکتی یا سکنی در وجود بیاید که نه پسندیده
 و دوست او بود آن دوست از اعراض کند یعنی روی بگرداند پس عاشق را واجب است که در حال
 بهتغفار مشغول شود و معذرت پیوندد و هر آینه دوست از و راضی شود و اگر آن محب هم بران خطا
 اصرار کند و عذر نخواهد آن اعراض بحجاب کشد معشوق حجاب در میان آورد پس محب را واجب آید
 که بتوبه بگراید و اگر در نیاب هم تاخیر کند حجاب بهتفاسل کشد چه شود آن دوست از وی جدائی گزیند
 و اگر هنوز مستغفر نشود سلب شود و مزیدی که او را در او را ذوق طاعت و غیر آن بوده باشد
 اگر عذر آن نخواهد و بران لطالت بماند سلب قدیم شود طاعتی و راستی که پیش از مزید داشت
 آن هم بستاند پس اگر اینجا هم در توبه تقصیری رود بعد از آن تسلی شود یعنی دوست او را بر جدائی دل
 بیاورد پس اگر انابت اجمال رود عداوت شود لغو و باید منها فرمود سماع علی الاطلاق حلال و علی السمع
 الاطلاق حرام نیست از بزرگی پرسیدند سماع چیست فرمود تمنع کسیت سماع صوتی است موزون
 چه احرام باشد و سماع مزامیر حرام است فرمود بعضی در ایشان بایری بیعت کرده باشند بران پسند
 نمی کنند تا بر پیری دیگر میروند و بیعت و خرقة او هم می ستانند نزدیک من این چیزی نیست بیعت
 همان است که اول با کسی کرده باشند اگر چه آن پیری را از احاد باشد و از شیخ نظام الدین سوال کردند
 حکم شیخ منصور حلال چیست فرمود که مرده است او مزین نساخ بود ترک او گرفت بر شیخ جنید آمد
 و درخواست بیعت کرد جنید فرمود تو مزین نساخی ترا درست بیعت ندادم او را در کرد و جنید تقدیمی وقت بود

رواورد همیشه فرمود قطعه	اگر چه ایرود در هدایت دین	بند را اجتهاد باید کرد
نامه کان بخش خواهی خواند	هم از نیجاس بود باید کرد	و فرمود اگر مزید شیخ را گوید من

مزید توام و شیخ گوید که مزید من نه او مزید باشد و اگر شیخ گوید تو مزید منی مزید گوید من مزید تو نیم مزید نباشد
 زیرا که ارادت فعل مزید است و فعل شیخ فرمود قفل سعادت را کلید هست بهمه کلید هاتسک باید
 اگر از یکی نکشاید شاید که بکلید دیگر کشاده شود فرمود صبح صادق صبح است و صبح عاشقان شام
 و احیاء با بین العشائین مشایخ از انجاست فرموده است که جامه که از صحبت شیخ یافته باشد
 بغیری نتوان داد اگر نشویند منعی نیست و بهتر آنست که نشویند و میفرمود از تشریفات صحبت یافته
 پیر اگر وصیت کنند که برابر این کس و گویند نه و با باشد و یا وصیت کنند که بفرزندانی که صلاح
 باشند بدیشان بدهند در سیر اولیای نوایس که چون بعد از نقل شیخ نظام الدین را در گور فرود آوردند
 خرقة که از شیخ فریاد حق یافته بود بر وجود شیخ نظام الدین قرار کردند و صلاهی شیخ را در زیر مبارک

فرموده بود و نظر از انجاست
 وقت و به رعایت نفوس بعضی
 سالکان کار کنند مختار اند و در سلسله
 و در سلسله که در پی سماع هست
 حضرت شیخ نجم الدین کبری
 و شیخ محمد الدین بغدادی و دیگر
 عزیزان این سلسله سماع میکردند
 و شیخ نجم الدین کبری مرید شیخ
 یارساند و شیخ عمار یا مرید شیخ
 ابوخیب سهروردی است و
 ازین جانب شیخ شهاب الدین
 سهروردی که تالیف شیخ ابوخیب
 است سماع نمی شنود و بدان کار
 نمی کند و در رد و قبول آن براه
 تفصیل بیرو و در اینجا معلوم
 می شود که اختلاف در سماع نه
 همین در سهروردیه و حقیقت است
 حالی است که بعضی را باشد و
 بعضی اند و اگر چه بعضی را آن
 حال باشد با وجود آن توقف
 نمایند و براه اتباع رفته سماع
 غنا مذموب است در کئی یاد
 ارکان طریقت که بران ایستند
 و لازم گیرند از قطب الوقت
 شیخ ابو الحسن شاذلی که امام
 و حلقه سلسله شاذلیه اند روح
 اسرار و احکام و اصل النیامن
 بر کاتم و برکات علوم هم می آید
 که کلامی فرمود که ترجمه اش اینست
 آن ها که سماع کنند و طعام غلبه
 خورند بدانکه در ایشان نه بود
 است که در قرآن مجیدی فرمایند
 ساعون للکذب کانون للفساد
 و نیز فرمود در وقت که پشه باشد
 احوال سماع کنندگان و درگاه

اونها ند و تیز شیخ نظام الدین فرمود که فردا قیامت بعضی ازین طائفه را در میان زندان
بایستایند و ایشان گویند که ما دزدی نکرده ایم جواب آمد که جامه مروان پوشیده و عمل نکردید آخر هم
بشفاعت پیران نجات یابند و تیزی فرمود چندین خرقة که ضعیف داده است ازین میان چهار
کس را خرقة ارادت داده است دیگر همه خرقة تبرک است فرمود در کتب سلوک مذکور است که سلوک را
صد مرتبه نهاده اند مفید هم مرتبه کشف و کرامت است و اگر سالک بهرین بماند بهشت او و سه دیگر
کی رسد پس نظر مختصر بر کرامت باید که نباشد و فرمود در حقته خواجہ من مرا خلافت داد گفت
حق تعالی ترا علم داد و عقل داد و عشق داد و هر که در وی این سه صفت بود وی شایان خلافت
مشایخ باشد و از وی این کار نیکو آید رحمة الله علیه و علیهم اجمعین -

شیخ نجیب الدین متوکل قدس سره

برادر و خلیفه شیخ فرید الدین گنج شکرست قدس سره ساخت معامله داشت بغایت متوکل بود
مدت هفتاد سال در شهر بود هیچ چیز از جنس ادرا داشت با وجود عیال و فرزندان عیش و خوشی
کردی تا بحدی که ندانستی که امروز کدام روز است و این ماه کدام ماه است و این درم چند درم است
روز عید درویشان در خانه اوج جمع آمدند و آن روز هیچ چیز نداشت بالا می بام رفت و بحق مشغول
شد و باول خودی گفت که این چنین روز عید بگذرد و در حلق فرزندان من طعامی نرود و مسافران
بیانند و همچنین ما را در گذرند بهرین میان می بیند که پروردی بالا می بام می آید و این بیت بخواند
با دل گفتسم دلا خضر را بینی | دل گفت اگر مرا نماید بنیم | و آن مرد ماده طعام پیش آورد
و گفت کوس تو بر عرش میان ملا اعلیٰ میزنند و تو بخت این معنی ملتفت گشته گفت که حق
میداند که بسبب خود ملتفت گشتم بسبب یاران التفاتی روی نمود غالباً آن مرد خواجہ خضر بود شیخ
نظام الدین اولیامی فرماید که پیش از آنکه من بخدمت شیخ فرید الدین پیوندم روزی در مجلس شیخ نجیب الدین
بر خاستم و گفتم کیار سورة فاتحه و اخلاص بخوانید بنیت آنکه من قاضی جامی شوم شیخ نجیب الدین
انغاض گردید من دانستم که بسبب مبارک او نرسیده است باز گفتم کیار سورة فاتحه و اخلاص بخوانید بنیت
آنکه من قاضی جامی شوم درین کرت تبسم کرد و فرمود که تو قاضی مشو چیز دیگر شوق نقل است که
شیخ نجیب الدین روزی بخدمت شیخ فرید الدین عرضه کرد که مردمان چنین می گویند که شمار مناجات
یارب می گویند جواب می شنوید که لبیک عبدی فرمود و خیر بعد فرمود الا ارجاء مقدّمه الی الله انما یقول
بچنین می گویند که خضر بر شما می آید فرمود باز پرسید که چنین می گویند که در خدمت شما ابدال می آیند
درین باب چیزی فرمود و فرمود که تو هم از جمله ابدالی روزی فقیری برآمد و پرسید نجیب الدین متوکل

انهم القوا الیهم ضالین فهم علی
آمار هم هر چون و هم کی دشنام
شاذلیه فرموده است که سماع
الخطاطانی در حق الحق از کان
صادرا عن اهل الشریطه و آد گفت
سماع بستی است از مرتبه حق در
وقتی که صادر شود از اهل آن با
جمیع شرایط و آداب که فرموده اند
چون جای آنکه از اهل اول و دینی شرایط
و آداب باشد یعنی در حق حق
بالا تر از مرتبه سماع است تا آنکه
این چهار اشارت است که مراد از حق
طریقه اتباع سنت داشته باشد
طریقه سماع و صورت آن طریقت
سنت و طریقه اتباع است یا مراد
بدان مقام شهود ذات تعالی است
ست که گویند سماع اهل قلوب
و ارباب تجلی صفاتی را باشد که
تغیر و تحول درین مقام
پیدا شود و خلاف تجلی ذات که گنج
همه سکون و سکین و محال است
و نیز گویند که سماع شنیدن پیام
محبوب است و پیام شنیدن
در غیبت باشد در حضور این
چنین گفته اند بعضی مشایخ
اما قانند که در حضور نیز سخن از
دربان محبوب بشنوند و بی سماع
کلام محبوب بود و پیام او یارب
مگر آنکه حالت استغراق بود و سماع
حالت فنا و استغراق نیست چه
در استغراق بی شعوری است
و در سماع غنیم شعور بود و چون
باستغراق کشد گنج سماع خواهد بود
و حالت محمود در سماع است
که اختیار در دین شعور و نیز گویند

تونی فرمود آری منم نجیب الدین متوکل قبر او در راه مقام خواجہ قطب الدین ست مقابل یکی منڈل
کہ از عمارات سلطان محمد عادل ست و خانہ ایشان و خانہ شیخ نظام الدین قدس سرہما ہمیں جا
بود رحمۃ اللہ علیہ۔

سید جلال الدین بخاری قدس اللہ سرہ العزیز

بزرگ کہ احد اسید جلال سخ نیز گویند مرید شیخ اسلام بہار الدین ست وی جد سید جلال کہ
ملقب بخندوم جہانیاں ست از بخارا بیکر تشریف آورد و در ان شہریت اقامت کرد و بسید
بر الدین بکری کہ از اکابر و اعیان آنجا بود وصلت کرد گویند کہ در خواب از جانب حضرت سالت
صلی اللہ علیہ وسلم بشرب تہزوج صغیرہ سید بر الدین و سید بر الدین نیز باین دولت بشارت یافت
چکہ گوشہ خود را بوی عقد تزویج بست و از آنجا بجهت حسد و نزاع اخوان بجانب اچہ تشریف آفرید
و سید جلال الدین را اولاد صوری و معنوی بہر سید و ابواب برکات کثیر برے او مفتوح شد
قبر او ہم در اچہ است رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔

شاہ کردیز قدس سرہ العزیز

از سادات کردیز ست و از آنجا در ملتان تشریف آورده و توطن نموده و روضہ او نیز در انجا ست
مشہور بزار و تبرک بہ نقل ست کہ وی از قبر دست بیعت بر میان میداد و الا آن در قبر او ای
کہ از آنجا دست می بر آورد گذاشته اند وی از قدامے مشائخ ملتان ست معاصر خندوم شیخ
بہار الدین رحمۃ اللہ علیہما۔

شیخ صدر الدین رحمۃ اللہ علیہ

ابن شیخ الاسلام بہار الدین زکریا بعد از پدید برستار شاد و تربیت نشست و بسیاری از اولیا
و رسلک ارادت او منسلک گشتند میرینی سادات در انچہ مشہور ست مرید او ست در کنز الرموز
بیج او و بیج والد بزرگوار او و بیج شیخ شہاب الدین سہروردی کردہ است در بیج او می گویند منوی

آن بلند آوازہ عالم پناہ	سروردین تخت اصد گام	صدر دین دولت آن مقبول حق
نفلک انخوان جودش یک طیق	آب حیوان قطرہ بجز دلش	چون خضر علم لدنی حاصلش
معتبر چون قول او افعال او	ہم بیان او گواہ حال او	مقتدای دین قبول خاص نما
دولتش گفتہ تونی خیر الانام	ملک معنی جملہ در فرمان او	ہم یکسب و ہم بمیراث آن او

کہ سماع ارباب جد را بدو و سببی
از نقد ست و مرتبہ وجود بالاتر
از وجد داشته اند کہ مقام را باب
تکمیل از منتہیا نیست چنانچہ در
عوارف از شیخ حاد باس نقل
کرده ست کہ فرمود البکار من
لبقیۃ الوجہ و چنانچہ از سہل
تستری می آر دوی ہرگز از
سماع ذکر و قرآن متغیر نشدے
روزی در آخر عمر وی قرآن دوی
خواندند بر خود از زید و زکریا کہ
کہ بقصد پرسیدند کہ این چہ بود
کہ ہرگز از تو نمیدیم فرمود ضعف
حال گفتند اگر ضعف اینست
قوت کہ ام باشد فرمود قوت آن
باشد کہ ہر وارے کہ در و یا بہ آنرا
فروردند و متغیر نشود و چنانچہ از
صدق اکبری آرند کہ شخصہ را
دید کہ قرآن بشنید و زار از ارکیت
وز عقہما زد و بخودی نذر فرمود
کہ ذلک کما من قبل لکن دست
قلوبنا نیز ہمچنین بودیم لیکن
الکون سخت گشت دلہای ما را
باین سختی قوت یقین تکمیل دل
ست کہ از حالی بحالی زرد و تغیر
شدہ پروما کہ ترک جنید قدس سرہ
سماع را در آخر عمر ہم ازین قبل
بود و از اینجا ست کہ شیخ شہاب الدین
سہروردی رحمۃ اللہ علیہ می گویند
کہ منشی مستغنی از سماع بود و میر
سید محمد گیسو در از علیہ الرحمۃ در
برابر آن می گویند کہ این منتہی ست
کہ آفت انتہا بوی سیدہ ست
وی گویند در عشق و آفت ست
یکی در ابتدا و دیگری در انتہا آفت

و در مدح شیخ بهارالدین میگویی **ملیت**

من که روانیک و بدترانتم

این سعادت از قبولش یافتیم | کنوز الفوائد از ملفوظات شیخ صدرالدین است که یکی از مریدان او

که خواجہ ضیاءالدین نام دارد جمع کرده است در اینجا می نویسد من وصایا شیخ صدرالدین الی بعض

مریدیه در کلام قدسی حکایتی عن الله تعالی رسول علیه السلام می فرماید لا اله الا الله حصنی فمن دخله امن

من عذابی کلمه لا اله الا الله حصن من ست هر که در آید در حصن من رسته گردد از عذاب من حصن

و حصار حصار آنست که گرد بر گرد گیرد فاما گاه نگاه دارد و گاه ندارد و حصن آنست که گرد گیرد و

نگاه دارد و در آمدن درین حصن بر سه نوع است ظاهری و باطنی و حقیقت ظاهر آنکه خوف و رجا بخیر

از خدای زائل گرداند که اگر همه عالم ختم شوند یادوست بغیر حکم او هیچ نفع و ضرر و خیر و شر نتواند رساند

قوله تعالی وَلَئِنْ يَسْتَسْكُنُوا لَكَ يَصْرِفْ لَكَ مَا شَاءَ اللَّهُ وَلَئِنْ يَرَوْكَ يُخَيِّرْ لَكَ أَرْكَاءَ يَفْضَلْهُ بَاطِنُ أَكْ

تحقیق که هر چه پیش از مرگ زندگانی درین سرافانی رسد جاودانی نیست و رقم قلم عدم برورفته قول

تعالی كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ نَباتی ندارد و هستی نیستی آن التفات ننماید بباطن آن درآمده باشد

حقیقت آنست که آرزوی بهشت و خوف و درخ در دل نیار و جز بحق قرار گیرد فی مَقْعَدٍ صِدْقٍ عِنْدَ

صَلِيلِكَ مُقْتَدِرٍ چون آنجا رسد بهشت خود در تبع او گردد و درخ از وی گریزان باشد و نیز

می نویسد قال الشيخ الامام العارف صدر الحق والدین رضی الله عنه فی بعض وصایا بعض المریدین

اول قدم در متابعت رسول الله صلی الله علیه و سلم ایمن آورد دست بدانچه او ایمان آورد و ثابت بودن

بران و آن ممکن نکرد الا بدانکه بنده بدل اعتقاد کند بشیك بی شبهه و بزبان اقرار آورد بطوع و رغبت

بالمحبت و معرفت که خداوند جل و علایکی است در ذات و یگانا است و صفات خود موصوف است

همیشه بصفات کمال تهم است باجلگی اسما و صفات و افعال منزله است از ادراک او هام و افهام

مقدس است از سمات حدوث و عوارض و اجسام همه عالم آفریده او است چون و چگونه بر ذات

وصفات او درست نیست از هیچ وجه هیچ چیز نماند و هیچ چیز هیچ وجه به و نماند پیغامبران صلوات الله

علیهم فرستاده او نیند و محمد رسول الله صلی الله علیه و سلم فاضلتر جل پیغامبران است آنچه او فرموده است

راست و درست است و در آن هیچ تفاوت نیست خواه عقل کیفیت آن را در یابد خواه در نیابد اما

آنچه در نیابد تسلیم باید کرد و ادستی اعتقاد حاصل آید بدانچه رسول الله صلی الله علیه و سلم خواست و دست

و کیفیت مشغول گشت و اگر بر تریاویل موافق آیات و اخبار حکم حمل افتد و با باشد و علامت صحت

ایمان در دل آنکه اگر نیکویی کند شاد شود و اگر بدی کند بدش آید و علامت استقامت در ایمان یقین

باشد بآنکه خدا و رسول خدا دوست تر باشند نزد او از غیر ایشان اند و وی ذوق و حال نه از روی علم

و ایمان و قال قدس سره فی وصایا بعض المریدین هیچ نفسی بی ذکر بر نیارد که بزرگان گفته اند

ابتدا آن بود که چندان در عشق

و غم طلب معشوق بروی طاری

شود که او را محیط گردد و مدتی بین

بر آید او را لذت کامل دست

و هیچ راه وصول محبوب بر او

نمکشاید باند که جز از در غم نقد

دیگر نیست همبران ماند بعد از در

ایام در در غم طبیعت او شود

عادت گیرد و ذوق در دماند لذت

وصول شود و ذوق الم و حرقت

بپنجین ضائع شود و سرد گردد

در بجای خود بماند و عاقبت او

بر خیران و حیران باز آید و بواسطه

منها و آفت انتها آنست که

چون بوصول معشوق برسد

مشغول به لذت صال گردد

و حرقت ذائق و الم و حیران از وی

برود بعد از مرور ایام و وصول

عادت و طبیعت او گردد و ذوق

وصال بهم برود و مطلوب حاشین

جز ذوق خوشی راحت محبوب

نیست اگر چه وصال باشد ذوق

کجا که بدان احت گیر مجبور وصال

چه کار آید اما عشق بخورد ار

آنست که در حالت آید مشغول

بلذت ذائق و الم و حرقت حیران

باشد و در انتها هر غنید که وصل

یابد ذوق مزید تر شود و طلب

زیاده تر گردد و در بر در آفراید

این کلام سید است و ملفوظات

وی بعد از آن می گوید سخن من

در ذوق است قطع نظر از کمال

و نقصان سید علیه الرحمة من

خوش طبعانی می گوید که ذوق چیز

دیگر است که در آن جاسخ نمیشود

هر که از نفسی نفسی شود بی ذکر حال خود ضائع کرده باشد و از وسوسه و حدیث نفس در ذکر گریز چون
بدین صفت مدام ذکر باشد و وسوسه و حدیث نفس بنور ذکر سوخته گردد و نور ذکر در دل فرو داید و حقیقت
ذکر در دل متکون گردد و ذکر باشد به مذکور بود و دل بنور یقین منور گردد و اینست مقصود طالبان
و مقصد سالکان **صواع** **این کار دولت است کنون کار** و ایضاً فی وصایا قدس سره
قال الله تعالی یا ایها الذین آمنوا اذکروا الله ذکراً کثیراً اذا اراد الله تعالی بعبد خیراً و کتبه عبداً
سعیداً و فقه له و ام الذکر باللسان مع مواطاة القلب و رقاہ عن ذکر اللسان الی ذکر القلب حتی
لو سکت اللسان لایسکت القلب و هو الذکر الکثیر و لا یصل العبد لذلک الا بعد التبری عن النفاق
الحقی المشار بقوله علیه السلام اکثر منافق منی قراؤ با اراده نفاق الوقت مع غیر الله تعالی و تعلق
الباطن بسواه فاذا وفق العبد لتجربہ الظاهر عما لا یعمل ثم عما لا یجد و اکرم بتفرد الباطن بتجلیه عن الحواطر الزو
و الاخلاق المذمومه پوشاک ان تجلی نور الذکر فی باطنه فینقطع عنه الوسوس الشیطانیة و الهووس
النفسانیة و تجوهر نور الذکر فی باطنه حتی یکون ذکره تجلی مشاہدہ المذکور و ہذہ ہی الرتبۃ العظمی و المنجیة
الکبری التي تم الیها عنان ارباب معالی لهم من اولی الایدی و الابصار من الالام و الله الموفق للصالحین

شیخ رکن الدین ابوالفتح رحمۃ اللہ علیہ

ابن شیخ صدر الدین بن شیخ الاسلام بہاؤ الدین زکریا قدس اللہ سرہم صاحب سجادہ رستین
شیخ بہاؤ الدین ست درقاوی صوفیہ کہ یکی از مریدان ایشان تصنیف کرده است ذکر اوس بسیار
می کند و در مجمع الاخبار می نویسد من ملفوظات فی بعض رسائل بعض المریدین مقرر آن عزیز باد
کہ مجموع آدمی عبارت است از دو چیز صورت و صفت و حکم صفت راست نہ صورت ان الله
لا ینظر الی صورکم و اعمالکم و لکن ینظر الی قلوبکم اما ظہور حکم صفت بر سبیل تحقیق جبر در و آخرت صورت
نہند و چہ آنجا حقایق اشیا ظاہر گردد و این صورت متلاشی شود و ہر کس را در صورتی کہ کلام
صفت او باشد حشر کنند چنانچہ بلعم با عور با چندان طاعت در صورتیکہ برانگیزند فشا کشل لکلب
و ہمچنین صاحب ظلم و تعدی خویش را در صورت گرگی بنید و صاحب کبر در صورت پلنگی صاحب
بخل و حرص در صورت خوکي فَکَشَفْنَا عَنْكَ غِطَاءَكَ فَبَصَرُكَ الْیَوْمَ حَدِیدٌ این باشد و ما
آنکاه کہ مردم ازین اوصاف ذمیہ ترکیب نیابد متون او در اعدا و بہائم و سباع است او لک لک لا نعالم
بَلْ هُمْ اَصْلٌ و ترکیب نفس حاصل نشود مگر بالتجا و استعانت در حضرت عزت و مَا اَبْرَأَ نَفْسِی
اَنِ النَّفْسَ لَا مَانَةَ بِالشَّوْءِ لَا مَا رَجَمَ رَبِّیْ بِاَنَّ رَبِّیْ لَخَفِیْقٌ رَّحِیْمٌ فَفَضَّلَ و رحمت او دستگیری
نکند ترکیب حاصل نشود و لَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَتُهُ مَا دَکُیْ مِنْکُمْ مِنْ اَحَدٍ اَبَدًا و علامت

و این ستی ست کسی آنجا کویہ
ست عشقم و گریه نام نہ انا
الحق نہ فیافیہ پی سخن اینجا در
تواحد و احکام ایشان میزد کہ
قرار داده اند و اللہ اعلم و آن سخن
سید کہ در ترجمہ عوارف می گویند
خالی از غرض است و در آنجا کہ
در عوارف در باب رد و انکار
سماع می آرد کہ بزرگ لغت است
ان الغنا یوجب عن الخمر و لعل
بالفعل لیساکفت کہ شنیدن
سرود درست ساختن میجوئی
آوردن کار شرب می کند قلم
مقام دست این بزرگ تقصیر
غنا و تقدیر از ان می کند چنانچہ
در سخن ہمین بزرگ است کما یاک
و الغنا فانیہ بزرگ شہوت و ہیدم
المردہ پس اذان می گوید و انہ
لینوب عن الخمر و لعل بالفعل لیساک
و بیشک اینجا اور الشبشیہ میگویم
کنند و قائم مقام او در نقص
و نازل خواهد بود و سید اینجا
می گوید کاین سخن خود موافق
معاہی صوفیان آید یعنی مقصود
از سماع ذوق و ستی ست چون
آن بزرگ فرمود کہ کار شرب بکنیہ
ثابت شد مقصود ما این سخن نیز
خالی از غرض طبعی نیست ذوق
بخشیدن سماع و ستی آوردن
آن کہ سخن است سخن در حل و حل
و نقصان و کمال است این
مقام فرات اقامت است کہ گویند
مطلوب ستی دوست ہر چہ
ستی آرد مبارک است چرا
این ہر دو بال شرب بخورد کہ در

ذوق وستی کامل تر از دوست
و مشبه با دوست این حکایت بیان
ماند که در کشف المحجوب می گوید
یکه از ارباب کشف البلیس در
علیه اللغه که جاءه کرده است
سرودی می گوید و در فهمی زنده
و فرامیری نوازند و می درگیر
در قص می کنند و می سود و می
شیخ پرسید که این چه حالت
البلیس در جواب او گفت که کاه
وی از آن روز که او را زاده اند
دواغ لغت چوبین حال می
نهاده اینست که می نام می بریم
و صیبت حال خود می دارم
این حکایت را صوفی از صوفیان
رو دگار شنیده و گفت این خود
صن بدعا و صورت حال با آمد
و معلوم شد که سماع باعث ذوق
در دو سوز و ناله و گریه دیگر
سخن چسبیت گفتند این بنی
که این کار البلیس است پس از آن
در مح البلیس در آید که او را چه
خیال کرده یا دی عاشق است
آلی است و عین لقصات چنین
و چندین روح دی کرده است
کسی یا این طائفه چه گویند و چه
من الزین و الزل از اهل توحید
وجود انکار سماع غنا
داد شیخ محی الدین بر عیبت
که می گوید که تاثیر غنیه بالذات
بر روح حیوانی است و حرکت
بدن و رقص به آن هرگز نمود
در روح انسانی منزله است از
تا تاثیر غنیه می گوید که سماع غنا
و تاثیر بر آن درین خالص است

تطهر این فضل و رحمت آنست که او را بعبوب نفس خود بنیاد کند و بر توی از انوار عظمت الهی که همه
مکونات در جنب آن متلاشی است بر دروئه او بتابد تا همه دنیا و بزرگیهای آن در نظر او خاک بود
و اهل آن را در دل وی سنگی نماند چون این حالت بر دروئه مستولی گشت هر آینه از اوصاف
سبعی که ارباب دنیا بدان گرفتار اند از انفرت آید و خواهد که بجای آن اوصاف اخلاق ملکوی نماید
چنانچه بجای نظم و غضب و کبر و نخل و حرص و عفو و حلم و تواضع و سخاوت و ایثار پدید آید و هنوز
این معاملت طلب عقبی راست کار طالبان حق بالاتر از این است **تَحَقُّقُ الْاَخْلَاقِ** الله مریشان

مسلم است فهم هر کس که این **عهد است** هر که که گمیر بجز تو دوست **شرط است** هر که که نخواهد بجز تو هیچ
و نیز در مجمع الاخبار می گوید که شیخ رکن الدین در بعضی رسائل خود که بر بعضی مریدان خود فرستاده نوشته
است وقتی امیر المؤمنین علی کرم الله وجهه می فرمود که هرگز من با کسی نیکنوی و بر کسی بدی نکرده ام
حاضران آن مقام از آن کلام تعجب تمام نمودند و گفتند یا امیر المؤمنین شاید که بدی بر کسی از شما
در وجود نیامده باشد فاما در تنگی چه می فرماید فرمود حق جل و علا می فرماید **مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلَا رَيْبَ لَهُ وَ**
مَنْ أَسَاءَ فَعَلَيْهَا پس هر تنگی و بدی که از من صادر و حادث شده باشد در حقیقت برای خود و بخود
بود نه بر دیگری و الله اعلم و از اینجا است که بزرگان گفته اند صلاح این کس صلاح او پس است

چون میدانی هر آنچه کاری در وی **آخر همه حال نکوکاری به** **عاقل را همین قدر نصیحت در کار**
دنیا و آخرت بسنده است و الله الموفق بالخیر و الايضامن و صایا شیخ رکن الدین قدس سره
متابعیت بر اعمال آنست که جوارح را از مناسبات و مکاره شرعی تولا و فعلا باند کند و از مجلس لایعنه
پرهیز و هر چه طالب را از حق مشغول کند بایعنه وقت است و از صحبت بطالان اجتناب کند
و هر که طالب حق نیست بحقیقت بطال است و نیز در مجمع الاخبار می نویسد که روزی خدمت سلطان
شهید غیاث الدین تعلق شاه طاب مرقد از مولانا طاهر الدین لنگ پرسید که وقتی از کرامات شیخ
رکن الحق و الدین چیزی معاینه کرده مولانا گفت روز جمعه خلق را دیدم که برای قدسوس مجمع کرده اند
در خاطر من گذشت مگر خدمت شیخ تسخیر دارد من نیز از شنیدن و بچکس بمن توجه نمی کند باید اذ خدمت
شیخ بروم این مسأله از خدمت ایشان پرسم که حکمت در سنت مضمضه و تنشاق چیست چون شب
بخفتم در واقع خدمت شیخ حلوا در خلق من می کند چنانچه تا روز شنبه آن را واجب بودم فکر کردم که راست
همچنین است که شیطان همچنین عوام را از راه می برد پگاه تری باید رفت و مسئله باید پرسید چون پگاه
بخد مت شیخ آمد شیخ فرمود منتظر شما بودم بعد از سخن آغاز کرد که جنابت بر دو نوع است جنابت دل
سنت و جنابت تن و جنابت تن از صحبت با زن حاصل شود و جنابت دل بصحبت ناهموار
جنابت تن پاک بآب شود اما جنابت دل بآب ویده محو گردد و بعد فرمود که آب را سه صفت باید

تمامه افتد و مزیل جنابت باشد و آن سه صفت لون و طعم و بوی است و لهذا شرع برین نوع مضمضه
و استنشاق در وضو مقدم فرمود تا طعم بمضمضه تحقیق شود و بوی به استنشاق مولانا را مجرد آغاز سخن
الافتن روان شده بعد شیخ فرمود که شیطان چنانچه بصورت نبی نتواند شد بصفت شیخ حقیقی هم
نتواند شد زیرا که او را متابعت کامل نبی حاصل می شود و بعد فرمود مولانا ظهیر الدین از علوم قالی
مالی ست اما از علوم حالی خالی ست و شیخ رکن الدین در زمان سلطان قطب الدین ابن علاؤ الدین
بدلی تشریف آورده بود شیخ نظام الدین قدس سره در آن زمان بر مسند ارشاد و تربیت جادشت
برای استقبال او از مقام خود تا محض خاص علانی که در قمار شهر دلی واقع ست فست چون مجلس
سلطان قطب الدین را بحضور شریف خود مشرف ساخت پرسید که کدام کس از اهل شهر شما را
اول استقبال کرد فرمود کسیکه بهترین اهل شهر است و سلطان قطب الدین را با شیخ نظام الدین
تقاری در میان بود و بعضی گویند که مقصود او از طلبیدن شیخ رکن الدین رخم و کسر شیخ نظام الدین
بود و شیخ رکن الدین باین کلمه رفع توهم او کرد و او را ازین توقع نا امید ساخت و در سیر لاویا مذکور
است که بعد از آن ملاقات میان این دو بزرگوار در مسجد جامع واقع شد اول شیخ نظام الدین
از جای که برای نماز معین داشت برخاست و پیش شیخ رکن الدین رفت بعد از ساعتی شیخ
رکن الدین بجای شیخ نظام الدین آمد و صحبت داشته یک و دو دیگر شیخ نظام الدین در قبه خود
که در آن زمان عمارت می کردند تشریف داشت ناگاه آوازه آمدن شیخ رکن الدین برخاست شیخ
نظام الدین طعام فرمود و مجلس ساخت غالباً در پائی شیخ رکن الدین ضعیف بود و در پاکی که بر و سوار
آمده بود نشسته ماند و شیخ نظام الدین و مردم دیگر در پیش پاکی او نشستند چون صحبت گرم شد
شیخ عماد الدین اسماعیل برادر شیخ رکن الدین عرض کرد که اجتماع بزرگواران غنیمت ست بهتر از آن
نمیت که از انفاس شریف ایشان نفع برده شود بنده را حریف بخاطر میرسد که حکمت در هجرت
رسول صلی الله علیه و سلم بدینچه باشد شیخ رکن الدین فرمودند که غالباً حکمت آن باشد که بعضی از
کلمات و درجات که بجناب رسالت تقدیر کرده بودند ظهور آن در عالم فعل موقوف داشتند صحبت
صحاب سلف شیخ نظام الدین فرمود که بخاطر فقیه چنین میرسد که حکمت آن بود که بعضی از فقرای مدینه
که وصول ایشان بسعادت صحبت آن حضرت متعذر بود باین نعمت مشرف شوند می گویند که مقصود
این دو بزرگوار از اینچه فرمودند تواضع بود یک دیگر مقصود شیخ رکن الدین آن بود که آمدن ما و ریختن
بای اشکمال و استفاده است و غرض شیخ نظام الدین آنکه برای تکمیل و افاده است این چنین
است در سیر لاویا تخریر سطور گویند عفت السعدنه که شک نیست که کمال آنحضرت صلی الله علیه و سلم
که موقوف صحبت صحاب صفا بود همان ارشاد و تکمیل ست که موجب ثواب عوث نیل درجات است

که الله الدین الخالص و جدی
که در سماع نغمه پیدا شود و الی قول
علیه است و می گوید که نشان
ذوق قرآن و لذت حقوق سماع
آن آنست که شنیدن او بنگه
و بانغمه کیسان بود و اگر ذوق
مقید بنگه بود آن لذت حسن
صوت بود و لذت محض قرآن
و شرح و مبالغه در باب سماع
غناد کلام شیخ بسیار ست
و می گویند که شیخ شهاب الدین
سهروردی شیخ اوجده الدین که
را که سماع می شنید بر امر دان
نظری کرد و صاحب مجد حال
بودنی دید و او را در مجلس در راه
نمی داد و اگر ذوق در مجلس میرفت
می گفت نام آن بتوقع نزدیک
نبرد و این حکایت را شیخ
علاء الدین سمنانی تصحیح کرده
و گفته است که شنیدم این
حکایت بواسطه آنکه کسیکه ظاهر
بود در آن مجلس می گویند که شیخ
اوجده الدین چون شنید که شیخ
در باب وی انجین می گویند گفت
هم بدین خوشم که باری نام من
بر زبان شیخ رفت زهی صدق
و دیانت آن مرد رحمه الله علیه
و در بعضی ملفوظات شایسته
قدس الله سرایم نوشته اند شیخ
اوجده الدین در ملازمت شیخ
شهاب الدین آمد و سماع طلبید
شیخ او را بدان اجازت داد خود
مشغول بنواز شد و خادم را فرمود
تا طعامی برای درویشان بپخت
سازد و نیز نوشته اند که ذوق قالی

نکمال ذاتی حاشا پس مال هر دو سخن یکی باشد و الله اعلم بعهده طعام در میان آمد بعد از فراغ از طعام
اقبال خادم چند پارچه قماش اعلی و صد دینار زر سرخ در جامه باریک که عکس دینار با بیرون می افتند
پس چیده در زیر قدم شیخ نهاد شیخ رکن الدین فرمود امستروم یک شیخ نظام الدین در جواب فرمود وای ملک
وند مینک یعنی ذمب سبب ستر مذمب و قباب حال درویش ست تا از نظر عوام مستور باشد
شیخ رکن الدین در گرفتن آن غور کرد شیخ نظام الدین آن را شیخ عماد سپرد و یکبار دیگر شیخ رکن الدین
در مرض بجهت عیادت شیخ نظام الدین آمد فرمود که عشره ذی الحجه است هر کس بجهت یافت سعادت
حج سعی می کند من سعی کردم تا سعادت زیارت شیخ المشائخ در یابم بعد از آن شیخ نظام الدین بصلت
فرمود و نماز جنازه را شیخ رکن الدین حاضر شد و گفت که طاهر احکمت آنکه ایا راسته سال در دلی داشتند
حصول این نعمت بود و در ادنی مدت رجوع بوطن صلی فرمود و خیر المجالس نقل از شیخ نصیر الدین محمود
می کند که فرمود در آنچه شیخ الاسلام رکن الحق و الدین از ملتان در دلی آمد قلندران و جو القیان
رسیدند قلندران گفتند شیخ ما را شربت بده شیخ ایشان را چیزی فرمود جو القیان برخاستند که شیخ
ما را خرج بده ایشان را نیز چیزی دمانید بعهده گفت آنکه سر قوم ست او را سه چیزی باید اول مال
می باید تا این طائفه هر چه بطلبند تواند داد قلندران این زمان شربت طلبیدند اگر در درویش چیزی
نباشد از کجا دهد و ایشان بگویند بگویند بجهت قیامت گرفتار شوند دوم علمی می باید تا چون بعلم
صحبت باشد ایشان از علم ایشان بگویند سوم حال می باید تا با درویشان از حال جنبه -

شیخ صلاح الدین درویش رحمه الله علیه

مرید و خلیفه شیخ صدر الدین ست بزرگ بود و عالی مرتبه با شیخ نصیر الدین معاصر و همسایه بود
آنچه از جانب سلطان محمد بن تغلق شاه بهمشایخ از اید او تکلیف می رسید شیخ نصیر الدین آن همه را
بوصیت مشایخ خود تحمل میکرد و بر میداشت بخلاف شیخ صلاح الدین که با سلطان مذکور سخت
بیش می آمد و از ملتان بدلی آمد و همین جا متوطن گشت و وفات یافت مقبره او نزدیک مقبره
شیخ نصیر الدین محمود ست و عرس او ست و دوم شهر صفر ست مناجاتی هست در مردم که آن را
مناجات شیخ صلاح گویند در انجامی نویسد الهی بجزمت آن وقت ساعت که صلاح درویش
رافیل سفید خواندی الهی بجزمت آن وقت ساعت که صلاح درویش را در زیر درخت بزرگ
در مقام امرو به الله تعالی یقرنک السلام گفتی و امثال این کلمات دیگر نیز هست نقل است
که جوانی بر اسب سوار میگرفت و آن اسب بسیار خوش شکل و خوش رفتار بود ناگاه آن جوان
بر روی تازیانه زد که آن زخم بر سر این اسب نقش گرفت شیخ بران جوان غضب کرد و وی را سب

بخد مت شیخ بهار الدین ذکر کیا
قدس سره آمد و گفت بخد مت
شیخ شهاب الدین بود و قصیده
نزد او خواندم و شیخ از آن ذوق
گرفت و حال کرد پس شیخ بهار الدین
در جبهه آمد و چرخ را کشند
و قوال را امر بخواندن آن قصیده
کردند و حال نمودند و ذوق گرفتند
بعضی مردم این حکایت را خوب
شمارند و هیچ غایت ندارد و اگر
قصیده مثل بزرگوار محبت
و مقامات بجان که باعث بر
شوق و مزید طلب محض بود
در رفع خواطر و توت باعث غایت
گردد بشنوند و ذوق گیرند و نقصان
دارد بعد از آنکه معلوم شد که فعل
حسن صوت هل الاطلاق حرام
و مکروه نیست این قدر خود در
دلم سلف نیز از بعضی از ایشان
وجودی که بالاتر از این حکایتی
ست که در مکتب نوشته اند که جامه
صوفیه در خدمت حضرت غوث
التقلین رضی الله تعالی عنه حاضر
بودند قوال شعری انشاد کرد و
آنحضرت را حال شد و بطیران
در آمد و از آنجا هم بطریق طران
در خانقاه خود حاضر شدند و سخن
می آرد که شیخ عز الدین عبد السلام
که از اعیان و اکابر آنکه مذمب
شافعی و معتدیان ایشان و
بسی بزرگ عالی قدر ست در
اول حال براه مبانت انکار
مشرک درویشان میگرفت
و چون حضرت شیخ ابوالحسن
شافعی تدس الله تعالی روحه

بیفتاد و چون نگاه کردند زخم آن تارنیا نه بر اندام شیخ نقش بسته بود در رحمتہ اللہ علیہ -

مولانا بدرالدین اسحق رحمۃ اللہ علیہ

ابن علی بن اسحق الدہلوی خادم و خلیفہ و داماد شیخ فرید الدین ست قدس سرہا از مشائخ زمان خود بود و در زہد و ورع و فقر و عشق بی نظیر و اوائل حال در دہلی تحصیل علم می کرد و طالب علمان بخوش طبعی و حدت ذہن ممتاز بود بعد از آنکہ در دہلی تحصیل علم تمام کرد و آنچه دانشمندان شہر میخوانند بخواند متوجہ بخاراشد چون با جود ہن رسید آوازہ کمالات شیخ فرید الدین راشنیدہ مشتاق خدمت او شد یاری داشت اورا بران آورد کہ ملازمت حضرت شیخ نماید چون بلازمت او مشرف شد جمیع فضائل اہل کسب کردہ بود در جنب کمالات او کم کرد و عاشق جمال و کمال او شد شیخ چون اورا قابل دیدہ بنجادی و دامادی خود مخصوص گردانید و تربیت کرد و خرقة خلافت بخشید گویند کہ وی اکثر احوال در گریہ بودی و چشم تر داشتی روزی این بیت می خواند بیت

پیش صلابت غمش روح نطق نمیزند

ای ہزار صغہ کم پس تو اچہ میزنی تمام روز ذوق این بیت در عالم تحیر بود چون نماز شام درآمد شیخ اورا امامت فرمود مولانا نماز شروع کرد بجائی قرآۃ ہمین بیت بر زبان او گذشت و بہوش افتاد چون بہوش باز آمد شیخ باز اورا امامت فرمود وی را رسالہ ایست مسمی اسرار الاولیا کہ روی مرقومہ گنج شکر جمع کردہ و در علم تصریف کتابی نظم کردہ و غایت تحریف و فصاحت را در آنجا کار فرمودہ و ابیاتی چند کہ در آخر آن کتاب انشا نمود در سیر الاولیا مسطور است و در آخر کتاب بقلم خود با التماس شیخ نظام الدین این چند سطر نوشتہ سمع منی و قرأ ہذا النظم الغریز الامام المجاہد نظام الملک والدین محمد بن احمد و الخصال الرضیۃ و الشامل السنیۃ ملئت شامکہ و آثارہ و عمت فضائلہ و انوارہ و انی وان کنت قليل البضاعة فی ہذہ الصنائع و لکن اتفاق ہذا النظم کان لامرین ہو واجب الاتیمار کسعی النعمۃ بین یری سلیمان ہو دام فضلہ التمس منی ہذہ الاسطر مع کبر قدرہ فکتبت ذلک امتثالاً لامرہ و انا اضعف الفقراء الی اللہ لغنی اسحاق بن علی الدہلوی بخیلی رجا ان ینکر فی بصالح دعاء حامداً و مصلیاً مدفن وی در محن مسجد جامع قدیم اجود ہن ست کہ بیشتر احوال در اینجا مشغول بودی رحمۃ اللہ علیہ -

شیخ جمال الدین احمد ہانسوی رح

الحلیب انتساب او با امام عظیم ابو حنیفہ کوفی ست از عالم خلفای شیخ فرید الدین گنج شکر ست قدس سرہا جامع کمالات ظاہر و باطن بود شیخ فرید الدین دو ازادہ سال بہ محبت او در ہانسوی بود و در حق او فرمودہ است جمال جمال ماست و گاہی فرمودی جمال می خواہم کہ گرد سر تو گردم و ہر کرا شیخ

از زیارت حضرت سید عالم صلی علیہ السلام باز آمدن شیخ غلام عبد السلام رفت و گفت رسول اللہ یقرک السلام شیخ غلام الدین را بشنیدن این کلام حالی در گرفت گمان خود برقت پس از ان با شیخ صوفیہ راہ اعتقاد و انقیاد فرست بحدیکہ و مجلس سماع ایشان نیز حاضر می شد این حکایت صحیح است و ثقات آن را روایت کردہ اند این نہ انم کہ مراد مجلس سماع حضرت شیخ ست و ایشان سماع میکرد یا مجلس مشائخ دیگر مراد ست کہ اہل سماع و صادقان او در آن وقت بودہ اند اللہ اعلم و شیخ الاسلام عبد المصنار قدس سرہا الاعلی گفته کہ ذوالنون مصری و شبلی و خزار و نوری و دراج ہم در سماع رفتہ اند و غیر از ایشان نیز بودہ اند از مشائخ و مریدان رحمہم اللہ تعالی کہ در سماع رفتہ اند چہ در سماع قرآن چہ در سماع غیر آن و حکایت ایشان در کتاب نفحات الانس منقول ست و یقین رسیدہ است کہ کبری مشائخ چشتیہ و بزرگواران این سلسلہ قدس اللہ تعالی عنہم سماع می شنیدند و لیکن با قبلا و شرائط و آداب و بیشتر اوقات و خطرات می شنیدند کہ از نقل وجود اغیار و نامہر خان غایب بود و گویند کہ در عمدہ و لست طلب این خواجہ قطب الدین اوشی قدس سرہا تعالی سرہ الغریز و اہل البقا فتوحہ دیشان و در مسط

خلافت دادی بروی فرستادی اگر قبول کردی خلافت او درست شدی و اگر رد کردی باز شیخ
 او را قبول نکردی و فرمودی پاره کرده جمال را فرید نتواند دوخت روزی شخصی از بانسی بخدمت
 گنجشک آمد از وی پرسید که جمال با چگونه است عرض کرد که بخندم از آن روز که بخدمت پیوندد کرده است
 مواضع و اسباب و شغل خطابت بجای ترک داده است و گرسنگیها و بلاهای سخت می کشد شیخ فرید الدین
 خوشحال شد و فرمود الحمد لله خوش می باشد **نقل است** که او از آن روز که این حدیث شنیده بود
 القبر روضه من ریاض الجنة و حفرة من حفرة النيران بغایت ملتهف بودی و از سبب این وعید
 بیقرار چون بجوار رحمت حق پیوست بعد از چند گاه خواستند که بر بالای قبر او گنبد بنا کنند کاویدن گنبد
 چون نزدیک بلج رسیدند دیدند غریب بجانب قبا پیدا شده که از آنجا بوی بهشت می آمد همان ساعت
 از آنجا دور شدند و همچنان پوشیدند و آن را بر بستند و عمارت کردند و شیخ جمال الدین بعضی سائل
 و اشعار دارد که در میان مردم یافته می شود از آن جمله رساله ایست بر زبان عربی مسموع کلمات تفرقه جمع
 کرده که او را المحات گویند در وی می نویسد الفقر خلق شریف يتولد منه الصلاح والعفة والزهد والورع
 والتقوى والطاعة والعبادة والجموع والفاقة والمسكنة والقناعة والمروة والفتوة والديانة والصيانة
 والامانة والهدى والتجود والخضوع والخشوع والتذلل والتواضع والتحمل والكظم والعفو والاعراض والاشفاق
 والانعقاد والایثار والاطعام والاکرام والاحسان والاعراض والاعراض والافطال والافصال
 والصدق والصبر والسکوت والحلم والرضا والحياء والبذل والجود والسخاوة والتخشية والحنون
 والرحابة والرياسة والمجاهدة والمراقبة والموافقة والمراقبة والمداومة والمعاملة والتوحيد والتهديب
 والتجريد والتفريد والسکوت والوقار والمداراة والمواساة والعناية والمراعاة والسفقة والحفاوة و
 الشفاعة واللطف والكرم ولتعهده والشكر والفكر والذكر والحرمة والادب والاعتصام والاحترام
 والطلب والرغبة والغيرة والعبرة والبصيرة والبتیطة والحکمة والحسنة والهمة والمعرفة والحقیقة والخشوع
 والتسليم والتفویض والتوکل والتبتل والیقین والثقة والغناء والاستقامة وحسن الخلق وكل فقریر جت
 فیه هذه الصفات سمی فقیرا کما لو اذا فقت لم یسم فقیرا فقیرا و در قصیده بانسی است با سه کس از اولاد
 خود در یک گنبد خفته اند **نقل است** که او را بعد از فوت او در خواب دیدند و از احوال او پرسیدند
 فرمود که چون مراد گور کردند و فرشته عذاب آمدند و دو فرشته دیگر در پی ایشان آمدند و فرمان
 رسانیدند که ما او را بدو رکعت صلوٰة البروج که متصل سنت نماز شام بقراءة سورة بروج و طارق بعد
 از فاتحه می گزارد و بآیه الکرسی که بعد از فرضی می خواند بخشیدیم رحمة الله تعالی علیه -

بر می گرفتند ریاضت می کشیدند
 پس از آن در موسم عراس شیخ
 و عزیزان سماع می شنیدند و
 شهو رست که دلت خواجهم
 وضعف بیمار است که در مجلس
 سماع حادث شده بود و چنانچه
 ابی حسن المومنی نیز در غزل خود
 اشارتی باین قصه کرده است
 و گفته **جان برین یک**
بیت دوست آن بزرگ پادشاه
 این گوهر زکات نگیرت بکشتگان
 خنجر تسلیم را به هر دزدان ز غیب
 جان و گریستند تا فاضلی جمید
 ناگویی را که از علما و عرفا وقت
 بود و مشرب عشق و محبت و
 توحید داشت در سماع غلوی
 تمام بود و علماء آن وقت بر سر
 آن محفزی ساخته و حکم سلطان
 شمس الدین در ویشان نسل
 ممنوع شده بودند الا در خلوت
 پنهان می کردند و حکایات
 در غیاب در ملفوظات ایشان
 بسیار نوشته اند و مولانا بان الدین
 بلخی فرموده است که از خدا امید
 میدارم که مراد در روز قیامت
 از هیچ گناه کبیره نبرد زیرا که
 نکرده ام الا یک گناه آن شنیدن
 رباب است که آن بسیار کرده ام
 و اگر این زمان بایم نیز می نمود
 بویع و بی اختیار می و گرفتاری
 خودی کند و با وجود آن مستر
 بتقصیر خود وارد جحمت شیخ
 العالم فرید الحق و الدین بخشک
 قدس الله تعالی سره در باب سماع
 و اختلاف مردم فرموده اند

شیخ برهان الدین صوفی

سبحان الہی کی سخت مخالفت
شد دیگری ہنوز در اختلافات
در زمان سلطان المشایخ شیخ
نظام الدین اولیاء قدس سرہ
این کار رواج دیگر یافت و در
زمان تغلق شاہ برایشان نیز مقرر
ساختند و محاضر سابقہ را کہ در
زمان قاضی حمید الدین ناگوری
کرده بودند نیز حاضر کردند غالباً
قرآن تفصیل و تفریق یافت و در
مجلس ایشان مزامیر نو و تحقیق
نہود و یاران خود را از ان منع
ی کردند و میفرمودند کہ با سہ
اگر کسی بغیبت باید کہ از اثر شرع
بیرون نیفتد این بنا بر آنست
کہ در مسائل فقہیہ مذکور است کہ در
شنیدن غناطانی ہست اما
شنیدن مزامیر با اتفاق حرامست
یکبار امیر حسن علیہ الرحمۃ در خدمت
ایشان عرض کرد کہ صدقہ خواجہ
چون صدقہ شنیدہ شود دنیا
و مافیہا در آن وقت فراموش گردد
و ہمہ چیز بدل سرد گرد و دوزخ زیاد
حق در درون نمازد و نماز این
حالت است نہ ہر جا باید کہ فرمودہ
کہ سعی کنید کہ این حالت در نماز
ہم دست دہد و چون در مجلس
سماع حاضری شدند بکار ایشان
غالب بودی در نفس تواضع نقل
آن از ایشان بنظر در پامہ است
و حضرت شیخ نصیر الدین محمود
رحمۃ اللہ علیہ در غایت توسع
و احتیاط و سلمانی و نگاہداشت
حد و نظاہر بودند ہمیشہ بزل
علوم دینی مشغول و نگاہ بکار کہ

پسر شیخ جمال الدین ہانسوی ست آورده اند کہ چون شیخ جمال الدین از داروینا رحلت کرد او در
عالم صغر بود او را بخدمت شیخ فرید الدین آوردند لطف و عنایت بسیار نمود و خلافت نامہ موصلاً
و عصا بانعمتہ کہ بہ شیخ جمال الدین روان کردہ بود و شیخ برہان الدین عطا فرمود و بخدمت شیخ نظام الدین
اولیاء وصیت فرمود وی ہر سال بخدمت شیخ نظام الدین آمدی و تربیت یافتی و تا شیخ نظام الدین
در صد رجات بود یک مرید گرفت و شیخ جمال الدین را یک سوگیر بود و شنیدند کہ دیوانہ شدہ بود شیخ
نظام الدین اولیاء می فرماید کہ گاہ گاہ بہوش آمدی و بہوشیارانہ سخن گفتی روزی از وی شنیدم کہ
می گفت العلم حجاب الہ الا کبر و انستم کہ مجذوب حقیقی ست بیان این سخن از او پرسیدم گفت علم
دون حق ست و ہر چہ دون حق ست حجاب حق ست۔

شیخ عارف

مرید شیخ فرید الدین گنج شکر ست آورده اند کہ ملکی از اچہ و ملتان بدست دی صد تنگہ نہ شیخ فرستاد
وی پنجاہ تنگہ پیش خود نگاہداشت و پنجاہ تنگہ پیش شیخ نہاد شیخ تبسم کرد و فرمود عارف قسمت کرد
کردی عارف شرمندہ شد بر فوران پنجاہ تنگہ کہ پنهان داشتہ بود حاضر آورد و عجز بسیار کرد و مرید
گشت و مخلوق شد بعد از ان در خدمت راسخ شد و استقامت حاصل کرد و شیخ او را اجازت
بیعت کرد و در حد و دیوستان فرستاد رحمۃ اللہ علیہ۔

شیخ صابر

در سیر الاولیاء می نویسند کہ در ویشی بود ثابت قدم و صاحب نعمت مرید شیخ فرید الدین ست و شیخ
فرید الدین وقتی کہ با و اجازت بیعت می کرد فرمود صابر زندگانی خوش خواہی گزرائند ہمچنان
بودہ نازندہ بود بعیش خوش می گذرائند و او مردی خوش باش و کشادہ بود و غالباً این شیخ صابر
غیر شیخ علی صابر ست اما د شیخ فرید الدین و خلیفہ او بود و قبر او در قصبہ بکیر ست و سلسلہ شیخ عبدالمطلب
و غیرہ بوی منشی می شود و ذکر او در سیر الاولیاء اصلاً نکردہ و آنچه کردہ ہمین شیخ صابر را ذکر کردہ بران
نہجی کہ در عنوان مذکور شد و ترک ذکر او خالی از غرابت نیست و تواند کہ مراد از شیخ صابر ہمین شیخ
علی صابر باشد و اللہ اعلم۔

خواجہ نصیر الدین رحمۃ اللہ علیہ

پسر بزرگ شیخ فرید الدین بود روزگار بعبادت باری گزرائند و بزراحت و جرات کہ فقیر حلال ست

فقاہت کرد و عمر در طاعت بسربرد و رحمۃ اللہ علیہ۔

مولانا شہاب الدین رح

این شیخ فرید الدین قدس سرہا بود و فاضل آراستہ بود بیشتر احوال بخدمت شیخ حاضر بود از شیخ نظام الدین منقول است کہ فرمود میان من و مولانا شہاب الدین قاعدہ محبت بسی مستحکم بود و وقت نسخہ عوارث پیش شیخ فرید الدین بود اندر وی آن افادہ می فرمود ہما آں نسخہ بود بخط باریکست و سقیم شیخ را در بیان آن توقف گونہ واقع می شد و من نسخہ دیگر پیش شیخ نجیب الدین متوکل دیدہ بودم مرا ازان یاد گشتہ شیخ نجیب الدین نسخہ صحیح دارد مگر این سخن برخاطر گرامی شیخ گران آمد بر لفظ مبارک را ندیعی درویش را قوت تصحیح نسخہ سقیم نیست من نہ انستم کہ این حرف را نسبت بکمی فرماید چون ظاہر شد کہ مرا می گوید برخاستم و سر بر نہ کردم و در پای شیخ افتادم گفتم نعوذ باللہ کہ مرا داد آن باشد من نسخہ دیدہ بودم ازان یاد آمد حکایت کردم ہر چند معذرت می کردم اثر بی رضائی ہمچنان در شیخ ظاہر بود من مضطر و حیران از مجلس برآدم مبادا ہیکس را غمی کہ مرا آن روز بودا برسیم بر سر جای ہی خواستم کہ خود را در آن چاہ اندازم باز تامل کردم و با خود گفتم گدائی مردہ مردہ گیر اما این بنای مبادا کہ باز گردد ہنچنین در صحت و حیرت بودم عاقبت مولانا شہاب الدین احوال من بخدمت شیخ بطریق ہی بہتر باز گفت انگاہ خود شنود شد و مرا پیش طلبید و مرحمت و شفقت نمود و فرمود انیکہ کریم برای کمال حال تو کردم کہ پیر شاہ مریست انگاہ مرا خلعت فرمود و کسوت خاص شریف گردانید۔

شیخ بدر الدین سلیمان رح

اشہر اولاد شیخ فرید الحق والدین است بعد پدیر با اتفاق برادران و مریدان بر سجادہ خلافت نشست اورا نسبت ارادت بچاندان چشت است خواجہ زور و خواجہ غور کہ از خلفائے اجماع چشت بودند از چشت در صد حیات گنج شکر در اجود ہن تشریف آوردند شیخ تبرکات و تینا مولانا شہاب الدین و شیخ بدر الدین را کلاہ ارادت از دست ایشان پوشانیدہ مرید ساخت۔

خواجہ نظام الدین

اورا شیخ فرید الدین از جملہ پسران دوست تر دشتی و اولشکری بود در وقت کہ شیخ رحلت کرد وی ہمراہ غیاث الدین بلبن در قصبہ بتیانی بودہ ہماں شب کہ رحلت می فرمود حاضر شد اما بواسطہ آنکہ دروازہ حصار بسته بودند درون نتوانست آمد و شیخ را در آن حالت در نیافت صبح

سلاعی شنیدند تو امان ہم از جنس طالب علمان و درویشان می بودند کہ در خدمت ایشان کار می کردند چہن شنیدہ وی شود کہ یکبار در خانہ شیخ بریان الدین غریب مجلس سلاعی بود و فرمایہ نیز بود شیخ نصیر الدین محمد از مجلس برخاستہ و اعراض نمودہ بمنزل خود آمد کسی گفت کہ از طریقہ پیر گشتی گفت محبت نمی شود و این خبر سلطان المشائخ رسانیدند فرمودند خوب کرد و حق بجانب است و ستایشان سلسلہ بخدمت شیخ نصیر الدین محمد قدس اللہ تعالی سر و غایت چنانہ و احترام از شنیدن فرمایہ دارند و ایشان می گویند کہ شیخ فرمود کہ ہر کس سلاعی فرمایہ کند از عقد محبت و مریدی بآید و اللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع و المآب بتبیین توضیح پوست کہ افعال افعال شایخ طریقت در باب سلاعی مختلف متعارض آمد و شک نیست کہ مقتضای اختلاف و تعارض بالطبع توقف و تردد است و غلبہ و رجحان یک طرف بسبب و عہدہ باید و سبب و باعث درین باب چند بود یکی بطلالت وقت و غلبہ احکام طبیعت و شہوت عدم اعتنا و مبالغات با حکام شرع و فقدان نیت و عزیمت اتباع احسن و اخذ اولی و ارجح دین خارج بحث است چہ آنکہ این حال دارند حکم ہایم و انعام اند کہ احوال افعال ایشان را

که جنازه از شهر بیرون می آورند در رسیدن فرزندان دیگر می خواستند که شیخ را بیرون شهر در میان شهدا دفن کنند و مصلحت در آن دید که هم در آنجا که حالا مقبره شریف اوست دفن کنند هم بر آن او اتفاق کردند و او در حربه کفارشهادت پیوست و نشانی از وی پیدا نشد رحمه الله علیه -

خواجه یعقوب

پسر خور و شیخ فریدالدین بود بیدل و ایتار مشهور بود و نفسی گیر داشت و بطریقه اهل طاعت رفتی با حق برعکس آن بودی که با خلق نمودی در سیرالاولیای نوید که او را در شان راه امر و مه مردان غیب بر بودند رحمه الله علیه -

مولانا داود پالی

ساکن دیهی بود از دیهائی رودلی مرید شیخ فریدالدین بود شیخ نظام الدین ذکر او بسیار کردی که مردی بزرگ بودی فرمود وقتی مرا و مولانا داود را از پیش خدمت یکجا وداع شد و یکجا بیرون آیدیم او در راه گام بلند زد و پیش رفتی و بنماز مشغول شدی تا آنکه من بدو میرسیدم چون مزاج او معلوم شده بود با پیشتری شدیم و او در نماز بودی بایک گروه یاد و گروهی رفتیم و او عقب ما رسیدی و از باگدشتی یک گروه پیشتر میرفت با بنماز مشغول می شد و چنان جنگل و بیابان راه غلط نکردی **نقل است** که وی بعد از نماز باید از خانه بیرون آمدی و در بیابان فتنی مشغول شدی آهوان می آمدند و گرد بر گرد او ایستاده و دو چشم درونماده تماشا می می کردند رحمه الله علیه -

مولانا رضی الدین منصور

بزرگ بود شیخ نصیر الدین محمودی فرماید که بزرگ بود در او ده او را زحمت شد چنانکه ساختگی تمیز و تکفین او کردند مولانا داود مذکور این مولانا رضی الدین منصور هر دو بر سر او حاضر شدند گفتند که چون ما بر سر آمده ایم همچنین گمراهی صحت او نخواهیم بعهده مولانا رضی الدین گفت یک طرفه مریش شما قبول کنید و یک طرفه من مولانا داود طرفه سر آن قبول کرد و مولانا رضی الدین طرفه پایان هر دو بنشینستند و چیزی خواندند بعد برخواستند و دست آن مریض گرفتند و گفتند بخیز و حال برخاست و صحت یافت - رحمه الله تعالی علیه -

مولانا کمال الدین زاهد

ضبط نباشد بل هم مثل و دیگر طائفه اندازد از باب نفس از ذوق طاعت و عبادت و لذت ذکر و تلاوت و خلوات مناجات هر دو بعضی در صل فطرت بعضی بعلت اعتیاد و صحبت را باب دعوت رعایت چنین از شنیدن نغمه که بطبیع شیر و محرک بطن و جامع اشتات خواطر است لذتی و حلاوت و شعوری بطاوب حاصل وقت ایشان گردد بدان ارجار و زود فریب خورند و جو این حالت را خفیت شمرند و مقبول ترین نفس و شیطان این اعبات و ریاضت ترجیح نمایند اهل ازرا منکر شوند و از ذوق و لذت عشق محروم شمارند جزای ایشان آن بود که روز و روز از طریق دین و دیانت بگناه تر گردند و در تر افتند و در آنچه هستند زنده تر و غالب تر شوند و از نماز جزو نیست و خاستی ایشان را نصیب نماید و آن نیز بمرآت کلف و خوف زجر و تشنج خلافت کنند مارفته رفته کار بجای رسد که آن نیز از دست او اگر زنده ایشان حسن صورت با حسن و منظم گردد و خصوصاً از نساء مغنیات با هیبت ذوق و شوق ایشان بوجود علت صوری مادی تمام شود و بالاتر از آن فنی نبود و اگر بعضی غیرت که باعث اعتدال مزاج طبیعی و تهیج قوای حیوانی گردد بکار برند خود قیاسی دیگر قائم شود باز جماعه که ازین با

موصوف بود بکمال و برع و تقوی و دیانت شیخ نظام الدین اولیا مشارق را پیش او سدا کرده است
 و او پیش مولانا برهان الدین لمجی و او پیش مصنف و مولانا مکالم الدین زاهد در ذیل مشارقی که شیخ
 نظام الدین اولیا از وی سماع دارد اجازت نامه بخط خود نوشته است و نسخه آن در سیرالاولیا مسطور
 است نقل است که سلطان غیاث الدین بلبن آرزوی آن کرد که مولانا مکالم الدین زاهد را
 امامت خود فرماید بدین سبب مولانا را پیش خود طلبید و گفت ما را بر کمال علم و دیانت و صیانت
 شما اعتقاد تمام است اگر با ما موافقت کنید و منصب امامت قبول کنید محض کرم باشد و ما را بر قبول نماز
 خود و وثوقی تمام حاصل شود مولانا فرمود که در اجاز نماز چیزی دیگر نمانده است اکنون بادشاه چه بخواهد
 که اینهم از ما برود مولانا چون این جواب از سر صلابت و مهابت گفت سلطان ساکت شده
 مولانا را بعد از آن بسیار بازگردانید رحمة الله علیه -

شیخ نور الدین رحمة الله علیه

ملکیار پیران شیخی بزرگ بود و اصل از لارستان و از انجالبازن پیر خود در دهلی آمده و از مثل خزان
 سلطان غیاث الدین بلبن ست شیخ نظام الدین اولیا بزیارت روضه اومی آمد و ظاهر آنست
 که زمان حیات او را نیز دریافته باشد اما ملاقات ایشان بیک دیگر معلوم نیست در سیرالاولیا از شیخ
 نظام الدین اولیا نقل می کنند که می فرمود پیش ازین که من در مسجد کلوکهری بنماز جمعه میرفتم روزی
 هوایی تابستان بود و من صائم مراد و ران آمد و در وکانی نشستم که در خاطر من گذشت اگر لمجی
 بودی من بران سواری رفتم بعد از این بیت شیخ سعدی در دل گذشت **بیت**

ما قدم از سر کفیم و طلب دوستان راه بجای نبرد هر که با قدم رفت

از آن خطر تو به کردم بعد از سه روز خلیفه شیخ ملکیار پیران رحمة الله علیه مادیانی بر من آورد که این
 را قبول کنید من او را گفتم تو مردی درویشی از چگونه قبول کنم او گفت سوم شب است که شیخ
 ملکیار پیران مراد خواب می فرماید و این پیش شیخ نظام الدین بر من او را جواب گفتم شیخ تو فرمود
 اگر شیخ من فرماید قبول کنم مجلس دیگر آورد و نشستم که فرستاده حق است قبول کردم بعد از آن شب
 از خانه ما کم نشد چنین می گویند که در وقت که شیخ ملکیار پیران دهلی آمد در آن جای که مقام اوست
 جا گرفت شیخ ابابکر بلوسی قلندر ری در آن زمان بود و نزاعی کرد او گفت مرا پیر من فرستاده است
 او حجت طلبید مسافت از دهلی تا آنجائی که پیر او بود بس دور بود در اندک زمانی که نه بجز عادت
 بود از آنجا خبر آورد از آن روز و از آن ملکیار پیران گویند و الله اعلم روضه او بر لب دریای جون است
 مقابل خانقاه شیخ ابابکر بلوسی مقامی با هیبت و عظمت است گویند که در آنجا مقام پیران رحمة الله علیه

بخوش طبعی و سخن سی و ذوق
 حکایات و اشعار در موز و
 اشارات و اسرار که طائفه وجود
 و باطنیه دارند موصوفه خود عارفان
 و هر دو کمال و دگرار و مقتدا
 طریق اشرا را ندایه حال ایشان
 بزرگم ایشان برتر است از آنکه
 نعم علما و زاهد و عباد و بندگان
 معاذ الله عن المکر و الناستدراج
 کاشکی اینجوق و حال معرفت
 هرگز نبود و هم بنماز و روزه
 خشک بدین عجز و ساختن
 باری صورت ایمانی ازین عالم
 با خود بر دهنه این طائفه نیز
 و تحقیق خارج بحث بیرون
 دائره اعتبار اندوختی تر شبه
 و نفی تراشیدایه بدین مقامی
 پیروی پیران است یعنی هر چه
 بزرگان و پیران با کرده اند نیز
 اتباع ایشان می کنم و در اینجا
 جماعه هستند که احکام شریعت
 را ندانسته و احادیث و اقوال
 علما را نشنیده اند ایشان
 جاهلانند تعلیمشان باید کرد و
 حقیقت حال کشف نموده
 دیگر اند که گویند ما را با شریعت
 چه کار است ما از آن ایشانیم
 و دست تمسک من عزت
 ایشان زده ایم و دیگر چه باشد
 اینها کافرانند تعزیرشان باید کرد
 و صدرا و اقامت نمود و جهاد
 گویند که ظاهریست خود چنین نباید
 و لیکن چون بزرگان کرده اند
 به سندی و دلیل نخواهد بود اگر
 چند اندازیم این سخن نقل نیست

شیخ ضیا الدین رومی رحمه الله

از مشایخ کبار است خلیفه شیخ شهاب الدین سهروردی سلطان قطب الدین بن علاء الدین مرید و خلیفه او بود گویند که در روز سوم از نقل او چون شیخ نظام الدین اولیا بزیارت او رفت سلطان قطب الدین آنجا حاضر بود شیخ نظام الدین را تعظیم نکرد و جواب سلام نداد نقل است از شیخ نظام الدین که فرمود از شیخ ضیا و الدین رومی شنیده ام که مریازی بود او را در سماع حالی و ذوقی بود بعد نقل او در خواب دیدم که در بهشت مقام رفیع یافته است فاما مغموم نشسته تنهت آن مقام کردم و پرسیدم چرا مغموم نشسته گفت این همه یافتم فاما الذی و حالی که در سماع بود نمی یابم روضه او در راه مقام خواجه قطب الدین مقابل بحیثیث سلطان محمد عادل است رحمه الله علیه -

شیخ شرف الدین کرمانی رح

ساکن قصبه سری بود شیخ نظام الدین اولیای فرایه که جنید نام قوالی بود از وی شنیدم که گفت روزی در سماع بودا و بیت شنید و آهی کشید و جان بحق تسلیم کرد و حمد الله تعالی -

سیدی موله

در زمان سلطان غیاث الدین بلبن در دلی بود مریدان و اتباع بسیار داشت و بمردم طعام میداد و خوارق می نمود بعضی مردم را بر سر گمان کیمیا بود و بعضی را اعتقاد تصرف و کرامات و بعضی را گمان سحر و شعبده که او را قلندران شیخ ابوبکر طوسی در زمان سلطان جلال الدین خلجی گشتند و روز قتل او باد و غبار بی اندازه شد و عالم تا یک گشت گویند که قیامت قائم شد و سلطان جلال الدین را بمشاهده این حال با وی اعتقاد می که نبود پیدا شد و الله اعلم -

شیخ ابوبکر طوسی حیدری

مشرّب قلندریه داشت میان او و شیخ جمال الدین هانسوی بغایت مودت بود چون از هانسی بزیارت خواجه قطب الدین تشریف آوردی در خانقاه شیخ ابوبکر طوسی که بالای آب چون است نزول فرمودی و محبت های درویشان داشتندی و سماعها کردند شیخ نظام الدین اولیا نیز در خانقاه او حاضر شدی و مجلس داشتی نقل است که وقتی شیخ جمال هانسوی می آمد مولانا حسام الدین اندر پستی که شیخ القضاة و الخطباء بود و مرید شیخ جمال بود او را استقبال کرد و وقت

اما در عالم اعتقاد و پیروی و مریدی و حبی دارد و اعتقاد را می شناید ایشان باید گفت بزرگان گزیده بقلب حال بستی و بنجودی کوه و گاه گاه کرده اند برای صلیت وقت و مقتضای حال بنیانی و شرطی و آداب که داشته اند آنرا کرده اند و طریقه ساخته و دیگران بدان امر کرده و تقصیب نور دیده آن ذوق و حال کو و آن مصلحت نیت کجاست و اگر آن صفات و احوال و آداب که ایشان داشته اند شمایز و اید و از خود و از دیگران که درین مجامع و مجالس حاضر آیند این معانی یقین باطن غالب معانی می کنند مبارکباد شما باین بزرگانید و الله شیر با تعلقون جهان دیگرانند که در صدد اثبات این عمل با حادیت و اخبار و آثار شوند این روش خالی از تکلفی نیست حدیث سعادت حیات الهوی خود پیش مخدّین و محققین مشایخ نیز موسوع و بی اعتبار است و حدیث جاریتم که در روز عید تقنی می نمودند و ابوبکر صدیق بسابقه علمی که بکرامت محرمات آن و درین داشت یا با جهاد و قیاس خود که بمشاهده صورت لهو و لعب اعتقاد آن نمودن نشان کرد پس آنحضرت را از خواب بر آوردند و فرمودند که امروز روز عید است منع کن یعنی این قدر عیش و سرور و عید متعزّز و مبلّغ است مسامحه کن در آن و تقنی و تزیین و عباد و اعراض

در لایم منتهی هست و تجویزی نیست
است اما شمارای معاشر اهل ذکا
چه فائده که باری آن زمان کم
بودند و چه بخواهند و چه نروند
و جاریه بود و از اهل خانه که بعضی
دقایق که میان اوس و خزیج
گذشته بود با واریکه از اندیشه
و غنیه نبودند و هیچ بخاری آمده
کاشانغیان لیستایمغینین
بنهایت آنچه بدان ثابت شود
آن بود که لغنی علی الاطلاق حرام
نمود مسلم اما این اجتماع را
با کیفیت مخصوص چه بود اینجا
فردا است که اگر بغیر بکاوندن
پیران از ایشان محض بهانه و غیر
حیله است مگر ایشان معتقد پیران
اند چه شد که از روش پیران حق
سماع و حضور مجالس آنرا گرفتند
و باقی همه را بیا دنیا دادند
بدانم کننده که نامی چند که گویند
ایشان مانند حاشی که ایشان
را با پیران نسبت و پیران را با
ایشان عنایتی باشد پیران
اهل حق اند و از ارباب صدق
از اهل بطلان و کذب که رضی
شوند بنای فعل ایشان جز نیست
و تعصب نیست مگر اگر تقصیر را
به تشرعی را به بینند و غم می بینند
کنند و نندرت شوند گویا که این
جامه دشمنی دارند و دینی دیگر دارند
نعم اینجا جماعه اند از مردان قدم
در راه سلوک نهاده و تعل و تشبه
در اعمال صوفیه داخل نموده
و لباس درویشی و اهل بیت
بحسن نیت پوشیده و در وی

استقبال شیخ ابوبکر طوسی بولانا گفت که شیخ جمال الدین را بگوئی که من حج می روم در لقیه اول
شیخ جمال از بولانا حسام الدین پرسید آن باز سفید با چکونه است یعنی شیخ ابوبکر طوسی بولانا
حسام الدین گفت او قصد حج دارد شیخ جمال هم از اینجا بولانا حسام الدین را باز کرد و گفت تو
بر و دستعاقب من هم میرسم و این با عی را شیخ ابوبکر طوسی فرستاد
مرپای ترا سرم ترا تا را ولی ترا
یک سرچه بود که هزار ولی ترا در خار وطن ساز چو بوکر از آنکه بوکر حسامی بغار ولی ترا
قبر او هم در خانه او است یزید را و میترک به -

شیخ حمید الدین

نیره سلطان التارکین شیخ حمید الدین صوفی ست مرید و خلیفه و صاحب سجاده جد بزرگوار خود
ست و در ظل عنایت و تربیت او پرورش یافته سرور الصدور که از ملفوظات شیخ حمید الدین
ست او جمع کرده در وقت سلطان محمد تغلق از ناگور بدلی قدم آورده بود و ساکن گشته قبر
او در فنا و شهر قدیم ست در راه مقام خواج که بجانب شرقی بمیندیل واقع ست و منزل او همان
جا بود سنگ خراس در اینجا افتاده است مردم گویند که شیخ این را در حالت سکر در گردن داشت
و هم بدان حالت از ناگور بدلی آمده و الله اعلم بحقه الله تعالی علیه -

شیخ عبد العزیز

پسر شیخ حمید الدین ست وی هم در عفت و انشباب در حالت سماع جان داد و لیلۃ الرغائب فاء
سکه از صوفیان صحبت سماع بود و قال این بیت از جوایز بیت
فائده گفتن بسیار است | نعره بزد و گفت دادم و جان بحق تسلیم کرد و از وی سه پسر
مانده بود شیخ وحید و شیخ فرید و شیخ نجیب درباره هر یکی ازین سه تن نفس شیخ حمید الدین بنوعی مگر
رفت فرمود و وحید و حید من ست مثل من اینجا شده که وی فرموده بود و مجرد و بی تعلق و بی تعقید
بمسلسله ارشاد و خلافت از عالم بر رفت و فرمود فرید صاحب سجاده من ست و نجیب صاحب
دیوان ست و اینجا واقع شد که او خبر داده بود در حقه الله تعالی علیه -

شیخ علی کرد

در سیر الاولیایم نویسد که سلطان المشایخ فرمود و قتی در هانسی رسیدم و در آن ایام شیخ فرید الدین
قدس سرور را روزه داودی بود و روزانها خود شیخ علی را همان داشت و ارشاد آنکه هر دو بزرگ

هم نموده شد بخاطر شیخ علی گذشت چه نیکو بودی که شیخ فرید الدین را صوم دوام بودی شیخ فرید
آن را با شراق باطن دریافت بر فردست از طعام برداشت و وطن شیخ علی کرد و خطه میر
بود و وند فن از نیزه ها بخت است رحمة الله تعالی علیه -

مولانا نور ترک

ذکر اورا قاضی مزاج و طبقات ناصری بزرگی میگزارده است که از اینجا تقیض حال و تشنیع
مذهب لازم آید ما در فوائد کورست شیخ نظام الدین اولیا قدس سره فرموده است که
بعضی از علماء در باب او چیزی گفته اند اما وی از آب آسمان پاکیزه تر بود با علماء شهر تقصیر تمام داشت
سبب آنکه ایشان را آلوده و نیایدی او را سخنی گیر بود اما دست کسی را در چه گفتی بقوت علم گفتی
و قوت مجاهده او را علامی بودند از هر روز یک دم مولانا را بادی و جبهه معاش او همان بود و قوتی
سلطان رضیه بر وزی فرستاده بود چو بی بدست داشت آن چوب وی را میرود می گفت این
چسبیت از پیش من برید و چون بکر رفت مردی ازین دیار آنجا رسید دو من برنج بخدشت وی
بردا و بستد و دعا کرد آن مرد در دل گذرانید که این سمان بزرگ است که در دلی آن قدر زرد کرد
این ساعت این قدر برنج قبول می کند مولانا نور ترک گفت ای خواجه تو که را با دلی قیاس کن
و نیز آن دوز جوان بودم آن قوت وحدت کجایانده است این ساعت پیر شدم و جویب اینجا کم است
فرمود که از شیخ فرید الدین شنیدم که من تذکیر او شنیده بودم چون در هاشمی رسیدم و تذکیر آغاز کرد
من رفتم تا تذکیر او بشنوم من جامه رنگین پوشیده بودم و پاره و پاره و بیج و قتی میان ملاقات نبوده
آنکه در مسجد آمدم و نظر او بر من افتاد آغاز کرد کلامی مسلمانان صراف سخن رسید بعد از آن مداحی آغاز
کرد که هیچ بادشاهی را نکنند - رحمة الله تعالی علیه رحمة واسعة -

مولانا مخلص الدین

شیخ نصیر الدین محمودی فرماید که در کرک می بود که موضعی است از بدایون مردی بزرگ بود و
حافظ قرآن و صاحب ولایت روزی با شاگردان بهم در تماشا بود در راه درختان آک بار گرفته بودند
ایشان آن را شکستند و در دست کرده آمدند مولانا را نظر افتاد گفت بردست تو خیار است گفت
نی بار آک است مولانا گفت نی خیار است شاگردان گفتند مولانا ما آن را بدست خود شکسته ایم
بار آک است و این زبان هوای خیانت است شما از کجای فرماید مولانا گفت بیارید خیار بر دست
مولانا دادند مولانا کار کشید و پاره کرد همه را داد و خوردند خیار بود از خدمت شیخ نصیر الدین

در دی چشیده و معتقد مشایخ
گشته و امید احوال ایشان
آمده اگر طبعی نکند بترسند
مبارک انکاری و تقیض نسبت
آنان بزرگان ملازم آید و اگر انکار
نکنند و لیکن اجتناب احتراز کلی
نمایند مبارک از آنچه آنها یافته اند
محمود گردند و هم چنانکه درین
باب پس وی ایشان کنند در
کارهای دیگر نیز موافقتی دارند
ریاضتی می کنند حالی می کنند
اگر وجهی نباشد برای تواجبه
هست و اگر تحقیق نبود تشبیه
با عیست اینها اگر تقصیر نورزند
و عادت نکنند و تو غل نمایند
و تو بیع از دست نهند چنانچه
و کار بردارند و ایشان را بی شک
از اهمیت نیستند هر چند بی شک
نفسانی نباشند اما از آثار احوال
و اذواق و صحایب عارف و مجید
از آداب طلب کاران بکلیت
و تصنع و نفسانیت با کمالی
و در دیاری جد و مشرب سکر
مستغرق مستواری اند و بگراند
باز طائفه اند که از شانه مخرج
نفس بکلیت قلب نیزه زن
آمده و در صحن مقام صحو کلین
و تحقیق مقیم و مستقیم شده از همه
بالا ترازا و ملک علی بی من
رسم واد ملک هم مظهر حق تعالی
عن جمیع عباد الصادقین
و زقنا اتباعهم و سقنا من
شار بهم المار لعین و صلی الله
علی خیر خلقه استناد اکل و
امام الهدی محمد و آله اجمعین

الرساله السابقه ورد
الامداد بالاستقامه على الاراد

لا اله الا الله محمد رسول الله
از حکم بن عطاست رحمه الله عليه
اذا رايت عبده اقامه الله بوجود
انوار واداءه عليه باع طول
الامداد فلا تستحقن انيحه مولا
ان لم تر عليه سيار العاقرين في حجة
المحسين فلو لا دار المكان ورد
بندها خاص ابي جلال و
قسم اند مقربانده وابر از قربان
آنانند که از خطوفا واداءت خود
منسلخ شده اند و بر اختيار واداءت
مولى تعالى ايستاده و ابرار آنانکه
بقايای خطوفا واداءت در ايشان
باني مانده و بالکلیه فانی نشده اند
و مولى کريم تعالى و تقدس الشانرا
در مقام طاعت عبادت اقامت
نموده بر رفع درجات در دنيا و آخرت
تخصیص فرموده است لا یدلوا
نورانيت و يقين بایاتی شالی
حال ايشانست که اقتضای قیام
درین مقام کرده پس چون بنی تو
ای محبا طرب بنده را کادرا الله
سجانه در ادراد و اعمال برده
و توفیق اداست و تقامت بر
آنها بخشیده است دیگر و انچه
کم همین اگر چند سیاهی عارفان
و بخت مجانب خاص در ناصیه
حال او بنی و یقین ان که
آرزوی انجذابی در باطن او پیدا
شده که موجب نهوض مقتضی
ادامت وادامت روده اگر
آن وارد می بود و آن نور توفیق

رحمة الله عليه برسيدند خواجه عزيز کرکی و مولانا مخلص الدين معاصر بودند فرمود آن معلوم است
اما خواجه عزيز کرکی نیز سخت بزرگوار مردی بود بعد از ان فرمود در بایون بزرگان بسیار بودند
رحمة الله عليهم اجمعين

خواجه علی

مرید شیخ جلال الدین تبریزی بود و نعمت هم از ویافته مشهورست بکرات نقل است که چون
شیخ نظام الدین اولیا قدس سره تحصیل علم تمام کرد و والده او بدست خود رسید و دستاری از ان
بافیه و طعمای ترتیب داد و علما و مشائخ شهر را دعوت کرد شیخ نظام الدین دستار بر کف دست مبارک
کرده در مجلس درآمد و پیش شیخ علی نهاد و شیخ علی یک سر دستار بدست خود گرفت و دوم سر بدست
شیخ نظام الدین داد و آن دستار که امت بر سرست و سر در قدم خواجه علی نهاد و خواجه علی در اها
کرد که حق تعالی ترا از علمای دین گرداند و مآلها می همت برساند و قصه هدایت حال او ذکر شیخ
جلال الدین تبریزی معلوم شد شیخ جلال الدین او را در وقت رخصت فرمود که خلق بدایون را
در پناه تویی گذارم در خیر المجالس از شیخ نصیر الدین محمود نقل می کنند که فرمود در بایون و علی مولى بوده
علی مولى خرد و علی مولى بزرگ و این که مرید شیخ جلال الدین تبریزی است و او را در وقت لباس
دستار بر شیخ نظام الدین قدس سره طلبیدند علی مولى بزرگ است فرمود صاحب نفس بود و قبول
عظیم داشت فرمود که علی مولى هیچ ندانستی همین پنج وقت نماز گزاردی و بس با مصادق بود جمله
مشائخ و علما و خلق دیگر بدو تبرک می کردند پائی او می پوشیدند قبولی درو پیدا شده بود هر کادرا ویدی
تحقیق دانستی که مرد خداست رحمة الله عليه رحمة واسعة

خواجه حسن افغان

از مریدان شیخ بها و الدین زکریاست شیخ نظام الدین فرموده است که او صاحب ولایت بود
در غایت بزرگی و توفیق وی در کوی می گشت در مسجیدی رسید مودون تکبیر گفت امام پیش رفت خلقی
بجماعت پیوست خواجه حسن نیز درآمد و اقدار کرد چون نماز تمام شد و خلق بارگشت وی نزدیک
امام رفت و گفت ای خواجه تو در نماز شروع کردی و من تو پیوستم تو از جبابه می رفتی و بر دما
خریدی و بارگشتی و این برده به تبیان بردی و از انجا بکلتان آمدی من دنبال تو سرگشته شده
می گشتم آخر آنچه نماز است رحمة الله عليه

شیخ تقی الدین محمد

شیخ نظام الدین اولیای فرامیدی صاحب حال و دائم الاستغراق بود بمراقبه و راجع جزئی نبود و نمیدانست که این روز کدام روز است و این ماه کدام ماه است و قتی مردی بروی کاغذ آورد و گفت شیخ نام خود دین نویس قلم برداشت و تحیر باند خادم دانست که شیخ نام خود فراموش کرده است گفت نام شیخ محمد است بعده شیخ نام خود بران نوشت باز روزی درسی جمعه فته بود در مسجد رسید بایستاد و تحیر باند خادم دریافت که شیخ پائی راست خود فراموش کرده است خادم دست خود بر پائی راست شیخ نهاد و گفت پائی راست شیخ اینست بعده پائی است در مسجد نهاد

شیخ برهان الدین نسفی

درفوالم الفوادی گوید که وی دانشمندی کامل بود اگر شاگردی بخدمت او بیامدی تا چیزی بنحواندا و گفتی که اول بر من سه شرط بکن تا چیزی ترا بیاموزم از آن سه شرط اول اینست که طعام یک وقت خوری تا وعای علم خالی ماند شرط دوم آنست که ناغنه نکنی اگر یک روز ناغنه کنی دوم روز ترا سبق نگویم شرط سوم آنست چون مرا در راهی پیش آئی جلد همین سلام کنی و بگذری دست پا افتادن و تعظیم زیادت در میان راه نکنی -

مولانا علاء الدین اصولی بداولی

بغایت بزرگ بود و کامل بود و از استادان شیخ نظام الدین بود در خیر المجالس می نویسد که شیخ نظام الدین قدوسی پیش مولانا علاء الدین تمام کرد مولانا فرمود شیخ نظام الدین بعد از این دستار به بند خدمت شیخ سه چهار گز می می نسبت دستار میسر نبود و قصه تمام در ذکر خواجه علی مذکور شد در فوالم الفوادی گوید مولانا علاء الدین کودک بود در کوچی از کوچهای بدایون می گذشت شیخ جلال الدین تبریزی را قدس سره نظر بروی افتاد و رانجواند جامه خود که پوشیده بود و در پوشتاید آن همه اوصاف و اخلاق او از برکت آن بود آورده اند که او را کنیزکی بود نو برده مگر آن کنیزک می گریست مولانا پرسید که چرا می گریی گفت پسری دارم از وجه افتاده ام مولانا او را از خانه بیرون برد و بر سر راه مواشی که انا بنجا بود بگذاشت و فوالم الفوادی گوید که خواجه ذکره الله بالحق چون برین حرف رسید چشم پر آب کرد و فرمود که علمای ظاهرا این معنی را منکر باشند اما توان دانست که او چه کرد قبر او در بدایون است یزار و تبرک به در خیر المجالس می گوید که شیخ نصیر الدین محمود می فرمود که علاء الدین اصولی هرگز از کسی چیزی قبول نکردی مگر آنکه وقت حاجت کسی چیزی آوردی قدر حاجت ادوی بستدی و قتی خدمت مولانا را فاقه بود مولانا نشسته کنج راه می خرد

نمی یافت اقامت رود و مقامات بران صورت نمی یافت مولانا هانا الله اما همتی و لا صمتنا ولا صلینا بل کبر کراغتساب بجا حق و لو بوجه عام نموده لا بد که از وجوه تعلق و انتصاب مخصوص گشته است چه اگر باعث محبت تعظیم آنجناب در دلش پیدا کند هرگز تعلق و انتصاب از رفتن ایشان را اختیار نکردی پس حسب و اندازه و قصد و نیت می تعظیم آن جناب عایت تعظیم می لازم آید اهل لا اله الا الله همه مناسبات جناب حق اند سجا بهت است مت ایما نیا ایشان اگر چند فاسق و بکار باشند جائز نباشد لا تعفوه فانه محب الله و رسوله حجت آنست الا آنکه حدی که در شرح تعیین یافته نیاید عن الله و رسوله اقامت باید نمود بعلت آنکه نوعی و تنگ حرمت انتساب کرده و بر اهلک و اذلال خود اعانت نموده است و اقامت حد خاصه بر این خصوص باید که بی دخلت هوای نفس و تجاوز از حد محدود باشد و از بار از لعن و طعن و شتم محفوظ دارند تا موجب عود ضرری نگردد و اینجا است تضرع بعضی مردم بسبب تعرض باری با خصوص مقامات حد و در تعریف آن محبت اقامت حق است بلکه علت تجاوز از حق تسال الله السلام سیدی الشیخ ابو الحسن شاذلی رضی الله تعالی میفرماید اکرم المؤمنین من كانوا عصاة نه نین و اقم علیه لم یؤد

و درین اثنا مزین در آمد مولانا علما و الدین اصولی علیه الرحمة والغفران خواست که مزین فقر او طلاع یابد کنجاره میان دستار پنهان کرد مزین محاسن راست کرد مولانا دستار فرو آورد تا مخلوق شود و کنجاره بر زمین افتاد و روی آن مزین را از باکی از بزرگان عصر در میان نهاد و آن بزرگ چندین ماله و چند سبوی روغن و هزار استیل بخدمت مولانا فرستاد مولانا آن را قبول نکرد و باز گردانید بعد از آن آن مزین را بخود طلبید و ملاست کرد و گفت تو بار دیگر بر من نیایی بعد از آن مزین مردم را شفاعت آورد و شرط کرد که بعد ازین ستر در ایشان فاش نکند تا بار دیگر او را بخود راه داد رحمة الله علیه

شمس الملک

از سند و رافاضی روزگار بود و در زمان خود بفضل و علم متنازه شیخ نظام الدین در آوان تعلیم پیش او ملذذ کرده بود و مقامات حریری را یاد گرفته و اکثر علمای شهر شاگرد او بوده اند شیخ نظام الدین می فرماید چون من سبق نامدی کردم و در دیگر پیش او می رفتم می فرمود: آخر کم از آنکه گاه گاه است آتی و با کنی ننگا سی

تاج ز مردم که از شعر اردت بود بر لے او گفته است

سدر اکون بکام دل وستان شوی مستوفی سالک هندوستان شوی

قاضی جمال بد اوئی ملتانی

بزرگ بود شیخ نظام الدین فرمود که وقتی این بزرگ در خواب دید حضرت رسالت امسی اند علیه وسلم رسوا بد اوئی گویی که در وضعی شسته است و ضومی سازد چون بیدار شد بر فوران موضع رفت زمین تر شد دید گفت گور من همین جا بکاوید بعد از وفاتش پهلوان مقام دفن کردند رحمة الله علیه

شیخ صوفی بدنی

سلطان المشائخ می فرماید پیری بود در کتیل او را شیخ صوفی بدنی می گفتند او تارکی عظیم بود تا بجائی که ستر عورت هم داشت آنگاه فرمود که اگر کی سبوح را که بدان قوام باشد و خرقه جامه را که بدان عورت بپوشند تارک شود هم معاقب شود و او را ناهب بود که ازینها هم دور بود این چنین است در فوائد الفواد و در خیر المجالس نقل از شیخ نصیر الدین محمودی کند که فرمود صوفی بدنی ذوق طاعت بسیار داشت و مسجد بودی پیش محراب شب روز زمین نماز کردی دیگر هیچ نکردی خلق بسیار بر آمد و شد کردی روزی دشمنان آمده بودند از ایشان پرسید که در هشت نماز

و ابر هم رحمة لهم لا تعزاهم کنو
سیای عارفان و بهجت مجان
که فرموده است کدام است سیک
عارفان سه چیز است اول تصر
هست بر روی خود هم طلب او
و هم طلب از بویج حال فوج
ایشان بجانب خلق باشد نظر
بر غیر نفیقه در روز و در حال
و او هم صراط در پیش روی قلیل
و کثیر عارف همیشه صراط بود از
جهت علم و بعد مدت نمود
و غیر خود بر چیزی را بوی تعالی
ثالث فقط صراط بود و در هر
اسباب و عارف و بکون ابد
و راحت و هراست چون خود را
بنام تسلیم می نمود بدلی نیاز
گردانید ایشان را بخود از غیر خود
و منوی شد تمام احوال ایشان را
ازینجا دانسته شود که شیخ دلا
حسیت ان ولی الله الذی فی کل
الکتاب و هو یتولی القضاة الحین
و بهجت مجان نیز سه نشان دارد
نخستین و آتم ذکر نعمت ایشان
و صین دوم وجود شوق و عشق
تباوه و آیین سوم شکر و تحمیت
ببذل اکل در مضیات محبوب
و طلب قرب باوی اینها احوال
باطن است و آثار و انوار آن در
ظاهر نیز ظاهر بود از حسن اخلاق
و اعمال چنانکه گفته است
دلائل الحب لا یخفی علی احد
کمال المسک لا یخفی اذ اعتقاد
و هر طائفه از اهل تقرب مخصوص
اند با او اسعاد آتی و تسکین و در
امداد و محبب الاستعداد و آنچه بنبه

خواهد بود ایشان گفتند که آن دایره جزا است آنجا خوردن و تاتع کردن بیش نباشد هر عبادت که هست
 در دنیا است صوفی بدینی چون شنید که در شب نماز بخوابد بود گفت مرا آن شبست چکار می آید که
 در آن نماز نباشد و لفظی گفت بزبان هندی که آن را تو آن گفت بعد در وقت قلب سخن پند فرمودم
 که مردی بود بر صوفی بدینی بیامی صوفی روزی بالای بلندی میرفت با دو غیب ملاقات کرد از او
 پرسید که صوفی بدینی چگونه کسی است مرغیب گفت که مردی بزرگ است اما افسوس همین قدر
 گفت باز در حال مستغفر شد و گفت استغفر الله آن مرد بر صوفی بدینی آمد آغاز کرد آن روز که آن
 مرغیب گفت اما افسوس چه بود گفت اگر در حال مستغفر نشدی او را چنان از بالای بلندی
 فرود انداختی که گردن او شکستی حکایت دیگر فرمود که در آن وقت که او مشغول شدی حالی پیدا
 شدی که سر جدا و دست جدا و پایی جدا گشتی یکی پرسید که صوفی بدینی کدام وقت بود فرمود در
 عهد دولت شیخ الاسلام فرید الدین بود قدس سره گویند هرگز کسی ندیده است که زراعی برگردد گنبد
 او بنشیند یا بروی بگذرد و الله اعلم و در مردم مشهور است که خواجه قطب الدین و شیخ صوفی بدینی
 بدست سلطان چنگیز خانی اسیر افتاده بودند روزی تمام بندها گرسنه و تشنه بودند بطریق خرق
 حادث خواجه کاک از بغل بیرون می آورد و شیخ صوفی کوزه آب بنام بندها میدادند و از آن باز
 نمیدادند یکی لقب افتاد و شیخ صوفی را بدینی که بزبان هندی می گویند مرد است و در ذکر خواجه معلوم شد
 که وی را نسبت بکاک چرامی گفتند رحمة الله تعالی علیه

شیخ شهاب الدین

خطیب یا نسوی شیخ نظام الدین اولیای فرایده دی عزیز کسی بود در شب سوره بقره بخواندی
 انگاه در خواب شدی تا حکایت کرد که شبی این سوره می خواندم از گوشه خانه آواز برآمد بلیت
 داری سرا و گرد دور از بر ما | مادوست کیشم تو نداری سرا | اهل خانه همه خفته بودند حیران
 ایمانند که این که می گوید و در خانه کسی نبود که این معنی از و صادر شود تا بار دیگر نیز شنید فرمود که وی
 مناجات کردی خداوند امن بسیار عهد ترا بوقار رسانیده ام امید میدارم که تو هم عهد مرا بوقارسانی
 که وقت نقل من بچکس با من نباشد ملک الموت و فرشته دیگر همین من باشم و تو آخرینان
 رفت که می خواست رحمة الله علیه -

شیخ اسد داونی

شیخ نظام الدین می فرماید که وی از دوستان من بود و عظیم صلح بود و معتقد در ایشان ابدال

مسدود زنجار علی بن عثمان
 سوزانیه و جلیات با نیه بلکه
 تمامه و اندوخته و مایه و دیوانه
 تهنیت و استعداده و قابلیت
 اوست و آنچه درین مقام که
 غرض بدان متعلق است میان
 توان کرد سه چیز است اول
 خالی شدن دل از حلقه های سوسا
 حق و حصول این تهتال بعلم
 و طاعات بود چه اگر نفس را
 بکار حق مشغول نداشتی غفل
 گردانده می ترا بکار خود پس هرگز
 این استعداد بیشتر ادا و با این
 حال اکثر او و زمانی عمارت
 دل معرفت حق و محبت وی
 حصول این بدوام ذکر فکر صبر
 و حبس دل بران بود و انگشت
 و اقامت بران حصول این
 بنسب حال غیر منفک دوام
 حضور در جناب قرب باشد شیخ
 ابو محمد عبد السلام بن شیش شیخ
 ابوالحسن شاذلی وصیت فرمود
 لازم گیر بنحو دایم یک در که
 اسقاط هوا و اثبات محبت مولی
 ست تقالی محبت هرگز نگذارد
 که محب البقر محبوب مشغول از
 وقف و آنست که عمار کار و حلا
 حال او این باشد تا اعمال او
 از حقیقت کز ناشی است از قلب
 وی صدور یابد و هرگز منقطع نشود
 و الله اعلم بهم صاحب حکم میفرماید
 الباری تعالی ال الاخره والاولی
 بطوری انظروا هذه الدار واولی
 ما یلقی به الا یتخلف و یجود سیرایه
 محل و روحنا و تربیت اب علی

دار آخرت است و دنیا جای عمل
و اجتهاد است ترا اینجا برای آن
فرستاده اند که عمل کنی و حق
خدمت بجا آوری و در مجاهدت
کوشی و ما خلقت الجن و الانس
الا ليعبدون و بجای پاداش
عمل و مقام شاهانه آنجا است
اینجا اگر چیزی روی نماید نمونه
انسان خواهد بود و باید که اعتنا
و اهتمام ماقبل بوجود چیزی
بود که وجود آن عطفی ندارد و آن
در دو عمل است که با نطوای این
و از منظری و لغتای این خانه
منقطع است فردا قیامت صرتی
بالا تر از این نباشد که چرا عمل
در دنیا نکردند و اگر کردند چرا زیاده
از آن نکردند و در خیرست لایاتی
علی العبد ساعده لایه ذکر امیدینها
الاکات علی حشره یوم القيمة
امام سنن البیرونی رضی الله تعالی
عنه گوید اقوامی را در یافتیم که
بر اوقات و ساعات خود ترشیدند
تر و نگاهبان تر بودند از شمار
در اجماع و دین خود یعنی چنانچه
شمار هم دنیا را خود را خرج
نمی کشیدند و در آنچه نفع شما عائد
نگرد و ایشان نیز ساعات اوقات
را صرف نمی کنند الا در عملی که
نفع کند ایشان را و بهترین جزا
که صادق در دنیا طالب آن بود
توفیق فریضه است زیادت
قطعش بدان مشایخ فرموده اند
قدس الله تعالی اسرارهم کن
طالب الاستقامت لا یکن
طالب الکرامه فان مولاک

صفت اگر چه پامی بود همه روز در تحقیق مسائل شرعی مشغول می بود و فرمود که چون وی از دنیا رحلت
کرد من شبی بعد از موت او را در خواب دیدم همچنان بر حکم معهود از من مسائل و احکام می پرسید
و او را گفتم این که تویی پرستی در حالت حیات کار آید آخر نه تو مرده چون این سخن بگفتم مرا گفت تو
اولیا و خدا را مرده می گویی رحمة الله علیه -

شیخ قاضی منہاج جرجانی

صاحب طبقات ناصری بزرگ بود و از افاضل و زکا را ز اهل وجد و سماع بود چون قاضی
شد این کار استقامت گرفت شیخ نظام الدین می فرماید که من هر دو شنبه در تذکیر او بر فتمی تا روز
در تذکیر او بودم این رباعی بگفت **رباعی** | لب بلب لعل لبران بخش کردن
و اینک سر زلف مشوش کردن | امروز خوش است لیکم از خوشیست | خود را چو خسی طعمه آتش کردن
من چون این بیت شنیدم بجزو گوشتم با عتبه بایست تا بخور باز آدم رحمة الله تعالی -

مولانا احمد حافظ

مردی دانشمند بود و مرد خدای بود شیخ نظام الدین اولیا قدس سره می فرمایند که وقتی مرا عزیمت
زیارت شیخ فرید الحق والدین قدس سره بود در حد و دسری او را با من ملاقات واقع شد مرا گفت
چون بروی تیر که شیخ برسی سلام من برسانی و بگویی که من دنیا نمی طلبم طالبان آن بسیارند
و عقبی نیز همان حکم دارد همین می خواهم که توفیق مسلمانان تحقیقی بالصالحین رحمة الله علیه -

طیبت رسوم

از دانه شیخ نصیر الدین محمود چراغ دہلی و اہل زمان ایشان و ہکذا اعلیٰ ذالترتیب الی عصرنا
ہذا رحمة الله علیہم اجمعین -

شیخ نصیر الدین محمود

اشہر و اعظم خلفای شیخ نظام الدین اولیاست و صاحب سزو وارث احوال او و ولایت
دہلی بعد از شیخ نظام الدین بوی انتقال یافت و بغایت اتباع شیخ داشت و طریقہ او فقر و صبر
و رضا و تسلیم بود نقل است کہ روزی با میر خسرو کہ محرم خلوت خاص شیخ نظام الدین بود
التماس کرد کہ از وی بخدمت شیخ عرض کند کہ من بنده در او دہ می باشم و از سبب مزاحمت خلق

بر دست بنده سبب فتحی غیب
است و هر که قیام نمود و بطاعت
و معاملات بشرط ادب بکشد و مشق
بروی ابواب غیوب انتهی گفت
بنده مسکین نور الله علیه بنده
مانا که مراد شیخ رضی الله عنه از غیبه
آنها خواهد بود که بدان در غیب
ایمان آورده است این چنین
فتح و کشف مبارک است و موجب
سعادت و مطلوب صادقان راه
است و الا کشف کائنات که نه
موجب این معنی گردد و قصد نمود
و تواند کرد در آخر و بال جاها ملک
گردد سؤال بعد العاقبة شیخ در آن
با تخریر فرمود باید که هر فضیلتی که از
عمل نظر آید و بصحت پیوندد
کم از آن نباشد که یکبار در عملش
در آید تا باری از عالمات آن
باشید این قدر بس است و الله اعلم
بصلوات الیه المرجع المصیر المآب
الرساله الشامه عایه الانصار
والاعتدال فی عقائد الصوفیه
من ارباب الاحوال
لا اله الا الله محمد رسول الله
الحمد لله رب العالمین و محب
التقین و دلیل العاقین و صلوات
والسلام علی سیدنا و مولانا محمد
باوی السبیل و سید الرسل و امام
الکل و علی آله و صحابه و انجم اله
لمن اهتمدی و اوله الحق لمن
اتقیدی و علی التابعین لهم باحسان
المحققین آثارهم بفتی تحقیق
و الاعرفان ما بعد مکتوب مرغوب
فیصحت اسلوب رسید

و در آن بسیار الفاظ است که مناسب اقوال ایشان نیست بعد فرمود که شیخ نظام الدین می فرمود
که من هیچ کتابی نه بنشته ایم زیرا که شیخ الاسلام فرید الدین و شیخ الاسلام قطب الدین و از خود اچکان
چشت هیچ شخصه تصنیف نکرده است نقل است که روزی بعضی از مریدان شیخ نظام الدین
اولیا مجلسی داشتند و از وفات زمان سرودی می شنیدند شیخ نصیر الدین محمود در مجلس بود و برخاست
تا بر آید اربابان کلیف مستن کردند گفت خلاف سنت است گفتند از سماع منکر شدی و از مشرب
پیر گشتی گفت حجت نمی شود دلیل از کتاب و حدیث می باید بعضی از غرض گویان این سخن بخت
شیخ رسانیدند که شیخ محمود چنین می گوید شیخ را صدق معامله او معلوم بود فرمود راست می گوید حق
آنست که او می گوید در سیرالاولیای فوسید که در مجلس شیخ نظام الدین مزامیر نبود و تصنیف نکردی
و اگر کسی از اربابان چیزی بخدمت او میرسانید که مزامیر می شنود منع می کرد و می گفت خوب نمی کند و در
خیر المجالس می گوید غیری بخدمت شیخ نصیر الدین محمود در آنجا ذکر که بکار او باشد که مزامیر در جمیع
باشد و وقت و مای و باب و صفویان رقص کنند و بفرمودند که مزامیر با جماع مباح نیست اگر کسی از
از طریقت بقیه باری در شریعت باشد اگر از شریعت هم بقیه بکار و در اول در سماع اختلاف است
نزدیک علماء با چندین شرط مباح اهل آن را اما مزامیر با جماع حرام است در جماع الکلم می نویسد که
روزی بندگان شیخ نصیر الدین محمود در آنجا گفت اهرین بیت ذوق به کمال گرفت بملیت
جفا بر عاشقان گفته ننخواهم کرد هم کردی قلم بریدلان گفته ننخواهم راند هم راندی
مولانا معیشت شاعر رساله پرداخت و ذکر این مجلس تمام در آن رساله کرد و برین معنی که این بیت هیچ
حقیقت نمی تواند برد اگر چه روحانست بخداوند عزوجل نسبت کردن کفر لازم آید این و مثل این
چند کلمه جمع کرد و بر مولانا معین الدین عراقی برداشت و برگرفت پیش شیخ فرستاد شیخ آن را دید مولانا
معین الدین را بخود طلبید و این رساله بدست او داد و هیچ گفت و دستار و دراع پوشانید و باز خوانید
روزی دیگر سماع بود بندگان خواجهرین بیت بسیاری رقصید و اضطراب می کردند با ع
ما طبل بخانه دوش بیاک ندیم عالی علمش بر سر فلاک زدیم از بهر یک معجزه می خواره
صد بار کلاه توبه بر خاک ندیم بعد اضطراب بسیار بر بالای بام رفت نشست فرمود معیشت را
طلبید مولانا معیشت از دست رفت و پیش ایستاده کردند و گفت هان مولانا بنویس که این جاجه
جمل بود این سخن گفت و مولانا را باز گردانید باز مولانا در خانقاه نیامد و زود فوت شد و نیز نقل
است که شیخ نصیر الدین محمود می فرمود من چه لائقم که شیخی کنم امروز خود این کار بازی بچکان شد
بعد از آن این بیت شیخ سنائی خواند بملیت
ازین آئین بیدیان پشیمانی پشیمانی
می فرمود غم ایان باید خورد و در پی کرامت

نباید بود و نیز می فرمود که حیرانم که خلق بی مشاهد چگونگی میزند نقل است از امیر سید محمد کیسودر از که فرمود
 یکبار در زمان حیات خواجه مالدی امساک باران شد خواجه برای استسقایرون آمد تضرع و زاری نماز
 و دعای که از سلف مرویست همه کرد و هیچ راه و روی پیدا نبود تا آنکه باز گشتند آن روز پای بوس
 بندگی خواجه کردم فرمودند تو آنجا بنودی عرض شد ششم صدقه خواجه بودم گفت دیدی که امروز را چنین
 و چنان می گویند و خلق برای پناهند و بنال مای گیرند هر چه کردم هیچ را بچیزی نخرید آخر الامر چه کنیم
 نخل شدیم و باز گشتیم نیز فرمود که بندگی خواجه می فرمودند که من کوک بودم در مسجد پیش معلم مکران
 می خواندم در مسجد درخت آزاد بود زانمی آمد بران نشست هر چه آن زانغ با و از خودی گفت من فهم
 می کردم در خیر المجلد مسطور است که عزیزی سوال کرد حالی که درویشان را می باشد از کجاست چگونگی
 است فرمود و حال نتیجه صحت اعمال است و عمل بر دو نوع است عمل جوارح و آن معلوم است و عمل
 قلب و آن عمل را مراقبه خوانند و مراقبه آن تلازم قلبیک علم بان الله ناظر الیک بعده فرمود اول انوار
 از عالم علوی نازل می شود بر ارواح بعده اثر آن ظاهر می شود بر قلوب بعده بر جوارح و جوارح متابع
 قلب است چون قلب متحرک شود جوارح نیز در حرکت می آید باز همان عزیز سوال کرد که در عوارف صاحب
 حال را متوسط گفته است و آن روایت از عوارف نقل کرد که المبتدی صاحب وقت المتوسط صاحب
 حال و المنتهی صاحب انفاس عزیزان دیگر از این سخن مشکل شد استفسار کردند خدمت خواجه سلمه الله
 اول توجه بدان سائل کرده فرمود که شما باری بگوئید که درین محل چه شنیده اید شما عوارف خوانده اید او
 سخنی نگفت خدمت خواجه ذکره الله بالخیر افادت فرمود و المبتدی صاحب وقت صاحب وقت چه
 باشد یعنی صوفی که وقت خویش را غنیمت دارد که جز این وقت دیگر را هم پانیا هم پس آنکس که بداند
 وقت من همین است وقت خود را غنیمت دارد و تلباوه یا بصلوة یا بذكر یا بفکر و چون سالک است حفظ اوقات
 مستقیم شد و اوقات معمولی داشت و استقامت یافت امید باشد که صاحب حال شود و مواهب نتیجه
 بمکاسب است و آن حال اثر انوار است که از عالم علوی بر ارواح نازل می شود و بعده اثر آن بر قلوب
 میرسد و بجوارح میرایت می کند و حال بر طریق دوام نباشد و اگر حال را دوام باشد آن خود مقام گردیده
 فرمود منتی صاحب انفاس است فرمود در باب طریقت معنی دیگر گفته اند یعنی هر چه او بگوید و بر نفس
 او رود حق تعالی همان کند تعبده فرمود که این تعلق صطلح دارد در صطلح شایع صاحب وقت کسی گویند
 که وقتی از اوقات او حال پیدا شود و اما غالب نباشد المبتدی صاحب وقت این باشد و المتوسط صاحب
 حال که صاحب حال کسی را گویند که حال او را غالب باشد یعنی در اکثر اوقات او را حال باشد و المنتهی
 صاحب انفاس صاحب انفاس کسی را گویند که حال مقارن انفاس او باشد هیچ نفسی نزنند که حال مقارن
 نفس او نباشد چنانست که حال او را مقام شود و بعد نفس بر آورد و این حدیث فرموده علیه السلام

و بطالوا آن مشرق شد از انصاف
 آن و فوائد کتاب مآت لصفاکه
 مصحوب مکتوب ارسال داشته
 بودند بهر مند و مستفید گشت
 در نعمت پروردگار که چنان حال
 وظیفه شکر گزاری بجای آورد که با
 درین روزگار جامع هستند که
 بقول و فعل تحریض و ترغیب بر
 متابعت سنت سید الانبیا
 صلوات الله و سلامه علیه و علیهم
 می نمایند و از معتدلت و مستعدت
 اجتناب نموده دیگران این مزین
 و نبی میفرمایند الحمد لله علی
 جمیع نعمه و نساله اللعزیز من فضله
 و کرمه و لکن چون در ضمن مکتوب
 در باب شایع صوفیه قدس الله تعالی
 اسرار هم در دو و احکار غلو و افراط
 مشاهده افتاد تنبیه بر رعایت
 طریق وسط و اعتدال که حقیقت
 معنی کمال است از لوازم وقت
 و حال محبت و بیعت نمود و معبود
 خواهند داشت از وضع و همت
 فاجلی به بیات است که طریق توهم
 و هیچ مستقیم اعتقاد و عمل طریقا
 سلف صالح است که موافق
 کتاب الله و سنت رسول الله
 در هر چه موافق کتاب و سنت
 باشد باطل از حلی قبول عاقل
 است و از بعضی شایع از راه
 احوال نیز هر که بجهت طمع و سکر
 و غلبه حال نه برین موال تعالی
 آورده محل اعتدال و مستحق اتباع
 نیست فاحش حق ان قبیح و
 ما ذی بعد الحق الا الضلال و لکن
 انچه طریق فقر و ارباب این

این بیان علم خود معانی و بیان بود اما بیان مشایخ آنست که آنکه مجاهد خواهد کرد ازین سه خانی نیست
یا از ترس و ورنه و یا امید بهشت مجاهد خواهد کرد و یا برای خاص ذات پاک حق جل ذکره آن مجاهد
شده باشد و این فی الله باشد این باید که سخت تر باشد تا حق مجاهد بجای آورده شود و جاهد فی الله
حق جاهد فرموده مطلوب نمیدانند از آن مجاهد اختیار نمی کنند فرمود قبول اعمال موقوف است
بر جبهه یعنی هر عملی که می کنند تا جذب در نیامده است قبول نیست چون جذب نامزد حال او باشد هر عملی که
کند قبول باشد و آن جذب را وقت معین نیست و صبی باشد یا در جوانی یا در شیخوخت اما جذب را امر است
جذب عوام توفیق یافتن است در اعمال و جذب خواص توجه قلب است بسوی حق مع انقطاع عما سواه
پرسیده که اول شب فاضلتر است یا آخر فرمود که در حدیث آمده است سال رسول الله صلی الله علیه
وسلم عن جبریل افضل الاوقات فقال لا ادری ولكن اذا مضی نصف الليل تبعه الملائكة و تهنأ العرش
ان لم یکن فی ایامهم حکم نفحات الافتعروضوا لها فرمود رایت ربی لیلۃ المعراج فی احسن صورة رسول الله صلی الله علیه
صورت خود را مراد داشته است ای و کنت فی احسن صورة لما یقول رایت اسدا را کبابی و کنت
را کبابی یعنی آن زمان صورت من نیکوترین صورتها بود زیرا که معراج بود و ملاقات انبیا بود و بشارت نزول
نور و قرب رسیده بود هر آینه حسنی و جمالی در حدیث پاک رسول علیه السلام پیدا آمده بود و جواب دوم
مراد از ربی سیدیت ای رایت سیدی جبریل فی احسن صورة روا باشد که رب گویند و سید خوانند
استشهاد قبول ابی هریره آورد و وقتی می گفت رایت ربی فی ذلک المدة میثی و علیه حلة حمراء و فی
رجلیه نعلان قالوا لا کفرت بعد الایمان فتبسم و قال رایت ربی ای سیدی احسن رضی الله عنه چون
سخن در صورت افتاد پرسیدند ان الله خلقنا علی صورته چه باشد فرمود با عا د است آدم پر اک صورت
آدم چنانچه آفریده شده بود در قد و بالا هم بران صورت بود و خلاص صورت آدمیان زیرا که آدمی اول
کودک بود و بعد جوان بعد پیر فاما آدم بر یک صورت بود و تبدیل در وی نبود و از جمله فضلاء عصر که در
حلقه ارواح شیخ نصیر الدین محمود آمده بود و مولانا منظره کرده است و فضیلت و بلاغت فصاحت از
متفردان روزگار بود و بانواع مرام و اشتقاق شیخ مخصوص قصیده دارد در مدح وی که بعضی بیات او این است

قال اختلف فیمن الکفر الی
القطیبة قبل ان تخرج قال التسلیم
قلت لان فی تکفیر خطا و عظمیه
ربا ما و علی صاحبہ بالضرر من
جهنم اتبع الساع طبعها و موتها
والله اعلم انتی و تیز در کتاب مذکور
می نویسد بنی العلم علی لیس و تحقیق
و بنی الحال علی التسلیم و تصدیق
فاذا تکلم العارف من حیث العلم
نظری قوله با صلا من الکتاب
ولسته و انما السلف لان
العلم معتبر با صلا و اذا تکلم
من حیث الحال سلم له ذوقه
اذ لا یوصل الیه الا بشد فهو معتبر
بوجدانه فی العلم به مستند لامانة
صاحبهم الا قد تدعی بعد اعموم
حکم الانی حق شده و نیز می گوید
یعبر الفرع با صلا و قاعدته فان
وافق قبل الا لا و علی بنی الله ان
تامل و اوائل علیه ان قبل او سلم
لان جلبت مرتبه علیا و دایمتم
هو غیر قاصح فی الاصل لان صلا
الفاصل الیه یعود و لا یقبح فی
صلاح الصالح شایفا فظلا و غیره
کامل الامور من الاصولین
و کالمطعون علیهم من المتفقین
یرد قولهم بکتب فاعلم و لا یرک
المنزب الحق الثابت بستم
له و ظهور هم فیه و الله اعلم و تیز
میرزا بد قال شیخا ابوالعباس
الحضری بعد کلام ذکره الحاجد
لمن یوحی الیه شی من هذا الکلام
و ایضا یفرح و خدو سلمه حاجد
باب التضعیف و التقصیر و سلطانه
و هو من ایمان انما فی حق من

دوش آن زمان که از افق مغرب نشا
دور زمین نشاء بر آورد بر سما
بادی بر آمد از لب دریا که دوش
بنشست با و بر در آمد با بنجلا
فراش صنعا زید قدرت بر آورد
گویی پیام دوست همین در رضا

خورشید خواند سوره و انجم ادا هو ی
گفتی مگر که یوسف خورشید شد بجا
گرد سیاه سر سره همی ریخت برضا
لیک یک ستاره بر سر گردون فروغ ادا
قد یلها می نور برین نیلگون قبا
گر گیمای دولت جاویدت آرد و

شمع فلک بانه فرو برد اندر آفتاب
که یختری چو دیده یعقوب شد مباد
چون ساعتی و از شب بخور بر گشت
چون در بهشت طلعت تابان اتقیا
می جست نرم نرم نسیم از کنار باغ
یا گلشن بهشت ازین شلخی تا

<p>یفهم شیان ذلک فهو لقوة ایمان معه والتسلع دائرة علمه اشهدده اسع سواد کان معه نورا وظلمة تجب انی القلوب من الودائع الموضوعة علی امی صفة کانت و هذا شیء معروف مفهوم انتهى وقال والتوقف فی محل الاشتباه مطلوب کذا فیما بین وجه من غرر وغیر بنی الطريق علی ترجیح الظن الحسن عند موجه وان ظهر معارض وقال توهم ما وی الیه الاجتهاد جزیم بنهم ام الباطن الی العدد من ثم اختلف فی جملة من الصوفیة کابن الفارض وابن جلال و بعضیة الکسانی وابن دواسکین و بن اسحق التلمیذی و التستری وابن سبعین و الحامی و الدجانی شیخ ابن عربیت و غنار شیخ جلال الدین سیوطی کما از علماء متأخرین حدیث است در شان شیخ است که اعتقاد ولایت و تحریم النظر فی کتبه و تحریم نظر و کتب ایشان خود مذکور ایشان است می گوید و نحن قوم یمحون النظر فی کتبه الا لمن اذن و می گویند که شیخ محمد الدین زکریا صاحب القاموس و کتاب اصراط المستقیم در روح و تعظیم وی مبالغه کرده در انصاف و ذات از وی کتابی تصنیف کرده و مناقب و مقامات او را بیان نموده است ولیکن شیخ ذکرة الله بالخیر می فرمود که درین کتاب مانند این کتاب نهم نیست شکر اندود</p>	<p>جسمت خشی نگر نفسی خواجه نوبها باری به ار این سرخاکی زیر پیا و در مشی شیخ نصیر الدین محمود گفته است که ام دل که ز خون گشت از جگر خورای و فاز عالم فانی بجو که مشهور اند دقیقه است من از زبان فرخاری چه دانی آنکه در اوراق کاغذ غیب فلک شمنی آید به پیشین یاری بقایقای خدایت ملک ملک خدا که برگزشت با جبر او ز بسیاری بقیه صفت و یادگار اهل کرم بحق نعمت قرآن دولت تباری که روح عظم آن شیخ پیشوای کرم مجاور رسل و انبیاء مختاری</p>	<p>جانت سے شمر نظر شیخ کیمیا والا نصیر ملت دین و دل که هست کجا بجام طرب مجلسی بنا کردند فلک بخیره کشی اختران بغدادی تو امی عزیز که در ملک مال غروی تضایع نقش بر آرد ز فلک جباری چو وقت آن برسد بچکس نگر دوست که نیست قائم و دائم کسی بجز باری جهان با تم خواجه نصیر دین محمود که کرد ختم خلافت بملک دینداری بر حمت تو که عام ست در جهان بانی که مقتدای جهان بوده است اخباری بساط صحن ده از طلهای فردوسی</p>	<p>بردست او اگر نتوانی نهاد دست نعم النصیر از پس یزدان بردن را زد و محنت این نه سپهر نگاری که از سپهر یارید سنگ تماری خرمینه است سپهر نفوس انسانی مباش این اگر عاقلی بهشیاری زمانه صلح کند بادل تو یا خصم ملک بملکی نه سپاه سالاری زدست چرخ ندانم کجا کنم فریاد هزار گونه فغان کرد فوج وزاری همینا ملکا منعماحت داوودا بعزت تو که خاص ست در جهان بانی ندیم قربت و کن غریق رحمت عیش غلات قبر کن از پردای غفاری</p>
<p>و حمید شاعر قلند رجاء کتاب خیر المجالس نیز از خدمتگاران و حاضران مجلس اوست در اصل مرید شیخ نظام الحق والدین است گاهی همراه پدر در خدمت میر سید محمد خلیل شریفیش مشرف می شد و صحبت بعضی از خلفای شیخ آنچه مقتضای قابلیت و استعداد او باشد استفاده کرد اگر چه شعرا و ازان قبیل است که او را توان با وی یاد کرد ولیکن باین نام مشهور شده و بیشتر شهرت او با حمید قلندر است اول در خدمت مولانا برهان الدین غریب بود و جمله از ملفوظات او جمع آورده بعد از ان در ملازمت شیخ نصیر الدین محمود افتاد و از ملفوظات وی نیز جمع نمود و آنرا خیر المجالس نام نهاد و ابتدای تالیف در سنه خمس و خمیس و ثلثمائة بود و تمام آن درست و خمیسین احوال و حکایات را ساده نوشته و به تفصیل نوشته است رحمة الله علیه</p>	<p>و حمید شاعر قلند رجاء کتاب خیر المجالس نیز از خدمتگاران و حاضران مجلس اوست در اصل مرید شیخ نظام الحق والدین است گاهی همراه پدر در خدمت میر سید محمد خلیل شریفیش مشرف می شد و صحبت بعضی از خلفای شیخ آنچه مقتضای قابلیت و استعداد او باشد استفاده کرد اگر چه شعرا و ازان قبیل است که او را توان با وی یاد کرد ولیکن باین نام مشهور شده و بیشتر شهرت او با حمید قلندر است اول در خدمت مولانا برهان الدین غریب بود و جمله از ملفوظات او جمع آورده بعد از ان در ملازمت شیخ نصیر الدین محمود افتاد و از ملفوظات وی نیز جمع نمود و آنرا خیر المجالس نام نهاد و ابتدای تالیف در سنه خمس و خمیس و ثلثمائة بود و تمام آن درست و خمیسین احوال و حکایات را ساده نوشته و به تفصیل نوشته است رحمة الله علیه</p>	<p>و حمید شاعر قلند رجاء کتاب خیر المجالس نیز از خدمتگاران و حاضران مجلس اوست در اصل مرید شیخ نظام الحق والدین است گاهی همراه پدر در خدمت میر سید محمد خلیل شریفیش مشرف می شد و صحبت بعضی از خلفای شیخ آنچه مقتضای قابلیت و استعداد او باشد استفاده کرد اگر چه شعرا و ازان قبیل است که او را توان با وی یاد کرد ولیکن باین نام مشهور شده و بیشتر شهرت او با حمید قلندر است اول در خدمت مولانا برهان الدین غریب بود و جمله از ملفوظات او جمع آورده بعد از ان در ملازمت شیخ نصیر الدین محمود افتاد و از ملفوظات وی نیز جمع نمود و آنرا خیر المجالس نام نهاد و ابتدای تالیف در سنه خمس و خمیس و ثلثمائة بود و تمام آن درست و خمیسین احوال و حکایات را ساده نوشته و به تفصیل نوشته است رحمة الله علیه</p>	<p>و حمید شاعر قلند رجاء کتاب خیر المجالس نیز از خدمتگاران و حاضران مجلس اوست در اصل مرید شیخ نظام الحق والدین است گاهی همراه پدر در خدمت میر سید محمد خلیل شریفیش مشرف می شد و صحبت بعضی از خلفای شیخ آنچه مقتضای قابلیت و استعداد او باشد استفاده کرد اگر چه شعرا و ازان قبیل است که او را توان با وی یاد کرد ولیکن باین نام مشهور شده و بیشتر شهرت او با حمید قلندر است اول در خدمت مولانا برهان الدین غریب بود و جمله از ملفوظات او جمع آورده بعد از ان در ملازمت شیخ نصیر الدین محمود افتاد و از ملفوظات وی نیز جمع نمود و آنرا خیر المجالس نام نهاد و ابتدای تالیف در سنه خمس و خمیس و ثلثمائة بود و تمام آن درست و خمیسین احوال و حکایات را ساده نوشته و به تفصیل نوشته است رحمة الله علیه</p>
<p>المشهور باخی سراج از مشاهیر خلفای شیخ نظام الدین اولیاست قدس سره آنچه از سلاسل مریدان شیخ دین دیا مشهور است سلسله او سلسله شیخ نصیر الدین محمود است و وی از عنفوان شباب که مهنوز موسی ریش آغاز نشده بود در حلقه ارادت شیخ در آمده بود و در سنگ خد متسکaran پرورش یافته بعد از چند سال برای دیدن والده بمقام کنونی که الآن بکوه مشهور است میرفت و باز بنجد مت</p>	<p>المشهور باخی سراج از مشاهیر خلفای شیخ نظام الدین اولیاست قدس سره آنچه از سلاسل مریدان شیخ دین دیا مشهور است سلسله او سلسله شیخ نصیر الدین محمود است و وی از عنفوان شباب که مهنوز موسی ریش آغاز نشده بود در حلقه ارادت شیخ در آمده بود و در سنگ خد متسکaran پرورش یافته بعد از چند سال برای دیدن والده بمقام کنونی که الآن بکوه مشهور است میرفت و باز بنجد مت</p>	<p>المشهور باخی سراج از مشاهیر خلفای شیخ نظام الدین اولیاست قدس سره آنچه از سلاسل مریدان شیخ دین دیا مشهور است سلسله او سلسله شیخ نصیر الدین محمود است و وی از عنفوان شباب که مهنوز موسی ریش آغاز نشده بود در حلقه ارادت شیخ در آمده بود و در سنگ خد متسکaran پرورش یافته بعد از چند سال برای دیدن والده بمقام کنونی که الآن بکوه مشهور است میرفت و باز بنجد مت</p>	<p>المشهور باخی سراج از مشاهیر خلفای شیخ نظام الدین اولیاست قدس سره آنچه از سلاسل مریدان شیخ دین دیا مشهور است سلسله او سلسله شیخ نصیر الدین محمود است و وی از عنفوان شباب که مهنوز موسی ریش آغاز نشده بود در حلقه ارادت شیخ در آمده بود و در سنگ خد متسکaran پرورش یافته بعد از چند سال برای دیدن والده بمقام کنونی که الآن بکوه مشهور است میرفت و باز بنجد مت</p>

شیخ سراج الدین عثمان

میرسید و در وقت عطا خلافت او را شیخ فرمود که اول درجه درین کار علم است او را چندان نصیبی از علم نیست مولانا فخرالدین زراوی عرض کرد که او را در شش ماه عالم می کنم بعد از آن در خدمت مولانا فخرالدین زراوی تعلم کرد و مولانا برای او تصریفی تصنیف کرد و او را عثمانی نام نهاد بعد از آن پیش مولانا کریم الدین کافیه مفصل قدوری و مجمع البحرین تحقیق کرد و بعد از نقل شیخ نظام الدین قدس سره سه سال دیگر تعلم کرد و بعضی کتب از کتابخانه شیخ که وقت بود و جاهها و خلافت نامه که از خدمت شیخ یافته بود با خود برد و آن دیار را بحال ولایت خود بسیار است و در باب او نفس شیخ چنین رفته بود که او ائمه هندستان است نقل است که او بعضی جاهها را که از خدمت پیر یافته بود دفن کرد و بران گوری ساخت و در وقت رحلت وصیت کرد که مراد پریان گورجاها دفن کنند بعد از نقل او همچنین کردند خلفای او و دیار گور مشهور اند و الی یومنا موجود مقام او نیز در آن دیار است رحمة الله علیه در ملفوظات شیخ حسام الدین پوری می نویسند که دروشی سروروی همان شیخ سراج الدین عثمان او دهمی شد چون شب شد بعد از نماز خفتن شیخ سراج الدین جامه از تن برکنند و بر بستر افتاد آن درویش تمام شب بنماز مشغول بود چون بامداد شیخ برخاست و بوضوی شب نماز کرد درویش گفت عجب کاری که تمام شب در خواب بودی و نماز بامدادی وضو کردی شیخ او را تو اضع بسیار نمود و فرمود شما بزرگید تمام شب کار کردید و ما کمال داریم و در در پی آن کلاه است گاهسانی سیکریم

شیخ قطب الدین منور

پیر شیخ برهان الدین بن شیخ جمال الدین هانسی است وی از اعظم خلفای شیخ نظام الدین اولیاست جامع کمالات و مظهر کرامات بود از شیخ شکفت عاری بود سر غوغای خلق نداشت در وقت عمر خود از حجره با اختیار خود بدینامد و بدرخانه امر از رفت و بتوکل قناعت گذرانید منقول است که وقت سلطان محمد تغلق قاضی کمال الدین صدر جهان را پیش او فرستاد و فرمان چند موضع نوشته باو همراه کرد تا او را بدینا بفرید بعد از آن سلسله اید بجنبانند چون که عادت او بود بطائفه در ایشان چون صدر جهان بخدمت شیخ قطب الدین منور آمد آنچه بادشاه باو گفته بود رسانید و فرمان مواضع پیش او نهاد شیخ قطب الدین منور فرمود در آنچه سلطان نصیر الدین بن شمس الدین طرف او چه و ملتان میرفت غیاث الدین با که در آن زمان ملک الامر نصیر الدین بود بخدمت شیخ فرید الدین فرستاد و فرمان موضع بخدمت او آورد و فرمود که پیران ما اینچنین قبول نکردند مطالبان این کار بسیارند بدیشان بهی اکنون ما مردان ایشانیم ما را آن باید کرد که ایشان کرده اند آورده اند که باریکوار با سلطان محمد تغلق ملاقات واقع شد و پنجهان بود که وقت محمد تغلق طرف خط هانسی رفته بود و در منشی که چهار گروه هانسی است نکل کرده

کرده از مواضع اینها عطا باید شد و در مبهات آن خوش نکرد و مطلقاً از فواید آن محروم نشد و در ملا باغبان نقل نکرد انتهی و رسالی که مردم در درویشی این کتاب نوشته اند منظور نظر شریف شده باشد که چه حال دارد و غالب کدام جانب است و انصاف آنکه در بعضی مواضع این کتاب آنچه بقیم ظاهر می آید آن خود محل تردد و انکار است و کسی را که غم یان و رعایت اسلام است بتقلید در آن جا افتادن و اعتقاد کردن از درجا احتیاط دور است و خدا داند که ایشان چه قصد کرده اند پس فی الحال انکار را بر وجهی است که از ظاهر عبارت نفهم میگردد و در فهم مائی آید تا احتمال آنکه چیزی را اراده کرده باشند که نمکنر باشد و الله و در حقیقت انکار فقها بر روی بطریق دیگر است و انکار فقر بزرگ دیگر و لکل وجهه هو مولىها فاستبته و الخیرات و این طریق خصوص یک طریقی خاص است مدار کار تصوف و مذہب حضرات صوفیه قدس الله تعالی اسرارهم همین است طریقه متفق علیها درین قوم آنست که در کتاب قرة القلوب و رساله تشبیه و منازل السالکین و تعریف و عوارف امثال آن بیان کرده اند و بر انتقاد این قوم و محبت این طائفه علیه

وایمان بطریق قومیه ایشان
ترغیب و تحریص نمودند و آنرا
داخل مراتب ولایت و حصول
درجات سعادت گردانیده
تا آن جناب الایمان بطریقنا
هذه من الاولایه اکنون اگر بعضی
طریق و اوضاع که برخلاف
کتاب و سنت باشد بکتمان
و اخذ آنها از کلیات قواعد
دین و اصول شریعت ممکن
بود و حضرت مشایخ منسوب
باشد جزیم بطلان آنها و استقرار
و استمرار بر رد و انکار ایشان
از طریق انصاف و از عالم
آشنائی دور باشد و توجیهات
که در باب لباس خرقة و بنابر
خانقاه و غیر آن استحضات
مشایخ ذکر کرده اند معلوم علم
شرعی شده باشد شک
نیست که فعل عوام در همه جا
ناقص و نکرست خصوصاً در
امثال این مواضع که در اصل
سند آنها ضعیف است ولیکن
اینچه خواص و محققان کرده باشند
مقام آن ارفع و اعلاست
و مع ذلک در هر جانب طریقه
و روح و احتیاط مرعی افتد اختیار
آن از واجبات و وقت است
و در خلاف آن توقف اجتناب
لازم و در حقیقت اینها از ارکان
طریقت و شرایط سلوک این
راه نیستند چنانکه طریقه نامیه
اباحیه زمانست که اوضاع و احوال
تصرف کنند در اعتقاد و عمل
اصلاً بر راه تقریری احتیاط ندارند

نظام مدبرانه عرف مخلص الملک اگر سخت درشت مودی بود بدین حصار هانسی فرستاد تا کیفیت
نخوابی و درستی حصار ببارد نظام الدین نه بایست در زیر حصار می گشت تا نزدیک خانه ایشان سید پرسید
که این خانه را آن کیست گفتند که از آن شیخ قطب الدین منور خلیفه شیخ نظام الدین گفت عجب است
که با شاه اینجا بیاید و این شیخ بدین نیاید چون بخدمت سلطان باز رفت گفت اینجا شیخی است از
مخلفای شیخ نظام الدین که بدین بادشاه نیامده است سلطان محمد را نخوت سلطنت در کار بود شیخ
حسن سر برهنه را که مودی علیجاه بود بطلب شیخ قطب الدین منور فرستاد حسن سر برهنه آمد و دو هلیز شیخ
قطب الدین منور نشست شیخ زاده نور الدین بیرون آمد و گفت که بندگی شیخ شمار می طلبد حسن سر برهنه
بخدمت شیخ درآمد و مصافحه کردند و نشست و گفت شمار سلطان طلبیده است شیخ قطب الدین منور
فرمود که درین طلب اختیار بدست من هست یا نه او گفت خیر از فرمانت که شمار را ببرم فرمود و الحمد لله
باختیار خود می روم بعد از روی سوی اهل خانه کرد و گفت شمار را بخدای سپردم این سخن بگفت و
مصلاً برکت مبارک خود کرد و عصار بدست گرفت و پیاده روان شد حسن سر برهنه چون در سیامی
روی علامات و اصلا آن حق مشاهده کرد گفت چو پیاده میروی اسپان در جنیت میروند سوار شو
فرمود حاجت نیست من قوت آن دارم که پیاده تو انم رفت چون نزدیک حظیره آبا و اجداد خود رسید او را
گفت چه می گویی زیارت کنم گفت نیکو باشد در پایان قبر جد و پدر رفت بعد از زیارت عرض داشت کرد
که من از کنج شما با اختیار خود بیرون نیامده ام مرا با اختیار من می برند و چند نفر آدمی که بندگان خدا اینند
بیخرج گذاشته ام چون از روضه بیرون آمد شخصی بملفه سیم پیش او آورد و فرمود این را بخانه من برسان
که خبر می نماند چون بعسکر سلطان رسید حسن سر برهنه آنچه معاینه نموده بود بعضی رسانید سلطان از همه
انحاض نمود پیش خود طلبید شیخ در آنمائی آنکه پیش بادشاه میرفت سلطان فیروز شاه را که در آن ایام
نائب بار یک بود گفت که ما درویشانیم و اب در آمد مجلس بادشاهان و سخن گفتن با ایشان نمیدانیم چنانکه اشارت
شود همچنان کرده آید گفت که دیاب شما بخدمت سلطان چیزها گفته اند چون این معنی بچنین دست
شیخ از تواضع و مسامحت و اخلاق هیچ فرو گذاشت نکرد چون سلطان دانست که این ساعت
شیخ می آید شسته بود بایستاد و کمان بدست گرفت و بگرازداختن مشغول شد چون شیخ را دید طاقت
نیار و در تعظیم تمام پیش آمد و مصافحه کرد شیخ قطب الدین چنان دست سلطان محمد را محکم گرفت که در قیقه او
انچنان بادشاه جبار که چندین شمشیر و علم را تحت تیغ ظلم آورده بود مقصد شد و گفت که ما دیار شما
رسیدیم تربیت نفرمودید و ملاقات خویش مشرف گردانید شیخ گفت که اول هانسی بگریه بعد درویش
بچه هانسی این درویش خود را درین محل نمیداند که ملاقات بادشاهان بکند در گوشه بها گوئی بادشاهان
و کافه اهل اسلام مشغول می باشد معذوری باید داشت سلطان محمد تعلق را از حسن تقریر شیخ بزم شد

فیر در آفت اینچنان که مقصود شیخ است همچنان کنیده شیخ منور فرمود مقصود من فقرست و کج جد و پدر
بعده فیروز اوضیاء برنی را که در آن زمان در خدمت سلطان محمد بود پیش او فرستاد و یک کت نگذاشت
فرمود شیخ قطب الدین گفت نعوذ بالله که این درویش که تنگه قبول کند پیش سلطان رفتند و گفتند شیخ
قبول نمی کند فرمان شد بجاه هر از تنگه بدهند این نیز قبول نکرد تا آخر بد و هزار اقرار یافت شیخ این اهرم قبول
نمی کرد و گفت سبحان الله درویش را دو سیر کھچری و دو انگلی سیر و عن کفایت باشد و راه هزار پاچه کار آید
ایشان گفتند که اکم ازین پیش تخت سلطان ذکر تو اتم کرد بضرورت آن مبلغ را قبول فرمود و در مقامات
پیران خود خرج کرد و بفراداد و کج از چند روز بجانب هانسی رمان شد قبر او نیز در کنبد جد پدر است حمة الله علیه

شیخ نورالدین

پسر شیخ قطب الدین منور است نقل است که چون شیخ قطب الدین منور را سلطان محمد تغلق پیش
خود طلبید در آن حال که شیخ پیش سلطان میرفت شیخ نورالدین خرد بود و در عقب شیخ میرفت هیبت
و عجب هجوم ملوک و اماراد ذات او اثر کرد و از حال بشد هم درین معرض شیخ قطب الدین منور برین
حال مطلع شد و گفت بابا نورالدین عظمت و اکبر یار شیخ نورالدین می گوید که بمجود آنکه این سخن بسبع
من رسید تقویت در باطن من ظاهر گشت چنانکه آن هیبت و عجب از دل من بکلی بدر رفت
رحمة الله علیه قبر او نیز در کنبد آبا و اجداد است -

شیخ حسام الدین طمانی

او نیز از خلفای شیخ نظام الدین است طریقه سلف بود بزره و ورع و فقر از میان یاران اعلی متنازل بود
و عیال مند بود شیخ نظام الدین در باب او فرموده است که شهر دلی در حایت اوست گویند که وی
روزی در راهی می گذشت مصلا از کتف مبارک او بفتاد و او را ازین حال خبر نبود چون قدمگاه
برفت شخصی از عقب او داد و چند بار شیخ گفت چون او خود را شیخ بنیذ انیت این را بخود راه
نداد اما آن شخص از عقب او دوید و بوی رسید و گفت که شما را چند کرت آواز دادیم که شیخ مصلا می
خود بتان شانشیدید گفت ای عزیز من شیخ نیم مردی بلای می فقیر گویند که وی در شریعت هدایه و بزرگی
و در طریقت قوت القلوب و احیاء العلوم بر ذکر داشت نقل است که اندرا پنجه او از زیارت خانه کعبه
برگشت و درین دیار رسید بخدمت شیخ خود آمد شیخ فرمود اگر کسی خواهد که بشری زیارت خانه کعبه شرف شود
باید که بجهت زیارت حضرت رسالت صلی الله علیه و سلم علیه نیت کند و برود تا مستوجب زیارت خاص
آن سرور گردد و بطیفیل زیارت کرده باشد مولانا حسام الدین چون این حرف را شنید همان ساعت

و مسک کتاب بخت نمکند و
در ریاضات و احکام اسلام ملاحظه
نمایند و شاید که بصوفیه فصولیه
که در مکتوب شریف واقع شده بود
امثال این جملات را راوده بودند
والا اصل عنوان صوفیه مرتبه
عظیم و مقامی رفیع و مسک
طریق مستقیم است ذکر آن در مقام
تشیخ و تبیین بغایت گران
می آید و در حقیقت این جملات
را داخل صوفیه نباید داشت
و فرد این مفهوم شریف نباید
پنداشت محققان قوم ایشان
را حشویه و باطنیه می نامند
باقی هر چه در مکتوب شریف
افاده و افاضه فرموده اند
عین نصیحت و محض شفقت
ست دعا کنند که حق سبحان و تعالی
بهت بر این راه و عارفان
آگاه استقامتی در کار ضعیفان
کند و خلاص از قید نفس که
کثیف ترین جبابها باشد
موانع سلوک این راه است
اگر است فرماید و بر متابعت
کتاب الله عز و جل و اتباع
سنت سید المرسلین صلی الله
علیه و آله و سلم و بجهت و شایان
و خاصان درگاه خود رضوان الله
علیهم اجمعین استقامت بخشد
و در اولی که در التوفیق و التوفیق
الرساله الساعه ایراد
العبارة فی شرح
توبه علیه السلام الدین النبی
والله اعلم بالصواب

قال رسول الله صلى الله عليه وآله
وسلم الدين النصيحة قالوا لمن
يا رسول الله قال لله ورسوله
وكتابه وعامة المسلمين ومقاتلهم
حديث صحيح رواه البخاري
وروى مسلم بن هناد بن ابراهيم
حديث ابن جابر الكلبست
وتماه علوم ديني وخطه اجمال
ومي سند ج است اكر كل علماء
عالم با فرض طول اعمار اصبحت
جمع آيند بيان اين علوم بكنند
جزوي ازان بسنوا يا بخت فتنه
بر اندازد علم و دعت حوصله نش
خود گفته باشند و لوان ماني لا انا
من شجر اقدام و البهيده الاله
و جوامع الكلام آن حديث الكونيه
كما في غايت ايجاز و اختصار و فقه
تليل جامع و حاوي معاني كثره
و اين قسم سخن از خواص كلام حضرت
رسالت ختميه محمد علي محمد علي
المصنوعه و التحقيه و الاصل المشهور
كمال است چنانچه فرمود اذيت
جوامع الكلام و اختصر في الكلام
و همچنانكه در وجوب بيش اجناس
و قائل حسن و جمال بيزن
از حد ادراك عقول اهل اديان
نمودند و كلام جليلش انواع را رس
و حقائق خارج از حيط تصور
افهام تفهيم منوط بديانت
و تفهيم است و در دل
براستي كه حق بزرگ است و در
و آواز بزرگ است و است و الدين
النصيحه نصيحت و زلفت خالص
شدن و بي غش و غش شدن
و بر قدم صدق ايتار است

عزيمت زيارت مدينه مصمم ساخت و روز ديگر متوجه شد رحمه الله عليه و خير المجالس مي گويد كه شيخ نصير الدين
محمود فرمود كه وقتي مولانا حسام الدين ملتاني و مولانا جمال الدين نصير تخاني و مولانا شرف الدين عليم الرحمه
بخدمت شيخ طاب ثراه آمده بودند خدمت شيخ روي مبارك طرف مولانا حسام الدين كرد و فرمود كه اگر كسي
روز صائم باشد و شب قائم كار بيوه زني كرده باشد اين مقدار هر بيوه زني كه هست مي تواند كرد اما
مشغولي كه بندگان خداي تعالي مي كنند و بدان مشغولي بخداي تعالي رسیده اند جز اين مشغولي است
مولانا حسام الدين و ياران منتظر ماندند كه خدمت خواجه اين زمان بيان خواهند كرد و در آن مجلس
يحيى بيان فرمود اما اين مقدار گفت كه با شما خواهم گفت تا مدت شش ماه پيش گذشت بعد ازان
همين عزيزان بخدمت رسیده بودند در آن محل محمد كاتب كه اواز ميانه حجاب سلطان علاء الدين دخل
بندگان شيخ شده بود در آمد و زمين بوس كرد و نشست خدمت خواجه از پرسيد كه بودي جواب داد
كه در سري بودم امروز سلطان علاء الدين پنجاه هزار تنكه بندگان خداي را انعام داد خدمت خواجه
روي مبارك طرف مولانا حسام الدين كرد و فرمود كه انعام سلطان بهتر يا وفاي و عده كه با شما كرده شده است
ياران همه روي زمين آوردند گفتند وفاي و عده بعهده خدمت خواجه قدس سره فرمود و بناي مشغولي
ساكان بخشش چيست اول خلوت بايد كه از خلوت بيرون بايد بر اسطر از الشاست و قبض و ادعيه
هو او دم وضو بايد كه علي الله و ام با وضو باشد مگر آنكه خواب غالب شود بر نور بخشد و بر خيزد در حال وضو
سازد سوم صوم دوام چهارم دوام سكوت از غير حق بخشم دوام ذكر بار بطل خود شيخ و هم عبارته
عن تعلق قلب المرشد شيخ ششم نفى خواطر غير حق نقل است كه چون او را بشرف طافت مشرف مي كردند
وصيت طلبيد شيخ نظام الحق و الدين قدس سره دست مبارك خود را از آستين بيرون آورد و بگفت
شهادت جانب مولانا اشارت كرد كه ترك دنيا ترك دنيا و فرمود كه در كثر مریدان مكوشي عرض
كرد كه اگر فرمان شود بر سر آب روان در بيايان سكوت گيرم در شهر آب چاه است وضو ساختن بدان لا اسا
نمى شود فرمود كه هم در شهر باش كن كاحد من الناس چون از شهر بيرون آئي و بر سر آبي سكوت گيري
غريب و شهرى نشان بر تو برسد كه فلان درویش در فلان رها نشست كرده است و مزاجم وقت تو
شوند و در آب چاهها اختلاف علماست و در آن شرعا و سقي و خستى هست ديگر عرض كرد كه بر بنده وقتي
فتوح ميرسد چيزي نصيب فرزندان مني كنم و چيزي از براي آيندگان ميدارم و فتوح چند روزي گذرد كه
چيزي ميرسد و فرزندان مرا حجت مي نمايند و آينده محروم ميروند درين محل قرض كنم يا نه فرمود در تير بسم
خواهي اقتصاد پس درویشي كي خواهی كرد درویش آن باشد كه اگر چيزي موجود دارد خرج كند و الا صبر
كند و بر نامرادي بسازد و خود را در تير بيندازد بعهده فرمود درویش را هم دري نبايد بود و دري و نوع
ست صوري و معنوي اما صوري آن درویشانند كه بر درهامي گردند و چيزي ميخواهند معنوي آن

در ویشاند که در کج خانه خود مشغول باشند و در خاطر گذرانند که از زید و عمر و راجی و سید هر دری صوری باز هر دری معنوی است زیرا که هر دری صوری چنانکه هست می نماید اما هر دری معنوی ظاهر خود را بطریق مشغولان حتی می نماید و باطن در بر می گرد و دوشقه از شیخ پرسیدند و م خلق کرامت می طلبند فرمود الکرامه ہی الاستقامه علی باب الغیب تو در کار خویش مشغول باش کرامت چند طلبی آورده اند که در آن سال که سلطان محمد مردم شهر دلی را در دیو گیر روانی ساخت بتقریب شهری که در اینجا آبادان میگرد مولانا حسام الدین در کجرات رفت و با نجا بر حمت حق پیوست و در شهر پش که شهر قدیم کجرات است مدفون شد مقام او در آن دیار مشهور و معروف است رحمة الله تعالی علیه

مولانا فخر الدین زراوی

وی از خلفای شیخ نظام الدین اولیاست بزرگ بود جامع علم و تقوی و ذوق و عشق در امر دین صلابتی تمام داشت عظمتی و افراد را فاعل حال پیش مولانا فخر الدین هانسوی در شهر دلی تعلیمی کرد و بچویش طبعی و دقت سخن فصاحت عبارت از ممتازان اهل شهر بود عاقبت مرید شیخ شمس الدین نظام الدین شد و مخلوق گشت و از میان متعلمان برآمد و در سلک درویشان منسلک گشت هم غیاثیه ساکن شد و بعد از رحلت پیر بلب آب چون در محلی که الان فیروز آباد می است مشغول شد و چند گاه بر حوض علائی جا کرده و مدتی در بند بسا که در میان کوه است و در آن دکان بیابان و مقام شیران بود مشغول شد و بعد از آن بزیارت خواجه بزرگ معین الحق والدین قدس سره با جمیع رفت بعده بر بنیاد شیخ فزید الدین با جود پس رفت بیشتر احوال در سفر نوی و در صحرا و بیابانها خدایا عبادت کردی و صومدارم داشتی نقل است که مولانا فخر الدین زراوی از شیخ نظام الدین سوال کرد که مشغولی بکلام الله فاضلتر یا بکفر موبذکر را وصول زود تر بود اما خوف زوال هم بود اما تالی را و وصول دیر تر بود و لیکن خوف زوال نباشد نقل است که شیخ نصیر الدین می گفت که آنچه ما را در یک ماه و دو ماه فتح شدی مولانا فخر الدین زراوی را در یک ساعت بدست آمدی در زمانی که مردم شهر را بدیو گیر برده اند و نیز رفت و از آنجا بزیارت خانه کعبه رفت و از آنجا بغداد رفت و علم حدیث بحث کرد و بعد از آن به دلی که وطن قدیم او بوده باز گشت و در گشتی نشست و آن گشتی غرق شد و مولانا بدرجه شهادت رسید رحمة الله علیه نقل است که در آن ایام که محمد تعلق خلق شهر دلی را بجانب دیو گیری فرستادی خودت که ملک ترکستان و خراسان را ضبط کند و آل چنگیز را از آن دیار براندازد تمامی صد دروازه شهر را فرمود و حاضرینند و بارگاه بی بزرگ نصب کردند و در زیر آن منبر نهادند تا بر آن منبر خود برآید و خلق را در جهاد کفار تقویض کند هم در آن روز مولانا فخر الدین زراوی را و شیخ شمس الدین یحیی را و شیخ

سفر یار دین بهمن نصیحت است صحابه گفتند یا رسول الله این نصیحت که اشارت بدان کردی و دین را منحصر در این ساختی کرامت و نسبت بکیت فرمود الله و رسول الله که هر خدا راست و رسول او کتاب او و ولعانه المسلمین خاصه و عامه مسلمانان و خواص ایشان را یعنی حق که باید ادا نمودن و آنچه که باید ترک آن کردن حق با اینهاست چون این حق ادا نمودن دین را شد بر حسب تفاوت درجات آن اکنون بین که کدام علم از علوم دین از احاطه شمول این معانی بدر میرود و چه علمها متعلق است به اهمیت و حقیقت یا به مقام نبوت و شریعت و عبارتی گویند ازین گویند علم متعلق است بخلق با نجا حق هر چه گویند ازین بیرون زود و اما اشارتی اجمالی ببنوانا این مقاصد انفرادی و مشائیه بیان کنیم بیان آن تفصیل خود چه حد و کمال است و چون سخن در اینجا بران علم و قابل تقدیر بود صرف وقت بر توجه و اصفای آن لازم است اما نصیحت مدبریت ذات و صفات الهی و اتباع و امتثال او امر و نواهی و نیت دین و تسلیم احکام وی بود او امر و نواهی احکام شرعی است که بنده گان را بدان تکلیف کرده محاط و ابراه کن و مکن که از این است از انچه پنج چیز را خدا دین و عمد آن منافعه و بنای مسلمانان

بر آن نهاد است که بنا نهاد
 دین بی آن برپا بود و سلمان
 کامل آن بود که آنرا با شریک
 و آداب ظاهر و باطن بخت
 دوام و استقامت بجای آورد
 و برپا دارد و نصرت این حق بهر
 در راه حق و بقصد اعلای کلمه
 السد بعد ای دین کارزار نمود
 و بر قدم امر معروف و نهی منکر
 ایستادن و بی مداخلت هوا
 و مزج نفسانیت ازین عهده
 بیرون آمدن است و هم از وجه
 نصرت دین حق قیام است
 تحصیل اسبابی که موجب بقا
 و تقویت حکمت است و آن علم
 است و عمل و علم کتاب الله
 و سنت رسول است و صلی الله
 علیه و آله و سلم و علوم که مبادی
 و وسائل و عمد و معاون آن
 بود و چنانچه علم صورت و نحو و سایر
 علوم دینی و قواعد ادبی است
 علم دین فقط نیست و تفسیر حدیث
 هر که خواند غیر این گردد ضعیف
 و عمل کار کردن بدان بود که علم
 بعمل سودمند نیاید هر چند
 شرف ذات و نفاست جوهر
 علم باقیست و عمل اصول
 و در حکم مثل تراست و حیالیت
 و عمارت و تجارت و امثال آن
 نیز ازین قبیل است چه بقای
 دین و ملت بکلی نای جهان عالم
 و آدم بقصد نای حکمت بی آن
 نتوان بود و آنچه واقع شده است
 در حدیث که اختلاف امتی جمیع
 اکثر علماء آن را بر اختلاف طرق

نصیر الدین محمود را نیز طلب فرمود و خواجه قطب الدین دبیر که یک از مریدان شیخ نظام الدین اولیا و شاگرد
 مولانا فخر الدین بود مولانا را پیش از همه عزیزان بدرگاه سلطانی برد و مولانا بارها می گفت که من سر خود
 پیش در سرائی این مرد غلطیده می بینم من با و مسامحت نخواهم کرد چون مولانا را با سلطان ملاقات
 شد خواجه قطب الدین دیگر فقهشائی مولانا را برداشت و در بغل کرد و بایستاد سلطان محمد این معنی را
 معاند کرده هیچ گفت و با مولانا فخر الدین زرا دی بکامله مشغول شد و گفت می خواهم آل چنگیز خان
 ملعون را براندازم شما با ما درین کار موافقت خواهید کرد مولانا گفت انشاء الله تعالی سلطان گفت این
 کلمه شکست مولانا گفت در سقیل همچنین آید سلطان محمد ازین سخن بر خود سحبه و گفت شما را نصیحت
 بکنید تا بران کار کنیم فرمود که غضب فرو خورید سلطان گفت که ام غضب فرمود سبعی سلطان ازین بیشتر
 و غضب شد فرمود طعام حاضر آرند چون طعام حاضر آمد مولانا با کراهت آنک طعام می خورد و چون
 طعام برداشتند بخت بزرگانی که حاضر آمده بودند جامه صوف و یکان بپوشید سیم حاضر آورد و شیخ
 نصیر الدین محمود و مولانا شمس الدین یحیی و دیگر بزرگان چنانکه آمده است بدست گرفتند و دست
 کرده باز گشتند اما جامه و سیم مولانا فخر الدین را پیش از آنکه بوی رسد خواجه قطب الدین بر سر خود
 بستد چون میدانست که وی نخواهد بدست گرفت و این سبب فوت حرمت مولانا نخواهد شد چون
 این بزرگان باز گشتند سلطان محمد خواجه قطب الدین دبیر را گفت که ای مرزوبخت این چه حرکتها
 بود که کردی و فخر زرا دی را از زیر تیغ من خلاص دهانیدی او گفت و استاد من است و خلیفه مخدوم
 من مرا شاید که او با او نگا هارم سلطان گفت که این اعتقادهای کفر آمیز را بگذارد و الا نه ترا خواهم کشت
 گفت نهی دولت اگر مرا بخت مخدوم من بکشند رحمة الله تعالی علیه و علی جمیع عباد الصالحین -

مولانا فخر الدین مروزی

حافظ کلام ربانی بود بحال تقوی و ورع آراسته پیوسته کتابت کلام مجید کردی و از خلق مجرد
 زیستی و از مصاحبان و مریدان شیخ نظام الدین اولیا بود گویند او را با مردان غیب ملاقات بود
 نقل است که وقتی بخدمت شیخ خوضه کرد که مرشدی غالب شده بود در پیش من کسی نبود که آب بطلم
 کوزه پر آب از غیب پیدا شد آن کوزه بشکستم و آب ریخته شد و گفتم که من آب گرامت نخواهم خورد
 شیخ فرمود که بایستی خورد از اینها بساییدی باشد وقتی من نیز خواهم که شانه کنم پیش من کسی نبود که شانه
 بیاورد درین میان دیوار بشکافت از دیوار شانه بیرون آمد بستم و شانه کردم از شیخ نصیر الدین منقول
 است که فرمود در آنچه مولانا فخر الدین مروزی کتابت کردی از خلق پرسیدی که این کتابت چه لفظ
 گفتندی شش کانی جز وی او گفتی من چهار صیقل بستانم و دیاده بستانم اگر کسی بر آن تبرک

مربوده از چاه جیل کردی نستی چون پیر عمر شد و از کتابت ماند قاضی حمید الدین ملک التجار بر سلطان
علاء الدین عرضه داشت که در این چنین بزرگی هست تا این زمان روزگار از کتابت می گذرانید این
زمان از کتابت ماند و از بیت المال چیزی تعیین شود سلطان هر روز یک تنگه فرمود گفت خواهی شد
همان شش کانی بدید بعد بحیل بسیار و شش کانی قبول کرد رحمه الله علیه شیخ نظام الدین قدس سره
نخه مبارک خود در قعه بجانب او نوشته است در بیان محبت رب العالمین نسخه آن اینست که اتفاق صحاب
طریقت را باب حقیقت که اهم مطلوب و عظم مقصود از خلقت بشر محبت رب العالمین است و آن
بر دو نوع است محبت ذات و محبت صفات محبت ذات از مواهب است و محبت صفات از مکاسب
هر چه از مواهب است کسب و عمل بنده را بدان تعلقی نیست و هر چه از مکاسب است هست طریق کتبت
محبت دوام ذکر است مع تخلیه القلب عما سواه این را فرغ شرط است فراغ را چهار چیز مانع است و
هر چه مانع شرط است مانع مشروط است خلق و دنیا و نفس و شیطان طریق دفع خلق عزالت از دست
و طریق دفع دنیا قناعت است و طریق دفع نفس و شیطان التجا کردن بحق ساعده فاعه و اسلام
و مشهور آنست که طریق دفع شیطان ذکر است طریق دفع نفس التجا بحق -

مولانا علاء الدین نیل

ادعای او دود بود و روشی پاکیزه داشت و صفای تمام پیش مولانا فرید الدین شافعی که شیخ الاسلام
اود بود و کثافت می خواند مولانا شمس الدین یحیی و علمای اوده سامع بودند از شیخ علمای اوست اما
باوصاف تصوف موصوف بودی اگر چه از شیخ نظام الدین مجاز مطلق بود اما یک مرید هم نگرفت بلکه
فرمودی که اگر شیخ نظام الدین در صدر حیات بودی من خلافت نامه بخدمت شیخ نظام الدین سانی
که اوست من این امر دینی نمی آید و آنچه در پیوست دعایت محبت بود گویند که در آخر عمر خود فوائد الفوائد
که ملفوظات شیخ است بخاطر خود نوشت و بیشتر حال بر خود میداشت و مطالع می کرد و او را خود همان
ساخته بود و او پرسیدند که چندان کتب معتبر از هر علم که پیش شماست هیچ در آن رغبتی نمی نمائید که درین
کتاب گفت جهانی از کتب سلوک و جز آن پرست اما ملفوظات روح افزای مخدوم من که نجات
من بدست کجایم بیت | مرا نسیم تو باید صبا کجاست کفایت | کجاست نفوس شک خطا کجاست کفایت
قبر او نزدیک پجوتره یاران است رحمه الله علیه -

شیخ برهان الدین غریب

صاحب شوق و ذوق بود و در سماع غلوی تمام داشت فضایل و شایسته شریف و امیر حسن

و ذاهب اجتهادات که سبب
ساحت این بود و سعه امر بر
بندگانت حمل کرده اند و بعضی
بخلات حرف مضایع و حرف
هم تحصیل و تکمیل آن نیز
فرود آورده و اگر عام تر از آن
مردارند تا شامل هر دو قسم افتد
بهر و مفید تر آید و تسلیم احکام
الهی تعالی با حکام ارادیه تهریه
وی که مقتضای جریان تعضا
و قدرت راضی شدن است
و خود را تسلیم آن کردن اذ قال
در رب اسلم قال اسلمت لرب
العالمین احکام و او امر الهی تنگ
و تقدس و قسمل ندکی احکام
امریه شرعیه کلیفیه و وظیفه در انجا
طاعت و امتثال است دوم
احکام ارادیه تهریه و بندگی در انجا
رضا و تسلیم بود و سلامتی را این
دو جزو است و نفس و بحقیقت
مرا حق و حکمت می عز شانه
در ایراد و انزال فواید و حواش
تقریر است بسوی بنده معنی
شناسانیدن خود را بنده و تهریه
گروانیدن او است بخود ناپایند
که در اینجا قدرتی دیگر هست اما
تو غالب تر که قدرتهای دیگر
و جنب آن ناقص در دفع آن
عاجزانه و تعرف حق گاه
بطریق لطف و گاهی در صورت
قهر بود و چون این نیز متضمن لغت
تقریب و تعریف است نظر
بحقیقت از تحصیل لطف بود
ادل را لطف ظاهر و خواسته
و ذاتی را لطف خفی و غریب

در هر دو صورت هر طاعت است
و هم قدر آنجا طاعت ظاهر است
و هم قدر آنجا طاعت باطن است
خفی است ما شکر بر طاعت
و بر قمرش بحدی ای محب من
ما شوق این هر دو ضد است
و بیان کشاده تر ازین در رساله
سید سلیمان صاحب کرده شده است
از آنجا بایست و اما نصیحت
رسول الله اول محبت و تعظیم
و ادب جناب عالی است و
تبریه و تفریه ساحت هو و ببال
او و تمامه انبیا صلوة الله و سلامه
علیه و علیهم اجمعین از هر عیب
و نقص است که نالائق مقام
نبوت و رسالت بود و ضابطه
در باب نگاهداشت ادب
آنجناب آنست که هر چه در آن
مرتبه الوهیت و صفات قدس
حق است و عز و علا از هر کمال
و منقبت که باشد او را نابرست
و بخوان او را خدا از هر
امر شریع و حنفی و غیره و دیگر هر
وصف گشت میخواستی اندر پیش
الماکن و جمیع مراتب کمالات
صوری و معنوی و عبودیه و رسوله
مندرج است و عبودیت خاصه
و مخصوص ذات شریف است و است
که بنده حقیقی جز او کس نتواند بود
خدا خداست و بنده او دیگر
همه بنده گان طفیلی اویند و لازم
است اقبال صفت سنی و ادب
و عبادات و عادات اعتقاد
باید کرد که هر چه خلاف سنت
و طریقه است باطل است

دخوش طبعان دیگر اسیر محبت او بودند و شیخ نصیر الدین در وقتی که در شهری بود و بنحایتی بود و در آن خدمت
پیر اعتقادی عظیم بود و در مدت عمر خود پشت بپای غیاث پور زکرو و از خلفای شیخ نظام الدین اولیات
و قصه خلافت او بران وجهی که در سیر الاولیا نوشته آنچنان است که خواجه مشیر که از خدمتگذاران و متدبیر
شیخ نظام الدین بود و سید حسین و سید خاموش گفتند که مولانا برهان الدین از مریدان سابق است
و در اعتقاد میان یاران ممتاز چنانست که ذکر او بهجت خلافت بخدمت شیخ نظام الدین بکنند ایشان
همه اتفاق کرده و را بخدمت بردند و عرض کردند که مولانا برهان الدین غریب بنده قدیم حضرت محمد
است پائی بوس می کند و امیدوار محبت می باشد مولانا درین محل زمین بوس کرد بعد اقبال خادم
کلاه و پیراهن که در صحبت شیخ نظام الدین یافته بود پیش برد و دست مبارک شیخ نظام الدین بران
کلاه و پیراهن نهاد و در نظر شیخ نظام الدین مولانا برهان الدین را پو شانید و گفت شما هم خلیفه اید
دران زمان شیخ نظام الدین ساکت بود و سکوت دلیل رضاست نقل است که وقتی که شیخ نظام الدین
از مولانا برهان الدین غریب کونه گشته بود بسبب آنکه وی سیر زمین شده بود و در اصل خلقت هم ضعیف
بود بسبب آن گلمی دو تایی کرد و بر بالائی آن در خانه خود می نشست علی زبیلی و نمک نصرت که از
اقارب سلطان علاء الدین بودند و مرید شیخ علاء الدین گشته و مخلوق شده این معنی را بخدمت شیخ
بنوعی دیگر رسانیدند که مولانا برهان الدین بر سجاده شیخی می نشیند و رعایت این کار بر طریقه مشایخ میکند
شیخ نظام الدین ازین معنی برنجید چون مولانا برهان الدین بخدمت آمد سخن نفرد و چون از خدمت
برخواست و بجاعت خانه آمد اقبال خادم فرمان شیخ رسانید که شما همین ساعت بروید و این جا نشینید
وی سر اسیمه و پریشان بنحایت و بغیرت نشست مردم شهر بدین اومی آمدند بعد از چند گاهی
امیر خسرو دستار در گردن و کرد و نظر شیخ بایستاد و فرمود ترک چلیست عرض کرد که عفو حرم مولانا برهان الدین
از حضرت التماس دارم بسم کرد و فرمود او کجاست بطلبید بعد مولانا و امیر خسرو دستار در گردن
خود هر دو بخدمت آمدند و بر سر زمین نهادند حرم مولانا را عفو کرد و مولانا بتجدید بیعت مشرف شد
مولانا برهان الدین غریب بعد از نقل شیخ چند سال در حیات بود و بیعت بخلق خدا میداد
چون در دیو گیرفت بر حمت حق پیوست قبر او در جها نخواست و این برهان پور که شهری مشهور
است بنام شیخ آبادان است ملوک آنجا معتقد اویند و رحمت الله علیه

مولانا علی شاه جان داد

از مریدان شیخ نظام الدین اولیا است او را کتابت مسمی بخلاصه الطائفت در انجامی گوید
رایت شیخی و مخدومی شیخ نظام الدین قدس سره العزیز فی المراقبه فاذا اردت ادخل فی بعض الدقائق

فی مجلسه مره رایتہ جالساً کنا حسن الاجتماع ولا يتحرك من ظاهره شيء وهو قريح عينية فاعرفني فقال لي من انت فاذا رایت اردستان ارجع القهقري وهو يدور عينية كانه سكران ثم قال ينبغي للفقير ان يتصور في قلبه خاشعاً اناجالس بين يدي ادم ثم قال لي قم واجلس مع الاصحاب انا مشغول حمة الله عليه

شیخ علاء الدین

ابن شیخ بدرالدین سلیمان صاحب سجاده رایتین شیخ فریدالدین گنجشکر و دشتارزده ساله که بر سجاده نشست و پنجاه و چهار سال حتی آن سجاده بر وجه استقامت ادا کرد و هم در حالت حیات صیت عظمت و کرامت او در عالم منتشر گشت هیچ وجه جز مسجد جامع پائے او جای دیگر زلفت از ملوک و ارباب غایت مستغنی بودی و قابو و صائم الدهر بود یکپاس شب را افطار کردی و طعام بغایت اندک خوردی و در جود و سخاوت در زمان خود بی نظیر بود و در طهارت و لطافت بی عیال و غیره و علیه الرحمة در مرجع اقصیه گفته است در اینجا می گوید

علامی دنیا و دین شیخ و شیخزاده

هزار ششم خورشید از حسین بکلیه
خبر بروشنی از پدر زاده خورشید
کسیکه در پینه ذیل عصمت تو خزید
ز بهی نغمه شب در سواد محبت تو
چه حد گفتن خسرو که عمر تو نمرید

که شد بترتبه قائم مقام شیخ فرید	ز تاب نور تجلی چو کرد زویش قی
مگر که دید ثریا بلندی قدرش	که تا قیامت خواهد بر آسمان خنید
ز پدر زادن خورشید تابدار کردید	چو ساکنان سپهر از خوار گشت
ز بهر سجه تو چرخ مهر زانم کرد	ز مشتری رگ جانش بر آبی کشید
چو پیر در شب قدر و چو طفل در شبنم	حیات بخش جهانی دم سحی گشت

مقبره او در دربار روضه شیخ فریدالحق است بر روضه و سلطان محمد تغلق که مرید مقتدا بود گنبد عالی عمارت کرد در حمة الله علیه

خواجہ محمد

ابن مولانا بدرالدین اسحاقی از اولاد ختری شیخ فریدالدین است جامع علوم و حاوی فنون بود در علم حکمت نیز دستی داشت و در علم سنی آیتی بود بحال ذوق و شوق و طاعت و عبادت موصوف بود وی امام شیخ نظام الدین قدس سره بود گویند که وی از ملفوظات شیخ کتابی جمع کرده است و او را الوزار الجالس نام نهاده و وقتی در خانقاه شیخ ابو بکر طوسی که بر لب دریاست مجلسی بود شیخ نظام الدین حاضر بود و هر چند قوالان چیزی می گفتند در حاضران ذوق و ذمیر گشت شیخ فرمود تا سماع بگذارند و بحکایات و اثر بر بزرگان مشغول شوند و آشنای این حال دوتی پیدا آمد شیخ علی زبیدی و می بجانب شیخ نظام الدین پانی پنی که خلیفه شیخ بدرالدین عزنوی بود کرد و گفت ما از شما سماعی مطلوب داریم و شیخ نظام الدین

و هر چه پیدا کرده اند و هر چه پیدا کرده است از آنچه بدان غیر سنت و خالفت آن لازم آید قولاً و عملاً و اعتقاداً و اخلاصاً است و مرد و دست خال رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم من است فی امرنا ما لیس منه فیه و و فرمود کل محدث بدعت و کل بدعت ضلاله و گفته اند هرگز در دلی که گرفتار بدعت است نود ولایت در نیاید دوم محبت هر که و هر چه منتسب است بحجاب او صلی الله علیه و آله و سلم از علما و صلحا و بلا و دیار و جلال خصوصاً اکرام قرابت اهل بیت آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم نمودن و تعظیم ایشان و داشتن و ایذای ایشان نکردن و از سبایات و دلالت ایشان تجا و زکردن و اغماض نمودن و بطهارت جوهر ذات ایشان قائل شدن از غیبت و تنقیص و امانت ایشان دل و زبان نگذاشتن و ملو و مخلوب محبت ایشان بودن و قول سبحان قل لا اله الا الله علیه و آله و سلم فی القری اگر چه در جریل احکام دینی و اقامت حقوق مشرعیه با سایر خلق غیر یکسان و انجیل امام و نوای میرون بحقیقت فضل بعمل و تقوی مستان اگر کم عند الله تعظم نصیب است اما باید که در وقت اجرای احکام و حدود شرع بر ایشان خود را نائب محض و امین مطلق دانست

بجانب خواجه محمد امام شارت کرد و هر دو بزرگ برخاستند و بجای توالتان نشستند و غولی آنها را کردند چون بدین بیت رسیدند بیت **هوی خردی که بسینه امشب** از من همه در گزارتا روز شیخ نظام قدس سره را در گرفت و در جمل اثر کرد و فوتی پیدا آمد رحمة الله علیه.

خواجه عزیزالدین صوفی

والده بزرگوار و نیز دختر شیخ فریدالحق والدین ست گویند او نیز از ملفوظات شیخ نظام الدین اولیا کتابی جمع کرده است مسمی بحفیه الابرار که اتمه الاخبار و وی شاگرد قاضی محی الدین کاشانی است و در صنعت کتابت بی نظیر بود نقل است که وی می گفت وقتی بر شیخ نظام الدین در آمدیم دیدم که بر کتب شصت است مستقبل قبله در وی و چشم مبارک جانب آسمان داشته و مستغرق جمال حق گشته سن ترسیدم که در محلی نازک در آمدیم ز راه برگشتن و نه جائی ایستادن یک ساعت نیکو ایستاده بودم و میچکس از خادمان حاضر بقعه شیخ نظام الدین بلرزید چنانچه گنجشک بلرزد و ببالم خود باز آمد و بر چشمهای مبارک خود دست بالید و پرسید تو کیستی گفتم عزیز هست بقعه شفقت فرمود و رحمت بسیار کرد رحمة الله علیه.

خواجه تقی الدین نوح

پسر خواهر زاده حقیقی شیخ نظام الدین اولیا است حافظ قرآن بود نقل است که روزی او را در حالت مرض پیش خود طلبید و خلافت داد و وصیت کرد باید که هر چه بر تو رسد نگاه داری اگر بر تو چیزی نباشد هیچ دل خود مکران نداری که خدا ترا خواهد داد و هیچ کی را بد نخواهی و جبارا بعطایل کنی مده ادرار نشانی که در ویش او را خوار نباشد اگر تو این چنین کنی بادشاهاں بر در تو آیند و وی در حالت حیات شیخ نظام الدین در غفوان شباب بر حمت حق پوست.

سید محمد بن سید محمود کرمانی

او از کرمان تجارت در لاهور آمدی چون باز گشتی در اجودین شدمی سعادت ملاقات شیخ فرید الدین حاصل کردی و بملتان رفتی و در ملتان علم و بود نام او سید احمد کرمانی و درین آمد و شد او را خدمت شیخ فرید الدین مجتبی پیدا شد اسباب اموال کرمان را بکلی ترک داد و در ملتان پیش عم خود آمد و از آنجا بقصد ارادت شیخ عزیمت اجودین نمود عم او را گفت که شیخ الاسلام بها و الدین کرمانی هم عزیز است سید محمد کرمانی گفت محبت ازینها نمی شود و باجودین آمد و مرید شد و ریاضتها کشید

در عایت و در حمت انساب از دست نه بندگان که بنده بکلم مولی فرزندش را تاویب کند و خود را در میان نه بیند و بهرج دی فرموده عمل کند و زبان و دل از شتم و امانت نگاه دارد و همین است حکم اهل اسرار ازل خصوص در اقامت حدود بلکه تمامه سلیمان در حفظ حرمت ایمانیا ایشان و اوقات و تفریط محل خوف و ضرر است نباید که سابقه عنایت حق در باب اهل بیت نبوت و قدر و عزت آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم در نگاه ربوبیت بیشتر از اینست که از سیدنا ایشان تجاوز کند و شفاعت وی صلی الله علیه و آله و سلم در حق ایشان قبول نیفتد و بر ایشان باور که از اسرار امت بتر و بچ دین و تحقیق تقوی بیشتر و بیشتر باشند که حمایت و رعایت شریعت حق از روی حقیقت دنیا و دین بزرگ ایشان بیشتر است که اقال اعلی الله تعالی و ابابلیصحت لرسول الله رحمت و شفقت بر امت است و رعایت حقوق و اعانت و امداد و اقامت فروض کفایا مثل سلام و عیادت و نماز جنازه و امثال آن قیام بر حق است که انتظام مهمام دین بدست و تصدیق است و قضی و فتوی نیست اقامت سنت و عادت و اعانت نیز ازین باب است و لافصاحت کلمات بقرین نگاه است

وبعد از شیخ فرید الدین بصحبت شیخ نظام الدین آمد و داخل یاران اعلی شد و در شب جمعه سده
احدی عشر و سبعمائة رحلت نمود و در یاران چپو تره مدفون شد رحمه الله علیه -

سید محمد ح

ابن سید مبارک بن سید محمد الکرمانی جامع کتاب سیرالاولیاست و آن کتابی است جامع احوال
مشایخ چشتیه او در زمان صغر نشینت بعیت شیخ نظام الدین مشرف شده و بعضی مجلسها را دیده و بعد
از و در خدمت خلفا او بوده و از شیخ نصیر الدین محمود تربیت یافته و بارها در خواب بجمال شیخ مشرف
شده و تجدید بعیت کرده پدر و اعمام و اجله او از نزدیکان شیخ بودند و اکثر از انچه در آن کتاب نقل
کرده بواسطه آبائی کرام خود کرده رحمه الله علیه -

مولانا شمس الدین محیی قدس سره

از اعظم خلفای شیخ نظام الدین اولیاست و میان یاران اعلی شیخ معظم و مکرم و صاحب صدر بود
و از مشاهیر علمای شهر بود و بیشتر مردم شهر در تلمذ وی انتساب می کردند و آن نسبت مقتدر و مستقیم می بود
گویند که او را شیخ مشارق است و روی نقل کرده که آن کتاب نبی قطومی از او دیده و بهای زیر برای تحصیل علم
رو آورده بود و در آن اثنا آوازه کرامات شیخ نظام الدین اولیاست شنیده روزی وی با مولانا صمد الدین
ناوی بخدمت شیخ آمد و شیخ پرسید در شهری باشید و چیزی تعلیم می کنید گفتند آری بخدمت مولانا ظهیر الدین
بهکری اصول بزدوی می خوانیم شیخ ایشان را از بعضی مواضع که با شکل مشهور بود پرسید گفتند که
سبق ما همین جا رسیده است این حرف بر این شکل مانده است شیخ آنرا حل کرد ایشان بر اعتقاد
در حق او راسخ شد بعد از مدتی مولانا شمس الدین محیی مرید شد و بترتیب کمال رسید و وی از تکلفات و
مراعات رسم و عادت بملفوظات تزیین معراج از خلافت کمتر کسی را مرید گرفت و ازین کار احتراز
کردی گفتی اگر خط شیخ نظام الدین درین کاغذ نبود من هرگز این را بر خود نگاه نمی داشتم گویند که شیخ
نصیر الدین محمود مدح او گفته است

سَأَلْتُ الْعِلْمَ مَنْ أَحْيَاكَ حَقًّا فَقَالَ الْعِلْمُ شَمْسُ الدِّينِ مُحَمَّدِي

نقل است که اندرانچه سلطان محمد تغلق قهر و سیاست بر خلاق خصوصاً بطائفه مشایخ اخیه بود
مولانا شمس الدین محیی را طلبید و گفت مثل تو دانشمندی اینجا چه کند تو در کشمیر برو و در تجمعاتی آن
یار نشین و خلق خدا را باسلام دعوت کن مولانا از پیش سلطان از برای توبه اسباب سفر برآمد و گفت
که من شیخ را بخواب دیده ام که مرا می طلبد مردم چه می گویند من بخدمت خواجہ خود میروم ایشان مرا
کجای فرستند فردای آن روز بر سینه او دنبلی برآمد و بسیار افتاد این خبر سلطان رسید حکم کرد که او را

تعلیم آن و عمل بدان تدبیر آیت
و معرفت معانی و تحفیل علوی
باشد که متعلق است بدان
و ملازمت تلاوت با رعایت
طهارت و تحسین صوت و حضور
تلقین از حقوق کتاب است
گفته اند هر که لا اقل در شش ماه
ختم قرآن کند فردای قیامت
قرآن ختم وی شود و بعضی جمله
گفته اند جانب زیادت را خود
چه گوید و در سلف جماعه بودند که
هر روز ختم قرآن میکردند و زیادت
از آن نیز و از رعایت حقوق
کتاب است ترک تکلم در آن
و تفسیر آن از پیش نفس غم و بی
سند و نقل آن از سلف است و آن
شیخ چنانچه بعضی از جاهلان
بوفضل و این روزگار گفتند
و آن را تفسیر قرآن نام نهند
و ندانند که من فسر القرآن براه
نقد کفر نفوذ باسدن ذلک
و اما نصیحت مرعانه مسلمانان
را رعایت حقوق ایشان کردن
و حرمت ایشان در مال و عرض
و نفس نگاه داشتن و چشم
تحارت در مسلمانان نگزیدن
و دست زبان از اید ایشان
بازداشتن و حقوق لازم
ایشان بر وجه کمال ادا نمودن
و نصرت و اعانت ایشان بر
وجه مشروع کردن است در
حرف آمده است بسیار می بردار
خود را ظالم بیا مظلوم گفتند
یا رسول الله مظلوم را یاری
توان داد یاری داد این ظالم

برگاهه بسیارند مباد که بهادی کرده باشند در همین آثار ازین عالم رحلت کرده اند و پیران جوهره است

قاضی محی الدین کاشانی قدس سره

از مریدان شیخ نظام الدین اولیاست قدس سره بنور علم و زهد و تقوی موصوف و مشهور بود و از دودمان علم و کرامت بود و استاد شهر بود و دوم در ابتدای ارادت و تعلقات دنیاوی دست بداشت و امثال او را که مایه دشمنی است بخدمت شیخ آورد و پاره کرد و فقر و مجاهده پیش گرفت و او را با شیخ کلام بسیار بودی و شیخ او را در معرض خلافت داشت و کاغذی بدست خود نوشت که نسخه آن اینست می باید که تارک دنیا باشی بسوی دنیا و ارباب دنیا اهل نشوی و ده قبول کنی و صله با دشمنان نگیری و اگر مسافران بر تو برسند و بر تو چیزی بنهاند این حال را نعمتی شمی از نعمتهای الهی فان فعلت امری که وظنی بک آن تفعل که لک فانت خلیفتی و ان لم تفعل فانت خلیفتی نقل است که قاضی محی الدین کاشانی از شیخ نظام الدین سوال کرد که مرا قبه مرید حضرت غت را و مر حضرت پیغامبر را و مر شیخ را هر یکی علیحدگی می باید یا جمع نیز می شاید فرمود که جمع نیز ممکن است و علیحدگی هم مفید چون خواهد که جمع کند چنین باید کرد که باین بدین مدی الله حاضر است و پیغامبر صلی الله علیه و آله و سلم بر همین و شیخ بر بسیار است نقل است که چون شدت فقر و فاقه بروی غلبه کرد و او را اتباع بسیار بودند که باز و نعمت خو کرده بودند تا بیاوردند این معنی را یکی از آشنایان او بدرگاه سلطان علاء الدین رسانید سلطان قضای او ده که سودا و بود بد و مفوض داشت چون این خبر بقاضی محی الدین رسید بخدمت پیر آمد و عرض کرد که این معنی بغیر خواست چنین واقع شده است تا حکم خودم چه باشد شیخ فرمود البته مثل این معنی بخاطر تو گذشته است انگاه این معنی برای تو پیش آورده اند قاضی را بدین سبب حیوانی منقص و روزگاری مشوش پیش آمد و چنین گویند که شیخ آن خلافت نامه را از وی بطلبید و در گوشه نهاد تا یک سال مزاج شیخ بقاضی محی الدین متغیر بود بعد از یک سال بر قانون قدیم باز گشت و قاضی محی الدین بتجدید ارادت مشرف گشت و هم در حیات شیخ رحلت کرد و رحمه الله علیه

مولانا وجیه الدین یوسف قدس سره

از خلفای شیخ نظام الدین اولیاست مرحمت و شفقت شیخ بر حق وی بسیار بود و او در ارادت و خلافت سابق بود و در وقت بخشش عطیه خلافت که بیاران اعلی عنایت فرمود او را بتجدید خلافت بخشید وی صاحب خوارق و کرامات بود و گویند که چون وی از منزل خود بخدمت پیری آمد بخطا و خطوری کرد که روانه باشد که بخدمت پیر پیابرم حق تعالی او را قوت طهران اوی و گاهی

چه گونه بود فرمود که دست یگیر و نگذاریش که ظلم کند و جهاد و جاسی رباط و امر معروف و نهی منکر و امثال آن نیز در باب نصیحت عامه بود و از تقصیرات عامه است حکم ایشان بر فقر و عتق و ایشان که مدعی رفاه حال درین باب نبودن با آقا سخن از دقائق و معانی گفتن و کشف اسرار نمودن گمراه سخن است ایشان را و اظهار اختلافات علما و افاضل ایشان با غیر علما نیز همین حکم دارد و من الله به و النعمان و اما نصیحت خواص مسلمانان به آنکه خواص را بر سه قسم داشته اند اول امر او سلطان ادلی الامر اطاعت ایشان کردن و محکوم ایشان بودن اگر مخالفت حکم خدا و رسول خدا حکم کنند از واجبات طریقه دین اسلام است حال الله تعالی طبعها الله طبعها الرسول و ادلی الامر منکم در وقت آمدن است که آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم بسوی بن عسقلان که از صحابه است فرمود یا سوره بن عسقلان شاید که دیگر تو مرا نیایی و صیت می کنم ترا بتقوی مع و طاعت امر اگر چند بنده صبی بود و این بمالنه است در وقت اولی الامر و الاعباد اهل است و اماست نبود قماند که نائب خلیفه اصل بود و برین تقدیر اطاعت او نیز واجب گردد با محکمات و انقیاد امر از فرض بود و امام که مخالفت دین از کفند مگر در صورت اگر بایده و دانست که

و اینست نمایند و فتوحی باین
 دهند و اگر ترویج دین نمایند و با
 امداد و اعانت مسلمانان تقویت
 دین حق شوند آن خود کار و شکر
 و خدای بزرگ است بامداد التوفیق
 ستم از اهل خصوص مثل حضرت
 اند که بعد از عمل علم و تحقیق صدق
 و اتباع سنت و توحه نام بحق و
 انقطاع از غیر وی سبحانه بر سوغ
 در شریعت بانوار معرفت و اسرار
 حقیقت رسیده نبعت نزدیکال
 و عزیت حال ممتاز شده اند
 افاضل است و کلامان دین و
 ملت محققین این طائفه و متکلمان
 ایشان که جامع اند میان ظاهر
 و باطن و شریعت و حقیقت تسلیم
 ایشان در آنچه خبر دهند از احوال
 باطن و اسرار حقیقت لازم است
 و ضابطه درین باب آنست
 که هر چه بی شبهه مخالف مقتضای
 علم و حکم شریعت بود انکار آن
 واجب است و هر چه در آن شبهه
 بود توقف در آن لازم آنرا کمال
 و فاعل آن مروی است که امام
 است در علم و عمل و تقسیم در حق
 و در عین تأویل و توحیه قول و
 فعل دی باید نمود و اگر صلحت
 شرعی در رد آن بود با باعث
 ضلال و ضلال ناقصان
 نگردد و آن دیگرست و باید دانست
 که ولی از هر قوت و ذات و نوع
 در عصیت معصوم نبود و لیکن
 از اسرار بر عصیت و دوام در آن
 محفوظ باشد اینست معنی آنکه
 گویند انبیاء معصوم اند و اولیاء

شفقت و عنایت بود و هیچکس را بخدمت شیخ آن قرب و محرمیتی که امیر خسرو داشت نبود و هر شب بعد
 از نماز خفتن در خلوت خاص شیخ رفتی و از هر باب سخن کردی و از باران هر که درخواست بودی هر چه
 کردی و یکی از رفقات که شیخ بخاطر خود بجانب او نوشته است اینست بعد از محافلت جواج از انوار ما
 شرع اجتناب نماید و در مراجعات اوقات هم گوشه و عمر عزیز که سبب تحصیل کلی مرادات مست غنیمت شود
 و در روزگار راسطالت مصروف نگردد و اگر در ضمیر الشرح یابد بر پی الشرح رود که آن در طریقت اصلی
 معتبرست و در کلی کارها استخاره را تقدیم نماید و هم صاحب سیرالاولیا گوید امیر خسرو و محتملای که از شیخ
 در باب اوصاف در شده بود آن را کتابت کرده است و نسخ آن اینست یکبار سلطان المشایخ قدس سره
 این بنده را فرمود که من از همه تنگ آیم و از تو تنگ آیم دم بار گفت که از همه تنگ آیم تا حدی که
 از خود تنگ آیم و از تو تنگ نیامم مگر بخدمت ایشان درخواست و جرات نمود که از آن
 نظر باری که در حق خسروست یکی در کار من کن و در حضور او جواب گفت اما بنده را گفت آن وقت در
 خاطرمی گذشت که می خواهم آن مرد را بگویم که قابلیت بسیار دقتی بر زبان مبارک خواجه رفت عای
 من بگو که بقای تو موقوفست بر بقای من باید که ترا پهلوی من دفن کنند این سخن بکرات بخدمت ایشان یاد داده شد
 است و ایشان فرموده اند که همچنین خواهد شد انشاء الله تعالی و خدمت خواجه باینده عهد خدا
 کرده است که هر گاه که در بهشت بخرامد بنده را برابر خود در بهشت برد انشاء الله تعالی و وقتی خواجه در خواب
 دید گوی در پایان منده نزدیک دروازه پیش خانه شیخ نجیب الدین متوکل آبی روان شده است
 بغایت روشن و صافی و دعا گوی در دو کاسه بنده تر نشسته است و مرقه بغایت خوش امیدواری
 پیدا شده در چنان وقتی بر خاطر من گذشتی و برای تو از خدا نعمتی که ما را مطلوب باشد خواسته ام
 میدانم که دعا مستجاب شده است و در توان حال پیدا خواهد شد انشاء الله تعالی و بنده وقتی از
 زبان مبارک خواجه شنید که فرمودند انشب در سردا گوی فرود خواندند خسرو را محمد کاسه لیس خوانند
 از نجیب بنده را این خطاب آمده است و منبر صادق اخبار کرده بدین اسم بنده امیدوار و نعمتها
 است انشاء الله تعالی بنده را خواجه ترک الله خطاب کرده است و چندین فرمان موشع و فرین بخل
 مبارک ایشان بدین خط در حق بنده بسز دل ده و بنده آن را تعویذ ساخته تا بوقت دفن برابر بنده
 باشد فردای قیامت رحمان بحق من بیچاره بدان کاغذها بنجشایه انشاء الله تعالی الکریم خواجه بنده
 را طلب فرمود و چون بنده پیش رفت فرمود بخوابی دیده ام بشنو بعد از آن بر زبان ایشان گذشت
 که شب آید و در خواب می بینم شیخ صدر الدین پسر شیخ الاسلام بهاو الدین زکریا علیه السلام را که پیش
 آمد من بتواضع بلیغ پیش آمدم و او خود چندان تواضع نمود که نتوان گفت درین انشائی می بینم تو که
 خسروی از دور پیدا شدی و نزدیک آمدی و بیان معرفت آغاز کردی و بدین میان صلاح

مؤذن بانگ نماز گفت بیدار شدم چون این خواب تقریر فرمودند گفتند بگره این چه مرتبه باشد بعد آن من بیچاره از سرزاری و نیازمندی عرض داشت که مگر من کتاس را چه حد آن مرتبه باشد نه آخر داده شماست خواجه ازین سخن گریه گرفت با واد بلند گریست بنده نیز از گریه سخت ایشان در گریه شد بعد از آن خواجه فرمود کلاه خاصه آوردند و بدست مبارک خود بنده را لباس کرد و فرمود می باید که کلمات مشایخ را بسیار در نظر داری این دو بیت از انشاء شیخ نظام الدین اویاست قدس سره که در حق امیر خسر و علیه الرحمة گفته اند **رباع** خسر که بنظم و تشرش کم است ملکیت ملک سخن آن خسر در است این خسر و است ناخسر نیست زیرا که خداست ناخسر و است در وقتی که شیخ بریاض رضوان می خرامید امیر خسر و حاضر نبود همراه غلق شاه بدیار که منوتی رفته بود چون از آن سفر باز آمد گریه میکرد و تضرعها داشت و دیوانگیها نمود و گفت من از برای خود میگویم که مرا بعد از شیخ چندان بقای نخواهد بود شش ماه بر ملکیت نقل شیخ هرزدهم ربیع الآخر سنه خمس و عشرين و سبعمائة و وفات امیر خسر و میزد هم شوال سنه مذکور رحمة الله علیه

امیر حسن بن علاء سنجرمی دهلوی

او را در میان فضلاء عصر عتی و مکانی دیگر بود در میان مریدان شیخ نظام الدین بقربت و عنایت شیخ امتیازی داشت و در حسن معاملت و صفائی سریت و سایر صفات حمیده یگانه عصر بود و باوصاف تصوف موصوف او را نسبت بمیر خسر و تقدم گونه هست اگر چه هر دو صاحب معاصر یک دیگر بودند او را قصائدست در مدح سلطان غیاث الدین بلبن در کلام امیر خسر و در مدح این سلطان کمتر چیزی توان یافت و اکثر اشعار امیر خسر و در زمان سلطان غیاث الدین بلبن در مدح خان شهیدست که پسر اوست و حاکم ملتان بود و امیر خسر و در ملازمت اومی بود و این خان شهید التماس قدم شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی از شیراز نموده شیخ التماس او را مبدول نداشته فرمود که پیر شدیم و بیل میرهند و شان نماند و آنکه در باب ملاقات امیر خسر و با شیخ سعدی سخنان گویند صلی ندارد و حیرن را کتابیست مسمی بعبود الفواد در آنجا ملفوظات شیخ را جمع کرده در غایت متانت الفاظ و لطافت معانی آن کتاب در میان خلفا و مریدان شیخ نظام الدین دستورست گویند که میر خسر و گفتی کاش که تمام تصنیفات من بنام حسن بودی و این کتاب از من بودی و این سخن ناشی از غایت محبتیست که میر خسر و را نسبت به پیرو بود و در فوائد الفواد می نویسد که روزی بیامی بوس خواجه رفتم بسعادت بر بام دهلیر نشسته بودم نزدیک نزد بان شستم هر بار یک طبق در را باو میزد بسته می شد بنده آن در را محکم یک دست گرفته تا بایستد ساعتی شد در بنده نظر کرد و دید که در گرفته مانده ام فرمود که چرا نمی گذاری

نخود عصمت پیش از وقوع در مصیبت بعد و حفظ بعد از وی و آنچه ازین طائفه محبت غلبه سکه و سطوت حال از آنچه بقوا ظاهر شریعت است نیاید از قول و فعل نقل کنند بعد از محبت نقل طرق احوط در روی توجیه تطبیق است یا سکوت و تسلیم با عدم اتباع و ائمه و اقتدا و اتباع در واضحات و دونه در دستها و سهبات و صاحب حال صحیح بر تقدیر عدم ضبط و اختیار خود است و مگر آن حکم علم و شریعت معتد در و سکوت با غماض و توقف بر تقدیر احتمال و اشتباه با احتیاط و انصاف قریب سخن در میناب بسیارست جمله از آن در رساله موج البحرین ذکر کرده شده است سال الله السلامة و العافی فی الدنیا و الآخرة و صلی الله علی السید المهدی الی السراط المستقیم محمد و آله و صحبه اجمعین الرسالة العاشرة اقامة الاسم فی اعمال المومنین لا اله الا الله محمد رسول الله طریقه محمد بن احمد بن محمد منصوص است که نقل صحیح ثابت شده با جواز علی حدیث ضعیف در فضائل اعمال لا سیما نزد تعدد طرق و تعاضدان و طریقه فقها اعتبار معنی و طاعت حکم و قاعده بابت مگر آنکه انصاف صریح مقابل آن افتد چنانچه در تحقیق قیاس ثابت شده است اکثر صلوات

ایام اسباج و اشهر و موسم
لیل و نهار نزد محبین نبوت
زیسیده بلکه احادیث و آثار از
دران موسم بوضع و بطلان
شده و صلوات رفایب که در شب
جمعه اول از جهت کیفیت مختص
بگذرانند و در میان شاخ نشو
ست زبانشان ازین قبل است
و در منع تشیع آن تشییه و تحار
غریب نمایند و حدیثی که درین
فعل گفته مطعونست و نادر
که در شب نصف شعبان کاذب
شب برات خوانند و در روز عید
فاشال آن بگذرانند نیز همین
حکم دارد و در شب بلات جزیفا
لیل و تطویل سجده با دهای که
در روی اثوبیت و زیارت قبول
و دعا و استغفار و اهل قبول را در
روز عاشورا جرم و توسیع
طعام ثابت نشده و احادیث
توسیع طعام نیز ضعیف اند و نقد
طریق جبر آن نقصان کرده و اما
در صوم و روز عاشورا تاکید تمام
در دریافت و جامع الاصول از
احادیث صحاح آورده که در سفله
صلی الله علیه و آله و سلم صوم عاشورا
و سنت فجر صوم سه روز از
همراه در سفر و حضر ترک نکردی این
سه چیز از او گذشته بود نزدی
صلی الله علیه و آله و سلم و علمای
دیگر که آن را خصال عشره گویند
از غسل و اکتال و امثال آن
در روز عاشورا صحیح نشده و اما
صوم و صوم سه شوال بصحت
پیوسته و احادیث آمده درین باب

بند سر بر زمین نهاد و گفت من این در گرفته ام تبسم فرمود و گفت این در گرفته و محکم گرفته ام و تم
در فواید القوادی نویسد چشمنه میزدیم ماه مبارک جب سنا حدی عشر و سبعا سعاد پای بوس
حاصل شد شب این روز بنده خوابی دیده بود آن را بخندست ایشان عرضند داشت کرد خواب
آن بود گوئی وقت نماز فرض با دا شده است و من بجهت نماز وضوی سازم وقت تنگ رسیده
است گوئی بجعل تمام وضو ساختم و سنت گذاردم و همچنین میدادم که درین نزدیکی جماعت می شود
بجعل تمام روان شدم تا جماعت درایم درین چه بنشاست میرقم چنین دستم که آفتاب طلوع می کند
ترسیدم که نباید که وقت نماز بگذرد گوئی دست بر آوردم و جانب آفتاب اشارت کردم و این سخن
بگفتم که بوقت پاک شیخ بر نیائی این بگفتم و هم در خواب وقت من خوش شد بهرین میان بیدار شدم
خواجہ ذکرة السد بالخیر چون این سخن بشنید چشم پر آب کرد و مناسب آن حکایات فرمود و گفته سخن در سماع
افتاد بنده عرضند داشت کرد که این شکسته را در کار خود خیریت است از آن جهت که طاعتی و عبادتی
که بایز دارم و اوراد و مشغولی درویشان نیست اما چون سماع شنیده می شود وقتی و راحتی تمام حاصل
می آید و هم بوقت پاک نموده و کمترین ساعت از هوای نفس و دنیا هیچ در خاطر نمی گذرد فرمود که آن
ساعت دل از حلقه خالی می شود بنده گفت آری بعد از آن فرمود که سماع بر دو نوع است باجم و غیر
باجم باجم آن آگوشید که اول سماع هجوم می آرد مثلاً صوتی و یا بیته شنیده می شود و این کس را خندیش
می آرد این حال را باجم گویند و این را شرح نتوان داد اما غیر باجم آنست که آن را برجائی تحمیل
کنند بر حضرت حق یا بر پیغمبر یا بر جایی که در دل او گذرد یک شنبه بستم ماه ربیع الآخر سنه ست عشر و سبعا
سعاد پای بوس حاصل شد سخن در طائفه سست اعتقاد افتاد و در باب کسانی که زیارت کعبه روند
و چون باز آیند بکار آیند بکار دنیا مشغول شوند بنده عرضند داشت کرد که بنده را عجب از طائفه آمد
که بخدمت مخدوم پیوندد کرده باشند و باز طر فی بر و ندان زمان که این سخن عرضند داشت افتاد طلیح که یار
بنده است حاضر بود عرضند داشت کرد که این شکسته ازین طلیح که یار من است وقتی سخن شنیده است
و آن در دل من کار کرده است و این سخن اینست که او گفته است برج کسی رود که او را بر نباشد
خواجہ ذکرة السد بالخیر چون این سخن بشنید چشم پر آب کرد و این مصرع بر زبان مبارک افتاد
این ره بسوی کعبه رو و آن بسوی دوست
نخست سخن در تلاوت قرآن افتاد و در بیان
عرضند داشت کرد که هر بار که بنده قرآن می خواند بیشتر واضح آن آنچه معلوم باشد بر دل بگذراند اگر
در آن نامی تلاوت دل بنده بسودای یا باندیشه مشغول شود باز با خود گویم که این چه اندیشه وجه سودا
است دل خود را بوضوح مشغول کنم همان زمان بر سر آیتی رسم که آن آیت مانع آن شود و آن اندیشه
باشد و یا آیت دیگر در نظر آید که در حل آن مشکل باشد که در دل گذشته باشد خواجہ فرمود که این معنی

نیکوست این را نیکو نگاهداری و سیر الاولیای تو پس که روزی میر حسن بخدمت شیخ عرض داشت کرد که نعمت رویت که مومنان را وعده است بعد از حصول آن از نعمتهای دیگر چه بنید بر لفظ مبارک را بگذشت کوتاه نظری باشد که بعد از آن بپذیرد و دیگر نظر کند و مولود و منشأ را میر حسن مقام دینی است و در مدت حیات خود مجردانه نیست و در آخر عمر در دیو گیرفت و همان جا دفن یافت و وصیه او و همدان جاست رحمة الله علیه وفات او در سنه -

خواجه شمس الدین

خواهرزاده امیر خسرو از افاضل و زکاربود و غایت محبت شیخ نظام الدین اولیاداشت گویند که وقت تحریریه بستن نماز باجمال شیخ ندیدی تحریریه نه بستی از صف جماعت سر بیرون آوردی و روی مبارک شیخ دیدی آنگاه تحریریه بستی شیخ در مرض موت بعیادت اومی رفت و نشان راه بود که خبر فوت او آوردند فرمود الحمد لله که دوست بدوست رسید و پایان قبر امیر خسرو و قبری است که مردم آن را قبر خواهرزاده میری گویند بحتم که قبر خواجه شمس الدین باشد و الله اعلم رحمة الله علیه -

خواجه ضیاء الدین برنی

صاحب تاریخ فیروزشاهی مرید شیخ نظام الدین اولیاست و بعنایت و قرب و مخصوص بود و مجموعه لطافت و ظرافت بود و از هر گونه کلمات و حکایات یادداشت و از صحبت علماء و مشائخ و شعر و خطی تمام داشت و با امیر خسرو و میر حسن موافقتی و افزای صحبت آن دو عزیز و مستفیض بود و دو هم از ابتدا و حلقه ارادت شیخ درآمد و در غیاب پور ساکن شده و در آخر بواسطه لطافت طبع و فن ندیدی که داشت بخدمت سلطان محمد تغلق مشکن و متقل گشت و بعد از در زمان دولت فیروزشاه با محبت کفایت کرد و گوشه گرفت و در وقت رحلت از دنیا مجروح و منزله رفت گویند که بر جنازه او جز بوریای که نمانخته بود ندیدند و در جوارده وصیه شیخ نظام الدین در پایان والدیه بر گوار خود دفن یافت رحمة الله علیه در سیر الاولیای گوید که مولانا ضیاء الدین برنی در حسرت نامه خود آورده که من وقتی بخدمت شیخ نظام الدین حاضر بودم از اشراق تا چاشت بجاور و جان بخش شیخ مشغول در آن و در بیشتر از بندگان خدا بخدمت و ارادات آوردند و درین آثار این حال بنماط گذشت که مشائخ سلف در گرفتن مرید احتیاط کرده اند و شیخ نظام الدین اولیا بکرم عام خود عام و خاص اوستگیری میکند و دست بعیت میدهند و خواستم که درین باب سوال کنم شیخ نظام الدین را اینجا که مکاشف عالم است بر خطره من واقف شد و فرمود هر چیزی ما از من سوال می کنی و این نمی پرسی که من بی گفتیش

از صحاح و حسان و صفات و موضوعات و کتابی که هست با ثبت من السنه فی ایام السنه جمع کرده ایم و در طریقه اکثر مشائخ و یاغرب خصوصاً اهل انبارغوب موافق طریقه محمد بن است و گفته اند که در اخذ بعضی کفایت است مر طالب ما و استغناست از ما و الله اعلم و صل ایصال این اعمال و عبادات نزد بعضی مشائخ تا آخرین معمول نموده در اراد ایشان نوشته شده امام محمد و در احیاء العلوم و شیخ ابو طالب ملی در قوت القلوب نیز از آنها آورده اند و اشارت اجمالی در فصل گذشته توجیه آن کردیم آنجا که گفتیم طریقه محمد بن است و این اعمال نزد ایشان ثبت نشده یعنی اختلاف در آن نبی بر اختلاف طریقه است اگر چه نزدیکی ثابت نشود و لازم نیاید که نزد یک همه ثابت نبوده و حقیقی تمام تفصیل کلام آنست که این اعمال و انسک اطافه از مشائخ که بدان قابل و عالیه از مشائخ خود دیده و شنیده و بشائخ از دیگران سیده و آن دیگران روایت آن احسن ظن و ترک اهتمام و اسارت ظن را و بیان قبول کرده بگذراند و حجت و دلایل بر عقیده و تنسک و اعتقاد و حسن عبادت و حسن طاعت علی الاطلاق و عموم قطع نظر از خصوصیت وقت و حال و لیکن طریقه محمد بن

تحقیق و تفتیش احوال تزکیه
و تعدیل رجال است و استواری
تقریر و تدبیر و تصحیح اسناد و ظاهر
و باطن را با جمیع تحقیق احاطه
و آثار در عهد ایشان است و
اعتماد و رجوع درین باب ایشان
همچنانکه در تحقیق احوال نفس
و محاکمات آن و تصحیح احوال ملطن
و دقائق آن بصوفیه است
و در بیان حل و جرمت و صحت
و فساد اعمال بفقها هم محتاج
یکدیگر اند و مدد و معاون یکدیگر
و در آنکه جامع این هر سه طرق
بود ملحوظ و وجه و جنبات هم بود
امام مسلم در مقدمه صحیح خود میفرماید
رحمة الله علیه که وجود احادیث
موضوعه و شیوع آن اکثر از قبل
اهل و بیع و صلاح آمده یعنی بکه
ایشان حدیثی نقل کرد که معارف
و مصادم حکم و قاعده شرع بود
و در ظاهر بحکمیة صدق و صلاح
آماسته بود ایشان تجسین طین
و احتمال صدق آن را قبول
کردند و بعمل درآوردند و روایت
نمودند یعنی چه گمان توان کرد
که مسلمانان بر پیغمبر خدا صلی الله
علیه و آله و سلم نفرانند و وضع
حدیث از پیش خود نمایند و بر
آنحضرت دروغی بربندد یا بخنان
و عید که درین باب و روایات
که من کذب علی محمد اقلیت بود
من الناس و ندانند که اغراض نفسا
و بواعث و دواعی شهواتی
در آدمیان چه قدر است با آنکه
درین میان کسی است که وضع

آیندگان را چاره دست بعیت میدهم فرمود که حق تعالی در هر عصری بحکمت بالغه خود خاصیتی نهاده است
تا مردم آن عصر را رسم و عادت پیاد می آید که با طبیعت و مزاج اهل عصر دیگر نمی ماند مشکل و را اادت
مریدان قطع از غیر حق است و شغل مع الله تعالی و سلف تا انقطاع کلی نمیدیدند دست بعیت نمیدادند
فاما از عصر شیخ ابوسعید ابوالخیر که آیت بود از آیات حق تا عصر شیخ سیف الدین باخرزی و از عصر
شیخ شهاب الدین سهروردی تا عهد دولت شیخ فرید الدین برادرهای این بادشاهان دین هجوم خلق می شد
و از هر طائفه از ملوک و امارا و معارف و مشاهیر و طوالت دیگری آمدند و خود را از خوت تبعات آخرت
در پناه این عاشقان خدای انداختند و این مشایخ دست بعیت بخاص و عام میدادند و هیچ کس
ننمودند که معاملات و دستان خدا را مقیس علیه سازد که ایشان همچنین مریدان گرفتند من هم بگیرم
آمد و جواب سوال تو که در گرفتن مریدان احتیاط و دلاسان می کنم کی آنست که بتواتری شنوم که بسیار
آن از درآمار اادت من دست از معاصی میدارند و نماز بجاعت می گزارند و باوراد و نوافل مشغول
می شوند اگر من هم در اول شرایط حقیقت ارادت با ایشان بگیرم ازین مقدار خیر که از ایشان در وجود
می آید محروم نشوم و دیگری آنکه در حاضر بگذرانم و یا التماس و یا وسیله انگیزم و یا شفیعه در میان آورم
شیخ کامل کامل در دادن دست بعیت مرا اجازت داده و می بینم که مسلمانان بعبودیت و سکنت برادر
من می آید و میگوید که از جمله گناهان توبه کرده ام من نیست آنکه شاید سخن او راست باشد دست بعیت
میدهم خاصه که از صادقان می شنوم که اادت من اهل بعیت را از معاصی باز میدارند و سبب دیگر
که اقوی الاسباب است آنست که روزی شیخ فرید الحق والدین دوات و ظلم از پیش خود مراد او فرمود
که تعویذ بنویس و بجا بخت مندان بده چون درین اثر ملائکه مشاهده کرد فرمود که تو همین زمان از
تمشیق و عاملول شدی و آنکه حاجتمندان بسیار بر تو خواهند آمد حال توجه خواهد شد من دریائے
شیخ اقدام و گیرم که مردم را بزرگ گردانید و خلافت خود فرمود و من مروی تعلم از اخلاط خلق
متنفردم این کار بزرگ است اندازه من بیچاره نیست همین ارادت مخدوم و نظر شفقت در کار من
کافی است چون عرض داشت من شنید فرمود که این کار از تو نیکو خواهد آمد من درین باب الحاح کردم
و خواجرا از عذر خواستن من حالی پیدا شد و راست نشست و مرا نزد یکم طلبید و پیش خود نشستن فرمود
گفت نظام بدانکه فردا مسعود بند و را در درگاه بی نیازی آبروی خواهد بود و یا نه اگر خواهد بود من با تو عهد
می کنم که پل در بهشت نهم تا ایشان را که دست داده با خود در بهشت برم برین جرات سلطان المشایخ
تبسم کرد و فرمود که مرا خلافت همچنین داده اند و این کار گوی نیگویی آید و گاهی نیگویی آید بنیاد نام آنکه
همه عمر در طلب این کار ماند و بخیله و چاره و دروغ و تمییه دست درین کار نازک میزنند از ایشان چگونه
خواهد آمد و من بهای بعین مشاهده کرده ام که شیخ من از و اسلان درگاه بی نیازیست و از مشربله

که بایزید و جنید و دیگرستان عشق آبی جامها نوشیده اند و هم نوشیده بود در باب کسانی که من ایشان را دست بیعت میدهم آنچنان سخنی گفته باشد و متعهد شده من متوانم که از بیعت مانع شوم رحمة الله علیه

خواجه ضیاء بخشی

در بیان این بود در زاویه خمول بکار خود مشغول تصنیفات بسیار دارد مثل سلاک السلوک و عشره مشرق و کلیات و جزئیات و طوطی نامه و نظائر آن و همه تصنیفات وی در آن مرتبه که هستند تشابه تشاکل واقع شده اند و سلاک سلوک و بغایت کتاب شیرین و نگین است بزبان لطیف و مؤثر مشتمل بر حکایات مشائخ و کلمات ایشان و اکثر تصنیفات وی مملوست بقبله های که به یک طریقه و یک

نخستین خیر از زمانه باز	در نه خود را نشان ساختن است
-------------------------	-----------------------------

عاقبت از زمانه می گویند	عاقبت از زمانه ساختن است	اینچه ظاهر است از حال و نیست
-------------------------	--------------------------	------------------------------

که او از صحبت خلق برگزیده بود و با اعتماد و انکار کسی کار نداشت گویند در زمان شیخ نظام الدین اولیا سه ضیاء بود یکی ضیاء سنامی که منکر شیخ بود و دیگر ضیاء برنی که معتقد و مرید او بود و دیگر ضیاء بخشی که منکر بود و به عقیده چنین شنیده شده است که وی مرید شیخ فریدست که بنیره و خلیفه سلطان التارکین شیخ حمید الدین ناگوری است و الله اعلم وفات او در سنه احدی و خمسمین و سبعه و در سلاک سلوک می فرماید روزی خواجه کنیزی خرید چون شب شد گفت ای کنیزک جامه خواب من راست کن تا بنجیم گفت یا مولائی الکت مولی قال نعم قالت ای قد مولاک ام لا قال لا قالت الاستحیی ان ترقد و مولاک لقیطان قیل لبز جهری الدواب جمع قال الانسان وضع بین یدیه مضار الموت والفقر والنار و الله تعالی الضمه والافیاء الله و الکتب قائمه و هو جوع لبتنوا لبتنوا و قتی موسی را صلوات الله علیه و سلامه فرمان شد صلحای که در میان قوم تواند ایشان را از دیگران جدا کن موسی ندا کرد بشتری از خلق بیرون آمد فرمان شد از میان ایشان آنهای که صالح تر اند اختیار کن موسی علیه السلام هفتاد کس را جدا کرد فرمان شد هنوز موسی از آن هفتاد کس هفت کس اختیار کرد فرمان شد هنوز از آن هفت کس یک کس اختیار کرد تا وحی الله تعالی الیه یا موسی هذه الثلاثة بغض خلقی الی ربهم لما سمعوا ندا الصالحین عدوا انفسهم من الصالحین عزیز من این راهی است که اگر کسی طاعت نکند بهتر از آنکه دعوی طاعت کند و کشور شرعیت مدعا علیه را بیس کنند در عالم طریقت مدعی را در زندان فتنه قطعه

نخستین تا نظر بخود نکنی	هیچکس سوئی او نگردد
-------------------------	---------------------

مثل این کار مرده نکند	هر که را سوئی خود نگردد	هیچکس سوئی او نگردد
-----------------------	-------------------------	---------------------

عزیز من پیش ازین مردمان بوده اند که از شنیدن گناه دیگران ایشان را تب آدمی و ترا از بسبب گناه خود هم باطن گرم نمی شود رسمی است قدیم که وقت رسیدن گل مردمان مله و نشاء مشغول گردند

احادیث بحجت تفریب تزیب
تجویزی نماید سیما و این از مذموب
را هم نسبت بعضی متنبه کنند
و گویند که این کذب است علیه
یعنی این وضع حدیث برای تزیب
و تزیب کردن در دروغ بستن
برای دفع دین و شرعیت است
نه برای ضرر آن و غیره که واقع
شد و است در آن من است و دروغ
برای ضرر دین به بند خاندان
کلمه علی است و غالب وضع و اقرا
در احادیث از اهل تعب و تناسک
از عباد و اهل عباد و از ارباب
مذاهب آمده ترویج و اعلام
و مذاهیم و امید انیم که روایت
این اعمال در کتب احادیث صحیح
نیامده و تصحیح ایشان به پیوسته
بلکه بر اهل آن طعن کرده و فرموده اند
وی گویند که مشائخ را نیز نقلها و
سند است و بسا اطنی است قطعه
لکن الکلام فی الراجح و المرجوح
احق ان ینبغ والله اعلم و صل
معلوم شد که بنا بر اخبار این اعمال
و اعتماد بران و ایات صحیح و تسامح
و تحسین ظن و حرص تعبد است
باور و دمن آناه منافضه فخل
بها اصحابها و ان لم یصح او کما قال
محدثین گویند که این در حدیث
ضعیف است الله ربنا و هو یفرع
عل بدان جائز نباشد و روایت
آن حرام است از جمله موافق قول
بود مگر مقرون به بیان وضع و شک
نیست که حکم و وضع ظنی است و
توقع قطع در بنیاب اقبیل نرط
تقلد است و اعتماد و تعجیل بر حکم

این شان و مهر این فرست
و مارت کلام نبوت ملک شانت
آن و حکم ذوق و وجدان را با هم
از قبیلین و توحید علت مدیعت
مواضع و خلق تمام است و بعضی
قراین و مارت وضع که اگر گواه
مثل رایت شاهی عالی و فضائل
اهل بیت نبوت سلام الله
علیهم اجمعین مبتوع داعی بود
ترویج مذهب طایفات آنکه قطع
یابد آن راه نیست و کتب در
وقت و صدق در وقت اگر محفل
ست و بعضی از نقاد و چنانچه
این جودی و امثال با و در حکم
وضع از ادوات و تقسیم نیز راه واد
پس از طریقین بحال تنگ آمد
و وسعت نیز پیدا کرد و اینها در
فیه رو و امارات و طایفه علمای فرائد
این شان تصریح کرده اند و روشن
بود و حجت مخالفت سنت و رسالت
خلاف آن یا نبی است بجهل
بحقیقت حال عدم اطلاع
و توقف برین اقوال چه علم و
اطلاع در مثال این امور لازم
طور کشف و ولایت نیست با و
روایات و اسانید بنی بظاہر چنانکه
گذاشت ندی صریح ترازین
در قبول آن نخواهد بود و بلکه عذر
تراز است حقیقت حال صاحبان
طریق و پیروی محل اقوال ایشان
اینست یا بقبول است بر تعصب
و محبت شایع خود عدم اعتقاد
و انقیاد با اقوال علماء اهلین
ایک حدیث و فی الحقیقه متعصب
به و جانب گرفتار افروخته و غفلت

ازین هم هر سال که وقت رسیدن گل قریب شدی معروف گشتی که بهار عالم طریقت بود و بخیر شد
و گفته کل رسید باز مردان به مشغول خواهند شد شنبه درویشی صاحب وقت در سجده نماز نمیدارد
باران باریدن گرفت دل و جانب جبهه خانه مائل شد از گوشه سجده آوازی شنیدای درویش برین
نازی که میگذاردی ترابرامنت نیست هر چه در تو لطیف است هر ساعت در خانه می فرستی و آنچه کثیف
ست پیش می گذاری حکام احکام طریقت که جهان محکوم حکم ایشان است چنین گویند کسی اگر محکوم
گردد باشد بکه محکوم نفس خود باشد و لایکی از سجاده نشینان هر جمعه که از خاقانه بیرون آمدی هرگز
دیدنی پرسیدی در سجده کدام ماه باید رفت روزی که با او گفت سالهاست که تو در سجده میروی
راه نمیدانی گفت میدانم اما راهی که دارد و قدم نهاده ایم محکوم بودن بهتر از آن که حاکم بودن آری
خود را طفیل دیگران دانستن کاری است بشنو بشنو و بهب متنبه میگویی کعب اجبار در سجده پس
صفها با ایستادی او را پرسیدند درین زیر چه تیری است گفت من در تورات خوانده ام که وارت
محمد رسول الله صلی الله علیه و سلم مردان باشند که چون یکی از ایشان سر سجده نهاد از سجده نیکو بزداد که حضرت
عزت هر که در پس او باشد او را مرده بود من نیز پس همه می ایستم باشد که لطفیل سجده سزاوار

کار من سره گردد قطعه	تخته در میان بین خود را	قطره راجه سیل بی خوانی
همه کس در طفیل تو گردد	اگر تو خود را طفیل کس آتی	شیخ امین محمد بن عبد الله خفیف

قدس الله سره بسیار شد طیب بر سر وقت او رسید گفت اها الشیخ ما العلة قال الوجود اذا زال
زال العلة محمد واسع که جهان وسیع در چشم ممت است و تنگ از چشم مور نمودی گفت اگر گناه
لابوی بودی هیچکس پهلوی من نتوانستی نشست خواجه ابو الحسن خرقانی گفتی قرب القرب
فیما نحن فیه بعد البعد عزیز من هر که با ب قریب او غریق شد و هر که با تنگ از چشم مور نمودی گفت اگر گناه
جوانی بر در زبیده آمد و گفت من بر زبیده عاشق شده ام این خبر بزیبیده رسانید زبیده او را
درون خواند و با او گفتن گرفت زینهار بار دیگر از مثل این سخن بگذر گفت نتوانم گزاشت گفت
دو هزار درم بستان گفت نتوانم همچنین داده هزار چون جوان نام ده هزار درم شنید رضی شد
زبیده چون این حال بدید فرمود تا او را گردن بزنند و اجزاء من ادعی محبتا لم یکف باعمالنا
بشنو بشنو بوسه بودا و همه وقت چپ و راست نگرستی وقتی در شاه اطواف کعبه بود یکی او را
آواز داد و خواست تا جانب او بنگرد از هوا آوازی شنید من التفت من الی غیر ما فلیس متاخر نیز
من اگر هزار سال درین راه قدم زنی اگر در خاطر تو بگذرد که این را قبول بایستی هنوز تو مرد جاه طلب
باشی مرد را طلب کسی که او را از راه بول بیرون آمده باشد و با جاه چه کاری بچاره راه دارد
بهین و حار سنون در وجود آمده اند ضعیف من ضعیف و تراب من تراب مغلس من مغلس

عاجز من عاجز بتجرب من تجارب کاو گریبان گرفته در معرکه شجاعان آورده امر جانب می کشد و حکم جانبی ای
 برادر اگر می خواهی این راه منزل رسانی زنهار خود را در میان نه منی طائفه کما نطاعت تو انگر بوده اند
 خود را همه وقت مفلس تصور کرده اند طبقه که ایشان همه وقت مفلس بوده اند خود را چه گویند تو انگر کنند
 ایها الطالب اگر طالب مروان را بهی ایشان را در جام مطلب که صاحب صفت است چون
 در پیکر جلیق نهادند برهنه کردند این چیست ابراهیم همه ایمان بود الا ایمان حرمیان بشنود بشنود چون ابراهیم
 آتش رسید آتش را چنان بسکین یافت که ابراهیم را بر آتش دل بسوخت هم از اینجا است که صاحب
 لولا که ما خلقت الافلاک می فرماید بر راه بهیکس چندان خار قهر نرود یا نیند که در راه ما آن نه بلبا بود که
 ابراهیم را در آتش انداختند و آن نه محنت بود که زکریا را پاره پاره کرده بلا و محنت اینست که بر سر او نختند
 ما را بر اهل آسمان و زمین مقدم گردانیدند و محصیت ذریات آدم را بر دامن شفاعت ما بستند و ما
 بر ایمان ما را می باید رفت عقد حرمیان ما را می باید خواست کار کا بلان ما را می باید کرد گاه ما را بر مسند
 قاب قوسین او ادنی نمی نشاند و گاه ما را بر آستانه پر جفای ابوجهل می فرستند و گاه ما را شاهد و بشیر
 نقیب می کنند و گاه ساحر و مجنون می خوانند گاه جبرئیل را بر کا بدار می مای فرستند و گاه بی عهد نامه در
 مکه نمی گردانند گاه خزائن ملکوت بر حجره مای آرند و گاه برای قدری جوی در ابوشمه می فرستند و گاه در خیمه
 بدست چاکری از چاکران مای کشایند و گاه دندان مالسنگ ناگردیدگان می شکند تا بهمانیان بنم
 که راه ما را بهی ست پر بلا اگر سران داری پای از سر کن و اگر نه رحمت خود ازین آه یکسود این آه بی پای
 معنای قطع تو ان کرد بشیر حافی که سلطان سرو پا برهنه بودی گوید مرا بهیکس تازان سخته تر از دوزخ که
 حسن بصری نزد روزی بر حسن رفتم و در بزم و دختر کی آواز داد بر در گیت گفتم بشیر حافی گفت
 ای خواجهم ازین آه در بار بار در و غلین بخور و پر بای کن تا ما را دیگر خود را بشیر حافی خوانی اگر گویند
 فردا بعد از سعادت و جوه یوسف ناظره الی به با ناظره عاشقانه از مشاهد با گردند و یا ایشان باز گردانند
 اگر باز گردند ملاست با خند و اگر باز گردانند بخلی بود و جواب آنست که ایشان باز گردانند و ایشان باز گردانند
 می نگرد می آویزند و در جلال می بنیند و می برهنند بشنود بشنود بهشت بهشت با دم دادند و در روز
 از و بگریخت اما زده از عشق بد و نمودند با آبا و در آویخت آری زلت آدم از مشغولی عشق بود و

گناه بلیس از فراغ خاطر قطعه	نخسته از فراغ بیرون ست	غم دل جز چرخ دل نه بود
دل فراغ نشان بیکاری ست	عاشقان را فراغ دل نبود	ما بقعه بصریه را پر سپیدند
تو ابلیس دشمن داری گفتی گفتی چه گفت من دوست چنان شوم که از دشمن یاد نمی آید ز که		
را پرید مویا بچه مانده گفت دنیا که سزا نیست که او را مانندی باشد شخصی بر درو شسته رفت گفت		
چند روز با تو باشم گفت چون من نخواهم بود با که خواهی بود گفت با خداوند گفت به چنین پندار		

نصیحت انیس که از متفقه فقها
 و جمله صوفیه که از لیری و راه وسط
 روی سلامت درین طریق است
 بانی عمل خوت و خطر است
 و دیگر تو دانی و ادب عسل
 الرسالة الحاکم و غیره
 الاکان المناصحه الخ
 لا اله الا الله محمد رسول الله
 روزی از من حقیر با جمیع از صحاب
 که از باب فرست و یکا است بوند
 نشسته بود سخن در ذکر یکس
 ابوعلی بن سینا و شیخ ابوسعید
 ابوالخیر قدس الله سره افتاد و با
 نوشتن شیخ ابوسعید بجانب الی
 کردن شناخت داد از وی چون
 عبارت مکتوب عربی بود و انگار بد
 صحاب بود اشارت کرد و تا آخر
 گفتم آن مکتوب مایس سل خط
 و زبده آن را عبارت فارسی
 نوشتم و بیشتر از تصدیق و حرفه
 چند یادوت بر مضمون مکتوب
 نیز آوردم مناسب مقام
 باسدالت فنیق شیخ ابوسعید بن
 ابوالخیر که در اسفطان اولیا
 و برهان صفیا گفتندی نامه
 بنوا جبرئیل ابوعلی بن سینا
 نوشته و از وی درخواست که کلم
 طایق است که سالک الی بوی
 معرفت برود و در این عارف نور
 تقیقت به یاد و آسنان
 او را تجلیه و توفیق مدد و از رنگ
 که ورت اسوی پاک گردانند
 و اما که صورت این حال را
 کار و آغاز طلب شیخ بود با خدا

بکده مقصود استحار اختیار
دی بود و اعلم اینها شک
نیست که ناشی از صدق طلب
و کمال تعطش برب حق و محض
تفحص و تتبع طرق وصول بجا
است و عو جل تعالی چه آفتان
اباب طریقت مراتب قرب الهی
و درجات معرفت وی سبحانه
غیر تنهایی است و لیکن در عقل
باید که بیندیشد چون آنکس
که سلطان صفیا باشد طریق
هدایت از وی پرسد و ابلیس
سستغنی باشد پس حکمت مرتبه
علیا و درجه مقصودی بود و در حقیقت
همچنین است زیرا که حکمت که
عبارت است از تحصیل کمال
نفس در علم و عمل و تشبیه بجا
قدس واجب الوجود انسان
را و رای آن کمالی متصور است
و آن در حقیقت شرح و بیان است
ست اینچه شرح بر طریق جلد و
علم کلی بوده باشد و حکمت تفصیل
بیان آن بکنند و منقول
بمعقول روشن گردانند و نظر
بمال حکمت معنی باطن شریعت
است و شریعت صورت ظاهری
حکمت مثلا آنچه در فرع خبر
وجود آن داده است از لوح قلم
و بهشت و دوزخ و ملائکه و ملائکه
و امثال آن و اثبات صورت
و اضافت شکل بدان کرده
حکمت بیان معانی و اثبات
حقایق آن بکنند آن معانی
که از آنها بهر بنا تعبیر کنند بیان
نمایند زیرا که بعضی معانی جزو ادراک

که من ز نام همین ساعت با خدا باش و قتی شخصی دنیا داری از خانه درویشی آب خواسته آبی ناخوش
و گرم بدو دادند گفت این آب بغایت گرم و ناخوش است درویش گفت ای خواجه ما اهل زندانیم
و اهل زندان هرگز آب خوش نخوردند آری بخیلی معاذ را بعد از فوت در خواب دیدند گفتند در عالم بالا
باتوجه کردند گفت چون رقت پر سید که از دنیا چه آوردی گفت من از زندان می رسم از زندان چه توان آورد
اگر مرا چیزی بودی هفتاد و سال در زندان نمی ماندیم و قتی طائفه مریدان پیری را پرسیدند بکدام
طریق در آئیم که بخدمت خداوند بریم گفت بکدام طریق در آید که شمار راه ندانم گفته اند مروت اسی
دارد که از بیم و توان نرنجد بزرگی گوید ملائکه از ایل ذهاب الحزن من الارض بکی از پیران طریقت گوید
ده سال آب گرم گرم گیرستم و ده سال خون اکنون ده سال است که می خندم شبلی را بعد از فوت در
خواب دیدند پرسیدند که از سوال شکر و تمکیر چه گوید خلاصی یافتی گفت اگر شمار در انجالی بود نمیدیدید
که ایشان از پیش من چه طوری برآمدند از من پرسیدند که بگو خدای تو کیست گفت خدای من کسی است که
شمار را با همه ملائکه پیش پدر من سجده فرمود و من آن ساعت در صلب رخویش با همه برادران شما
رامی دیدم گفتند ما را از پیش او بدر باید رفت که ما سوال از وی کنیم و او جواب جمله ذریات آدم میدهد
حضرت رسالت صلی الله علیه و آله و سلم چون فرمودی مع الله وقت لایسته فیه ملک مقرب جبریل خاطر
شکسته شد فرمود خاطر جمع دار و لایبی مرسل هم خود را خواست بشنو بشنو چون مکاشفات تو بین
او ادنی از ان عالم بازگشت جبریل پرسید یا محمد از ان عالم که می آئی چه دیدی فرمود ای برادر چه
جای این سوال است که محمد هم از محمدی پرسد که چه دیدی علم من علم فهم من فهم خود به علی سیاح فرمود
هر اجز این تنهایی نیست کسی سخن حق گوید و من بشنوم یا من بگویم کسی بشنود قتی جوئی حسی صبری پرسید
شما ما را چه می خوانید گفت دشمن خدا گفت خود را چه می خوانید گفت دوست خدا جهود گفت
زینهار هم بنام مجرعه نشوی که دی در خانه من سپری زدا و را خال نام نهادم و خالد جوادان باشد
و او او اول روزم و تو انگر آن را (از تو انگری) چهار چیز رسد چنان و مشغونی دل و نقصان بین و حساب
قیامت و درویشان را از درویشی چهار چیز رسد آسایش تن و فراغت دل و تسلاست بین و شکار
قیامت اسی درویش یک روز از بامد و شب با نفس خود جنگ کند بین تا چها ظاهر خواهد شد
مردانند که با نفس خود جنگی کنند که از صلی نبود عزیز من کیسکه با نفس خود دائم احتساب کند از همه دعوی
برود و همه معنی باز بشنود و قتی بقالی بایاز که میزان آسمان پاسنگ از وی او شایستی کی را دید
بر شیر سوار شده و از ما تا زیاده ساخته گفت این همه سهل است کار است که نمی در میان و پناه
ترازد و بشنید و برای حق کار کند ابراهیم او هم حجت الله علیه بار گفتی ما در طلب فقیر بیرون آمدیم
خود تو انگری پیش ما آمد و قتی کی می گفت چنین دادم که همه دنیا خراب است از آبادان بودی

آخر یکی مرا از آنچه می گفتم مانع شدی و گفستی که این چه می کنی آبادانی دنیا از مردان این باشد چون مردان دین کم شدند گویی دنیا خراب گشت خواجه جنید را در خواب دیدند گفتند کار خود را کجا رسانیدی گفت کار عقبی از آن دشوار تر است که ما در دنیا گمان می بردیم بشنو بشنوی کی از صلی خواست تا در بازار رود و چیزی بخرد و بناری در خانه وزن کرد چون آن را در بازار بر کشید کمتر از آن آمد که در خانه وزن کرده بود و گریه در آن صالح افتاد گفتند چه می گویی گفت امروز حکایت خانه در بازار است نمی آید فردا حکایت دنیا در آخرت چه گونه راست خواهد آمد رحمة الله علیه

خواجه ضیاء الدین سنائی

در دیانت و تقوی مقتدای وقت بود و بر پایه شریعت بغایت قدم راسخ داشت معاصر شیخ نظام الدین اولیا بود و اکرم شیخ از جهت سماع احتساب کبیری شیخ با وی جو بعذر توفیق پیش نیامدی و در عظیم مولانا دقیقه نامری نگذاشتی او را کتابت سسی بنصاب الاحساب حاوی بر دقائق ادب احتساب انواع بمع و احکام سنت نقل است که شیخ نظام الدین اولیا در مرض موت مولانا ضیاء الدین بعیادت رفت مولانا دستار چه خود را بیای انداز شیخ انداخت شیخ دستار چه بر چید و بر چشم نهاد و چون پیش مولانا نشست مولانا با وی چشم دوچار کرد و چون برخاست برون آمد آواز قوت مولانا برخاست شیخ میگفت تاسف میگرد که یک ات بود حامی شریعت حیثه آن نیز نماند رحمة الله علیه

مولانا جلال الدین اودهی

بزرگ و ورع و ترک و تجرید و عزلت موصوف بود و به نزدیک همه مظم و مکرم بود و قتی جماعت از ابران شیخ نظام الدین اولیا قدس سره بسبب آنکه بطالع و بحث عمر با عادت کرده بودند خواستند که تعظیم کنند مولانا جلال الدین ابران داشتند که بخدمت شیخ عرضه کند و درین باب رخصت خواهر چون فیه کرو شیخ دانست که این سوال همه است که حاضر اند فرمود من چه کنم مرا از ایشان مطلوب دیگر است و ایشان همچو پایز پوست در پوست اند رحمة الله علیه

خواجه مؤید الدین کرئی

در او اهل بکار دنیا مشغول بود و ملک و ملکه داده رایا کرده بود و در آنچه سلطان علاء الدین در عهد امیری اقطاع کرده و اخراجت این بزرگ پیش او کارهای شگرت کردی و در آخر سعادت ارادت شیخ نظام الدین اولیا قدس سره شرف شد و باختیار از سر دنیا برخاست چون سلطان علاء الدین

مجرد معانی تصور نباشد بی وحی آسانی و اخبار الهی اطلاع بهر صورت ممکن و چون حکمت فصل و تحقیق شریعت بود قول خداوند تعالی راست آمد که من موت الحکمة فقد اوتی خیر کثیر و ما یزید الا اثم و الا کتاب ما یخیر فی فلسفای در کتب و رسائل و ادوات و مسائل جدال و نزاع اندک و کور و سطوره ست و بشکوک و شبهات و اسبه قصدا شات و الی این آن نموده و مرزادانی که آمده بعلت تشدق اسانی و قوت بیانی که داشت چیزی بران افزوده و تارقه رفته حاصل کن جز قیل و قال و آل آن جز بیکال و وبال نیامده حاشا و کلا که عنوان حکمت آنرا شال بود و اطلاق هم حکیم را بر آن جائز باشد امام فخر رازی که اس و رئیس شکلین مقدم پیشوای ملاحظین ست در حکایت این حال می گوید و لم نستفد من جتنا طول عمدا به سوی آن جمعافیه ما قبل او و ما بود و هر کس که دست شکست بانه زدن و شاکر و سر انجام کار بود و تشایک در دین و انکار نبوت و ولایت که مستلزم و مستلزم سوختن است و خسران آنست است نبود مگر آنکس که حفظ و عصمت انهی نگهبان جانی و پاسبان وقت ابود و ذلک نادید و اعمه قال ستم حکمت یونانیان پیغام افشاست حکمت یونانیان فرمود پیغمبر

اکنون ترجمه کتب که شیخ ابو سعید
ابوالخیر خواجه ابوعلی سینا نوشته
و نامش هم در دنیا است آنها را عالم
حق تعالی تراجم باید و سزاوار
صلاح ظاهر و باطن توفیق بدار
و هر چه مطلوب است از سعادت
آخرت روزی بکناد بدو آنگاه که است
جریسته نیست و من این ماه را
بیقین دانسته ام و حسن
و خاشاک شک و شبهه
از طریق یافت آن مژده و یکن
داد و پاداشی ظنون هم از طریق
واحد تشعب گردد و سالک آه
اگر چه بدان در شک نیستند لیکن
بی تجربه و برب نبود و من از هر
کس طلب طبعی که بدان ملک
کوه می نیامد با بدم که کدام راه
رفته که مقصود رسیده است
و حال مقصود حقیقی دیده باشید
آنکه شاید حق بخواهد تعالی بفرستد
تحقیق و بصدر تصدیق او
حقیقت حال را و انما یزید
مقصود بر روی دل بکشاید
تا ای عالم که بوقوت بر علم رسوم
توفیق یافته و به اگر از طریق
موسوم گشته چایاقه بگو و تا کجا
رسیده بیان کن و بدو آنکه مذنب
و تردد لازم بدایت حال مرید
و معرفت است اول تلقی و مظهر
در کار طالب کنند بعد از آن
بقام جمعیت و مطهر طینت
رسانند هر که طریقه زهد و فائز و اگر
خلاصه معنی ریاضت است
ساکر نمود بیشک بمنزل
مقصود رسیده و حصول این

بر سر سلطنت مستقر یافت خواجه مویا الدین بایاد کرد چون شنید که تارک و غیا شده و سر بر آستانه
شیخ نظام الدین نهاده است بر شیخ گفته فرستاد که مخدوم خواجه مویا الدین را در خدمت فرمایند تا کار
از پیش بابر گیرد شیخ جواب گفت که او را کار دیگر پیش آمده است و استعداد آن کار است این سخن
بر حاجب سلطان علاء الدین گران آمد و گفت مخدوم شما همدا می خواهید که همچو خود کنید فرموده بچهر
خود چه باشد بهتر از خودی خواهم چون بادشاه این سخن شنید دست از او برداشت قبر او در بایان
روضه رشخ نظام الدین اولیاست رحمة الله علیه

شیخ نظام الدین شیرازی حجة الله علیه

ظاهر و باطن او با و صفات سنیه و صفات علییه آراسته بود و راه و روش تصوف نیکو داشت و نهایت
شیفتهگی بسمع داشت و در تقریر سخن و توجیه آن ممتاز بود و زیارت حرمین شریفین مستعد شده
و میان یاران علاء الدین شیخ نظام الدین اولیا بغایت متکلم و سجع بود و در نظر خاص شیخ طوطا و محفوظ و قاهر
او درون شهر دلی سلطان علاء الدین مست سکونت او هم آنجا بود هم در جوار خانه خود در فون گشت هم

خواجه شمس الدین هاری

در مبدأ حال بعل دیوان مشغول بود و بعد از آن توبه کرد و در شیخ نظام الدین اولیا شد و از
ملفوظات شیخ کتابی نوشت روزی التماس کرد که اگر فرمان باشد بجهت آینده و رزده کلمه عمارت کرد و آید
فرمود این کار کم زان کار نیست که از آن بیرون آید و قبر او در خطر آباد است رحمة الله تعالی علیه

خواجه احمد بدایونی

مجرد بود و طریقه ابدال داشت و در سماع بقرار بود صاحب سیرالاولیای گوید که روزی ازین بزرگ
سوال کردم که خوش می باشد فرمود خوشی در آنست که پنج وقت نماز بجاعت در یابم رحمة الله تعالی علیه

مولانا حمید

شاعر قلند رجام کتاب خیر المجالس مرید شیخ نظام الحق والدین ست گاهی همراه پدر خدمت
شیخ میر سید و بحضور مجلس فرغش مشرف می شد و در صحبت بعضی خلفا شیخ انچه مقتضی قابلیت
و استعداد او باشد استفاده کرد اگر چه شعرا و از آن قبیل ست که او را توان بوی یاد کرد لیکن این
نام مشهور شده و بیشتر شهرت او با اسم حمید قلند ست اول در خدمت مولانا برهان الدین غریب بود

و بعد از موقوفاتش و جمع آورده بعد از آن در ملازمت شیخ نصیرالدین محمود افتاد و از موقوفات او نیز
جمع نمود و آن را اخیر المجالس نام کرد ابتدای تالیف آن در سنه خمس و خمسين و سبعه مایه بود و اتمام
آن در سنه خمس و خمسين در آنجا میگوید که روزی خواجه فرمودند ما ترا قلندر گوئیم یا صوفی قلند چه گوید
گوئیم تو مرتضی بنده عرض داشت کردی و قتی بخدمت شیخ نظام الدین اولیاء قدس سره مائده فرار از
کروه بودی و خدمت شیخ افطار کرده در صحن طعام خوردن یک قرص شکست نمی پیش خود نهادی و نمی
پیش بنده نهادی بنده آن را بست و در آستین کرد چون از پیش خدمت شیخ بیرون آمدم قلندران
در آمدند و گفتند شیخ خجسته ما را چیزی بده من گفتم بر من چیست قلندران کشف کردند و گفتند نمی پس
که از شیخ یافته ما را بده بنده کودک بود حیران ماند که ایشان چه دانند آنجا کسی از ایشان حاضر نبود و ضرورت
شد آن نمی قرص را آستین کشیدم و به ایشان دادم قلندران هم آنجا در دلیلی خاد که نزدیک مسجد
کیلو کمری بودند نشستند و آن نیم قرص پاره پاره کردند و همه خوردند درین میان والد بنده از پیش خدمت
شیخ بیرون آمد گفت قرص چه کردی گفتم قلندران را دادم والد بر من نظریه کرد و ماست خورد گفت
چه ادا می نشت بود همچنان شوریده پای پس بخدمت شیخ باز رفت خدمت شیخ حال یافت هم از آنجا
آغاز کرد فرمود مولانا حاج الدین خاطر جمعا را این سپر قلند را خواهد شد آنگاه خاطر والد بیا امید اکنون
چون خدمت شیخ قلند رفته است خدمت من نیز قلند را گوید چون خدمت خواجه ذکره آمد بالآخر آن حکما
تشبیه فرمودند که تو مرید خدمت شیخی من نمیدی اکتفا گیریم بنده نزدیک رفت و خواجه بر حجت کلام
گرفت بر کتاب بسیار بود و الحمد لله رب العالمین مجلس نیم سعادتمند قدس مونس میسر شد خدمت خواجه
ذکره شد باخیر در آن وقت حالی داشت فرمود چه می نویسی بنده فرمود درین معنی چیزی بگو که می نویسی
و گوی قلند چیست بنده یک مصرع گفت اینست **مصرع** **اگاه صوفی و که قلند چیست**
فرمود درم بگو **مصرع** **چون قلند شدی قلند باش** باز آنی تفکر کرد فرمود چه می نویسی
باز فرمود مرا چه وقت است که تذکیر بگیرم و ترا چه وقت است که قلند رشوی و بدون خدای عزوجل مشغول
شوی برو گوشت گیر صورت آن مرد که تو برگزیده او را زانها بود که او را ریش نیز گران آمد ترا شنید و در کوئی
رفت و قبل قبل چشم سوی آسمان کشاد و تحیر شست **در عشق چه جای خانه دار است**
همچون شود کوه گیر و بخروش **بنده را این سخن در گرفت ما عرض داشت کردم که آن نیستیم لیکن**
این قدر کمال است داریم که خود را میان خلق میدارم و لباسی می پوشم و در تعلم کوشش می نمایم خواجه
تفکری فرمودند و میرا آوردند و آهی برکشیدند و آب از چشم روان شد فرمودند که اگر فرمان شیخ نبودی
که شهری باید بود و جفا و خائلی خلق می باید کشید کجاست و کجا شهر نبودی من بیا بانی و کوی و دشتی
بر گردیدی باز دیگر این بیت بر زبان مبارک راند **بیت** **در عشق چه جای خانه دار است**

نسبت اگر روزش کنند و سی
نماید بسی آسانست اگر بچنان
در حساب عقل و دقت و نبات
و شوا و راند ولی التوفیق باقی
التحقیق تحقیق خواجه ابوعلی سینا
در جواب نامه شیخ ابرهیمه ابوالخیر
نامه می نویسد کفلا صفت نمون
و حاصل سعی آن بطریق ترجمه
اینست کتاب شیخ آلاء صوفی
کمال الطاعات الهی و سبوح نعم
نامتاهی و تعالی بروی صوفی
دایت حسن سیر و توفیق مستقر
بعرو و توفیق و محصل کمال استین
خبر سید مهدی از وی با حقه اقبال
و داعیه تقرب درگاه عزت توفیق
و توجه بوجه باقی او عزت استکمال
در سلوک طریق معرفت و سبای
عنایت در توفیق دایت و بر
افتادن در آن مقامات خرابه
دنیا اندانست بخت و اتمام
بر توفیق و توفیق آن نفس نیست
مفهوم میگردد اصول مانت
مکتوبت عزیزترین نامه که
جمل گزیده است از این
چیز که در دیار و حد و حد
که گوی که از آن آسمان درخت طلوع
نماید و برزگترین مایه که از
در اخلاص در آید خواهد فهمید
و توفیق بیانی و توفیق و خالی
او در کردیم در توفیق و توفیق
تکلیف و دما می بکشد و توفیق
الوجود که از اسباب غلبه معنی
علل است که در آن است که توفیق
بر آنکه از این استهای وی دنیا
کشادم بعد از ای فریادین

وزیادت بایت و نهایت قدرت
 او دست بر آورد و حتی سحابی
 قدم صدق او را بر جاده طریقت
 ثابت دارد و از التفات ماسو
 که موجب زلفت قدم بود نیست
 بخشنه خدائی که راه نایب به چاربا
 و آسان کننده کارهاست بپیر
 امور علم او است و تقدیر کائنات
 بکلمه او یک ذره در آسمان و زمین
 از حیطه علم او خارج نیست و
 بسط حرکت و فضا سکون
 از قبضه قدرت وی بیرون
 وجود خیر و ضار او است و
 وقوع شر و بقا و قدرت او تمام است
 حوادث ازل از جناب او است
 و کل امور را بعد از او و او یکی است
 و شیونبات او کثیر و اما مره الا
 واحدة کلیم بالبصر و هر از مشعشع
 و متفرع از او و هر حادث هستند
 و منتفی با و این چنین است مقتضا
 امر ملکوت و موجب ترجیحت
 و این امریت بس عظیم و بزرگ
 بس شگرت دانست آنکه او است
 و دانست آنکه توانست سعید
 سعید ازلی است و شقی شقی
 لم یزلی هیچکس را طاقت نه
 که پرسید چرا کرد و بحال نه که گوید
 چینی کند لایسالی اعمال فعل و هم
 یسایان خوشوقت سعادت مند
 که سابقه از لیش بر مره سعدا
 کشیده و باز بعبادت لایسالی
 از ترس آفتیاب آورده و خشک
 نیکنیست تا قویق سودا آخرت
 یافت و بر این مال غانی متاع
 باقی برست آورد و عجب از غافل

مجنون شود و کوه گیر و بجز و شش | بنده را این سخن در گرفت بیرون آمدند از دستم چه کنم لکنی در دل
 کردم که در مقام خواجه خضر بودم مشغول شوم موضع با نزهت و مقامی خوش است کنار آب و
 درویشان در آن مقام خواجه خضر ادبی یابند باز در خاطر آمد که نماز جمعه دشوار باشد و کیلو کمری بروم وطن
 مالوف و کنار آب است پیر این ضعیف مولانا تاج الدین هاجی است و زیارت خدمت شیخ قدس
 نزد یک است باز با خود گفتم که این همه نمودار است کجا بروم هم در شهر خواهم بود و فی الواقع شیخ الاسلام
 شیخ نصیر الدین محمود آغاز کرده ام اگر چه تمامی حاوی نتوانم شد اما آنچه در فهم می بخشد باری
 در قلم آمدم تا بکاری باشد و در خاطرمی گذشت که بعد ازین خدمت خواجه سلمه السلفه خواجه فزونی
 بعد از چهار روز احرام خدمت گرفتم فوائد بسیار فرمود بلکه گذشته نیز عادت کرد و الحمد لله رب العالمین
 مجلس هیزدهم سعادت قدس بوسه شد بنده عرض داشتم کرد که درین شهر خاطر بنده بر هیچ چیز نیست
 مگر بر روضه متبر که خدمت شیخ بنده سعادت مجالست خدمت خواجه فرمود اما نه فرمود بنزل نرسند
 اگر کسی خواهان نشسته باشد و بمنزل برسد نتواند مجامه شرط است و الذین جاهدوا فینا لنهتد بهم سبیلنا
 بعد فرمود حاصل از مجامه چیست حاصل مجامه صرف القلب من الالتفات الی غیر الله استغراق
 فی طاعة الله یعنی حاصل مجامه گردانیدن دست از غیر خدا بسوی استغراق و طاعت خدا بنده
 فرمود این سر لا اله الا الله است صرف القلب من غیر الله این نفی است و الا استغراق فی طاعة الله
 اثبات بنده عرض داشتم کرد که خواجه این بنده اندکی مشغولی دارد اما دوام صوم اصلا ممکن نیست
 هوامی شهر دلی و ریاستان معلوم است آتش می بار در زبان تشنگی اثر می کند فرمود درویش اگر صوم
 نمی توانی داشت تقلیل طعام کن بنده فرمود کجا مشغول می شوی در خانه یا بجایی دیگر بنده عرض
 داشتم کرد که در خانه با آنکه مزاحمت است و غلبه بسیار بنده را مانع نیست تا گردل گرفته می شود
 در باغی و صحرائی زیر درخت میروم چنانکه من روی کسی نه بنیم کسی روی من نه بیند فرمود و ات
 و قلم و کاغذ بر آرمی بری و در شعر و غزل گفتن مشغول می شوی این مشغولی نمی گویم مشغولی می باید
 که با حق باشد بنده عرض داشتم کرد آری این هم هست خواجه از کشف می فرماید اگر نظمی باو آید
 بنویسم باز خود را فراموشم فرمود اگر فراموش می توانی آورد نیکوست زیرا که هیچ حجابی و مانعی تیر از شعر
 گفتن نیست مجلس سی و هشتم سعادت قدس بوسه نصیب شده ماه رمضان بود خادمان خواستند که
 دست بشویند قلندری حاضر بود از جمیع برخاست و رفتن گرفت خدمت خواجه ذکره الله تعالی سخن
 بلند کرد و گفت ویش درویش چه میروی قلندرنه نشست همچنان تیر بیرون رفت خواجه خادمان را بیدار نهادن
 برسد و نزد یک در بیرونی رسیده بود خادمان دست گرفتند و مغذرت کردند باز آوردند و در آن محل
 که نشسته بود نشست بالامی دست بنده آمد بنشینست خدمت خواجه کرد و الله تعالی حکایت فرمود

که روزی قلندر در خانقاه شیخ فریدالدین قدس سرور آمد خدمت شیخ درون حجر مشغول بود و چون خدمت
 شیخ درون حجر رفتی و در میعاد کسی را محل و مدخل نبود قلندر در آمد بگلیم سجاده شیخ بنشست شیخ
 بدرالدین اسحاق خادم بود او ادب نگاه داشت و چیزی نگفت قدری طعام بیاورد پیش قلندر نهاد قلندر
 گفت شیخ را به منم بجهده طعام بخورم گفت شیخ درون مشغول است آنجا کسی محل نیست تو این طعام بخور بعد
 پیش شیخ خواهیم بر دقلندر دست در طعام زد بعد آن گویا که قلندر آن بخورند از آنجا که بشنید و در کجکولی
 خمیر کردن گرفت چنانکه سرشک آن بر سجاده شیخ می رسید بدرالدین اسحاق پیشتر شده گفت پس بنشین قلندر
 بشوید و کجکول برداشت تا بدرالدین اسحاق را بر بند خدمت شیخ از درون بدوید بیاورد دست قلندر
 گرفت و گفت قلندر بمن بخش قلندر گفت در درشان است بر ندر آمد چون بردارد فرود آمد از شیخ فرمود
 دیوار برین قلندر کجکول بردیوار زد دیوار بفتا و بجهده فرمود میان هر عامی خاصی است و این حکایت فرمود
 که در آنچه شیخ الاسلام شیخ بهاو الدین زکریا رحمه الله از بغداد آمد خدمت شیخ ایشوخ بازگشته بود در منزله
 فرو آمد در آن منزل سله نبود در سجده فرو آمد قلندر آن نیز در آمد چون شب شد شیخ مشغول شد قلندر ای اوید
 که از سر تا پا طوفان گرفته بود شیخ نزدیک آن قلندر رفت و گفت ای مرد خدای تو میان ایشان چه کنی قلندر گفت
 زکریا بابائی که میان هر عامی خاصی است که آن عام را بدان خاص نبخشند بجهده فرمودند آنکس که قلندر
 پیدا کرد او مفتی بود شیخ جمال ساوجبی او را کتاب خانه روان گفتندی هر کرا فتوی مشکل شدی برو آمدی و جواب
 دادی و هرگز کتاب رجوع کردی و در آن وقت بزرگی بود نام او گفتند در جمع او آهن پوشان درآمد و آهن
 پوشان را لباس مخرقه نباشد همان آهن پوشند و پاره گلیم در تن بند ناف و نباشد ایشان را هیچ چیز دنیا و
 نباشد چون ایشان از جمع آن بزرگ بازگشتند آن بزرگ فرمود که چه سکه از داد و ایند ایشان شیخ جمال الدین
 ساوجبی در آن جمع حاضر بود گفت مرد آنگاه باشیم که سکه باین پیدا کنیم تا آن چه وقت بود که این سخن
 بر زبان آن بزرگ رفت چون برخاست او را حالی پیدا شد تجربه می کرد و با چنان شد که ریش هم را اگر
 شد بتراشید و پلاسی در پوشید و در گوری درآمد و مستقبل قبله تحیر و دل و چشم سوی مواد داشته بنشست آن
 بزرگ را گفتند که مولانا جمال الدین ساوجبی را این چنین حالی پیدا شد که ریش بتراشید و در گوری بنشست
 آن بزرگ با جمع خوبیا و او را در گورین فلان کرده روی سوی آسمان داشته و مبهوت مانده دید فرمود تا از زیر
 نگذاشته و در حلق او ریخته سبحان الله گوی آبی سر و نهوده و نشندان بجهت بر و آمد و در آن وقت شیخ
 جمال الدین ساوجبی چیزی بخورده بود و نشندان گفتند که خلاف شرع کرده و ریش تراشیده گفت ریش
 می طلبید سر درون خرقه کرده و باز آورده خدمت خواجه اشارت بجانب سینه کردند فرمود این قدر ریش سفید
 دیدم بجهده همه خلق بازگشتند قلندر ماند و خدمت خواجه ذکر الله با تحیر و انجده سدا العالمین -

شیخ حاتم الدین

که دل ازین بهر چاییدیم بزم ندارد
 دریافت نمایافت و در و قبول و
 رنج و راحت غم و شادی او را برابر
 زانکار و استیفا و شهوات دنیا جز
 حرص و شهوت نغیر ناید و استمتاع
 لذات و سیری نه بخشد نزل طلب
 او خیال و دل محبوب او محال
 کمالش بازوال ملازم و زوالش
 در همه احوال لازم المشی بر غایت
 رذات و لذاتش در نهایت عفت
 صحت او تمام بیماری و محبت او
 عین گرفتاری انچه او در دنیا ستلا
 شمرند حاجت مندی است بس
 جوع و پوشیدن عورت آن طوط
 چندی که او توجده کرد و در وقت محبت
 که توان رالذات انکاری و راس
 جمیع لذات شاری این همه او
 روح توجده کرد و بایهات برآید
 هواد به و الله مشغول بدینامیت
 مگر مخلوب مغبون و متفرق در حق
 نه مگر محبها بخون گرفتار حرکات
 شتی و اسیر حاجات گوناگون شست
 الحال تنوع البال در دست خویش
 بیم و امید پائمال رنج و راحت
 کما است عاقلی که از احتلا و خلق
 تخر و گزیند و از محبت غایب و غایب
 تفر و نشیند و از پریشانی رده
 باصلاح آورد و از تذبذب ترویت
 بر تذبذب و تود و گمان و فکر گرفته لغز
 کند و عشق کهنه را نو گرداند و از ملاحظه
 حد و ثبطل العادل از دل و دود و
 ماست غنا بلا ملاحظه الالباب و شد
 تا بجای رود که آنجا به لنت و لنت
 و کمال در کمال است آنجا سلسالی
 ست که هر چند سیراب تر شوی

پسر خود و حضرت خواجه بزرگ معین الحق والدین است چنین گویند که او غائب شد و صحبت ابدال پیوست قدس سره

شیخ حسام الدین سوخته

پسر شیخ فخر الدین بن شیخ الاسلام معین الدین سنجرى است سوخته آتش محبت و دخته ناوک مودت بود با شیخ نظام الدین اولیا صحبت داشت دفن او در قصبه سانبه طرف غروب پسر راه اجمیر افتاده است و او را پدر او بنام برادر مفقه و حسام الدین بن خواجه معین الدین نام نهاده و حضرت خواجه بزرگ اذیت بود یکی منکوحه دختر سید وجیه الدین مشهدى عم سید حسین خنگ سوار که بر بالای قلعه اجمیر آسوده است نام او بی بی عصمت و دیگر ملک یمن است و نام او امه اند و آنچنان بود که حضرت خواجه کبر سر سیده بود و هنوز متاهل نشده شبی حضرت مصطفی راضی الله علیه و سلم در خواب دید که میفرماید که معین الدین تو معین دین منى سنتی از سنتهای من ترک کرده اتفاقاً همان شب حاکم قلعه غلبی ملک خطاب نام بر سر کاران آن حد و دماخته بود و دختری از دختران راجهای آن دیار بدست او افتاده ملک خطاب بر حضرت خواجه بود آن دختر را بخدمت وی گزرا نید و خواجه او را قبول کرد که آنی تا پنج بلا و جانی و ایضا سید وجیه الدین شهادت داشت که مال عفت آراسته و پیرایه عصمت پیراسته و این دختر بحد بلوغ رسیده بود و موقوف بود و کفو بود تا گاه شبی امام جعفر صادق راضی الله عنه بخواب دید که میفرماید که فرزندم وجیه الدین اشارت حضرت رسالت صلی الله علیه و سلم بر من است که این دختر را بخواجه معین الدین حسن سنجرى بسپاری و در جبال او و آری سید وجیه الدین که کور از میوستان حضرت خواجه بود این واقعاً بد و باز نمود و خواجه فرمود با با وجیه الدین عمر من آخر رسیده است لیکن چون فرمان پیغمبر است از قبول آن چاره نیست و از سر یکی ازین دو خاتون اولاد شد بی بی جمال حافظه از آن دختر را جاست نه دختر را چنانکه در عوام مشهور است و قبر بی بی جمال در پایان حضرت خواجه است و حجت شریعت او شیخ رضی است و خطبه او در یکی از قصبه ناگور است بالای حوض که آن را مندا لای گویند و از بی بی جمال دو پسر شده بود که هر دو در هنگام طفولیت از جهان رفتند و حضرت خواجه را سه پسر اند شیخ ابوسعید و شیخ فخر الدین و شیخ حسام الدین شیخ ابوسعید از دختر سید وجیه الدین است و در شیخ فخر الدین و شیخ حسام الدین اختلاف است سید محمد گیسو در آن جماعت درویشان بر آنند که از بی بی عصمت اند و سید شمس الدین طاهر و طائفه از درویشان میگویند که از بی بی امه العناد و الله اعلم -

خواجه معین الدین خرد در

پسر بزرگ شیخ حسام الدین سوخته است و او را خرد نسبت بخواجه بزرگ می گویند و این منقبت

گو اتر یابی و رز قیست که چندانکه
سیر ترخوری لذت ترخوری سیرانی
اوند سیرانی است که طبیعت آلائی
گردد اند و سیری اوند سیر نیست که
والقدرانی لذت کند حق سبحانه
و تعالی غشاه و غفلت ادبصار
و پرده قسوات از قلوب موجب
حیرت از عقول و دواعی حسرت
از نفوس بابر اندازد و توفیق
تهذیب اخلاق و تکمیل اوصاف
هدایت کرامت فرماید و سلوک
این طریق آسان گرداند و از شر
این مکاره غدار فریب و غرور بخل
برغل و غش که بطاهر لطفت و
مهربانی نماید و در باطن عدالت
جانی دارد و بصورت موصفت
کرد و معنی مفاصلت از نگاه دارد
و در سلوک این طریق تراقتد او
پیغمبرای ماساد و بدان مقام که
تورسیده بتابعیت تو را نیز رساند
اوست بی این کار و بدست اوست
زمان اختیار و اما آنچه شیخ از پنج
التماس تذکره کرده و استدعا
تصبر نموده و دواى این درد را
ادکلام من حبه این بیان ماند که
بنا از نامینا راه نمونی جوید و شنوا
از دانشوا خبری پرسد مثل مراجع
یارای آنکه غفلت چو نموی زبان
کشاید و بجوابی که صلاح دی در آن
بود و صوابی که رشد او در آن است
خطاب نماید و بطریق که نجات
در آن است اعلام نموده و بقایک
مقصود اوست را همی کن و این
همه عزیزان تبصیر و اقرار باندانی
از سخن حق گفتن گریز نباشد

اورا بس است در ویش کامل بود وی پیش از آنکه مرید شود مکسب ریاضت کار بجائی رسانیده بود که
 سیواسطه از حضرت خواجه متفاضه میکرد عاقبت حکم خواجه مرید شیخ نصیر الدین محمود شد و خرقه خلافت آنکه
 ستد و پسر خرد شیخ حسام الدین سوخته شیخ قیام بابر یال در غایت حسن صورت و شجاعت مهیبت
 و عظمت بود و از هر کی از خواجه معین خرد و شیخ قیام الدین اولاد بسیار است چشت خان که در میند بود
 از اولاد خواجه معین الدین خرد است نام او شیخ قطب الدین است و سلطان محمود خلجی او را چشت خان
 خطاب کرد و خداوند دوازده هزار سوار گردانید سلطان محمود چون در اجمیر اسلام کرد و خواست که
 چشت خان ابدیه وی چون در میند و از خرد کلان شده بود اجمیر اختیار نکرد و اولاد شیخ قیام الدین
 بابر یال شیخ بایزید است که او را شیخ بایزید بزرگ می گویند دانشمند بود در روضه خواجه درس می گفت
 شیخ احمد مجد و بزرگان دیگر شاگرد اویند و اختلاف مردم که در فرزندان حضرت خواجه مشهور است و همین
 شیخ بایزید است و منشأ اختلاف آنست که چون سلطنت از الملک بلی فتور پذیرفت و کافران بدیا
 اجمیر غالب آمدند فرزندان خواجه معین الدین خرد بجانب میند و رفتند و در اجناسکوت کردند و بنابر
 شیخ قیام الدین بابر یال بجانب گجرات رفتند و تعلم علم کردند و شیخ بایزید بزرگ بجانب بغداد رفت
 و تحصیل علوم کرد چون سلطان محمود خلجی بعد از سالها در اجمیر اسلام کرد و بر کفار این دیار استیلا یافت
 شیخ بایزید از مسافرت میند و قدم آورد و شیخ محمود دهلوی شیخ الاسلام میند و بود و صد ارباب علما و صلحا
 بوی تعلق داشت وی دختر را شیخ بایزید و او سلطان محمود معتقد شیخ بایزید شد چشت خان را
 بسبب عصبیت که داشت اعتقاد با دشا به نسبت بوی خوش نیامد سلطان محمود در مقام نصب علما و
 در میند در مقام اجمیر بود چشت خان باعث شد بر آن که شیخ بایزید را نیز با جمیر فرستد تا در روضه متبرک
 درس بگوید بعد از مدتی از اقامت نمودن اجمیر جماعه انکار فرزند می او کردند و بباد شله سائید با دشا
 از علمای و مشایخ آن زمان استفسار کردند و خود خواجه حسین ناگوری و مولانا ستم اجمیری که یکی از علمای
 و قدما ی اجمیر بود و علمای دیگر گواهی دادند که شیخ بایزید از فرزندان شیخ قیام الدین بابر یال بن شیخ حسام الدین
 بن شیخ فخر الدین بن خواجه معین الدین است و فی الحقیقت اگر خواجه حسین اعتراف به نسبت او کرد و باشد
 پس است زیرا که وی ولی بود و مقتدا و عارف بسلسله ایشان و از آنکه ایشان بفرزندان شیخ بایزید نسبت
 خویشی کرد و دختر واد نظا هری شود که پیش ایشان نسبت فرزند می وی محقق است و ابدا علم الغرض بود
 اولاد و احفاد حضرت خواجه متیقن است و آنچه بعضی عوام گویند که خواجه حضور بود و فرزند داشت
 غلط فاحش است ذکر اولاد خواجه در موقوفات مشایخ چشت واقع است شیخ فرید بن شیخ حمید الدین
 صوفی قدس سره در سرور الصد و رازوی نقل می کند که چون خواجه اراقدس سره فرزندمان تولد شده
 روزی از من پرسید که حمید چون است پیش ازین که قوی و جوان بودیم هر چه از درگاه عزت می طلبیدیم

و از بیان واقع چاره نباید کرد
 و آخر فکر و ظاهر و باطن اعتبار تو خدا
 باشد جل جلاله چشم دل بکل شایه
 او بکل و قدم سعی در مقام قرب او
 موقوف دایم بپای عقل در ملکوت
 اعلی سافرویات کبری الکی را
 که دران عالم مودع است نظرو بعد از
 نزول از ان عالم اعلی از احکام
 و انکار او حاضران و که در همه تجلیا
 اوست ظهور هر چیز و دست اول
 و آخر ظاهر و باطن **ع** نفی
 کل شیء لا یقید علی الله و
 و چون این حالت شرفه ملا و
 شد و این شیمه کریمه است و گشت
 نگین دل بصور عالم بصور عالم ملکوت
 انعکاش پذیر و مراتب خلق تقدس
 لا یوتی متعلی گردد و با حضور تقدس
 و صحبت النش الفی که در ذوق
 ولذت آن عالم بذاق حال او
 برسد و آنچه نسبت با وی اولی
 و اقرب است همه از ذات خود ربابه
 و محض سکینه و وقار بر وی غایض
 گردد و تفسیر طایفه است و قرار در وی
 پیدا آید و بدین عالم ادنی و اعلی آن
 جز بر حمت غلبد و شکر گذاری نعمت
 پروردگار بر ایشان بختاید
 و بزرکات نعمت و معرفت ایشان
 را راه بنیاد و وصول مقامی که
 خود رسیده است ایشان اینر
 طالب گرداند و بزرگوار عید و
 موافق رحمت قوت با عتد ایشان
 در شوق و اهتزاز او را در همه
 حال بجهت و بجهت ولذت در
 لذت بود و از بجهت و بجهت
 و لذت خویش تند ایشان بود

زودی یافتیم اکنون که پیرو ضعیف شدیم چون حاجت بدعای شود کار بد رنگ می کشد بنده عرض کرد که
خواجه را روشن ست که چون مریم راضی اند عینا حضرت عیسی علیه السلام متولد نشده بود میوه دستانی
در تابستان و میوه تابستانی در زمستان بی محنت در محراب حاضری یافت چون عیسی پیغمبر علیه السلام
متولد شد مریم منتظر شد که رزق همچنان خواهد رسید فرآن آمد و هنری الیک یجمع الخلق لک لثاقط
حکایت رطباً حذیثاً بروشاخای و ریخت خرمای را بسوی خود و بچنان تابر تو خرمای تر بریز و در آن
حال و درین حال این مقدار تفاوت ست خواجه این جواب را از بنده قبول کرد و به پسندید.

خواجه احمد رحمه الله علیه

پسر شیخ ابوبکر بن شیخ نجم الدین بن شیخ قیام الدین ست در فوائد الفوائد نقل از شیخ نظام الدین
اولیاد قدس سر می کند که فرمود که خواجه احمد بنیر و شیخ الاسلام معین الدین عظیم صالح بود و می گفت
که مرا یاری بود که پیوسته دو رکعت نفل بعد از نماز مغرب برای حفظ ایمان می گزارد و دو رکعت اول
بعد از فاتحه سوره اخلاص هفت بار و سوره فلق یکبار و دو رکعت دوم بعد از فاتحه اخلاص هفت بار
و سوره الناس یکبار چو از نماز فارغ می شد سه بار در سجده می گفت یا حی یا قیوم بختی علی الایمان
و سقته در حد و داجمیر وقت شام در رسید و زان از جای نمودار شدند ما همه فرض و سنت اگر از ده
جانب شهر روان شدیم و او نماز را تمام کرد و از عقب آمد و وقت رحلت بر سر وقت او رسیدیم آن چنان
میرفت که باید و شاید خواجه احمد گفت که اگر مرا پیش کرسی قضا بنزد گواهی بدیم که آن مرد با ایمان فتنه است.

خواجه وحید رحمه الله علیه

برادر خواجه احمد ست هم در فوائد الفوائد نقل از شیخ نظام الدین اولیاد قدس سر می کند که وقتی من نصیر الدین
طالب علم پیش شیخ فرید الحق والدین نشسته بودیم جوگی آمد زمین بوس کرد و نشست نصیر الدین از جوگی
پرسید که بابو سر می آدمی بچه دار و در آن روز آمدن پرسیدن او در حضرت شیخ ناخوش آمد نگاه خواجه وحید
نمیداد خواجه معین الدین آمد و التماس ارادت کرد شیخ فرمود من این را از خانواده شما در یوزه و ادم مراجع حال
باشد که دست شما بنیت ارادت بگیرم خواجه وحید الحال بسیار کرده و مدینه و مخلوق شدند این نصیر الدین
طالب علم که ادب و جوگی دار و می درازی موی می پرسید فرمود مخلوق شد و برکت صحبت درویشان در وی
تا تیر که رحمه الله علیه جمعین -

شیخ بدر الدین سمرقندی رحمه الله علیه

بی ایشان و در همه جایی همه جا
خلق از وی تعجب و ستایشان
متعجب تر ایشان در وی حیران
و او در ایشان حیران تر باید است
که فضل حرکات صلوة ست نعت
مراقبه و بهترین سکات صیام
با حفظ مراتب و نافع ترین نیکیها
صدقه احسان بخشن و کمال بن
سیرا صبر و تحمل بر شدائد و ادم
که التفات نفس قبل و قال من قش
و جدال تا اثر و انفعال با حال
مختلفه و حالات متباینه باقیست
خلوص و از کثافت طبیعت که در
جلبت حال بود و بهترین اعمال
علی ست که از مقام نیت صادر گردد
و بهترین نیات نیتی ست که از جناب
حلم و معرفت نبعث گردد و حکمت
اصل فضائل ست معرفت الهی
اولی و اولی هو و کلمات طیبه بسو
خداست و سبب فحش آن عمل
صالح است اینها را می گویم طلب آفرینش
از خدای کنم به ایت از و س
می جویم و طلب کفایت از وی میکنم
و قربت از وی میخواهم از سمیع
بجیب اینست مضمون مکتوب
ابوعلی سینا بجانب شیخ ابوسعید
ابوالخیر و آن حکایت دیگر رسید و شد
که می گویند که شیخ بابوعلی سینا نوشت
که دلتی علی دلیل یعنی دلالت کن
مرا به لیلی که راه نماید و پرده غفلت
از روی کار بکنایه از نوشتن که
الخروج عن الایمان المجازی الذل
فی الکفر حقیقه و ان لا تمفت الا
بما و الا خصوص الفتنه می گوید
دلیل بریدن آنست از ایمان مجازی

از لفظونات شیخ شرف الدین یحیی معلوم می شود که او مرید شیخ نجم الدین کبری است و در سیر الاولیا نوشته است که و خلیف شیخ سیف الدین باخوری است و شیخ نجم الدین را در یافته بود و هم در سیر الاولیا می نویسد که او سخت بزرگ بود و صحبت شیخ نظام الدین اولیا قدس سره سماع بشنیدی و بغایت خوب صورت و نیکو سیرت بود و چون شیخ بدالدین سمرقندی بر حمت حق پیوست او را در سنگوله دفن کردند و رسوم شیخ نظام الدین اولیا حاضر شد مجلس خاسته بود و سماع در داده پستر رسید در خطبه دیگر نشست چون ایشان در سماع خاستند شیخ نظام الدین نیز برخاست بعضی گفتند که میان شما و میان ایشان بُعد مسافت است شما بنشینید فرمود موافقت شرط است -

شیخ رکن الدین فردوسی رحمة الله علیه

مرید خواجہ بدالدین سمرقانیست در دہلی بود و چون سلطان معزالدین کیقباد در کیلو کمری قهر نوبنا کرد وی از شهر آمده ہم در کنار آب جوئن مقامی ساخته بودند غالباً میان وی و شیخ نظام الدین اولیا چندان محبت و اخلاص نبود در سیر الاولیا می نویسد کہ پسران شیخ رکن الدین کہ جوآنان خواستہ بودند و مریدان او بار ہا در کشتی سواری شدند و سماع گویان و رقص کنان از زیر خانہ شیخ نظام الدین گزشتند روزی ہمہ برین حال می گذشتند چون نظر شیخ برین جماعت افتاد سر بر آورد و گفت سالہاست کہ یکی خون می خورد و جان خود فدای این راہ می کند و دیگران نخواستہ اند می گویند تو کیستی کہ ما نہ ایم و بہت از آستین بر آورد و جانب ایشان اشارت کرد کہ ہلا بر ہمین کہ پسران شیخ رکن الدین بآن غوغا برخاستہ نمودند و کشتی فرو آمدند خواستند کہ غسل بکنند ہمین کہ در آب درآمدند در حال غرق شدند -

شیخ نجیب الدین فردوسی رحمة الله علیه

مرید شیخ رکن الدین فردوسی است قبر او جانب شرقی حوض شمسی بر صفہ عالی نزد یک بقبر مولانا برہان لجنی است رحمة الله علیہم -

شیخ شرف الدین احمد رحمة الله علیه

ابن یحیی المنیری وی از شاہیر شلخ ہندوستان است چہا احتیاج کہ کسی نوکر مناقب او کند او را تصانیف عالی است از جملہ تصانیف او مکتوبات مشہور تر و لطیف ترین تصانیف او است بسیاری از آداب طریقت و اسرار حقیقت در آنجا اندراج یافته و لفظونات او را نیز یکی از معتقدان او جمع کردہ اما لطافت مکتوبات او بیشتر است گویند کہ بر آداب المریدین نیز مفرجی دادہ وی مرید خواجہ نجیب الدین فردوسی

و در آمدن در کفر حقیقت و عدم انکساف
ہمت گر با نچو و رای مولیہ ثلثہ
بود بکلا اشتغال باطن بجا و رای
حوالہ ثلثہ کہ اسوت و ملکوت و جبروت
ست الابر تہ ذات بخت کہ لہوت
صرف و وحدت مطلقہ است اللہ اعلم
گویند کہ شیخ در بزرگان نوشتہ و مصلحتی
ہذہ الکلمات الی ما یوصل الیہ عبادہ
اربعۃ الآت سنۃ فرمودہ مرا این
کلمات اشارات بجای بردہ بکلا
رسانید کہ عبادت چہا ہر سال
آنجا نرساند و اللہ اعلم این حکایت
خالی از حقیقت نیست لہذا علی القضاہ
بہدائی قدس اللہ تعالی سر وی آرد
وی گوید ابوعلی طیب مخوف را عبادہ
را بکار رسد کہ ابو سعید ابو انیر را وی
آنچنان نویسد و او در برابر آن
این چنین گوید و بعد از آن ابو سعید
گوید کہ در این کلمات بجائی رسانید
کہ عبادت چہا ہر سال بجا
نرساند و لیکن اینم کہ ابو سعید ذوق
این کلمات بچشمید و گر نہ ابوعلی
سنگسار آمدی و حکایتی دیگر نیز
ہست کہ در لفظونات شاہ نجیب
نوشتہ اند کہ ابوعلی شخصہ اہم اسوہ
بمجلس شیخ گذاشتہ بود تا ببیند
کہ خدمت شیخ او را غیبت بچہ
عنوان مادی کند و در حق وی
چہ می گوید روزی آن شخص از
شیخ پرسید کہ ابوعلی چہ حال دارد
و کار او تا کجا رسیدہ است شیخ
فرمود مردی طیب و جہل نمیشند
ست لیکن بکار ماطلاق نہ آرد
و چون این حکایت را بیان کرد
شکایت آن با شیخ ابو سعید نوشتہ

کمن چندین کتب رساله‌ها
اطلاق نوشته‌ام شیخ چون سفرایه
که حکام اخلاق ندارد شیخ درجه
آن حضرت که من گفته‌ام که کام‌خانی
ندارد و گفته‌ام که حکام اخلاق ندارند
و تفطن به بزرگ حاکمیت تو را ندانند
نمودن حکایت دیگر که شیخ از دوسه
بصورت استر شاد و ستمدار نوشته است
در بیت حال آدان طلب و
نه در مقام نهایت و طلب است
و علم حکمتی بنیاد ویدی
الدین بنیاد همی کل شی‌قدر
الرساله الثانيه عن حضرت
التحلی لاسرار التجلی

لا اله الا الله محمد رسول الله
انوار توفیق ابد و اسرار تحقیق ازل
شامل احوال سعادت آمل و
حاصل اوقات بابرکات باد آیین
هر چند خواست که بعد از عرض
و حاضر فی از حکایت این اه
گوید و سخنی از سلوک این طریق
بنویسد از صدمه سبب این
مقام و تصور صعوبت این مرام
حالتی در گرفت که کلام از دست رفت
و دست از کار ناتوانچه گوید و بنویسد
از برای گفتن نوشته‌های بزرگان
چیزی نگذاشته اند کسی باید که از
کار بند و عمل در کار و خدمت بآقا
نفس که سخنان رسیدگان را
بمقام ایشان نارسیده بگوئی
و حقیقت حال از حزن حکایت
ظاهر بگوئی اگر مردی کاره که
ایشان کرده اند بکن بعد از آن
گفتاری که ایشان گفته اند بگو

گویند که شیخ شرف الدین مشوق بندگی شیخ نظام الدین اولیاء بهی آمد قضا را پیش از آنکه او بهی برسد
شیخ نظام الدین ریاض رضوان خرانیده بود شیخ نجیب الدین فردوسی در آنجا بود چون بلازمست او
رسید فرمود در ویش سالهاست که منتظر تو نشسته‌ام مانستی دارم که بتو سپردنی ست مرید شد و نعمتی که برآ
او نهاده بودند بگرفت و بطن اصلی خود رجوع کرد گویند که ویرا چند سال در بیابانی که در راه اگر واقع ست
تو تهنی واقع شد هم در بیابان می بود و عبادت می کرد بعد از سالها بطن رسید قبر او در شهر بهارست و منیر
قریه است از بهار رحمه الله علیه رساله فارسی ست که کسی در بیان چهارده خانواده نوشته در انجمنی پسید
که ابتدای فردوس از سهروردست شیخ نجم الدین کبری فردوسی و شیخ علاء الدین طوسی هر دو قریب یکدیگر
بوده اند در مجاهده و ریاضت بسر حد کمال رسیده بعد یک هفته افطاری کردند و هم بگیا هجلی زبان

جوین بود هر دو بزرگوار بخدمت شیخ ضیاء الدین ابوالنجیب سهروردی آمدند و گفتند عمر بسر آمد و کار
بر نیامد ریاضت و مجاهده بسیار کشیدیم اما هیچ روی مقصود ندیدیم شیخ ابوالنجیب فرمود برادران ما نیز بدین
دلغ مبتلائیم سبیل آنست که مرید شویم هر یک بزرگ بخدمت شیخ وجیه الدین ابوجفص بن عمر بن عمو آیدند
شیخ وجیه الدین بعد از مدتی شیخ ضیاء الدین و شیخ علاء الدین خلافت داد و داد کرد و شیخ نجم الدین
کبری را بشیخ ابوالنجیب سپرد کرد و گفت این را بر خود گیرید بعد از هفتم ماه شیخ ابوالنجیب بشیخ نجم الدین
خلافت داد و گفت شما مشایخ فردوسید از آن روزیاز فردوسیان پیدا آمدند رحمه الله علیه هم جمیع شیخ
شرف الدین را و رای مجموعه مکتوبات که مشهور ست مکتوبات دیگر ست که بجانب شیخ مظفر بلخی که مرید و خلیفه
و صاحب سرست نوشته است آورده اند که در مدت بست و پنج سال که شیخ مظفر از واقعات معاملات
و حالات خود که در سلوک روی می نمودند بخدمت شیخ علاء الدین می فرستاد شیخ آن را جواب می نوشت
و در ذیل بعضی مکتوبات مسطور بود که مکتوبات من همه حل مشکلات و معاملات آن برادرست باید
که کسی را ننماید که موجب افتخار سر بوبیت گردد بنا بر آن هر بار که مریدان التماس می کردند که مکتوبات
عطا شود تا انتسخ کنیم و مستفید گردیم بسبب محافظت وصیت شیخ و اخفای اسرار آئمی یکس نمی نمود
مهر کرده ارسال میداشت ناقل این حکایت گوید که آن موازنه دوست مکتوب زیاده بود که هنگام
رحلت شیخ مظفر موعوم وصیت کرد که درون کفن من بنهید سبب فای وصیت او جمله در کفن نهاده شد
تا اسرار این بزرگوار پوشیده ماند یک مکتوب مختصر بمیان خریطه مانده بود بخط شیخ الاسلام این چند مکتوب
از آن نقل کرده شد تا خوانند و شنوند اسبب نفع دین گردانندی و ما از هر چه نکته که مناسب حال طالبان
و سالکان باشد انتخاب نمودیم که دو سه مکتوب که شاید بتمام نقل کرده شده باشد مکتوب سید احمد دایمست
هر یکا کین مرام را حق داده است | زیر آن کینج کرم بنهاده است | برادر اعزام مظفر سلام و دعا

کاتب حروف مطالعه کن باید که در کار خود مردان باشد از شدت امور و از کثرت ابتلا و از امتیازات گوناگون

و اگر در آن مرتبه نیز چیزی نگویی
و خاموش نشینی بهتر و گوارا تر این
گفتن را خاصیتی است که مباد
نورانیت را از سینه بیرون آرد
و باطن را از ذوق و حضور خالی
گرداند حقیقت را هم اگر در سنگ
سینه مختبئ دارند با مجال صبر
و کتمان بروی تنگ آید و نجات
فضا سے باطن جولان کند و
در اعماق و اجزای وجود سرایان
نماید و از بس شدت ضبط و کتمان
خواهد که در روز انبشاکند و برین
افتد تا اشعه النور آن بے اختیار
از جنبات احوال تابان شود و
دیگر و حضور می دیگر باشد مشکو
فیها مصباح المصباح فی زجاجه
در صورت خاموشی بان حال
گردد و معنی بے عبارت در سخن آید
مبارک باد این حال گوارا باد
این ذوق آن را که حاصل است
جماعت دیگر را بنیم که در ذوق سخن
ولذت همزبانی چنان از دست
رفته اند که صبر از سخن نزد ایشان
محال گشته و لغافین معنی قال
نفس حال آمده کار آمد
حصه مردان مرد و حصه گفت
آمد این است در درجه ایجا نیز اگر
نیک و نذ دلیل واضح است بر
قوت تاثیر معنی و سطوت سلطان
حال که با وجود غشاوه لغافین
صورت این تاثیر دارد و آنجا که
محض معنی و حزن حقیقت بود
چه حال باشد باری اگر کی بگوید
همان قدر گوید که یافته باشد و بجا
دم زند که قدم نهاده بود و ناز و ناله

که در راه سالک است نباید که در کار تصرف و تفرار راه یابد ای برادر در عظمت الانبیاء آورده است که کار خلد
جل و لا یریک منط نیست نتوان دانست که اقبال و فتوح حق سبحانه و تعالی بنده را از کدام راه پدید آید
از راه نعمت یا از راه محنت از راه عطایا یا از راه بلاموسی پیامبر اصلوات الله و سلامه علیه بعد از زادن
در تنور آتش افکندند پس در تابوت افکندند پس در دیوانه افکندند پس در دست دشمن افکندند پس
در دست اموت قبطی دادند پس از خون کشتن در غربت افکندند پس ده سال در شبانی افکندند شب
تاریک شد و بر تیره برآمد و برق جستن گرفت و گرگان رسیدند و گوسفندان رسیدند و راه را گم کرد
وزن را در زادن گرفت سراسخت فرود گرفت و آتش نه هر چند حقیق زدیچ آتش بر نیامد چون همه
وجود در مانده و عاجز گشت گاه فتح غیب پدید آمد تا گفت انی انسنت ناسرا چون بطلب
آتش آنجا رسید گلی دیگر شکفت که انی انار بک فاخلع نعلیک انک بالواد المقدس طوی
وانا اخترتک فاستمع لما یوحی اسرار الربوبیه غیر معلومه لوجرت الاحوال کما علی العبد علی سنن و احد
لاحاط علم العبد علی الربوبیه و الله تعالی بصفاته غیر محاط

مکتوب ای برادر آدمی زاده و درجه الهیت در فطرات سرگردان
مانند آینه در زمان لطیف بکام رسد محال است محال رباعی
معشوق دل موریچه باه افتاد است | این افعه طرفه براه افتاد است | درویش عشق بادشاه افتاد است | درو که غم کوه یکاه افتاد است |

ای برادر عاشق باید که نوعی از معشوق را بشاید اگر شایسته لطف بود مراد او از معشوق بر آید و اگر سزای قهر
بود مراد معشوق از او بر آید آنچه مراد معشوق از عاشق بود و تمام تر بود و موجب الصادق من یجعل مراده خدا مراد
محبوبه لا یصلح لهذا الا ان کان من کان فارغاً من جمیع الاعمال لا تشغل له فی الدنیا و الآخرة فاما من تشغل
و دنیا و علی قلبه حدیث عقباه فلیس له نصیب من خدمه مولا و یقال اصحاب الدنیا مشغولون بدنیایم
و ارباب العقبی مشغولون بعقبایم و اهل النار مشغولون باینالون من لبوا هم من الذی له فی الدنیا و الآخرة
عن مولا خیر مکتوب امام مظفر باند که این قسم از علم معاملات نیست از علم کاشفات است علم کاشفات
در قلم آوردن خصص نیست اما آن مقدار که نویسنده این است که موجودات محسوس را عالم ملک گویند و
توجدات معقول را عالم ملکوت گویند و موجودات بالقوه را عالم جبروت گویند و هر چه باورای این است
آن را عالم لاهوت گویند و بدین عبارت هم می گویند ملک عالم شهادت است و ملکوت عالم غیب است
و جبروت عالم غیب غیب است و خداوند جل و علا غیب غیب غیب است بعد از تقریر همچنین می کنند
که لطافت عالم ملک هیچ نسبت ندارد با لطافت عالم ملکوت که عالم ملکوت بغایت لطیف است
و لطافت عالم ملکوت هیچ نسبت ندارد با لطافت عالم جبروت که عالم جبروت بغایت لطیف است
و لطافت عالم جبروت هیچ نسبت ندارد با لطافت ذات پاک خداوند جل و علا که ذات پاک خداوند لطیف

صدق و نفس الامر بیرون نیفتد
و سخن و بال حال می گردد اکنون
گویم نعوذ بالله من الخلل و الزل
رسیدگان مقام معرفت می گویند
که بعد از تنقیه و تطهیر باطن و ایزل
و التفات بمجوسات و استغراق
و انتقال بذکر و عبادت مولی جل
علا نفس الیقینی و یسبغ و حایات
پیدا آید و نور معرفت در دل نشی
گردد که بدان مشاهد حق دست
دهد و بر مدار آسمی و حکمت انبیا
وی عز اسمہ در کائنات اطلاع
افتد و از دل بر صبر شفاع
انکاس پذیرد و کج چشم ظاهر و باطن
در و حایات را مشاهده کند و باطن
و باطن از صفت عالم نور و ظلمت
منسلخ و منقطع گردد و در نور حق
مستغرق و مستملک شود و تفصیل
این احوال را ایشان دانند که
رسیده اند ولیکن برای تصدیق
ایمان باین حالت علی الاجمال
این قدر معلوم و متیقن گشته است
که اعتزال و انقطاع از خلق و توج
و اقبال بجناب اقدس اندوخت
قلب و کای نفس و طهارت
و زناست و از آنچه قلوب و نفس
عامه غافلند بدان مطمئن و متلبی
ست تا غیری بهست شاید که اگر
این حدیثش دوام پذیرد و استمرار
گیرد و رعایت احتیاط کار است
دهد و وصول بآن مقام که فاشی
سید مهند و اشارت میکنند ممکن
باشد پس طالب این نسبت
و مشتاق این کمال را بنظر است
که بر او طلب و استناد داپا میشوند

لطیف لطیف است و هیچ ذره از ذرات ملک ملکوت نیست که جبروت با آن نیست و بدان محیط نیست
و هیچ ذره از ذرات ملک و ملکوت و جبروت نیست که خداوند جل و علا با آن نیست و بدان محیط نیست و او را
آگاه نیست و هو اللطیف الخبیر است که لطیف مطلق است چون لطیف مطلق بود محیط مطلق بود و هر چند
لطاقت بیشتر احاطت بیشتر از اینجا فهم می کنند و هو محکم اینها آکنند و سخن اقرب الیه مر جلی
الو سید مستنوی | آنچه تو کم کرده گر کرده | هست اندر تو تو خود را پرده
از اینجا است که می گویند ملک با است و ملکوت با است و جبروت با است خداوند جل و علا با است از اینجا
است که می گویند حقیقت انسانیت است که منظر و آئینه سر حقیقت الوهیت است
تا نیاید جان آدم آشکار | رهنده استند سوی کردگار | ره پدید آمد چو آدم شدید
ز و کلیه هر دو عالم شدید | زیاده ازین نوشتن نتوان ما را در وقت خویش بدعا و ایمان یاد
آرد و اسلام آبی برادر کل یافتن کل یافتن است هر که کل باخت کل یافت لن یصل الی الکمل لاسن قطع
عن الکمل و نتیجه و ثمره کمال عشق است که او را منع و عطا و رد و قبول و رحمت و لعنت یکسان گردد و هذا
کمال فی عشق لیس و راه کمال تا فرقی می کند ناقص است کمال آنجاست که فرقی نماند برین معنی است کسی
در باب آن مردود و موجود و میگوید | بهر آن خوشتر از وصال گران | منکر شدت باز رضای دیگران
گویند او را بدین لعنت چندان فخر است که دیگران را بر حمت گشتی او را گفت که کلیم سیاه لعنت چرا از دوش
برندار گفت | می نفروشم کلیم می نفروشم | اگر نفروشم برهنه ماند و دو شرم
اما این معنی نه در کار خانه عقل است عقل ازین معنی نفلس ما در زاد است عشق جنون الهی کار و دیوانگان
دیگر است و کار عاقلان و دیگرانی برادر اگر آن معانی و احوال که بران برادری گذرد در آغاز کار لازم وقت او
شود خام ماند و بخت نگر دو نمودن و در بودن دو حال مختلف باید تا رنده روز بروز بخت گردد و چنانچه میوه
تا دو حال بود و بخت نگر در گاه آفتاب و گاه سایه قبض و بسط و جمع و تفرقه غیبت و حضور و دگاه حکمت است
دیگر صفات بشریت منافی حقایق است پس تا صفات بشریت باقی بود و او را با بقا نبود زیرا که قبایع الانسانی
احمال بود از اینجا این مسئله تمام حاصل خواهد شد آن برادر دل قوی دارد و بهمت بلند و امید صادق که ظهور آن
دولت از محال باشد که عقول ملکی و بشری در ادراک آن عاجز آید مروی بزم و رمی شعیب پیغامبر علیه السلام رضی
شده و از برای تزویج صالحه ده سال شبانی کرد و در طلب آتش قدم و نور قدیم در نظر آمد و بشر عنایت خلعت
نبوت و تشریف رسالت در رسید این عقل از کجا ادراک کند کار بفضل است نه باستحقاق ای چه عجب
سحر و فرعون با داد و کفر و ساحری غرق بر خاستند و در قهر و کذب موسی که نسبت سلسله ننگه شسته بود
که تاج معرفت بر سر ایشان نهاد و بر تخت توحید نشاند و عارفان حضرت خود گردانید تا بهمت از دنیا و آخر
بیکبارگی در گذشته اند و او را شکر و القی در داند ای برادر آنچه از خم خانه رحمت تمامی نماند قبح قبح خوش

می خور و بدستی کن بشوید میگویی بیت	هر که آن آفتاب اینجا بتافت
انچه اینجا رده بود اینجا بتافت	خوش باد مبارک باد آتش برآورد
لاجرم یک تشنگی شد صد هزار	اینجا کار بر قدر همت است هر چند همت بلند تر نشد تر
هر که صاحب همت آمد مرشد	همچو خورشید از بلندی فرود شد
و در هر روزه باید شد و اگر نه خام ماند آخر کار سالک همین است نه تنها تراست بیت	
تا اگر وی نقطه در دل پسر	یکی توان خواندن ترا مردی پسر
در این محیط است اینجا علم و عقل غرق نشستن از کجا و گفتن از کجا هر که درین دنیا افتاد در عالم حیرت افتاد	این ست که گفت تر
ای برادر آنچه در سکر و غلبه از کسی چیزی افتاده است او در آن مغرور است ما پسندیده روش درین عالم	نظره کو غرق در دریا بود
اینست انشا الله تعالی الشریعة مع کتمان البیضاء برادر اگر درین تماشا باو نمانی شما کسی توقف افتاد افراشته	هر دو کوشش جز خدا سودا بود
من ان شاء الله هواه او را پیش آید و دایره لادری در بان الا مقید گرد و در بان الا دانی کیست آن را پلیس	معوذ که گفت نشین بر درین
خوانند از و بشوید میگویی بیت	اگر در درون هر که ندارد درین
ای برادر بعد مطالعة عقوبات و تماشای عالم ملکوت بسیار کسان را راه زده است و ایشان را همان آنکه	مقصود راه یا قیتم سبحان اسد کی در کار آن سر مجبوران نظر کن و بشوید ترا دالار و لوح آورده است قال
و سب بن منه رضی الله عنه قرأت فی بعض الکتاب ان الملیس تقی موسی علیه السلام عند الطور فقال موسی	لا بلیس یس ففعلت اذ لم تجد لادم فقال الملیس ما اردت ان ارجع عن دعوی فاکون شکاک فی ادعیت
فلم ار ان اسجد لسواه واخترت العقوبة علی کذبی وانت اذ عیت بحبة اسد فقال لک انظر الی الجبل فان تنقر مکان	فسوف ترانی ففطرت و عصمت علیک لایة اهل محبت و ذوق را اینجا کار با و سر است برین نظر است که
عین القضاة می گوید توجیه دانی که الملیس کیست جبریل صفتی باید که دزدیده در کار او نظری کن ازین می گفته اند تر	سر یافته آن را و از سجده غیر او
چهارم چون یوسف علیه السلام از پیش یعقوب علیه السلام برفت یعقوب را دیده نیز رفت تا چنانچه او را	ندید برادران این نیز بیند چون بوی پیراهن یوسف باز آمد و دیده نیز باز آمد ازین معنی گفت تر
هر که او را یوسف گم کرده نیست	اگر چه ایمان آورد آورده نیست
بر در نو آند و گویند ترست هر نصرانی که خواهی کن پوشیار باشد تا از انچه فوق الدنیا و الاخرة ست محبوب نگردد	و قطع طریق نشود بهمان گوید که آن عارف گفته است تر
دنیاست بلا خانه تحقیقی هوس آباد	دنیاست بلا خانه تحقیقی هوس آباد
ماصل این هر دو یک چیز است نام	سلطان العارفین خواجہ بایزید فرموده است لو اعطاک و حانیه علی
و بخوبی موسی و خطه ابراهیم فاطم باور اذ لک فان فی خزانة عظمت باور اذ لک کثیر اکثر اسی برادر هر زمان	و سبب طریق غواشی طبیعت

و بقصیر کلی از خود راضی نباشد
و اگر در تمام سال ای دریا می نشسته
در هفته روزی در روزی سنگ
این معنی را در دو وظیفه خود سازد
و در آن یک ساعت از خلق از نو
خلوت گردیده و بکروستاجات حق
مشغول گردد و در مقام تضرع و
استهال محض و التجا بایستد
تا برکات و انوار این وقت بسیار
اوقات ببقیه و رفته رفته دوام
بالصال وقت دست عجب
که نشانی ازین کار در نیاید و عجب
ترا آنکه بعد از استماع این خبر در آن
وجود آن اثر باعث از باطن همت
مرد عاقل بر دریافت این حال
و امتحان صدق این مقال می
نگردد الا الله یک ساعت
از شب زره را اگر صرف این
خیال گردد چه نقدها آن کرد باری
اگر هیچ نماید ساعتی بطور خود بود
نیز عالمی دارد و بر قیاس انچه گفته
است **تر** زاده بهجت اگر
نیست این نه بس که ترا بدی
و سوسه عقل بخیر دارد و اگر
کلیک ماده ایمان صورت کمال یافته
و نور یقین بر دل تافته است
قطوبی له و بشری که آن در محبت
خاطر و کلفت اغیار باعث خست
این کار و سلوک این طریق خواهد
زیرا که انجاش شوق طالب و
تحل تعجب بر قدر ادراک حسن مطلوب
ست و ادراک حسن مطلوب بر
اندازد ما شراق نور یقین و اگر
طالبی دیگر هنوز بدو یقین رسیده
و سبب طریق غواشی طبیعت

و عروض عوارض نفس در مرتبه
قلین و تخمین مانده است آن نیز در
اختیار مجاهده و طلب کافی است
شیخ زکریا البیاضی فرمود اول
حال اختیار عمل مشروط بمجموع
یقین نباید داشت و بهمان قدر
تصدیق که حاصل است اگر چه
اعتقاد و تقلید باشد شروع در
عمل باید کرد تا هم انصاف و حالت
ذوقانیت عمل فتنه حجاب
ریب از جمال شاه خیب برافند
و نور یقین جلوه گراید یعنی شدن
بنقصان و تسویف تا خیر سعی
در ازاد و علاج آن مقصود و در
ترانند و علت بعد حجاب را
مستقر و شکن سازد بختم طبع
و زین کشد لغو بانهما یقین
ست که صاحب فطرت سلیم هرگز
از جاده سلامت طریق مستقیم
بدریفند که هرگز واصل گویند خطا
من فدای آن طالب مشغون
که بجهوشنیدن خبر پیش از بروز
فور و ظهور افتد دست و کار زند
و تحصیل مطلوب اگر چند متعذر
الوصول بود بقیاب فی اختیار
گردید یکی از محققان گفته است
که فطرت سلیمه مجبول است بر نیاید
دین اسلام و الله الموفق و منه
الالهام اللهم انما الحق حقا
و ارزقنا اتباعه و انما الباطل باطلا
و ارزقنا اجتنابه و صلی الله علیه
و الهادی الهدی الی طریق الحق
المبین شیخ اکمل امام الامة
و استار الوجود و سید المرسلین
محمد و علی آله و صحابه و احوالیه

از عالم محبوب این خطاب بسبع جان هر یک از عاشقان میرسد ایها المسافر الی الشرق ایها المبارک الی الغرب ایها
الناظر الی العلی ایها المسارع الی الثری این مطلب با ناذ اکتوب آن برادر رسید شور و غوغا بسیار بود ای برادر
چون امام شبل را پرسیدند صفت العارث گفت صم کیم عمی پس با این شور و غوغا چه سود کند لب باید بست و در
انده این حدیث باید سوخت و ماتم و مهیبت خود باید داشت غوغا و شور هر چه باشد جز فرو بردن
و آروغ نه آوردن راه مهیبت روش خداوندان این قصبه همین است تا در دنیا بوده اند و رانده و ماتم
این حدیث بوده اند چون از دنیا بیرون رفته اند با این اندوه و با این حدیث بیرون رفته اند و آموخته
که در گور خفته اند و فردا که از گور برخیزند با این حدیث برخیزند ای برادر بالوث حدیث دعوی قدس طهارت
که حضرت اوزا شایه در عالم مامتنع الوجود پس یقین باید دانست که پاکی از لوث حدیث یاد قدم است
یا در عدم است از اینجا همان می آید که آن عارف گفته است اریه عدلا لا وجود له انی منزلی که در آن قدم
نهاد و مردان در آن منزل در فریاد اند آخر نشنیده

قد تحیرت فیک خدیویدی	یا دلسا لمن تحیر فیک
این است رباع	چون سر از لطمه ابدال میشود
هم مفتی شرع را جگر خون گردد	هم نخواهد عقل را زبان لال شود

شیخ حسین علیه الرحمة

ابن معر بنی النجی مشهور است و او را میرد و خلیفه شیخ مظفر که عم حقیقی اوست میدانند اما از ادای کلام و چنان
ظاهر می شود که او پیوند ارادت با شیخ شرف الدین قدس سره دارد و تربیت و ارشاد و خلافت از شیخ مظفر
یافته و در او اهل حال و حضرت دینی تعلیم و تعلم اشتغال و هشت و بعد از جاذبه عنایت آسمی که باعث بر
سلوک طریقه فقر است سفر حجاز کرده و زیارت سید کونین صلی الله علیه و سلم مشرف شده و بعد از دریافت
این سعادت که متضمن حصول جمیع مقاصد است بوطن اصلی رجوع فرمود و او را نیز مکتوبات است بر طر
مکتوبات شیخ بزرگ متضمن اسرار توحید و باعث بر اختیار تجرید بانی لطیف و بیانی عجیب جمله از وی
نقل کرده می شود و همدان شنای از احوال وی چیزی نیز معلوم گردد مکتوب این بیچاره عنفوان
شباب و او آن تعلم مدتی در راه و یعیسیان و خذلان و فانی هوا و خسران چون قوم بنی اسرائیل حیران و
سرگردان بوده ناگاه بندگی شیخ مظفر محرم را سفر حجاز پیش آمده بنده را همراه برابر بردند و بدین پنج سال
تربیت و ارشاد لیل و نهار اعارف و حقایق را بر دیده خفاش صفت این گداجلوه فرموده هر چند این
بیچاره قابلیت نداشت اما چنانچه قرب زمان انبیا را اثر تمام است قرب مکان ایشان را نیز اثر کمال
ست تا تاثیر آن قابلیت پیوست و چیزی دید و دانست که عبارت از ان خبر بدین حدیث نتوان کرد

لو تعلمون ما العلم الضحکة قليلا وليكنتم كثير العبد چون بشوق قضا ازل درهند وستان افتاد آن معنی و بشوق
 آورد و آن مطلوب بقصود باز آمد اکنون که مدت است سال در حسرت نیافت برآمد و طاقت بر سر شهاب
 فراق بروز آورد گفتم یا رباه بکدام وسیلت و بچه ذریعت بدان دولت رسم درین دیار اگر جهان بکام شود
 و فلک غلام شود اما بادوری در سری مجوری مقام کردن و از آشنائی به بیکانگی آرام گرفتن شرط محبت
 و دفاعی مودت باشد **س** بیچاره و لم شکسته تا که باشد و در خیم فراق خسته تا که باشد
 در آرزوی کسی که بی او خوش نیست **س** بر خیز و بگوشت سته تلک باشد **س** عاقبت سر به بیان نهید چون سعدی
 هر که در سر موس حین تو غزالی از **مکتوبات** در فضل زمین عرب مقرر باد و مکتوبات جدید خدمت شیخ
 که برای مغربی نوشته اند شکایت های این زمین نبشته و نبشته که اگر درین زمین کاری دست او چه کنم تا دور بود
 پای بند بودم چون مادر فوت شد قوت پای رفت بضرورت افتاده ماندم و شیخ فضل الله سالها چهل کان
 طلی می کرد کشایش نمی بود و فرمان شد در عرب برو رفت بعد کارها کشاده که در قمر میریاید بندگی شیخ مظفر
 در حیات حضرت بیرون آمده و رفته فرمان شد مولانا صاحب مشرب شده است و بر اصول قانون
 کار مطلع شده است از ناجدا شدن او را مضرت نیست چون مراجعت فرمودند در اثناء راه بود حضرت
 شیخ وفات یافت چون حضرت سالت را در جواب دیده بودند که این بار باز گردت و دیگر یا فرزندان بیای بعد
 ما را روان کردند و در که فرمودند و فضل این زمین سالهای نوشتم اما که فهم خواهد کرد که حضرت شیخ می بودی نوشتم
 بعضی یاران را صدقه شیخ اینجیصل و قانون کارست معلوم شده است اصل کار رجحان گفت هوامی دنیا
 و عقبی ست الا لشغل باشد و ما یساعده و ما یعاضده من التقرب الیه عز وجل **ایات**
 کافر نفسست چو زبون تو شد **س** اگر همه کفری هم ایام شدی **س** و بی که با تو بر آرم سعادت ابدست
 شبی که بی تو گذارم مرا به روز نیست **س** اوصان فیمه چون بدل شد **س** هر عقده که در تو بود وصل شد
 جمله علوم این طالع درین سببست اگر علومت داعی بر سفر شود مبارک **لا یبعد مع المحبة و سمیت کاتب**
 همین ست ما شغلک عن الحق فهو طاعتک همین نوشته دوستان را می دهم و بچند امی سپارم
ان خیر الازار التقوی و کفی بالله حسینا **س** اگر خیل و سپاه حسبی الله
 و ریشست پناه ربه الله **س** والسلام می گوید از بندگی مخدوم شنیدم که در مدعی فرمود که در هند
 مرو خد انیسست گفتم می گویند که هیچ مقامی نیست که آن جامردی نیست که بر بکمت او قائمست فرمود
 آن صلی الله و آله و سلم اگر من کسی را در می بینم در او مجاوری شدم **مکتوبات** در
 حصول ثلثه طالبان حق را دوام گرسنگی لابدی نیست خواه بصدم خواه حالت انظار و جوع رکن کاست
 هر چه بنا توان کرد و رجوع نباشد چیزهای دیگر شرط کازیش نیست جوع رکن همه کارهاست آن ابهمه
 حال نباید گزاشت بنیاد و ذوق جوعست آن کس که قویست جوع بی صوم را ملازمت می تواند نمود

و ابعاد بعین هاده طریقی
 الحق و محی علوم الدین
 الرساله الشانیه عشر تحصیل
 لمطلوب انتظار المحیط عایه
 الاعتدال فی العلوم و الحال
 لا اله الا الله محمد رسول الله
 طلب باید و انتظار بی طلب و
 انتظار بهوس و آرزو مطلوب
 نتوان رسید و تحقیقت طلب آن
 بود که طلب و تعطش مطلوب و وحدت
 وجه طلب بر جان طالب چنان
 غالب آید و استیلا یابد که هیچ
 مقصودی فرج آرزوی اذن
 مانع نیاید و غلبه شوق و تعطش
 آن سرحد رسد که اگر عقلای عالم
 حکم کنند که وصول بدین مطلوب
 محالست و حصول این مقصود
 معتقد این سخن در گوش طالب
 اصلا راه نیابد و قطعا دشین
 دی گردد و گفتگوی ایشان
 قدم از راه جستجوی بر ندارد
 اگر این حالت روی نماید طلب
 ست باقی هوا و موس میش
 نباشد و از هوا و موس کاری
 نکشاید و انتظار محبوب چنان باید
 که یک لحظه از خیال آن جال و
 حصول آن دولتصال مافل
 نبود و فارغ نشیند و هر دم که
 زند و هر قدمی که بده حصولی مطلوب
 و حضور محبوب پیش چشم دارد و
 امید دارد که شاید همین محبت
 پرست آید امید و انتظار اگر چند
 درستی و نیک نام افلاک و ذوق پاید
 حال انتظار از مقام باید پیشتر رود

امید در سوره دل کمون و
مضمون بود و اثر انتظار بیرون افتد
و از فحش ای امید آرام و تنگین نفهم
در آید و از انتظار خلق و مضطرب
و بقراری مفهوم گردد که لا انتظار
اشد من الموت این موت عین
حیات و کواثر از حیات است
صد من از حیات فدای این موت
باد و شک نیست که وجود این
حال عزیز و نادار فقیه پس چه
باید کرد بیکار نشستن نیز گنجایش
ندارد و باری اگر این قدر نبود
بحکم مالاید رک کله لایترک کله
قدیمی باختیار در راه باید نهاد
و کامی دوسه لنگ لنگ
و خفته شکل فی ادب و سوی
اوی غیثه را و رای طلب و
بقین باید دانست که هر عمل را
اجری و هر کرده را جزائی است
اگر چند مقدار از ریش نبود
من فعل منقال ذره خیر برده
من فعل منقال ذره شر برده
اندین ره که انجان کنی
دست و پایی برین مان کنی
که کافر من گزینان کردست
کس به در راه ایمان طاعت
یک نفس به عکس با تو زیان
نکرد من هم نگویم به کی از مقامات
یقین اعتقاد پاداش عمل است
تا بمانی که هر چه کاری بد روی
عمل خود را خوار و بی اعتبار باشد
اگر چند ازین جهت که نسبت ببند
دارد و خوار جعفری اعتبار بود
اما از حیثیت آنکه اقتال امر
پیر و گارست نشان داد

صیغه برین است که در این کتاب آمده است

این کار اقوی است و آنکه ضعیف و مبتدیت نیت صوم می کند و ضمن صوم جمع می کشد اصل جمع است
بعده اصل صل بطول است بعده ترک مالایه است این سه چیز تحفه است که انبیا و اولیا را ستوده اند
با سلامتی این سه چیز هر دو قوی که رو بناید بگوای این سه چیز آن فوق ذوق است نفس در مقام خود است
و شیطان در مقام خود آنجا که این سه حصار است نفس و شیطان و خلق را در آند نیست و اگر هست نفاذ
نیست به خطر که باین سه چیز است رحمانی است مکتوب و نصیحت فردن قاضی امجد باند در خواست
کرده بود که چیزی بفرماید و فواید بنویسد که در غیب بطلان آن النبی الشرحی باشد برای بشتن و گفتن
بزرگان شیخ مانگذاشتند اما کاتب وصیت همین قدر می کند که همیشه خصم نفس خود باشی همواره هست
برخالفست هو رفتن مصروف داری و کار را غنیمت شماری و آن آنست که دائم در سوادای دل خود رقیب
باشی هر زمان که در یاد او گذرد اسلام دانی و دانی که از غفلت یابی کفر شماری اعتبار را لا اعتقاد این تقدیر
از برای دفع خصم و تحریر آید و جوارح از معاصی صغائر و کبائر پاک داری و بتجدید توبه و تجدید ایمان
لیلا و نهار اول خود را تفقد نمائی و وظایف که از پیش این فقیر گرفته در آن ملازمت نمائی و اصل
کار با توبه است و مقامات توبه را نهایت نیست و التوبة للمقامات کالارض للنبأ فمن لا ارض له
لا نبار له مارا و ترا همین مهم است که چشم و گوش و دست و زبان از معصیت و خلاف پاک داریم
و شب روز درین تجسس باشیم که امروز زبان پاک ماندا به چنین از جوارح چه پاک ماند و چه پلید شد
هر چه پلید شده باشد از آن توبه و تجدید ایمان بخدای باز گرد و چون تو درین غم مشغول و درین اندوه
و اندیشه باشی عبادت تمام جهان بنام تو نویسد و درین مانه لقمه پاک داشتن و اعضا و جوارح
از معاصی پاک داشتن هر کرد است دهد و جنید وقت ماست اگر انصاف دهی من سخن این است
و خلاصه کار این است باقی دیگر با نقش بر آب و آن است اگر این معنی و این ولت است به یاکا هسی
دست دهد آن زمان شکر واجب شود یاکا هسی دست نهد آن زمان توبه واجب شود هر که امروز در
صراط شریعت بپایرفت فردا از صراط حقیقه نیز سلامت رود هر که در شرع لغزش افتاد به شبه

آنجا لغزش خواهد بود | دوزخ و جنت از نیجای برند | راحت و محنت از نیجای برند

تا تو اندقدم در راه شرع ثابت و قائم دار و تا بر خورداری صورت و معنی بیند روزگار عمر و فسق و فجور
گذشت در مدت عمر و رکعت نماز پسندیده حضرت عزت میسر نشد و یک روز و زه که آن را صوم
توان گفت دست نداد و با مسلمان خاستن و تمام روز در معصیت گزرا نیدن و هنگام خواب

اسلام آوردن را	افسوس است و فحور کار هر روز ما	پرسد ز حرام کاسه و کوزه ما
می خندد روزگار می گردید عمر	بر طاعت و بر نماز و بر روز ما	امروز با غم طاعت و عبادت

ملاقات نیست ساعت فساعت همین افتاده است که بتجدید ایمان کلمه شهادت باید که فوت نشود و اگر

این ایمان لسانی و توحید زبانی توفیق نشود و دوم آخر با کلمه بر آید گوی از میدان برده شود و
 و مجلس صالت نمائند و از آن **چون در خسر آید می در سبزه نماند** **عمر** یا آخر رسید به مقام و یک شد
 اسید ماه و سال نمانده است یاری از یاران است بر کوه مشغولی خود و زکوة فراغ خود و این مجلس بنیوا
 بت پرست کند گرفتار نفس اماره را بحسب شیخ هر روز و هر وقت که یاد آید بعبادت ایمان و سلامتی توحید و خیرت
 و عافیت مدد فرماید و در مکتوبی دیگر یکی از طالبان می نویسد که نوشته بود که یک اسم تعیین کنند در ویشان
 اسمائی دیگرند که شعبده و تلمیس و تبلیغ فرمایند خانه شیخ شریف الحق و الدین طبع گری نشده است و نشود
 درین خانه طلب حق که طریقت است می خواهند و تبری عما سوی اندمی طلبند و این بیت می خوانند
بولايت محبت صفت عشتقان را **بجهان چه دید آن کس که ندید این جهان را** هر که قدم از غیر حق برنداشت
 محنت بی حاصل است او را در دوک و پنبه می باید بود او را همین او را دو کار و تلاوت و عبادات ظاهر و باطن
 است کار مردان دیگر است کار سختان دیگر آسانیان از آن بت پرستان نه اشفاک عن الحق فمطمانت
 و اسلام فقیر طالب روز افتاده را چه پروا تا طرمدان است بر خدا و خطا کسی ملتفت نگردد و دنبال
 خیرت کار خود استوار باشد بهر چه راه یابد اگر چه بت خانه باشد فرض حال باید پنداشت حالت بوائی است
 از ضعیف شدن پاک نیست در راهی بد و سه طلی خوف مرض و ملاک نیست بکنند خیر خواهد بود و بنیاد کار
 همین تبدیل عادت است و تغییر اصوات و سمیه است و این بمنزله و ضد است اگر این نشد نماز و روزه
 هیچ نیست اصل طهارت است درین کار اگر این دست نه هیچ دست نه بود آنکه نوشته بود که نری حجت
 می دهد اگر فرمان شود پیر این پوشد پیر این و کفنی و خرقه اختیار این چیز نوع عادت پرستی است فقیر که
 طالب راه اعلی باشد او را لباس اختیار چه معنی دارد و ان الله انظر الی صورکم هر چه باید بپوشد دیگر
 طالب راه را هر جا که معنی روی بنماید و فهم شود اعتراض و انکار کند حال او است اکثر اشراف و مخدومان نیست
 که لباس گر شکی دریافتی شکم پر کند و نمی خالی بار و دلی و ام که نمی خالی ماند این معنی چون آب شود
 و دست نه بد الا توفیق الله تعالی و بداد دست برین صورت حرارتی و آتشی است که بتجربه معلوم گردد اما
 آنکه گاهی گرسنه ماند و گاهی شکم پر خور و اکثر اوقات گرسنه می باشد و بعضی وقت سیر خورده می شود برین
 صورت اگر سالها بگذرد و روزه سوخته و در انا مخلو معده چنانکه نوشته ام یا بیداری شب آن مقدار که بتجدید
 وضو و فراغ بیدار بودن دست و پدیک نافع است و سبب صفائی دل است و قلت آب اگر قلت
 کلام و ربط و ذکر اجتماع یا بدین اسباب را تمثیل بمقتله کرده اند و تجربه شده آه زدن و گریستن چیزی
 نیست اصل نگاهداشت ربط و دل است این اعلی است اول قوت بدن و عفوان شباب باید که یک وقت
 تناول کند و مقدار معین از آن بخورد و بعد فراغ باید که دلی هیچ علاقتی ملتفت نگردد و شبها اوقات
 خالیه توجه الی الله و حضور دل و با حضور حضرت جلت که با او است و معرفت هستی او و مشاهده حرکات

فرموده است و وی و ده کرده
 و وعده او صادق است و سنت
 او بران بجای بسی عظیم دارند
 است و بقیقت جزای علی همین
 عمل است که در وطن آخرت
 آن صورت نموده این عرض
 است و آنجا جوهر و با خلات
 موطن مختلف شده سبحان الله
 غراس الحینه و لاجل لا و لا اله
 من دین این بجهت که در حدیث
 و اما ترین نوع نبی آدم حقیقت
 بین تمام عالم صلی الله علیه و سلم
 واقع شده است کشف بران
 معنی است و بزم باب
 معقولات که حصول اشیا در
 زمین بحقایقهاست و شیخ و
 نیز معنویت این معنی پندارند
 این سخن در وقت دیگر بجای دیگر
 پس تر از این گفته شود انشاء الله
 تقالی اکنون طریق وصول بحق
 و انواع مجاهدات و باضات که
 در ویشان دارند و کارها که
 ایشان کنند بدان و شنبول
 مقصود برسد که لطافت کردن
 آن کارها و برداشتن آن بارها
 و درینجا طریقی است سهل و آسان
 و آن نیست که بعد از اعتقاد
 بوجه داری سبحان تعالی بآن
 اسما و صفات که درین مسلمانان
 بیان کرده اند و ایم بحجاب المتجلی
 و توفیق و هدایت از وی خواهد
 و فضل و کرم او را منتظر و قرب
 قبول او را بتضرع و نیاز و جوان
 باشد همچو آنکه بندگان و خادمان
 درگاه ملوک با حق و مان و بی نهایت

کنند و با ادب خاضع فاشع
و انعام اکرام ایشان ایستاد
و از قهر و خفا ایشان ترسان از
سلطنت و جلال ایشان برسان
باشند و با طهارت و تقوی که در
ادب حضرت ربوبیت جل شان
و التمثل الاثنی مثل حال خدام
لموک بتوان یافت که گر
وزیر از خدا تبر سید و همچنان
که رنگ ملک بون و خلاصه
کا بر حضور است و ادب عبارت
و کمال اعتقاد و خدمت و علم است
و حال و معرفت و طاعت اگر این
همه و جمع شود و اعتدال یابد
سعادتی بالاتر و کمالی افزون
از ان بودنی کمتر باشد که حال
و علم با اعتدال حقیقی افتد صاحب
این مقام سید طائفه جنید بغداد
و امثال ایشانند بر یکی حال غالب
آید محبت و شوق مستی آورد و
دیگر علم غالب بود و ادب و
خدمت و بندگی افکند طائفه اول
مستانه و فقر ثانی مشیاران
و جمع کردن میان سستی و مشیاری
کاسه آسان نبوده بر کف
جام شریعت بر کف سندان عشق
هر یونانی نداند جام سندان بخت
و نزد متحققان از ارباب دین و مطلقان
مقام تکلیف تقدیم عمل در عیار ظاهر
اهم و اقدم بود شیخ فرمود که پس
بالحیر حال باطن را بر عمل ظاهر
مقدم دار و از دایره ادب و
اعتدال بیرون نیفتد و نیز ظاهر
بسته کند و همباز نایستد تا
از وصول به مرتبه علو و کمال محو

وسکات و اقوال و افعال بعزت و دبدبه قدرت و تقداد است و هو معکم اینا کنتم نقد در نقد است اگر همین
میسر شود و اکثر اوقات او درین اندیشه و مشغولی استیجاب یابد بدو آنکه تصور کند
هر که از اهل بهر و اهل عیب آفتاب دارد و اندر چوب غیب عاقبت وزی بود کان آفتاب
در بخش گیر و بر اندازد نقاب اگر ازین مشغولی خالی ماند آنگاه زای ویلا در نیافت و مصیبت
حیران بالا تراز همه و ظالمت و او را د است از بخت بدم اگر فرو شد خورشید
از نور رخت مهاجر را غمی گیرم چون کلمه و بار مردان و شیر مردان از مانیان ناچار علیکم بدین العجائز
را حکم باید گرفت و نا امید نباید بود و در همه حرکات و سکات و اقوال و افعال کوشش بدان باید داشت
که در هیچ چیزی راستی با حق فرو گذاشت نشود و در کل احوال چنانچه داند با حق راست می باشد
سخنه جامع ست مردین و دنیای او را انشاء الله تعالی مکتوب ان الصریح معالی لهم که مفسر اهل
امی و یثما علو سمیت است که در روز بروز هر چه بخت کند در آمده است بالاتر از ان برود و بهای سمیت
او جز بر فضائی ربوبیت پرواز نکند شیخ عبد الله شری می گوید یا عبد الله بشی مثل مخالفه النفس و الهوا
این قوم با خود جنگی دارند که تالب گور روی صلح نه بینند تا اگر وقتی قدی موافقت می سپردند و خود خواهند
بحکم حال بحکم اعتقاد زار و در بر کنند و ظاهر را موافق باطن گردانند تا از اتفاق بیرون آیند کلام مجید ویرست
که خطبه زمار هاسه مابر عالمیان می خواند افرایت من اتخذ الله هو اکل دل از خلق برداشتن بر حق
استن کار اولیا و انبیاست تمام عالم بر چند بیکه زمین و لقمه معلوم دل بسته خوش می باشد اگر چه از ان بیرون
گذاشت تمام سال نمی شود با خاطر ابدان قرار و تسکین می دهند و از آمدن فقیر چندان می ترسند که از
حق نمی ترسند و کسی با کلیه از جمله خلق دل برداشته اعتماد بر حق یک باهی و شمشاهی هم نکرد که آن کافول
را معلوم که هر که دلی بر حق بند حق او را ضائع نکند مرد باید و شیر مرد باید که دل بکلی از مخلوقات پاک کند و
اعتماد بر کرم حق و فضل حق کند تا او را ظاهر شود که کسی که تبار از خلق و تولا بحق کرد و چون او را فضل حق و برش میکند

مکتوب در بیان معیت حق به خلق

مقرر برادران و دوستان باد درین فائده سری اسرار الوهیت بیان می کنم هر که متابع قدم شیخ الاسلام
شیخ مظفر قدم زده محقق او بوده مبطل در حجه دل خویش این را در استوار دارد و دل خود را بطوت و ندقه
آلوده نگرداند العیاذ بالله قول تعالی و هو معکم اینا کنتم ظاهر معنی چنین است که خداست تعالی باشماست
هر جا که باشد و بودن چیزی را با چیزی معیت خوانند و این بودن یا مجاز است یا بحقیقت علما ای ظاهر
راند به این است که این بودن بجاز است نه بحقیقت و گویند خداوند با همه ذرات عالم است و ذرات
بلکه بعلم و به همه ذرات قادر است و به همه عالمه تکمیلین همچنین است اما صوفیان بمعنی ظاهر فراعث میکنند

حقیقت چیزی را طلب کنند و نه مذهب ایشان اینست که معیت حق با جمیع ذرات حقیقت است ای او بذات
 با جمیع اشیا است حقیقه لا محاله از این معیت او نه چون معیت جسم است با جسم که او جسم نیست و نه چون معیت
 جواهر با جسام که او جوهر نیست و نه چون معیت عرض است با جوهر و اجسام که او عرض نیست پس معیتی که
 معلوم و مفهوم متکلمان است همین سه معیت است لیکن صوفیان آن معیت را که معیت رابع گویند جز این
 معیت که مفهوم متکلمان است گویند مثال روح با جسم مثال بودن حق تعالی با کل کائنات است زیرا که
 نه درون قالب است نه بیرون قالب متصل بقالب و منفصل بکبر روح از عالم دیگرست و قالب از
 عالم دیگر و روح از لوازم اجسام از دخول و خروج و اتصال و انفصال و جز آن هیچ نسبت ندارد و با این
 ذره از ذرات قالب نیست که روح بحقیقت بذات او نیست معیت حق سبحانه تعالی با ذرات عالم هم برین
 مثال است من عرف نفسه فقد عرف ربه اشارت برین سرت سوال اینجا وارد می کنند بر ایشان که اینجا
 لازم می آید که حق سبحانه تعالی بذات خود در همه مواضع قذر باشد و این ممتنع و منکرست جواب می گویند
 که اتفاق جمله اهل اسلام است که انواع نجاست و قاذورات را حق تعالی می آفریند و نگاه می دارد که
 بے حفظ او بقا محال است و اندرین هیچ عیبی و نقصانی لازم نمی آید ازین معیت نیز هیچ عیبی لازم نیاید
 بآنکه معلوم است که فعل بے فاعل و صفت بے موصوف هرگز نبوده و دیگری گویند روح متصرف است
 در همه اجزای قالب موجود است با همه ذرات قالب و زندگی همه بدوست و با این همه از چیزهای
 که در باطن قالب است از خون و جز آن هیچ خللی و نقصانی در طهارت و پاکی روح نه و تکلم معیت ذرات
 احد حقیقی با همه ذرات نامتناهی نعمت و است کردنی تقدیر تجزئی و تقسیم و حلول در اکنه لاجرم تاویل
 کرد و اسد الهادی الی الصواب یقینوی | | گفت تو کی دیدی آن خسار را | چشم مجنون باید آن دیدار را
 تا نیاید عشق مجنون بید | | کی بود لیلای خاتو ننه پدید | اگر بچشم من نه بینی شے او
 تو تیا سازی ز خاک کوه او | | چون مریدان را همه تبار اسے طلب کارهای عالی قاضی گشت
 این تعمیر برای تحریر این شان قلم آورد و چون از نعمت نفسیه قلب محروم افتد باری از سر اقبه یابونی
 محروم مانند و خود را با او و او را با خود دانند و در نشمرند که بیشتر حریان که بخلق دامن گیر شد ازین شد که خود را
 از شرف معیت حق دور دانستند و بی ادب و ارقدم بر خلاف رضا نهادند و السلام

مکتوب در بیان اسما و صفیه

حق عز اسمه صطلاح موحدان معلوم خدمت برادر کرد و آنچه در شرح آداب المریدین خدمت شیخ از
 منادل السانین آورده اند که اسم حقیقی عین سیم است آن بر صطلاح اهل وحدت است تا صطلاح
 ایشان معلوم نشود و اسما حقیقی نیکو فهم نشود و اسم حقیقی از انجا روشن شود و انشا الله تعالی آنکه بسبب

نماز و طاعت و خدمت باید در
 باطن محبت و عطش تا کار کشاید
 و سلامت ماند و نیز در فقه صوفی
 باش و صوفی فقیه یعنی اول عمل
 شریعت و تقاضا را بدست آورد
 و او آن بد پس از آن بد و ده
 حقیقت بر آیین و شمس است
 نزد دیگر و اساس آن حکم ترست
 و اگر هم از اول صوفی شوی و تابع
 حال باشی از راه سلامت دور
 افتی و بنیاد کاستی گردد و از
 علم بشوق ترقی و عطش کمال در
 طریقه تصوف و اهل حال توان آید
 لیکن بعد از غلبه ذوق و حال
 رجوع بعلم و تفقه دور افتد و ازین
 سخن که گفته شد جان بفهمد که
 که حقیقت چیزی دیگرست بیان
 و مخالف شریعت حقیقت روح
 شریعت و شریعت صورت او
 شریعت اعتقاد کردن بود و آنچه
 خبر داده اند و کار کردن بد آنچه
 فرموده و حقیقت مشاهده کردن
 و چشم عیان آن ادرا یافتن بود
 حقیقت حقیقت شریعت و کند
 او است تا آنچه بدان ایلان آورده اند
 اگر آن را عیان نماید با حقیقت
 آن رسید با شناسان حضرت
 غوث الثقلین شیخ محی الدین
 عبد القادر جیلانی قدس سره و ده
 و اصل الیافیه و صفیه و فتوحه
 نقل کرده اند که فرموده کل حقیقه
 زده تا شریعتیه نمی ندهد هر حقیقه
 که شریعت آن را بد کند زده تا
 یعنی اگر کسی آکشف شود آنچه
 زوایا درین و شریعت است

اگر آن را اعتقاد کند کافر بود و
زندیق گردد و اوسلمان دارائی
رضی الله عنه فرایه بسیار باشد که
نکته از واجب این راه روی
نماید و خود را بجهت حسن و
جالی که دارد برین جنوه دهد
قبولش نکنم و گویم تا دو شاخ
عدل برستی و راستی تو گوی
نمیدم هرگز قبول نکنم آن چه گوید
گداست کتاب الله و سنت
رسول الله و باطله دین کیست
دوئی شود میان این سخن دور و
دراست این قدر اشارت بل
بس بود سخن صواب این است
هر که غیر این بنیدیش خطا کند
والله تعالی اعلم بالصواب
الرساله الرابعه عشر تذکره
اولی الاصلاح بان لذات
الدنیا کلها آلام و فزع لتعب
والغیا باجمع بین فقر و الغنا
لا اله الا الله محمد رسول الله
عاقبت بخیر باد آغاز سخن بدعا
و طی بر آتم کلفت ادا عازان
آمد که هر چند گرداغم سخن گردید
و مسالک اطوار را بآب سخن
در نور دیدم غای بالآثر و بکار
آینده ترا دعا یافت خصوصاً
این دعا که خلاصه دعوات و تفاوت
تمام رغبات است عاقبت بخیر
باد این آیین اگر هیچ وقت نیست
احسن التراب فی جوارحه العین
خاک بر سر و دگر را دحان میکند
و اگر بیان شود و اشتیاق کنند
روغنی بالآثر از ان نباشد

عجاست و آب هم نام دارد و وجه و هم نفس دارد و نظر هستی آب دیگرست و نظر بر عموم
و شمول آب هر چه نباتات را دیگرست و نظر برین هر دو مرتبه دیگرست پس آنکه هستی آب است و عموم و شمول آب
جمله نباتات اوج است و مجموع هر دو مرتبه نفس است آب با بهر نباتی ملاقاتی خاص و طریق خاص و روی خاص
ست آن نسبت روی آب اوج آب می گویند اکنون بدانکه صفات آب در مرتبه ذات اند و آن صلاحیت و قابلیت
اشجار مختلف و گلهای مختلف میوه های مختلف مراتب اشجار و قابلیت الوان همه صفات است اسامی آب به مرتبه
و جایند و آنهم اشکال و هیئات مراتب درخت است که امتیاز برگ و گل و شاخ و میوه و خار بدان حاصل می شود
چون صفات آب که قابلیت است از عالم اجمال به عالم تفصیل پس و شمول و احاطت از آن قابلیت بود و صورت
که وجه آب است پیدا اگر دید کثرت پیدا آمد و امتیاز حاجت افتاد و بدان چه امتیاز حاصل آید آن اسامی شکست
که اسما در وجه است و آن اسما اسما حقیقی است که امتیاز از مرتبه میوه بدان حاصل است آن عبارت اسما حقیقی
آب است و آن صین مسماست که از وند فکست است و افعال آب در مرتبه نفس آب است که مجموع هر دو مرتبه
است ذات آب را صورت جامع گویند و عالم اجمال گویند و وجه آب را صورت متفرقه گویند و عالم تفصیل
گویند که آب بچندین هزار شکل و صورت تجلی کرده است و ظهور یافته و آن همه صورت کمال آب است
پس تو بهر نباتی که هست آری بوجه آب را آورده باشی اینجا سرفایند تا آنکه آفتم وجه الله جلوه گری کند
چون این امثال هستی اکنون بدانکه وجود خدای تعالی فوق و تحت و یمن و یسار پیش و پس ندارد
نور است نامحدود و نامتناهی و بجز نیست بی پایان و بیکران اول و آخر و حد و نهایت و ترکیب ندارد
قابل تغییر و تبدیل قابل تجزیه و تقسیم و قابل فدا و عدم نیست احدی حقیقی است و ذات او هیچ وجه کثرت
نیست چون این مقدمه معلوم کردی بدانکه این نور که حقیقی است و نامحدود و نامتناهی است و منزه
از همه سمات نقص ذات و وجه و نفس دارد و نظر هستی این نور دیگرست و نظر برین نور که عام است و
شامل است تمام موجودات را دیگرست و نظر مجموع هر دو مرتبه دیگرست چون این سه نظر هستی اکنون
بدانکه ذات این نور هستی این نور است عموم و شمول این نور تمام موجودات را و در این نور است و مجموع
هر دو مرتبه نفس این نور است و صفات این نور که قابلیت حضور دارد و قابلیت کثرت دارد و مرتبه ذات
اند و اسامی این نور در مرتبه وجه و افعال این نور در مرتبه نفس اند این برادر این نور عام است تمام موجودات
را و وجود موجودات و بقای موجودات از این نور است هیچ ذره از ذرات موجودات نیست که نور خداوند
با آن نیست و بران محیط نیست و از ان آگاه نیست این عموم و شمول این احاطت را وجه این نور
می گویند پس هر که بوجه خدای رسیده و وجه خدای را می پرستد اما بر اصطلاح اهل وحدت او
مشکر است و ما یومن اکثرهم بالله الا وهو مشرکون زیرا که همه روز و شب و هر چه بچنگ است در عرض
و انکار است و هر که از وجه خدای در گذشت بخیر است و ریزد از خطبه و آید به خطبه را پرستد اما موجد است

و ادعتراض و انکار آنرا دست و با خلق عالم بصلح است ای برادر بدین بحر محیط و بدین نور نامحدود و ذات متناهی می باید رسید و این نور را می باید دید و این نور را در عالم نگاه باید کرد تا از شرک خلاص باید و حلول و اتحاد باطل بشود و اعتراض و انکار بر خیزد و با خلق عالم صلح پیدا آید این جمله تقریر را نیکو تامل کند تا از فوائد این بهره مند گردد و واسع حقیقه را فهم کند.

شیخ شرف الدین حمه الله علیه

پانی پتی اور ابو علی قلندر نیز گویند از مشایخ مجازیب اولیاست گویند که در او اهل حال تحصیل علم کرد و طریق مجاهده و ریاضت سلوک نمود و در آخر مجذوب شد و کتاب باراد آید انداخته نسبت ارادت او یکی ازین مشایخ مشهور نیست بعضی گویند که خواجه قطب الدین بختیار کاکی ارادت داشت و بعضی گویند بشیخ نظام الدین اولیا و هیچ یکی ازین دو نقل صحبت نرسیده است و اگر مکتوب است بزبان عشق و محبت مشتمل بر معارف و حقایق توحید و ترک دنیا و طلب آخرت و محبت مولی جمله آن بنام اخیار الدین می گویند و رساله دیگر در عوام الناس شهرت دارد که او را حکم نامه شیخ شرف الدین می گویند ظاهر آنست که آن از مختصرات عوام است و اندک علم نقل است که وقتی موسی شوارب او بغایت دراز شده بود هیچ کس اجمال آن نبود که بوسی امر بقبض آنها کنند مولا اضیاء الدین سناسی رحمه الله علیه که جوشن شریعت در برداشت مقرض برگرفت و محاسن شریفش در دست گرفته قصه شوارب کرد گویند که بعد از آن شیخ همیشه محاسن خود را بوسیلهی گفتی که این در راه شریعت صحیحی گرفته شده است و روضه او را پانی پت است جای پرفیض و پر حالت یزاد و تبرک بقدر سرور انجاقی دیگر است که قبر مبارک خان گویند که وی محبوب و مرید شیخ بوده رحمه الله علیه مکتوب ای برادر چون عنایت در کار تو کنند و جذبه در تو نهند و ترا از تویی تو بر این نگاه عشقی در تو آید و جلوه حسن بر تو نماید چون حسن او البته باشی معشوق را شناسی و عاشق معشوق شوی و زمانی که معشوق از عاشق رسانید بران کار کنی سنت معشوق و طرف عاشق بر پای داری آنگاه شناخته باشی معشوق را با عاشق ای برادر معشوق را هم بصورت تو آفریده اند و میان شما فرستاده اند دعوت کند براه راست ای برادر باری عزوجل بهشت و دوزخ آفرید و حکم بر آن کرد که هر دو را بپوشانم کرد معشوق را با عاشقان او و بهشت خواهم آورد شیطان را با پیروان او دوزخ خواهم انداخت ای برادر در بهشت دوزخ کس نیست بجز عاشق از حسن عاشق هر دو پیدا شدند هر دو مقام غیر نخواهد بود بهشت مقام وصال است با دوستان دوزخ جای فراق است بر دشمنان فراق برای کافران و منافقان خواهد بود و وصال برای عاشقان و مجبان محمد رسول الله علیه و سلم ای برادر چشم دل بکش و نیکو بین و بدان که عاشق از عشق خود برای تو چه آفرید و چه ترا شناسید اگر و حسن و بر سر دشتی نهاد

که طائفه که سکر جال و مومنین طبعیت ایشان از او مشتق چون و سبب و وقت و حشر در انبیا با سوسه است از شوق صحبت یکدیگر زنند و موی است و محالطت اغیار در سر دارند محبت دوستان باقی است بکین فرصت ملاقات فراغ وقت تا بصحبت نیکو گردل آید و نسی بکا مفاخر بر آید در تنگنای نیازت نمیدهد خدا اگر نصیب است و نزول در یک منزل اتفاق افتاد و فرغستان او نیست عتار الحزن با غمتان را خوانا علی مرتضیٰ صحنه می توان داشت انشاء الله تعالی و موسی کل شیء قدیر غم محبت اوردی در زمین دل بستانند و فراموشند که چه گله از آن بشکند و چه بر آید سه غم دولت در زمین می گاهم و سحر و جادوی بند آسمان به بجای کشی بود چیست و هر یک از که ششم صدیر است و درین دنیا بوستان بهشت اگر چو باد و نسیم که از تصور آن لها باغ گردد و تابیدن و چندین چو نایب بشتی بلا ترا درین نهاده اند زمان در کشاده شدن آن بهشت و در زمین نسیم انس از آن جانب پایان شب است که آن اوقات مگر گویند اگر غم شب در آید آن خود خلوت نزدیک تر دارند از امانت شرک و در تنگنای گله آن غم و سبب های آن بهشت تو را و بهشت سادات و غم و در جاتی و نجات این و آن از دق و حضور و بیاد و اگر ام وقت اطمینان

دور نیست ذکرست مشایخ گفته اند
قدس سرار هم که درین عالم آنچه
دلالت های بهشت نمودند ایشانند
ذوق خلق و مناجات وقت سحرست
و طعام های شهی و لباس های بوی
و کلام های طری و منزه های گزین
و صوفی های غیب و آوازهای خوش
نیز اگر چه از نمونه های بهشت اند
لیکن بهشت همه آرام و راحت
بود اینجا خود سراسر محنت و لم است
لذات دنیا همه آلام است بیش
از آن نبود که المی بالاتر و سخت تر
از الم دیگر آفریده اند چون این
الم که ترفع الم توی ترکند در مزاج
نفس و مذاق طبیعت چنان آید
که گویا لذتی یافت مثلاً اگر شکم
المی است و خوردن طعام بآن
مشقتها و حرکتها که در تنیه اسباب
و آلات آن کنند المی دیگر یک الم
چه باشد صد الم بالای یکدیگر
نهاد و بصرف بهمت بدفع الم
جور و نشانند آتش گر شکم
از کباب آنها آسان نموده چون
الم گر سنگی بدفع گردد و وقت خواب
آن آتش فرو نشیند و طبیعت
آرام یابد آن را لذت نام دهند
و در نظر حقیقت جز دفع الم
بالمی دیگر نباشد و لیش آنکه اگر
سیری را یا تشنه آکلیف خوردن
و آشامیدن بمرتبه لایطاق کنند
بالمی بالاتر از آن نبود حال آنها
و دیگر آنکه آن را بعون عام لذت
هم نهاده اند مهربان گویند قیاس
باید کرد خوشا قاعلی و حبه امروان
بردی که شارب با حقیقت نمیده

دیسوهای گوناگون آفرید در هر میوه مزه دیگر نهاد آن درخت را نه خبر خود نه خبر از گل و نه خبر از میوه تی پرشکر
برای تو آفرید و آن را خبر از شکریه آهورا مشک دریا نهاد و آن بر لب نیست آهورا خبر از مشک نه
عشیر را از گاو پیدا کرد بر لب تو گاو را خبر از عنبر نه با دواز گریه پیدا کرد بر لب تو و گریه خبر از زبادی کا قور
را از درخت پیدا کرد بر لب تو و درخت را خبر از کافور نه خندل از برای تو آفرید و خندل را خبر از خود نه آسی
برادر عاشق شو هر دو عالم احسن معشوق دان و خود احسن معشوق خوان عاشق از عشق خود ملک و جود
تو ساخت به جمال حسن در آینه تو ببیند و ترا محرم اسرار بداند الا انسان سیرنی در شان تو آمد عاشق شو
حسن اهلیم بین و شناس نیار و عجبی را بدان که عجبی ملک محمد صلی الله علیه و سلم و دنیا ملک شیطان
هر دو در دریاب که بر آیه چه آفریده اند و چه خواهند کرد ای برادر نفس انیکو بدان چون نفس ابدی شت
دنیا در تو پیدا آمد اگر روح را شناسی عجبی را شناخته باشی آبی برادر در دنیا هستی که در کفر نهاده عاشقان
و اندک کفر را چه آراسته است پیش عاشقان خود هر که عاشق دنیا است معشوق احسن کفر است ای برادر
تو چه دانی که غمزه حسن که در کفر نهاده اند چه ناوک مزه بر جهانیان زده است و عاشق خود ساخته ای برادر
و طلب خود شو و خود را شناس چون نفس خود را شناسی عشق را دانسته باشی چون عشق حسن خود
معاینه کنی کل اللسان در خودیابی عاشق باشی معشوق او در خود بینی حسن او آینه دل خود معاینه کنی

آن شاه معنی که همه طالب اویند
هم اوست که از چادر بر ساخته پریش
او را بدیهه بحر چای است به ما نیم
ای برادر یک غلوه قند بیار از آن صد غلوه کن از هر غلوه صورتی
بسیار و هر صورتی را نام نه بعضی را اسپ بگو و بعضی را پیل بخوان نام قند از میان دور شود همان صورت
ماند که کرده است چون کل صورت را بشکند و باز غلوه قند سازند همان نام قند پیدا شود و در مکتوب
و دیگری گوید ای برادر بنمیدانم که برای چه آورده اند و چه خواهند کرد خیال دایم با اندیشه می باشد گاهی اندیشه
می باشد که آیند دل ما را می آرید و عاشق را معشوق می نمایند همان عاشق که معشوق را سائیده در مطالعه
فرض عاشق و سنت معشوق بجای آورد و عشق عاشق و احسن معشوق معمر رسیدار و باطن را و از
تماشائی حسن عاشق ظاهر را فراموش می کند در تماشائی باطن می باشد تا چه حکم رفته است آن بهادر سیر
ای برادر ناگاه خیال با تقص یا می شود حال با خیال یکی شده در هم می روزی دنیای آر و آرایش دنیا
خیال نفس را می نماید و در اشتیاق آن سرگردان می کند و در معشوق می گرداند پیش هر دو خواری کند
و از آن خواری از شوق و آسایش آرایش خبر نمی باشد و باز با آن نمی آید و نمی آید که با کس وفا کرد و
با کس نخواهد کرد و نه فکر مرگ است که آمدنی است ناگاه نخواهد گذشت حسن آرایش دنیا عاشقان دنیا را
و عشق خود چنان بخیر می گرداند که نه خبر از دنیا که آن را معشوق گرفته است کمی گذرد و چه واقعات می نماید
و نه خبر از عجبی که ما را هم در پیش است آبی برادر بنمیدانم که برای چه آورده اند و چه خواهند کرد خیال دایم با اندیشه می باشد

ساخته خیال را بهوش دار که بانفس یارست ای برادر هیچ معلوم نشد که خیال و اندیشه چه حال پیش آورد چون آن تر معائنہ شود آن گاہ بدانی که این نصیب بود که رسید ای برادر هیچ نمی دانم که چه می گویم و از من چه می آید و چه می گویانند زبان در قبضہ قدرت خداست اگر عنایت در کار تو می شود از تو آن چیزی گویانند که پسندیده هر دو جانب سازند ای برادر این قدر معلوم شد که بخواست خود پیداکرد و بخواست خود میدارد و بفعل الله تبارک و تعالی میگرداند آنچه خواست کرد و آنچه خواهد می کند کس را در خواست او کار نیست۔

شیخ عثمان سیاح رحمۃ اللہ علیہ

مرید شیخ رکن الدین ابولفتح ست وطن اصلی او دہلی ست سیاحت بسیار کرده باز بطن اصلی خود رجوع کرد صاحب ذوق و سماع بود بارہا در مجلس شیخ نصیر الدین محمود حاضر شدی و سماع کردی و رقصیدے روضہ او در قنار دہلی قدیم ست قریب ہفت پل کہ بناے سلطان محمد عادل ست

شیخ ابوبکر مومئی تاب رحمۃ اللہ علیہ

در بدایون بود ضیائی نجشی در سلک سلوک می نویسد اندر آنچه شیخ ابوبکر مومئی تاب کہ مومئی در مومئی خود کاری داشت ازین عالم دران عالم خواهند خرمیدند نجشی بی عبادت اوقات او را دیدہ زبان این نظم کہ صد ہزار سر درو منتظم ست بر زبان میراند بیت **قالب چو عبارت میان بر تو** اسید کرائنگ از میان بر خیزد

شیخ شہاب الدین رحمۃ اللہ علیہ

حق گوی سپر شیخ فخر الدین زاہدی ست و راجع گوازان لقب ست کہ سلطان محمد بن تغلق حکم کرد کہ مرا محمد عادل گویند او ازین معنی بجنور او ابا کرد و گفت ما ظالمان را عادل نتوانیم گفت سلطان محمد اورا از قطعہ دہلی در زیر انداخت قبر او ہم در زیر قطعہ است رحمۃ اللہ علیہ۔

سید محمد رحمۃ اللہ علیہ

ابن یوسف الحسنی الدہلوی خلیفہ راستین شیخ نصیر الدین محمود چراغ دہلی ست جامع مستمیان سیادت و علم و ولایت شانے رفیع و رتبہ منیع و کلام عالی دارد او را میان مشائخ چشت مشرعی خاص و در بیان اسرار حقیقت طریقی مخصوص ست در او اہل حال ہم بہ دہلی تشریف اہلت و بعد از

و عمارت متاع دنیا و فانی آن با ذوق دریافتی پای از جہیز طبع و شہوات جسمانی بر آورد و نظر دانش اعتبار بر دریافت لذت روحانی برگاشت و حصول این نسبت بدو وجہ باشد از فقر بصبر و بر بستن پای حرص شکستن ننگ طمع و قطع نظر از التفات بزخارف دنیا تا بپایہ کمال رسیدہ نظر ہم البصیرہ شوند و از اغنیاء بشکر و بر کشادن دست بر درو قوی دانستن باز دی ہمت و ثبات قدم طلب مرضیات حق تا طعم گنج اسم الشکور گردد بشک این فقیر بی التفاتی و نماند از مندی دوست بظلام دنیا نفسانی غنی باشد و آن غنی بہمت دانی و کدی و از دی و بی تعطی و بجز دروئی درویش پرستی فقیر بود کمال جامعیت این ست باقی ہمہ ہیا و ہر ست از خالق کہ صبر و شکر و ضمن یک دیگر اندر زمین یک دیگر اند و بکجا بنے کما بر خواندیم نو و فقر غنایین یک دیگر و علما را اختلاف ست و از کہ مرتبہ فقیر صابر با لا ترست یا در غنی شاگرد آنما کہ فقر افضل ہند گویند کہ سلامت و عصمت در بخت است کہ ان من العصمۃ ان لا تقدر بک کہ گفته است کہ مباد آدمی را دارا ناخن دست دراز کرد و نخواہد کہ شکم را در سلطان را بد و دیگر کہ ارشاد گم رسند دعوی سیری و کثرتی نیاید و فروغیت و فرو دیت در سرش جیفہ نکند و دیگران گویند کہ از غنی کار با آید و بر سنگہا کشاید

رحلت شیخ پدید آمدن رفت و قبولی عظیم یافت اهل این دیار همه منقاد و مطیع او گشتند و پسران دیار از دنیا
انتقال فرمودند و از اسید گیسو دراز گویند و وجه مرثیه این لقب بر آنچه شنیده شده است آنست که روزی او
با چندی دیگر از مریدان بالکی شیخ نصیر الدین محمود بر داشته بودند و وقت برداشتن گیسوی سید بسبب
درازی که داشت در پای بالکی بند شد و او بسبب رعایت ادب و استغراق عشق و محبت بر آوردن گیسو
مقید نشد و هم بران وضعی که واقع شد مسافت بعید قطع کرد و بعد از آن که شیخ را برین معنی اطلاع افتاد خوش حال
شد و بر صدق عقیدت و حسن صنعت او آفرینها کرد و هم در حال این بیت فرمود **بیت**
هر کومرید سید گیسو دراز شد والله خلائق است که عشق را شد خدمت میرا موقوفات ست
سبب بجامع الکلم که بعضی از مریدان او که نیز محمد نام دارد جمع کرده در اینجا می نویسند سخن در شفقت بندگی
شیخ الاسلام نصیر الدین در باب خویش می فرمود گفت اول حال خود اتم زد و زد و بملاقات و مزارش
نداشتم بی روش پیش پیر زنده اندازید خویش شنیده بودم و پدر من از یاران خدمت شیخ نظام الدین قدس
بود یاران خدمت شیخ پیش پدر من می آمدند از ایشان دیده شنیده ام یکبار پیش شیخ الاسلام شیخ
نصیر الدین رفتم فرمود شما هر بار بیگاه می آید من در آن وقت ملول می باشم البته می خواهم حکایتی شما
گویم و من در آن ایام پانزده ساله بوده ام متحیر ماندم گفتم سبحان الله خواجه مطلوب دارد که با ما حکایتی کند
زهی دولت یکبار بعد از اشراق به پایبوس رفتم فرمودند وضوی که برای بامدادی کنی تا بر آمدن آفتاب
باقی می ماند گفتم آری صدقه خواجه می باشد فرمودند نیکو باشد اگر هم بدان وضویک و گاه اشراق بگذاری
گفتم صدقه خواجه بگذارم بعد فرمودند و گاه شکر النهار داستاره هم بگذار چند گاهی بران ملازمت
کردم یک روز فرمودند و گاه نهایی اشراق می گذاری گفتم می گذارم فرمود اگر چهار رکعت چاشت هم
بران ضم کنی چاشت هم بجا آورده شود نمی گویم که وقت دیگر بگذار همان ساعت چهار رکعت از
چاشت بگذار چاشت هم ترا شود و همیشه برب صائم بودم پرسید برب صائم می باشی عرض کردم
آری فرمود شعبان هم گفتم نه و زه فرمود اگر بست دیگر و زه دیگر هم باری آخر ترا سه ماه مرتب شود گفتم
صدقه خواجه بدارم پیش والد گفتم در آن ایام والد پیوند شیخ نداشت گفت شد مرا چیزی گفت گفتم
هر چه خوش آید بگو فرموده شیخ است من از آن گشتنی نام بعد رمضان ششمه عید میدهم ششمه در آن
ایام پایبوس رفتم فرمود خواجه جان ما روزه داودی نداشته اند صوم دوام داشته اند بعد ازین نو
صوم دوام بدار و هم در اینجا می نویسند که فرمود خواجه محمود بقا از یاران مولانا برهان الدین غریب
بود و او نوشته رساله کشیری مقابله می کردیم و من در آن ایام سخت کودک بودم خواجه را جابر بن
رسید آمد و بنشست سخن اینجا رسیده بود که قول حاتم همست تا سه مرگ بخشی بجای مرگ
سفید و مرگ سبز و مرگ سیاه مرگ سفید گرنگی مرگ سبز تحمل مرگ سیاه فقر خواجه جابر از من بطریق

که فقیر را بدان راه نبود و بخوان
فرمود وی از آن آگاه ندانک
فضل الدیوبین بن یحیی اجماع
پیشینان ست من گویم که هیچ
یک ازین موقوفه کلیه نیست
تا کشاده کار هر کس و مصالح
و مقتضای شایسته باشد
فل کل لعل علی شاکله و کما علم
من بیداری سبیل آن که سوز
فقر و ساز و غناش از دانه بیرون
اندازد فقرش بباد و لکن اگر غنا
براه اعتدال بر دماغ و رفیق
هم آغوشی ده غناش گوارا باد
شیخ ذکرة السیاحیر الا شیخ خود
نقل می کرد که تا اعتقاد قلبی با
ضمیمه قرآنی با فضیلت فقر
از آن گرفت زبان قبول نکشاد
و دست امانت ارادت از آن گرفت
مانند ما بن عقیده ایم پس کن
تواضع و انکسار در آن ست
که غنی باید که فقیر را از خود بهتر
داند و فقیر نیز خطبه فضل غنا
بلند تر از پایه حال خود خواند
تا در جانبین عجب فکر راه
نیاید و اگر راه انصاف
برود حق همین ست عاقبت
حال هر کس بهم و حقیقت
سری که با پیر و دکان خود دارد
مسئور دیگر سخن نیست
همه بضاعت خود در صند
سید مندا آنجا قبول حضرت
او تا که ام خواهد بود درین
امید و بیم راه نهاده اند
جز حیرت کانی نیست جز تسلیم
چاره ندانم الا ان الله یغنی

استحسان پرسید که بچه سبب مرگ سفید و سرخ و سیاه شد گفتم جمع نسبت بصفا دار و پس مرگ سفید باشد
و عمل خون خوردن است زیرا که غضب عبارت از غلیان دم است از بهر انتقام و حلم فرو خوردن غضب
پس مرگ سرخ باشد اما فقر میسر می فرماید علیه السلام فقر سواد الوجوه الدین والبنه فقیر میان خلق شتر
و خجل مستکبری باشد بصورت مرگ سیاه باشد فرمود روزی شیخ منور فضل اندیش شیخ الاسلام فرید الدین
از من پرسید که شمار ادر و ن گنبد شیخ اکثر مردمان هفت پر کال شده افتاده دیده اند سر این صفت بگوئید
گفتم سبحان الله از ما که دید که گفت دروغ می گوئید گفتم اگر پرسید برین منطاکه در کتب سلوک نبشته اند که
صوفی را این حالت می باشد علی الاطلاق بگویم اما علی التعمین معلوم من نیست گفت علی الاطلاق بگوئید
گفتم این از اثر تجلی جلال است بر تجلی در آن حالت کوههای می افتد کوه این کوههای عالم بحساب آن
سنگ یزه باشد و آتش حله می کند آن آتش نیست و سوزنده نیست ولیکن صد هزار پیران آتش
بیک شتراره او نرسد می آید و این مرد را پر کاله پر کاله می کند هفت پر کاله باشد شاید که صد هزار پر کاله
شود در میان این کوهها و آتشفشانها صورتی است که مشاهده آن جز آن مرد نتواند کرد هم درین حالت صورتی
جمیل انیس بهی لطیف پیدای آید این جمله اجزا را بجانب خویش می خواهد هر یکی و آن سوی او می آید
بعد از آن او بید قدرت خویش از آن قوی تر و تمام تر و لطیف تر و صاف تر می گردد و فرمود سفر اگر
تشت باطن تیار و مبارک باشد و الا سراپا صوفیان جز فراغ دل جمع هم نیست اگر یک ساعت
لطیف دل با خدای خویش حاضر شود آن بهشت است بلکه هزار بهشت فدای آن ساعت باید کرد و من
را نگران بدست آمده باشد **بفراغ دل نامه نظری بخور و بی** | به از آنکه چتر شاهی همه عمرهای هومی
فرمود چون در مسائل کلامیه سخن در فصل صحابه افتد من هیچ مباحثه شروع نکنم تا بیا به تمام ما بر بخلصان
صحاب وقتی اگر بحث کرده ام بعد از آنکه سوگند عقیده من آن است که فصل صحابه یا بگویم که من عثمان
ثم علی اما بحث لفظی هر آنچه آمد گفته می شود و با خلق بیگانه این قدر تم نکرده ام و فرمود علما اختلاف کرده اند
که مسلمان را موت بهتر یا حیات بعضی حیات گفتند و بعضی مات اما من آن نیست که در ایام حیات
رسول الصلی الله علیه و سلم حیات بهتر و بعد از وی مات فرمود شخصی علی را از اصحاب علی پرسید صف لنا
اصحاب فقال عن تسالون فقالوا عمارا فقال مومن ایما ناحی مشاشه قالوا و مسلمان قال عنده
علم الاولین و الآخرین قالوا و حذیفه قال صاحب رسول الله علیه و سلم عنده علم المناقین قالوا
وانت یا علی قال وایای تریدون قالوا انتم قال اذا سالت عطییت و اذا سکت ابتدیت هر چه خواهم
بیا بم و اگر من خاموش شوم او با من سخن گویند تا خواهم که چیزیش خواهم در قوه القلوب می نویسد و به مقام
المحبوب آمد فرمود که مثل شما صوفیان عاشق بوده اند اما شیخ شهاب الدین و اتباع ایشان مردمان بزرگ
و اصل بعارت بوده اند اما عشق جهانی دیگر است سخن در مخالفت فقهان با صوفیان بود فرمودند خلاص

وان الله غفور الرحیم ختم سخن
برجت آمد آخر کار برجت باد و السلام
الرساله النامیه عشره فروع
النجیب بالامام ضعف المشیب

لا اله الا الله محمد رسول الله
الله الذي خلقكم من ضعف ثم
جعل من بعضكم قوة ثم جعل
من بعد قوة ضعفا وشيبة يخلق
ما يشاء و هو لعليم القدير آدمي نورا
بعد از طی او و از احوال و خلق
نظف و جنبه از ابتدا بر روز ظهور

صورت عنصري وى و عالم
كون فساد و جدت خودى
و جوانی و پیری درجه اول و رکال
ضعف و نقصان که تحصیل لانا
و کسب کمالات جسمی و روحی و آن
از قبیل محالات عادیست خوبی
که درین مرتبه نهاد نام من است
که باری او کشایش عقل آزاد
و از کن و کن شریعت فارغست
و بهجت قرب عود وجودی از مبدأ
و مناسبت بهالم عدم و فراس
و جمیع در صورت طبعیت و عفت
دارد که عظام آن را ند و وقوع در
و در طهرت و حیطة محنت استاید
و حال گذشته لایا دارند و آرزو
کنند ای کاشی هر مان مرتبه
آن حال که در اینم می بودیم
چنانکه گفته است پیشتر از مرتبه
عاقلی و غافل بود خوش آن
غافل و راحت و مست و غشمت
و فراغ طلبی نموده و الا طلب
عاقلی از غافل است و درجه دوم
جوانی است خلاصه عمر و نفاوه

اوقات آدمی ادا است که قوامی
 جانش در اعتدال و زائره
 ادراک در اشتغال است هفتاد
 کفیل کمال در اشتغال و قابلیت
 تکمیل نفس قریب بخل و آفتاب
 عمر است الراس آمده و نصف
 النهار کاروانی با ستار سیده
 اینجا اگر توفیق رفیق سعادت
 گرد کاری می توان کرد و بایستی
 می توان برد اگر توفیق کار یافت
 و عروس مراد و کارگر توفیق حاصل
 المقصود و الا امید و املی که بین
 نشانده اند تسلی و خاطر و ذوق
 بخش تخیل نقد و وقت است
 مر امید وصال تو زنده میدارد
 و گرنه صد رگم از جوهر است بمطلک
 اندرین درجه نیز غلظه طاری شود
 در صورت تفاؤل و جمیل معنی تامل
 تا فریب روزگار و کربل و نهار
 چنان پرده غلظه بزیه و گوش
 عبرت و هوش نه که مجال دید
 و شنید رنگ کید و فرصت تدبیر
 و تامل نیافت شود و ادخواب
 مستی و غرور سر نهشته باشد
 که آگاه سواد شب خباب
 بیاض و سبب شیب نیل یافته بود
 چنان نماید که تمام عمر جز کفایت
 بساله شب و صبح گر
 اتفاق افتد و شفقت فرو نشاند
 صبح دم کند آفاق از اکنون پیر
 رسید و بیدار رسید خمیر مایه
 صفت و ناتوانی رسید این
 ضعف بصورت اگر چه بی ضعف
 درجه اول ماند و لیکن قریب از
 در میان است که کجاست و توان

صوفیان ازین طایفه جز بدین طریق نیست که خود را یکی از ایشان گردانند و میان ایشان همچو ایشان باشند
 پرسیدند که چه معنی است که گفته اند عالم حجاب الله الا کبر فرمود کل ما سوی الله تعالی حجاب اما حجابهای دیگر
 همه قبیح و کثیف اند و علم حجابی لطیف است بر خاستن از ان نیک شوار باشد و مراد ازین علم و نحو صرف
 و حدیث و فقه و تفسیر نیست مراد علم باشد است و آن علم ذات باری و صفات باری که نه بیل برهان بلکه مشاهد
 و عیان فرمود نوشته اند که این دو چیز خاصه بدعت است رسول الله صلی الله علیه و سلم کی صورت قلندردم آنکه
 لا اله الا الله محمد رسول الله گویند و آنان را که او را از جان عزیز تر بودند ایشان را بکشند و پر کال سالارند و زنان
 و فرزندان ایشان را اسیر سازند و رسوا کنند و نهیب سازند و ایمانی باقی باشد زهی ایمان زهی دین فرمود
 معنی لا اله الا هو چیست یعنی ما هیت و تعالی زائد بر ذات نیست ما هیت او عین ذات اوست و سخن
 صاحب لطایف عشقیری که کوزه وجوده همین معنی دارد فرمود صوفیان چنین گویند که اگر کسی را بحرام احتلام
 افتد توبه او مستقیم نباشد فرمود شرط طالب آنست که بغیر اختیار او طلب در دل او حادث شود اگر چه
 اهل عقل و تجربه بگویند که وصول بدین مطلوب محال است هرگز او بدان التفاتی نکند و آنکه او حکم طبیعت بشری
 متردد و متامل خود را می یابد و لیکن بلای که در دل او خدا نهاده است بگفت و شنید مردمان که دفع شود
 فرمود و هر چیزی آفتی دارد و عشق را و آفت است یکی آفت ابتدا و دوم آفت انتها آفت ابتدا آنست
 که چندان غم عشق و غم طلب معشوق بروی طاری شود که او را محیط گردد و دست برین برآید تا او را دران لذت
 کامل دست دهد و هیچ راه وصول محبوب بروی نکشاید باند که جز از درد و غم نقدی دیگر نیست همین ماند
 بعد مرور ایام درد و غم طبیعت او شود و عادت گیرد و ذوق درو نماید لذت وصول شود و نه فراق الم حریق
 همچنین ضائع شود و سرگرد و بر جای خود بماند هیچ از وی باوی نماند عاقبت او بر خیران حیران باز آید لغو
 باشد و نها آفت انتها آنست که چون بوصول معشوق رسد مشغول ببلذات وصال گردد و حرقت فراق
 و الم هجران از وی برود بعد مرور ایام وصال عادت و طبیعت او گردد و ذوق وصال هم برود و مطلوب از
 حالتین جز ذوق و خوشی و راحت محبوب نیست حالی بی ذوق و فراق بی لذت الم چه کار آید مرود و شود
 هیچ از وی باوی نماند عشق برود و محروم از ذوق جمال محبوب گردد لغو باشد و نها اگر چه وصال باشد ذوق کجا
 بدان راحت گیرد وصال چکار آید اما عشق بر خوردار آنست که در حالت ابتدا مشغول ببلذت فراق و ذوق
 الم و حرقت هجران باشد و در انتها هر چند که وصال او زیاد گردد ذوق او مزید تر شود طلب زیاد گردد و در
 درد افزاید ذوق و نماید این عاشق را گویند که عاقبت او بخیر شود از عشق بر خور و دو خط کامل گرفت اگر چه
 عارفان این را نقصان گویند اما ذوق اینجا است بی آنکه نظر بر کمال و یا بر نقصان کنی فرمودند عوارث
 می گویند که کامل را ذوق سماع نباشد اما این کاملی است که آفت انتهای عشق بدور رسد او را از و برود
 عادت بر وصول گرفت بعد اعتیاد ذوق رفت و سرودش انتهای معیوس که آفت بدور رسد باشد آنست

که دین بیت اشارت می کند **عجیبی نیست که گشته بود طالب دست** **عجب اینست که من وصل و سر گردنم**
 فرموده حالت مدوح در سماع است که از خود نشود با خود باشد هر چه کند و بگوید باند لیکن حالت او فرود
 گرفته باشد که از ان حرکات و سکنات که در ان وقت از وی صادر می شود امتناع نتوان آورد چنانچه مرد
 غضوب در حالت غضب و سماع وقتی بهوشی هم آرد لیکن آن حالت مدوح نباشد مقصود در سماع
 جمع هم و توجیه دل بر یک چیز است و خالی کردن از هر چه نه آن یک چیز است پس آن حالت میخودی مابین
 و مفوت این باشد هر آئینه مدوح نبود فرمود که مولانا جمال الدین مغربی در فصوص هاراتی داغنه و مردی
 مسافر حکیم و جهان دیده و پیر کهنه بود اکثر مشایخ را در یافته و چندان سربسی فرو نیاوردی و عارفی محکم بود
 و اکثر مذہب فصوص داشته و اعتقاد بر شے کردی و او را شرحی در غایت لطافت نوشته بود و یک
 سال من بوی موافق بودم و آنچه از احادیث و کلام ائمہ می یافت گفتم و جمله سخن فصوص با او اثبات
 کردم بعد از ان روزی اشائے خفی بخلاف و یک سال کردم چنانکه کسی بیدار شود مولانا همچنین
 بیدار شد آغاز کرد که اخوند سید من ترا معتقدم چرا این سخنان می گوئی شروع در اثبات سخن خویش کردم
 بمقول و منقول چنانکه اصلا جای سخن نباشد سوا از پیشش ماه برین برآمد هر روز که می آیم بمشقی در
 مسائل فصوص می کنم و من خلاف او سخن می گویم و آن را اثبات می کنم او می گوید میر سید صل علی محمد و
 این عادت عرب است اگر کسی بے توجیه گوید بگوید که صل علی محمد یعنی توجیه لغت بگذارد و در ویر غیر
 بگوید که دومی بحث بسیار شد گفت میر سید قدری بمان بروضع مراقبه بر هر دو پانزده اندیشه کرد او
 پیرشتاد ساله من جوان هست و چند ساله آغاز کرد میر سید در ویشماره در ایشان ست ما مسلمان کرده
 تا ایم و دست بگوش بر دو سر در پیش فرود آورد فرمود هر کس که در آنحضرت سلوک کرد بجز می مخصوص شد
 ما سخن مخصوص خداست ما را دولت بیان اسرار خویش داد هر چند که می خواهیم که نظر من از سخن خویش ساقط
 شود نشد البته مرا نظر بر سخن خود باشد و از سبب این معنی نیک اند و همین باشم چرا باشد که نظر ازین ساقط
 نشود فرمود در تفسیر ام المعانی می نویسد که رسول الله صلی الله علیه و سلم در جود اع حضرت علی را بمصلحت
 فرستاده بود چون حضرت علی از ان مصلحت باز آمد رسول الله صلی الله علیه و سلم فرمود که ای علی شنیدی که
 خدای تعالی بامن دش چه کرامت کرد گفت نشنیدم یا رسول الله گفت دش حلقه گرفت و ابوطالب
 و مادر و پدر خویش را مغفرت خواستم فرمان شد حتم مقصودست بر من آنکه بیکانگی من بنبوت تو ایمان نیارد
 و بتان را باطل گوید و راهبشت ندیم بر و بر فلان شیخ عجب مادر و پدر خویش و ابوطالب را ندان کن ایشان زنده
 شوند پیش تو بپایند تو دعوت کنی ایمان تو آرد همچنان کردم بر بستی بر رفتم فریاد کردم یا ماه یا ابا ماه
 هر سه فن از خاک سر برآوردند و بمن ایمان آوردند اعدا عذاب خلاص شدند فرمود که این سخن غریب است
 هم در ام المعانی دیده ام در کتابی دیگر ندیده ام و یکی از تصنیفات مشهور میر سید محمد کیسودر از کتاب است

در خطاط داشت قوت و زافون
 بود و روی نشاط تازه و این قوت
 روی در صدم داد و در ضعف
 در قوت داشت امید شکسته پای
 طلب بسته است **ه** آن
 که به بند عشق اسیری کردند در
 عهد شباب و شگیری که نود و صد
 علت بی طالع و بی تالی و ضعف
 در هم بسته شده نام بری کردند
 لغو باسدین سواد اکثر از ان عمر
 غرض از تمهید این مقصود
 انشاء حسرت نامه حال خود
 که روزی عجیب پیش آمده و حیرت
 غریب وی داده تمهید اند که کند
 و کار و دوطیفه رفت جوانی که گفت
 و مرادی که داشت دست نداد
 و گر نه که در دل بود کشاد و دلا
 و احتراین چه بود و چه نمود عمر
 بود یا سرب خیالی بود یا خواب
ه جوانی شده زندگانی نماند
 جهان گومان چون جوانی نماند
 جوانی بود خوبی آدمی و خوبی
 رو دکه بود خوری و مرا خود
 حاصل عمر و در جود خودی یا
 پیری جوانی بمشابه زمان حال
 نمود که در نظر تحقیق بودی نداد
 و جز در و طوفش را که باضی و مستقام
 ست وجودی نه و تمامه برشت
 و مجاهده و غم و محنت ناکامی گفت
ه من ندانم که زندگانی چیست
 کارانی چه دوائی چیست و روزگار
 خوشی که گویند و دل خوش در
 جهان کجا جویند و صل کام
 دل چپی باشد و کامیاب
 از جهان که می باشد و آنکه

او دید چه مقصود و کیست در عالم که خواهد بود و آنکه مقصود یافت در عالم که بود و بلیه علم خوشایام ندانی اگر چه توفیق کار داشت امید ما به درازو آرد و ما به باطل خیال های محال و وعده های دروغ بنده دماغ وقت را تر قماره و در گرم میداشت اکنون بچه چیز دل بهند و بچه حیل تلی خاطر به برکت گرفت و بمقامی که ایستاد روی مقصود ندید و وصل محبوب در یافت اگر محبوب در منزل پیش ست پای رفتن کجاست و بهت سفر تو آن منزل برسد هدرین منزل در آن راه از پای افتاده و دل بر هلاک و حرمان نهاده می نالد اینجا که مطلوب خود برسد و حال در مانده خود را در یاد باز پرسد یا همین جا منزل گیرد که دوست با او را بر دارد و بمقامی برود که دوست اند علی کل شیئی تدبیر

ه هی ای شمس سکنه های السما و فخر القوا و اعز ارحم الراحمین فطن تقطیع الیها الصودا و لون یستطیع الیک المنزول

ه او آفتاب و منزل او بر ساقی صبری کن ای دل ارتبانی وصل یافت به نه تو بسوی دوست توانی عروج کرد به نه دوست جانب تو تواند نزول یافت به اینجا باز امید با امید آینه شود گردد و خاطر تنهار مراد او نیخه شود هنوز کشاکش طلب میمانست و در ساس محبت در خلیجان

که حقائق و معارف بزبان بر مزوایا و الفاظ و اشارت بیان کرده ستمی از ان نوشته می شود و سمر چهل و نهم یک و ز چنین اتفاق افتاد که آبی طول و عرض آن باشد و اند تا چه قدر باشد اما عمقش از کمر زیاد نیست جمعی میروند یکی در ان میان من هم هستم یک ختری سالی پانزده می او نیز در میان آب میروند تحفه اینست ما همه بر مننه ایم آن دختر که را جالی ست که اگر از پر تو او خلقت حور باشد حور آخر دعوی خدائی کرد رنگ رخساره و قد و بالای او از امر و شتاب و از حسن صورت و رمزی می فرماید میان من و او مقدار یک فرسنگی باشد مرا بخود دعوت کرد چنانچه شمع را بر عروسی با حرام بر بند در آن قبلیس یک فرسنگی مرا بادی انصال دادند شخصی از غیب القیب شاهد شد جامه بر انداخت چنانچه کس مر کسی را پس شد در ان حالت خود را هم بدان جمال هم بدان حسن هم بدان لطف عین آن دختر دیدم او عاشق من شد و من عاشق او هم در ان میان از من و از ان دختر همتی سر بر کرد فریاد بر آورد و نا این اند میان هر دو دعوی افتاد من می گویم عیسی پسر من ست او می گوید پسر من عیسی فرامی کند وی همد و از نا هر دو خبری می نمایند از آن توام و نه از آن او من از آن خودم و خود بخودم و آن دختر که بعد از ان که می گوید عیسی او آن من ست خود را عین اومی یابم و آن آب سر سر که با تو گفتم همه منم و الله اعلم

سید محمد بن جعفر رحمة الله علیه

الکلی حسینی از اعظم خلفای شیخ نصیر الدین محمود ست در توحید و تفرید مقام عالی دارد و از افراد اولیاست در آنچه از احوال ظاهر و باطن خود نوشته است عقل حیران ست اگر اینها به شائبه تاویل صرف ظاهر مراد ست پس از کمالان وقت خود ست قدس اند سره او را تصنیف ست سسمی ببحر المعانی در وی بسیار از حقائق توحید و علوم قوم و اسرار معرفت بیان کرده سخن را مستانه می گوید و بدو کتاب دیگر می قایل میگفت و دیگر حقایق المعانی نیز زوده می کند خداوند آنها نیز تصنیف یافته اند یانی و او را تصنیفات دیگر نیز هست رساله دارد در بیان روح و رساله ایست سسمی به پنج نکات و بحر الانساب که در اینجا بیان نسب اهل بیت رسالت کرده است و نسبت آبا و اجداد خود را ثبت نموده و می کشید الدعوی ست از آنچه از احوال خود بیان کرده است محقق می شود که دعوی او حق ست عمر درازیافته بود از زمان سلطان محمد تغلق تا زمان سلطان بهلول در حیات بود سن شریفش از صد متجاوز بود و با کرام او از شرفاء که اند بعد از ان بدلی آمده و در سر منداقامت کرده الحال مقام او در بهان شهرت و در بحر المعانی می گوید مدت شصت سال در علم ظاهر بودم و در کسب کمالات می کوشیدم و از محبوب اول و مقصود ابد قافل بود مدت سی سال ست که می میتم آنچه دیده می نمایم و می شنوم آنچه گوش می شنواید ای محبوب حکم خواطر اهل ظواهر و عقول عظیم ایشان حائل ست و اگر ز رخت علم یزدل بصطراست ایند زخم و آنکه ای محبوب شمع گوئی

آنرا استمع نیست آنچه من از وعده و وعده ام الکتاب بی حرف و صوت را در حرف و صوت گویم خلق ندانند و آنچه خلق می گویند سی و سه سال است که از آن توبه کرده ام و از آنکه می گفتم هیچ غرض حاصل نشد و هم در آن کتاب ابدال اوقات و اقارب و افراد و سایر رجال اعداد و اسامی و مراتب و او را و اعمار و احوال و اقسام ایشان را بر بنجی تفصیل داده و تشخیص نموده است که فوق آن متصور نیست و گفته که همه ملاقات کرده ام و از هر یکی نعمت های یافته ام و مقامات همه را مشاهده کرده ام و گفته سی صد و پنجاه و هفت ابدال دیگر اند و ایشان را فقیر در کوه بر سر چشمه نیل ملاقات کرده است و ایشان در کوه ساکن اند و خوردن ایشان شلغم درختان است و بلخ بیابان و نیز گویای محبوب طائفه افراد را عدد نیست بسیارند و از چشم خلق ظاهر مستور گر آنکه قطب بدار و بعضی اقطاب ایشان را دانند و بیند هرگاه که افراد کامل که مطا هر وجه تفرع علی کرم الله وجهه اند در سلوک ترقی کنند بر قلب حضرت رسالت مرتب یابند و علی کرم الله وجهه مرتبه از روح حضرت رسالت یابد بعد چون از مشارب قلبی حضرت رسالت در سلوک ترقی کنند بر قطب حقیقی رسند و از مقام قطب حقیقی بتمام معشوقی یعنی وحدت و اسی محبوب در مقام قطبیت از کل اولیا دو کس در مقام معشوقی رسیده اند و امثال ایشان دیگری نرسیده آن دو کس ای محبوب کیانند یکی شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی و دوم شیخ نظام الدین بدایونی هر دو را مشارب از روح احمدی بود اسی محبوب نیک تامل کنی هر چه در قلم این فقیر رو به مشاهده نیست اسی محبوب روزی این فقیر در کشتی دریای نیل مصر با حضرت خضر مصابا بودم و سخن در بیان مشاهده آن لایزال می رفت خضر نیز فرمود که شیخ عبدالقادر گیلانی و شیخ نظام الدین بدایونی در مقام معشوقی بودند و نیز می گوید که اسی محبوب نوزده سال در صحرای بودم و بستم و یک سال در سحر بودم بعد که هیچ خبر نداشتم مادر جوار شیخ یعقوب می بودم که قطب اقلیم بودند ایشان ازین بستم و یک سال من مراد وایت کردند آنگاه معلوم شد که بستم و یک سال مست بودم و بعد ازین مدت

هم از مقام مستی از دولت پیر در فرادینت است چند سال است که نزول کرده ام	فریدم فرد بپشتتم که در خود
ز فردیت بسے انوار دارم	اگر موسی نیم موسی چه هستم
	درون سینه موسیقار دارم

ای محبوب ابن عربی صاحب فصوص می نویسد که منصور حلاج را تجلی ذات بود و مقام افراد داشت اما این فقیر می گوید که اگر منصور حلاج را تجلی ذات بودی هرگز انا الحق نگفتی و دیگری سبحانی نسرا میدی زیرا که در تجلی ذات محویت است محو چه داند که من کیستم و چستیم که گوید سبحانی و انا الحق من عرف الله کل لسان در تجلی ذات است و طالع لسان در تجلی صفات و در تجلی صفات و افعال و آثار کلام را و بود اسی محبوب چون در ویش در تجلی صفات استغراق یابد پس خود را بحال صفتی از صفات او بیند یعنی ذات جائز الوجود در صفات واجب الوجود مستغرق نور جمال صفات می گردد و آن صفت واجب الوجود در حدیث در می آید و وجود جائز الوجود پاک می ربا بد این صفت واجب الوجود برین برده در کلام می آید

تا لفظ اخیر از حیات بلکه تا می دوره قیامت کوتاهی کردم تا ابدالآباد الی ما لا نهایت له در طلب و امید مطلوب در امتداد دست و شوق جمال در آرزوی وصال داشته اند در دما ازلی ست و ابدی

پیرنده مسکین حساس در فراق و بی دست و پاتایامت چشم دارد کان جوان خجسته سید خداوند کی خواهد رسید و چگونه خواهد رسید کاش که برسد هرگاه که برسد و هر چگونه که برسد و الله اعلم

الرساله الساده عشره تقسیم الانام علی اربعه اقسام

لا اله الا الله محمد رسول الله تمامه آدمیان ازین چهار قسم برین یافتند ملوک دنیا و آخرت و فقرا دنیا و آخرت و ملوک دنیا و فقرا آخرت و فقرا دنیا و ملوک آخرت ملوک دنیا و آخرت آنانند که همچنانکه در دنیا خوشی و کارمانی کردند و داد سلطنت و فرمان و الی دادند برای حیات آخرت نیز ذخیره اعمال صالحات نهاده و گنج سعادت با خود همراه بزد و پادشاه علی نعمت بهشت و دولت دیدار فائز گشتند و فقرا دنیا و ملوک آخرت آنانند که اگر چه بتمتعان این جهانی و قضا و شهودات فانی مخطوط نیامند بقسطه او فی از سعادت و برکات ملک جادیه مخصوص و مشرف شدند اقسام دیگری نیز بقیاس مذکور معلوم توان کرد ما ندانیم که داخل کدام یکی از این اقسام خواهیم بود

این دو قسم که مذکور شد درجات و مراتب بسیار دارد باری لا اله الا هو است که داخل باشیم غنیمت است که علی کل شیء قدیر این سخن بتقریب بر زبان آمد سیاق کلام در شکر گذاری انعام و احسان ایشان بود که نسبت فقر و غنا ظهور می یابد جز الکمال است و چون تمام نعمت های ظاهر و باطن را به بجناب عزت ست تعالی شانه انتهاز سلسله جزیر و سکوت نخواهد بود و حقیقت شکر از بند صورت پذیر نخواهد گشت حضرت مسبب الاسباب جل شانه بکمال بالغه خود جامع از انوار انان و تارسیان را دست از کار و بار بر بسته و پای تردد و طلب بسته بر فضل و کرم خود نشانه دیده امیدشان بر جمال شانه مقصود گشاده است و طالع دیگر را نیل سعادت قبول و به شرف کرامت توفیق مخصوص ساخته به اوقات و تفقد احوال ایشان بر گامشته تا باعث جمعیت خلوص و فراغ بال ایشان گشته در ثواب عمل و دلات خیر شریک غالب آمدند و کمال فضل الهی به توبه من ایشان و الله ذو الفضل العظیم باین ترتیب سلسله نظام عالم بر پاست و عوالمین عالم محتاج فضل و کرم الهی بوده و مدد و معاون یکدیگر کنند از نیاجاست که گفته اند فقر و احتیاج فقیر آینه وجود و غنا و اغنیاست به وجود محتاج گدایان به نعمات به پیچ و خویان

وی گوید که سبحانی و انما الحق ان الله لینیق علی لسان عمر چه کنیم این عربی امروز زنده نیست با او گفتی آنچه گفتی و او شنیدی آنچه یقین است کلمات من انداده بحر المعانی نیست که بر دارد هنوز کلمات کجاست انشاء الله بران محبوب بر روزگاری بنو لیم اسی محبوب چون از دولت فرد حقیقت شیخ نصیر الدین محمود در سلک سلوک ترقی شد و از تجلی صفات تجلی ذات که مقام فروانیت است بشرط مستوری نزول کردم فرد حقیقت را در واقع دیدم که ذکر خفی می گفتند در آدم و روی نیاز بنجاک مالیدم بر زبان مبارک را ندای شهباز میدان عالم لاهوت و اسی پاک آمده از عالم حیرت و اسی باخته عالم ملکوت و ناسوت بعد از ان میلی در دیده من کشید و فرمود این میل از نور جمال ذات است و این واقع در احدی عشر و ثمانه بود چون شب شد و طیر شدم از شهر ختلان در مصر فتم پیایی بوش شیخ اوحد سمنانی مشرف شدم در آن وقت قطب عالم ایشان بودند ایشان نیز بهمان کلمات که فرد حقیقت نواخته بود بنواختند بنده را ایشان در حجره خویش کنجی فرمودند و در آن دو نفر بود یکی صوفی و دیگر معلم نماز شام در طیر شده بودم نماز جفتن بجاعت با قطب عالم شیخ اوحد سمنانی گزاردم بعد از اوقات ثلثان شب سه ختم کلام و سمیزه سپاه زیادت بران خواندم نظر کردم که قالب من نور شد محیط عرش عظیم گشت و عرش عظیم در دیده من مقدار خردل شده است بعد از نظر خود کردم که همه میوه های وجود من صورت شده هر یکی صورت را نظری کردم همچو صورت خویش می دیدم بعد از صورتهای خود شدن گرفت بعد از نظر کردم که جمیع عالمها و افلاک و انفس بلا کیفیت شدن گرفت و جمیع تجلیات صفات و افعال و اسما و آثار خود شدن گرفت ای محبوب محمود محبوب من است همچنین در طرفه بعین هفتاد هزار عالم تجلیات را سیر کردم بعد از ان کلام به واسطه شنیدم که فرمان شد یا عبدی جلالی حجاب جمالی و جالی انوار جلالی و انت باین الجلال و البجالی بعد از کلام تجلی ذات مشرف شدم که کیفیت آن بمشاهده تعلق دارد از ان تاریخ یازده مقام لاهوت که مقام فروانیت است نزول کردم بعد از تجلی ذات هفدهم روز در عالم صحو آدم هم در حجره شیخ اوحد سمنانی سراییدم ابیات

از شراب شوق گشتم مست و	در عالم صحو آدم هم در حجره شیخ اوحد سمنانی سراییدم ابیات
هر چه جز غیرش بدان مرد و دشت	بود ما در بود او نا بود شد
چون شده فانی محمد از وجود	نی وجود ما نماند آنجا و نام
پس اے محبوب بعد از تجلی ذات در حجره شیخ اوحد سمنانی به پیش	غیر او دیده که کس دیگر نبود

افتاده بودم و درین هفده روز خدمت شیخ در حجره می آمد و بوسه بر پیشانی من میزد اگر شیخ مطلع احوال نمی بودی خود مصاحبان مجروح و دهن می کردند که مرده است بعد از ان بعالم صحو آدم این را بسبب سبب تجلی بود نه ازین مدت باز بطریق که نظری کنم نوری بینم که باین فقیر متصل است و این صورت افاقیه مقام فروانیت است که همه کائنات بر سبیل فوت تالف است و این همه از انفاس متبرکه که فرد حقیقت قدس سره بود که روزی خدمت سلطان الحقیقین امیر کبیر نصیر کی پدر فقیر خدمت نمودم

من شسته بود که فرمودند که آسیر جعفر محمد شهاب از میدان لاهوت ست سی صد و هشتاد و چند اولیاد و قطاب
 و افراد و نعمت در وی تاثیرست و بدین نمتهما شرف خواهد شد و این فقیر در آن روز پیش حضرت محمد
 موالانا شمس الدین محیی خلیفه شیخ نظام الحق والدین قدس سره تلمیض می خواندم الحمد لله رب العالمین
 ای محبوب چون درین مقام وصول یافتیم این ابیات اینطبق آوردیم

بند بایستیم بسج عیستم	بند شد محو آزاد س نامند
بجهت گشتم شتم بجهت	چارم اما ندارم معرفت

ای محبوب گم شده را این گفتار از کجاست برگرفت در تجلی سفا
 گفت در تجلی صفات کلام ست چون می خواهم که بران محبوب چیزی بنویسم از تجلی ذات قدم صحو
 یافته ام این زبان ست و اگر نه آن محبوب از کجا و این کلمات از کجا باید که آن محبوب در رعایت خود که چند
 وقت در عالم سخاوین فقیر را در اندک کتاب خانه بجز و بی صوت را برای آن محبوب در حرف و صوت
 در آرم ای محبوب نیک تامل کنی چه گویم و از خانه بشیرت و دل کنی که محبوب است

مردانه در اسکانندین راه	نه بوسه می خرد و نه رنگ
افتاده مباش در ره تنگ	ز تار مغانه بر میان بند
میدان یقین که در دو عالم	در راه تو جز تو نیست خرسنگ

من شوال سته اربع و عشرين و ثمانمائة و نیز در بحر المعانی می گوید آنچه از زبانم در قلم می آید پس با تم قیاس
 از دلم می گوید و دلم قیاس از روح می کند و روح قیاس از روح علی می کند و روح علی قیاس از روح نبی است
 روح نبی و روح نبی از کلام بیعت و صوت حضرت الوهیت می کند ای محبوب هر چند که بیش می نویسم
 اشکال بیش در پیش می آید تحقیق بدان که این کلمات بحر المعانی سالها خضر علیه السلام ازین فقیر در
 ملاقات در سفر در حضر سوال کردی با او نمی گفتم و ناکنون می پرسد و اندک نمی گویم سبب آنکه در سبب
 حال چند سال این فقیر اتمنائی ملاقات او بود چون ملاقات شدی ازین کلمات از خضر علیه السلام
 چیزی پرسیدی مرا شفا حاصل نمی شد امروز او را اتمنا بسیار است و من محترم از سبب آنکه او حفظ جان
 خودست یعنی نیم جان را حفظ می کند و مرا اگر در هر دم هزار جان دهند تبرک آن منتظر ام تو ای محبوب
 نیز در جان نشاری و جان سپاری باش تا هزار همچو خضر سرگردان تو باشی خیر الکلام با قل و دل آنگه
 است کلمات با جمال در قلم می آرم اگر تفصیل مشغول شوم مثل توریست شتران بار شوند اما این کلمات
 شرح حقان ست لزان خیر الکلام آمد و هم در بحر المعانی می گوید مدت بست سال در آستانه شهابان حضرت
 لایزال ای یمن بر فقیر تو پیشانی سودسته ماه و دوازده روز در خدمت فرد حقیقت شیخ نصیر الدین محمودی خود
 بود بعد از ارادت در سه کار بودم پنج وقت آب وضوی ایشان بردست فقیر بود که وضوی کنانیدم دوم

کاینه جوید صافات به اینجا
 اغنیاء بر فقر فضل بهند و گاه
 فقر را بر اغنیاء ثبات کنند
 این همه اعتبارات است منت
 و رضای راست اغنیاء و فقر همه
 ریزه چین خوان احسان او
 و برین نعمت ائمه انان و ندان
 شانه و اعظم سمناء عاقبت بخیر
 الرساله السابقه عشر تنبیه
 الغافلین نصیر الدین وارکها
 و آخر الرساله همین خاتمه و شهاب
 لا اله الا الله محمد رسول الله
 سبحان الملك المحي الذي لا يموت
 ولا يفوت عبار محنت و کد و سهر
 که از سپهران این افعه عظیمه
 دایمیه شدید و بی فحاشات خواطر
 خلایق شسته و حیرت و دوخته
 که از یکایک واقع شدن اینجا
 روی داده از حیطه فقر و فقر
 بیرون ست چه توان کرد و ست
 آتی برین جاری ست تا چنین
 بود چه شاد و چه گداز این
 راه است شعر هر که آمد به جان
 اهل فنا خواهد بود و آنکه پانیده
 و باقی ست خدا خواهد بود و حق
 جل و علی بدولت و شوکت این
 بادشاه گردون شکوه قوی و دوت
 جوان نخت با الله جل و خلده
 فی مرضیه ملک و اقبال تمامه بر ارا
 از خاص و عام خصوصاً زمره
 اهل اسلام را در کف این امان
 و سایه عدل احسان انجم
 آفات و کمالات محفوظ و مصلحت
 او اللهم صلح الهام و الامه

والراعی والرعیة والعت تطوبهم
فی الخیرات این دعا را از عظام
مشایخ قدس الله امرهم مرویست
و اوست بر آن شمر سعادت دنیا
و آخرت و باعث امن و امان
ظاهر و باطن است دیگر این دعا
اللهم صل علی محمد و آل محمد
اللهم اغفر لاهل بیت محمد گفته اند
که هر که بر آن دعا نماید در مرتبه
باید ابدال نشیند و السلام
اکنون از قاضی دیناوی ثباتی
آن تطویر و چه نویسد قال بعض
الحکماء الدنیا شبه شیء یقل
العام و نوم الاحلام یگوید دنیا
مانند سایه است که روان می گذرد
یا مثل خواب شیطان است که
مرد بالغ می بیند در شبیه اول
قناوی ثباتی دنیا را ادا نمود و در
ثانی حقارت و قلت متاع آنرا
بیان کرد و گفت یا خدایت
یا اوست یا افسانه یا مثل مرغ
حادثه در میان که بیشک و شبه
رسید نیست و آدمی را داذان
غافل نشسته و دیده عبرت خیر
فر گرفته و بر لب غفلت افتاده
پرواندار و کج کاری سخت
و همی صعب در پیش دارد و میگوید
که یقین شکوک کدام است یعنی
چیزی که آدمی یقین از دنیا جو
یقین در آن شک دارد گویا
منه اندکان چه چیز است گفته اند
که آن مرگ است یقین میدانند
که رسیدنی است اما چنان نگانی
می کنند و برنجی می روند که گویانند
تبارک الله این چه قدرت است

شغل و غن چراغ ایشان بر دست من بود سوم شغل کلنج ستیخ ایشان بر دستم بود که هر روز کلو چهار را
بر خساره خویش بالش می کردم این خدمت و عصر محمد تغلق کردم که در آن عصر والد من قطع کنهایت با
یک هزار و سی صد و نود و بعد بر حکم اجازت پیر خودی صد و هشتاد و دو ولی را در یافته ام و خدمت
کرده ام و هر یک نعمتی در حق فقیر ازانی داشته اند و اهل سلوک ظاهر حوی و اهل طواهر دانسته اند که این
کار آسان است و هم در بحر المعانی آن سی صد و هشتاد و دو و بزرگ را از مشایخ و غیر هم نام بنام با آن
ملاقات از اقطار عالم و غرائب احوال که در سفر و حضر خدمت ایشان دید و یافته و مدت مکث خود بهر یک
بیان می کند و می گوید که صفوان بن قهی برادر عبد مناف را که در پیش حضرت رسالت صلی الله علیه و سلم
بشرف ایمان شرف شده است دیدم در غاری مشغول بود در آن روز که خدمت ایشان اقام بوس
کردم نهصد و نود و دو ساله بودند فرمودند که حضرت رسالت صلی الله علیه و سلم در حق من دعا کرده اند که
عمر و این قصه صفوان که درین کتاب مذکور است و در بحر الانساب که تصنیف اوست نیز ذکر کرده است
خالی از غرایب نیست باصول کتب احادیث و سیر موافق و الله اعلم و می گوید ای محبوب این فقیر در سیر
عالم چندان زیارت دیده است که اگر عدد آن در قلم آرم و با هر تزیینی که بباحثه علمی و عبارتی کرده ام نیز
در قلم آرم بحر المعانی را از جهت گرانی شتران باید تا بردارند و در موضع دیگری که یک کلماتی که از بحر المعانی برین
فقیر وارد است اگر تباهی در قلم آرم عالم سلامت بکلی بر خیزد و از غیرت جدم علیه الصلوٰة و السلام هر است
دارم در میان دو غیرت افتاده ام اما غیور و ادب غیر منی نمی محبوب چون موسی علیه السلام در علم نبوت
و در علم ولایت کامل بود نه علم از هیچ شخص نقل نکرد و احتمال آن نتوانست و خضر سرگردان این کلمات نیست
پس ای محبوب چون موسی علیه السلام حامل سه حرکت اسرار الهی نشد و تو ای محبوب گدای کوی محمدی
که در یوزه همه کلمات بحر المعانی را حاصل گشت اگر موسی علیه السلام درین عصر بودی گفته شدی با او آنچه
گفته شدی پس شکر نعمت بی نهایت بگذارد و محبت عالی را بدان دار تا دقایق المعانی نیز بر لیس تو در قلم
آرم شب و روز با مشغول باشی تا حسب اتم یاری دهد **از دعای زاهدان چنین بر نیاید که این**
شاهدان ایامی بوسه بکند و دل کاری کند و در آخر کتاب بحر المعانی می نویسد که روز پنجشنبه سبت و هفتم ماه محرم
مکتوب سنی و ششم می نوشتم و قلم در اسرار عشق میرانم و قلم درین محل که زرغبانزد و جبار سید و فهم در حوالی
و دیگر آمد آنگاه سربز افروندادم حضرت رسالت را علیه السلام دیدم که در مسجد قبا با کل صحابه کرام و اولیاء
عظام از امیر المؤمنین علی کرم الله وجهه تا قطب عالم شیخ نصیر الدین محمود و حاضر حضرت رسالت علیه السلام
بلطف فارسی فرمودند که ای فرزند مست حضرت لم یزل و لا یزال بحر المعانی را بیاد فی الحال من سی و پنج
مکتوب سنی و ششم که درین محل رسیده بود بروم بر دست مبارک حضرت رسالت علیه السلام
وادم حضرت رسالت بسبب نبوت تمام بخواند فقال علیه السلام الحمد للذی الهک و لمدی علم الانس و

ثم قال ارشدك اسد في زيادة علمك بلفظ فارسي فرمودند كه اسي ياران اين مصنف بحر المعاني مردی است
كه جميع كلام مجيد راعاني حقيقت بيان كند و اگر علم روی زمین همه شسته شود و يك ورق نموده باشد
و اين شخص قلم بردست گیرد همه علم را از بر بنويسد بجهه فرمان شده كه اسي فرزند مست حضرت لم يزل ملازال
پيش از اين اسرار در صحرामنه كه امور شريعت در جهان تصوير پذيرد و اهل شريعت را در خاطر اندوزد و كيردن قبول
كردم بحر المعاني را هم از اين مکتوب سعي و شتم با تمام رسانيدم بجهه اسي محبوب بحر المعاني را حضرت رسالت
عليه السلام بردست حضرت علي كرم الله وجهه دادند ايشان بعد از مطالعه بردست خواجه حسن بصري دادند
و ايشان بردست خواجه عبد الواحد بن زيد بخين جميع مشايخ سلسله اقطاب العالم شيخ نصير الدين
محمود رسيد اسي محبوب اين فقير را منتظر اداني برائے اجازت حضرت رسالت عليه السلام در نوشتن و آغاز
كردن دقائق المعاني و آنكه فرموده اند ارشدك الله تعالى في زيادة علمك اسيد تمام دارم كه اجازه تم خواهد شد
و السلام و هم در بحر المعاني مي گويد ابراهيم صاحب ذوق بود و موسي صاحب لذت و تهييب الله صاحب
صلوات و هم در بحر المعاني مي نويسد كه حضرت شيخ عبد القادر گيلاني فرموده است رايه ربني في المنام
على صورة ابي اين ابي كدام است الاصل علي محمد النبي الايمى اولياي تحت قباني لايعرفهم غيري اسي محبوب
ياي غيري يا انشبت است نيا و شكلم يعني لايعرفهم غيري و غير احبائي يعني خود صديقت جلالت قدره و محبان
خود را شناسد و محبان وي محبان را نيز شناسد اما ايشان را غير محبان نشناسد و نيز مي گويسند
معراج الروح السماع و معراج القلب لصلوة قال عليه السلام اني لاجد نفس الرحمن من جانب اليمين
اي صوته اليمين يعني پرده يمن آن محبوب شنيده باشد كه چه آوازي است كه در مينا و اراك منت گونيد
كه هم از پرده يمن نرم كرده كشيده اند اسي محبوب خواجه عليه السلام سماع خود را از سبب ظاهر بنيان بكنايه
گفت اسي تحبيب اهل طواهر و علما زادان چه دانند كه چي نويسم در نفاكسي نيت كه با او بگويم و هم در طواهر و غني
عرضي دارد كه كلمات اهل سكر و حال كه در حالت ذوق و غلبه حال وقوع يابد خارج از قواعد عقل و مواريث
قياس و الاشك نيت كه يا نسبت مشدود باشد و تخفيف آن بضرورت واقع و مقرر علماء و شايخ
و عرفاست كه مراد از يمن بلده مشهوره است بعد از ثبوت صحت حديث وليكن چيزي از سر ذوق و وجدان
بر لوائح اسرار بعضي از مجاذيب اهل محبت يتاب بطولي و لايروي قدس الله اسرار العارفين بهم جمعين

اسے صورت توجہان معنی

مثل بویہ بوستان معنی

بر عضو کند بعد زبان پیش

تا شمر نهاده خوان معنی

و الله اعلم و از بعضی اشعار او كه در بحر المعاني نوشته است این غزل

يكسر شاخ گل ز بسته صلوات

منزل كه كاروان معنی

در صورت وصف تو محمد

با صورت تست جان معنی

از صورت تست خاطر ما

از صورت تو بیان معنی

سید جلال الدین رحمة الله علیه

و این چه پرده که بر روی آدمی آید
فرو هشته اند و این چه غفلت
و فریب است که دی می خورد
همان مثل شیر و در گریزنده از
پیش اوست حکایت
می آید که شیر در بیابان
بدنال مردی افتاده بود و از
پیش شیر گریخته می رفت چنان مجال
گریز نداشت که حکم انتظار خود را
در خراب چاهی زد و هم در انشای
را و بشا خدا و بچهای گیاه که در آن
چاه بود دست زد و معلق ماند
در پایان چاه نگاه می کند
از دمانی می بیند دمان باز کرده
نشسته که اگر بفتند هم در نفس
فرو فرشته که در دنبال بود آمد بر سر
چاه ایستاده که اگر بر آید هم در عت
کارش تمام کند ساعتی بماند
متعلق بآن حشیش می زده و
نفسه راست کرده بود که مشی
چند رسیدند و رشته های گیاه
را که مثال رشته عمر آدمی است
و بدان متعلق است بریدن گفتند
بیچاره حیران ماند که چه کند اگر
پایان افتد از دمان شسته و اگر
بالا رود شیر ایستاده تن به بالا
در داد و منتظر ملاک نشست ناگاه
نظرش بر لاشه افتاد که در کنج
دیوار چاه شده ی آبی کرده مرد
آن همه را فراوش کرد هم از شیر
و هم از دمان و موش چشم بر بست
و انگشته بآن شهید ندوان حش
گسان پیش نوران شهید
لیسیدن گرفت دسه انگشت
شهید نه لیسیده بود که رشته عمر

گست شد و در چاه محنت اندوه
 بجام از دمای مرگ فرو رفت
 اکنون اشهد لیسان لکن چایم
 که شیر قهقهه افغان است مامور
 فردا است که دجاء بلاک دنیا است
 بجام از دمای مرگ فرو رفته ایم
 کاش که دست حیات معین بودی
 و استاد این ساقبت معلوم
 گشتی که چند ست ناموافق آن
 راه در دمی بخود قرار دادندی
 و قطع این ساقبت بتانی تو بیخ
 کردندی یک قسم فراغتی و قرار
 یافتندی و شش چند راحت
 ز دمی هیچ معلوم نکرمت عمر
 چند ست و باین ساقبت
 چه تهدید هم گام و در نفس خطر
 مست و احتمال آنکه هر نفس
 آخر باشد و روز هفت ماهه اندود
 که داند و اگر زنا معلوم بودی
 و در از روی هر چه بودی چون
 رفتنی گشتی مت چه معلوم چه
 نامعلوم و چه دراز و چه کوتاه
 چون قامت مبارای غری است
 که تاه دراز و چه قری است
 صد سالانی در یک روز باید
 رفتن کای و دل افروز
 درین بصلل سرای آبنوسی
 گهی ماتم بود گاهی عوسی
 بهر شادی و غم جای رو بند
 بجای سر پائے پای کو بند
 دنیا اگر ایم بودی و اسباب
 دنیا و ایم و پیش فراغ خاطر و
 آسایش وقت متصل نگاه اگر
 یک به محبت مولی و شوق آن
 عالم از آن صبر کردی و بزخارف

بخاری لقب او مخدوم جهانیان ست جامع ست میان علم و ولایت و سیادت او مرید شیخ الاسلام شیخ
 رکن الدین ابوالفتح قریشی ست قدس سره و خلیفه شیخ نصیر الدین محمود با امام عبدالسید یاقی رحمه الله علیه
 در یک مظهر صحبت داشته در خزانه جلای که از ملفوظات اوست از وی بسیار نقل می کند سیاحت بسیار
 کرده و از بسیاری از اولیا نعمت و برکت یافته و مشهور ست که وی هر گرامعانقه کردی نغمه که آنکس
 داشت بستدی یعنی چندان توجه و خدمت کردی که آنکس بی اختیار می شد در آن هر نعمتی که داشت
 و در تاریخ مهدی می نویسد که وی اول خمره از عم خود شیخ صدر الدین بخاری پوشیده کلاه ارادت و
 خمره تبرک از شیخ الاسلام سند الحثین شیخ عقیف الدین عبدالسید المطری در حرم شریف نبوی علیه السلام
 و التجهیه پوشید و مدت دو سال در صحبت او ملازم بود و کتاب عوارف و دیگر کتب سلوک پیش او تلمذ
 نمود و اخذ طریقت کرد و تلقین ذکر یافت و شیخ عقیف الدین فرمود که مقراض راندن شما موقوف
 است در گزند و چون بگزارون رسید شیخ امام الدین برادر شیخ الاسلام امین الحق والدین گفت
 که شیخ امین الدین در وقت رحلت مرا وصیت کرده است که سید جلال بخاری قصیداتی من کرده از او چه
 و ملتان می آمد شیطان در اثنا راه او را دروغ باز نموده که شیخ امین الدین از سرای مستقار بد را القرار
 خرامید سید جلال بخاری طرک مبارک رفته است وقت مراجعت در گزارون خواهد رسید او را
 سلام من برسانی و سجاده و مقراض من بدو دهی و مجاز و خلیفه من گردانی شیخ امام الدین همچنین کرد
 سید السادات اذان پیر با جاده انواع استفاده کرد و باز گشت و از شیخ الاسلام رکن الحق والدین خمره
 تبرک پوشیده و در عهد سلطان محمد تغلق بمنصب شیخ الاسلامی و سند خانقاه مهدی در سیو سیان بمصنفا
 مخصوص گشت و بعد از چندگاه ترک بمکه کرده سفر کعبه مبارک اختیار کرد و او خلیفه چهارده خانواده
 بود و در عهد سلطان فیروز کرات از محروسه آنچه در حضرت دلی آمد و سلطان فیروز مراسم اعتقاد و خلاص
 آنچه باید بجای آورد انتی مخدوم جهانیان را قدس سره با حضرت علیه قادی کمال محبت ست
 و در خزانه جلای می گوید که شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی می فرماید طوبی لمن رآنی و لمن رای من
 رآنی و لمن رای من رآنی و وی قطب ست و صادق ست درین قول مرا سید بخاری بسیار
 است که بموجب این کلام حق تعالی مرا رحمت کند بعد از آن سلسله را که بیک اسطیخ شهاب الدین
 سهروردی میرسد غیر از سلسله شیخ بها والدین ذکر یا ذکر می کند و می گوید که من فلان ابدیه ام و وی
 شیخ شهاب الدین سهروردی را و شیخ شهاب الدین شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی نقل ست
 که وی روزی نشست و آتش از جای برخاست مشت خاک برگرفت و نام شیخ محی الدین عبدالقادر
 را با او بلند خواند و خاک را بجانب آتش انداخت فی الحال آتش پست شد و کلمه فارسی که در دیا
 نامشهور ست یکی از مریدان مخدوم کلمه کتاب وضو الیاحین امام عبدالسید یاقی را ترجمه کرده است

تاریخ ولادت مخدوم جهانیان شب برات ششمه سبع و سبعه وفات او در عید قربان ششمه خمس ثمانین و سبعه است و مدت عمر مفید او هشت چنین تنیده است که امیر سید علی همدانی قدس سره بدین مخدوم جهانیان فت و بر در حجره مخدوم شست خادم خبر کرد که سید علی همدانی نشسته است مخدوم فرمود که همه دان غیر علام الغیوب کسی نیست این گفتند و ایشان را درون نطلبیدند کوفتی ازین معنی بخاطر شریف رسید میرسد برگشت و باین تقریب رساله در بیان معنی همدان نوشت اما در رساله همدانیه دیده شده است که بجای آنکه منکر این نام از غایت و تشنیع کرده است که ملائق عظمت و جلال مخدوم جهانیان است و الله اعلم

شیخ علاء الحق والدین بن سعد لاهوری بنکالی رحمۃ اللہ علیہ

خلیفه شیخ سراج الدین عثمان الملقب باخی سراج الدین ست در ابتدای حال از اغنیاء و اکابر وقت بود بغایت مجمل و معظم و در آخر در سلک مریدان شیخ انتظام یافته فقر و انزوا اختیار فرمود گویند که چون شیخ اخی سراج بالغمت خلافت از پیش شیخ نظام الدین رخصت یافت فرمود است که بجانب وطن اصلی متوجه شود بخد مت وی التماس کرد که در اینجا شیخ علاء الدین مروی دشمنند و حال بجاه است مرابادی چگونه بسر آید فرمود غم مخور که وی خادم تو خواهد بود و آنچه ان شد که شیخ فرموده بود نقل است که شیخ سراج الدین را بیشتر احوال سواری می بود طعاهای بخته همراه او می گردانیدند و خادمان شیخ و یک آش گرم بر سر شیخ علاء الدین می نهادند چنانکه موی سر او رفته بود و گداز شیخ از پیش خان خوشان او بودی که وزیر اباد شاه بودند و در وی ازین حال تغیری و تاثیر پیدائی شد نقل است که روزی قلندر ان در خانقاه شیخ علاء الحق فرود آمده بودند که به همراه داشتند جاسے برقت قلندر ان گفتند شیخ گریه بیا را شیخ گفت گریه بیا بید قلندری گفت بر شاخ آهومی نمائی فرمود هم از شاخ بیابی دیگری خصیه نمود فرمود از خصیه بیابی چون بیرون آمدند قلندری که ذکر شاخ کرده بود و گوی بیامد و از شاخ زد و کسیکه خصیه نموده بود چنان اناسید که هم بدان مرض هلاک شد و شیخ علاء الحق خرج بمشمار داشت بجدی که باد شاه وقت غیرت برد و گفت خزان من ببت پدر شیخ ست او می دهد حکم کرد که شیخ از شهر من بر آید و به سنارگانو برود و داد و سال در سنارگانومی بود خادم را فرمود که هر روز خرج از اینجا داشت و چندان کند شیخ را خرج فراوان بود اما هیچ وجه استقامتی نداشت و باغ از بزرگان ایشان که حاصل آن هشت هزار تنگه نقره بود کسی گرفت هیچ وقتی بر زبان نیاورد و خلق بخت شهاب بے اندازه می کرد و می گفت که عشر عشر شیخ مخدوم من داشت از خرج ندارم قبر او درینده است وفات او در شب شصت و ثمانیاء

مولانا خواجگی رحمۃ اللہ علیہ

مرید و خلیفه شیخ نصیه الدین محمود و شاگرد مولانا معین الدین عمرانی و استاد قاضی شهاب الدین ست

آن التفات نمودی کای بود اکنون که کافی ست سر سر حشت و کدورت و محنت و مشقت و همد بلا بر بالای هم افتاده ترک آن چه مقدار کار است که بدان بازند و رفوت آن جسر غمزد اگر سیکه بقدرت از ان دست بردار و گامی چند فراتر نهد تمام نمودن نیست صرفه روزگار خود کرده باشد و منتی بر جان و وقت خود نهاده اما خاصیت لیس خراب چنین افتاده هر چه بد که از ان بخورند و هر قطره که از ان بنوشند بحسب زیادتی کند و آینه ترسان و آینه آرد و بخود و دیگر گزاند نگاه نیست را گوش او را نه باشد و اندیشه عاقبت او بر او جای نیستی و غرور دنیا و مکرانی بجای کشد که دعوی خدائی و پیغمبری کند دیگر چه توان گفت فرعون بان سرحد زمین مصر که ملک او بود دوده و زهر را پیش نبود دعوی خدائی کرد و بپایان راجه گوید آن از خدا بجز نیست که خدا آفریدگار آسمان زمین باشد تو خود دلوخی یا کسی در عالم پیدا نکرده دیگر این دعوی چیست بپایان هم نمودن اینها از سر و پا نمی گفتند باشد اگر دیوانه بودی موسی پیغمبر را علیه السلام دعوت وی چرا می فرستادند دعوت انبیا صلوٰه الله علیه و سلامه علیهم عقلا را بپایان زمین را این ندید و مگر غرور و نوستی دنیا و ملک و سلطنت که او را بدین دنیا مات میداشت در سرشت بعضی غرور و حماقت خیر کرده اند

که فهم و تمیز را از ایشان بر میگرفت و با وجود عقل غریزی کار دیوانها می کنند و سخن دیوانهای گویند دیوانه نیستند اما دیوانه صفت اند یکی دیگر بری خیزد و دعوی پیغمبری می کند و هیچ نمیداند که معنی پیغمبری چیست پیغمبری سیاهی شدن است میان خدا و خلق از خدا فیض می گیرد و خلق میرساند و پیغمبر اول عمر آنرا از گناهان معصوم بود و بعالم قدس ملکوت متصل و فرشته بروی بیاورد پیام حق بگذارد و معجزات نماید و زمین و آسمان تصرف کند و قرص ماه را بشمارد و انگشت و پاره سازد و چشمها را از گشتان و آن گرداند و درختان او را سجده بزند و سنگ و گیاه بروی سلام کنند و با وی کتابی باشد که اگر بن و انس همه جمع شوند مانند سوره ازان نتوانند آورد و اگر تمامه علماء و عقلا عالم را در انفسیر کنند بپایان نتوانند آورد و پیغمبر بر سر بنهد و عالم را بنور علم دایمان منور گرداند کافران از کفر و جاهلان را از جهل بیرون آورد و دوران را نزدیک گرداند و گلمان را بر آیه راست برود در نامه خوبهای ظاهر و باطن و صورت و سیرت از همگی افزون تر و بالاتر باشد و هیچکس در هیچ غیبی مانند وی نبود و پیغامبر است بولصالح و فلاح آراسته و بکلیه محبت و اعتقاد پیراسته نزد یگان می در علم و عقل و زهد

نقل است که در ایامی که در دینی تحصیل علم مشغول بود بعد از حضور درس و استفاده بملازمت شیخ نصیر الدین میرفت مولانا معین الدین را انکاری که مولای را بر شاخ می باشد نسبت بشیخ بود و هرگز بدیدن او زرقه و مولانا خواجگی را نسبت بهر دو عزیز اعتقاد و اخلاص تمام بود و از نقار ایشان اندامی کشید اتفاقاً مولانا معین الدین را تشویش سرفه بنوعی زبون ساخته که اطباء از معالجه آن عاجز شدند و از حیات مایوس گشتند روزی مولانا خواجگی بعرض رسانید که چه شود اگر خدوم همت ملاقات شیخ قدم رنج فرماید و استمداد همت نمایند که از برکت صحبت و نظر ایشان شفا حاصل شود و خدوم را اگر چه در اول خوش نیامد آخر الامر بنا بر ضطر از تکلیف اضی شد و بدیدن ایشان رفت از دروازه درآمد متوجه خانقاه شد خدوم از خانقاه برآمده اندرون خانه درآمد و بخانه رسید بر گشتند ظاهر خور و دینها پنجه بود و برنج ساده و جغرات می بالست فرمود آن را فرموده در خانقاه آمدند و با خدوم ملاقات نمودند و ساعتی با یکدیگر صحبت داشتند خادم سفره آورد و الوان طعام و مجلس حاضر کرده قاناً برنج ساده و جغرات که بطاهر خالت صاحب سرفه و بلغم باشد پیش مولانا نهادند مولانا را انکاری نداشت شیخ فرمود که میل کنید بسم الله الرحمن الرحیم از هبیت شیخ امتناع نتوانستند نمود و چند لقمه اذان تناول کرد بعد از رفع سفره سرفه بزواری آمد فرمودند تا طشت حاضر ساختند و آنچه ماده سرفه و بلغم بود همان لحظه تمام رو کرد همان برنج و جغرات شفا بخشیده عقده انکار مولوی نخل شده ارادت و اعتقاد می عظیم نسبت بنجدت شیخ پیدا آمد و با یکدیگر خوش بودند و مولانا خواجگی پیش از آمدن امیر تیمور گورگان بنابر رویا صالحه که میر سید محمد کیسود را ز دیده بودند و از آمدن نخل اخبار نموده از دلی برآمده بکالی رسید متوطن شد و در همانجا بسز در مقبره ایشان بیرون شهر کالیی ست یزار و تیرک به و این -

مولانا معین الدین عمرانی رحمه الله علیه

دانشمندی عظیم و استاد شهر بود و خواشی کنز و حسامی و مفتاح تصنیف اوست چنین گویند که سلطان محمد بن تغلق که قاضی عضد الدین دیر بند وستان طلبیده و توشیح متن موافقت بنام خود التماس نمود بود هم مولانا می مذکور را فرستاده بود و آثار فضل و دانش از وی آنجا بطهور آمده و سبب نا آمدن قاضی عضد بدین دیار آن شد که چون بادشاه عصر وی شنید که قاضی قصد این حدود می کند از جمیع ملاک و اسباب سلطنت برآمده بنجدت وی آمد و التماس نمود که شایر تخت سلطنت بنشیند و من خدمت شما کنم غیر از منکوحه خود هر چه دارم همه از آن شماست قاضی عضد چون این همه مروت و همت از وی دید سخ تمیزیت و یار هندوستان نموده نیت استقامت آن دیار محکم ساخت رحمه الله علیه جمیع

مولانا احمد رحمه الله علیه

نعمانیسری نیز از مریدان شیخ نصیر الدین محمود است و در فضائل و علوم ظاهری بسیاری ماهر بود اگر چه میان ایشان و مولانا خواجگی مواخات بود اما در آمدن از شهر دلی موافقت نکرد تا آنکه انوار قاهره گورگانی در سید و ولایت دلی را نصب و تاج کرد و متعلقان مولانا احمد اسیر شدند و بعد از تسکین قفسه خلاص یافتند بجا است امیر تیمور رسید و میان ایشان و شیخ الاسلام کنیره مولانا برهان الدین مرغینانی صاحب هدیه بود و جهت تقدم و تاخر مجلس گفت و گوی شد امیر تیمور گفت که ایشان نبیره صاحب هدیه اند منم و گفتم که صاحب هدیه که پدر کلان ایشان بود در چند محل از هدیه خطا کرده است ایشان اگر یک خطا کرده باشند چه باک شیخ الاسلام در جواب گفت آن محلهای خطا که امها است به ثبوت باید رسانید مولانا اشارت بفرزدان و شاگردان خود کرد که ایشان تقریری کنند امیر تیمور بلا حظه ناموس کرده صحبت مجلس گرفتند مولانا از انجا باطل و عیال برآمده بکاپی متوطن شد و طریقه مواخات که با مولانا خواجگی بود مسلوک میداشته اند این اولاد ایشان وقاضی شهاب الدین که شاگرد و فرزند معنوی مولانا خواجگی بود اتفاق شد قاضی شکوه ایشان را بخدمت مولانا خواجگی نوشته استعانت نمود مولانا این رویت شیخ

سعدی در جواب و زشتی است	ای پیش از آنکه در قلم آید ثنائی تو	واجب اهل مشرق مغرب غایم تو
ای در بقای عمر تو نفع جهانیان	یابی مباد آنکه بخوابد بقای تو	و قبر و گنبد مولانا احمد اندون

علمه کاپی است نیز از دیگر بزرگان و اورا قصیده است در غایت که در دی و اد فصاحت بلاغت داده است

چند بیت از وی نوشته میشود	اطهار لبی جنین الطاهر الفرد	و باج لونه قلبی التایه الکمد
و از کثرتی عهود باجمعی سلفت	حماة صدحت من لاج الکبد	بالت تو رقی و القوم قد سجدا
من بین مضطرب منم و مستند	باز اطر فی غمض بعد بعد کم	و لا خیال سرور در در فی خلای
لیست الهوی لم یکن بینی و شکم	ولیت جبل و وادی غیر منعقد	کانت مواسم ایام و غرتها
دلست سرافا علی رغم و لم تقه	عشنا بها و عیون البین اقده	و القلب فی جزل الدهر فی رقد
الهم من صدع و الکریم من دفع	و الحمد مرتفع کالانجم مسود	و الشعب یستقم و العهد منسرم
و الشمل منظم لم یرم بالبد	حتی استهل غراب البین فارتحلوا	عند الصبح و شدا العین بالقتد
من کل یوم جاور قال عذافه	نبد الفشاط علی الاعیاد و النجد	کانه لم یکن بین الحی انس
الی اللوحی و کان الحی لم یفد	صار و الاحادیث تروی به بالملأ	مسامح الدهر بالانفاظ کالشهد
یقیت فرد و اراح الناس کلهم	کالسيف یقی بلا ایسات الفرد	لا عیش بعد اعماء اللوی رعدا
و لا وصول الی ذاک الحی بیدی	خل الاحادیث من لیل و جارتها	و ار حل الی السید المختار من او
ولیس فی الدین دنیا و آخرتی	سوی جناب سول الله معتقد	بر زود رحیم سید سندا
سهل انصاف حبیب الباع و یصفه	رب الندی اجد فی مصالحات معا	طفلا و کمالا و فی شرب دنی مرد

و تقوی و نورانیت از همه بیشتر و متابعت وی جامع کمالات و مظهر خوارق و کمالات شریک و مجرد دعوی و غلبه و لطفت و شوکت است اینها همه روشن است اما باست چه توان گفت لغز با لحد من العبا و العبا و الغزایه در آدمی سه چیز است نفس و روح جبلت نفس هم ازین عالم کون فساد است و همین لذات جسمانی و مستلذات حسی کمال دوست و نفس زمینی است و ظلمات و از اجزای بدن است غایت آنکه نسبت با جزا و دیگر این قدر لطافت نورانیت پیدا کرده که چیزی از محسوسات تو اند دریافت و ماده سمع و بصر و ذم و ذوق و لمس گشت و نفس و لذات عقلی و روحانی خیر ندارد و همین نفس است که آدمی اگر فانی این عالم ساخته است روح لطیف است و نورانی محض و از عالم بالاست و توجیه او همیشه بعالم قدس لذت وی بعلم و معرفت است و محبت مولی تعالی شانه و شناخت ذات و صفات وی تعالی و تقدس نصیب اوست و لیکن بعلمت تعلیق که او را بیدان داده اند و از اختلاطی از دواچی که او را با نفس واقع شده گرفتار عشق و محبت نفس گشته در سرشته گم کرده است و تعلق روح را با نفس معین شل تعلق مرد با زن گفته اند که از ادواج آنها

لطیفه قلبیه پیدا شده و قلب
مقلوب بود میان روح و نفس
اگر بر یک حکام روحانی غالب
آید و نفس و قلب تابع او شوند
و این بسند ندارد از نجایان
خیر و صلاح آید اگر نفس غالب
آید و روح و قلب تابع افتادند
شر و فساد خیزد این سخن شهو
ست و محل خود شرح در این
بیان یافته است مقصود اینجا
بیان مذنب و مکشاکش از آن
آدمی دوست که ادب و عفتش
بجای نبوی ندارد و از آن بگنجای دیگر
می برد و بصیحت مشرت گرفتار است
باز این سخن شده بدان علم است که بر سر
آدمی افتاده است اگر که اول آخرت
و تالیف عالم تفصیل بنده نشود و نقد
گند از خود رود و از هم باشد
و در حدیث آمده است که علمون
ما علم فضلتکم قلیل و لکیتکم کثیر
فرمود اگر بدانید آنچه من دانم از
احوال مبداء و معاد و آخرت
که چهار فیه است و چهار پیش
آیندی است کم بخندید و بسیار
بگریید و لیکن چون حکمت ابتلا
و قضای الهی اقتضای آن کند
که این عالم را از نظر ما پوشیده
و دور پرده غیب پهنه است
و آنچه می بیند و می یابد عن
عالم ظاهر است از بیخ و بن
خورد و در رشته کم کرده که غیوان
ظاهر من الحیوة الدنیا هم عن
الآخرة هم غافلون مخبر صادق
که حضرات انبیاء و صلوات الله
سلامه علیهم چنین خبر آن عالم

با علم مکتف با حلم متصف
بالحق متصل بالصدق منفرد
بالفقر مفتخر بالزهد مشتهر
و قاع مظلمه عن کل مصطبه

باللطف ملتحف بالبر متسد
بالشرع معتمد للدين منتقم
بالشکر مترنن بالحمد منجود
العدل سیرته و الفضل طینته

بالخلق مشتمل بالرفق مکتحل
فی الله مجتهد بالله مقتصد
خطاب مفصلة و ضاع کمرته
و البذل شیمته فی الوجود والوحد

همچنین ذکر مجاهد و عتق عجزات و کمالات آنحضرت صلی الله علیه و سلم می کند و در آخر می گوید

یا فاضل الناس من لاض و متوق
و لنفس المال الابلین الولد
و یا حیوتی و یا روحی و یا جسدی
ولیس لی باصطبار عنک منی و
و هل اسامر فیها الیها سحرا
و یا لهف نفسي اذا ما كنت لم افد
شفع الی الله فی ان یشیطه
علی التبی نبی الحق و المرتد
و صحبه و ذویه الطاهرین و من
ربی الفلا فکسا با حلة القند

و اکرم الخلق من حرو من عبده
قد عاقنی البعد عن مرای یا کنی
و یا قوادی و یا ظهیری و یا عضدی
و هل تحب بنا خوض حرمتی
و هل اجر بها الا ذیال من برد
عظفا علی و در نقال و مکرته
عن الهوی و ذوی الدنیا عن بد
محمد احمد الهادی لاسمه
احببهم شققا فی الغیب العند
و اعتمق الروض بالازهار موقته

افدیک بالروح و قلب المشوق معا
و طال شوقی الی لقیاک یا سند
مالی الیک بقطع البید من قبل
نحو الحجاز و نحو البان و النجد
ارجو الوفاة فی ارض حلت به
قلیس غیرک یا مولای ملتحد
یا رب صل و سلم و انا ابد ا
الی الصراط صراطا غیر ملتحد
ماللح برق و ماسخ نعام علی
مطوره سنح باکر و سدر

و ما تغر غریب علی فنن | غرض الاروئه مختل و ملتبد

شیخ صدر الدین حکیم رحمة الله علیه

از اجله خلفای شیخ نصیر الدین محمود است و منظور نظر شیخ نظام الدین نیز شده گویند که پدرش
سوداگر بود و تعلق ارادت بشیخ نظام الدین داشت و بغایت کبر سن رسیده و هیچ خلفی نصیب او
نشده اکثر احوال بقدر این نعمت متامل می بود و روزی وقت حالت شیخ حاضر بود و شیخ پشت
تخود را بر پشت او مالید و او را بخلفه بشارت داد و از آنجا که اعتقاد او بخندست پیر درست بود بقصد
استیلا پیش زن رفت حق سبحانه و تعالی او را فرزندی امیدوار ساخت چون متولد شد او را
بخیر مت شیخ برد شیخ او را در کنار خود گرفت تا پسر در کنار او نظر او بر جمال شیخ بود و بوی که اثرش در آن
نظر ظاهر می شد حاضران مجلس این معنی را معاینه می نمودند شیخ از جبهه خود جامه پاره جدا کرد و برای
او بدست خود خرقة بدوخت و او را بشیخ نصیر الدین محمود سپرد و بجلالت شان او خبر داد و او را نصیحت
ست پس نصیحت متین مشتمل بر معارف و حقائق و مواعظ و حکم داد و در صنعت طب مهارتی تمام بود

نقل است که یکبار او را پریان ربوده بودند تا برای یکی از ایشان که بیمار بود و علاج بکنند چون علاج او موافق افتاد و بیمار ایشان صحت یافت او را خطی نوشته دادند تا بسگی که در فلان کوچه شهر افتاده می باشد بنماید و خطر آورد و بسگی که نشان داده بودند بنمود چون سگ آن خطر را بدید روان شد و بر سر زنبی رفت و بایستاد و زمین را بکاقت و گنجی که در زیر آن زمین بود نشان داد و از آنجا که علو سمیت در ایشان است او را بدان گنج التفات نیفتاد و قیام و قنعه دلی علانی است و اصحاب است است مشتمل بر حقائق و معارف صحیفه در یافت عقبات برآوردینی اعزه العالی الدین اعوان امور بخیر باد و بهما اسلوب و خواهد بود و تا چون کیفیت عقبات معلوم شد دفع آن نوشته اید و مقرر داند اگر چه داعی را آن منزله نیست و آن مرتبه شیخ کامل است که بدان لیکن بحسب التماس اخوی بدانچه مقدر بود نوشته آمد عزیز من اول عقبه معاصی را باند که حق تعالی ناظر است و برضای مطاع ان المسمع والبصر والقول اکل اولئك كان عنه مسئولا و در خبر آن لم کن تراه فانه یراک نظر کند و بر عمر اعتماد کند و مرگ را در قفا داند و امیدها را کوتاه گرداند چون برین موانعت نماید هر آینه شرم و خوف غالب آید دشمن مغلوب گردد و در شهوت شکم و فرج باید این علت را بجهنم و شیطان لیجری من ابن آدم مجری الدم فسیقوا مجاریه بالجوع و العطش علاج کند و دل خود بفرح تجو ترانی خوش دارد و از ماده الجوع طعام الصدیقین غذا گیرد و از کوثر الصوم لی و انا اجزی باب خود تا ازین رحمت شفا یابد سوم اندوه تلفت نفس خود را و اتباع را بنجر من بخیر من مبیة مهاجرا الی الله و رسولہ ثم یدرک الموت تقد و تقع اجره الی الله دفع گرداند و مقرر داند که عمر و رزق مقسوم معین است تبرک و طلب و کسب و منع زیاده و نقصان متصور نبود و امر رزق هیچ شرطی مشروطه پس چه بهتر که عمر در طلب حق مصرف شود و در سلوک آخرت منقطع گردد اهل و عیال نیز بندگان اویند رزق تو و ایشان را همه متکفل است چنانچه می فرماید و ما من دابة فی الارض الا علی الله رزقها و علی کلمة قضین و تکفیل است و نیز جای دیگر بفضل و عده فرموده یحیی نرزقکم و یا اهلهم و نیز جای دیگر بگویند که کرد فخر رب السماء و الارض ان الحق مثل ما انکم تطفون جو امر اگر باین همه استواری نداری کافی ز موس استوار داشتن آن باشد که کار حق بحق گذاری و بطاعت حق مستوفی باشی خود را هیچ انگاری و مخلوقات اسعد و شمار می و نیز اسے دوست و غم در یک دل نه گنجد و تیغ در یک نام محال است

حسن کر عشق می رزی چنین بجان می ریزی	بیک دل در می گنجد غم جانان و غم جانان
-------------------------------------	---------------------------------------

درینا آن بزرگ بین چرمی گوید لو کان البر بالبر و الناس کلهم عیالی و الله لا ابالی چهارم کفایت بر ذریض و سن و ترک فو فل اجواب گوید لایزال العبد یقرب الی بالنوافل حتی احبه فاذا احبته کنت له سمعا و بصرا دید و لسان فبی یسمع و بے میبصر و بے یبیطش و بے یطق اما تفقه را گوئی که پنج نماز بر من فرض است

میرسانند و الوار علم و هدایت می نمایند اما مردم چنان غفلت نفس و طبیعت افتاده اند که قطعاً گوش نمی دهند و قدم نمی زنند حقیقت حال بعد از مردن نکشف گردد و کجاست باقی تپا پرده براندازد جهان از روی کار و آنچه مشب کرده فردات گردد آشکارا پس نیام فاذا ماتوا انتبهوا فرمودم در خواب غفلت اند چون بیدار بیدار شوند و آگاه گردند خلق تا در جهان اسباب اند و همه رگشتی اند و خواب اند و لا اله الا الله محمد رسول الله اکنون اگر گویند پس چه کار باید کرد و کجا باید رفت سخن نفیض آمد ترک دنیا می فرماید و تجربه از خلق و خلاف طبیعت لطیف نفس می خوانند و وجود این حال محال از دست آمدن این کار مشکل آدمی را از او قید حیات است و در دنیا است از اسباب دنیا و حیثت باطنی نوع و آسایش طبع و قید نفس چاره ندارد و در احیات دنیا و انظام کار عالم برین است حوائش بدانکه تا سخن اینک نفهمند و بکنند آن و برزند دل نشین نگردد و جزیرت و در اسبگی نیار و مقصود از آنکه گویند ترک دنیا باید داد و از خلق بر کرانه باید بود و بره مخالف نفس طبیعت رفت است که ظنان نمی تکانند از جاده برین نهند و راه در روی درین و شریعت قرار دادند از دست نهند

باین نوع اگر بخواهیم با خلق باشند در
باطن باطن اند و اگر بصورت در دنیا
باشند معنی تبارک دنیا اند چه درین
صورت اگر موافق نفس عمل نمایند
و حقیقت مخالفت آن کرده باشند
محققان گفته اند که مقصود اصلی
موافقت حق است مخالفت نفس
یعنی سالکان که بر خلاف نفس
روند و بر ضد وی کار کنند برای آن
کنند که نفس موافق حق گردد و براه
راست رود و اگر او خود براه راست
رود مخالفت او معنی ندارد فقرانه
و اغنیای امراته و رعایا مالکانشند
و ملوک خادمانند و مخدوم و علی بن
القیاس فقر را در عبور باید و اغنیای را
شکر امرار اعدل عایار القیاس مالکان
را حرم و ملوک کان اخذت غایمان
را ادب مخدومان اعنایت هر کدام
از هر طائفه که براه روش خود روند
و طریقه بندگی انصاف از دست
نهند و اصل مقرب مقبول درگاه
باشد ازینجا گفته اند که سر که هر طایفه
حرف است یعنی هر کس به هر حرفه
و کاری که باشد اگر بر مناجات قاعده
و ادب بود سالک است دعوت شریعت
غیر این پنج است سرور کائنات
و سید رسل صلوٰه الله و سلامه علیه
و علیکم السلام از هر حرفتی که داشت
بیردن نیافر و در افرغان اود کار
زراعت گذاشت و تاجران و تجار
و تاملان با اهل مجال و مجاز
لا در ترک و تجرید و اغنیای ابا مال
و منال و فقر را با فقر و فاقه و لیکن
هر طایفه را قاعده دستور العمل
مقرر داشت تا بران عمل نمایند

و حضور در روی فرض عین که لا صلوة الا بحضور القلب و حضور باید که در تمام نماز بودند در بعضی از نماز
چنانچه در صحیفه نماز خواهم نوشت انشاء الله تعالی و نفقه فرض کفایت نیست و چون سبب فرض کفایت
خلل در فرض عین بود ترک کفایت واجب بود آنکه گویند عبادت متعدیه بهتر از عبادت لازم است جواب
گویند که پیغمبر صلی الله علیه و سلم فرموده است سیاتی زمان علی استی لا یسلم الذی دین دینه الا من فرغ من شایع
الی شایع و من قرئ الی قرئ و من حجج الی حجج الا فمن ادرک ذلک الزمان فعلیه بامر الخاصه از قرآن بشنید یا ایها
الذین آمنوا علیکم انفسکم بنجم آنکه گویند بی ال جاه خوار و حقیر خواهی گشت اینجا تنبیح ان العزة لله و لرسوله
و للمؤمنین بر تبارک خصم زند و خذنگ و من یتوکل علی الله فهو حسبه بر مسینه او اندازد و بخیر الیس الی بکان عبده

شر او را کفایت کند و گوید **آنرا که تو هستی چه کم آید مستی** باد و ست کج فقر بهشت است و ثواب
بی دست خاک بر سر چاه تو انگری **مستم اعز او اهل اتباع را اگر برای نفقه و غیر آن مزاحمت نمایند بتوفیق**
قل لا اذواجک ان کنتن تردن الحیوة الدنیا و زینتها فتعالین استعکفن امر کلن سرا حاسیل او ان کنتن تموتن
الله رسوله و الدار الآخرة فان الله اعد للحسنات ثمنک اجر اعطیا دفع گرداند و چون کار به سر رسد اگر ممکن
باشد بدو و یابد باند و الا بضرورت حبس غلشی اختیار باید کرد و آن خود وی را خلوت خوش بود اما امید
آنست که اگر سالک دین کار صادق بود اهل و ترجیح جلدی را موافقت نمایند و بجاقت همه راه و گیرند
و برکت صحبت و نیز در ایشان اثر کند و فتم فرمان مادر و پدر را گوید و ان جاهدک علی ان تشربک بی الیس لک
بعلم فلا قطع ما شربک خفی جمل خواهد شد زیرا چه هر چه نظر در غیرت شرک است فلما با ابوبکر سخن باز می آید
تمام گوید و در کار خدا پست بایستد و خوشا و ندان اگر نصیحت کند گوید نه بپرسی تو در راه خویش گیر و برو
تر اسعادت باد امر انگو ساری عزیز من هرگز ترا از کاغذی باز دار و دشمن تست و قول دشمن در گوش
نباید کرد و مشق حقیقتی که در مجاهدات و ریاضات به وقت را اینجا احتیاج اینجا شش است جز این چندین عقبات
و موانع دیگر است که آن اجز شش نشناسد و جز بتلقین او در نتوان یافت نعم اعتقاد خلق و تو انصع ایشان
را بلا حول الیس فی الوجود الا الله دفع گرداند و خود را مرده انگارد و خلق را سنگ و کلنج شمارد و حقیقت
بماند که لا یملکون لانفسهم ضرا و لانفعالا لا یملکون موتا و لا حیوة و لا نشور او کسی که چنین بود دیگر چه نفع و
مضرت تواند رسانید و هم آنکه مقرر است که کسی را عاقبت و خاتمت معلوم نیست بر و قبول طاعت اطاعتی
و نیز توفیق از حق تعالی است باید این معنی را بر دل خود کرد و مقرر گرداند تا ازین آفات بکرم الله تعالی خلاص
یابد جو امر و این راه دور و دراز است بتقریر و تحریر دینی آید تر الفتم که شیخ می باید آنگاه چنانچه دانده راه نماید
و الله ولی التوفیق و الحمد لله رب العالمین و الصلوٰه علی رسول محمد و آله اجمعین و السلام

شیخ سراج الدین بن عالم بن قوام الدین ملتانی

از اصحاب و خلفائے شیخ زین الدین الخوافی است عالم بود و علوم صوری و معنوی باصل از ملتان است
 و در هرات نشو و نمایافته چون شیخ زین الدین الخوافی از دار فناء رحلت کرد شیخ سراج الدین ملتانی را
 با جازت شیخ بجای او نصب کردند و در هرات با حیای او را و او را که شیخ خود مشغول گشت نقل است
 که شیخ زین الدین است فرمود چندین هزار آدمی مریدین شدند هیچ کس رضای مراجعان نگذاشت
 که سراج ملتانی و سالها مراجعت و خدمت کرد نقل است که یکبار از او گرفت که از کساست که
 مرا معلوم شده است که از اولیاء الله اندکی سراج الدین ملتانی است همچنین است در ذکر شایخ هرات
 و قبر او در نهر و اله است که از دیار کجرات است -

سید تلج الدین شیر سوار

قبر در تار نول است دوی مرید شیخ قطب الدین منور هانسوی است در کوهستان تار نول است ریاضات
 شاکه کشید کار خود بجایه رسانید که دام و دود مسخر شدند و وحوش و طیور با او انس گرفتند چنین
 می گویند که چون می خواست که زیارت پیرو بجای هانسی برود و شیر را از میشه می گرفت بروی
 سواری شد و ماری بردست می کرد و متوجه مقام پیری شد چون نزدیک مقام پیر رسید شیر و مار را میگرد
 و پیاده در شهری درآمد نقل است که رونه شیخ قطب الدین منور بر سر دیو ایستاده بود سید
 تاج الدین را حالتی دست داده بود همچنان در عالم بخودی بر پشت شیر سوار میشد شیخ و آید چون
 نظر شیخ قطب الدین بروی افتاد فرمود سید این حیوان جانی دارد مردان خدا اگر دیواری حکم کنند
 که جهاد دست برقرار در آید گویند که آن دیوار که شیخ بر و نشسته بود جنبیدن گرفت فرمود ای دیوار من
 سخنی بر سبیل فرض می گویم تو بجای خود باش قبر او بیرون تار نول نزدیک شهر است تولد او نیز در همین
 شهر است رحمة الله علیه و سید تاج الدین را پسری بود که او را شیخ ابدال گفتندی تارک دنیا بود و از
 دنیا بر قدر ضرورت اقتضا کرده دائم الاوقات بخدمت مشغول بود بر در خانه ایشان سنگی افتاده بود
 که هنوز آن سنگ بیرون پلیز خانه ایشان موجود است بالای آن سنگ کاسه چوبین نهاده بودی
 هر روز بقدر نیاز محتاج در آن کاسه مردم آورده و رنده چیزی می انداختند که قوت یومی اوی بود
 زیاده از آن نمی آمد و اگر غله گران بودی فتوح بیشتر کاسه می واگردان می بود کمتر رحمة الله علیه -

قاضی شمس الدین شیبانی رحمة الله علیه

دشمند متبحر بود از دلی در زمان تغلق شاه بنار نول رفت در بدایع حال که هنوز سنت نکاح از دست
 او نیامده بود و بقصد زیارت خانه کعبه برآمده چون کجرات رسید در مسجدی درآمد دید که واعظ مقرر شده بود

و از جاده بیرون نود بیرون
 آورده و کفر و معاصی بیرون کرد
 و دیگر همه بیرون دایره گذشت
 سر سعادتها انعقاد شرفیت
 اعتقاد مسلمانی است و یقین
 داشتن بر آنکه هر عمل اجر است
 و هر کرده راجه ای و عاقبت
 عمل نیک نیک عمل بد بد
 فمن یعمل مثقال ذره خیر یراهن
 یعمل مثقال ذره شر یراهن
 جزای خیر را هم در دنیا طلبند
 از آخرت غافل باشند و جماعه
 دیگر را مطلع نظر جز از آخرت است
 و کار دنیا سهل بخارند و هر کس
 هر کاری مشغول که برای خدا کند
 او را هم دنیا شود و هم آخرت
 نعمت الله ثواب الدنیا و
 والاخرة عاقبت بخیر باد
 الرساله الثمانه عشر سلوک
 اقرب الی التوجه الی سید
 الرسل صلی الله علیه و سلم
 لا اله الا الله محمد رسول الله
 اللهم کما انعمت فزد و کما دوت
 فادم و کما دمت فبارک چون امر
 عالی بران رفته بود که این حقیر
 گاه گاهی بار سال عریضه خود را
 بیاد حاضران مجلس سامی میداد
 از واجبات وقت نمود امتثال امر
 کردن و در پی اشاره عالی یقین
 که علیکم السلام و الطاعة چون
 درین مقام آمد بایستاد و شهادت
 و معانی متراجم و متهاجم
 آورده بعضی مشرب بملکوت کرد
 از کتاب آن موافق وقت فقرا

نیفتد و بعضی دیگر در غایت تکلف
که اظهار آن مناسب حال ساین
به حکم تردد و حیرت که لازم حال
تشاکس و تعارض است از
هر دو جانب قطع نظر نموده بخدا
مدعیات و تقاضاه مطالب که
و عا و خیر این ذات متود و صفات
ست پر دخت و دیگر از دست
فراجه آید چون بقصود مقصود
بکنه کرده و بحقیقت حال نیک
در رفت از جنس معانی اقرب
طرق در حصول مدعیات و تعین
استدعا و تطبیق مطلب و
استدرا و توفیق و سدا و از و باب
خیر و رشاد بود که مقتضای جمیع
البواب خیرات و تصدیق حصول
تمام مرادات است و حقیقت
طلب گفته اند آنست که شوق
مطلوب و جذب طلب به باطن
طالب چنان استیلا یابد که
اگر تمامه عقلای عالم یک باب
افتند و باجماع حکم را استیلا و
تقدیر حصول آن مطلوب کنند
اصلا معقول وقت طالب
نیفتد و بفتکوی ایشان قدم
صدق از طریق جستجوی نیراز
این طلب با حصول مقصود آن
ست و با حصول مقصود است
و گریبان این طلب
کاری بسیار جنبشی است و این
طلب در راه حق مانع کشی است
این نشان دولت و آیات
ست + این طلب مفتاح
مطلوبات است + این طلب
همچون خروسی چون صبا +

بر منبر برآمد و تقریر مذہب اعتراف که در ماده خلق افعال عباد است کرد و گفت این دست من است اگر
ایک شایم من بکشایم و اگر بر بندم من بدمم بچکس را از حاضران قوت مجادله او نبود قاضی شمس الدین گفت
اگر قدرت بدست تست چو دست بر پشت بر بندی حاکم مجرات را این دخل وی خوش آید جاریه
از دار الحرب آورده بودند پیش کش او کرد و از وی ادلا شد حق تعالی در اولاد او برکت داد و علم بخشید
رحمة الله علیهم جمعین یکی از اولاد او مردی بود نامش تاج الاناضل و از وی پنج پسر شد همه دانشمند
و متقی یکی از پسران او قاضی مجد بود پدر شیخ احمد مجد که ذکر او در محل خود مذکور خواهد شد و او مفت
پسر بود همه عالم و عامل -

سید یوسف بن سید جمال حسینی رحمه الله علیه

آبائی که ام او از مشهور بختان آمده متوطن شدند و او در زمان سلطان فیروز انار ایدر به از املتان
در لباس سپاهیان بولایت دہلی قدم آورد چون بزرگی و دانشمندی او را مشاهده نمود در مدرسه
که سلطان مذکور بر بالای حوض خاص علانی بنا فرموده و مقبره خود نیز در آنجا ساخته است مدرس
ساخت سالها در آن مقام بر مسند درس افادت نشست **نقل است** که وی هر شب جمعه
حضرت رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم را در خواب می دید و برب الالباب فی علم الاعراب که متنی
ست متین منسوب بقاضی ناصر الدین بیضاوی و در دیار با شهرت دارد شرحی دارد طویل و بسیط که
مشهور بیوسفی است قابل تنقیح و ایجاز و اختصار و بر منار نیز شرحی دارد و سیمی بتوجیه الافکار و شاگرد
مولانا جلال الدین رومی است که از تلامذه مولانا قطب الدین از ی شارح شمسیه و مطالع است قبر
سید یوسف هم بر سر حوض خاص است وفات او در حدود سنه ۷۸۵ شعیب و سبعا رحمه الله تعالی علیه

قاضی عبدالمقتدر رحمه الله علیه

ابن قاضی رکن الدین الشیرازی الکندی خلیفه شیخ نصیر الدین محمود دست دانشمند فیاض بود در روش
کامل او ستا و قاضی شهاب الدین دست و بغایت فصیح و بلیغ بود و قصائد و غزل او در زبان عربی
قصیده او که در معارضه لامیه انجم گفته است دلالت دارد بر کمال فصاحت او و دائم درس می گفت
و با فاد که علم مشغول بود و در طریق شیخ نصیر الدین محمود و اکثر خلفای ایشان این بود و وصیت او بطالبان
اشتغال علم و حفظ شریعت بود و گفتی فکر در یک مسئله شرعی فضل دارد بر هزار رکعت که مشوب بعجب
و ریا کنند گویند که وی در آوان طالب علمی پیش شیخ نصیر الدین محمود می رفت و بحث می کرد و شیخ
او را و بختما می اورا نیکو دوست داشتی و او را تحریص کردی بر تحصیل علم تا انجام کار مرید شیخ شد

و نعمت باطن را با فضیلت ظاهر مقرون گردانید یکی از معتقدان ایشان کتابی نوشته است مسمی بقیاس الصیقین
مشتعل بر احوال جمیع مشایخ چشت در اینجا از احوال او و کرامات او بسیار نوشته در مناقب الصیقین
می نویسند که روزی قاضی شهاب الدین زری یافته بود با مادر خود در خانه تنهایی گفت این زرد را در جانی گوی
بکنیم این گفت و مجلس شیخ عبدالمقصد رفت شیخ بمجد و آنکه نظر بر قاضی افکند گفت که شما در خیال گو کردن
زرید با علم کجا پروراید و می گفت پیش من طالب علمی می آید که پوست او علم و مغز او علم و استخوان او علم است
و ازین طالب علم قاضی شهاب الدین را علیه الرحمة می خواست و کان فانی السادس والعشرین
من شهر المحرم المکرم سنة احدى وتسعين و سبعمائة و کان ابن ثمان و ثمانین سنة مرقد او مرقد والد او مرقد
خواجہ قطب الدین بختیاراوشی است جانب جنوب خوض شمسی که آن اخا قاه شیخ عبدالصمد گویند
و شیخ عبدالصمد از اکابر عمید سلطان سکندر بود از جنوب پور بدلی آمد و مقبره اجداد را عمارت کرد که الآن
موجود است رحمة الله علیه قصیده لامیه -

میزند لغره کمی آید صباح +
ولیکن انبثاث این حالت حکم
عادت بس عزیز و نادارند لاجرم
بجگر ما لایدرک کله لایترک کله
باختیار رقم درداه اجتهاد باینها
و کاری باید کرد که اصل و عمده
درین راه کارست بجا نشین
و چشم تنادر راه مطلوب نشین
محض خیال و مجرد هوس است
و آهین سر و کوفتن است و اگر
این کار در سایه مردی صحبت
ساحب دردی کنند آن را
خایسته دیگر و یا شیری دیگر بود
که کار صد ساله که از پیش خود
برگیرند آن اثر نیارد و کیاست
صحبت که باعث الفت و محبت
جانبین اتفاق افتد سر پای
عمر که توشه راه ابد گردد از تاثیر
صحبت خود چه گوید که آن امری
متفق علیه است و بتجربه و امتحان
عقلا پیوسته و بتاثیر صحبت نور
ایمان و صورت یقین در دل
همس از راه درون در آید
و یو بهی منتشی و منتفش گردد که
محو و ذوال آن تغذیه محال بود
و حکم علوم بدیهه و لیکر و دایچه
بواسطه عمل و قوت اجتهاد بود
آید آن چیز نیست که از بیرون
بدرون آید و تواند که نزد فتور
رو بقصور نهد و از آن راه که در
آمده بود هم بدان راه بدر رود
و اگر کار صحبت کمی شود و ظاهر و
باطن بر وفق افتد آن خود درون
بیرون آید و در مجال ان و انجمل
بروی تنگ آید و عرض و طریقت

عن الظباء التي من دابها ابد
حتى يحبيك عنهم شارب الطلل
فدى فوادی اعرابیه سکنت
من طیب طرهما من طرفها التمل
کانهما طیبیه لکن بیسهما
بالبيض و السمر فی اعلی ذری الجبل
قالت لک الویل لما خفت من اسد
و صید غیری من ظبی و من وعل
وانشی رجل من معشر سحبا
قوم اذ فرحوا اعطوا بلا ملل
یا طالب العزنی یعقبی بلا عمل
ان القناعة کثر عنک لم یزل
در آخر رجوع بنعت و زانیامی گوید
له المزايا بلا نقص ولا شبه
له الغرام المضي من قبال البطل
له الفضائل اجدی من عصا کسرت

سلم علی دار سلمی فابک ثم سل
و عن ملوک کرام قد مضوا قد
اطلا لها مثل اجفان بلا مقل
من نور و خفته من حسن غرتها
و لمسک فی شغف الیم فی النخل
کیف السبل الیهیا بعد ان حفظت
والذنب فی کسل القوم فی شغل
نقلت انی لیک صیده اسد
کما فانی عقیف القول و العمل
اسد اذ اسخطوا افتوا عدوهم
علی شفا حفرة النیران و لشل
واقنع من بعشیر بالادنی فکن ملکاً
حیاله قتلک من جابر الحیل
هو الذی جل عن مثل عن مثل
له المکارم الیهی من نجوم دجی
الیه قالت یا لیت ذلک لی
له الشاغل اعلی من جبال

یا سائق لظعن فی الاسرار و الاصل
صید الاسود و حسن الدل و النجل
صحت اذ ابعدت عنها کوجها
یتاسق القلب معور ابلا حول
لشمس فی اسف و البدر فی کلف
فرقا جلیا بعظم الساق و الکفل
طرقتها فحاة و اللیل فی جدل
لبرائن کالعسالة الذیل
قالت فما تبغی لاسع قلت لها
ذیل القتل و التقوی علی رطل
یا طالب البجاه فی الدنیا تکون غدا
هل یفینک فیها کثرة الامل
مکاره اکلک کالمر و ولدت
محمد خیر خلق الله قاطبة
له العطايا بلا من و لا بدل
له الجبال اذ اما الشمس قد نظرت

شیخ زین الدین رحمة الله عليه

خواهرزاده و خلیفه و خادم شیخ نصیر الدین چراغ دلی است ذکر او در مجالس ملفوظات شیخ ثبت یا نه است مولانا داود مصنف جنابین مریداوست و میج او در اول جنابین کرده است قبر او در گنبد است که پامان گنبد شیخ نصیر الدین در صحن حظیره واقع است رحمة الله عليه -

شیخ نورالحق والدین رحمة الله عليه

المشهور بـ شیخ نور قطب عالم فرزند و مرید و خلیفه علامه الحق است از شاهسیر اولیای مهندوستان است صفات عشق و محبت و ذوق و شوق و قدرت و کرامت نقل است که جمیع خدمتگاری فقرای خانقاه پدر خود را ز جامه شوی و آب گرم کردن آوی کرد اول خدمت آنجا بودی الیه و اتفاقاً در پیشی را در شکم بودی بآب خانه در آمد و شیخ نور بوقت معهود برای برداشتن آن رفته بود تمام بنجاستما بر جامه و اذنام او افتاد شیخ علامه الحق آنجای گذشت او را باین حالت دید خوش حال شد و خدمت دیگر فرمود که حق این است بجا آوردی حالا خدمت دیگر بکن در رفیق العارفین که از ملفوظات شیخ حسام الدین مانگیر ری مرتب شده که شیخ نور الحق والدین قدس سره تاسیست سال در خانه پیر خود همزم کشی می کرد و وقتی عظم خانج او بزرگ او که وزارت داشت او را باین حالت دید گفت قاضی تو به نهیتهای شاعارت گردیده است شیخ علامه الحق فرمود که در جایی که عورت آب می کشد زمین نشین است پای می بخشد و سبوی می شکنند برگردن نهاده بیرون کرده به تاجها رسال این کار کرد و در سرها آب پرمی کرد و بپشتی باران تاراند سبوی پیر بر سر کرده می آورد و همیشه خلق بچکانی خندیدند و هم وی می گوید که شیخ نور الحق والدین فرموده که شایخ پیشینه خود را منزل قرار داده اند تا سلوک تمام کرده و بعد اسماء الهی و پیران با پا نزنده منزل تعیین کرده اند این فقیر شسته منزل اختیار کرد منزل اول ما سبوا قبل ان تجا سبوا منزل دوم من استوی یوما تمومون منزل سوم عباده الفقیر تقی الخواطر بین علما کار سالک تمام کرد و انشاء الله تعالی دهم وی می گوید که روزی شیخ مشغول بوده و شورشی اثر کرد و از عمو عه بیرون آمد و مقامی رسید در زیر درختی نشست آواز آمد **مصرع** حیلست را کس عاقل شود و لاله شود

دهم وی می گوید که روزی شیخ از خانه بیرون آمد و بر پا لگی سوار شد هر بار این مقدار بر زبان ایشان می رفت : همه شب بزاریم شده و آب از چشم روان می رفت آخر در خانه عجزه خود که بیوه بود رفت ایشان چیزی از راه دین پرسیدند از آنجا هم گریه کنان بیرون آمد فرمودار اگر بچشد بطفیل عجزه بچشد دهم وی می گوید که روزی سه سوا سیه فرموده بود خلق بسیار همراه و در گریه بیوشن بود

و نقصان بروی محال گره چنانکه گوید **مصرع** از درونم نمی روی بیرون و در گفتمی درون بیرون را و اکنون سخن در مرشدی دوی یابی افتاد که آن ای وجه توان شناخت و کدام ضابطه نموده فواله ذلک اعظم ان لم یسیر علی من یسر الله فقهاده و مرده مشکمین جمع الله که براه سلامت رفته اند گویند الی الی هو العارث با علی قدر الطاقه البشیرة بر لبها علی الطاعات غیر منها کثرت اینها اگر قید معرفت با بدنی بود شناخت دلی در غایت آسانی بودی ولیکن قدر معرفت اندازد این نسبت معنوی از راه صورت چگونه توان شناخت و معنی را از دعوی جدا کرد این طالب خون در جگر است می گویند که همین مواظبت بر طاعات و اجتناب از شهوات بخت محفوظ است علامت معرفت معیار و ثابت است بدین مسلمان که اگر بیدار افتاد نگرند و بر او تعجب نرود سخن نیست اکنون طریق استفاد این نسبت و اقتباس این نوعیت مجرد شناخت اگر کفایت کردی مجددا بهاد و شیقنهما انفسهم نفرومی طریق استفاد منحصر است در آنکه ترا بایکی از دوستان خود شنائی در وقت بخت و دل آ با قلب وی که مستغرق الی است مقابل و محاذی از مافوقی از ان نور انجا افتد و هر چند که این تعلیم و محاذی بود و او هم که بوقت اتباع کشیدنی

مکتوبات شیخ

و زید بود و علی از سیدی اندک
 من یثاری عذات مذکور
 انکاس اشعه انوار صورت
 بند دوا من سلسله خود از فروغ
 حکمت نظری ست که ایشان
 در نجاشا ساعده و بار ترغیلا
 اولیای خدا را بخند آنگارند که
 دی عوام و شان خود را بهتر
 می شناسد خواهش اینست که با
 یکی ایشان دلالت کند و او
 نمایر که او پیر عالمان حضرت
 غوث اقلین شیخ محی الدین
 ابو محمد عبدالقادر جیلانی رضی الله
 عنه میفرماید که نیم شب بر خیز و خود
 سازه بساز و در رکعت نماز بگذارد
 و سجده رود و الحاح کن و فریاد
 بدرگاه مولی تعالی بر آرد این
 دعا بر خواند و باینکه عاصی
 تو در تمام اوقات تو همین باشد
 یا رب یا رب تنی علی عبد من
 عبادک المقرین یعنی علی بن ابی طالب
 طریق الاصول الیک اگر این دعا
 این هفت که فرمود اند و دائم است
 یا بدینا که گوهر مقصود است آید
 و نقاب حجاب از چهره او بکشد
 و بدستی راستی که اجابت این
 دعا با تجربه انعام پذیرفته و تحقیق
 پیوسته است الحمد لله و همچنین
 هرگاه که در امور اخروی بصفت
 توجه داشت و نظر بر بردی کار کند
 بی شائبه توقف با بابت و قبول
 مقنون ست اگر توقف کند و اجابت
 بعضی از فضول و نسیه و توبیخ
 در نیست شاید که صلوات
 بدین باشد که در امور دنیوی

و اشک از چشم بی اندازه میرفت بنده بیشتر شد فرمود خدای تعالی چندین خلق را سخره گردانید
 است بعضی سجده میکنند و بعضی پائی می لیسند و بوسه میزنند و مصافحه می کنند و بناید که فروای
 قیامت سر را پایال ایشان گردانند و هم میگویند که شیخ میفرمود نهایت ریاضت آنست که هر
 وقت که دل را بخوبی طازم حق سبحانه یا بد چه و خواب چه در بیداری چنانچه طفل چون بر عبت
 چیزی خواب کند بعد از ابتداء همان چیز را طلبید و هم میگویند که در وقتی که مراد و اع کرد و فرمود
 در سخا به خواب باغی دور تو اضع بمو آب و در تحمل چون زمین و جغای خلق بکش و هم می
 میگویند که شیخ من هرگز عظیم نمی پوشید و در زمستان و بر سجاده نمی نشست و میگفت حق سجاده
 نشستن آنست که هر که بر آن نشیند چپ و راست نه بیند و هم میگویند که روزی شخصی پیش آمد و هر چه
 نه است از جنس دشنام گفت و شیخ همه را می شنید و هیچ تغییر بحال او راه نمی یافت و آخر سخن آن
 شخص این بود که بیا و از خدای شیخ دست او گرفت و گفت ما بخدا ایم و خدا با ما است و در جماعت
 خانه نشستند او گفت این زمین حرام است بخادم فرمود طعام بیار او گفت این گوشت
 خوک مانعی خوریم فرمود تنگه بیار گرفت و باز گشت بعد از رفتن او فرمود یاران و دیدند که
 در ویش چه شوریدگی کرد و هم اومی گویند که کسی از خانه کعبه پیش شیخ آمد گفت که عذوم را با
 شما در باب السلام ملاقات شد فرمود یاران هرگز از خانه بیرون نه آمد م مردم مشابه یکدیگر بسیار
 میباشد او گفت خیر عذوم من شما را دیده ام او را چیزی دادند و دوا کرد و ازین حکایت
 منع کردند و هم میگویند پیش شیخ عرض داشت کرد که چه سرست که مشایخ بعد از سلام نماز فریضه مصافحه
 میکنند فرمود سنت برین است که چون مسافری از سفر باز می آید با دوستان مصافحه میکند و چون
 در ویش در نمازی ایستد مستغرق میگردد و از خود بیرون می آید سفر باطن حاصل میشود و چون
 سلام میدهد بخود باز می آید ضرورت مصافحه میکند و شیخ نور قطب عالم را مکتوبات ست بغایت نیر
 و لطیف بزبان اهل در و محبت دلین چند کلام از مکتوبات ایشانست مکتوب نور بجانب نجم چهار
 حزمین نور سکین عمر بجا و او و بوی مقصود نیافته و در تیه حیرت و میدان حسرت چون گویی
 سرگردان شده **و** همه شب بنوازم شد که صبا نداد بوی بنده میدرخد ختم چه گنه نم صبارا
 عمر از شصت گذشته و عمر از شصت جسته و از شتر نفس ماره یک ساعت فرسته جز باد بر دست
 و آتش در جگر و آب در دیده و خاک بر سر نه پیوسته جز ندانسته و جحالت دست آویزی نه جز
 در دوا و پائی گمزی نه مصراع در در با شلی برادر در ایت ل مردان من بر در با شلی
 زحمت فرق شان برگرد باید به هر چند دست و پا دریم مقصود رسیدیم **و** گفت مگر کار بسیارمان شود
 یار از جغای خویش پشیمان شود و نشد گفت مگر زمانه عنایت کند نکرد و بخت سینه کار بفرمان شود

دینا جانی غرور و نفسک مسور و حق غیور و مقصود در دل کے تو اندر سرور ادبی اللہ تعالیٰ الی
 داؤد و داؤد بشر المذنبین بانی غفور و اندر الصدقین بانی غیور **ع** راه نا امین است و منزل
 دور و مرکب لنگ و یار سخت غیور و غیرت حق آن اقتضا کرد که غیر در میان نگذاشت هر که
 بغیر او پرواخت اورا گذاشت **ع** با هر که انس گیری از سوخته شوی : بنگر که انس چیست
 مصحف ز آتش است : آبی جان برادر سالها نفسک ماره را با انواع ریاضت متراض کردیم
 اما یک ساعت از شر او نریستم و یک لحظه از خود نیا سودیم **ع** کردیم بسی پیمیدی : از ما نشد این
 سیه گلیبی پشت ستیم بسی بچاره سازی : پیرا من باشد نازی : دینزد و کتب بات او مسطور است
 قرار در دیش در بقیراری و عبادت در ویش ز غیر حق بیزاری مشغولی بغیر حق گرفتاری و
 طاعت بی استغراق باطن بیکاری و ظاهراً استین بدکاری خون جگر خوردن بزرگواری چشم
 از غیر و دختن بر خورداری عوام در طهارت ظاهر کوشند و خواص در طهارت باطن زحق تعالی
 ند آید و عتاب شود و بعدی طهرت منظر اخلاق سین بر طهرت منظری ساعت فیم افنیت عمر که
 طهارت ظاهری بخرج حدت بشکند و طهارت باطن بیاد محدث بشکند مشایخ گفته اند هر که را اندیشه
 دنیا در دل آید غفلت جنابت طریقتش پیش آید دل بجزی مده و هر کس بر دل منه که رقم بیوفائی
 بر نصیب هر مخلوق کشیده اند در دهن او دهنه نپوده است و وفات او در ساله مشتصد و سیزده بود

سید صدرالدین راجو قاتل تجاری

ارادت و خلالت از پدر خود سید احمد کبر داشت و از برادر خود محمد و هم جانیان سید جلال تجاری
 نیز دارد و بعد از وی بر سجاده خلالت است و گویند که محمد و جانیان با برادران مبارک اینرا
 که حق سبحان و تعالی ما را بخلق مشغول داشت و شیخ راجو را بخود و حتی پیوسته در عالم استغراق
 بودی و با خلق انبساط و اختلاط نکردی که انی التایخ الحمدی و میشر پیوند مردم بسلسله
 ارادت محمد و بواسطه اوست و بعضی بواسطت ولد او شیخ ناصر الدین محمود نیز میسرند
 بزرگ بود و صاحب تصرف قرا و دواچه است و وفات او در سنه

خواجه اختیار الدین ع

ایرجی آبا و اجداد او از کبرائی خطه ایرج بودند و منصب محمد واری متعین منصوب خرا لامرادر اجندبه
 دست داد و بکلی ترک حطام دنیا می نموده آنچه از ادراکات و انعامات متعین داشت همه را بطبع
 و رغبت گذاشته و در طلب علم و طریقه زهد قدم صدق نهاد و در خدمت قاضی محمد ساوی

اجابت با دعا توان ست و
 عطا با سوال مقرون با صاحب
 همتی که که بخت صدق اقبال
 بزبان وقت و حال القطار از
 ما سوا حق مدخوست کند و
 با سوا طاعت قلب همیم باطن
 این مطلب علی را استغنا نماید
 اینجا پای همت می لرزه الا من
 اقباه الله الیه و خصمه بر فیض
 من لیه و التوفیق من الله العزیز
 الحکیم حق سبحان تعالی نعمت
 دنیاوی را وسیله تحصیل سعادت
 آخرت گرداناد و توفیق احرار
 سعادت دارین را بدو باقی
 دارد و اندک علی کل شیء قدیر ازین
 بالاتر و راست تر راهی دیگرست
 که بعضی متاخرین مشایخ شاذلیه
 قدس الله سرار هم طالبانند
 بدان دلالت کرده اند متاخرین
 مشایخ چه باشند که بحقیقت یونین
 و آخون را بین راه است
 راهی دیگر نیست و اگر هست
 صول مقصود و آن صدق
 توجه و دوام التماس بکفرت
 سید کائنات و منبع تراکیات
 صلوات الله علیه و سلم تقباس
 انوار هدایت استفاده اسرار
 حقیقت از ان جناب بی کم و
 و سایل و تعدد و سایل و گویند
 که امام و قبله ایشان در سلوک
 این طریق امام السالین حسن ابن
 علی ست سلام الله علیهما که اول
 اقطاب سید سادات ابرار است
 ایشان گویند که آب از چشم گرفته رفتن
 روغن بکریزه ترست که از پایان

که ادا سائده عهد و صلح روزگار و مرید و خلیفه شیخ نصیر الدین محمود بود تحصیل علم کرد و بنمت خلافت
و اجازت مشرف گشت وفات او چهاردهم ماه محرم سنه تسع و ثمانمائه روضه اود در مقام ایرج است

شیخ یوسف بده

ایرجی آبائی کرام وی از خوارزم بواسطه بعضی حوادث روزگار در مالک هندوستان
آمده و خطه ایرج متوطن گشتند و این شیخ شاگرد و مرید و خلیفه خواجه اختیار الدین است
و از خدمت سید جلال بخاری و شیخ راجو قتال نیز بنمت خلافت و اجازت مشرف گشته تالیفات
دارد مثل ترجمه منهل العابدین امام غزالی و اشعار نیز دارد صاحب تلیخ محمدی مرید و متفقد
اوست چنین می نویسد که روزی در خانقاه خود سماع میکرد و پیران حالت جان بکین تسلیم
کردند سه اربع و ثلثین و ثمانمائه هم در صحن خانقاه مدفون گشت سلطان علاء الدین
مند و می گنبدی عالی بر سر قبر وی حمارت کرد در حمت الله علیه

شیخ قوام الدین رحمة الله علیه

مرید و خلیفه مخدوم جهانیان است در تربیت و ارشاد مریدان مقام عالی داشت بقدر
اود در لکنه است یزار و تبرک به وفات اود رسد

شیخ سارنگ

در اوائل حال از امرای نامدار سلطان فیروز شاه بود و بلده سازگپور که از بلاد مشهور هندوستان است
آبادان کرده اوست و در آخر که جذبات عنایت خداوند تعالی اود را دریافت قدم در سلوک طریق که
مخصوص اهل وصول است نهاد و او را در خدمت شیخ قوام الدین افتاد و مرید شد و طریق شغل اهلین
و ذکر خفی از وی تلقین نمود و بعد از آن عزمیت سفر حجاز کرده بزیاارت حرمین مشرف شد و بدقی
و دیگر در حلقه صحبت شیخ یوسف ایرجی که از شیوخ وقت بود و درآمد وی استفاد و علوم طریقت
نموده و در آخر شیخ راجو قتال خرقة فامانها کرد دیگر را که از پیران طریقت بدیشان رسیده بود و جمله را
بی سابقه طلب بخانه شیخ سارنگ فرستاد شیخ سارنگ آنرا باز گردانیده فرستاد و او را در اینجا
نیت دست داده باشد بندگی شیخ بار دیگر پیش او باز فرستاد شیخ حسام الدین بزرگی بود
که بسلسله سهروردیه تعلق داشت مگر که ایحال شد شیخ سارنگ را بر قبول آن ترغیب نمود
بعد از آن شیخ آنرا قبول کرد و بان سعادت هائی غیبی مشرف شد وفات اود رسد

و آنچه این اختلافات و کثرت
مذاهب که در علماء است
یک کس را درین مسئله خلافی
نیست که آن حضرت صلی الله
علیه و سلم بحقیقت حیات
بی شائبه مجاز و توهم تاویل ایم
و باقی است و بر اعمال است ظاهر
و ناظر در مطالبان حقیقت را
و متوجان آنحضرت اعیض
و مزی است و فضل اعمال و
اقرب و سایل در سلوک این طریق
خاص بعد از کوبه و تلمیز کثرت
اتحاد تحف صلوات است
باضیمه تکرار و استمرار کلا توحید
که اصل مقصود حقیقت مطلوب
ست ازین مقوله گردد مجلس
سامی ایشان توان هم زد که
عنایت ازلی باین سعادت
کبری ایشان را از سایر اقرا
تمتاز و مخصوص داشته است
والاجاه را بینم که در عین حق
سخن و سرگرمی صحبت چون
سیاق کلام در نیقا همراهند
بخارجت ندوم و غبار طلب
با علم از اهلن حال ایشان مانع
وقت چنان متصل گردد که در حضور
وقت صفار حال گویند و
شنونده را نیز بهر دستان امداد
تواضع و کوالی چنین شود و در طلب
و طلب انوار و بر و زاسرا که درین
مت هزار سال کسری جوی خیا
دفعت این شان بشاید اخبار
معلوم بگوشت اگر کسی بنور از
بعضی تعلیم دیده و در رتبه خود
و انکار گرفتار مانده باشد این بیان

شیخ مینا حمزه علیہ السلام

وی صاحب ولایت دیار کهنوست نام او شیخ محمد است از صغیر سن در سایه تربیت و عنایت شیخ قوام الدین پرورش یافته بعد از آن مرید شیخ سارنگ گشته و کار کرده **نقل است** که شیخ قوام الدین را پسری بود شیخ محمد نام او را شیخ مینا می گفتند و مینا در عرف اهل آن دیار لفظی است که در مقام تعظیم و محبت استعمالش کنند چنانچه میان در دیار او این شیخ محمد مینا بن شیخ قوام الدین بسبب غلبه مقتضیات شهوات که لازمه اوان جوانی است در پیش کی از بلوک آن زمان اختیار خدمت کرد چون ملوک آن زمان اکثر مریدان پدر او بوده اند تمنا می کردند که از صحبت ایشان داشتند و او را میسر شد و لیکن بر سر آت رضای شیخ که در وقت نسبت بحال او نشست هر چند در استرخاش بندگی شیخ کوشید شیخ از وی را نسی نشد آخر خواست که هم بوطن رجوع نماید و در پائی شیخ بقیقه تابو که از سرگناه او دور گردد و هم بدین عزیمت رو بجانب وطن نهاد و غوغای قدم او که در میان مردم افتاد بسمع مبارک شیخ رسید فرمودند و خواهم که آن نابرخور و ارمیش من بیاید هم در آن روز او را مرضی عارض شد و از عالم برفت شیخ قطب نام درویشی بود که بخدمت شیخ خاص قوام الدین مخصوص بود او را فرمود ترا می خواهم پسری شود که او را محمد مینا نام باشد و بجای فرزند آن حکم نعم البذل داشت باشد چون شیخ مینا بوجود آمد ملوک عنایت و شفقت شیخ گردید و بجای فرزند تربیت یافت **نقل است** که چون روز اول او را بکتب فرستادند روز اول در ذکر الف و بی سماعی و حقایق گفت که حاضران حیران ماندند و شیخ مینا حضور بود مجرد از دنیا و رحمن سلوک بسی ریاضات شاکه کشیده بود گویند که او اکثر بزرگواران شیخ سارنگ رفتی و مقبره شیخ از آنجا که او بود میزانه بست کرده بود و هم بنخلین چو بین بودی و بار پائی بر سینه رفتی و راه صحرا را هموار و خارستان بودی و شهر بارید و ازشستی و بیداری کردی تا اگر خواب غلبه کند بر زمین بفتد و اگر بر زمین نشستی خارها گرداگرد خود نشانیدی تا اگر خواب آید و بفتد خارها بخلد و بیدار گردد و بارها در هوای زمستان پیراهن بآب تر کردی و در صحن حظیره شیخ قوام الدین نشستی و بیدار بودی و مقبره وی در کهنوست یزار و تبرک به وفات در سن

شیخ حمزه کهنوست

اعظم مشایخ ولایت گجرات است در سر کج که از صفات احمد بابا دست آسوده است و در سنه منوره او مقامیست بغایت لطیف و منزه و مصفی روح که نظائر او بر روی زمین کم باشد و کهنوست نام وی است قریب جمیر آبائی شیخ از دهل اند و وی نیز در اوان طفولیت در دهل بود چنان گویند که در سنه دوی

که بر یکی تا هزار سال نمانی عرض کرده باشند و حرفی گفته دوی هنوز آنرا نفهمید و یاد نگرفته باشد هیچ مرتبه زنجارت و بلاست ازین بالاتر باشد لا اله الا الله فغوغو بالهین العباد و الغوا یه بعضو بعض کرده شده بود که شرعاً و عقلاً عرفاً اختیار این کار و سلوک انطریق فرض عین و صین صحت است و توقف در دو دران و دراز کا شتبا الله و یا کم علی به الطریقه المستقیمه و الله القویة انشاء الله رب العالمین سخن در جانی دیگر بود و من بجا و گیر افتادم و من خواهم بدست که خان اختیار بدست نیست و من تصور مجلس عالی برین داشت اگر جای دیگر مکاتب نصف مشابه است انشاء الله تعالی اینجا نام مشابه و عین حضور باشد انوار سعادت و کرامت و توفیق و استقامت و استقامت و جلالت متواتر و تنوالی باد بالنبی و الله الامجاد و الاطهار الرسالة التاسعة عشر قصد القسط و الهدی فی طلب المقصد و المرام لا اله الا الله محمد رسول الله فوق کل ذی علم علیم انجل آن مجموع لطیفه فریقه که بجهت تقاضا رسایل حکیه و کلمات حقیقه است بعد از تحویر طبیعت از لون انواع متجانس و منقوت و توت و ذوق و تناد اقسام مابینش که لازم نم

مکتوبات شیخ

اولان و کثر اکوان است آنچه
اقتباس استغاده آن حوزه
آلعه دانه وقت گنجید تحقیق
اینک بر کعبین البین معلوم
که قوت امداد و اعانت عفت
و هبل برکات در حق بعضی از
بندهگان سعادت مند بمانی میرسد
که با وجود اقتدار تکلیف استیغاف
اقام لذات حسیه جهانیه بر تبه
ادح و حصول برهان است
روی همت و وجه طلب از ان
صرف نموده لذت ادراک
روحانیات و شوق وصول بحجرات
را غالب راجع می آرود و کل
فضل الهی به من بیا ازین
گذشتیم که آن با مقتضای طبع
سلیم و بر فطرت پاک حکم میل طبعی
دارد ایجا دقیقه دیگرست که در
غالب تنای مطالعه علوم عقلیه
تعمق در عقای فلسفیه که بعرف
الذبان آرد احکمت خود اندکان
غور و متبذره می آید که نظر
و التفات باطن از ظواهر عظامه
لیله ذهاب سیه استقامت نمود بحالم
دیگری آرد و اگر بالفرض کمی را
فطری کار گرفته و از دانه اعتدال
بیرون نیاندازد ازین خود نمی گذرد
و این لونی مراتب تاثیر بر کمال
ست که بهانه قصد طبعی و فطری
فریفت اتم حکمت ساخته
و با اعتدال جان و دانه اندوخته
حق صورت پذیرد و اخته نظایر
صف معاصره و رواند لاس
عملیه و فلک کماله گدایان این
کوی احتیاج نیست که بر دیگران

طوفان بادی شد و دیر بهم در طفولیت که در میان اطفال بازی میکرد و بجای دیگر انداخت و از
وطن مالوف آمده ساخت بعد از مدتی بدست بابا اسحق مغربی که در ویشی کامل بود و در کتب که از
قرابت اجمیرت هائی داشت افتاد هم از او ان طفولیت در سایه تربیت و عنایت بابا اسحق
نشو و نما یافته به مرتبه کمال رسیده و به نعمت اجادت و خلافت وی مشرف شد و سلسله ایشان بشیخ ابودین
مغربی میرسد و بجهت طول اعمار مشایخ و سائط وصول بحضرت سید کائنات صلی الله علیه و سلم قلیل
انداین بابا اسحق بیخ واسطه آنحضرت صلی الله علیه و سلم میرسد هر که ام از مشایخ ایشان صد و پنجاه
سال بلکه بیشتر عمر داشتند و وی در ابتدای حال در دینی بعد از تحصیل علم در مسجد خانبهان ریاضت
شاقی کشید و انظار بر کماله کناره میکرد و بعد از قوت بابا اسحق چله بر آورد و در مدت چهل و نهمین سال
و تیر ملک بالابر قدم ترک و تجرید نیز کرده و بزیا رت حریم شریفین مشرف شده و از حضرت عالم ناه
صلی الله علیه و سلم بشارت یافته و بصحبت مشایخ رسیده آخر بولایت گجرات افتاد و ظفر خان که از
جانب سلطان فیروز حاکم شهر نروالد بود و آخر بسلطان مظفر ملقب شده باو شاه گجرات شد بشاهیه
آثار برکات و بعلاقه آشنائی که در دینی بنجد مستی شخواست تکلیف اقامت آن دیار نمود و بر طعن
آن مزاحم شد پس در قصبه سرکج اختیار اقامت نمود و ابواب فتوح و برکات ظاهر و باطن ببری
منشوح گشت و خلق آن دیار بانوار عقیده و محبت وی ملو شدند و بر آرد حالت حیات کند و بری
فقر باعایت و سیح بود و بعد از وفات در روضه دی آچنان لنگری شد که امر او بادشاهان سیر شوند
چه جائی فقر و ساکین کی آن مرد بان دی که محمود بن سعید ایزدی نام دارد و موقوفات و احوال حکایات
که از وی شنیده جمع کرده و آن را تحفه المجالس نام کرده است در آنجائی نویسد که چون سعادت بابوس
حاصل شد فرمودند که سوداگری بنعم یک کوزه نبات مصری سوزاند سی سیر یک مشکنا و بزرگ در مسجد
خانبهان پیش این درویش داشت پرسیده شد از کجائی آئی و ما را چه شناسی و چه دانی گفت
من مرید بندگی شیخ نور هفتم از خطه پنده آمده ام و پیش ازین نیز در دینی آمده بودم چون خرید و
فروخت کردم باز در پنده رفتم بپایوس بندگی شیخ نور مشرف شدم فرمود که ام مشایخ را در دینی
در یافتی هر کی را عرض کردم فرمود و شیخ احمد که متوراد در یافتی من ساکت ماندم و فرمود چنان
ایشان را در یافتی خلعت در دینی رخت بودی چون این سخن شنید میبیزا شد و متعده شده روان شدم
در دینی آمدم و امر و بر حکم اشارت پذیر و قصد پایوس شما کردم بعد فرمودند که ایشان را رانیده اند و
ایشان را رانیده ایم فاما مرتبه این درویش که عند الهیست از کشف و کرامت خود دانسته بود آن
جای نویسد که سلطان فیروز ازین بنجد مستی شیخ اعتقادی و رجوعی بود و در وقت آمدن امیر تیمور به دینی ایشان
در دینی بودند و پانزده روز پیشتر از وقوع این واقعه آگاه شده بودند بعضی معتقدان و مریدان از خبر که

بودند ایشان بویست شیخ بجانب جنوب رفته و شیخ فرمودند ما را موافقت خلق باید کرد و در آخر در بند
مغل اسیر آمدند چون از ایشان خوارق مشاهده کردند خبر میسر تمیور رسانیدند میسر تمیور عظیم بسیار کرد
و دواع فرمود فرمودند که چهل فقیران با مادران بنده بودند هر روز چهل کاک گرم بر پا از عینب
میفرستادند که خورش فقیران می شد و نیز میفرمودند که این درویش هذیارت خانه کعبه روان شده
بود و در جازنشسته وضو میکرد پائی لغزید و در یا افتادنی الحال آشنا کردن گرفت یا حافظ یا
حفیظ یا رقیب یا وکیل یا المدنی خواندند و آن یک تیر انداد در آب آشنا میکرد سنگی زیر پائی این
درویش آمده شده آب تا که رفت و این درویش همان اسماء اعظم میخواند بعد از آن نا خدا و
لا احسان را مثل ماهی بر آوردند و چون این درویش کعبه رسید و حج گزاره زیارت مدینه رفت
امام خانبهان و شیخ تاج الدین سرکچی و یک نفر دیگر در صحبت این درویش بودند چون در مسجد
حضرت فرد آمدیم یاران گفتند که طعام موجود باید کرد این درویش گفت ما همان حضرت مصطفی
ایم صلی الله علیه و سلم ایشان رفتند و طعام خوردند و آمدند نماز عشاء کجا گذاریم بعد نماز ایشان
در خواب شدند و این درویش دست شسته تسبیح میکرد ناگاه شخصی باوازی بلند میگویی همان
حضرت مصطفی کیست این درویش دانست کسی دیگر خواب بود چون دویم کرت سوم کرت گفت
دانستم که همان حضرت مصطفی منم برخاستم پیش آن شخص رفتم دیدم که طبق بردست گرفته ایستاده
است گفت حضرت مصطفی صلی الله علیه و سلم فرستاده اند درویش دامن فراد کرد و طبق خرما
در دامن انداخت و طبق برگرفت لذت و شیرینی آن خرمای در بیان نیاید بعد این درویش
در خواب شد چون بامداد شد خوابی که این درویش دیده بود که همان خواب آن سه یار هم دیده
بودند خواب این بود چنانستی که حضرت مصطفی صلی الله علیه و سلم در مقامی مروح منور نشسته اند
و اصحاب در حضرت ایستاده و یک عورت آراسته زینیه مرصع و کلل پوشیده پیش حضرت مصطفی
صلی الله علیه و سلم ایستاده است بزبان مبارک فرمودند این عورت را قبول کن این درویش
عرض داشت کرد با بوا قبول کرده است حضرت صلی الله علیه و سلم بدست مبارک بجانب الکریمین
علی رضی الله عنه اشارت کردند فرمودند اینک بابوست چون این درویش در آن جانب نظر
کرد فرود شاه مردان علی گویا که بابو ایستاده اند انگشت درویش کرده میگویی بابا احمد انچه فرمان
حضرت مصطفی است صلی الله علیه و سلم قبول کن این درویش آن عورت را قبول کرد و در خاطر
این درویش گذشت صورت عورت که بود آن صورت دنیا است فتح باب نیاک این درویش
راشد است از صد حضرت مصطفی است صلی الله علیه و سلم چون قافله روان شدند گفت این درویش و هر نفر
نزدیکت متبرکه برای زیارت دواع آمدند بمجاور روضه متبرکه حضرت و گز جامه سیاه بر دست گرفت

بر یوزه روند و اینند که صد
ارسطو و بوعلی بر یوزه برین
در میانید و بارینا بند اکنون
بمشاهده حال سعادت آل
ایشان برهان ساطع بروت
و غلبه تاثیر و کارگری هدایت
الهی و توفیق ناشای هوی عود
علا و روی بنایم که با وجود حصول
چندین کمالات حسی عقلی و حصول
بذروه اعلا کفایت و خفیت
میل و محبت بزمه فقر و غریب
خاموشان و بی زبانان کاز
معرفت سخن انی و دانش اندوز
و حکمت یونانی حریفی نیا موجد
افتاده در وادی طلب تعلش
قدم صدق نهاده اند و مردم عالم
باید که بدانند که البته کمالی دیگر
در این انچه متعارف عقلا میست
درین پره است که هر کس را
بسو آن راه نمی نایند و نشان
نمیدهند یقین است که این طلب
عاقبت کار اثری خواب آورد
و دعا همین است اللهم انما الحق حق
و ارزقا اتباعه و اربابا بطل
باطلا و لزقنا اجتنابه انچه
نصیبه این فقیر از ان مجموعه
افتاد فقره چند نیست در
منابع که خطبه سال باره الهیه
سهر و دیه های یقینیه که کور شده
است بسیار مناسب و قبال آید
بعضی سایل افضلیه فاشیه که در صارت
الفاظ و متانت معانی طری حیدر
و نظایر دار نیز خطی بزه شد الحق
این طریقه نیز قسمتی از مباح کمال
معرفت حال است که هر که را آید آستان

مکتوبات شیخ

محمد رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم
 الرسالة العشرین تبیت القیم
 علی الاصلها تبرک صبحه الاله
 والاخیار لاله الاله محمد
 رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم
 بانقاش نهاده و مواد طبیعی بخوش
 درآمده و مردم را بهای باغ و سیر
 مواد سرفرازه و بواعث و محرکات
 محبت معشرت بهر سبب گویا باد
 و فضا با دین عیش این صحت
 در پیش نهادن را و محبت طلبان را
 بنیاد را با پای نغمه و بلبلان
 اسکین با تیرج به قوی که گرازمینم
 دنیا و غیرت افتاده و روی بدار
 غم آورده و قهقاری صحبت داشته
 و با داشت انس گرفته و اگر بعضی
 آنرا وطن بوف خوانند و مسکن
 ازین نام کنند چه تفاوت نظرات
 بر حق است نه بصورت حقیقت
 آن باش که لذت و سعادت
 جانست که فرد اول و دانه
 و حال این طائفه دیگر جز بکشت
 و حسرت نه اما چکنه باول دیوانه
 پس نتوان آمد اگر کی لذت
 خواری خون آشامی یافته باشد
 و لذت که حال چیست و توداغ
 چگونه فتناسی که نبودست
 جز از می کلزنگ بدامان توداغ
 اگر چه این نفس کمیش
 بنام صحت خود از حیران
 مراجع شهوات و فقدان
 مواقع لذات اسلمه
 حسرت داشته
 باشد اینجا

هست بلند در که داد اگر کردگار
 بر هست بلند کند فضل خود شارب
 و این حدیث می خواندند یا این
 ادم انفق انفق و این آیت خوانند و ما تقد صوالا نفسکم من خیر یقعد و
 عند الله هو خیر و اعظم اجزا فرموده در مجلس و ایشان آمدن آسانست و سلامت بیرون
 رفتن و فضا را این ضعیف عرضه داشت که در بندگی سید السادات سید بها و الدین جدا در این ضعیف
 میفرمودند تا آنکه بفرمایند که در طائفه در ایشان نگریید و اگر بخوانید که ایشان گردید چشم و گوش را در زبان
 را گرد آورید دل را حاضر در اید و لبت پائوس حاصل شد بزبان مبارک فرمودند و بر سر قند این
 در ویش در مسجدی در آمد و در آن مسجد دانشمندی سبق می گفت و متعلمان گردانفته می خوانند
 این در ویش با جامه محقر و کلاه بر سر داشته و در نشسته بود متعلی نسخه حسامی میخواند و اعراب تقیم میخواند
 این در ویش در ویش سه گفت اعراب غلط میخوانی آن دانشمند شنید فی الحال برخاست و با این
 در ویش ملاقات کرد و محلی که سبق میگفت در آن محل این در ویش را نزد یک دانشمند سوادهای علم حاصل
 کرد و این در ویش هر سوال را جواب گفت آن دانشمند را حال معلوم شد گفت با این چنین علم
 جامعه محقر و کلاه بر سر چرامی پوشی این در ویش گفت یکی علم دوم اگر جامه لطیف بهوشم نفس خوشی
 کند این در ویش مخصوص خود را درین لباس پوشیده میداد و به صاحب تحفه الجالس می نویسد
 که روزی بمولنا محمد قاسم فرمودند که در موضع فلان روان شو مولنا که زخم ترا می شنید و ختم
 تا سوره سج اسم ربک نده بود مولنا که در ویش خود اندیشه میکرد که شب را ختم مرتب بشنوم فرو
 روان شوم سبب ادبی عرضه داشت کردن نمی توانست چون زمانی مکث کرد تا یکدک کرده فرمودند
 مولنا سلام کرد و روان شد شب در قصبه دولقم فرد آمد وقت نماز عشاء و سجده جاع رفعت الله الامام
 کرد امام بعد از ادا می فریضه سنت تراویح شروع کرد و سبح اسم ربک غار کرد مولنا که در که تا سبح
 شنید و بود از امام مرتب شنید چون از آن موضع بگذشت باز آمد و بشرف پائوس مشرف شد
 عرضه داشت که در بندگی خودم جوی غفور فرایند که مکث میکرد و سبب این محنی بود که یک شب با ختم مرتب شنود بلند و آن
 روان شود فرمودند مولنا در ویش از حجت کار دنیا کار دین از آن تو نقصان نخواهند کرد و در ویش از پیش
 ازین آگاهانیده بودند که امام مسجد قصبه دولقم ختم تا سبح اسم ربک داشته است بعد از آن گفته شد که و این
 شود در ویش از هر کاری که بفرمایند فی الحال بکنند و رنگ نه کنند و زبان شیخ است احد که متوجهان
 از آن سلطنت سلطان احمد گجراتی بود که بنامی احمد آباد از دست و تحمل احوال سلطنت گجراتیان آنست
 که سلطان محمد بن سلطان فیروز بادشاه دلی شنید که در دیار گجرات فساد کفار بسیار شده است و در
 جانب دریا کی خطه است که او را دیوین میخوانند و آنجا خانه مشهور است که او را سونتا گویند و عامل کنی نظام
 مفتح نام داشت نیز بهنجار میزدند و از آنجا که پیرن کشیده است و خط کتباتی بمن با و شایه میگرد و بر مسلمانان ظلم میکنند

مکتوبات شیخ

اینجا صبری توان کرد اما این
درد بی درمان را چه علاج که
باجو و امکان وصول بقلم
اصلی ولایت تحقیق از حصول
آن محروم است و مدت
وصول آن نا معلوم تا حصول
معرفت و سعادت نه پذیرد و
وجه شهود جمال مطلق نگرود
خلاص از تشویش وقت
و فرستد حال ممکن نیست
خدا داند که این حالت کی
خواهد روی نمود لا اله الا الله
هر چند خواهد که زیاده از قدر
حاجت دم نزنند زبان علم
از فضول کلام نگاهدارد
صورت نه بندد کاشکے کاغذ
پاره کمتر ازین پرست می نماید
که جز حرف دعا گنجایش
خیر است ایشان همین حرف
را منطوق و از بد باقی همه بیاد
راست یحرف دیگر مانند گفته
که بالا تر ازین سخن می بایست
گفت قلم سهو کرد و دل پریشان
بود هم نرسید و آن نسبت
که از شدت طریق و صحت
اینکار آنقدر غم نیست که ازین
فقدان رفیق و یار یافت یار
بیگسار از بیم دنیا بام
که بد آنجا نبخورد و حرف
آشنا گوید و بهی نبخشد و لعل
دهد اینجا نفس گوید که تورا
کم کرده و در کار خود غلط خورده
راه پنهان است که عارض خلایق
به آن سومیر و ندو کار همان
که ایشان بکنند اینجا خبری

ویا بی سود و المکان را بزوری ستاند سلطان محمد بن فیروز یکی از امرا خود که ظفر خان نام داشت
بولایت گجرات تعیین کرد تا دفع فساد و مفسدان بکنند ظفر خان تا مدتی فتها می این دیار میکرد و
اطاعت سلطان می نمود بعد از آن زمانی پسر او خود را محمد شاه لقب کرد و در سنه ست و ثمانه
با و شاه ولایت گجرات شد و چند روز با دشمنی کرد و بهای فتح و دلی و در سری افتاده بود و همان
روز که متوجه این حدود شد و قات یافت و بعد از وی هم درین سنه پدر او ظفر خان نیز رسید بر سر سلطنت
نشست خود را ظفر شاه لقب کرد و سه سال و هشت ماه با دشمنی کرد و بعد از وی پسر او سلطان
احمد ابن سلطان محمد با و شاه اعظم شد و شهر احمد آباد بنا کرد و سی و دو سال و شش ماه با دشمنی کرد و بعد
از وی دیگران تا الان که نام و نشان از ایشان نمانده است تا نالد و انا الیه راجعون تاریخ بنا احمد آباد
بهشت صدر و ده است و تاریخ بنای مسجد جامع وی دوازده که عدد و لفظ خیر و بخیر بران دال است

قطب عالم

نیزه مخدوم جهانیان سید جلال بخاری است از وطن اصلی خود گجرات رفته و توطن کرده نام او سید
برهان الدین است و مشهور در زبان خلایق آن دیار بقطب عالم است روضه او در تبوده است که سی
اد احمد آباد و قات او هشتاد و یک سال و شصت و هشت سال و شصت و هشت سال و شصت و هشت سال
و بر در روضه وی سنگی افتاده است که جامع صفت سنگ چوب آهن است و این هر سه صفت
در وی معاً موجود است و اصلاً تشخیص کی ازین سه چیز در وی نتوان کرد که کدام است اگر گویند که
سنگ است باز چون نیک ملاحظه کنند گویند که نه بلکه آهن است باز چون نیک نظر کنند بخاطر سردی
که نه بلکه چوب است هر کدام ازین سه صفت در وی هم مجزوم است و هم مشکوک عجایب چیز است
بمشاهده تعلق از چنین گویند که قطب عالم روزی در آب مده بود چیزی بیای او خود گفت
این سنگ است یا آهن یا چوب حق تعالی این هر سه صفت را در وی احداث فرمود و الله اعلم

شاه عالم

پسر قطب عالم است نام او شاه جهان است و لقب او شاه عالم وی نیز از احمد آباد آسوده است
روضه او زیارت گاه و تفریح گاه اهل آن دیار است مقامی عالی و جای لطیف و نطیف و فیض
و شرب جمیع نیک و بد مردم شهر زیارت بر وند و شب نیز در اینجا بگذرانند گویند که در بلاد سلوک
این طریق طوری عجیب طریق غریب بود حال طایف و سکر غلبه داشت در بعضی اوقات
لباس حریری پوشید و بر مشرب ملائمه میرفت لیکن بر آن ولایت اوساطع و علامت
خصوص او الی بود و تربیت و ارشاد از شیخ احمد که تونی زیافته بود و خوارق عادات از وی

بسیار بوجودی آمد و قات او در ششده ثمانین و ثمان مایه است که عدد لفظ فزست قدس الله سره
و جماعه از خلفای قطب عالم و شاه عالم نیز در احمد آباد آسوده اند و در پیش که بلده قدیمه ولایت
گجرات است مشایخ بسیار آسوده اند عظم و اشراف ایشان که صاحب ولایت آن دیار است فیض
حسام الدین ملتانی است از خلفای شیخ نظام الدین اولیا که صنفه بیان بزرگ مناقب می فرماید
و در حقیقت در آن سرزمین بوی عشق و محبت می آید و از ویرانه های وی نور برکت و ولایت
می تابد و هنوز این شهر از وجود اهل دلی خالی نیست و نبوده است

بهر زمین که نسیمی از لعل وزده است و هنوز از سر آن بوی عشق می آید
و یکی از صلحای وقت و مقبولان درگاه که در آن دیار برکت آثار بوده اند -

داور الملک

است که نام او جلایلیف است هم در لباس سپاهگری و صورت عام یعنی خاص و علامات
خصوص انصاف داشت مناقب آثار بسیار است و آثار عظمت قبول او بیشتر قبر او در بعضی
از قریات گجرات قریب جوانا گده است و خلائق آن دیار و مردم ولایت کن از مسافتهای
بعید بزیارت وی هر سال می آیند خصوصاً کوران و بیاران چنانکه در ولایت غلغل و غوغا
پیش می آید جز آنکه احوال و اوصاف حمیده داور الملک معلوم و مشهور است و از پیر بهلیم بطریق
اجمال معلوم شده که وی مردی بود در اول فتح اسلام غدا کرده و فتوح بسیار نموده بدجبهه هرات
رسیده و در آنجا فیروزشاهی می نویسد که نام وی پسر سالار مسعود غازی است و وی از غزاة سلطان
محمود غزنوی سیف چون سلطان محمد تغلق به یار بهر آن رفت زیارت وی کرد و بجای و ران قبر وی
صدقات داد و آنکه گویند که وی مرید حواجه معین الحق و الدین است شنبوئی ندارد و در لفظات
ایشان ذکر می نیافته و این بحث علمها که شایع شده است درین نزدیکیها بحث پذیرفته و ام علم و از جمله شایخ

قاضی محسن

ولایت گجرات

است صاحب سکر و ذوق و عشق و محبت و شرب حالت و صلاوة و جگر بیاد و زبان هندی
دارد و دستور قوالان آن دیار است بغایت مطبوع و مشرب و بی تکلف و آثار عشق و وجد از بخان
وی لایع است نقل است که در وقتی که او را دفن میکردند پدر بزرگوار او گوشت کفن از روی او
برداشته نگاهبایی بجانب او می کرد و ازین چشم بکشتا و تبسم کرد و پدر گفت با محمود این چه اداها
مخلان است چنان با چشم بر بست وی در استماعی حال و احمد آباد و در عهد سلطان مظفر

و توقف بلکه تنبذی و تردیدی
یابد و مقدم است از رفتاری که
دارد باز ماند و بر پیش از عالم
نگران گردد و نزدیک است
که رفتا خود را بگذارد و بهمان راه
رود که دیگران می روند باز ندای
از غیب در رسیدایم از این
ساکب پیدا شود و الله اعلم که
آن حکایت نفس شنو و بگو
دیوار راه مرد و باز کرد منزل
نزدیک است گامی چند که عبارت
از انقاس معدوده عمر است
بیش نیست از صعوبت این
راه ترس که بسیاران بدین
راه رفته اند و منزل مقصود رسیده
کس با تودیان نکرده
هم نگویم و باز بجهت دست به
و قدم پیشتر نهاده و هر قدم
این کشاکش در پیش است
تا غالب کدام آید غالب
همان است که هست و الله اعلم
علی امره و لکن اکثر انکس
لا یعلمون بجهت دیگر دارند
و با خدا باشند و نظر از اسوا
حق بردارند که اصل مقامات
انیمت عاقبت بخیر باد
المرساله الحادیة و العشرین
تجدید الذکر فی بیان

حقیقه لشکر

لا اله الا الله محمد رسول الله

باید است که شکر نعمت و از
نعمت است به و وجوهی آنکه
سبب بقای نعمت و مزید
نعمت است و شکر نعمت لازم می آید

بن سلطان محمود در غایت غنا و ثروت و جمعیت ظاهر و باطن که معهود حال اکابر و مشایخ باشد
بود و در حدود ۹۲۰ نفر و تسعایه در قصبه لیس پور که از ولایت گجرات است و وطن اصلی آباء و
بود رفت و ساکن گشت قبر او هم در آن قصبه است رحمه الله علیه از متاخرین مشایخ آن دیار

شیخ حسین الدین

بود و نشاندی علی الاطلاق و جامع کمالات و برکات مسن و محرم تراش مشغول بتدریس علوم
و تصنیف کتب و تربیت و ارشاد طالبان بر اکثر کتب غرض و حواشی و تالیفات هم دارد و در
لباس هم بر وضع عوام آن دیار اکتفا کرده انتساب و اعتقاد وی در تصوف و شیخ محمد غوث بود اگرچه
مریجائی دیگر بود و وفات او در ۹۹۰ هجری و تسعین و تسعایه در محن خانقاه خود آسوده است
تحریر سلطوره و قتی که بقصد زیارت سید کائنات صلی الله علیه و سلم بدان دیار رسید ملاحظاتی وی متوجه
شد و بعضی از کار و اشغال سلسله عالیله قادر به شرف گردید اکنون جانشین او خلف صدق است
شیخ عبد الله موصوف است بعلم و حلم و ریاضت و غربت و همت و عفت و سائر اخلاق درویشان

شیخ علاء الدین

قریشی بکوالیری مشهور است زیرا که توطن او در اول در گوالیار بود و مرید و خلیفه سید محمد گیسو دراز است
و جامع ستیمن علوم ظاهر و باطن چون سید احوال دیر ابنور فراست میدانست مثال ترک دنیا
و انزوا از خلق باو عطا فرمود و تا آخر عمر منزوی بود بحدی که خادم را میفرمود تا کمانه دخا که او به از
خانه بیرون میگرد پیش در می انداخت تا مردم منطقه آبادانی نکنند و آمده مشوش اوقات نشوید مقابر
ایشان میان شهر محمد آباد عرف کالپی واقع است یزار و میترک به

شیخ ابوالفتح علاء الدین قریشی

او نیز مرید و خلیفه سید محمد گیسو دراز است جامع بود میان علم ظاهر و باطن و زیارت حرمین و تبرین
رسیده و کتاب عوارف المعارف را پیش حضرت سید گزرا رانیده و مثال خلافت و اقتدار یافته
او را مصنفات ست مثل تکمیل در نحو و مشاهد در تصوف و غیره قبر او نیز بکالپی است

شیخ سراج سوخت

حافظ قرآن بوده در اوائل حال صحبت مخدوم جانیان سید جلال الدین بخاری پیوسته

نعت را جوید ام شکر فیه و
کرد دوم آنکه شکر که حقیقت
آن عرفان خرم و دشت نیست
ارو ست نتج صفت علم و خرم
نسبت معرفت ست تا این
جود عطا که از مقوله اخلاق
و حال ست با ضمیمه این علم و
معرفت شامل کمال علمی و
گشته جوهر ذات را بیکایک
جامعیت علی گرداند و الا صورت
عمل بمعنی علم و معرفت قالب
روح را ماند و سلسله شکر اگر
چند به نهایت رود آخر متنی
بهین معرفت گردد که بدانند
همه از دست لاله اله اله و لا
خالق سوی الله و لا فاعل
فی الحقیقه غیر الله در خبر آمده
است که داوود پیغمبر علی نبینا
و علیه الصلوٰة و السلام بگو
عزت فریاد بر آورد که یارب
شکر نعمتهای تو چگونه گویم و
منتهای این سلسله چگونه بگو
باشد فرمان آمد یا داوود اذ
عرفت ان ما لم من نعمه یعنی
فقد شکرته فی نعمه حقیقت شکر
و انتهای این سلسله همین قدر
بود که خود را در میان نبیین و
از من دانی بنا و این کاتب
همی و ترک وجود نهاد ماند
نعمتی و ترک وجود چه باشد
که ام هستی و وجود تا نفی آن
نمایند و ترک هند مراد از نفی
همی و ترک وجود یافت نیستی
و در آن حدیث باطل بود چون
ذات و صفات را با هم مثال

و تمامه و صاف و احوال او
باشد دیگر آدمی را در اینجا نمی ماند
آدمی باری کیست که او را نام
وجود ندارد اینی از کتاب می طاف
تفصیل تحقیق معلوم توان
کرد اگر از زبان مردی که گشای
این راه باشد بشنوند آنرا
تا غیری دیگر و نورانی دیگر
باشد و کار گود نشین مگر گردد
باز اگر سعادت مند را با حکم فطرت
در جوهر ذات می این گفته
ایدا نموده باشند تا بی سابقه
تخلّف در باطن نور و بوق و دوا
این پایه از همه بالاتر و محمول
مقصود نزدیک تر باشد اصل
همین است آنکه استعدا قبول
حق در اصل فطرت نهاده اند
هر چه گویند بر عکس افتد و ضد
مقصود اثر آرد و نمودن با آمدن
ذکر صاحب فطرت را سخن
خیندن و با بیگان صحبت
دانش این فایده دهد که آنچه
در استعداد می نهاده و در
فطرت می ایداع نموده اند
از قوت بفعل آرد و موجب
موانع که ستر راه مقصود اند
از پیش بردارد مشکل آنکه با وجود
قابلیت و استعداد در کار
طلب و کوشش نهاده اند که آرزو
مقصود کی سبب طلب مجرّد
هوش و خیال بود اما وجود
حقیقت طلب که شغف
و اشتغاق مطلوب است
چنینی که چندان بوشی غول
شود و ماسوای آن مجرّد

و سالها است ایشان کرده از کثرت عنایت و شفقتی که حضرت مخدوم را با او بوده بعضی امان دیگر
که تکمیل علوم ظاهری کرده بودند رشک بردند حضرت مخدوم را بران اشراف شد فرمود که براج
تا کعبه معظمه را منی بنی زکبیر تحریر می گوید میگویند که از وی کرامات و خوارق عادات بسیار سر بریزند
و در اخفای آن بسیار میگویند **نقل مست** که چون شاه مدار در عهد او از جانب هر مزبکای
تشریف آورده بود طریق او جذب خلایق بوده عوام بسیار برایشان گرد آمدند و شهرتی
عظیم شد و بعضی اوضاع ایشان بر خلاف ظاهر شهرت بود در آن اوان قادر شاه ولد
سلطان محمد که از بنابر سلطان فیروز شاه بوده و بعد از فوت پدر حاکم بود از خیندن شهرت
شاه مدار جهت ملاقات ایشان سوار شد و در اینجا که شاه منور و بود و یحیی خادمان شاه
گفتند که حالا وقت نیست و حکم نیست که خبر تو انیم کرد ظاهر ابا در پیشی خلوت داشته اند تا کام
چنان نمودند که جوگی آمده است شاه با وصیبت دارند قادر شاه بخادمان شاه گفته که ایشان
را بگویند که در شهر ما نباشد و خود برگشته بنزل آمد چون خبر بشا رسید برآمده از آب گذاشتند
و برود عای بد کردند و خادمی را فرمودند که سه روز منتظر باش و خبر او را بیا چون ایشان از
آب گذاشتند آبله بر اعضا قادر شاه پیدا شده او از حرارت آبله بے طاقت شده پیش شیخ
سراج سوخته آمد شیخ پیر من خود را با او داد و مجرد پوشیدن بجاالت اصلی باز آمد و اثری از حرارت
نمانده و چون خادم شاه دید که او بیاض سراج آورده مایوس شده و از آب گذاشته خبر با ایشان رسانید و شاه را
از اینجا متوجه چو پور شد و از اینجا باز گشته بر مکن پور که ضعیفی است در نواحی قنوج آمده و به اینجا بود

شاه بدیع الدین مدار

غریب احوال و عجایب طوار از وی نقل می کنند گویند که وی در مقام صمدیت که از مقامات
سالکان است بود تا و از ده سال طعام نخورده و لباسی که یکبار پوشیده بار دیگر اعیلاج
تجدید غسل او نشده اکثر احوال برقع بر رو کشیده بودی گویند هر که نظر بر جمال او افتادی
بے اختیار سجود کردی سلسله و بسبب کبر سن یا بهمتی دیگر به پنج و شش و اسطه بحضرت
رسالت صلی الله علیه و سلم می پیوند و بعضی مداریان پیو اسطه او را بحضرت منتسب دارند
و بعضی چیزهای دیگر گویند که اصلی ندارد و از دایره فریعت و طریقت خارج است و الله اعلم
قاضی شهاب الدین دولت آبادی در عهد او بود مکتوبی در مردم هست که گویند شاه
مدار از اینجا بجا نب قاضی شهاب الدین نوشته بود و آنچه ذکر شیخ سراج سوخته مسطور
شد از بعضی فاضل کاپی شنیده شده و گفت که این قصه در دیار مشهور است
و مقطوع به و الله تعالی اعلم رحمة الله علی جمیع رجال الله

شیخ سنانی

در ویشی بود صاحب برکت و کشف و کرامت بهر روی بود و با شیخ نور معاصر آورده اند که که روزی در سرا و فرو خواندند که درین مقام قلب نزول خواهد کرد و تهمینه اسباب مجلس کرد و بر شیخ نور التماس کرد که در سر من چنین گفته اند و درین زمانه جزو شما قطب نیست در منزل من بیایند شیخ نور دعوت او را اجابت کرد و در منزل او برفت بعد از خرج شدن طعام قوالان حاضر آمدند همه اکابر و صدور جمع بودند چون قوالان قول برگرفتند صد رهبران برخاست و گفت نامشروع است و روان خند بعد از آن مفتی روان خند همچنین همه منکران سماع رفتند یکی مولانا تاج الدین سیجانی داماد شیخ علاء الحق که مردی دانشمند بودند شش ماه و قوالان را منع کرد فایده نداشت قوالان این بیت برخواندند بلیت

آن سوابق کل که ناز سلطان نیست بس خرابیها کن و بر جان ویران نیست شیخ نور الدین را حطی پدید آمد و ذوقی روی نمود و در سماع خند مولانا تاج الدین بحث آغاز کرد و شیخ جواب داد چون غوغا از جانب مولانا بسیار شد شیخ گفت شد گفت مولانا تاج الدین چندین شوخی مکن مولانا چون در خانه آمد تمام اندام او را بگرفته بود و عود با غلبه

مولانا تقی الدین اودهی

بنایت متقی بود کار و آن بود که کتاب او را دی داشت آنرا می گرفت و در آخر شبانه خانه سر می آمد تمام روز در جای مشغول می بود چون پاره از شب می گذشت بجهان می آمد آورده اند که ابد الان بر مولانا آمد و گفتند که تو میان ما باشی مولانا گفت من بار زن و فرزند دارم باشا بیجان و مانان مرا محبت بر نخواهد آورد آورده اند که مولانا تقی الدین کینزگی خریده بود روزی آن کینزک فرزندان خود را یاد کرد و مولانا شمس را با خود برد و امان داد و روز دیگر چون زن مولانا شمس عتاب غار کرد و قضا را بعد چند گاه آن داه با شوهر و فرزندان بیامد و در پای مولانا افتاد که ما همه بنده شما ایم فرمود که ما همه شما را آزاد کردیم و رحمت الله علیه

شیخ رفعت الدین

پسر بزرگ شیخ نور قطب عالم است بسیار بزرگ و متواضع و منکر صاحب ملت بود شیخ حسام الدین لاکپوری میگوید که اومی گفت و آمد من از سنگ بازار هم کترم وقتی کاتب حروف این حکایت

مکتوبات شیخ
معمول گردد عزیز و نادر افتد که
معدم دنیا باب بود پس چایه
کرد و به وضو بود و آسود
نشستن نیز گنجایش نداشت
بودن به شکل و جلال
مشکل به لاجرم حکم لایه رک
کله لایه رک کله روی بقبله
مقصود باید آورد و گوشه شغل
کرد دست و پائی ز دست بود که
دمی مصلحت دقت بر آید
وقتی بر جاده صدق افتد
قال رسول الله صلی الله علیه
قال و سلم ان لوکم فی الایام
و هر گاه نجات الا فخر ضو الایا
چهل مضمون این حدیث بشارت
مشغون باز گردد که در حدیث
دیگر آمده است که حضرت واجب
البرکات تعالی و تقدس
هر روز در شب ساهی آفریده است
که بکرم خود کرم حقیقی خود روی
آن خاصیت نهاده است که هر چه
در آن ساعت بخوانند میبایند
صدق رسول الله صلی الله علیه
و آله وسلم و موافق مقتضای
جنش مطلب هر چه حاجت است
آسان میبایست و با فضل
آنچه در ذائقه دلت می باشد
و تجربه بار یافتگان حضرت
موافق آن وقت است که اگر کسی
در شب گوشه خانی بخزند
دل و حلاوت وقت و یقین
باطن سر نیاز بر درگاه عزت
بهند و دست سوال بربان
حال یا قال برادر عجب که
در بارگاه قبول بلایا بدخنگ

و در این مقصود ز غرض خلاصه عمار
 اشک تنگ است باقی جمیع
 اوست و بالله التوفیق اصل
 مدعا عرض دعا و سخن بجایست
 وقت بجای دیگر افتاد و مغفرت
 داشت مقصودی دیگر وارد
 عرض انجمنی است که چون جمعی
 از آنحضرت برزده وقت فقرا
 ثابت شده است شکر گذاری
 آنرا بعد از ملازمت دعای خیر
 چنان خیال کرده شده است
 که در ضمن بعضی عرائض که بخدمت
 ارسال میداد گاهی سخته که
 متضمن معنی خیر اندیشی و خیر
 طلبی بود می نوشته باشد و وقت
 همزبانی و لذت صحبت روحانی
 بحاضران مجلس گرامی بگیرد و نیز
 بحکم عادت و ارادت چنان
 نشسته که گاه گاهی این
 ریزه را که آنرا قلم نامند بر دست
 این حقیر جریان میدهند و از
 آنکه لایق روزگار اصحابی لائق
 حال این حقیر بود حرفی سرزنش
 اگر در آشنائی آن حرف آشنا
 مرز در پی سعادت و قبول
 اما بشرط ستر و کتمان پاسخ در
 پرده بماند قدم از جا نهد طلب
 بیرون نیفتد اول بجهت آنکه
 این حقیر راجع مرتبه آنکه در ملازمت
 نصیحت بکنشاید حقیقت گوئی
 بنیاد نهد دیگر بسبب آنکه طبیعت
 قلم طیفانی نهاده اند تا ادب
 سر بر نهد و غنیزنده از آن چه
 فیه در چه دادی افتد و این
 روزگار که ما یلیم خود نزد فقرای

شیخ انور رحمته الله علیه

میر سید اشرف سنائی

پسر خود شیخ نورست بزرگ بود و سخن گوشتقدان را فریب کردی و برای فقرافروغ کردی و خورانییدی و خود نخوردی
 شیخ حسام الدین در مکتوبات خودی نویسد که رفندی مخدوم زاده شیخ انور را پرسیدم که عشق چه باشد فرمود
 مردمان که چشم فراد کرده می نگرند آن می بینند که دوست می آید یا خیال دوست یا پیام دوست و گزین چشم را بی چشمی کشانند

او را سید شرف جهانگیر گویند از کمالان ست صاحب کرامات و تصرفات در سیاحت با امیر سید علی جلانی
 قدس سره رفیق بود عاقبت بجانب هندوستان افتاد و در حلقه ارادت شیخ علاء الحق در آمد و او پیش از
 ارادت مقامات عالی از کشف و کرامات حاصل بود و در حقایق و توحید بخمان عالی دارد و او را مکتوبات است
 مشتمل تحقیقات غریبه با قاضی شهاب لدین دولت آبادی معاصر بود غالباً قاضی از وی تحقیق
 بحث ایمان فرعون که در فصوص اشارتی بدان واقع شده است کرده بود و آورده درین باب بوی مکتوبی نوشت
 قبر آدیر کی از قریات جنوب است که او را کچو گزیند بسی مقام بغیض است و در میان حوض واقع شده نام
 سید دران دیار در دفع جن بغایت مؤثر است و او را ملفوظات است که یکی از مریدان او جمع کرده
 مکتوب است و دوم برادر اعز او شد جامع العلوم قاضی شهاب لدین نور الدین تعالی قلبه
 با نور الیقین دعا و درویشان و ثنای بر کیشانه از درویش اشرف قبول فرمایند نامه که منبج بعضی از سخنان
 بود رسید و تفسیری که از بحث فصوص حکم به نسبت فرعون تقاضا کرده اند بوصول انجامید نباید
 و آنست که در فصوص که از نسبت او سخن فتاده ده جا آورده اند که بدلائل عشره اشتهار دارد مشککترین
 مقامات و غفلت ترین مقدمات وی آنست که بسیار شلجان درینجا پیچیده اند و سخن باصل بحث
 نرسانیده اند حضرت شیخ رضی الله عنه میگوید که فرعون را میگویند که ایمان باس دارد یا ندارد چه
 ایمان باس باطلاع احوال و در خیمه و استطلاع نکال اخروی می باشد و پرا بنود چه و
 از سبب غرق و تخریب مستغرق ایمان آورد و کما جانی القیصری لما کان ایمان فرعون فی البحر
 رائی طریقاً و نهاده اسعاج علیها بنو اسرائیل قبل الغرغرة و قبل ظهور احکام الآخرة ما یشاهد الناس
 عند الغرغرة جل ایمان صحیحاً معتدلاً فان ایمان بالغیب لانه کان قبل الغرغرة لا بمعانیته هذا بل لآخرة
 کما هو شان ایمان البأس فمن یؤمن عند القتل من الکفار فهو صحیح من غیر خلاف و فی الفصوص
 قتالت فرعون فی حق موسی انه قرع عین لی و لک فیه قرع عینها بالکمال الذی حصل بها کما قلنا

شیخ العارفین

وكان قرة لفرعون بالايان الذي اعطاه الله عند الغرق قبضه طاهر امهر ليس فيه من الجبث لانه قبضه
عند ايمانه قبل ان يكتسب شيئا من الآثام والاسلام يحب قبله وجعله آية على عنانية سبحانه لمن شأ حتى لا يياس
احد من رحمة الله تعالى لايياس من روح الله الا القوم الكافرون فلو كان فرعون ممن يياس باور
الى الايمان فكان موسى عليه السلام ما قالت امرأة فرعون فانه قرة عين لي ولك لا تقتلوه عسى ان ينفعنا
قوله الآن وقد عصيت قبل وكنت من المفسدين اميمنت الآن وقد كنت من العاصيين المفسدين
من قبل لو كان من العتاب عند توبته الى الحق والايان به ولا يثا في صوته ايمانه وما جاء من قوله يقدم قومه
يوم القيمة فادروهم النار ويؤس لورد المورود الضمير للقوم اللعينة ودخول النار لا يثا في الايمان
وليس لكفر فرعون بعدي ايمانه نص صحيح وما جاء فيه كان حكاية عما قبل ايمانه وقائدة ايمانه على تقدير
التغيب عدم الخلود في النار والتغيب بالظلم في حقوق العباد وما لا يرفع بالاسلام فلا ينكر
على الشيخ فيما قاله مع انه ما مور بهذا القول اذ جميع ما في الكتاب مسطور بامر الرسول صلى الله عليه
وسلم فهو معذور كما ان المنكر المعذور معذوره قوله جعله آية على عنانية اشارة الى قوله فاليوم نجيتك
بدنك من العذاب بوجود الايمان اصادرك بعد العصيان والله تعالى اعلم بالسر من كل من
وكافر خبيد ان برادر قدوده علمي روزگار وزبده فضل او هر ديار است اما بغنايت الهي وحمایت
ناقنا هي واز التفات اين طائفه عليه وتوجهات اين زمره نبيه فزني از مشرب صوفيه وطربي
از منصب باطنيه دارد و اين را اذ على ترين دولت واحرى ترين رفعت تصور کند که بی عنایت
از لیه و رعایت لم پزیه کسی بدین شرف مشرف نمی گردد و ذلک فضل الیه یوتیه من یشاء و تبه این
مشرب وجه این منصب شمه از امام احمد غزالی رحمة الله علیه استه شود که میفرماید من لم یکن له
نصيب من هذا العلم اخاف علیه من سوء الخاتمة واد فی نصیب منه التصديق والتسليم لا بل التحقيق
و بر آمدن از ورطه دریائی شرک خفی جز بپیشگیری این عقیده امکان ندارد و برخی از اذکار معمول مثل
چشت گفته آید معمول دارند آنچه از آثار دمی نمودار شود بنویسد تا بمطابق او بر نمودار چمن و لوار
شیطان اقبال و اهل گفته آید نشاء الله چون در ایام معدود بهم التقایافته شود معارف مطلوبه
و عوارف موهوبه در میان نهاده آید جناب نتیجه المشلخ شیخ رضی که مصحوبانه تشریف برده اند
غالباً برخی از این مجتهد خود بسلطان ابراهیم ضاعف اقتداره عرضه خواهند کرد و توقع از مکارم
اخلاق برادرانه آنکه هما اکن مقتضای ادخال اسرور فی قلب المؤمن کالبهر و سایر العبادات
کالقطر بممتنان من غیرت قداده فی سبیل المجرم المجهده من النار رسمی در رعایت و یرغ نخواهند فرمود

این وقت سخن احکام اسلام
و شریعت گفتن حکم خایق و اهل
توحید گرفته است بلکه خلط
از ان ست فرقه دایمیه زبان
اهل شریعت اند لعود باه
من اهل و الطیان و نال
الله العافیه دیگر چه گوید
الرساله الثانيه و المشرو
تحاف الاجته ببيان
حديث المحبة
لا اله الا الله محمد رسول الله
الهم اني اسالك جنك حب
من يحبك و حب على يقرني
ايك و ستاد و ستادان و
و محبوب محبوبان که مصد جميع
كلم و نصح تمام مراد حکم ست
صلى الله عليه وآله وسلم باين
كلمه جامدا شارتي بمقتضى حقيقة
و طريق وصول بدان کرده
است فقره اول خود عین مقصود
است و اما که مراد محبت ذاتي
است که مطلق ست از قيود
صفات و افعال و انجذاب
خاص ست با حريت ذات
و الامت من طبعه ست حتما
بطلب سوال چيست و فقره
ثاني اشارت ست با قرب
طرق تحصيل آن مطلوب چه
محبت مردان خداست که
بجست از خود هي شده و از
قيد هستي بلاده و بخت بائي گشته
اند فطاهر دالطن ايشان بنو
الهي رنده و مشکوة مصباح
ذات گشته يا عين محبت است

که در کارش زنده دست چای	گر بر آید کاری از دست کسی
کار او نمود و بود کار خدا می	کار باید کرد کان از روی دل

مکتوبات شیخ

یا مسلم آن چنان راه میگیرد
سعی کن که این چنین مروی را
بصفتش نیست بدول تو
جای باشد خود را در باطن
او جای کن اگر او را در دل
تو جای باشد نورانیت دی
در دین ترا نورانی گردانند و تو
حق که دوست یا با دوست
ظلمت زدای آئینه دل
تو گردد اگر ترا در باطن می
جای بود باطن دی عمل
نزدول رحمت ست هر روز
و هر لمحہ نظرات رحمت از
حضرت عزت در انجای افتد
چون ترا در انجای لا یبر تو نظری
بر تو نیز افتد بر اندازد نسبت
محبت و یگانگی که با وی آری
و اگر محبت این مرد را نیز
بر محبت ذاتی حل کنند دور
نباشد چه باشد البته چنین
باید اگر چه عنوان سلطنت
و وسیلگی در بادی انظر دور
تو هم خلاف آن افکنند و
لا حظ صفت اطلاق و قید
فرقی در میان نهد ولیکن در
حقیقت عینیت اتحاد است
همین محبت است که با انجا بر
میگردد و تا انجا محبت ذاتی
آمخته نگردد این محبت نسبت
بصل حصول نه پیوند گفته
اند سخت کوه نظری کرد
خدمت مروی رود و سلطنت
نظری آن باشد تحصیل
کمال برای نفس خود کند
سخت بر یک ست این

از انجا که درویشان اطراف روزگار و دل ریشان اکناف دیار نمیده اند که نسبت بفقر جناب ایشان
را سر می صحبتی است ضرورت میگرد که گاه گاه تصدیع اوقات شریفه او می آید معذرو خواهند داشت

شیخ نستح الله او دہی

خلیفہ شیخ صدر الدین حکیم است در او اہل حال از علمای دہلی بود سالہا در مسجد جامع دہلی پائین
مناظرہ می برسد درس و افادت جاد داشت و در آخر مرید شیخ صدر الدین حکیم شد و بسو کلین نظر
مشغول گشت گویند کہ دی ریاضات بسیار کشیده بود ولیکن نفوذ از ان عالم بمشام حال او رسیده
شکایت این حال پیش شیخ برد فرمود کہ ترک تدریس کن و کتابہارا از ملک خود بدرکن او بمشام
کرد مگر کتابی چند کہ بہمت نفاست و لطافت موسوم بود او نیز خود نگاہ داشت ہنوز فتح باب
معرفت در توقف بود تا بقیہ کتب را نیز از خود جدا کرد و او را دیدند کہ بر لبک بی نشستہ اجزا را
نشست و آب از چشم او میرفت تالوح ضمیرش از نقشش با سومی پاک شد و در بدل آن علم
باطن ثبت یافت و شیخ قاسم او دہی و ہلوی او مریدان او ست رسالہ وار دہمی با او اب السالکین
رحمۃ اللہ علیہا در دہی می نویسد درویشان مصلحا و تسبیح و شانہ و عصا و مقرآض و سوزن
و ابریق و کاسہ و نمکدان و طشت و آفتابہ و کفش و نعلین کہ بمریدان و یاران میدہند بر یکی
ولالت بر معنی دارد مصلحا دلالت بر استقامت طاعت و عبادات میکند تسبیح دلالت میکند
بر جمیع یعنی خواطر پریشان و متفرق کہ مزاحم وقت او بود و جمیع رو نمود و یک خطہ گشت چنانچہ
و انہائی متفرق جمع شدہ است شانہ نشان خیر است یعنی شراذوی دفع شود و عصا دلالت میکند
بر آنکہ تکیہ و اعتماد و ثقہ بہبران کی باید کہ و احادیثی ست مقرآض دلالت میکند بر قطع علایق و تقصیر
آمال سوزن دلالت میکند بر پیوند صورت و معنی اما سوزن را بی رشته ندہند بلست سوزن
بر رشته از پی پیوند آن بدو این بدوست حاجت مند بہ ابریق و کاسہ دلالت میکند بر حایت
فقراد ہمانان بنانی و آبی نمکدان و طشت و آفتابہ دلالت میکند بر کندوری یعنی کندوری پر
حوالہ او شد و کفش و نعلین دلالت میکند بر ثبات خدم و اگر شانہ کسی دہند باید کہ بر ہنہ ندہند
بلکہ در جامہ یا کاغذی پوشیدہ بدہند کہ آلت مفارقت است و چون کار و کسی دہند باید کہ
و رنیا م کرده بدہند و خر پزہ و یا گوشتی ہمراہ او کنند و تسبیح و ابریق و مثل آن آب پر کرده بدہند
و چون شانہ در شانہ دان کنند جانبہ انہائی باریک و ن شانہ دان کنند کہ در کار جدائی
موسے ابلغ است یعنی چون سبب تفرق و جدائی است دور تر باشد بہتر است

مسعود دیک

از اقربائی سلطان فیروز است نام اصل او شیرخان بدقی در لباس اغنیاء اهل دولت بود و ناگاه چنانچه
از جذبات حق گریبان گیر حال او شد و بخدمت درویشان در حلقه صحبت ایشان درآمده مرید شیخ
زکن الدین ابن شیخ شهاب الدین امام شد بنحایت حالت سکر داشت و می آزمستان باو و وحدت و خم
شکنان نخانه حقیقت است سخن مستانه میگوید در سلسله حشمتیه بحکم چندی اسرار حقیقت را فاش نموده
و مستی نموده که او کرده بگویند اشک و بجدی گرم بود که اگر بدست یکی می افتاد می سوخت در علم تصوف
و توحید تصنیفات بسیار دارد و تصنیفی دارد سببی به تمیذات بطریق تمیذات عین القضاات همانی بسیاری
از حقائق و دقائق در اینجا مندرج و دیوان اشعار دارد و قصائد و غزل و باقی اقسام سخن همه اینجا
است اکثر قصائد و اشعار را میسر در اجواب گفته اگر چه در بعضی مواضع طریقه شاعری نامرعی مانده
اما بعضی سخنان متین شاعرانه نیز آمده و تصنیفی دیگر دارد مسمی بمرآة العارفين میگوید بیت مانسوخ محمد مرسل
فتاده ایم: زیرا که هر وی است بدین نسخه نبی: قبر او در مقبره پیراوست قریب مقام حرم قطب الدین
در لادوسرای بسیار مجرمانه و غریبانه نهفته است قدس لیس در دیباچه کتاب مرآة العارفين میگوید
لسان وقت ناطق است و عین غیب شایدها غائبان حاضریم و حاضران غائب از انروی که ما نمیم
پیدانه ایم و از انروی که ما مانده ایم هویدا ایم اگر کشف رموز عیب جوئی ما را ما گویی این حرفت
که ظروف اشارت و نقاطی است که نکاتش اسرار است بیاضی است که چشم دل سودا یزد
و سودا دیست که در دماغ سودا انگیزد و نوریت دیده افروز و ناریست پرده
سوز ما شجر اخضر طوریم که نار نمائے آن نوریم نورش بر ما تافته و ظلمت از ما
شتافیه و آرایه ما یافیه و با از ما می گوید و شمارا بی شاخ و برگ نیست باز کن و خود را محرم باز کن
اینجا صورتیست در آئینه کشف متجلی و عروسیست بجلیه متجلی آیین جلوه مرآة العارفين است بشناس
گرت چشم یقین است نیست مطلع کتاب مرآة العارفين همین فقرات در دلالت بفضل و کمال او کافی
است و ترتیب کتاب بر چهارده کشف کرده و در کشف رابع عشر بیان روح کرده است و الحق آن
مقدار معارف دین باب که درین کتاب کرده است در کتاب دیگر کمتر است لکن شفا المربع عشر
فی بیان حقیقه الروح بدانکه خداوند تعالی سر روح را از همه ممکنات پوشیده است و با دراک عقلی و
احساس بصری او را کس ندانسته و ندیده قل الروح من امر ربی بر اثبات وجودش اقرار است و ما
او تیمم من العلم از طلب شهودش انکار روح اگر چه با نادر پیدا است اما عقل از ادراک همیشه شیدا است
سخن در ایستاد باریت او حراست که او در احد و مقدار کلام مستحقان گویند که شناخت روح
بوج است تا نوح نقاب جمال عزت بر انگیزد و در شمع عقل نور معرفتش در دیگر و روح حقیقت نسا نیست
اما قال اشاعر و کنت بالروح لا با جسم انسا ماناچه و صورت رحا نیست انسا خلق آدم علی

سخن بفهم عاشقان صفات
نه آید یافت این معنی جز
در مرتبه عشق مفرط که مستلزم
فنا کلی است ممکن نباشد
کمال حقیقی همین است
و کمال است دیگر که ناظر
در جانب وجود و هستی است
در جنب آن محسوس
و اگر باشد تابع آن خواهد بود
و اگر نباشد نیز غم نیست مصلح
گوهر حقیقت او در این حاجت
بیان جنب من بجهت نیست و
حب عمل یقینی الیک این مقام
سلوک و توسل است و عمل شامل
عمل ظاهر و باطن است
عمل باطن همان محبت
ست صمد از آن محبت ذاتی است
پس مال این کلمه نیز بضمون و کلام
اولی راجع آید غایتش تنزل کرد
و خود را شایسته محبت وی ندید
یعنی اگر ترا نتوانیم یافت دوست
داشت باری بجهت محبت تو گرفتار
باشیم و فرق عبارت و ادای
معنی بیش نیست الامت محبت
و محبت می نظرمال معنی کی آید
و اگر بحقیقت رفته و بذوق
در اختیار آنچه پدید است و بدان
نشان توان داد همین محبت
و محبوب در پرده غیب است
عجب در هیچ جا به خطای غیر
اینجا ذوق یافت است نه یافت
پس اگر چیزی نخواهد بود متعلق
محبت خواهد بود این سخن عالی
و قتی دایره رجوع بوجدان باید کرد
که ادراک عقل بفهم آن به تمام

کمال نیرسانست بیان حجت
عمل بقیرینی الیکالینجا فایده
بخاطر رسیده که در سلسله علیقه
بنام کار بر سه طریق قرار داده اند
اول طریق توجیه و مراقبه منی چون
و بچگونگی که از اسم مبارک الله
مفهوم میگردد و بی توسل عبارت
عربی و فارسی و غیره ملاحظه نمایند
و جمیع مدارک و قوی بدان متوجه
شوند تا آنکه تکلف از میان بر
خیزد و دوام آگاهی است و بدو
به فنای فنا کشد و دوم طریق رابطه
و آن توجیه بصوت پرست که
فانی فی الله باقی بالدر شده
چنانکه غیبت و بخودی روی
نمایند و صورت آن بر رخ داناکه
جست اسفل اوست از نظر سادها
گردود و بر شهنوازات حضور
حق که جانب علو اوست بشکند
سیوم طریق ذکر لا اله الا الله بطریق
خفیه که جامع معنی نفی و اثبات است
طریق اول اعلی طرق است حصول
آن پیش از تصرف جذب و در وجود
سالک تغذری دارد و دوم که
طریق رابطه است اقرب طرق و
منشأ ظهور عجایب غرائب است
و حقیقت رابطه همان رابطه حجت
است و حفظ صورت از لوازم آن
ولیکن در ضمن وی اسرار است
شگرف است و طریق سیوم حکم
و اساس کار وی حکم است و
درین حدیث اشارتی که برین سه
طریق میتوان یافت اسالک
چنانکه شارت بطریق اول است
که طریق توجیه و مراقبه است

صورت او نور است از جمال بوبیت تافته هر آینه که قابل قبول آن آید آنحال بخود یافته هم از ان سخن
در و ممنوع است که او از عالم صانع است نه از جنس مصنوع است افشار سرالر بوبیت کفر آبی عزیز در
آینه وجهی که از مشاهد می نماید آینه را حقیقت است و مشاهد را صورت همچنان روح وجهی است
از جمال حانیت در آینه انسایت هر که از وجه آن جمال نگرد و راهی بقدم برود هر که از وجه آینه نظر
کند و انشال از لوث حدوث ترکین اینجا حدوث عبارت از ظهور اوست در حدوث چنانچه صورت مشاهد
در آینه اتی عزیز و در هیچ چیز چندان اختلاف نیست که در روح است هر که گوید او عرض است و چشم
شش مرض است و هر که را ظن است که او جسم است او محروم از ان قسم است و هر که یقین است که او
جوهر است او را گوش دل چون حلقه بر دست آید هر که بروی و سمت این اسامی نمی نهند عجز معرفش
خبر از معرفش بمیدد العجز عن درک لا دراک دراک انگشت بهر چه نمی او آن نیست که اقال
بعض الصوفیه الروح لطیفه کسری من المدالی اماکن متفرقه لا یعبر عنه بکثر من موجود او باده است نه جام
او قمر است نه غام محققان گویند روح را دو اعتبار است سراجی و زجاجی هر که از او تعبیری عبارت کرده
است و از کشف اشارتی آورده از روح زجاجیست نه از روح سراجی محققان گویند در پیش یک
سراج الله نور السموات و الارض هزار در هزار زجاج است که در تمایفه عکس کسیر سراج است
تعدد در روح باعتبار زجاج بودن و باعتبار سراج حدوث و نیز بدین وجه است مصرع
هست این هزار آینه و آفتاب یک این صورت تافته اوست در زجاج که بر قدر صفائی عمل ظاهر
میگردد نباتی و حیوانی و انسانی چنانکه آفتاب از مشرق در تابد زمین از وسطه تا شیر یا بدی کی سایه که بعد
حائل بود دیگر اثر که بی حائل نازل بود و دیگر عکس محل صفا آنرا قابل بود اگر چه این آثار یکدیگر متفاوت
باشند اما در وحدت آفتاب تفاوتی نیارند پس روح نباتی همچون ظل بود که حائل دارد و روح حیوانی
چون حرور بود که بی حال سر بر آرد و روح انسانی چون عکس که از روی صفائی محل از عین آفتاب
پرو برسد آرد و آن سریست بزرگای عزیز عکس در نظر تحقیق عین شخص است که آنرا از خود نور می
نیست و جزو بدن و وجه ظهوری نه حرکت و سکونت عکس شخص است چنانکه عکس را تعین وجود است همچنان
عین را بعکس مشهور است اگر عکس عین شخص نبودی انا الحق و سبحانی چه وجه رونموی می اگر در خاطرت آید
که روح انسانی نیز متفاوت است گوئیم این تفاوت نیز در قابل است نه در فیض آفتاب بر قدر قابلیت
محل جای خور و نماید و جای بزرگ آید چون محل بکلیت صفا یا بدو وجه خود در تابد و این تافته را در مرتبه
اول امر گویند که کل افراد نوع انسان را تساو می است و چون محل صفا پذیرد و منظور حکم ناظر گیرد آنرا
نفخ گویند و نفخت من روحی می نهد پس کل روح ملائکه ازین نظر و وجه امر الله باشد روح انسانی بطور بدید
تصرف صورت تجلی فئات پس نسبت ارواح ملکی با ارواح انسانی چنان باشد که نسبت کواکب با قمر است

قمر از ظهور تفتاوت و بهریتی نام دارد و او را در سیر ترقی است اما کوکب بر یک نور اند و ایشان را بر یک وجه
 ظهور در سیرت اینان تفتاوتی نیست هم از ان از دیدن آفتاب و در نزد ملائکه را نیز ترقی نیست و اما مثلاً
 از مقام معلوم هم از ان از رویت محبوبی که ندید که دیدن آفتاب کوکب را آفت است اما قمر بخود نوری ندارد
 و از خود ظهوری ندارد آینه او آنچه می تابد آفتاب است که از جوشش بتابست او در وجه قبول خود جز آفتاب
 نمی بیند از ان در چهار بالش خلافت در شهر قلب می نشیند اینجا انسان را بایشناخت که او کیست مگر ممکن را
 هم از ان ممکن گویند که او عدم است که قابلیت قبول وجود واجب دارد پس آنچه در او باشد همون باشد
 فهم من فهم اگر چه کسری بر قدر کشف روح اشارتی کرده است و آنرا بعبارتی آورده اما آنکه جامع احوال
 که مبنی از کشف کمال است نیست و اصح عندهی ان الروح تسبی لطف خفی بالذات و الظاهر بالآثار و
 یظهر تصرفه بالصفات السبعة یخلق باکسیر یزول بمفارقة هی صورة بیانیه تصرفه تعالی
 فی العالم لا یلطفه حس لایدر که عقل آبی عزیز هیچ حدی تمام تر روح را ازین نیست یعنی چنانچه خداوند تعالی
 پنهان است بالذات و سیاست بالآثار روح نیز بالذات مستور است باثر حیات مشهوره بتعلق او تصرف
 صفات سبعه را قابل میگردد و بمفارقةش آن تصرف از و زایل میگردد پس وادروی تصرف در جسد
 صورت بیانیه بود مگر تصرفش را در عالم و له المثل لا علی پس قالب نمودی بود از عالم و اعضا در و همچو
 اشیاء و توادر و همچو روحانیات و جسمانیات و روح و جوی از ان جمال و پر توی از ان جلال بل عکس
 از تجلی ذات چنانچه خداوند تعالی درون عالم است و نه بیرون عالم نه متصل
 بدو و نه منفصل از او همچنان روح هر که در خود فرو شود از دوی یک سو شود و بل خود نماید بخود
 او شود آبی عزیز اگر او تعالی وجه ربوبیت که روحش خوانی در مرآت قالب بشریت نمودی معرفت
 مستحیل الوجود بودی اول در آینه انسانیت وجه صفاتش در زانفته پس و باید و در یافته علم او از وجه
 علم و ارادت او از وجه ارادت و قدرت او از وجه قدرت و حیات او از وجه حیات و سمع او از وجه
 سمع و تبصر او از وجه تبصر و کلام او از وجه کلام اینجا عرف ربی بر نی همان ذوق دارد که من عرف
 نفسه فعت عرف ربه که حقیقت انبان صورت رحان است پس معرفتش معرفت حق را بتیانست بل
 در نظر تحقیق این عین نیست اما روح را تجلیات است در هر تجلی او را وجهی است و او بهر وجه تجلی لبعالی که مبداء
 و معادش خوانند و صوفیه را در ان بسی لطائف و نکاتست بدانکه مبداء عبارت است از سر و روح که وجه
 رب سبحوت در کمال ان نیست این را علم قوت گویند چنانکه قوت تنویر در آفتاب معادش اشارت
 بتفاوت آن وجه در مریای توالب ظهور از مراتب است اول بر صفت قلب بود و این همچنان است که در
 آینه قمریت هلال از وجه آفتاب چون محل بکلیت صفا پذیرد و عکس صفت شخص گردد و هلال در آینه
 قمریت بدر شود و شمس بر قدر قمرانید مایل کمال است و آوردن روح از مبداء و در معادش از جهت

و حجت من بیک بطریق رابط و حب
 عمل یقربنی الیک بطریق فکر و محبت
 در همه جا معتبر است پس اصل محبت
 باشد اللهم انی اسألك حبک و
 حب من یحبک حب عمل یقربنی
 الیک ثمه حدیث اینست جعل
 حبک حباً لی من نفعی الی و مالی
 و من المار بالبارد الی العطشان
 اللهم از قنا علم شریفی میخواهد
 بود آنکه جریان سنت الهی است
 که مصلحت بنزل قصصی در است
 مرشد کامل او محالات غایت
 و وجود مرشد کامل لا یسما در آخر
 زبان اعز من الکبریا للاحر
 داشته اند و احوال چنین است که
 گفته اند الا آنکه پروردگار تعالی
 بر همه چیز قادر است آخر زمان و
 اول آن را بجا بر است و
 فیض حق را القطار نیست بلکه
 پیغمبر اصلی الصلوة علیه آله و سلم
 انظافانه نایبند باید بود که حق
 محمدی را دور است مثل دور
 فلکی و نهایت هر دور مانا که بر
 صد سال که ان المبعث لهذا
 الائمة علی راس کل مائة سنة من
 یجد و امر دینها هر که کار می برد
 بر آید که سبب تقوی و تجدید و توحید
 این امر گردد و از هر وادی که باشد
 داخل این ایشات است و علماء
 و مشائخ و ائمه و حکام و غیر هم همه
 مصدوق این غنوان اند و عظم
 امور در بنیال رشاد و هدایت
 است و تجدید و توحید احکام است
 بالاخر ازین کاری که مشرقات
 ابدی دولت سرمدی گردید است

قل نه سبیل ادعوالی الله
 بصیرة انا ومن المعنی وسمان
 وانا من الشکرین عجب آنکه
 بعد از وجود ظهور انجین ذاکم
 کسی باشد که قدر این نعمت شناسد
 و شکر آن بجا آرد فیصل به کثیر است
 به کثیر است جمله عالم زین سبب
 گمراه شده که کسی را بهال حق
 آگاه شده و در و تر پایدین باب
 تسلیم و اذعان قبول است مگر
 این نیز تنها شد خوف خسارت
 دنیا و آخرت و دعاست عاقبت
 و سوء خاتمت است عجب از معانی
 طالبان خود چه گویم که بعد از شنیدن
 خبر ظهور اثر و اعید دریافت این
 سعادت و باعث عشق و محبت
 از باطنش سر بر نهد و قدم صدق
 در راه طلب نهاده ولی عشق
 و صابر بود مگر سنگ است به عشق
 تا به سوری هزار فرسنگ است
 درین زمان که ائمه حادی عشرت
 نوری جدید از مشرق ولایت
 و هدایت میتا بدیشک درینجا
 سری از اسرار الهی میسرست
 که توقف و انکار را در اینجا
 مجال تنگست و دلالت حقانیت
 و ظهور نورانیت لازم و رایج است
 و محیی اطمینان کرد نظر تربیت
 و حوزه تصرف و عنایت این نظر
 حق مشغول اند و کشف حقیقت
 حال استغراق در شهادت
 ایشان در ذکر الهی ظهور انوار
 اسرار و کرمات و حیل و توفیق
 استنار و روشن آب
 در زمین ۱۲ صراح

ظهور آن جمال ست پس بعد از روح ازلیت باشد و جمال ابدیت و معادش ظهور او در مریای قوالب شریعت
 کفر و ایمان و سعادت و خذلان هم بدین وجه است او را و طلب کمال سری است در ادوار نبوت و ظهور
 ولایت چنانکه سرایان نور شمس در قمر از ولایت تا بدیریت در این سیمه دوار و اظوار معادش است چون
 انطوای آن نور بسزوات آید چنانچه قمر را به شمس محاق روی نماید تا بکلی شمس شود و قمر پدید نه و شمس انجم
 نظیر نه کل غشی باک الا وجه پس معاد عبارت از رویت و آن ظهور وجه ازلیت است در صورت
 ابدیت حدوت عبارت از درجات آن ظهور است ازینجا روشن گردد که بر هر فرد از کل مطالع همان
 نور است این درویش در معنی گوید **سید** که از خودی خویش برون آئی تو به در پرده توحید
 درون آئی تو به دراز روش چون و چرا بر گذری به از خود شده بی چرا و چون آئی تو به

سیدید الله رحمة الله علیه

نبیره میر سید محمد کیسود را از و خلیفه اوست مشرب عشق و محبت بروی غالب بود **نقل** است که وی خورد
 بود روزی سید طایفه خود را از برای مسج بر آورد و نهاده بود که سیدید الله آمد و چنانچه عادت اطفالی باشد
 طایفه را بر دشت بر سر خود نهاده و سید فرمود ترا این خلعت مبارک باشد الحمد لله امانت باهل خود رسید بعد
 از آن هر که را بریدی قبول کردی انابت بسیدید الله فرمودی و تربیت و تلقین کرد خود نمودی گویند
 که سیدید الله را با زنی ابتلائی محبتی واقع شده بود مدتی محبت او در لباس کتم و عفاف مستور بود
 آخر آن زن را در جبال عقد خود در آورد و وقت سحر جرب تعانی که درین دیار است عروس را جلوه
 میدادند و آنکه نظر سیدید الله بر جمال او افتاد یکی ذوقی و حالتی او را دست داد آهی بر کشید و جان بحق
 تسلیم کرد و عروس در محف نشست و او را در کنار گرفت تا وقت وصول بمنزل او نیز تمام شده بود هر دو
 را بهلومی یکدیگر در قبر کردند رحمة الله علیهما -

شیخ پیاره

میر سیدید الله است و تربیت از میر سید محمد کیسود را یافته گویند که وی در اول که بخدمت میر سید رسید
 که درویش جامی عاشق بوده او از اظهار آن حجاب کرد و تکلف نمود و عرض داشت که و که بنده برای
 عشق آنوختن بخدمت ایشان رسید است من عشق چه دایم که چه باشد فرمود مقصود امتحان حال و
 دانستن کیفیت مشرب تست اگر بدین باب اقوا فتاده است بگو و حجاب مکن عرض نمود که من وقتی
 بر بنده زنی نگران بودم و هیچ حیل وصال او دست ندادمی زنا را بستم و به بتخانه که او به پیش می آمد
 رفتم تا او را به بنیم سید او را در کنار گرفت و گفت عالی بهی چون تو دیگر گویا بگویم که او را طریق محبت خدا

بیاورم این کار عالی بهمانست عزیز تر از ایامان دیگر چه چیز خواهد بود تو آنرا صرف راه محبت کردی اکنون ترا عشق حقیقی درآموزم آوراد و جبهه شیخ فریدالدین شکر گنج که داخل روضه قطب لدین بختیار است قدس سره را بعینیات متوالیه فرمود و قابل انعکاس انوار معرفت گردانید بعد از آن باشارت میر میرید رسیدید آمد شد و کار کرد و بکمال رسید

شاه جلال

گجراتی مرید شیخ پیراه است از کمالان وقت بود صاحب تصرف و کرامت و ظاهر و باطن مرتبه عظیم و شانی رفیع داشت گویند که وی باصل از ولایت گجرات است و در گور بنگاله تبحر شستی و حکم کردی چنانچه باستان بنشینند و حکم کنند باو شاه گور او را شهید کرد از جهت توهم و دغدغه که بقول غرض گویان بخاطر او راه یافت نقل است که چون قاتلان در خانقاه او درآمدند و بنیاد خوئری کردند بر هر مریدی که شمشیر میزدند شیخ فرمود یا قهار یا قهار چون تیغ بروی زدند فرمود یا رحمن یا رحمن و همین کلمه جان بحق تسلیم کرد گویند که سر او بر زمین افتاده بود و الله الله می گفت

شیخ محمد ملاوه

او را مصباح العاشقین گویند وی در اوایل مرید شیخ احمد راوی بود و ریاضت مجاهدات و خدمت وی کشیده و در او آخر بصفت شاه جلال گجراتی رسید و نسبت عشق و محبت درست کرد شیخی کامل و صحیح الحال بود و موع بود بوجد و سماع **نقل است** که یکبار سی بحضور او قوالی چیزی میگفت که مشتمل حالت بعد و فراق بود شیخ را حال بجدی کشید که نزدیک بانز باق روح رسید شخصی که بر احوال او اطلاع داشت قوال را فرمود تا چیزی دیگر بگوید که بخیر از حالت قرب وصال بود و بجز نشیندن آن کی تازگی و فرحت در شیخ پیدا شد که گویا از سر نو جانی در قالب و یخند **اصول محیی و الفراق بمیت بد نمازیت فی الشوق حیا و میتا** که ملطف می نواز د که بنایم میکشند زنده می سازد و مرا آن منوخ و باز می کشد **نقل است** که یکی در خانه وی آتش افتاد هر چه از جنس طلا در خانه بود همه سوخت اتفاقا قدری شالی در میان غله بود که بجهت تخم زراعت نگاه داشته بودند آنهم در امان سوخت چون وقت تخم افشاندن رسید کیفیت حال را بادی عرض نمودند که شالی که بجهت تخم نگاه داشته بودند تمام بسوخت چه میفرمایید فرمود تا سوختها را جز تخم سوخته دیگر چه خواهد بود وضوی تجوید کرد و دو گانه بگذارد و بمناجات رفت و گفت خدا افضلا بر ابر بحکمت خویش کار میکردی این بار بدعا بنده خود بمحض قدرت خود کار کن خداوند شالی دهم آتش بر گاشتی که آنرا بسوخت دیگر شالی ندارم حکم گویند که در آن سال در زراعت ایشان در هر

بیرون ست امروز مثل این حلقه و اجتماع ال ذکر در بطاس قلب نباشد و اگر باشد کمتر باشد آنها که داخل اشکار و عمر خلوت اثر اند بقدر استعداد و معرفت خود چیزی دریافته باشند اما میرید در حیرت و تعجب ندان این چیست و از کجاست و چه تحویلیست چرا درون ندارند و ننگ عبارات و اشارت قوم اقدس نشانها میداد و از مردان راه و مرقبان درگاه خبرهای شنیدند همه برای العین میدید و دیده ازان دید که می شنیدند تا آخر اشکار خدا سر کمال مضافه و ن چیست و الله علم و علامه و احکم دعا باید کرد که حق سبحانه و تعالی نقاب تجا باز چهره مقصود بر دارد و موانع دریافت سعادت که عده آن راجع محبت دنیا و قید نفس است سده راه و وسوسه نکرد اندین نظر بهوم خلق و سائر ناس است و صاحب فطرت سلیم خود قبول بر قبول طریق حق و سلوک شیخ انصافی و عمری آن دکل اعظم و انه لیسیر علی من سیره الله علیه علی کل شئی قدیر خلاصه دعا دعاست و نقاد و هر دعا نیست که عاقبت بخیر باد و الرساله الثالثه و العشر و ترک لاختلاط و الجانته عن صحبت له لاختلاط لا اله الا الله محمد رسول الله الم یان الذین آمنوا و اتبع

قلوبهم لذكر الله وانهزل من الحق
الآن وقت آنست که عنان
عزیمت بصوب غریبخانه که
آزاد عرف وطن باوف خوانند
بگردانند و خاطر از او با هم خیالات
فارغ سازند و توهم مضار اثر از
نوعه بالمدنها و توقع منافع
ایجاد را بتقدیر و ارادت پرور
عزاسم بگذارند که هر چه وی بخواهد
و علم ان الامه لو اجتمعت علی ان
ینفعواک الحدیث چند گاه در گوشه
غربت بودن و از صحبت فقرا
مخلوط شدن و بفرکات محبت
ایشان انداختن نیز عالمی
داد قل العدم در همی خوشم
یلعون آخر این اخبار محبت
اخبار جزیرگی آئینه استعداد
و در افتادن از جناب قبول
حاصل چیست و غیر محنت و شد
و بی عزتی و خواری و نفعت چه
اگر حالت اضطراب و محبت پیش
آید و خدا تان ازان نگا دارد
بر آن تقدیر هر چه کند مباح خواهد
بود آخر تقسیم عالم که حکیم مطلق
قرار داده بر بنیوان اندامت
بعضی امر را بعضی فقرا و بعضی
جهال و بعضی علماء و بعضی چنین
و بعضی چنان و علی بن القیاس
و تیر میان این اقسام محبت هیچ
و نقص و کمال نیز بر عاقل خبر
غنی نخواهد بود اکنون بگو که تواند
که ام قتی در بر قسم که از دست
بتقدیر حکیم قدر را طاعتی تسلیم
اگر در قسم حلاکت میدار خود

شالی و در برج بست شمالی را جنس پیش سلطان سکندر که والی عهد بود آوردند و بجهت شکر کرد که در عهد
دولت من بخین خردان اند که هر چه از خدای خواهند می کنند **نقل مست** که وی روزی در سماع بود و
تو اجمعی نمود و رای از رایان آن دیار در آن جا که مجلس سماع بود گذر کرد و بقصد تماشا در ریچه سرور آورد چون
نظرش بر جمال شیخ افتاد و بیوقوف شد و بهندوانی که با وی بودند گفت بگیرید و اگر نه رفتم او را از آن مجلس کشیده
بدر بر و ند بعد از زمانی که بحال خود آمد کیفیت حال را از وی سوال کردند گفت که این مسلمان خدا را در
کنار گرفته میگردد اگر نه مرا بیرون کشیدند می بجانم و رفته بودم و در پائی ادا افتاده و در دین او در آمده
ع عاشق گردید هر که بگویت گذرد و به آری زرد و بام تو میبارد عشق به وفات او در سنه تسعمائیه و قبرا و در
ملاوه است که قصیده است از قنوج و شیخ را میزدان خلفا بسیار بودند و جدیدی محرم سطور

شیخ سعد الله

مرید او بود و زمانی که شیخ در عهد سلطان سکندر درین دیار تشریف آورده بودند مدت ها در خدمت او بود و معنی در دو
محبت و منتقامت از صحبت شریف الکتاب نموده و عم کلان فقیر

شیخ رزق الله

التخلص من شتائی نیز از مریدان اوست شیخ را بوی عنایتی خاص بود و شیخ رزق الله مردی کامل و فاضل و عارف
و از نواد و در کار و از مردم سلف یا و کار بود و جامع فضائل صوری و معنوی و در شرب عشق و محبت و سلامت عقل
و وسعت حوصله و صبر و مصابیت دوام حضور و منتقامت احوال یگانه عصر بود و عمر شریفش به نود و دو رسیده و
معنی ذوق و محبت در و همچنان تازه بود **مصرع** من اگر میر شدم عشق جوانست هنوز به در شان
ایشان درست بود کسیکه بصحبت ایشان میرسد چندان از سخنان معارف آینه و نکات محبت انگیز که اهل موجد
از ذوق را باشد می شنید که مخطوط می شد و در سلامت طبع و طبیعت قلب نقل حکایات مشایخ و تواریخ ملوک بنده
همچو ایشان کم کسی دیده خواهد شد و سخن را نیک باطنیان و لطافت و شیرینی می گفتند و در وقت گفتن سخن محبت
و یا شنیدن ازان بجا و ذوق و حالت لازم حال ایشان بود و سفر کرده و محبت ها اند و خسته و تجربه دیده و در صحبت
غریب و فقر و مشایخ بسیار رسیده و شعر بزان هندی و فارسی دارند و در سالیانی که بزبان هندی گفته چنانچه
پیان جوت نرحمن بسیار مقبول و مشهورانه و نام ایشان در هندی راجن ست و فارسی شتائی و ولادت او
در شتصد و نود و هفت و وفات او بتیاریج بستم شهر زیع الاول سنه نهصد و هشتاد و نه بنده در تیاریج وفات او
گفته است قطعه مخدومی عارف زبان شتائی به وی گفت بوقت نقل شتائی حتم به حقه چه
بتیاریج و فاش نگریست به نوک قلمش همان سخن کرد و رقم به رحمة الله علی جمیع اسلافنا

شیخ ابو الفتح جوینوری

مرید و شاگرد خود است قاضی عبدالمقتر آونیز بر طریق جده خود فاضل و دانشمند بود و بر حکم و حکایت او بدو احوال و افاده علوم مشغول فصیح بود و زبان عربی قصائد و زبان فارسی نیز شعری دارد و او را با قاضی شهاب الدین در اصول کلامیه و فروع فقهیه شهاب و خصوصاً در باب که اگر به مشکلین میگوید شیخ از آنجس میگفت قاضی لطیف است و میرفت و از آنچه وی در بعضی رسائل که درین بحث تألیف کرده و نوشته است و اولاد او بعضی سخنان از وی درین بحث نقل میکنند معلوم می شود که شیخ طریق موالی از طعن و تشنیع خصم غالب بود و تحمل که آنها هم در ایام بحث به سبب از عواض عارض شده باشند یا در آنجا نباشی نیز دست داده باشد و ادرا علم و آدومی مشهور است که در خانه وی زرباریده بود و این حکایت از عوام مردم سموع است و در هیچ ملفوظی که خلفای او تصنیف کرده اند موجود نیست و اولاد ایشان نیز باین واقعه قائل نمیشوند سواي آنکه شیخ عبدلوی باب که درین زمان انجیل ولاد ایشان است میگوید که شیخ ابو الفتح کتابی از ملفوظات جده خود جمع کرده است و در آنجا نوشته که شنیدم از قاضی شهاب که خلیفه قاضی عبدالمقتر بود و بنی مستیخ نصیر الدین محمود نیز رسیده که میگفت روزی پیش قاضی رفتم و آنروز در خانه او سه فاد گرفته بود و غالباً از قاضی اظهار این معنی نیز واقع شده من بیرون آمدم و بجا سوزش دل پیش در خانه ایشان ایستاده بودم که ده پانزده بست و پنج کافی بر من ببارید گریتم و پیش قاضی بروم و تمامی واقعه عرض داشتم و می در غضب آمد هر چند الحاح کردم که چیزی از آن قبول کند غضب بیشتر شد پس این فی الحقیقه که است شیخ عبدالمقتر را باشد گویند که آن پهلوان از قاضی شهاب معتقدان ایشان با لهامی افرادان خریدند شیخ ابو الفتح اول در دلی بود و واقعه صاحب قران امیر تیمور با بعضی دیگر از اکابر شهر جوینور رفت و قاضی شهاب لدین همدان و اقله اولی بدینجا رفته است و تلایخ و ولادت شیخ ابو الفتح چهاردهم ماه محرم که شین و سبعین و سبعه و ثانی و یوم الجمعه الثالث عشر من ربیع الاول است شمان و شمین و ثمان ماته رحمة الله علیه

شیخ لقی

در کثره مانک پور بود حایک بود حق سبحانه و تعالی او را تقوی و برکت و کرامت عطا نمود و نام او در سعه هوام بغایت مؤخر است خصوصاً در دفع زهر با چنانچه در مار گیران مشهور است

سید شمس الدین طاهر

مرید شیخ نور قطب عالم سیدی بزرگ بود و در ولایت زهتور توطن داشت کبیر السن بود و عمر او بصده و پنجاه سال

شکر گزین و خوش باش کاری کند که اندوی بنهاد و دوستان و دشمنان نه نشود و اصل درین باب است که معقولیت این حکایت یعنی ترک صحبت با غبار گرفتن و بگوشت غریب از زنا شستن و طریقه صبر و قناعت گزیدن و بکار آخرت مشغول گشتن و قسم حسن آن بگویم ظاهر بر هر که ادنی مرتبه عقل دایمان دارد ظاهر است آنچه معجز است درین باب است که این خرف دل نشین گرد و حال شود و بر تبه قین برسد و لمایه الا ایان قلوکم اشارت بدست و این حصول مصانعت و ملازم توفیق الهی است اینجا اگر عاقلی منعش کند و یقین خود قور نیاید چه جای آنکه ترغیب نماید نصیحت و حقیقت را بخین کسی کار گرفته و فایده دهانا نذر من اتبع الذکر و خشی الرحمن بالغیب آن شخص دیگر نهایت اثر نصیحت اندرز و روی جرح و حیرت و توقف و حصول قدس از سکون از حرکات عادی که در مطالب خود دارد نتواند بود و بی نیز اگر این مقدمات را کنار کند و دایم در نظر دارد بجزایان دت آتی که در تقریر مکررات دارد کار می تواند کرد و موقوف بر وقت است که میگویند در بصورت است آتی این وقت همه طالبان راه برسد و زود تر رسد بیا در من خود را مطلق از حلیه اسلام عارض نمی توانی

رسیده بود بجناب خواجه معین الدین چشتی اعتقاد و محبت داشت بدین درازی عمر هیچ گاه در کوچه های اجیر آب
بینی و آب من نینداخت چه جای بول و غائط در شهر بی طهارت نه در آمدی دور در واده شهر سکونت کردی
و اگر در شهر آمدی طهارت کامل کنی چون وضو گران خدی رو بدین رقتی تا مبادا نقص وضو شود

شیخ عجله شطاری

از اول شیخ بزرگوار شهاب الدین سهروردی است سلوک شاکت ظاهر و باطن داشت مرشد وقت خود
بود و در تلقین اذکار و اشغال که مخصوص متعارف سلسله شطاریه است متعین و متفرد بود و گویند که وی
نقاره میزد و نوا میزد که طالبی هست که بیایا تا او را بخنداراه نمایم و چون در مجلس نشست هر سونگام
میکرد و گفت که اینجا تخته سیاه که عبارت از طالب علمان پرشده بی اعتقاد باشند باشد تا سخن خدا گفته
شود و در رساله است مشهور در بیان طریق شطاریه و اذکار و اشغال و مراقبات و در اول رساله
نسب خود تا بحضرت شیخ شهاب الدین سهروردی نیز ذکر میکند و سلسله ارادت دی به پنج واسطه بشیخ
بنجم الدین کبری قدس سره میرسد گویند که چون طالبی پیش او می آمد برای امتحان عقل و هوش و دان بایان
خورش برای وی میفرستاد و کسی را بروی بر میگذاشت تا به بند که وی نان با نان خورش برابر می خورد و یکی
باقی ماند که برابر بخورد این را دلیل بر فراست و هوشیاری می ساخت و چیزی از طریق ذکر و اشغال باطن منفر
و اگر میدید که یکی از دیگری باقی ماند دلیل بر عدم ضبط احوال و بیخبری او میکرد و چیزی از جنس دعوات و
اوراد و آنچه بظاهر تعلق داشته باشد می آموخت و فوات او در سنه و قمر او درون قلعه مند است رحمه الله علیه

شیخ حسام الدین

ماکیوری مرید و خلیفه شیخ نور قطب عالم از اعیان شلخ وقت خود بود عالم بود بعلم شریعت و طریقت و ادرا
لفظها است سیمی برفیق العارفين بعضی از مریدان او جمع کرده است در آنجای نویسد فرمان شد مریدان
نسبت به پیران بنیاد پیوندند از جامه لیکن مرید صادق حقیقی که در گفته پیر و مثل پیوند سفید است بر جامه
سفید که بنشین جامه شده شود هم سفید گردد و بخیان که هر فیض که به پیر رسد برو هم رسد و هم بخوداری
گیرد و کسی که گفته پیر و او برید سیمی و همچو نپوشا است بر جامه سفید که فیض پیر او هم رسد اما او را چنان منع نباشد بخوداری
کم بود در حق مریدان رسمی همین است اگر نیکی انداز ایشان دانند و اگر بدند بدیشان بختند این دولت
اندک نیست همه حال پیرانی یا بد فرمان شد در مجلسی مردمان نشسته بودند ناگاه غوکی جرئت نزدیک
جلسه افتاد مردی دانا بود بکبریت تمام مجلس خنده شده و گفتند از غوک چه ترسیدی گفت از غوک
نی ترسم اما این می ترسم نباید که عقب واری باشد پس اگر در ویشی ناقص سلک مستقیم و صحیح دارد

ساخت و از دایره احکام آن
بیرون نمی توانی بفرستی بنا
روزگار موافقت نمی توانی کرد
دیگر این تذبذب چیست پیکار
چه عصبیت اسلام چه شریعت
دین کجاست چه باشد خیال
کردی که اگر آدمیان در خردان
از عمر بین دنیا داران بوده اند
و پس شاکل افوتی فراموشی که
نقد از دنیا داران و حضرت
آنند چه کم گوشت و فقر آنقدر صفا
دارد که پادشاه جهان نمک گدازد
چون زلف و آستین یار ایستد و حق و نعیم
آخست را خود چه گویند لایق این بزم
... قوت تازگی و میرانی ایمان هم
در سلوک این طریقه و التزام صحبت
صلی است و ایمان و صحبت با
هر روز هست تر و نرسده تر
و بدو روز تر میگردد و آنرا علاج چه
خواهی کرد و غیر ضروری صلی الله علیه
و آله و سلم چه دایما کنم بقول
لا اله الا الله ازین حدیث معلوم
شود که ایمان نوری و کنگی دارد
صدق رسول الله و هو الصادق
المصدوق و نه اشهر و بیان
و این حالت در هر ساعت و وقت
یومی است چه باین عظمی و عظم
و مالک مردم روزگار دارند
در باب در باب تا آینه تا شک
نگزیده است در باب کمال آن
علی قلوبهم ما كانوا یسبون
زیاده چه گوید عاقبت بخیر باشد
و فرزند عزیز نور دیده نور الحق
نور الله قلبه بنور العرفان الا انما
از الله ضیعت خود دعا خواند

از تبرسند که بجنبانیدن و رنجانیدن او به پیران سلسله برنجند فرمان شده نظر گیرید بدون بهتره
بر سر خود مانده چنانکه فشری در میان بچه پیرانش گفت ای فشر از آن کسی فشره باش فشر گفت از آن
تو فشره تان می برگ و فشری می خود و مهار پشانی او بخیه شد فشر در ماند موش را یاد کرد موش پیدا شد و موش
دیگر را جمع آید و مهار فشر بر فشر خلاص یافت یقین میدان که شیران شکاری به بدین راه خواستند
از مویاری به فرمان شد سالک ز ذکر عاشق گردد و از فکر عارف فرمان شد فیض آبی ناگاه رسد و لیکن
بر دل آگاه رسد پس سالک منتظری باید تا از پرده غیب چه کشاید و آن شد فراق کجاست یا دوست یا نورست یا پر تو
اوست فرمان شد درویشی بر درویشی رسید درون خانه برد ناگاه آن درویش گفت الله صاحب خانه آیتنی
بر روی زن خود کشید و پرده کرد زن او را از سر این کار پرسید گفت در آن زمان که او آمده بودم نگاه بود
تو خبر از خود داشت چون الله گفت بیگاه شد با خود باز آمد فرمان شد که بعد از خلافت تا هفت سال فقر
دیدم و فاقه کشیدم چون گرنگی میگرفت آب بخوردم و مشغول می شدم روزی یکی از فرزندان گرسنه
شد بر من آمد و گریه کرد اینقدر از زبان من برآمد مصراع ای عیبا چون تویی همچو
منی را نه بس به پس شخصی یک طبق طعام فرستاد که او هرگز برای چیزی فرستاده بود و دیگری متواضع
چهل من باش فرستاد چندان پشیمانی حاصل شد که از برای چه این مقدار از زبان من بر من آمد بر خود
زجر با کرده خدا فرمان شد که من بیشتر کنایه یاد داشتم چون بیابوس شیخ رسیدم همه آن فراموش خدا ما
علم دارم از آن خود تبر فیم می خواهم اگر کسی خواهد تمام بدایه یعنی سلوک گفته آید فرمود خدمت والد در ابتدا از من
میزبانی نکرده ترک علم کرده است این سخن بقلب عالم رسید فرمود درویش بنحوا بد که در تبع خویش وارد و در آن
بنحوا بد که در تبع خویش بار و پس موافقت که هر دو کار کنند از آن روز باز چیزی گفته می آید اما هیچ نیست
وقت گفتن فهمی شود و گفته می آید و بعد از آن الما بحاله و الرجل بحاله و بودگی و جذب بود که نام الله گفتن
مکن نبود چون الله اکبری گفت بیتابی گشتم بعد یک بعضی مردم فاسوس میخوردند که پسری داشتند و بوانه شد
بعد از آن بقصد ملازمت قطب عالم برآمدم در منزل و خواب می گفتند که من برای شما غم نخورید چون درستی
سوار شدیم درویشی ژنده پوش نیز با سوار چون گشتی از آب برآمد آن درویش در آب فاده کس از حال
او خبردار نشد چون در پنده رسیدم پائی بوس حضرت حاصل کردم دیدم که میان صورت ایشان صورت
آن درویش هیچ فرق نیست راه روانی که ملایک پی اند و دره کشف و کشفی کمینند به فرمان شد
که من در ابتدا در حال هر روز پانزده و سیار قرآن میخوانم بعد از او را و با او شروع میگویم تا نماز حاجت
تمام میشد تفسیر مدار که حاضر میبود اگر جامی معنی تو گفت میشد و تفسیر میدیدم ذوق بسیار حاصل میشد
روزی با تلف آوازه که خوب بخوانی چنانچه باید بخوانی فرمان شد که اگر کسی بتمام تعلیم برسد هم نباید
که تلاوت قرآن ترک نکند الا اقل یک سیاره هر روز بخواند فرمان شد درویش را چاه چیز چایا بدست

در این تعلیم شریک باشد والد
الفرق الرسالة الاربعة عشر
تسبیح بخیر له رفع الضیاع
الحامد بالخوف والرجاء
لا اله الا الله محمد رسول الله
و لا یغنی عن الناس نیکتی فی الاخرة
ایه کرم اشارت میکند آنکه وجود
نفع رساننده بخلق و بکار آینده
ایشان را باینده و در پاره و در
دیکانندگان خود را که مظالم
او خدا باین آتش از دکنه خدا
است ولیکن هر چیز را است
او که سبب اسباب است
یکی احسان بخشن را سبب بیک
دیگر ساخت بیشک نرا که
براه راست برود کردار نیکانند
حاجت کار او در هر دو جهان
بیک بود و خاصه آنکه بصفحه
سینک و کرداری پسندیده زبانی
بر دیگران کند و در رفتار و ادب
گرم تر و در بغلانی خاص از
پیشگاه مخصوص گردد و در
بنزل مقصود بر سر و پهاب
تمام است هرگز بر کس نمیفتد
دلاست عقل نیز بمرین است
نیکی و بدی خداوند که هر نیکی
کند بر گزروی بدی بدید
کافر من گزینان کروت کس
در ایمان طاعت یک نفس
عنائی دیگر اگر کسی کار نیک
کند اگر نیز بناگاه در کار بد
افتد در نورانیت نیکی طاعت
بدی محو گردد اما صدمت
سیلاب بدی بنای خانه

نیکی را در نیندا و این محض
که ما دست بکم عقل آرد
نتوان یافت بسبقت محقق
علی غضبی طغرائی این نشان
پناه بخدا اگر آن نیکی که اصل
و ستون همه نیکی است
و آن ایمان نام است از پناه
در لغت این هنگام از نیکی
های دیگر جز نامی نبود
شخص کرداری آن تن
بیجان و صورت بمعنی شده
کرداری ایمان اثری نیاید
و اگر آرد چندان بکار نیاید
و اگر نیز آید اثر اعتبار است
نیکی باید برگاشت که چون
بی آن اصل اثری آرد
با آن چگونه خواهد بود و با
ایمان گناه هر چند بزرگ بود
امید عفو می هست اعتقاد
نامه مسلمانی چنین نوشته اند
که ایمان اصل و جوهر پذیر بود
و لیکن بصفت نقصان و
نقصان شئی را از حقیقتش
بیرون نبرد الا آنکه از درجه
کمالش برآرد اصل ایمان
تصدیق دل و راست گو
دانستن غیرست هلی الله
علیه و آله و سلم دیگر همه
آثار و ثمرات اوست خود
اگر این بسبقت بحقیقت
حاصل شد شکل کمال
معصیت گردد سر بر نه دل
گردد و اگر گردد و در بر گردد
و در بر دل که حقیقت ایمان
در آید هرگز بیرون نیاید و هرگز

و دو شکسته دین درست و یقین درست پائی شکسته و دل شکسته فرمان خدا طمع مرض و سوال سکران
و مانع موت فرمان شد که دنیا همچون سایه است و آخرت همچو آفتاب هر چند کسی جانب سایه رود گرفتار
نیاید و چون سوئی آفتاب رو سویای خود برابر آورد آن شود فرمان شد که چنان شیون نشوید که گسان طمعین
فرمان خدا میخندند همه کس با شش فرمان شد مرید بعد از ارادت با حریفان کنه نشست بر خا
نکن که از راه برعد و خلل در کار افتد و در دلیز نشیند که مردم شیطان صفت بیایند و از راه ببرند

مولنا جلال الدین مانکیوری رحمه الله علیه

جد شیخ حسام الدین مانکیوری مرید بزرگ عالم و عابد و صابر وقتی بود آورده اند که وی بعد از نماز خفتن
تا زمانی که مردم بیداری بودند بخواب مرفت بعد از آنکه مردم بخواب میرفتند برینخواست تا بامداد نماز کردی
و هر روز چهل و یکبار سوره ایس بخواند از نماز چاشت تعلیم علم دین میکرد و خوردن او از وجه کتابت بود
صحف می نوشت و بدلی میفرستاد و پانصد تنگ بهرگز بی وضو قلم نگرفت و اگر در ولایت وقتی
بعیت نهیب شدی در آن ایام گوشت نخورد و بناید که گوشت از آن مواشی باشد و وی ارادت بشیخ محمد
خلفه شیخ نظام الدین اولیاقدر سل لدر سر داشت و این شیخ محمد در لباس ملوک و صورت اغینا مستور بود
و در صحبت با و شاه می بود آورده اند که وقتی شیخ محمد را مانکیور رسیده بود قاضی شهر با پسرش برای دیدن او
رفتند در خاطر کردند اگر اراکات آرد پس دانیم که او صاحب کشف است شیخ گفت مولنا جلال الدین مدعیان
برای امتحان می آیند باره بنات حاضر آرد چون پاسبوس حاصل کردند آنچه نیت کرده بودند پیش خود حاضر دیدند
شرمنده شدند قاضی التماس کرد که در خانه بنده همان شویید فرمود چهل سال است که طعام از خانه قاضیان
نمی خورم چون دید که قاضی شکسته خاطر میشود فرمود پس شاد و دلوان قضا نانی دارد گفت نذر گفت طعام آن
پسر از ملک خود بکند خواهسم خورد

مولنا خواجه

والد شیخ حسام الدین مانکیوری دانشمند و متقی بود فقر بسیار میکشید وقتی سه فاقه شده بود و شخصی پیش او
برای شفا آمد و پاره زرنیز آورد آن زرنیز را به صاحبش بازگردانیده و او مردم خانه عتاب کردند وقت نماز
شام شد ملک عین الدین در مانکیور فرو آمده بود دعائی می خواند و او را لفظ متشکل شد پرسید درینجا عالمی
هست گفتند محمد و مولنا خواجه دانشمند است طلبید و آن لفظ را حل کرد ملک عین الدین همان مقصد را
زد که آن مستفقت آورده باز یادت جامه و طعام پیش آورد بعد از آن بابل خانه گفت چون با هست کردیم
و مال مشکوک باز گردانیدیم خدای تعالی ما را از وجه حلا اعطا کرد

شیخ کالو

مؤید خلیفه شیخ حسام الدین مانکیوریست نام او شیخ کمال است و شهرت است شیخ کالوسی بزرگ و تلمیذ بود قبر او در کرده است رحمة الله علیه

مولف شیخ

حافظ کنج نشین در مانگ پور بود بسیار می خلق بوی رجوع داشت اگر کسی طعام پیش او آوردی لقمه خوردی و هم بوی دادی اگر مزارعی پیش او آمدی پرسیدی ستوران تو نغزند و گشت تو نیک است شیخ حسام الدین مانکیوری می گوید که ادوی پرسیدم که این چه می پرسید گفت این را از سلوک چه خبر داد علم چه فهم از پرسیدن این چیز بدل او خوش میشود و در خانه خویش نمیکن که خدوم چنین گفت و چنین پرسید رحمة الله علیه

شیخ علی پیرو

پیر ولایت گرات بود می از علما صوفیه موجد است عالم بود معلوم ظاهر و باطن صاحب التصنیفات الالهیة و الایفات الالاهیة تفسیر حجابی که بصفت ایجاز و دقیق موصوف است و تفسیر بقران متزاج داده است از دست و زواریف شرح عوارف نیز از تصنیفات است و شرح دارد بر فصوص که در آن تطبیق ظاهر و باطن کویشود رساله دارد رسمی جاد که التوحید بغایت موجز و منقح و ورائی آنها تصنیفات دیگر نیز دارد رحمة الله تعالی علیه وفات او در سنه و درین رساله در تحریک دلائل عقلیه و براین قطعه و از الزخکوک و اماطه شبهات سخن ببنایت یقین نموده و در اول رساله بعضی آیات و احادیث که اشارتی بآن مطلب عالی دارند ایراد فرموده و میگوید پنده اوله التوحید تزئین عن افئدة المنکرین ظلمات التردید اذ الم غیثم ین یسب لتقلید وری من القرآن الجید فاینما تولوا فثم وجه الله ان العلم مستتر بهم آیات تانی الآفاق و فی انفسهم حتی تبین لهم ان الحق اولم کیف بریک نه علی کل شئی شهید الا انهم فی مرتبه من تقار بهم آلاءه بکل شئی محیط هو الاول و الآخر و الظاهر الباطن و هو بکل شئی علیم و نحن اقرب الیه منکم و لکن لا تبصرون و نحن اقرب الیه من جبل لورید و هو معکم اینا کنتم و ما ریت اذ ریت و لکن انتم رمی بکل شئی بالکذاب و جه کل من علیها فان و یقی وجه ربکف و الجلال و الاکرام الله نور السموات و الارض لا یتو من الاخبار النبویه اصدق کلمه قالها العرب قول لیس مع الاکل شئی باخلاصه باطل و لا یزال البعد یقرب لی بالنوافل حتی جیبته و اذا احببته کنت سمعاً لذلک لیس مع البصر الذی یحضر و الذی نفس محمد پیره لود لیتیم بکل لیس علی الله انی غیر ذلک من الآیات و الاخبار و الجمیع اولو ما فرار من شبهات و متعرفما

گشت هم ابروین در برگشت بنار الفانی لایردانی او صاف که صوفیه گویند قدس الله سرهم بهرین ست رنگ بان صلی است نه عارضی صد که گناه در جنب ایان محمد صلی الله علیه و آله سلم پرکاری نیز در شکل تا اینجا است که این نسبت درست نشد است و بعد از دستی نسبت به شیخ شکل نیست غم ایان باید خورد و دیگر نیست سلطان ثوری را رحمة الله علیه فب هر فب در گریه فذاری گذشت دبا و و او بیارفت گفتند خوش باش که بارگناه برگردت نیست گفت گناه اگر کوپی ست پرکاری نیز در گریه از نیست که ایان سلامت یرم یا نیست ایان چه سلامت بلب گوهر یرم: احسن زری چستی و چالاکي ما: این وزیدن باد رحمت و محبوب صبا می و جابود که غنچه بر سر ده دل را بشکافند گل امید را زاده دارد و در جاکلی از دوبازی شاه با دایان دست و بازوی دیگر خوف است که ضرر نکات آن نهال عیش را خشک و پژمرده گرداند کمی و نیست و غیو نیل و دیگر صفات متضاده بارشما منتشر و صدها این صفت اند که بنده را از انجالی بجای میگرداند و از جای بزم حاصل نمیی شاعر در صوت مجاز فرد آورده است و گفته بیت که لطیف می تواند که بنادم بیکشد: فزنده میسازد ملا آن شیخ و باز هم بیکشد:

شیخ محمد عیسی

از کبار شایخ جوینورست و از صادقان راه خدمت صاحب مقامات علیه احوال سفیه و مومنین متفق علی
دلایند عظمت و کرامت مرید شیخ فتح العباد و بیست و نهم و شیخ احمد عیسی از اکابر دینی است در فرائی که از
آدمان امیر تیمور لصبوب ملی افتاد اکثری از اکابر بجانب جوینور رفتند و او نیز مردان میان بود شیخ محمد عیسی
در آن زمان هفت هشت ساله بود و هم در صغر سن بقیضی سعادت ازلی و استعداد جلی مرید شیخ فتح العبد
و با وجود آن با شجاعت پیردتی پیش ملک علما قاضی شهاب الدین تلذ کرد و شیخ اصول بزودی کتبی
تا بحث امر دارد بتقریب و نوشته است و بعد از فراغ از تحصیل علم ظاهر خدمت شیخ تبصیفه باطن شغل
شد و شغل باطن بروی بغایت استیلا یافت تجدید که میگوند که بر درجه او درختی بود و سالها گذشته که
شیخ را از آن خبر نبود تا روزی بگهای آن درخت بر جای نشست او افتاده بود و پرسید که این برگها از
کجا است آن زمان معلوم کرد که در اینجا درختی بوده است از بسکه سر در مراقبه داشته بود استخوان مهر گردن
او بر آمده بود و زخمندان بسینه رسیده روضه او در جوینورست وفات او در سنه

قاضی شهاب الدین دولت بادی

شهرت او صافش معنی است از شیخ آن اگر چه در زبان او دانشمندان بوده اند که استادان و شریکان
او بوده اما شهرت و قبولی که حق تعالی او را عطا کرد و پیچ کس با از اهل زمان او کم و از تصنیفات او یکی
خواصی کافیه است که در لطافت و متانت بی عدیل واقع شده و هم در حالت حیات او مشهور عالم گشته
و ارشاد در نحو که در وی تمثیل در ضمن تعبیر لازم نموده و ترتیب جدید اختیار فرموده است نیز متنی است
لطیف و متین و بینظیر و قرین و بدیع البیان نیز متنی است در علم بلاغت در اینجا مقید بسبع خنده است
و خبر مواج تفسیر قرآن مجید کرده عبارت فارسی در وی بیان ترکیب معنی فصل و وصل داده است
و در اینجا نیز از برای سبع تکلفی کرده است قابل اختصار و تنقیح و تهذیب است و بر اصول بزودی
تا بحث امر نیز شرحی نوشته و کتب رسائل دیگر نیز دارد فارسی و عربی و در ساله دار و در تقسیم علوم و در صنایع نیز
رساله فارسی دارد و وسیله شعر نیز دارد و این قطعه او که یکی از ملوک در باب طلب جاریه نوشته است
مشهور است قطعه این نفس خاکسار که آتش نزاری است به یاد گشت لالای بی آب کردن است به
یک کس چنان فرست که پابر سر دهند و ریز و بر منی و بکر که در منی است و وفات او در سنه شان و بیست
و شان مایه قبر او در شهر جوینورست قاضی شهاب الدین رساله وار در کسب پنا قبل لسا و در اینجا داد
عقیدت و محبت با اهل بیت نبوت سلام الله علیهم اجمعین و او به سبب سعادت و بموجب نجات وی

راه ایمان همان خوف و جاد و
و بعضی رجاء را مقدم دارند و ترجیح
نمایند که مشعر بانس و محبت بود
و تمسک بذیل رحمت دارد و دیگران
بعکس آن روند که سالک بسبب
تا زیانندیم تر تر رود و کمال پیشگردد
و گویند که مدت حیات خوف
غالب باید چون بیم آخر رسد
رجاء روی نماید سعادت سلوت
اینست با جمله هر دو باید تا کار
کشاید و آنها که خواص در گه
تکرم اند و در شست زدگان نام
تسلیم اند و نویسد شکرت است
حق عالم است و مغرور شو که
خامکان در بیم اند و پیر و دیگر
تعالی حاکم بخیر گرداناد و دنیا
و آخرت از نصیب عافیت عزم
نگذارد که اصل همه نعمتهاست
ست و عافیت بزبان عرف
نام صحت و تندرستی جوینورست
آن سلامت و رانی از تمام
آفتها و گزندها باشد چه دین
جهان و چه در آن عالم غیر فرمود
صلی الله علیه و آله و سلم احب
ینا الی الله العافیة دوست
ترین و بهترین چیزها که از نگاه
حق طلبند عافیت است و گفت
مرعاس بن عبد المطلب ای
عم من بخواد از خدا عافیت که
بهترین چیز است که آنرا نخواهد
و این عبارت در زبان شایخ
در دو استعاره است که اول
بر آن میسر آید بسی خوب است
اللهم اننا نسالک العفو و العافیة
و العافاة الدایمة فی الدنیا

در آخرت آن خواهد بود انشاء الله تعالی باعث تصنیف آن رساله ایچنان گویند که در زمان او سیدی بود که او را سید اجل می گفتند از اکابر وقت بود و لیکن جمال البش از حلیه علم و فضل عاقل بود غالباً قاضی را با وی در بعضی محافل ملوک در تقدیم و تاخیر مجلس نزاعی شده بود و اول قائل شد با فضیلت عالم و تقدیم او بر علوی و عامی بعد از آن بتسویه عالم غیر علوی با علوی غیر عالم آمد و در نیاب رساله نوشت و گفت که حالیه ما محقق تبیین است و علم و شایستگی پس ما را تقدیم ترجیح بر شما ثابت باشد او استاد قاضی شهاب الدین را یعنی از وی ناخوش آمد مزاج حالش از وی سخن گفت قاضی از معنی گزشت و در مناقب سادات و فضیله ایشان رساله نوشت و آنچه گذشته بود اعتذار نمود و بعضی گویند که حضرت سرور کائنات علیه افضل الصلوات اکمل الخیات بنجواب دید که او را ازین معنی تنبیه میفرماید و بر استقامت سید اجل مذکور تحریر می نماید قاضی پیش سید رفت و توبه کرد و رساله نوشت و الحمد اعلم

قاضی نصیر الدین گنبدی

داشتند بود در ویش هیچ چیز از دنیا نداشت و بار باب دنیا التقیات کرد گویند که طالب علمان ایشان زنجیر خانقاه گرفته می آیتاد نقلا سبب ضعف فاقه بر زمین نیفتند لعل است که در وقتی که قاضی شهاب الدین حواشی کافی را نوشت بخدمت او فرستاد و التماس نمود که اگر ایشان این حواشی را درس گویند قبول دیگر یابد او بجهت غلبه اشغال باطن و یا برای سد باب بحث و نزاع نظر اجمالی بر آن انداخت و گفت خوب نوشته اندا احتیاج درس گفتن باینست قبر او نیز در جومبور است -

شاه میا نجو

بیک واسطه مرید سید محمد گیسو در از است در ویش کامل بود در زمان وی در ولایت مند و از وی بزرگتر نبود شیخ آن ولایت او بود صد و بیست سال عمر داشت و پیر آو صد و پنجاه ساله بود گویند که وی از ابتدای شهر رجب تا روز عاشورا مستکف می بود و در حجره را بسنگ می بر آورد و درین صورت مشمشاهی بی طعام و شراب معتاد بسر می برد و روزی که میخواست که از حجره بیرون بر آید فریاد میکرد و مردم را تا کسی حاضر نباشد که تاب نظر جلالت او نخواهد داشت و اگر اتفاقاً کسی حاضری بود و نظر بر آن کس می افتاد یک دور و فرج خود افتاده می بود قاضی شهر منکر او بود و بارها بوی احتساب میکرد و روزی بوقت بر آمدن او از حجره قاضی نیز در آنجا حاضر بود و نظر او بر او افتاد قاضی بنحو افتاد و بیوش شد گویند که روزی آن قاضی بقتضای اعتساب آنجانبه شیخ آمد و بر چو دل سوار بود چون برده شیخ آمد فینج را خبر شد از غرض بام بجانب قاضی بدید و بایست که اربابان بزمین در رفت و در تبه از دست قاضی افتاد قاضی در شریعت قدمی را سخ داشت و در برگرفت

والاخرة راندن سخن بمقتضای دیگر بود و بجای دیگر کشید و لطفی قلم خود بر تخم کبریا راست تواند رفت و جوش نتواندم زد و رفت اما به نرفت مقصود عرض دعا بود و شکرانه وجود شریف و صحت و سلامت ذات ابرکات از عارضه ضعف که بجز لطیف طاری شده بود الحمد لله که بطالع فقر او دوا در ویشان و توجه همان که در دست غبار چشت از چه مقصود در دلفضا بسدل شد وجود شریف ایشان غنیمت است و بقاء ذات ابرکات محض حکمت و عین حکمت شکر است محض است اگر لطف جهان آفرین بنجوا کند بده محض عام را به همه نیکیها و کمالات محض درین دو کلمه است ایتم و او و علی خلق الله اللهم زد و لا تنقص و العاقبت به الخیر و الرساله الخائسته و العشر و کشف استار الظلم عن لسان الحال و القال و القلم

لله الحمد و الله
آدمی از زبان ست زبان حال
در زبان قال و در زبان لطف
زبان حال منقطع شویسم
و تکلف بیرون است و دلالت
او بر کمون ضمیر و حکم عیان الا
آنکه چون فهم آن در حق حال
باریک پوشیده آید اعتبار آن
در حکم عموم ساقی آید و زبان حال
که در عرف عام جز آن زبان

و قصد بالای بام کرد شیخ از بام برآمد دست قاضی گرفت و بالا برد قاضی را نظر بر خسته شربل نهاد و گفت
این چیست پیاله پر کرد شراب نهات خالص بود بقاضی داد با وجود آن قاضی آنرا نه خورد و بیرون
آمد رحمة الله تعالی علیها

شیخ کبیر

از اولاد شیخ فرید بن عبد العزیز شیخ حمید الدین صوفی ناگوری است بزرگ بود و صاحب مقام جامع علم ظاهر و
باطن کتاب هن که شرح خود مصباح است از تصنیفات اوست بهت تفرقه که در ناگور از دست کفار آن
دیار واقع شده بود بجانب گجرات رفته بهانجا ساکن شد

خواجہ حسین ناگور

و بی نیز از اولاد شیخ حمید الدین است بسیار بزرگ بود صاحب مقامات العلیه و الکرامات الجلیه جامع بود میان
شریعت و طریقت حقیقت خلایق این دیار متفق اند بر ولایت و عظمت او و وقتی بکمال داشت عشقی تمام
و علمی و افرو و موصوف بود بنهایت زهد و تقوی او از اولاد شیخ و حیدر است و مرید شیخ کبیر بود در ولایت گجرات
مدتی در خدمت پیر خود بوده است تحصیل علوم کسبی و دینی نموده بوطن اصلی رجوع فرمود و سالیان مجاورت قبر
حضرت خواجہ بزرگ معین الحق والدین کرد و بعبادت مولی مشغول شد و زمانی که اجمیر خراب بود و حوالی او
بیشتر شبران گشته در آن زمان بر بالای قبر شریف عمارت نه بود اول کسی که در آن روضه بنیاد عمارت نهاد
او بود و هم باشارت روحانیت خواجہ بنا گور رفت و بتعلیم علوم دین و تلقین طریق ارباب یقین مشغول شد
او تفسیر و اردوسی نبور البنی هم جزوی از قرآن مجلدی جدا نوشته است و حل بر اکیث بیان معانی قرآن
از آنچه در تفسیرهای باشد و تفصیل تسهیل هر چه تا سربان فرموده بر قسم ثالث مصلح نیز شرحی نوشته است
و رسائل و مکتوبات دیگر نیز دارد و گویند که سوانح شیخ احمد غزالی را نیز شرحی کرده است او بنایت موت
بوجهت حضرت سید کائنات علیه فضل الصلوات و اکمل التیمات و تبرچه او را بود از خانه و چاه باغ
همه را در تسمیه نسبت بدان حضرت کرده وقف نموده بود نقل است که او روزی عرس جد بزرگوار خود
کرده و طعام را بر تخت نشان نموده حصه خود را از طعام برای وقت افطار نگاهداشته و اکثر از آنچه در آن دیار در
اعراس بزرگوار و جفرا تده ساگ و اشغال آن باشد آن طعامها در یک ظرف مخلوط بیکدیگر نگاهداشته
بود ناگاه چهار تن از مردمان غیب که کس ایشان را نشناسد بملا بعلت جذام در رسیدند بجائے که از
انگشتهای دست ایشان ریم و خون میکید طعام را از وی طلبیدند چنان طعام که برای خود نگاهداشته بود
حاضر آورد آن هر چهار من آن طعام را خوردند و آنچه در ظرف باقی مانده را فرمودند که بخورد و او بغلبه

بنوانند ترجان غیر خاطر و خوان
سجده دل است هر چه گوید و آنچه
ناید از وی گوید و از وی ناید
بیشک مصرع هر چه درون
دل است آن بزبان میرود
الافرق آنست که آنچه بر کورت
دل باز عالم نفس الما کحق و کتاب
ست و در حقیقت سایه و پیروی
از صفت حقانیت واجب
قدیم است آمده اگر آزاد عالم
حرف و عبارت آرد صادق بود
و اگر تبسویل نفس و سواش
و هم که شیطان عالم نفس است
چیزی از اکافرب بدان مخرج
و مشوب گرداند کاذب باشد
اگر چه صورتی از آن در عالم
که ذهن است افتاده و درون
دل نشسته است و آنچه درون
دل است بزبان آمده است چه
تجیرنی تصور صورت پذیر نبود
اما از خلوت درون دل
نیست حکایتی است از الیخف
بیرونی افتاده در بیان زوالت
لسان گشته علم باری بجان همه
حق است و لوح علم او از تغییر
تجریف محفوظ و لایات در
و با نیات نشاء ملکوت بهمت
تقدس و تجرد از غشاه جسمانیات
بمجازات و مقامات معنوی
بنیانت ندر علم حق درون اند
وادی است که بعلت اقبال
مدح و نفس و امتزاج ندر
ظلمت گرفتار کشف و جاب
تعلی و تناسل است اگر چه اصل
طه و حیث اما نزل ۱۲

نظرت روحانیتش بر صدق
 ملاست اما بنشین
 نغمه شیطان خلی در انتظام
 کارخانه فطرتش فلکند و من
 بکن الشیطان در قیاس
 قریبا قابله بود و انوار
 یحیی از اشارت بر است
 از زبان قلم نغمه بسازنی بنا
 و طبعان این زبان و
 احتیاطی و بهتان آن اگر چه
 جنبش وی در دست اختیار
 کاتب است اما جنبشش که گویا
 عنان اختیار از دست وی
 رباید در غمهای راست ماند
 در احتیهای در غم پیوسته
 این زبان بسیار است و کاو بار
 این نیز راجع و آیل بدل است
 بظاهر اگر چه در کشف قمر
 جادی است اما نزد حق بصیرت
 قوی تر از حرکت شوقی از دست
 همان نور و جنبش ارادت قلبی
 که از راه مجاری عصا بنده
 برگشت باره زبان می افتد
 ازین بی باره جز ظهور میکند
 احلاس این که گفته اند نیست
 یافت زبان قلم بسیار است
 و لغو بالمد من الافات این
 مقدمات از جهت قریب بر زبان
 آمد و طبیعت چه بود و مقصود چه
 داشت این نیز از آثار طبعان
 قلم و جوش جنون بود ظاهر است
 آن بود که بگوید و عند گونه
 و قیصر سال عرافین نماید
 که صعب ترین حالتی که کاتب
 حرف رود در وقت لطف

حال و صدق طلب کمال تعطش آن همه در کشید و هم از آن روز در افتی دیگر
 روزه نمود **نقل ست** که وی را عرابه بود که همبران عرابه چنانچه عرف دیار
 ناگورست سوار می گشت و عرابه را خود میسر اند و گاوان که عرابه را می کشیدند
 هم خود نگاه میداشت و خدمت می کرد و بغایت جامه کهن و درشت می پوشید
 فقیر جاهاست آن بزرگوار را زیارت کرده است شیخ بسا تقادر مردی بود در آباد او
 که بمشرب فقر بسی مناسبت داشت بدلی آمده بود اکثری از آثار آن بزرگوار در دست او بود و بنا
 دیده شده بود بر سه جامه دستار و پیراهن و آزار هم از یک جنس پارچه بود از آنچه ذراعی بیک فلس
 هم نیز **نقل ست** که روزی او را حالت سماع در گرفته بود هم بدان حالت راه صحرای گرفت گمائی
 بود که بردست او بشرف اسلام مشرف شده بود و وطهارت ظاهر و باطن حاصل کرده او و قول نیز
 در دنبال خواجه روان شدند بیرون ناگور حوضی ست بنایت عمیق خواجه از سر حالت در آن حوض
 روان شدند چنانکه کسی بر زمین رود میرفت و آن شخص نیز متابعت او کرد و در حوض روان شدند
 قدم بیشتر نتوانست نهاد و باز ایستاده **نقل ست** که او را سلطان غیاث الدین خلجی که با شاه دیار
 بود بسیاری طلبیده و او اجابت نمیکرد و یکبار موی مبارک حضرت سرور انبیا صلی الله علیه و سلم
 پیش سلطان غیاث الدین آوردند مردم گفتند که اگر این خبر به شیخ حسین برسد به اختیار قصد
 این خود می کند و توقف نمی نماید سلطان غیاث الدین این خبر را بشیخ رسانید و همان ساعت بی توقف
 سماع کنان و درود گویان احرام دیارند و بست چون قریب آن دیار رسید با شاه با استقبال
 او برآمد موی دید که به پوش غبار آلود بر عرا نشسته خیال کرد که مکر شیخ دیگری خواهد بود گفتند شیخ
 همین ست قصد دریافت او کرد و شیخ را از شوق زیارت موی شریف فرصت آنکه بوی بلکه خود دراز
 نبود گویند که مجبور آنکه نظر شیخ بران موی افتاد آن مو پرید و در دست او رسید سلطان غیاث الدین
 او را بر گور پدر خود بر دو برای پدر و عای خیر و خیر نمود و دعا کرد و از آنچه از احوال آن قبر پر
 کشف شد نیز بیان فرمود سلطان پنجهای عالی پیش آورد و قبول نکرد گویند که پس شیخ را نهانی میلی
 بدان پیدا شد شیخ آنرا دریافت و گفت این مار باست مار را هرگز کسی بر خود نگاه داشته است چون
 میل زرد طبیعت پس بسیار یافت فرمود پاره ازین اگر بگیری و در روضه خواجه بزرگ در روضه جد
 خود عمارت کنی بکن که در نیاب نفس شیخ کبیر پیر من رفته که ترا زری بدست خواهد آمد آنرا صرف
 روضات مشایخ خود کنی گویند که در تمام عمر او را در بدست نیامد غیر همین زرها که در نزد بدست آمد
 عمارتی که بر سر قبر خواجه است او کرده و دروازه روضه خواجه را دیگری از ملوک منع نموده و شیخ است
 و عمارت که دروازه روضه شیخ خلیل الدین که در ناگورست هم او کرده و در ناگورست سلطان محمد تغلق است

شیخ احمد مجد شیبانی

بزرگ بود جامع علوم فروع و طریقت و مع و تقوی و ذوق و حالت و در امر معروف و نهی منکر جابجاء
 بود و آنکه دینار ایشان و قدر نبود مجلس و شایع مجلس سفیان ثوری بود و رضی الله عنه و بی شاگرد و پیرو
 خواجہ حسین ناگوریست قدس سره گویند که در پیشرو سالکی انواع علوم را درس می گفت متولد او
 مار لول است و شایع او اجیر و مرقد او ناگور و ناگور قاضی جدالدین بن قاضی تلج الا فاضل بن شمس
 الدین شیبانی است از اولاد امام محمد شیبانی صاحب امام اعظم ابی حنیفه رحمه الله علیها قاضی
 محمد الدین را هفت پسر بود همه دانشمند و متقی و متدین و بزرگترین ایشان شیخ احمد بود و در علم و عمل بهر
 فائق و آوان طالب علمی با دانشندان بحث کردی و بزبان عربی و فارسی تقریر کردی و در مجالس
 ملوک و امرا در آمدی و بحث کردی هم در عقوان شباب مرید خواجہ حسین ناگوری خود و از بحث بصره
 در آمدن بدر خانه ملوک تو بر کرد علم طریقت پیش پیر خود خوانده و درین پیشرو سالکی از مار لول
 با جمیع در آمد و مفاد سال در آن بقعه شریف بزرگ و در ع و ریاضت انواع خیرات بهر
 در پیش او غنی و فقیر و خویش و بیگانه در امر معروف و نهی منکر ساد می بود و هیچگاه مانست
 را بخود راه نه داد نقل است که وی میگفت که وقتی همراه اقربا خود برای مدد سناش بمنند
 رفتم و من در آن ایام خود سال بودم شیخ محمود دهلوی شیخ الاسلام بود و صدارت علما با وی تعلق داشت و نماز
 پیش او امام تحریریه بست چون از نماز فارغ شد هیچکس از دانشندان که در صف اول پہلوی او بود و مدبونی گفت
 چون دیدم که همه مدانت میکنند من پیشتر آدم و شیخ الاسلام گفتم که این نماز تو درست نیست تو تحریریه پیش از امام
 بستی و نیز میگوید که رسم سلاطین مند و چنان بود که مردم بایشان پشت خم کرده و سپاه بر زمین نهاده سلام
 میکردند و قاضی ادریس دهلوی که دانشمند بود آن وضع سلام نکردند که بدعت است و سلام علیکم گفتند و برابر
 بادشاه نشستند بادشاه انصاف ایشان داد و قاضی ادریس را قاضی اجیر ساخت و چهار دیه بوی داد و او را
 فتوی که بزرگان شیخ احمد پیش از آن مفوض بود بوی مسلم داشت و وی بغایت محبت خاندان نبوت
 علیه التحیه موصوف بود بر طریقه پیر خود گویند که در عشره عاشورا او دعا ده از اول ربیع الاول جامه نو جامه
 شسته پوشیدی و در لیالی این ایام چند خاک نه خفتی و در بر مقابر سادات متکلف شدی و هر روز بقدر
 امکان بر روح حضرت رسالت صلی الله علیه و سلم و باز واج خاندان مسلم تو بیع طعام میکرد و چون روز
 عاشورا شدی کوبدای نواد شربت پُر کردی و بر سر خود نهادی و بدر خانه سادات رفتی و میان فقیران
 ایشان را بخور میدادی و در آن ایام چندان گریستی که گویا آن ماقده در حضور او شده است چون او از ناله
 و فریاد ساز و دختران که در ایام عاشورا متعارف این دیار است بگوشت او رسیدی حالت کردی و خون

زبان تلمست لایسانزدا طار
 انشای مکتوبه خصوصاً اتقی
 که کتب و یر بغایت عروت و
 رفعت و کاتب و نبات
 تا کسی چهاری افتد اینجا
 دن سر اسیم و حیران بود و علم
 از وی سر اسیم تر و حیران مد
 خط مرا سمیع و طبع و بیان
 طوق و محبت بر حق و سطر
 اعتدال ایستادن دارد اثره
 اعتقاد و نفس لایزال و دل
 نهفتان و بغایت دشواری
 است اگر براه مبالغه در روح
 و تناسل و نام از طبع عرف و
 عادت عاقل بود اگر برود
 عربیت دین و صولت یقین
 باطل شود ای کاش این رسم
 و عادت در عالم نبود و یحیی
 دین حضرت که نایم نظریست
 و قبول این جناب باطل و طلقا
 بر معاد حان و در صومع و منقل
 نمی افتد و بحسن ذاتی و کرم
 فطری که لازم است اجابت جوهر و
 صفات نفس است از کلف
 ثنا و سانس منزله شخصی است
 خصوصاً ازین طائفه و ایشان
 که جز در کمال بیان حال یا
 زبان قائل کنند چیزی مولی
 مطلوب نیست و را بطاعت
 و شاکستی اصل است و نه
 چون بطور دعاست بکرم دعا
 الذابیل سرع الاجابة غائبان
 از حاضران محفوظ تر و بنظر
 عنایت و قبول و طبع و طبع
 بود اکنون بکرم بجزا و کرم

از چشم باری اعراس صحابه و سایر مشایخ رضوان الله علیهم اجمعین آنچه بایشان رسیده بود و هما امكن ترك
 نمودی و تشرود بسیار دوست داشتی و طالب آن نبودی و تخلص و تواجذ نکردی و مجلس نیز نکردی و در عموم
 احوال جانیسیس کم نشوید که بغایت سفید نباشد پوشیدی و اغلب اوقات کلاه فقط بر سر او بودی و جز
 در وقت نماز دستار بر سر کتف نهاده ای از جهت غلبه حرارت امامی گویند که یک ستار بزرگ اعلی و یک پیراهن نفیس
 میاداشتی و برای نماز جمعه و اعیاد پوشیدی و اگر یکی از ابناء می دنیا آمد می نیز پوشیدی و شیر و ارد و مجلس
 بنفستی و ما قال الله و قال الرسول هببت غلظت تمام گفتی چنانکه هر ملوک آب خندی و بمیریدان خود
 فرمودی که اهل دین را بابل دنیا خوار نباید نمود که اینها مردم ظاهر میند و فقیهان را و بعضی مجامین که در آن
 دیار بودند بسیار عورت داشتی و در تراسی که سوار میرفت چون مجاذیب را به پیدی ادا سپ فرود آمدی و دست
 بسته ایستادی و هر چه ایشان فرمودندی آن کردی و اگر کسی پیش او ذکر غایبی کردی یا سخن لایعنی کرد
 گفتی با بوی خاموش باش و اگر کسی نام او تعظیم گرفت چنانچه رسم مریدان باشد چشم پر آب کردی و گفتی
 موزی زیانکار و همچنین نقل است که خواجه حسین قدس سره نیز خوش پیامدی که کسی تعظیم او کردی
 و گفتی که ملا حسین انک را فک کنی کسی گویند که کترین کسان باشد رحمة الله علیهم و اگر کسی پیش او آمده گفتی که
 من حضرت رسالت را صلی الله علیه و سلم در خواب دیده ام با دشتی و تمام قصه رو یا را بشنودی
 دوست و پای او را بوسیدی و دامان و استین او را بر روی خود فرو ماییدی و بر جای که آن شخص
 میگفت که در فلان جا دیده ام آنجا رفتی و بوسه دادی و گرد آن جامی را بروی و موی خود را بید
 و اگر سنگ بودی آن سنگ را بشتی و آن آب را بخوردی و بر تن و بر جامه چون گلاب پاشیدی و اگر
 شخصی را بایستی دعوی و خصومت شرعی بودی بمن و شفاعت چنان کردی که سخن سید بالا آمدی
 و گفتی که با سادات سخن شریعت نباید کرد با ایشان سخن بروت باید کرد و نقل است که چون در اجیر خلل
 شد و قلعه را راناسانگا که گری علیهم بود از دست مسلمانان گرفت و اکثر مسلمانان را شهید ساخت شیخ
 احمد عجب پیش ازین حادثه بهفت روز حکم اشارت خواجه بزرگ خواجه معین الحق والدین از شهر برآمد
 و به مسلمانان خبر کرد و که چندی برین شهر نظر جلال ست فرمان بندگی خواجه برین ست که مسلمانان از شهر
 برآیند و دو تنه تنه اشنی و عشرين و تسعاً با جماعه از مسلمانان اجیر برآید و شبیه دیگر کافران بر سر آید
 و آن دیار را زیر و بر ساختند شیخ احمد حیرده ساله بود که با جمیر در آمده بود و قریب به نود سالگی از آنجا
 برآید و سه چار سال در ناز و نعل بود و روزی آنکه دین مجذوب آمد و گفت احمد ترا با سان می طلبند پیش
 پیر خود و او خود نیز در همان شب شل این چیزی دیده بود و آن ساعت متوجه ما گور شد و در چند روز
 اودار فبا در بقا رحلت فرمود گویند که در حالت سکرات بعد از آن که اندک افاقت دست می داد
 دست بر آوردی و یکسیر تحریر گفتی و بخود دندی در همین حالت الله اکبر گویان جان بحق تسلیم کرد

دعا و وجود تقریباً آن عالمی
 مضمون این در که مختصر در ذکر
 دعا و بیان آداب آن مناسب
 آمد و آنکه دعای جامع بر مثال
 زمین ازین دعا مستفاد قرآن
 عظیم بر آن ترغیب نموده است
 نبود و اگر بود در معنی آیل در هیچ
 بهین خواهد بود در بنا آتشی از دنیا
 حسنه و فی الآخرة حسنه و قنا
 غنا با ناس هر چه تصور کنند از
 خوبی و کمال از غایت حاجت عالم
 کمالات روحانی تا نهایت
 حقیقی منزل لذات و شهوات
 جسمانی در حیطه بیان اجمالی این
 کریم اهل ست طالب گردد
 وقت حضور و تعلق مناجات
 هر کدام از افراد حسنه را جدا
 که نظر طلب امید بران افتد تصو
 کند و سوال و تقصیر نماید و اندک
 چه ذوق و لذت و کماروی کنند
 دیگر حاجت نیست و باید دانست
 که مراد بحسنه دنیا آن بود که وسیله
 آخرت گردد و موجب مادی کار
 عقبی و سلامت دین بود و آنکه
 نه چنین باشد اخل حسنه نیست
 و خلاصه مختصر تر ازین عا شد
 تمام حایف و طلب حسن عاقبت
 ست اگر فضا در دنیا و مدت
 حیات بختی پیش آید با کرمی
 روی نماید چون سر انجام نیک
 دعا و تبحر بود و همه آسان
 بود مقصود هر مقصود و خلاصه
 اسالک منک مست اذ تو ترا
 میخواهم که غایت هر مد مقصود
 حقیقی تویی اما این مقام

بحر پرست و چنان بلند که بای
 هست از تصور ایستادن و قیام
 میل زد مگر صاحب هست عالی که
 بکلم فطرت سلیم باعث محبت وی
 از آلودگی غرض پاک و از وسوسه
 مواد هوس خالیست اللهم
 ارزقنا و باجلد اثره عمل تنگ
 ست تلافی و مدارک آن بهما
 و استغفار و طلب خیر و سلامت
 لازم وقت باید داشت از غفور
 رحم خدای مهربان بخشاینده
 حسنت و ینا و آخرت و لطایف
 عافیت و حسن عاقبت مقرون
 بطلب عفو و محبت خود و شایسته
 گرامی کناد و چون از مراسم طریقه
 مرسلت مکاتیب آن بود که بعد
 از عرض دعا تعرض بعضی حال
 نمایند ازین باب چیزی کفایت
 گفتن و نوشتن بوده باشد
 یافت الا بیان حسرت و ندامت
 عمر و حکایت دوری و مجبوری
 از منزل مقصود پیش ازین
 بعمری برافقت هست و مساعده
 توفیق بال و بری افشاند و
 سفری کرد و خطی از عجز و زکاتی
 گرفته و تمتی از احوالات حضور
 یافته بود چون جوانی بود و فتن
 رفیق شده و زاد و راه شوق
 بهم رسیده بود بشوق رفت
 و بنوق ماند و سلامت آرد
 بحضور نشست اکنون می بینم
 بازار آن سودا غلبه می آرد و
 باعث محبت آن مقامات
 جوش میزند که یا اگر العالمین
 اگر یکبار دیگر مدعی کنی و تمام

دست و پنجم ماه صفر سنه ۹۲۴ و تسعاً در روضه مخدوم بزرگ سلطان التارکین در پایان
 پیر خویش جای یافت رحمة الله علیه و تاریخ رحلت او را ملا محمد نرنولی که مردم صالح و مقبول و معتقد
 مشایخ و مولود و یار خود بود و در زمان صبا بشرف بیعت شیخ احمد شرف شده چنین یافته است قطعه
 نظریه بود و احمد شیبیان و زردون خدا عجز از زشاید که تاریخ آن پیر خود نرنولی و بر آوردن
 جمله شیخ زاید **نقل است** که در نرنول مردی نامور بود از ملوک مرید او شد و او را با برادران که ضعیف
 بود و خصوصیت بود روزی این مرد کوزه آب پر کرده و بر سر خود نهاده از بیرون شهر به خانقاه شیخ آورد
 در مردم شهر غوغا افتاد که فلانی برای خانقاه شیخ احمد آب می کشد چون نظر شیخ بر وی افتاد گفت
 بابو احمد باین کار از تو راضی نمی شود بر و برادران خود را خوشنود ساز و از آن خصوصیتی که با ایشان
 داری باز آ که تا من هم از تو خوشنود باشم **نقل است** که وی بعد از آن که از آمد و رفت مجلس
 ملوک توبه کرد و مرید شد و شاد و این بود که نیم شب بر روضه خواجه بزرگ معین الدین می درآمد و
 نماز تجمیع میکرد و اذان وقت تا نماز چاشت تکلم می کرد و بعد از فراغ و طائف و نماز چاشت در مس
 علوم دینیه میگفت و بعد از اذانی قیلوله بر میخواست تا وقت عصر با و را مشغول می بود بعد از آن تفسیر مدارک
 میان اهل مجلس بیان فرمودی و در بیان وعد و وعید چندان گریه و حالت کردی که صوفیان در حالت سماع
 کنند چنان اوج همیشه از غایت بکا و بیداری می فرمود و می بودی و این وظیفه تفسیر مدارک طریقه سلوک شایخ
 ایشان است که خواجه حسین ناگوری و شیخ حمید الدین صوفی نیز همچنین میکردند و هفتاد سال در جمیع برپایی
 گذارند و **نقل است** که چون نیم شب از خانه بر روضه خواجه می آمد دروازه روضه خود کشاده میشد چون
 این سر در میان مردم شهر فاش شد شخصی دزدیده از برای امتحان نیم شب بنال او گرفت چون شیخ در
 دروازه درآمد آن شخص نیز خواست که در آید و تخته در او را تنگ گرفتند از عقب فریاد کرد که میان جوی
 توبه کردم مولانا محمد نرنولی از استاد خود مولانا عبدالمقصد که مردی عالم و عامل و متشبع و متبع و فقیه
 و مرید شیخ احمد بود نقل میکرد که من در نرنول با چند مرید این دیگر این فوج باب را از شیخ معائنه کرده ام که
 روضه شیخ محمد ترک واقع شد است رحمة الله تعالی علی جمیع عباد العالمین

شیخ حمزه دهرسوی

از اولاد شیخ الاسلام بهاء الدین زکریا است سلسله او به میر سید محمد گیسو در از میر سید پیری عظیم بابرکت و نعمت
 و کرامت و هموار اوقات و دقام العبادات بود کبیر السن بود از زمان سلطان بهلول تا زمان اسلام
 شاه باقی بود در ابتدا و حال بخدمت یکی از ملوک مشغول بود گویند که شبی پاسبانی سرای او میکرد ناگاه
 بخاطر آنحضرت که خدمت کسی باید کرد که او حافظ من باشند من حافظ او باین خیال برآمد و زیارت

خواجہ بزرگ معین الحق والدین با حیرت و در انجا دیوانہ بود این نام از وی نعمتی یافت و با شیخ احمد
مجد نیز صحبت داشت بعد ازان بدین خود آمد و در هر سو که قصبہ است سہ کروہی از انار نول کوطن گرفت
و پدران او در نرہ می بودند و میت او در اقامت و ہر سو آن بود کہ در انجا بعضی سادات بودند کہ از وضع
اشتراف خارج شدہ بودند ہمہ لا تر بیت کرد و تعلیم فرمود و دو معلم کی فارسی خوان و دیگر عربی دان نگذاشت
و طالب علمان و فقرا را اموات میکرد و ابواب فتوح بروی بسیار مفتوح بود و اصل القطع شد
ہمہ را صرف فقر کردی و چیزی نگاہداشتی و او لا و از داخ خود را نیز انچہ قسمت می آمد میداد و زیادہ
از ان روانداشتی و حتی ازان باز کہ در کج عزلت نشست پدر خانہ ابناء دینا نہ رفت و خادم نفرستاد
نقل است کہ وی روز جمعہ برای نماز از دہر سو بنار نول آمدی و در راہ ہیزم جمع کردی و پشتوانہ
بستی و در جای کہ فقیری نشسته بودی بوی دادی **نقل** است کہ وی میگفت دنیا بمثل آتش است
چنان قدر بس است کہ از وی چیزی پختہ بخورند و در وقت سردی گرم شوند چون زیادہ شود بسوزد و ہلک
کند بریدی ادرید ان وی میگفت کہ کیا مرا شیخ بجانب ریگستان نصحت فرمودہ بود در بیابانی افتاد
بودم تشنگی بر من غلبہ کرد و وجود آب در ان وادی از محالات عادی بود بخاطر من گوشت کہ سبحان اللہ
مشکلی تا مقدم چون مریدان را بجائی میفرستادند مریدان بجای آب شیر می یافتند و من درین بادیه
ابی آب ہلک میشوم ناگاہ چوپانی را ز دور دیدم کہ گوسفندان می چرانند و در غل و می شکست نزدیک
رفتم و گفتم کہ اندکی آب در حلق من بریز کہ از غایت تشنگی می میرم و پی گفت کہ اینجا آب کجا است درین
مشک شیرست اگر بخوری اندکی ازان بخوردم بعد از ساعتی باز تشنگی غالب شد ناگاہ در میان ہلک
ریگ دیدم در جای نشیب کہ آب فیروز و خنک پر شدہ ماندہ است آب را سیر خوردم و حیات از سر
یافتم و فات فیخ حمزہ در شہ نہصد و پنجاہ ہفت است بست و پنج ماہ ربیع الآخر در نماز شام بود و رکعت
تمام کردہ بود و رکعت سوم جان بحق تسلیم کرد و رحمتہ اللہ تعالی علیہ

شیخ احمد عبدالحق قدس

مرید شیخ جمال پانی پی ست درویش صاحب تصرف و مہلہ خوارق عادات و کرامات و صاحب شوق
و ذوق و سکرو حاست و فقر و تجرید بود جذباتی قوی داشت و نظری موثر و تصرفی غالب نولد او مقام مدوئی
و مرقدا نیز در انجا است **نقل** است کہ وی ہفت سالہ بود چون ملار و از برای نماز تہجد برخاستی وی
نیز برخاستی بطریق کہ ماہ را خبر نمودی و بزائوہ خانہ بہ نماز مشغول شدی چون در ان خبر شدی بسبب ہرانی کہ داشت
منش کردی بر جمعیت حق غالب و بلخو گفت کہ این مادر راہ زن است کہ مرا از عبادت حق باز میدارد سرور
عالم نہاد و در طلب حق برآمد گویند کہ اندرا پنچہ وی بسفر بیرون آمد و از دہ سالہ بود وی را

قربت برسانی چہ شود و بیچ وقت
بی این اندیشہ و خالی ازین
خیال نیست تا در پردہ غیب
چیست و ارادت ادنی بر چہ
رفتہ است الا آنکہ در ان بار اول
از قید مدبر و مصلحت نیوشی و
عاقبت کار اندیشی مطلق برآید
بود و چیزے از انچہ نافع عزیمت
و موجب توقف گردد و در سرچرچہ
خیال نمی گشت الا آن معنی و
خواہی دارد و صلاح وقت خود
در ان می اندیشد و مصلحت حال
در ان می بیند کہ اگر بقیہ عمر صرف
خدمت آن آستانہ گردد و از
پریشانیهای این دیا و بگیا گیمہا
اہل این روزگار برآیدہ و مقام
جمعیت آشنائی جایا بد زہی
سعادت اگر آن شوق و آن
ہمت در کار شد جای ہیچ مدبر
و مشاورت نخواہد بود مانع ہیچ
و باطل اگر اختیار این سفر بہ
مصلحت و تدبیرست و دواع
مجلس علی بیشک مقدم خواہد
آمد بر سفر و الا شمار انجا را پیچیم
زیادہ امالت از مقام اوب
دوست و اسلام و انصابت
بالخیر آیین الرساۃ اسادتہ
و اعشرون سلوک طرق
الفلج بالاجتناب عن

الاخراف و الا عوج لاج
لالہ اللہ محمد رسول اللہ
علم شریف محیط خواہد بود بانکہ
شکر بسبب مزینمت و بقار
دولت است و استیفا و شکر

الخبر از کتاف
سیان و کتاف
فلج با کتاف
جمع و کتاف

بحساب عقل چنانچه مشهور است
صورت زنده و سلسله وی
آنها را پذیرد و آن تعدد و تفرع
لا تهمی اول نعمتها نعمت وجود
ست و سایر نعم بعد از وی ظهور
و نعمت وجود را هم در دو اتم نعمت
را و او هم شکر لازم پس از عهده
فکر دوی که بر آید تا بشکر نعمتها
و گیربان کشاید و لیکن شارع
تعالی و تقدس بر حجت عابد
خود و شکرانه نعمتها که بر بندگان
افاضه کرده است خدمتی چند
بر ایشان واجب گردانیده و هر
فرموده و نهی کرده است و
همین قدر از بندگان راضی
شده و کفایت نموده بر قیاس
آنچه گفته اند بیتی سر به بند
شکر خواهد سجده پیاپی بخند شکر
خواهد قهقهه این نماز و روزه
و زکوة و حج شکر و جود انبیا
و قوت و قدرت که بندگان
را داده و نیتی بر جان ایشان
نهاده است خصوصاً نماز که
متضمن شکر نعمتها می باشد
باطن است تمام اعضا و حواس
و قوای ظاهر و باطن را زیر وجود
آو می دهد و بی عبادت و خدمت
مشغول اند و هر که وظایف این
عبادات را کرده و یا بر وجهی که
فرموده اند بجای آورد بیشک
اجلش اگران باشد و لیکن ادای
اینها چنانچه باید و قبول جناب
ربوبیت را شاید کم کسی کند چنانچه
فرموده و قلیل من عبادی لشکری
زیاده برین تکلیف نمی کنند و

برادری بود شیخ تقی الدین نام مدد ملی سکونت داشت دانشمند بود و در خدمت او آمد و قصد تعلم کرد شیخ
تقی الدین وی را چیزی از علم ظاهری می آموخت و دوی نمی خواند و می گفت که مرا علم معرفت حق باین
مرا باین علمی که شامی آموزید کار نیست برادر او را پیش دانشمندان مدلی برد و گفت این بچه مرا بخیر
و میگوید مرا علم آموزید و من آنچه می آموزم در دوی در میگیرم و شما او را پند بدهند تا مگر نپندشاد و دوی
کار کند ایشان نیز کتاب صرف پیش آوردند می گفت مرا باین کار نیست مرا علم خدا بیا موزید که من
جز او را دوست ندارم همه در حال اوجیران بودند بعد از آن صحبت برادر را بگذشت و کار خود مشغول شد
نقل است که برادر او شیخ تقی الدین خواست که او را تزویج کند چون اذین قصه آگاه شد پیش
انجام رفت و گفت که من عینم را در خدمت **نقل است** که اندر آنچه دوی مرید شیخ جلال الدین پانی
پتی شد مریدی او و مریدان شیخ بهانی کرد و شیخ احمد را نیز طلبید و در آن مجلس بعضی از مخطورات شیخ نیز حاضر
بود و وی چون این حال را معاینه کرد فی الحال تبصری کرد و همدان ساعت طایفه که او شیخ
جلال یافته بود باز گردانیده و او در سر بیاویه نهاد و راه کم کرد و در اینجا درختی بود بالای آن درخت
برآمد و کس را ندید که بجانب وی آیند از درخت فرود آمد و بجانب آن دو کس رفت و پرسید که راه
کدام است ایشان گفتند که راه بر شیخ جلال الدین کم کردی گفت همچنین است گفتند هم چنین است
دانست که ایشان رسولان حق اند باز گردید و اعتراض که کرده بود تو به کرد و از سر ثابت آورد
نقل است که وقتی در مسافت در سجده در آمد شب جمعه بود مسلمانان آن محله هفت اذان
میگفتند و وی پرسید مقصود از تکرار اذان چیست گفتند که ما شنیده ایم که اگر شب جمعه هفت اذان بگویند
حق تعالی ده تمام هفته بلا از اذان شهر بردارد و تو نیز بگو گفت مراد برین فعل نیست دست نمی دهم زیرا که
بنده خدا را اوجیت نیکی برسد و از بلا ای او بگریزد و آن بنده بنده خود باشد بنده خدا **نقل است**
که اندر آنچه دوی و طلب حق می گشت به لازم شیخ نور طلب لعالم رفت با خود چیزی نداشت برگ
گیاهی برداشت و پیش شیخ نور نهاد و گفت با با صفاست شیخ نور فرمود با با عزت ساعتی بادی
ملاقات داشت و بی آنکه بگوید کلام واقع شود بگشت شیخ بعد از قدوس در انوار الیقون می نویسد
که در ویش چون صفایا بدلی ظهور حق در دوی بود پس غیر نماند و دوی از شیخ نور به شیخ ازین مرتبه
بود و شیخ در جوابش عزت فرمود که در تنزل فرو تراز است پس دوی خبر مطلوب از شیخ نیافت
و باز گشت انتهی کلام را از انجام شهرها آمد در اینجا دو دیوانه بود یکی را شیخ علاء الدین می گفتند دوی
سر برهنه ماندی و دیگر را نیم لنگوتی که لته در پیش داشت و جانب پس برهنه بودی از ایشان
بشارتی از مقصود یافت و از افسردگی که از بی نشانی مقصود راه یافته بود برآمد و تازه شد و در
طلب میفرود از اینجا در شهر آمده رسید و با شیخ فتح الله او دوی ملاقات کرد و در وطن شیخ فتح الله

طریق زیاده ان بود مشرب می عشق و محبت صحبت بر نیامد با خود گفت احمد از زندگانی خبر مقصود نیافتی
بار می در صحبت مرد با باغش مگر بوی ازان عالم بیانی چند سال در مقابر و بیابان آتشهر یا هادی
یا هادی گویان میگفت باز گفت احمد اکنون میر و هم در زندگی در قبر در آئی قبر بدست خود کاوید و در آمد
و مدت شش ماه در ان قبر مشغول بود نقل است که در خانه او پسری شده بود عزیز نام و در وقتیکه
متولد شد ذکر لفظ حق بر زبان رانند بطوریکه همه حاضران آن ذکر را ادوی شنیدند و خوارق عادت
بسیار ادوی ظاهر میشد روزی ادوی خارق ظاهر شده بود در مردم غوغا افشاده فرمود که چه غوغاست
در حضرت ما غوغا نمی شاید این گفت و بیرون آمد و در گورستان رفت و مکانی را اختیار کرد و گفت اینجا
خجریز باشد عزیز را بعد ازان مرضی حادث شده و در دوسه روز اذین عالم بگذشت **نقل است**
که دی میگفت منصور یک بود طاقت نیاورد و اسرار بیرون زد بعضی مروانند که دریا با فرومی برید
و آروغ نمی آرد و میفرمود نظامی شاعر ناقص بود که گفت بیت صحبت نیکان ز جهان در گشت
خوان عمل خانه ز منور گشت زیرا که صحبت مصطفی صلی الله علیه و سلم چنانچه صحابه را بود همچنان را با
حال را همچنان خود الحلال را اکنون هست **نقل است** که دی در مسجد جامع اول وقت میرفت
و جا رو ب بدست خود میداد مدت چهل و پنجاه سال در مسجد جامع رفت فاما نمیدانست که مسجد جامع
کدام طرفست چون روان میشد مریدان ذکر لفظ حق بلند می گفتند تا آن آواز در گوش او می افتاد
برست آن میرفت و اکثر احوال است بودی و چشم بسته بودی و ذکر او و مریدان او اکثر احوال
حق بود و در تسکله ایشان مبعود است که در وقت ملاقات یکدیگر گزجای سلام علیک همین حق حق
حق گویند و تشییت عاظم نیز همین کلمه میکنند و در مفتح مکاتیب نیز همین سه کلمه بنویسند بلکه در آغاز
و انجام هر کار دینی و دنیاوی چنانچه بعد صلوٰه و تکبیر و فاتحه و مانند آن و خرید و فروخت و سایر امور
همین کلمه را سه بار بگویند و بلند بگویند این علامت مریدان ناوست و شاید که کسی را در اینجا خلجانی
از طریق ترک سنت سلام و تشییت بگذر میگفت و الا آن این رسم چون خلاف سنت بود برافرا داشت
اما اقتلاح مکاتیب بدان باقی است و لا باس فیہ و خاتش پانزدهم جمادی الثانی سنه
هشتصد و سی و هفت در زبان سلطان ابراهیم شمرتی و السدا علم **نقل است** که دی میگفت ذات
پاک حق بی تمام و بی نشان است اما اگر اسمی از اسماء آن ذات پاک را اطلاق کنیم بهتر و بزرگتر از اسم
حق نباشد که معنی اسم حق سزاوار همه کمالات و ثنات بذات است پس اطلاق اسم حق بذات
پاک را اطلاق بر وجه کمالی باشد و شیخ عبد القدوس در رساله انوار العیون در تجلیل بن فعل نصبی چنین
موافق اصطلاح ایشان گفته است چنین گویند که اکثر مریدان او همین کلمه جان داد و اندود و خالق و
از غیب همین آوازی شنیدند **نقل است** که دی روزی با یاران خود گفت که در گارزون چراغ

حصول اهل نجات و قبول
درگاه و وصول رحمت حضرت
الهدی از ادای مقدار فرض
بر چیزی دیگر موقوف نمیدانند
و اگر با تقصیر و استیجاب
وقت بتکثر نوافل و زیادهای
این عبادات کوفیق یابند
موجب زیادت درجات قرب
و منزلت و مراتب ضا محبت
الهی و مزین نعم غیر تنهایی وی
که لا تعد و لا تحصی است گردد
و مراتب و اقسام نوافل
عبادات بی نهایت است و
تفاوت درجات سالکان و
مراتب و مقامات مقرران
بتفاوت درجات عبادت
است و راه راست که بمنزل
مقصود که قرب و وصول به
درگاه مولی تعالی است برساند
عبادت در قرآن مجید بخواند
ان الله ربی و ربکم فاعبدوه بما
صراط مستقیم یعنی عبادت کنید
پروردگار تعالی را که راه راست
اینست و دیگر راه نیست و اگر
بهست ناراست است و
در راه ناراست آفت بسیار
و می باشد و رسیدن بمنزل مقصود
در خوف و خطر بود و باز و بلاک
شود یا چندان دور تر افتد که
رجوع بر راه راست متعذر گردد
و اگر قوی چند و معازله غلات
برگشت و بر راه راست
رجوع آورد و عود می بمنزل
همچون که مصلحت مانند دیگر
خود را بهمان راه برگرداند

سر داد و برت سرگشته نشدند
 هلاک انجامید کسی که
 زمین راه برگشته اند و رفتند
 بسیار سرگشته اند و راه دست
 یکی است و دیگری بین راه
 است و هر دو جانب وی
 شجره اول بهادرم و چهار بسیار
 پیدا آمد که هر یک بقدر رحم
 و پیچی که دارد از منزل قصه
 دور افتاده و یکسکه ایم به راه
 راست مستقیم رود و هرگز میل
 به چپ و شمال نکند و در خم و
 پیچ نیفتد کیست و آنکه به گاه
 در خم و پیچ افتد و قدمی چند
 بزند و دوباره راست آید از
 اهل سابقه سعادت است
 و عاقبتش بخیر بر خیزد درین
 میان خللی و فتنه و درگاه
 استقامت راه یافت و عاقل
 از آنکه هرگز روی براه راست
 نیارد و در وادی خذلان
 گمراه شود و هلاک گردد یا
 در جو غش براه راست دورتر
 افتد و اندک علم دیگر براه راست
 باز نیاید سبیل سالک راه
 سلامت و قاصد طریق حقیق
 آنکه در هر دم و هر یکم همیشگی
 رود و مکران راه باشد و نظیر
 قدم دارد تا کجا افتد و بکدام
 جانب رود و اینجاست که
 سالکان این راه هر نفس به
 توبه استغفار و اعتدال مشغول
 باشند معنی توبه رجوع است
 از محبت بطاعت و از
 اعراض باقبال و از غفلت

خواجہ اسحاق گارونی می سوزد تا روز قیامت خواهد سوخت مایه زوکی از طعام بپزیم که تا انقراض
 عالم بخورند و هیچ ازان دیگر کم نشود و وی آورده بردیدگان نهادنش کرد و طعامی در آن دیگر بخت
 و آن دیگر را در میان راه گذارد و پشت خلق آینه و در زده طعام ازان دیگر بخوردند و آن دیگر
 به چنان پُر بود و بعد روز گفت ای عبدالحق الشهادة آفته رزاق مطلق حق است او دادند و بندگان
 او دادند که ازان میان بیرون آئی دیگر را از دیدگان فرو آورد و بگیری از برای مزید فقر طالبان
 حق گفت و دیگر را بر زمین زد و رحمت الله علیه و علی خاصه چهاره اجمعین -

شیخ صلاح درویش

در قصه روحانی بالائی حوض خفته است شیخ احمد عبدالحق میگوید که چون بعد از مسافرت بر دوی قدمم آوردم
 در آنجا که وطن اصلی فقیر بود و لیکن اجازت سکونت از شیخ صلاح خواستم که وی صاحب لایت آنجا بود در
 روضه دینی رفتم و فاتحه خواندم و درود حضرت سید کائنات صلی الله علیه و سلم فرستادم و ششمین دفعه
 کردم که اگر ایامیکه مصلا و یک سبوحه باشد درین مقام سکونت توانم کرد از تفریح صلاح آواز برآید
 عبدالحق در عرض دانی و مصلا و سبوحه برگزید و در عرض در آمد و دست انداختم اول دست من
 بر سبوحه افتاد و برگزیدار دوم دست انداختم ریسان یک چارپائی که نه دست آمد بر خود گرفت

شیخ جمال گوجری

وی مریدی بود در او ده شیخ احمد عبدالحق مصاحبت داشت شیخ احمد گفته است که از بزرگان پیاده مسافرت
 کردم با پنج مسلمانی ملاقات نشده الا در او ده یک بچه را دیدم و اشارت بشیخ جمال گوجری نمودم
 که در آن ایام که شیخ در او ده بود سگ ماده همراه داشت و بی بچه زایش شیخ میزبانی ولادت او کرد و همه
 اعیان و اکابر و امرای شهر را میهمان ساخت روز دیگر شیخ جمال گوجری شکایت کرد که شما تمام شهر را طلبید
 و ما را نه طلبید گفت جمال الدین میزبانی سگ بود سگ از طلبیدیم که الله نیاجیفه و طالبها کلاب
 تو از جمله آدمیانی ترا چون طلبیم

شیخ بختیار

مرید شیخ احمد عبدالحق است و مخصوص بوی محرم اسرار و تفت احوال او در سفر و حضر با وی یکجا بود و از
 مریدان او کم کسی بود که در عنایت و قرب شیخ مشارک و مساهم او بود و وی غلام سوداگری بود که سوداگری
 جواهر میکرد و وقتی مولای او در قصبه دوی جبهه سودا آمده بود و بختیار را نظر بشیخ احمد افتاد و متعقد شد
 هر صبح و مسافر حضرت شیخ آمدی و بایستادی تا شش و هفت روز منوال گذرانم شیخ بوی التفات نکرد

و نه پرسید تو کیستی و از کجائی و بی کارمی آنی بخدمت شاه نظر عنایت بحال او برگماشت او را ازان نظر
مستی دست داد که بخود شد و در آن بخودی بگستاخی درآمد که احد این چنین نعمت داری و بنندگان خدا را
محرم میگزاری شیخ او غم میکرد و میست همین سخن بود و قدری آب نوشانید و از تندی بهوشیاری
آورد و فرمود بختیار بر مولی خود بر و در ضای او بطلب و در کار او باش بختیار سر بر زمین آورد و بچون
که مقام سکونت مولی او بود برقت مولی چون حال او چنان دید او را آزاد کرد و بختیار را آتش شش
و محبت چنان خالب شده که یکدم قرار داشت گویند که شیخ شرف الدین پانی تی در عالم اسرار با شیخ احمد
سفارش شیخ بختیار کرد و گفت احمد ترا هیچ کس در عالم چنانکه تویی نمی شناسد مگر بچاره بختیار از خان و ان
دل برگرفت و او بچون بر مولی آمد و در خدمت شیخ مشغول شد و هر چه از لوازم صدق و معامله و مخلص
محبت بود بجا آورد **نقل است** که روزی شیخ احمد گفت بختیار بنخواهم در صحن خانقاه من چای کبی
ومی در حال کلند آورد و بجا ویدن چاه مشغول شد و آب بر آورد و شیخ بران آب بگسیر فرود آورد و
قسمت کرد و باز اشارت شد که بختیار این چاه را امر در خاک بیرون باید پناشت و از خاک این چاه صاف
باید ساخت شیخ بختیار هم در حال خاک آورد و چاه را پناشت و از خاک این چاه چوب تره ساخت و هیچ
نرسید کا ویدن چاه برای چه بود و پناشتن برای چه **نقل است** که روزی شیخ در حجره خود
نشسته بود و شیخ بختیار در خدمت ایستاده پرسید بختیار چیزی می بینی چه بنید که تمام جرد از زوال است
فرمود بختیار اگر کار باید اختیار کن عرض کرد که بختیار از این هیچ در کار نیست فرمود باز به بین چه بنید که
چهره هم از خاک است **نقل است** که روزی شیخ احمد پسر خود را شیخ عارف بطلبیدن بختیار بفرستاد
شیخ عارف بر دریا و رفت و آواز داد و می بخوست که با زن خود بجاست کند در انشا آن بود که دخول کند
فی الحال زن را بجای خود بگذشت و جامه برگرفت و بخدمت پیر شتافت گویند که شیخ بختیار را شهوت
جلع با کمال بود و در قضا آن بی طاقت شاید که این طلب ز جهت استخوان او بود تا دلیق وقت
مطاوعت کند یا نه **نقل است** که دی روزی پیش شیخ آمد و گفت که قصد تجارت دارم چه فرمان
می شود فرمود برو اما مادر ای در یامو که تا دریا ولایت این فقیر است گویند که شیخ بختیار خود را با مادر
برکت محبت شیخ بعلم معرفت عالم بود هر چه گفتی از کتاب مدد منته رسول بزرگان گفتی رحمة الله تعالی علیه

شیخ عارف

پسر شیخ احمد علی بیست و صاحب سجاده او موانه چهل سال عمر داشت با هر طائفه سری داشت و همسر
از و راضی بودند **نقل است** که هر سهری که شیخ احمد را پیش میبرد است آن سهری سکه و شیخ شکایت
کرد که از شایک پسر نصیب مانده هر سهری که می آید حق گوینان می آید و در حقیقت رحمت حق می خوانند

بهشیاری و استغفار محبت طلب
سترو پوشیدن بود یعنی مازور
لطف و رحمت ظلمتی را که از
ارکاب مصیبت طاری شده
و نقطه سیاهی که ازان بر دل
نشسته پوشد و اثر آنرا زایل
گرداند و اعتذار بخوابی
آنکه براه کج رفت و تاراه راست
باز آمدن و وقفه در سلوک طریقی
استقامت افتاد و اسکلین
راه باید که همیشه ازین خیال
ازین دغدغه فارغ نباشد و از
رفتار خود با خبر بود و از قرب و
بعد منزل مقصود آگاه باش
بغفلت نخیزد و در لیر نگردد
از دایره زجر و سیاست بیرون
نرود و این نشیند و بناگاه
بجا نرود و بجای نیفتد که بیرون
آمدن ازان در سیدن براه
راست و ضواری گردد و در حدیث
آمده است که اگر کی باشد
که در گناهی افتد و ازان
استغفار کند و بناگاه باز
دران گناه افتد باز استغفار
کند فضا در هر روزی بمقاد
بار بیش درین کن و مکن و
منع و زجر نفس رود و بهتر بود
از آنکس که گناهی کند و همرا
مصرف و قطعاً با استغفار
روی نیارد تا رفتن زنده مصیبت
غیر و سیاهی لختی پذیرد
و در دری و مجوری تسلیم یابد
و محبت مبدل بعد اوت گردد
دیگر علاج پذیر نیست ختم و طبع
درین که در باب سقا

و شیخ گفت که یک فرزند بزرگ هست بنوا هم داد اما هنوز پنجه نشده است و در سفر و روم ادا پنجه گردانم بعد
از آن بتوسلیم بکنم بشرط آنکه او را پنج گونی و در رضای او باشی بعد از چندگاه پسری متولد شد شیخ عارف نام
او نهاد و شیخ عارف را پسری است شیخ محمد نام و شیخ عبد القدوس و در این شیخ محمد است رحمه الله علیه جمیع

شاه داود

در سر مرپور بود بچند واسطه بشاه خضر که خلیفه خواجه قطب الحق و الدین است میرسد در ویشی کامل بود گویند که چون
شیخ عبد الله شطاری درین دیار تشریف آورد مردم متوجه ملازمت او شدند شیخ داود نیز بقصد دریافت شیخ
به رخا آمد و رفت و شیخ عبد الله را رسم بود که در بان برد میگذشت در بان شیخ او را منع کرد او بزور قوتی که
داشت در بان را بینگد و بر سینا او پانهاد بجز پیش شیخ در آمد و بر کسی که نشسته بود نشست شیخ او را احترام
نمود و اکرام کرده و اثناء مجلس خادمی از خادمان شیخ عبد الله گفت که هیچ بی ادب بنده نرسیده است و می گفت
هیچ با ادب بخند نرسیده است گفت این چه سخن است گفت اگر من ادب میگویم و در بان را نمیگویم
کی ملازمت شیخ مشرف میشدم و بنده میرسد شیخ خوشحال شد و از وی این سخن را پسندید و عنایت بسیار کرد

شاه نور

میر شاه داود دست بزرگ بود و صاحب کشف و تصرف ظاهر و باطن و تکی در اول قصار بود ناگهان شاه
داود بر سر وقت او رسید و قوت استعداد وی را معائنہ کرد و گفت بابا کی خوب را بر خوب بزی کار و بگر
کن و تکی با شارت شیخ از آن کار بر آمد و طریق ریاضت پیش گرفت و کمال حال رسید و او را خلیفه بود در آناله
شیخ پیر که نام داشت و اگر چه وی میر شیخ یوسف قتال بود اما حریت و ارشاد و شاه نور یافته و در پیاز نظر
اومی گرفت کبیر السن و بی صاحب حال بود و تصرفی داشت گویند که وی بعد از نقل شیخ یوسف قتال بی
آمد و در روضه او مشغول شد و وقتی در واقعه دید که شیخ او میفرماید من مرا بابر اسم خطبل سپردم و اشارت بر وی
نیکند که وی نیست بطلب نزد بیرون آمد و این شیخ پیر که در آن زمان سوداگری سپ میگرد و
برای فروختن اسپ بر وضع خرید که وی است از بهار توجه شد چون تیسر روز رسید شیخ را اوید
که در لباس مشایخ نشسته است بنزد گفت که شیخان همه مشایخ عجب راقع باشند و تکی با شراق باطن
در یافت و گفت بابا این طریق بیا مرا می شناسی آن مرد که پیر تو است واقعه نموده بود منم و آن ابراهیم خطبل
که بکمال از آل من استی اربعون رجلا علی قلبه را نیم فرموده بود منم و تکی نیز بنساخت اختیار ملازمت او
کرد و شیخ او را تلقین کرد که دو قیمت کرد که مادمت کنی برین ذکر و شرم کنی از هیچ کس و نصت نکرد بعد
از آن وی بجانب قندار رفت و بر آنچه شیخ فرمود عمل میکرد و شیخ محبت بود و وی یاد ذکر کردن شرم کرد اما

و آله و دلائل او کافران و دود
یافته است نام این جز
است لغو و بانی
من ذلک و بحقیقت با نفس
و شیطان جنگ جمل بس
نیته آن آمد و خلاص از شر
ایشان نتوان یافت سبیل
در دفع غم ایشان صدق توجیه
و دوام التماس بنای بوبیت
و تضرع و زاری بدرگاه فضل
حجت اوست شیطان خود
بکر حق منفع گردد و آشیلا
و سلطان او از فاکران مرتفع
بود اما این نفس با نیست که
هم از ذکر خطا نصیب خود گیرد
و کار خود کند و وی مخدول و
فلسفه نگردد و گرا بتجارت و
استعانت و استمداد از جناب
عزت کبریای او تعالی و
قدس شانه و الله الموفق
الرساله السابقه و العشر
کشف الاستار عن تحقیق
معنی الکسب و الاختیار
لا اله الا الله محمد رسول الله
لا حول ولا قوه الا بالله العلی
اعظم سالکان طریق تحقیق
و واقفان حقیقت بکاری
و هر علی که کند از حول و قوه
خود تیری باشند و از رویت
عل و اختیار خود خالی از غنی
و تیری و اختیار می گویند
خالی برای ایشان کرده و
وضع نموده است از دنیا و
عبادات و اقسام طاعات

باز این خطره اذیع کرده بمقتضای وصیت شیخ عمل کرد چون باز ببلای مست شیخ آمد فرمود با باچرا از کذا
شرم کردی عرضه کرد که بنده هرگز آنچه فرموده بودند ترک نکرده است فرمود یا داری فلان شب که
این معنی بخاطر تو ظهور کرده بود من همراه تو بوده ام **نقل است** که شیخ پیرک سماع بسیار کردی
اما قص و تواجد کمتر بودی گاهی بودی که یک دور زیر بیوش افتاده بودی گویند که در آنجا
مرزی عالم بود و منکر سماع و حالت مشایخ تدریجی بقصد احتساب بر شیخ پیرک رفت از دور نظر
شیخ بر او افتاد و گفت در گرفت در گرفت بچرا این گفتن آتش در شهر در گرفت در آن مرد حالت در گرفت
چنانکه در رقص آمد و بیوش افتاد تا آنکه چند نماز از وی فوت شد بعد از آن مقتصد وی شد و مشغول
شدند که در ریاضت و بجای مراقب بود که استخوان گردن او برآمده بود شیخ حسین سهرندی که ناقل
این حکایات است می گفت که از غویان مامردی بود که وی را خاطر فاسد در گرفته بود همیشه در نشست
و خاست استغفاری می گفت و هیچ نوع آن خاطر از باطن وی زایل نمیشد و اگر کسی استفسار میکرد
طاقت اظهار آن نداشت و وی مرید شیخ عبد القادر نوربخش بود که از ولایت شیراز آمده بود وی
نیز پدیدار با وی نیز اظهار توانست کرد پیش شیخ پیرک آمد و بچرا دیدن گفت با این خاطر را از
خود دور کن یا خیر از شیخ گفتن و از وی خاطر دور شدن این شیخ پیرک از زمان سلطان بملولی
تا او ازل زمان دولت اکبر شاه باقی بود رحمه الله علیه

شیخ سعدالدین خیرابادی رح

مرید شیخ میناست بزرگ بود حافظ حدود شریعت و آداب طریقت عظمی عالی داشت و موصوف بود
بزرگ و بجزید افیز بر طریق پیر خود سوره بود و موع بود و بوجد و سماع عالم بود و معلوم شریعت و طریقت
در علم خود فقه و اصول تصنیفات دارد مثل شرح مصباح الکافی و حسامی و بزردهی و امثال آن
و بر رساله مکیه شیخ نوشته است سنی مجمع السلوک بر طریقه خزانة جلای که از ملفوظات مخدوم جانیان
بسی از ملفوظات و حالات شیخ مینا را در وی درج کرده و در وقتی که از وی نقل میکند میگوید قال
شیخ مینا اوام الله فینا و هر جا که می گوید قال شیخ شیخی مراد از وی شیخ قوام الدین لکنهوی است
وی در علم ظاهر شاگرد مولانا اعظم است که از فقهاء و علمای عصر بود و پیر او شیخ مینا نیز پیش مولانا کات
عوارض المعارف می خواند و قمتابخت پیر عرض میکرد که معلوم بندگی خندم است که طبع بنده
بتصحیح الفاظ این کتاب کافی است و درک معانی خود خاصه احوال شریف ایشان است اکنون
مازمت درس موالی از برای چیست فرمودی که بابانه دیانت است که با وجود علم ترک تعلم کنند
و بعلم خود اکتفا نمایند و او را بر مردان بسیارند چنانچه شیخ صفی بزرگ بود و صاحب ذوق و حالت بر تقم

و تدریس اوقات بجا آید و نظر
بر سببیت عمل و تمیز جزا و عقاب
نصاب نگارند و در نظر ایشان
جو فضل حق و توفیق و قدرت
وی بجهان مانده جمع بین الشریعت
و الحقیقه که گویند این باشد
و آنکه در کن و کن عمل و زجر و
سبح نفس بر محل توفیق خود بسیار
بود تبذیر و اختیار خود گرفتار
و سببیت عمل ناظر خواهر که بسی
قدرت و در بار وی عمل بر او بود
و بنزل مقصود حق را بچرا عمل
نمود حکم و عا و مطلقه این نیز از کتب
و حساب ظاهر بیان سعادت و شرف
و ابدای کاش کسی کاری کند
و به حال باعثه علی پیدا کند
تا اینجا برسد پس از آن که بزر
و حلیه و ب طریقت مشابه
مرید حقیقت حاصل و
فاصل بود و از معمول مقام
نقد و فنا مخدوم باشد بزرگی گفته
است کن فی الابدان کانک
قدیمی دنی الا انتها کانک
جبری میگوید که در ابتدا و حال
بقوت باعثه علی و جود و ان
چنان باش که گویا قدیمی
مهرمی دور انتها به مشا به
شریقت آنچنان شود که
گویا مشرب جبریه داری قدیم
آن طاکف اند که عمل را از خود
دانند بنده را خالق افعال
خود گویند جبریه آنانکه خود را
بموجب شمارند و اصلا اسناد
فعل و اختیار خود نکنند بچرا
آریان یا مثل مرکات

پیر خصور و مجرور زیست و شیخ مبارک سندیه که با حکام شریعت و آداب طریقت موصوف بود
او مرید شیخ خیر آبادی بود و از شیخ سالار نیز تربیت یافته بود و وفات او در سنه سید صفی مروی
بود از انباله باوصاف و رویشان موصوف و باحوال ایشان متحقق و در لباس اخلاص مستور
مرید شیخ مبارک سندیه بود و از مریدان شیخ سعد خیر آبادی شیخ الشهدایا خیر آبادی است که بغا
مسن و مہر بود و رنگامی که با مروالی عهد و رین و یار تشریف آورده بوده بغایت تعظیم و
تکرم مخصوص گشته و آثار عظمت و کرامت از وی بظہور رسیده و ہمد رین سال کہ نمصد
و نود و سہ است از عالم رفت رحمۃ اللہ علیہ

شاه سید و

در او اہل حال و خدمت ملوک بود و دولت بسیار داشت بعد از ان جذب عنایت در کار او کردند
ہر چہ داشت از متاع دنیا و می ہمہ را با اختیار و در بخت و در خدمت شیخ حسام الدین پاکپوری
افتاد و کار کرد و خرقة پوشید و در ولش شد گویند کہ وی در عہد سابق بر زنی عاشق بود بعد از ان
کہ جامہ فقر پوشید ہم بدان جامہ پیش آن زن رفت و گیفت سید الکیہ شدی یعنی گدا و فقیر کہ فقیر
را در عین آن و یار الکیہ گویند از ان باز او را سید و الکیہ لقب شد آن زن نیز بطلاقہ محبت و خدمت
او در آمد و فقیر شد و او را اشعار است از اہل این بیت است ۵ دل گویدم سید و بگو احوال
خودد یکیک بروہ آندم کہ خودی آید او سید و کجا گفتار کوہ فہل است کہ قوی شیخ حسام الدین
در اہی حامد شہ و شاہ سید و ہر سہ جامہ داشت یک قبائی نیمہ دار حاضر بود شیخ حسام الدین آنرا
سہ قسم ساخت آبرہ را یکی داد و آستر بدیگری و پنہ را خود پوشید و رسی افتادہ بود آنرا بپایان خود
بر بست و سر تنخانی بر مہنہ بود ہر سہ بزرگوار متوجہ مسجد جامع گشتند در راہ شخصی حلوا در برگہای
درخت پیچیدہ پیش آورد حلوا را قسمت کرد و برگہا را ہم بر پیچیدہ بجای کلاہ نهاد رحمۃ اللہ علیہم
جمعین قبر شاہ سید و در فتح پور ہنسوہ است کہ در ویک کترہ مانکپور است

راجی حامد شہ

مرید شیخ حسام الدین پاکپوری است بزرگ بود و صاحب نسبت درست و حال صحیح و صفائی
بالن نقل است کہ در زمان سلطان شمس الدین التمش و و برادر از سادات کردیز بہلی
قدوم آورده بودند یکی سید شمس الدین و او در زمین میوات سکونت کرد و بقیہ از اولاد او
در انجا ماندہ اند و دیگر سید شہاب الدین کہ از اجداد او است بزرگان ایشان معزز

سنگ و کلون گونید نزد اہل
حق این ہر دو مذہب باطل
بود چنانچہ گفتہ اند لاجبر و لا قدر
و لکن امر بین الامرین دی میگوید
بتدی را برای تقویۃ باعث
علی شوب مذہب قدنافع
بود و مذہب صواب و راہ
راست ان باشد کہ عمل کند
و آنرا نسبتی بخیر اثبات کند
و با وجود آن بدانند کہ آن اثر
و عمل کہ بوجود آمدہ ہمہ بخلق
و توفیق پروردگار است بندہ
عالم و کاسب بودہ خالق و
قادر و عمل سبب محبت است
کہ آنرا حق جل و علا ساختہ
است نہ علت آنکہ بذات
خود در ان مشر باشد و ان را
سبب عادی گویند و ہر چہ کہ
چنان بود کہ چون پیدا شود
اثری بروی مترتب گردد
و اگر نباشد آن اثر نباشد لہذا
سبب عادی خوانند و سبب
عالم ہمہ عادی بود یعنی عادت
الہی و سنت دی بر ان جاری
شدہ کہ چنین ساختہ است
و اگر خواہد نسا زد شکار آتش
سبب گرمی و سوختن است
یعنی پروردگار تعالی آتش را
چنین آفرید و چنین ساختہ است
و لکن سوزندہ و حقیقت است
تعالی و اگر صد آتش کنی تاوی
نخواہد سوزدہ آنکہ خواہی
نخواہی آتش علت سوختن
است و طبیعت دی چنین
ابن اعتقاد فلسفیان و

و مکرم بوده اند و در میان مردم آن دیار برایشان اسم راجی غالب شده و او نیز در احوال حال دیار
سپاهیان بود و آخر بصحبت شیخ حسام الدین رسید و ریاضات شاقه کشید معافی باطن حضور وقت
نصیب نگردد و وی ز علم ظاهر بقدر احتیاج کفایت کرد و بود و لیکن دانشمندان اسیر حلقه ارادت او بودند
گویند که وی اگر خواستی که از معارف و کشف ضمائر چیزی ظاهر کند حکایتی از سرگذشت احوال خود
بیان کردی و در ضمن آن مقصود طالب حصول نجایمیدی قبر او را نیکو پرست و وفات او در سنه قدس الهیه

راجی سید نور

وی فرزند راجی حادشه است او نیز مثل پدر بزرگ و صاحب کرامت بود و لباس سپاهگری را اختیار
حال و مشغولی باطن ساخته قبر او نیز در نیکو پرست و وفات او در سنه

شیخ حسن طاهر

مرید راجی حادشه است و از راجی سید نور نیز نعمت خلافت یافته و والد او شیخ طاهر از ملتان
بطلب علم باین دیار افتاد و مدتی در بلده بهار سکونت کرد و پیش شیخ بده حقانی تحصیل علم نمود
و بهم در بهار شیخ حسن از خلوتخانه عدم بهمان سرای وجود رسید و از تحفون شباب هم در آشنایی
تحصیل علم در طلب دانگیبر حال او شد و بصحبت درویشان افتاد و نقل است که وی به دران
ایام کتاب فصوص الحکم پیش یکی از مشایخ آغاز کرد و والد او از طریق فصوص منکرو بیگانه بود
روزی از وی از تحقیق مسئله توحید وجود استفسار نمود وی این مسئله را بروی که خاطر نشان
علمای ظاهر توانمند تقویر فرمود و موجب خلل عقده اشکال مولوی گشت و از منعی که او را
در خواندن این کتاب میکشید باز آمد هم دران ایام آوازه شیخت و بزرگی راجی حادشه در میان
خاص و عام افتاد و شیخ حسن بدین سبب بطریقی که متضمن نوعی از امتحان حال باشد رفت
و هم در لقیه اولی بقوت جاذبه از وی در سلسله ارادت او درآمد و هر آنکه باین جاذبه
شوق خوار تر اینم و بیاب نگردم: اول سیکاه: علما در حلقه ارادت سید درآمد و او را از مشایخ
بنو پرت و زبان سلطان سکندر انارالد بر بانه انهنو پرست عا و باین دیار قدم آورد و نقل است
که یکی از برادران سلطان سکندر که هوامی سلطنت در سر داشت مرید او بود و روزی هم درین خیال بخت
او آمد و التماس نمود که حضرت شیخ فاتحه بخواند که تا امر سلطنت دلی نصیب گردد و شیخ او را این سودا باز داشت
و گفت حق سبحانه و تعالی حکمت خویش ترقی نمی خواسته است تو در اینجا معارضه کن و بیطیع او باش چون این خبر
بسمع سلطان سکندر رسید و محقق گشت و باین واسطه قدم او باین جانب التماس نمود و ساقی شوق بزیارت مشایخ دلی
داشت طلبیدن سلطان سکندر و کد این حال شد اول در آغوش آمد و مدتی در اینجا بود و بعد از آن بلی سید و کونکب کی مثل کبج
حصار سلطان محمد تغلق است با اهل و عیال سکونت کرد و هم در اینجا وفات یافت و قبر او و اکثر

و در میان ست و مذموب
حق و اعتقاد مسلمانی نیست
که سوزنده حق است و لیکن
وی که میسوزد و با تش میسوزد
و آتش را در سوختن مظهر اوده
است و اگر خواهی آتش نیز
سوزد و اگر نخواهی با تش هم
سوزد و قرق حیان سبب علت
بچنین است پس پیدایش
آفریدگار تعالی و تقدس برود
نوع است یکی با سبب آنرا
عادت خوانند و دیگری سبب
که آنرا خارق عادت گویند عادت
برین است که تا نخیزد بر نیشوند
و آنکه بنا خورده میرود و خارق
عادت است و عادت آنست
که تاراه نرود و دگم نزنند
بنزل نرسند و اگر بیه راه
رفتن دگم نزن بر سبب
خارق عادت است غالب
افعال از قبیل اول است
و ثانی نیز وقوع دارد و جرات
انبیا و کرامات و ایما دلیل است
و افعال و افعال بنده گان همه
بخلق قدرت الهی تعالی است
و اگر بیک عقل در روز عجبین
یا بند چه هر چه صفت و اثر وی
از ذات خود خشن بود ذات
وی نیز خود بخود بود و چون
ذات از دیگری بود صفات
نیز از آن دیگری بود ذات
از دیگر بود صفات و آثار
از خود صفت نرسند
ثبت بطریق انقش پس
چون ذوات آدمیان را حق

بود صفات و افعال ایشان
نیز بحقیقت از وی بود الا آنکه
نکات ایشان را در انجیل
باشد بر آن وجه که در بیان
معنی سبب حادی تقریر کردیم
پس عل سبب جز است تا
عل نکنند جز اینانند و دلیل
به بهشت در نزد یعنی عادت
المد عز وجل بر آن جاریست
که تا عل از بنده بوجود نیاید
جزایش نه به بهشت در
نیارد و اگر خواهد بی آن نیز
در آرد و اگر خواهد با وجود عل نیز
ندارد و اما سنت و عادت
و می بر آن جاری شده که هرگز
این چنین نمی کند بعمل به
بهشت نمی برد و با عل
بد و زخ نمی فرستد باز اینجا
تفاوتی و فرقی دیگر پیدا شده
که وی بجهان کریم است اول
را گاهی می کنند تا ثانی انقضای
کرد وی اینست نه آنکه
را نتواند کرد و نتواند کرد و از
کرم خود دور و عین خلاف کند
نه در وعده الا کفر را که هرگز
بخشد و کار را به بهشت نبرد
اینکه او است و عقل را در اینجا
مدخل نه و مسئله قضاء و قدر و
اختیار بنده از بنده اسفل
اسرار است اینجا ایمان باید
آورد و در نزد و در حقیقت
بحث و گفتگو در اینجا طائل
بود و هیچ علی و هیچ حقیقی
می توان بر کشف این اسرار
نبود عل باید کرد و کوشش

از او و در انجیل است و فات اولست و چهارم ربیع الاول نشسته تسع و تسعاً و در اسائل
است در طریق سلوک و علم توحید و از جمله آن مفتاح فیض است در وی می نویسد سوال
سلوک چیست و سالک کیست و تزکیه نفس تصفیه قلب تخلیه سر و تجلیه روح چیست و منزل چیست
و مقصد کد است و جذب چیست و وصول کدام است و شریعت و طریقت و حقیقت چیست و چه
مقام است جواب سلوک و طریقت رفتن است و رفتن جسمی انتقال است از مکانی به مکانی و درین
محل از سلوک رفتن معنوی و انتقال معنوی مراد است و آیین سلوک و انتقال را در مرتبه نفس
تزکیه مینامند و تزکیه نفس آنست که نفس را از اوصاف ذمیمه حیوانی با اوصاف حمیده ملک و انسانی
بلو اگی و مطمئنی موصوف سازد و سلوک دل را تصفیه مینامند و آن آنست که آئینه دل را از زنگار
هموم و غموم و نیامدی میل بدو بنایی او و حرص و محبت نیا و اندیشه مالا یعنی مصفا گرداند و تخلیه سر
آنست که سر را از اندیشه ماسوی الدود از غوغای غیر حق اگر چه بهشت بود خالی دارد و پاسبانی سر
کند یعنی اندیشه غیر حق را به سر خود راه نهد و اگر چیزی یکایک بگذرد و نفی خواطر کفری و تجلیه روح آنست
که نور مشاهد حق و بذوق و شوق و محبت و اسرار و انوار مشاهده روح را بتجلی و متجلی گرداند پس
حقیقت سلوک عبارت شد از تبدیل اخلاق حیوانی و خروج ادا اوصاف بشری و تخلی باخلاق
المد حضرت قطب عالم در رساله هلمات خویش بیان شریعت و طریقت و حقیقت فرمودند الشریعت
الاتباع و الطریقه الانقطاع و الحقیقه الاطلاق الشریعة الانقیاد و الطریقه الاستعداد و الحقیقه الاتحاد
شریعت کمر بندگی در میان بستن است و طریقت از خود رستن و حقیقت بدوست پیوستن شریعت
فرمان برداری طریقت از غیر بیزاری حقیقت با دوست بر خورداری شریعت غناست طریقت فناست
حقیقت بقاست و سالک در ابتدا می حال حسن است و در توسط عقل عاقل است و در انتها نواله
است و در تیرالی المد منازل نیست و راه نیست زیرا که راه و منزل در میان دو چیز بود چون
وونی نیست نه راه است و نه منزل حضرت حسین منصور حلاج را پرسیدند کیف الطریق فقال
الطریق بین اثنين ما در سیر فی المد منازل بشمار است زیرا که آنرا نه غایت و نه انحصار است مقصد
رسیدن به وحدت حقیقی و بیرون آمدن از شرک و پندار خودی و دودی و جذب عبارت است از
رحمت خاص که آینه رحمة من عندنا عبارت از آنست و دعای مصطفی صلی الله علیه و سلم اللهم
انی اسئلك رحمة من عندك مهدی بها قلبی لی آخره منی بر آنست و فیض حق نیز تسمیه است
جذبه من جذبات الحق توازی عمل الثقلین مصرع یک ذره غایت توای بنده و نوازه
ان لرکم فی ایام دهر کم نفحات الافتراض الماسه تو مستحق نظر شوکمال و قابل فیض کنی منقطع
نشد فیض هرگز از فیاض و الیه شار صلی الله علیه و آله و سلم انی لاجد نفسا لرحمن من جنان

امرو باید که بوی داند برود و در نه عالم پراز نسیم صباست بیت درین دیار از ان سرخوشم که
 که گاهی به نسیم بوی توام زین دیار می آید به این اشارت است تجلی دائم و فیض حق و جذبه
 حق و وصول به حق عبارت از انقطاع و تبری از پندار خود می دوی است از غفلت و علم بود و مطلق

مولانا آله داد

از اناطلم علمائی جو نیور است شایع کافیه و هدایه و بزدومی و مدارک در تحریر و تنقیح بطالب علمی قدرت
 تمام دارد و بیک واسطه شاگرد قاضی شهاب الدین است و مرید راجی حاضره نقل است که شیخ
 حسن طاهر و مولانا آله داد در سلوک طریق تحصیل علم رفیق یکدیگر می بودند و در میان ایشان
 مودتی عظیم بود چون شیخ حسن طاهر در سلسله ارادت راجی حاضره در آمد مولانا آله داد گفت که
 میان حسن شاعرت طالب علمان بر باد دادید فرمود شما نیز یک مرتبه بخدمت ایشان برسید و
 امتحان کنید تا ما را معذور داند و دیگر هر دو یار قصد ملازمت کردند مولانا آله داد مسئله چنانچه برای
 و بزدومی که بسمت اشکال موسوم بودند تصور کرده با خود راست کرد چون بخدمت سید رسیدند
 او بهمان عادت خود از سرگشت احوال خود حکایت آغاز کرد که متضمن دفع اشکالات مولانا
 آله داد گردید مولانا نیز مرید شد و بسلوک طریق مجاهد و ریاضت مشغول گشت رحمة الله تعالی علیه

شیخ معروف

جو نیوری مرید مولانا آله داد شایع است بزرگ بود صاحب لجا هبات و ال ریاضات و الدوق الحالا
 و از مریدان این شیخ احمد زین جو نیور بود عامل و متوکل و متواریع و متبرک رحمة الله علیها

شیخ بهار الدین

جو نیوری از مشایخ شایع آن دیار است مرید شیخ محمد عیسی است در ترک و تجرید و صدق و دواع
 قدیمی داشت گویند که یکدیگر می صاحب نعمت شیخ حسین نام ادد و لقه گجرات بشوق دریافت
 صحبت شیخ محمد عیسی جو نیور آمده بود شیخ بهار الدین در ان ایام طالب علمی صالح و قابل بود
 بصحبت او افتاد و این شیخ حسین علم کیمیا سیدانست چون شیخ بهار الدین را دید که جوانی
 فقیر و مستحق است روزی دل او بروی بسوخت و گفت ترا همراه با بصهرای باید آمد بصهرای
 رفت و کیمیا به بل آورد و بوی بد او که صرف مایحتاج خود بکن تا اگر باز احتیاجت
 شود با ما بگوئی که برای تو دیگر بکنیم شیخ بهار الدین عرض داشت نموده که بسنده

مکتوبات شیخ

نمود و التماس بجناب حق آورد
 تا نور یقین و طمانینت و تسکینه
 در باطن پیدا آرد که از وسوس
 و غلبات صاف سازد و ترا
 انچه فرموده اند عمل کردن
 با مرونی است نه در یافت
 این سر حقیقت آن بحث
 در آن در حدیث آمده است
 که پروردگار تعالی بندگان
 را روز قیامت ادا مرونی
 خواهد پرسید نه از ذات و
 صفات خود ایان حق آن
 اسما و صفات که در شرح آمده باید
 آورد و انچه از ان صفات
 با دل که عقل در آید فهمد و انچه
 متشابه بود و فهم بدان نرسد
 ایمان آورد از کیفیت آن
 باز ایستاد و بعد از حصول انقدر
 از ایمان عمل باید کرد و با انچه
 فرموده است تا هم بنور ایمان
 و صفای عمل یقینی و اطمینانی
 در دل افتد و غلباتی نماندین
 شبه و غلبان تا آنجا است که
 اطمینان قلب و نورانیت
 دی بنور ایمان دست نداده
 چنین ایمان آوردی یقین
 دانستی که در اینجا شریعتی هست
 نامرونی واقع شده و در تو
 چیزی نهاده اند که معنی امر و
 نسی بدان نمی فهمی و در وجود
 صفت و حالیکه فعل و ترک
 بدان بوجود آید و آنرا اختیار
 گویند میبایی و در وجود این حالت
 و صفت در آدمی ظاهر است
 چنانچه سمع و بصر و باقی صفات

چون این همه یقینات بی شبه
معلوم است در شک و شبهه
افتادن چیست و طلب تحقیق
مضی اختیار و جبر و جلا سازی
و بهانه جوئی برای چه و اگر
هنوز عقده ایمان درست نشده
و استحکام نه پذیرفته و لوثین
در دل نه درآمده فکر است
ازین بایک دروغ ایمان باید
خورد بعد از حصول ایمان
اشکالی نیست و ایضا
موتی است از حق کسبه و
سببه که از جانب بند درخوا
دخل داشته باشد فکر و نظر
در دلائل است اما دلائل و
آیات اسلامی نه شک و
شبهات کلامیه که آن بجای
راه پر خوف و خطر است در آن
نویقین مدول بسبب اینها
بسی دورست خصوصاً با معارف
شبهات مخالفان و مذاب
اهل ایه و ادافع ترین چیزها
درین باب صحبت صالحان
و خداوندان ایمان کامل و
نفوس مطمئن و قلوب متنوره
است و این نیز بسی نادر و
کیاب افتد و اقرب طرق
التمنا بجانب رحمت الهی و
تضرع و زاری بدرگاه عزت
او و صدق توجبه و طلب
دوام ترقب و انتظار
مطلوب دست تمسک
بدان متابعت پیغمبر صلی الله
علیه و آله و سلم در زدن و خدمت
و ملازمت علوم و فنونیکه آن

از شما امید کیمیای دیگر است این کیمیا بکار من نیاید شیخ را بروی دل خوش شد و در تربیت باطن
او بیفزود و تا وقتی که مدت ملاقات شیخ حسین باشی محمد عیسی باخر رسید و با نعمت خلافت و خرقه بزرگ
از شیخ یافت بجانب دوله نخص شد شیخ بهاء الدین دست بدامن شیخ آورد و التماس رات
و اجازت نمود آو گفت که پیر تو درین شهرست و از ما ترا بهین مقدار هجرت نصیب بود
بعد از مدتی شیخ بهاء الدین رادل بلازمت شیخ محمد عیسی کشیده بعلاقه سابقه ازلی در سلک
معتقدان او درآمد و مرید شد و نعمت های یافت و هنوز به نعمت خلافت مشرف نشده بود که وقت
رحلت شیخ در رسید فرمود بهاء الدین خرقه خلافت تو پیش سیدی است که از ما بپور تشریف خوا
آورد و زمانی که موعود بود در آجی سید حامد جوهر رسید و شیخ بهاء الدین نیز با استقبال او برآید
در لقیه ادلی خرقه پوشانیده و خلیفه ساخت و قات شیخ بهاء الدین در سنه

شیخ بهاء الدین

بن ابراهیم عطاء الله الانصاری القادری الشطاری الحسینی صاحب حالات و جمیع برکات
و کرامات بود و وطن اصلی او قصبه جیدست که از سرکار مهند است با سعادی یکی از ملوک من و در آن
دیار رفته آو قادری بود و مشرب شطار داشت آو را رساله ایست که در اینجا انواع اذکار
و اشغال و طرق و آداب آن بیان کرده است نسبت خود به سلسله علیه قادریه چنین بیانیده
لحقن شیخ السموات الارضین شیخ محی الدین عبد القادر الجلیلی بن عبد الله بن عبد الرزاق و الحقن شیخ عبد الرزاق شیخو خا بعد
شیخوخ الی شیخی و مرشدی سید احمد الجلیلی القادری الشافعی صنی لقمی جمیع الاذکار و البسنى الخرقه
القادریه فی الحرم الشریف تجاه الکعبه و اجازتی اجازه مطلقه بان اجیز من سبج زنی و الحقن
و البس من یستلحق منی نقل است که او را در حال استنشام روائح طیبه چنان ذوق و حالت
وست دادی که نزدیک بانزهاق روح بودی گویند که شخصی در حالت نقابت غالیه میشد
آورد و همدران ذوق وصال یافت و کان ذلک فی احدی و عشرین و تسعاً در رساله شطار
میگوید که الطرق الی الله بعد و انفاصل خلقت گفته اند فاما سه طرق ازان مشهور معروف
است اول طریق اخبار و آن صوم و صلوة و تلاوت قرآن و حج و جهاد است و زنده گان
در سیدگان این طریق در زمان طویل اندک بمقصود میرسند دوم اصحاب مجاهدات و ریاضات
و تبدیل اخلاق و میمه و تزکیه نفس و تصفیه دل و تجلیه روح و هر طریق الا برافالو معلون
بهذا الطريق اکثر من ذلک لیس طریق سوم طریق شطاریه فالواصلون سنم فی البدايات اکثر من
غیرهم فی النهايات و این ازان دو طریق اقرب الطرق الی الله است اصول طریق

و عهد آن علم شریف حدیث
ست نمودن و به سخنان باب
تصوف که صاحب صراط مستقیم
باشند آشنا شدن و بواعث
و دواعی طریقه اتباع رانفتن
نمودن و از موانع و اختداد
آن اجتناب کردن ست
والله الموفق و منه الامداد
و هو الهادی لطریق السداد
و الرشاد و صلی الله علی محمد و آله
و صحبه اجمعین الرسالة
الثامنة والعشرون
ترک لاختیار و التذییر
بالا کتفایر بتدبیر العظیم
الجنیبر لا اله الا الله محمد رسول الله
آدمیان د طلب و سوال طلب
و حاجات از درگاه فالین
البرکات و قوت و عنایات
حامد آنست که بحکم عجلت
بشری هر چه بر زبان وقت
ایشان آید از مرادات و
شعوات بیکر و اندیش طلب
نمایند و نظریست بر ضلالت
نخستودی مولی تعالی نه گمان
و مقید و مشروط بدان ندارند
الافیه بل رباب خصوص از
اہل معرفت آنست که از
تعیین بدعا و طلب مراد معین
زبان ادب بسته و پای
طلب شکسته دارند و خواهش
ایشان جز رضای حق و خیر
مطلق نباشد و هرگز بطلب
بدعا مخصوص در درگاه کبریا
الحاج و تحکم نمایند و خبر طلب

شطارده چیز اند اول توبه و هو الخروج عن کل مطلوب سواه و دوم زهد عن الدنیا و مجتہا و
متاعها و شہواتها قلیلا و کثیرا سوم توکل و هو الخروج عن الاسباب چهارم قناعت و بی الخروج
عن الشهوات النفسانیة پنجم عزالت و بی الخروج عن مخالطة الخلق بالانزواء و الانقطاع کما هو
بالموت ششم توکل و بی الخروج عن کل داعیة تدعو الی غیر الحق کما هو بالموت فلا
یبقى مطلوب لا محسوب و لا مقصود الا الله یفهم صبر و هو الخروج عن مخطوط النفس بالجاہدة ششم
رضا و هو الخروج عن رضا النفس بالخول فی رضا الله تعالی بالتسلیم للاحكام الالیه و التفریق
الی تدبیر الله بلا اعتراض کما هو بالموت نعم ذکر است و هو الخروج عن ذکر ما سوی الله تعالی هم
مراقبه و بی الخروج عن وجودها و قوتها کما هو بالموت و اسما ذکر برسته انواع اند اسم جلال و
اسم جمال و اسم مشترک چون صفت رعونت و درشتی را در خود نگرد اول باسم جلال مشغول
شود تا نفس مطیع و متقاد گردد چنانکه یا قهار یا جبار یا متکبر و بعد باسم جمال چنانکه یا ملک یا
قدوس یا علیم بعد باسم مشترک چون یا مومن یا مهتم و چون صفت انکسار و تواضع و
خاک را بی در خود نگرد اول باسم جمال مشغول شود بعد باسم مشترک بعد باسم جلال بمیرین
گونه بذکر بی مشغول گردد تا دل مصفا شود و ذکر در دل قرار گیرد و مقام ذکر نود و نه نام در
تلوین است پس صدیم مقام تمکین و تمکین ذکر در ذکر اسم الله است که اسم ذاتست نود و نه نام
اسماء صفات اند تا در ذکر اسماء صفات ست در عالم تلوین است چون بذکر اسم ذات رسد
از تابش لفظ الله الله وجود فانی سوخته شود و مضمحل گردد اینجا فنا حاصل آید و این عبارت
از موشدن وجود فانی است و چون از خود فانی شود بقیایا بدین مرید صادق را بی ذکر میرگزا
دل کشاد گردد و چون دل نور شود پس حقیقت انبیا و بر کشف گردد و با عالم ارواح ملاقات
شود و ذکر حقیقی که شهود حق است درین منزل فتح شود و هم در آن رساله بعد از بیان کیفیت
سلوک و آداب و شرائط ذکر و طرق و اقسام و اسمی آن می نویسند ذکر کشف ارواح یا احمد
یا محمد در دو طریق است یک طریق آنست یا احمد را در راستا بگوید و یا محمد را در چپا بگوید و در دل ضرب
کند یا رسول الله طریق دوم آنست که یا احمد را تا بگوید و چپا یا محمد در دل و هم کند یا مصطفی
و دیگر ذکر یا احمد یا محمد یا علی یا حسن یا حسین یا فاطمه شش طریقی ذکر کنند کشف جمیع ارواح شود
دیگر اسماء ملائکه مقرب همین تاثیر دارند یا جبرئیل یا میکائیل یا اسرافیل یا عزرائیل
چهار ضربی دیگر ذکر اسم شیخ یعنی بگوید یا شیخ یا شیخ هزار بار بگوید که حرف
ندار از دل بکشد طرف راست بر دو لفظ شیخ را در دل ضرب کند و دیگر
ذکر درازی عمر رب از اداسه فجر هو الحی القیوم تا طسوع گوید هزار بار و

بعد ادا وظهور و هو اصل اعظم هزار کرت و بعد از عصر هوا احسن من الزحیم
هزار بار و بعد از مغرب هوا الغنی الحید هزار بار و بعد از عشاء هوا اللطیف الجیر هزار بار و در بیان
مراقبه میگوید به آنکه کلمات مراقبه آنست که هر کلمتی و آیتی که در کلام مجید و فرقان جمید دلالت
بر معنی توحید کند آن کلمه و آیت در باطن و هم کند چند کلمات بنیشت شده بران قیاس کند
کلمات مراقبه اول و هو معکم اینا کنتم دوم اینما تولوا فتم وجهه الله سوم الم یعلم بان العذیری
چهارم ونحن اقرب الیه من جبل الوری پنجم ان الله بكل شیء عیض ششم و فی انفسکم اخلا
بتصرون هفتم ان ربی مع السیدین هشتم الله حاضری الله ناظری الله شاهدهی الله معی نهم مراقبه
اسم ذات محض و هم مراقبه یا حی یا قیوم یازدهم مراقبه انیس دو آید هم مراقبه مع اسم الحسنی نیردهم
مراقبه تلاوت کلام مجید چهاردهم مراقبه تصور فضای خویش رموزی از رموزات مراقبات نموده
آمد تا اصطلاح این قوم بدانند یک مراقبه پسند آید و آن اثبات هستی حق بهمه حال و فنا خویش
و جمیع کائنات نسب پس هر کجا که باشد اسم الله را در باطن بگوید و صفای دل دست دهد
و به تسمیه مراقبه آنست المراقبه مشتق من الرقیب هو الحافظ یعنی مادام المرید مشغول با مراقبه محفوظ
من شد اغل اللذات الجسائیه و الخواطر الخنائیه و الهوامات النفسائیه و یکون متوجها
الی الحضرة القدسیة فارغا عن غیره انه قیل الفکر افضل من الذکر لانه شغل الباطن لا یطین
علیه غیر یعنی مراقبه آنرا گویند که نگاهبانی دل کند و دل را متوجه بحق دارد و هر چه غیر حق است
او را در باطن جاسی دهد پس اینچنین صوفی را صاحب دل گویند

شیخ بدین شطاری

از اولاد شیخ عبد الله شطاری است در زمان سلطان سکندر کوس شیخت دارشاد و تربیت میرد
و بر طریق شطار تلقین طالبان میکرد و هم کلان محرر سلطوری شیخ رزق الله بخیرت او رسید
است و تلقین ذکر یافته رحمة الله علیه

مخدوم مولانا عمار الدین غوری

از مشایخ دیار تلک نزل است آبا و اجداد او از دیار عرب بلکه جم رسید از غور به راه سلطان
شهاب الدین غوری بهندوستان آمد نقل است که وی در عنوان شهاب در کسب علم
نه کوشیده بود بسیار زور بازو داشت در هنگامها با پهلوانان کشتی گرفتاری روزی پهلوانی مشهور
را که از وی قوی تر بود بر زمین آورده بود دست و مغرور بجانب خانه می آمد یکی از علمای

خیر محض زبان کشاید و عبارت
و دعا ایشان بسان حال و
قال انست که پروردگار
انچه رضای تست و در آنچه
خیر است پیدا آرد و آرا با کلام
خداوند مرا آن ده که آن به
و اگر انصاف در زند و بیده
تحقیق نگردد راه راست همین
ست که بنده را مرادی نباشد
و خواستی نبود و زبان لوب
از سوال و طلب بر بند
و بر بساط عبودیت بساط
نماید که بندگی با خواست
جمع شود خواست خواست
سوی ست تعالی بنده را با
خواست چه کار و اگر چنانکه
بکمال جلیست بشری و عجلت
طبعی صبر نتواند کرد یا بقصد
استمال امر بربوبیت که فرمود
ادعونی زبان بدعا بکشاید
باید که او را دعای مخصوص
نباشد بلکه مطلق خیر و آنچه
بهبود او در آنست طلب
دارد و اگر نیز اتفاق افتد
و حاجتی مخصوص پیش آید
آنرا بشرط رضای سولی و
تشنه دی وی تعالی مقبول
دارد و آنچه خیر و صلاح و رضا
حق در آنست بخواد یعنی
آنچه نزد وی سبحانه و تعالی
خیرست نه آنچه وی بشهوت
نفس و شهوات طبیعت خیر
انگاشته و نظر بهمت و طلب
بر آن مقصود داشته است
پس بنده باید که از تبریر و

اورا درین حالت ید و تاسف خورد و او را بدین حال طعن زحمیتی و غیرتی بحال اورا یافست
 و از آن وضع که داشت ایشان شد و خواست که تحصیل علم کند اما چون در سردی این کار نه کرده بود
 سس درین باب میفانده نمود و ملازمست و ضمه شیخ محمد ترک که در نانول است اختیار کرد و شب هر روز
 افتاده بودی با دوام طهارت و ذکر و فاضل و تلاوت جز برای طهارت بدر نیامدی از روحانیت
 شیخ برای حصول علم استمداد کردی و دوازده سال هم برین نوال گذرانیدی تا شبی برای طهارت بر می آمد
 شخص پیدا شد و او را از عقب در گرفت و گفت بخواب هر چه میخواهی وی طالب طریقه اجداد خود بود
 علم و تقوی در خواست گفت برو کتا بخانه بزرگان خود را پیش گیر و مردم درس بگو حق سبحانه و تعالی
 ابواب علوم دنییه را بر دی فتح کرد از شیخ احمد یثیانی رحمه الله علیه منقولست که می فرمود من این
 مولانا عمار را در ایام صبا دریافته ام مردی بزرگ بود کمال اتباع داشت پیچ منتهی از سن سید المرسلین
 صلی الله علیه و سلم ترک نمی کرد فقیر و فقرا را بسیار دوست میداشت این مولانا عمار از اولاد آن مولانا
 عمار است که در زمان محمد تعلق بودی گویند که محمد تعلق در ایام غر سلطنت خود گفته بود که فیض خدا
 منقطع نیست چرا باید که فیض نبوت منقطع شود و اگر کسی حالا دعوی پیغامبری بکند و بجهت نایب تصدیق
 می کند یا نه مولانا عمار دبر فخر گفت که گویا محو چه می گوئی محمد تعلق حکم کرده که او را زنج کنند و زبانش
 بر آند و رحمه الله تعالی علیه.

شیخ علم الدین حاجی حمه الله علیه

مردی بزرگوار بود تارک دنیا و مجرد از علایق دنیوی و از کسب کردی چون بیکه مبارک فتنی یکتنه داس
 در سینه همراه خود گرفت در راه بهیزم و گاه فروختی و خوردی و گدائی نکردی و از نذر و فتوح نستدی و خود را
 به بزرگی نمیدانستی تا حدی که احدی از الناس ندانستی که دردی گویند که وی سید بود اما پیش مردم ظاهر ساختی عالم
 خان میواتی مرید او بود و خواست که برای وی خانه و خانقاه بنا کند قبول نکرد و گفت شیخ محمد ترک صاحب ولایت
 است عمارتی که برای من خواستی کرد در در و ضمه شیخ یکن اول مقبره شیخ محمد ترک چهار دیواری است بمجرع عالم خان
 گنبدی بالای مزار شیخ بکر که الان آن گنبد موجود است ملا محمد نالولی از شیخ حمزه دهری نقل میکرد که
 وی می گفت که جد من شیخ صدر الدین که مولی و شیخ علم الدین حاجی هر سه زیارت خانه کعبه رفتند چون
 در یار رسیدند کشتی بانان تحقیق کردند که اگر کسی خویش و فرامست گذاشته آمده باشد گوید و وصله رحم بجا آورد
 شیخ علم الدین داس و تبر درینه که بکر بسته بود بجهت نایب گفت که خویش و قرابت من همینانند
 کشتی بانان تبسم کردند و او را بر کشتی نشانند و آن مرد کس بوطن باز گشته مقبره او بیرون شهر نالولی
 است نزدیک برای که بجانب هر سور و در رحمه الله تعالی علیه.

تصرف خود بطلب برآید و علاج
 کا خود را بدست اختیار و تبیین
 مولی بگذارد و قال بعض الجاهلین
 للتبریر و اوان کان لابد من
 التبریر فبدر و ابان للتبریر و ا
 س کا خود را بجا بگذار
 کت نمی بینم این بهیمنه اصل
 و بیخاسته مقام ست اول مولی
 آنکه این ترک خست استقامت
 تدبیر که شورا راه بندگی است نظر
 بود و عزت غنم عظمت و
 بهیبت بارگاه کبرای الهی
 شانه باشد و این مقام عارفان
 که بجهت غلبه قمران بهیبت سلطان
 عزت هم نخواستند و در برابر او
 بر مثال مقربان بادک سلاطین
 در بارگاه سلطنت و سلطنت که
 گوش هوش بر فرمان ایشان
 نهاده زبان دقت از گفتگو
 سولی و طلب بته دارند و قصد
 و بهت جز برای مثال اموات
 حکم نه گمازند و مقام مومنان
 از ارباب یقین است که نظیر
 حسن ظن مولی کریم تعالی و
 تقدس و صفت بلو بیت نبی
 عز و علا داشته و لطف و کرم
 او را و کلیل حال خود ساخته
 تمام کارهای خود را بتدبیر
 اختیار وی سجاده گذاشته
 فارغ البال و مرفه الحال
 بر لبه فراغ و استراحت افتاد
 اند من آن خدا بیگانه بی سابقه
 بطلب سوال چندین ابواب
 نعمت بر روی مراد گشاده و
 خزان رحمت بخار و وقت

مخدوم شیخ محمد الحسینی الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ

الاجی از اولاد حضرت غوث الثقلین شیخ محی الدین عبدالقادر الحسینی الجیلانی است نسبت او شش واسطه
 بان حضرت میر سید بن طریق سید محمد بن سید شاه امیر بن سید علی بن سید سعید بن سید احمد بن سید علی بن
 بن سید السادات و منبع البرکات شیخ سیف الدین عبدالوہاب بن شیخ السموات والاخین محی الدین ابی محمد
 عبدالقادر الجیلانی رضوان اللہ علیہم اجمعین صاحب عظمت و کرامت است نسبت جلال است بود طوقی ظاہر و
 عظمت باہر داشت جامع علوم معقول و منقول و شمول نعم ظاہر و باطن حاوی فضایل جسی و نفسی از
 ولایت و مہجر اسان تشریف آورده و از آنجا بلتان شرف قدوم از رانی داشته بہ بلکہ اچہ توطن فرمود
 یکبار سیر اکثر مہموہ عالم بر قدم تجرید وعت بے تعلقی نموده بار دوم باخیل و شتم بسیار و انواع دلو اغنیشار
 دین ديار شرف قامت توطن از رانی فرمود و پادشاہ وقت در حلقہ ارادت او در آمدہ غایت کتبہ مندی
 و اخلاص نسبت بلا زمان او مرعی داشت و ديار ملتان دکان او ان قحط جال فاضل و علما و اکابر
 بودند و تشیققتی عزت ذاتی و علوفطری از ہمہ نصب سبق در رنودہ بر سندا ستیاز و انوار و جاد داشت
 او را عالم شعر نیز بولی بود اکثر مناقب حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ نظم فرمودہ است و دیوان
 غزل نیز ترتیب داده قادی تخلص میکند و ترجیعات از زبان فزونی این چند بیت از انجاست

رندیم و قلند ریم و چالاک	ستیم و عربیم و بیباک	جاسیم و صراحییم و بادہ
دور و صد فیم و بحر و فاشاک	والی و الیت شش و پنج	حامی بلا و فیم و ادراک
مجموعہ راز عالم دل	منصوبہ کثائے سر لولاک	بگذشتہ ز غویش بے کدورت
نگذشتہ ز عشق جوہر خاک	آئینہ صاف باخل و غش	حسانی دل پاک اخی شکاک
گر صاف شوی و پاک نام	سیگوی چو قادی توان پاک	بابل بوستان قد سیم

شہباز سفید دست انیم
 بیت اخیر کجاست بفرشتہ نسبت شہبازیت از حضرت غوثی رضی اللہ
 عنہ زیر کہ از شہسبکی از القاب حضرت است کہ بعضی از تقدیرین اولیائیش از ظهور حضرت شہبازیت
 او بدان خبر داده و گفته کہ آنحضرت اور ملکوت اعلیٰ بار شہب خوانند و در قصیدہ قطبہ فرمودہ است
 شہر انابل الافراح اما و دوجاہد طربانی العلیا باز شہب بدقیقہ مخدوم شیخ محمد در اچہ است
 رحمۃ اللہ علیہ و اور اسہ سپرد و شیخ عبدالقادر کہ اورا مخدوم ثانی گویند و سید عبدالمدکہ و فضیلت
 و لطافت طبع و سلامت قریحہ در زمان خود نظیر نہشت گویند حضرت مولانا عبدالرحمن جامی باستلح
 خبر فضائل او بجانب و اتحار سیر تا ندو سید مبارک سید عالی مقام بود و از ایشان خلفی مانده کہ
 نام ایشان میر میران گویند بنایت من و متبرک در لاہور سکونت دارند

ما کردہ است آخر عادت کرم
 و استنان و صفہ و عجمان
 باز خواہد داشت آن داوہ
 باز خواہد شد و اگرچہ نظر
 قدرت و بی نیازی در گاہ اولیہ
 و لا ابالی بارگاہ عزت کہ توتی
 الملک بن نشاد و منزع الملک
 من نشاد صفت او ستی
 و ہر سی نیز راہ باید لیکن این
 ان ظن لازم حال ایشان شد
 بکلمہ ناخدا ظن عبدی بی انیم
 تیرہ و زوال محفوظ و امان سہار
 سوم مرتبہ در ترک سیر مرغ ترس
 و پریشانی و الترام صبر و سکون
 شاہ و عجز و ناتوانی است چون
 دریا خنہ و دہ نہ کہ ہر چہ کثرت
 بی شہباز امور و حوادث ہر
 و احکام قضا و قدر جای گیر
 نیست از قبول کردن کنیز
 در دادن بہان چارہ و گریز نہ
 از صبر و سکون چارہ نہ نہ
 و از کوی ثبات و استقامت را
 نہ گفتن کہ فائدہ ندارد و دل
 این مرتبہ بحر عقل سانی کافیت
 و کمال معرفت از زبانان
 ابائی مشطونہ بر ہر تقدیر ترک
 نصرت و تمیز از محال عبودیت
 آمد و شہ طراہ بندگی افشاہ
 بندگی خود بجز افگندگی نیست
 نامہ غوثیہ بانندگی و وصل
 اینجا کلمتہ الیت تنبیہ بران
 ضروری و علم بیان واجب
 تا تو ہم نکنند و گمان نہ نزدیک
 چون حرکت سیر و احتیاط
 راہ آمدن باید از الترام طراہ

مخدوم شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ

بن شیخ محمد الحسنی اجمیلانی الملقب بشیخ عبدالقادر الثانی صاحب کرامات ظاہرہ و احوال باہرہ و مقامات غلیبہ و مناقب جلیبہ و تصوف بود و کمال است ظاہر و باطن برکاتی ساطع داشت نور می لامع و حالی با کمال و کمالات فوق الوهم و خیال بسیار از عصاة و کفایر بشاہ جمال و معانی کمالش سعادتی تو پیمو می رسیدند و بشرت یاران شرف می شدند و سی در ولایت ارشاد حقیقہ حضرت غوث الثقلین و در کمال استایع آنحضرت آمد و از شیخ عبدالقادر ثانی و مخدوم ثانی گویند ہر چند کہ آنحضرت ثانی ندارد و کدام درجہ عالی تر از ان باشد کہ کسی ملقب باین لقب باشد **نقل مست** کہ وی در عنوان شباب بغایت تنعم و ترفہ نمودی و با سباب عیش و طرب بسیار التفات فرمودی تا بحدی کہ چند شتر بار آلات تقنی و مزہیر ہمراہ ایشان می بردند و در آخر حال کہ بر سجادہ میخست و مقام تربیت نشست بہ تناب کلی از استماع تقنی و قعود بروی نمود و مردمان و طالبان اینتران زجر و منع می فرمودند و اگر احیاناً ازین باب چیزی استماع نمودی چندان بکا و از عجاج او را دست می داد و کہ قریب باین زمان روح می رسید ابتدا حالت مجذوبہ او آن بود کہ روزی در میانان اچہ شکاری کرد ناگاہ در اجمی بصوت عجیب آواز غریب می نالید و فریادی کرد در ویشی در آن میانان می گشت گفت سبحان اللہ روزی باشد کہ این جوان نیز از خلق محبت مولی جل و علا ہجو این دراج بنالد و فریاد کند آواز شنیدن این سخن حالتی دست او و دل از تعلق ماسوی سرگشت و بچنین وزیر و زاسا جذب آثار شوق و انوار محبت وی فاضل و نازل می گشت تا بنگاہی خاطر ازین جانب فارغ ساختہ بمولی تعالی پیوست **نقل مست** کہ روزی در ملازمست الدماجد اقدس سرہ قطعہ چند از نخل آورده بودند فرمود این پیش عبدالقادر ببرد تا ابرہہ پوستن مازدوی فرمود تا ازین نخل برات سگان شکاری جلہا بسازند این اسجد مست مخدوم رسانیدند کہ آن نخل برای ابرہہ پوستن بسید عبدالقادر عنایت فرمودہ بودند وی آنرا بکلمای سگان صورت نمود مخدوم ازین سخن در غضب آمد و او را بحضور خود طلبید عتاب غا کرد و ہم در آن شب غمغیم و انگیختن رضی شد عنہ بخوابید کہ می فرماید عبدالقادر فرزند من است تربیت او من سکیم ترا فرزند ان دیگر مستند تو ایشان را تربیت کن ترا عبدالقادر شکاری نیست ازین واقعہ حالت جذبہ نسبت تو بہ او مود و مقرر شد و دست از جمیع مودلذت و عیش باز داشت و ہمت بر قطع کلی برگاشت مزاہر و آلات تقنی بکشت با نوران شکاری دور کرد و محاکم شد و بلوک طریق حق اشتغال فرمود و چون بندگی مخدوم رخت قاست ازین سرای غانی بعالم باقی بردند منصب سجادگی و مقام خلافت از میان بردار ان بحضرت دستین بود و لیکن بسبب آنکہ ترک ملازمت بادشاہ نموده بود و در آرد ان هنوز در ملک ملازمان می داشتند ازین

حالت سعی و طلب جد و جہد در سلوک طریق طاعات بہرہ نیز منافی طریق بندگی بود و باشد چہ این نیز داخل تدبیر و اختیار است کہ از ترک مقام آن ناچار است پس باید کہ از جمیع کار ہای دین و دنیا فارغ نشینند و براہ سعی طلب جد و جہد صلاقم نزد من نہنند و آنست کہ اپنے ملازمان شیخ کردہ اند تدبیر و اختیار است کہ از پیش خود برای نفس خود بر انگیزیم و لا این ہمراہ و اختیار کہ شائع تعالی و تقدس بطلعت رافت خود برای بندگان خود پرداختہ و مصالح دین دنیا ایشان بدان منوط ساختہ است تنگ بدان و کوشش کردن ان منافی طریقہ عبودیت بندگی نیست بندگی خود بہین است کہ ہر چہ فرماید ان کئی تبری کہ ساختہ است روی برہا کردہ است و پی آن روی و از پیش خود تدبیری و حلیہ برہہ انگیزی و برای دیگر نہ روی و ماسی دیگر نمیدیشی بندہ ا خواستی نباید این معنی دارد والا خواستی کہ موافق خواست شارع است ان زخہ است بندہ است و خواستہ بندہ این بخوابیخا البتہ بندہ ا ان باید خواست کہ و خواستہ اگر خواستہ ان کند بندہ ا و ما و ر محکوم نبود و ہر گاہ کہ

داده کننده جهان باشد که اگر موی نقره
بخا و بخور او را اگر گویند و نخواهد
و اگر آمد کند که بکن بکند و اگر کسی
کند که گمن بکند بحقیقت بنی
دقشای حقیقی رسیده باشد اینجا
خواست ناخواست است و نا
خواست عین خواست سختی
مشهور است که چون سلطان العالی
بایزید طامی را قدس مرده
شد که چه خواهی گفت کنایه
که هیچ نخواهم بخای گویند که
چون بایزید خواست که هیچ
نخواهد این خواست ناخواست
نیز خواستی است حقیقت ناخواست
آنست که هیچ نخواهد خواست
و ناخواست شیخ ابن عطاء الله
اسکندی در کتاب التوہیدی
استقلا اند بر گو که این
اعتراض بسلطان العالی
سخن کسی است که معرفت ندارد
زیرا که خواست بایزید طامی
این ناخواست را از آن
رو است که مولی تعالی زوی
میخواهد که خواهد پس این خواست
دی ناخواست خواست بی
باشد این خواست حقیقت
خواست مولی است تعالی
چون دی تعالی از وی حکم
کنا خواست بخواهد و البته
این ناخواست بایزید خواست
خواست ناخواست چه باشد
اگر خواست خواست کند نیز
باید خواست پس گویا مولی
تعالی از بندگان خود نخواهد
که ایشان را از پیش خود خواستی

رهگذر غلبه بر چه و اخلاص باد شاه نسبت بخد متش شسته بود ایشان جمع فرامین مسانید چشم
دو ظایف پیش او فرستادند و فرمودند که ما را باینها حاجتی مانده است بهر که خواهند سپارند سالها هم برین
حالی گذرانیدند و هر چه از دست اغیار از شداید روزگاری رسید صبری فرمودند **نقل است** که
یکبارگی باد شاه عمدا ایشان پیش خود طلبید و نوشته فرستاد که اگر ایشان مجلس را بجنون فاضل النور
شرف سازند عین سعادت و محض کرم خواهد بود و با وجود ایشان که احد باشد که دعوی شیخت و بزرگی نماید
هر چه از تفصیلات و تاضیلات اخذ است فتنه باشد عفو فرموده متوجه این احد و دشمنان حضرت در جواب
نوشت **پیچ باب زمین باب وی شستن نیست** | **هر آنچه بر سر می رود مبارکباد** | **اگر سیکه خلعت**
سلطان عشق پر شد است | **بجملهای بستی کجا شود دل شاد** | و این واقعه شبانه آن حالت است که
نقل می کنند که سلطان سخراضی بجانب حضرت علی نقیین رضی الله عنه نوشته بود که اگر عنان تو چوین
صوب منقطع گردد ولایت یتان که ملک نیم روز است تعیین لنگر خانقاه حضرت ایشان کرده آید حضرت
در جواب نوشت **چون چرخ بزم سیه باد** | **جز نقره که بود و دوس ملک بزم** | از آنکه که یاقیم خبر از
ملک نیم شب | **اسد ملک نیم روز یک جونی خورم** | بعضی این حکایت نسبت بشیخ نجم الدین کبری قدس
نقل می کنند و الله اعلم **نقل است** که ایشان ادرابند حال با در احوال و عبادات ظاهر شغال
مبار بود و با بحمدیکه تمام روز فرصت تکلم می شد و در آخر چندان استغراق بحسب شغولی باطن غلبه کرد که بعد از ادای
فرض وزن روانه بزم مراقبه کار دیگر بود و بعد از ادای خیر تا اخلاق در بحر مراقبه مستغرق می بود و بعد از ادای شرف
تا چاشت و همچنین باین صبح اوقات مشغول اندک قیلوله که می کردند بر همان لوریای که در مسجد افتاده بود
واقع می شد و قهتا بودی که نفس لغیس خود و از آن قیامت می فرزند و امامت می کردند وقتی دیگر برای نماز
بادا در خواسته بودند مردم خانه فریاد کردند و آواز دادند تا سعادتی که در آن وقت روی نموده است دریا بنده تا
رسیدن مردم آن دولت تمام شده بود چون بعضی از ایشان بلا زست سیدند فرمودند که همین ساعت
حضرت عالم پناه صلی الله علیه و سلم بنده خود را بشا به جمال با کمال خود شرف ساخته بودند و خاتم که شمارا
نیز از آن فضا برسد تا تقصیر کرد **نقل است** که دزدی قوالی بخد متش آمد فرمود بر تو بکن باب ایشان
و سترارش و در دیش باش قوال بی توفیق را هست برین کار صوت نه نیست کی از امر الکتا در مجلس حاضر
بود این سخن دزدی گیر آمد برفت و سترارشید و از جمیع معاصی توبه کرد و بیست و هشت بار این اشنا گریه
وزاری بنیاد کرد و گفت مرا برادری بود در کجرات حالای بنیم که جنازه او برآمده است بدفن کردن میسرند
حق سبحانه و تعالی به برکت نفس مبارکش چنین کشف جلی بهر حال با و عطا فرمود **نقل است** که یکبارگی
در ملتان طاعت طاعون حادث گشت و کار بر خلق آید و آرتنگ شد و بیای عام و میان آدم مردم از بزرگ
که در وضع و ضوابط ایشان رسته بود می بردند و بر موضع طاعت میالیند و شغای یافتند **نقل است** که سیفر

که در دست من خاصیتی نهادند که بمرطبی و مرضی که برسد متغالی آنجا افتاد و در این خاصیت نیز به نسبت تراخت حضرت غوث ثقلین رضی الله عنه است چنانچه بعضی از اولیای عصر آن حضرت فرمودند
 الشيخ عبد القادر سیرى الکلمه والابصر ویکى الموتى باذن الله واز جانب کثوف غرائب خوارق اوست
 گوی گویند یکبارى در آنچه و ملتان و دو اتخوان پهلوی چندان پیداشد که حدوث این در دهاک تو امان
 بودند و اصلا تخلف همان وقع عند شت مردی بود غیث الدین نام از جاعه انگام که بخدش ارادت داشت
 و بغایت تقوی و صلاح آموخته بود و بهر شب جمعه بشرف و بیت حضرت سید کائنات صلی الله علیه و سلم مشرف
 می شد شبی آن سرور مقدار یک دست فی پاره بوی عطار فرمود و گفت این البتد و بفرمودم عبد القادر به بشارت
 به مراد که هر جا که این فی پاره را برساند و در بار قل هو الله احد بخواند حق تعالی آنجا فی کمال اثر شفا
 پیدا آرد و این جانب خدمت ایشان در معامله دید که آنحضرت صلی الله علیه و سلم می فرمایند پیش غیث الدین
 امانتی سپردیم از ایشان و بکار بند گویند که چندان آثار و اسرار از این بظهور آمد که در خبر تقریر و تحریر خارج است
 و حکایت این نه در دیار ملتان مشهور است و آله شریفه حضرت مخدوم ثانی سیده بود بنشیند شیخ ابو الفتح که از اولاد
 سید صفی الدین گادرونی خواهر زاد شیخ ابوالحاق گازرونی بود و بنای بلده آنچه دعایت از سید صفی الدین
 شده است قصه آبادانی او را چنان نقل می کنند که شیخ ابوالحاق گازرونی بعد از عطاء نعمت خلافت
 سید صفی الدین حکم کرد که بر اشتیری سوار شود و هر جانب که آن اشتیر برود و تو نیز برو و آنجا ببنشیند مقام ساز
 متوطن شو چون باین سرزمین که او بعد از آنجا است سید بنشیند برنج است بهما بنجا حکم اشارت شیخ توطن
 کرد و شتر و چه آبادان ساخت گویند که زمین او چه صحرای کفیتی حالتی دارد که در زمینهای دیگر نیست البته کسی
 بودی فراق و دیوانگی می برد آن بان آبادانی که در زمان سابق دشت مانده است مقابر بزرگان است
 و اندک بارانی است خاک نیست که برین تقدیر معنی وجد و کیفیت آن سیابان بیشتر از خیر خواهد بود و این
 شیخ ابو الفتح بعد از بندگی مخدوم سید متبرک عالمی مقام بود و در تخریر عن حضرات ایشان تصرفی تمام داشت بن شریف
 حضرت مخدوم ثانی هفتاد و هشت سال وفات و شهادت در بیستم رجب الاول سنه ۷۹۰ بعین و نعماته و مقبره شریف او
 دو مقام او چه مشهور است و از وزیرک و مخدوم شیخ عبد القادر را دو پسر بود بزرگتر

شيخ عبد الرزاق رحمه الله عليه

صاحب فضایل و مناقب و مفاخر همه عالی داشت شانی عظیم دینی در وقت حیات حضرت مخدوم حاضر نمود
 بسبب از ابو عنایت بجانب ناگو شریف برده بود و در روزی در ناگو شریف بود و فرمود که امر فرزندگی مخدوم مرا
 آواز داده اند و پیش خود طلبیده تا واقع چه باشد چون اندک تاخیری در توجه بدان حدود راه یافت در وقت
 حلت نتوانست رسید بعد از چند روز مخدوم آرد و حکم وصیت الداجد لباس خرقه و اجازت خلعت و نعمت

نباشد و بسیاری بود خواست
 ایشان همان باشد که من
 خواسته ام و تدبیر جهان کن
 کردیم و من خواستگام و
 ساخته ام برای ایشان از
 تدبیرات و تربیات پخته می باید
 ساخت و جمع کرده ام شرایع
 و احکام و عقین نموده ام و
 ظایف طاعات عبادات
 که اگر بدان عمل کنند و منقبات
 در زین سعادت دنیا و آخرت
 برسند پس ایشان اباید که از
 تدبیرات و اختیارات نفس
 خود فارغ نشینند و بعد بر
 من که پرورده کار ایشان و
 دانای تو مهربان ترم بر ایشان
 از ایشان گفتا کنند از من
 خود تدبیری بر نه انگیزد و بعضی
 گویند که این سخن از سلطان
 بایزید در ابتدا حال است
 که هنوز از تنگنای خواست
 و حیطه آرزو و تمام بر نیامده
 است و خواستی دارد اما خواست
 دی نیست که او را خواستی
 نباشد و مطلق از خواست بر
 خیزد و این خواست بنا بر
 سبیل گردد و آرزوی بی مقام
 دارد و حاصل کرد این تو حقی
 است که برای خصوص قول
 سلطان باینکه بجایش درود
 ولیکن با قطع نظر از آن قاعده
 عام و ضابطه کلیه برین باب
 همان است که ممنوع خواستی
 و تدبیری است که نیکو پیش
 خود برای نفس خود نگرفته

شیخ مشرف شدند و قاتل در پنجم جادی الآخر ۹۲۲ شین ربیع ثانی و دیگر

سید زین العابدین حمه الله علیه

هم در حین حیات مخدوم از عالم رفتند و والده ایشان از صالحات و قانتات بود و از ایشان خلفی ماند میر سید محمد که منظر نظر عنایت و مشمول شفقت مرحمت بندگی مخدوم بودند شاه الکبش و برادران ایشان که در لاهور ساکنند فرزندان ایشان اند و شاه الکبش پس از خلافت حمیده و صفات برگزیده موصوف بود در ۹۹۲ ربیع و تسعین و تسعمایه در ولایت بنگاله بریاض ضلوان خراسید حمه الله علیه و علی اسلامه اجمعین -

مخدوم شیخ حامد حمه الله علیه

ابن شیخ عبد الرزاق بن شیخ عبد القادر حسنی کبیلانی صاحب سجاده برحق خلیفه مطلق حضرت غوث الثقلین بود بزرگ عالیشان رفیع المکان مظهر کبریا و جلال صاحب قنوج و کرامت ابدی عظمت جلالت ائمه بر عالمی دشت مقامی بس بلند از ستاع دنیوی از هر قسم که تصور کند قطعی و افرا و حاصل بود لیکن بر کز مالک انصاف بانی که شهادت و جوب کوه باشد نشده و می مرید جد و دست شیخ عبد القادر ثانی قبولی عظیم دشت و در زمان خود کس بزرگی و شیخ خلافت این سلسله علیه میرد و هر که با وی دم خالفت و کاری از پیش نبرد و غیر ایشان حاصل وقت خویش ندید و شیخ حامد در عالم حیات خود امر خلافت و سجاده نشینی ابو له شریعت خود پس از آن پسیدی و سندی و شیخی مشکاکه مصلح الاصلیه مرآة جمال الحقیقه المهدیه النور الازهر لاطهر السلاسل و الاطهر صاحب المجد المفاخر کامل الباطن و الظاهر المتعجب بجلایه المصطفی و المتخلق باخلاق المرتضی الشیخ الوصی الرضی الیهی جمال الدین ابو الحسن شیخ موسی سلمه الله تعالی و ائمتی و جمیع لوازم و توالیع این مشرف از اشغال باطن و اوضال ظاهر بوی تفویض فرمود از جهت محبت رضای که حضرت مخدوم را بوی بود و قابلیت استحقاق که در هر مشرفیش معانیه فرمود و از جهت صریح اذن یا دالت آن که از حضرت علیه قادیه درین باب یافت بعد از تفویض و تلقین و اندک مدت رحلت فرمود و کان وفاته تاسع عشرین فی القعدة ثمان و عین و تسعائة و دوی سلمه الله در خلق و خلق و ارث حضرت بنوی است صلی الله علیه و سلم و در زمان خود صاحب سجاده رهبتین سلسله علیه قادیه است و را بر گاه حضرت غوث الثقلین رضی الله عنه و را به نصرتی نسبت دیگر هست که اهل خصوص را باشد با بر با مشرف و بیت آنحضرت حضرت عالم پناه صلی الله علیه و سلم مشرف شده و حضرت مخدوم شیخ عبد القادر ثانی بطریق کشف قبور ملاقات نموده بشریت بیعت وی مشرف گشته است و وی در شجاعه و سخاوت و علم و حلم و ارث حضرت مرصوبه بنیه است و در حسن صورت و سیرت نقاوه الله اشنی عشر صوفی و ارد که حدیث کانت فی عینی موسی ملاحه سن ۲۰۴ و صبه المصدق

اما در بیعت شرع و اختیارات وی خواست آن سنائی عبودیت نبود و اگر خواستی بود ازین و لا که خدای تعالی این خواست از وی می خواهد و حقیقت خواست وی نبود و سنائی شرط عبودیت نیست و طلب الوقت شیخ ابو الحسن شاذلی قدس میفرماید که در مختارات اشرف و ترتیبیه لیس لکنت شی انما هو مدبر الله لک فاسمع و اطع یعنی ترتیبی که شرع نموده و اختیاراتی که وی تعالی کرده است ترا در آن جا دخلی نیست آن مدبر است که پروردگار تعالی و تقدس برای تو کرده آنرا بشنو و اطاعت کن فرمانبردار باش و آن صلی عظیم است و اساسی محکم که بنای کافا شریع و احکام و حفظ از ترغیب و ترهیب و ربوبیت برانست این عمل فقه ربانی و علم لدنی است هر که از این فقه باین روش رود از فرقه حشویه و معتزله بود و خروج ازین اصل موجب بیرون افتادن از سجاده شریعت و وقوع در مادی ضلالت و غوایت گردد و درین اصل تمامه تدبیرات و ترتیبات و اوضاع و احکام دین دنیا ثابت مانده و اسباب آلاء که ضائع حکیم تبارک تعالی بندگان برای انظام احوال و دهبانی و حصول کمالات و روحانی و مرتبی درجا

است میرتی که آیت ملک علی خلق عظیم را مصدوق نواله عالم نور جلاله مادام اقبال اللهم صل علی محمد وآله جمعین

شیخ داود رحمه الله علیه

مرید و نلیقه مخدوم شیخ حامد آخنی اجمالی فی دست صاحب حال صحیح و کشف صریح در حین سلوک یا ضاعت شاقه و مجاهدات فوق الطاقه کشیده و از بهر اوقات غیبیه اشارات لاریمیه شنیده و ابتداء حالات جذبیه و در آمدن او در طریق سلوک پنجهان بود که او در شنای تحفیل علوم قائم توفیق الهی بجانب گیر برد و بطریق ریاضت مجاهده دلالت کرد و چندان کار بر نفس تنگ گرفت بر خلاف مراد او رفت از تصدیق و تحریر خارج باشد گاهی انامول شب تا آخر اقیام گزرا نیدی بی آنکه بر کوع رود و گاهی تمام شب کوع بودی گاهی در بخوابی در قنده همسیرین پنج اسب از نبال و اشتق و شخص بودی اختیار و التزام بودی چند سال در بیابان بین طریق گزرا نیدی تا خاطر ظمیرش از جمیع مساوس و تعاقبات آسوده شد و تفرقه و تشویش از باطن فیض موطنش رخت بر بست آنگاه از برای اقامت سنت انابت و بیت که طریقه سلوک مشایخ طریقت است متوجه بنابا قدس شد از آنجا که کمال حال و صدق طلب توفیق استعدا او بود و متعلق سلسله علیه قادریه و ثبت بذیل عظمت این خاندان عالیشان اشارت با بشارت یافت باز دیگر متوجه شد بحصول کلام کی از خلفای این خانواده بزرگ است و به مقتضای اشارت غیبی بخدمت سید جامه که خلیفه رستین حضرت غوث الثقلین بود توجه آورد و دست بیعت برداد و بمنبت خلافت مشرف گردید **نقل است** که می در مجلس چنان مضطرب و منتظر نشسته بود که گویا که چیزی کم کرده است یا بر آمدن محبوبی روی انتظار آرد و آنگاه وارد اوقی و حالتی در گرفت و در بیان محال و معارف در آمدی و سخنان بلند و نکته های ارجمند گفتن آغاز کردی و نزدی که از جانب اق با به بول من می و در که نفخه از فلجات آبی با وی همراه است و اکثر احوال بجانب عراق نگران بودی و این معنی مبنی از نسبت معنویه است که او را بد آنحضرت بود و در آنکه شیخ قطب عالم می گفت که چون بجا زست او رسیدم بحجت غایبه طریقه و عظمت نصیحت از خدمتش مشاهده افتاد بنحاطر خطو کرد که اگر شیخ طریقه مهدویه دارد بجز این خطوطی سابقه تقریبی سر بر آورد و فرمود مهدویه فرقه ضاله سبطه است و من با اس انفاص بطریق متعارف میان ایشان بصدیق از حضرت عالم پناه صلی الله علیه و سلم ثابت نشده اقل مرتبه ذکر سماع نفس است اکنون جانشین شیخ داود شیخ ابوالمعالی است که بنایت مناسب علی و قدر متعالی دارد و در ریاضت مجاهده می کشته و قبولی تمام یافته حسن مقال ضمیر صحت حال ساخته مناقب حضرت غوث الثقلین رضی الله عنه در لباس عبارت فارسی در آورده بغایت لطیف و شیرین اشتیاق ملازمت بسیار است انشا الله تعالی میسر گردد و وفات شیخ داود در سنه

مکتوبات شیخ

کمال علی علی خلق فرموده از تعطیل ابطال محفوظ و مصون گردد پس بنده باید که خواست ارادت و می طلب جد ازا است و غافلت طاعت رعایت حد و شرعیات بجای آورد تا سالک راه دست گردد سه راه راست و تا بهر رسی و اصل چون پایه عمل و خواست تدبیر ثابت و بر جامه کسی هر چه کند و مساکین و فقرا و چه ملوک و امراء آن کرده موافق تدبیر و تقدیر و اختیار آبی و امر و نفی شریعت باید بمقام قرب و رضا و خشود می و در کمال نفس سد و ترک مال و منال جاه و جلال بیرون آمدن از دایره اسباب دنیا فقر و فقر حاجت نیفتد و اگر فقیر است او را از صابران نویسنده اگر غنی است از شاکران شمارند فقیر صابر و غنی شاکر بر دوازده یا بیستگاه حضرت و مقبولان در نگاه حضرت و عزت از نزد بعضی فقره که بر قدم تجرید و نیستی ثابت در راه بندگی و طاعت مستقیم است قرب تر و نزد جامع غنی شاکر که وظایف شکر گذاری نعمت های بجا آورد و بر فرموده شریعت رود و آنچه او را داده اند از نعمت در مرضیات حق نظر

کند فاضل و جمعی گویند فقیر
شاگرد که بر نعمت فقر شکر گوید
روح و روح خود را در راه حق
و محبت بدل نماید فاضلتر
از هر دو قاعده راه برزخ و
حق رفتن و اتباع شریعت
کردن و او امر و نفی دین و
ملت بجا آوردن است عینی
و چه فقیر اگر فقیر بر جاده استقامت
نزد بر سجاده طاعت مستقیم
و ممکن نه نشیند کافر نعمت
باشد و داغ سواد الوجه
فی الدارین سیاهی حال می
گردد و اگر غنی قدر نعمت نشناسد
و طعنان بکبر و غنوت و اسراف
در زود و در فسق و فجور و شرف
سنگ آید مردود و بطرد و در سنگ
قبول گردد و بعد از آنکه
و اگر توفیق رفیق حال وی
شود و در سلوک طریق طلب
رضای مولی سبحانه و شکر
گذاری نعمت پایی محبت
استوار دارد و سعادت نشانی
فایز آید و از ملوک دنیا و آخرت
گردد ازین لفظ سخن کان بزرگ
یاد آید که گفته است تمامه
آدمیان را هر چهار قسم بیرون نه
ملوک دنیا و آخرت فقرای
دنیا و آخرت ملوک دنیا و
فقرای آخرت فقرای دنیا و
ملوک آخرت ملوک دنیا و
آخرت آنند که همچنان که
درین جهان دایمیش و
کامرانی و فرمان دینی و دنیوی
داند در آنجهان نیز ذخیره

این بنامین هم که عبارت شتان منان متضمن حصول سنت و قبر او هم در شیر گنده ولایت پنجاب است
که محل سکونت او بود و مراد و مطاف عامه خلق آن دیار گشته رحمة الله علیه -

میر سید اسماعیل رحمة الله علیه

ابن سید ابدال سلسله ایشان منتهی می شود بحضرت شیخ عبدالرزاق بن غوث الثقلین شیخ علی الدین عبدالقادر
الحسنی کجیلانی رضی الله عنه درین دیار با سلسله سجادگی آنحضرت ارضی الله عنه ایشان برپا داشتند شیخ
محمد حسن و شیخ امان و دیگر درویشان غایت مندگی و نیاز نسبت بلا زبان میر سید اسماعیل حایت می کردند و ذات
اوست است و تسبیح و زیاده و زیاده است که بعضی تقریبات آنجا تشریف برده بودند رحمة الله تعالی علیه -

شاه فیض رحمة الله علیه

ابن سید ابی الحیوة ایشان نیز سلسله نسبت خود را بحضرت سید عبدالرزاق میرسانند از ولایت بکال در
لباس فقر و تجرد درین دیار قدم آورده و رقبه سالوره خضر آباد در خست قاست نهادن هم بوضع فقر و تجرد
می گذرانید سید نصر الله مروی بود عالم و عامل و صاحب حال و شیخ و مستقیم جگر گوشه خود را در عقد نکاح او در
آورد و بعد از وقوع این تعلق او را توطن و سکونت به آنجا اختیار وقت افتاد و قبولی تمام و شهرتی تمام
اوشد و خلق کثیر از نواحی آن دیار در حلقه راحت و عقیدت او درآمد و جمعی از درویشان اهل نیز بخدمتش
انتساب نمودند و از آنجمله شیخ عبدالرزاق المشهور شیخ بهلول مرید و خلیفه است جامع است میان علم شریعت
و طریقت از اول فطرت بر نشانه عبادت و تقوی و صلاح برآمده و بر عصمت فانی نشود نمایافته و بجهت تحصیل علوم
دینی تهذیب اخلاق و تبدیل صفات موفق شده و احوال درین زمان در دمره درویشان سالکان بچنین
مردم در سلوک این طریق رسوخ قدم و متابعت سنت حضرت سید المرسلین صلی الله علیه و سلم اندر غریز الجود
و ذات فیض در ولایت بکال واقع شد تقریب آنکه سلطان محمد ایشان ادا آنجا فرستاده بود و از آنجا
ثالث فی قعه نشسته شین و حسین و سلمه هم بسالوره آورده مدفن ساخته اند رحمة الله علیه و دریا با
مشهور است از سلاسل که انتساب باین خاندان عظیم ایشان دارند اینهاست که بیان کرده شد به ترتیبی که ذکر یافت
و از عیان این نسب عالی سید شاه محمد فیروز آبادی بود او را درین دیار قصه غریب حکایتی عجیب است
که مشهور است و محل کیفیت احوال او آنست که او مردی بود در زمان سلطان ابراهیم بن سکندر لودی از
از جانب دیار کن بدلی آمده دعوی نسب حضرت غوث الثقلین نمود و بلا خطا این نسبت عالی با خیم غریب
او ضلع الطوار و طوالت حکومت و استناد است و قوت و تفتخار طریقه دعوت او را با اظهار عاید غایت
طهارت و لطافت و اظهار دعوی بلند در نسبت سنوی بجهت آنحضرت رضی الله عنه خلق این دیار به جمع

و اعتقاد بی اختیار شدند سلطان ابراهیم در آن زمان دغدغه از جانب ظهیر الدین بابر شاه بسیار بود می
صعب ازین محروم و پیش آمده در توجه و التماس عاز خدمت درویشان مضطرب و او نیز از برای اسخام مر
سلطان مذکور دعوتها کرد و شغولی نمود چون مقتضای قصدا حکم علی الاطلاق برخلاف آن گفته بود فائده بران
مرتب نشد و بعد از ظهور سلطنت ظهیر الدین محمد بابر بادشاه هم در بنیاد عمارت های قلعه فیروز آباد ساکن بود در عهد
سلطنت نصیر الدین بهایون بادشاه نیز قدری و غزنی دشت نهایت علو و جت و شوکت شجاعت و در زمان
اسلام شاه بن شیر شاه بود و او را چنان در حلقه اعتقاد خود در آورده که از حد تقریر و بیان بیرون باشد و بعضی امرا
وقت به تبعیت بادشاه خود طریقه بندگی و اعتقادی و درید و بعضی درویشان و طالبان نیز وجه ارادت و
خلافت می آوردند و با بیکار و بار شجاعت بزرگی او در غایت و اوج درون بود درین اشعار و سید بزرگ لیشان
از جانب لایق درین بار شریف آوردند یکی میر سید شمس الدین محمد فاضل و دانشور و لایق شعار و تقویت
و ثار و صنعت طلب بنظر وقت بطریق به تعلیق و تخریر سیر معنوی عالم می کرد چند کتاب و دهنه سنگار جمله سید
و زیاده ازین تکلیف وقت شریف خود می داد بهی همت عالی دشت مدنی در کابل اقامت داشت و نصیر الدین
بهایون بادشاه را بوسی عقیده تمام بود و دیگر سید ابوطالب و لاد بعضی سامات عراق جوان و کس جلایه صفای
سیرت موصوف بتقریب بعضی حواریان و وطن با لوف برآمده در بعضی سفار بخدمت میر سید شمس الدین صاحب
بود و عقد مواخاة دینی درست کردند و سیر بهند وستان یافتی و مرا فقیه یکدیگر گشته بودند شاه محمداستماع قدوم
سادات عظام خواست که ایشان را بجانب خود کشد و را چند بنیت بود که درین دیار و صایه نکاح آنها صورت نمی
است چون این سادات را دید که مسافر اند و از شهر بیگانه آمده در مردم چنان انداخت که ایشان انکفای مانند با
پیش از آمدن ایشان می گفت که ما را خوشایند از شرفای عرب اگر ایشان در اینجا بمانند شاید که نسبت قرابت
و مصاهرت بنات بصورت بند و ایشان را همان خود ساخت نهایت توسع و تملق نمود و در مقدمات خواب
و تواد و تقصیر نکرد و التماس که شمارا غیر از منزل با هیچ جایی دیگر مناسب نیست تنها اینجا باشی که در خدمت
در رعایت شایسته و وجه تقصیر رضی خواهم شد ایشان چون مسافر بودند و غریب ایشان در پیش سلطان وقت
غایت درجه اعتبار ضرورت بهیچانگی او تن در دادند و رخصت قاست بمنزل او افکندند بعد از زمانه
بسیار ابوطالب از برای نسبت نزدیج پیام فرستاد این معنی موافق مزاج وقت می نیفتاد و گفت که ما
مسافر انیم بر قدم بگریه و تفرید ایستاده اما ازین معنی سعادت ارید در همین اثناء شی این هر دو شاهزاده با
در خانه او گشتند و فتنه و غوغا در میان خلایق بی اندازه افتاد و مصیبت و زجر بلا از سرازه شد ایشان را
بآن جامهای خون آلوده و علمهای سیاه بر آوردند و چکس از درون بدن نمود که جامه چاک کرد و بر سر خاک افکند
و خون از دیده هرنیشت آه از سینه نه میخند و آن وقت حضور این قضیه پر شقت باین بیات مترجم است

بانی فلک بهر خدایین چه ماجراست | باز این چه ظلم و ستم است | باز این چه کوفه این چه

از اقیانای صیحات و گنج
اسباب خیرات و سعادت
با خود بزرگ و بجزا اعمال و
فضل الهی نعم بهشت ملک
جادانی تا ابد الا با محظوظ و
سیر گشتند و فقر و دنیا و
لوک آخرت نمانند که اگر چه
بمقتضای نجات و قضای
شعوات فانی قنق محظوظ
نیامد بجزای صبر عباداتی
که در دنیا نکردند بمراتب علیا
از سعادت و برکات ملکوتیه
مخصوص ممانندند و قسم
دیگر نیز بقیاس مکرر تصور بان
نمود و اندانیم که داخل کدام
ازین اقسام خواهیم بود این
دو قسم که مذکور شد در جات
مراتب بسیار دارد و در هر مرتبه از
مراتب که داخل باشیم غنیمت است
تا عاقبت کسب است
حکم مستوری دستی چه عاقبت
سند است که آخر بچه حالت
نزد و وصل سخن در آنرا
در آله وسیع افتاد اما باید
در یافت که حال کسب است
حاصل آن که اگر عا و سوال
و خواست و سیر بزرگ و بزرگی
حق و ثابت و محمود است و
نفی و بطلان و نه مستان
بهری دیگر است نفی از آن
که عنوان ظاهر آن خلایق
ادب عبودیت منافی و دشمن
بصورت عزت و بویست و نبوت
باین جهت که بنده مامور است
به عا کردن و لطف و توفیق

فراقستان چه وقت	عاشور نیست ورنه قضیه بعینهاست	این زهر بار با حسن و مجتبی که دادیم
این تیغ باز بر سر شیر خد کر است	باز اینچه در دوا این چه الم اینچه محبت	باز اینچه میر اینچه فراق اینچه ابتلاست
باز اینچه غصه جگر نهی جان شست	باز اینچه فتنه و سر کون مکان شست	باز این مالیت نبوت که ظلم کرد
باز این بخاندن پیرمیرم که دوست	آن لیش کنه ادر از سر که تازه کرد	و این داغ خشک ادر ابر که پوست
ای وای بر محبت نیا و کاراد	ز نهاد دل میند برین کار و باراد	و تیار از درم رخنه درگاه حضرت عالم پنا

صلی الله علیه و آله سلم درین روز و آن فیرین و بزرگ یارت گاه خلق است کان لک فی سنه خمس و خمین تسع مائه بعد از وقوع این واقعه اکثر مردم بلکه همه نسبت این قتل بشاه محمد کردند و جمیع خالوق از وی برگشتند و مستحقان سنگر شدند و دوستان دشمن و نزدیکان دور و محبان نفور تاج خان کرانی و شیخ فرید که هزاران صوبه ملی بودند بمجلس احوال حاضر آمدند و سنگر افتاد و گفت این زن من نشده است برضاکس بلکه بوقوف من صدق نیافته در دان در خانه درآمد و این کار کردند و خبر باسلام شاه رسید او اشارت بعمل کرد که سلسله شرعی در نیاید چه باشد بران عمل نمایند جمیع علمای لاهور و دهلی و دیار جونپور و بهار کلم سلطان وقت باجماع نمودند و محضر ساختند و خود منکر مطلق افتاده بود چون در مجلس حضری آوردند می گفت که بکنید اینچه می کنید من مظلوم و بیگناه و از قصه این مصیبت معرا مبراد مظلومی و بیعزتی و سحرسته اهل ریتمری قدیم است بطریق وراثت با رسیده است هر چه بر سر می آید بران صابریم علمای وقت در فتوای قتل او مختلف افتادند و هر چند تردد کردند به نبوت شرعی که شبهه ادران دخل نباشد نرسیده تا مدت مدید بر سر این قضیه غوغا بود و اورا مقید و سجون نگاه میداشتند و از امانت و خواری هر چه نصیب بود و چیزی فرو گذاشتند نقل است که شیخ امان پانی تپی را درین محضر هر چند تکلیف کردند و طلبیدند حاضر نشد و میفرمودند قدم امان در دوزخ چرخان رود که در سر که که اهل بیت پیغمبر آوره خوار و گرفتار در پیش ایستاده کنند و من در مجلس معزز و مکرم نشسته باشم می فرمودند گشته شدن حضرت آن شاهزاده حیث افتاد و خوار کردن ایشان نیز حیف دیگر از آن نیز خون در جگریم و ازین نیز در خوف و خطر هم می فرمودند جنیان اینچنین کارها بسیاری کنند معاذ الله که از ایشان اینچنین مصیبت بر سرزند و باجمله بعد از چند گاه هم در زندان جان بعضی مردمان بعد از مردن پای او در بسته و باز از کشاله کرده در یک گوشه گذاشتند آخر در زیر قلعه ملی نزدیک تر کشاکش بر روز دفن یافت نقل است که جامه همانان پیش او بودند و طعام تناول می کردند یکی از ایشان سیل جزات اظهار کرد و می طرف جزات بسته پیردن آورد و پیش همان نهاد در بین ایشان زنی گریه کنان آمد که یکی غلام بچه سپاهی سروتن برهنه دیگر جزات مرا کشید در حرم سراسر حضرت آورد و دست چیزی بان زن دمانید باز گردانید می گفتند که اینها بسبب تخریبین بود که او دشت او را مردان و خلقای بسیار بودند و بعد ازین واقعه کمتر کسی بر محبت و اعتقاد او راسخ مانده باشد شیخ محمد عاشق که در سنبل بود مرید خلیفه او بود و این شیخ محمد بنایت و عشقیکه درویشی صاحب فوق و حالت همست مجاهده بود شیخ حسن سرست که در بهر کانونی میزد و او بود و حجت الله تعالی

الحق در وقت تدبیرات و ترقیات علیم خبر که برای اصلاح حال و وصول او به رجه کمال وضع کرده و بیان تکلیف نموده است اقامت نمودن و مطلق آنرا نفی کردن بهر تعطیل کشد و اثبات آنرا علی الاطلاق بقدر واعتزال آرد هر دو باطل است طریق جامع توسط آنست که از پیشینه اثبات نکند و از حقیقت دیگر نفی کند و بسا که این طریق حفظ این قاعده تا ماله ضاع و احکام و اسباب تدبیرات عالم هم مثبت بود و هم مثبت بود هم محمود و هم مذموم و هم از هر دو حیثیت نظر کرد و بر یک وجه اقتضای نمود خطا کرد از مرتبه جامعیت جا افتاد بیرون افتاد و از اینجا است اختلافات مذاهب اقوال و تفرق و تحزب اهل عالم از ارباب هدایت و ضالان از ذنابل و متحذوق و بصیرت منتهی بر تعدد حیثیات جهان است تعدد حیثیات نهات معنی منظور باید داشت قاعده کار ثابت ماند و حقیقت با همیت عالم و بی وی هم ثابت است و هم منفی از جرم صفات حصول وی نیز همین طریق و منوال بود عالم از حیثیات ذات و ماهیه خود معده و منفی است و به عقاید ظاهر و صفات حق

مولانا سماء الدین رحمۃ اللہ علیہ

جامع بود میان علوم دینی و حقیقی و تقوی و دوع از دنیا زیادت بر قدر مایحتاج اختیار کرده وی مرید شیخ
 کبیر است بنیره خندم جهانیان سید جلال الدین البخاری رحمۃ اللہ علیہ و گویند پیش مولانا سماء الدین که از
 بشاگردان میر سید شریف جرحانی بود و تذکره و از نشان سبب بخنی و قانع که دران دیار واقع شده برآمد
 مدتها در زنتهور و بیانه و غیر آن کر رانیده بعد از آن به بلخی آمد و وطن کرد سن کبیر داشت و در آخر عمر حائمه پیش
 رفته بود حق سبحانه و تعالی بوسیله علاج بصارت ابوی رد کرده نقل است که ی گاهی بر در خانه خودی
 ایستاد وی گفت غلبه شفقت مهربانی بر خلق خدا بران سید و کسب خلاق او چشم سماء الدین آه باشد وی
 بر لغات شیخ فخر الدین عراقی عواشی نوشته نه بجل معانی آن افی و کافی است رساله دیگر دارد و سی بفتح لاسر
 اکثر آن بعینه منقول از رسائل شیخ عزیز نسفی است و فائده و مفید هم چندی الاول سنه احدی و تسع مائه
 و مقبره او و اولاد او بالای حوض شمس است آنجا صدف و صنوف از اولاد او و خفته رحمۃ اللہ علیہ نقل است
 از منتقل الاسرار که از مکتوبات شیخ عزیز نسفی آورده است بآنکه در معنی انتهای انسان اهل شریعت اهل حکمت
 و اهل وحدت اختلاف دارند اهل شریعت می گویند که حق ارواح را پیش از جدا و بچندین هزار سال بیا فرید و هر
 یکی را مقامی معین گردانید باز گشت او بدان مقام خواهد بود و ما بنا الله مقام معلوم یعنی روح هر که در مقام
 ایمان مفارقت کند باز گشت با آسمان اول خواهد بود و روح هر که در مقام عبادت مفارقت کند باز گشت با آسمان
 دوم خواهد بود و روح هر که در مقام زهدات مفارقت کند باز گشت با آسمان سوم خواهد بود و روح هر که در مقام
 معرفت مفارقت کند باز گشت با آسمان چهارم خواهد بود و روح هر که در مقام ولایت مفارقت کند باز گشت
 او با آسمان پنجم خواهد بود و روح هر که در مقام نبوت مفارقت کند باز گشت با آسمان ششم بود و روح هر که در مقام
 رسالت مفارقت کند باز گشت با آسمان هفتم خواهد بود و روح هر که در مقام اولو امر می مفارقت کند باز
 او بکسی خواهد بود و روح غیر که در مقام ختمیت مفارقت کرده است باز گشت و بعرض است هر یکی از ان
 مقام که نزول میکند باز همان مقام خروج می کند و دائره خود تمام می کند حال این نه مرتبه چنین خواهد بود
 و اما آنکه بتمام یان نرسد باز گشت او با آسمان نخواهد بود بآنکه گفته اند که انیر استب خلقی اند که کسی و در خلق
 خدای تعالی تمهید نیست این حق و دین قیم این است اگر این مراتب کسی بود می ممکن بودی که هر کسی به
 از مقام اول خود در گذشتی و بتمام بالا رفتی و لیکن کسب مومن غیر شری بتمام نبوت سیدنی نیست و
 مقصود از سلوک از یک طریق نفع نیست که پیش از مرگ معاینه کند و مقام باز گشت باشد بده افتد از مرتبه
 علم یقین بر تبه عین یقین سده و عروج انبیاء و نوع است یکی آنکه شاید بروح باشد بی جسم و دوم شاید که
 بروح جسم باشد و عروج اولی یک نوع است بروح جسم و بآنکه اهل حکمت

در وی دقت و سیفات قدیم
 تعالی مراد او و نجو ثابت
 و هست ناست و مدار کار
 بر حیثیت بود دست خفیه شریع
 احکام دین و ملت نظام
 قوانین ملک دولت و غیره
 آنک من الاحکام و الآثار
 برین حیثیت است حصول
 کمالات و جوی و معرفت
 سماء الدین و کونی برین وجه
 مسترتب یاوه گویند و از افوا
 و اسرار حقائق اشیا و در مرتب
 احکام و بدو و مخدوم و بلی
 انسیب ترازو سونسطانی
 گیری نیست که حقیقت عالم
 او هم و خیال گوید و در چهر
 و هر حکم شک و دحاشا و
 کلا بنای تمام کارها حصول
 جمیع کمالات بر اعتقاد و
 یقین است یقین می باید
 و یقین نباشد هیچ کار
 کشاید و نتیجه دهد و اذنیار
 بهر چه کند بر یاد و بر یاد
 و حکم میانشور اکبر و یقین
 سبب اتصال باطن است
 بوجود حق ثابت در نفس الام
 موجب ثبات استقامت
 بر نعل اعتقاد و سلوک طریق
 رشاد و سده اذین همه بی
 ثباتی و سرگردانی مردم در دنیا
 ردین از شک و بی یقینی است
 و صاحب شک پریشان
 و بی ثبات ترازو صاحب شک
 اگر چه صاحب همکار از طریق
 صواب و در تردد در درک

اسفل حجاب فروخته ترست
ولیکن صاحب شک تزد
پریشان تر فرگردان جرابه
آری درگاهانه ذات الهی
وصفات و شیواناتنهای
دی حیرت شک بازتابه
نشود و من شک حیرت زیرا که
خیر از فتنه خیزد دریا که شی بو
و شک از جبل و نکت که به
وحیرت در حضور بود و شک
در غیبت است چنانچه یک
در نظاره محبوب حیران است
و حال و کمال اورا بی حجب
بدیده محبت می نگرد و لیکن
بکمال می نمی رسد و اگر
آن نمی تواند کرد و این حال
از شاه محبوب و ادراک
کمال و بی نهایتی حسن و
جمال پیدا آید عریض یک
وجه چنانکه از ماده نظر
هر چند نظر میکند حسن جلوه
دیگری کند و دقیقه دیگر در
نظری دارد و در شمع دیگر میکند
و غمزه دیگر می خورد و وقتی دیگر
می بخشد بخلاف مشک که
دی در وجود محبوب صفات
کمال و انوار حال و شک
و تزدوار و هر ساعت توتری
افتد و محبوب تری گردد و غم
حیرت مرکب از علم و جهل است
ما علم موجود است و جهل
در کینه و هر دو ثابت است
و شک نمودن و نهیب است
و علم و جهل مطلق علم دارد
نه جهل میان این آن پیش

می گویند که روح پیش از اجساد موجود و بنویس ایشان مقام معلوم نباشد اکنون مقام خود را پیدا می کنند
و اصل حکمت می گویند که محال است که روح آدمیان پیش از اجساد آدمیان بالفعل موجود باشد از جهت آنکه
اگر بالفعل موجود باشد میان ایشان امتیاز باشد یا نباشد اگر نباشد پس احوال یکسج باشد و این محال است و اگر
امتیاز باشد پس باید المایزه غیر بالمشارکه بود پس روح مرکب باشد اتفاق است که روح انسانی مرکب نیست پس
هر یکی از روح با جسد برابر بالفعل موجود شود اما تبعه مفارقت از جسد روح باقی است پس اگر کمال حاصل کرده
باشد بازگشت و بعقول و نفوس عالم علوی است عقول و نفوس عالم علوی جمله علم و طهارت اند و این در کتاب
علوم و اقتباس انوار باشد و علم و طهارت حاصل کنند و میر که نسبت به عقول و نفوس حاصل کرد چون نفوس
وی مفارقت کند از عالم عقول و نفوس عالم علوی او را بخود کشند و معنی شفاعت است با هر که ام که نسبت
حاصل کرده باشد بازگشت و با او باشد اگر نسبت به نفس فلک حاصل کرده قبول فیض نوی می تواند
کرد چون در خیال مفارقت کند بازگشت نفس در نفس فلک قرار باشد و اگر در خیال مفارقت نکرد و علم و
طهارت می بجای رسید که نسبت به نفس با نفس فلک فلاک حاصل کرده و قبول فیض از وی می تواند کرد
چون درین حال مفارقت کند بازگشت نفس و نفس فلک فلاک باشد چون اول در آخر رادستی باقی را هم
چنین میدان گفته اند که هر آدمی مستعد امکان است که بریاضات مجاهدات با کتاب علوم و اقتباس انوار نفس خود را
بجای رساند که نسبت شود با نفس فلک فلاک چون مفارقت کند بازگشت و نفس فلک فلاک باشد و اگر
این نفس انسانی مستعد بریاضات مجاهدات با کتاب علوم و اقتباس انوار نشود و علم و طهارت حاصل کند در زیر فلک
قرار که دروغ است باند و با عالم علوی که جنت است نرسد و گفته اند که هر که نفس خود را بجای رساند که نسبت به نفس
فلک فلاک حاصل گردد و علم و طهارت اینهاست مقامات انسانی رسانند و هر که عالم صغیر تمام کرده در عالم
کبیر خلیفه خدا گشت و خلیفه کبریت احمد و چون اکبر و اکبر عظم و جام جهان نیا و آئینه گیتی نامست من الملک الحی الذی
لایموت الی الملک الحی الذی لایموت درین مقام گاه بواسطه عقل و ل با حق تعالی سخن گوید و بشنود و گاه
بواسطه عقل و ل با حق می گوید و از حق می شنود چون در مقام مفارقت کند ابدال آباد در جوار حضرت عالم المیر
خویم و شادان باشد و از قربان حضرت می باشد و این بهشت خلص جای کمال است بدانکه این حدیث گویند که عروج
آدمی احدی نیست اگر آدمی مستعد بر ارسال استعد باشد درین هزار سال بریاضات مجاهدات شغولی شود هر روز
چیزی داند که در روز گذشته ندانسته باشد از جهت آنکه علم و حکمت خدا تعالی نهایتی ندارد و نزدیک است و حدت
هیچ مقامی شریفتر از مقام آدمی نیست بازگشت آدمی هم با آدمی باشد و حشر گاه وجود خود -

شیخ عبدالعزیز بانی رحمة الله علیه

پسر مولانا ساء الدین از زمانه وقت بود و لغایت تجرید داشت و ابتدا حال تزوج کرده بود چون آن مانع

حضور وقت نماز عبادت باید باختیار از وی مفارقت کرد گویند که وی در سخن ترک صفات بخود کرده بود و هر چه گفتی بصیغه غائب گفتی خواه که خواهد رفت گفتی خواه هم آمد خواه هم رفت او اکل حال بدی بود مدتی در خالقان شیخ نظام الدین اولیا قدس سره مشغول بود گویند که وی برای هر وقت نماز غسل کردی و جامه ستی غالباً بادشاه عهد قوی را بپوشیده بود و در آن میان جماعه از سادات نیز اسیر شده بودند وی رفت و بپادشاه گفت که سادات ابگر از پادشاه گفته او قبول نکرد وی گفت حرام باد سکونت در شهری که تو پادشاه آن شهر باشی بعد از آن بمند و رفت پادشاه آنجا آمد و چیزی بپادشاه پیش کش کرد قبول نکرد و گفت باینها که نسبت بحاکم فلان دید فرمان ده که در فلان بیابان مرا جابده و تشویش ظلم کنند هم در بعضی قرابت مند و مقام کرد آنان قبر او هم در آن جا است حتمه الله تعالی علیه

سیاحت بسیار کرده بود بعد از آن در اوج سكونت کرد گویند که وی صد و هشتاد سال عمر داشت الله علم گویند که از وی خوارق عادت بود و دی آمد و عظم و اشهر خوارق او اخراج کفار بود از کفر بسوی اسلام و پیچ کافرا بعد از عرض کردن او اسلام بامرویی طاقت نماندی و در قبول اسلام بختیار شدی جماعه جماعه کفار پیش او می آمدند و مسلمان میشدند و گویند که این نسبت در بعضی اولاد او نیز مروج بود و گویند بعضی از اولاد او بسبب اغوی نفس دنیا بدعتها متنبلا شدند و آخر اعمای عجیب پیدا کردند بجزای غریب منوب گشتند و الله علم و این سبب طعن بدنامی سلسله او باشد و قات او مهنت صد و نود و شش و قبر او در اچیه است

عالم بود و زاهد و متقی از پایه فائقه الله است و استعظم بمرتبه فائقه الله حق تعالی رسیده وی در تقیه بغایت احتیاط نمودی و در زمین خراجی در رعیتی می کرد و خراج میداد و او آخر که بسبب بعضی حوادث تفریط و تخیل در اراضی خراجیه آن دیار راه یافت تا بحالت محضه رسیدی بخودی آخر کار بهرین حالت از عالم رفت مباحله ای در زهد و تقوی دور و مسلمان آیتی بود از آیات الکی و بے شک شبه از اولیا خدا بود الا ان اولیا الله لا یخون علیهم ولا هم یخونون الذین آمنوا و کانوا یتقون شیخ علی متقی در او اهل صحبت و رسیده و تعلم نموده و نسبت در معوقی تحصیل فرموده رضی الله عنه و عن جمیع اصحابین نقل است از شیخ علی متقی کسی فرمودند زنی بندگان شیخ حسام الدین گفتند که امروز که در دل طاری است تسبیح آن چه باشد و عادت ایشان آن بود که هر گاه که در تنی ظلمتی در باطن چاس میفرمودند در شان تقیه تحقیق تنفص میکردند که مبادا شبهه بآن راه یافته باشد برای تحقیق این سنی درون خانه رفتند و از شخصی که کار و بار تقیه حواله او بود پرسیدند که امروز طعام از کجا بود

سید کبیر الدین حسن رحمه الله

شیخ حسام الدین متقی ملتانی رحمه الله

و چه طو بخت بودند بعد از تحقیق و تفحص حال معلوم شد که گفتند در گرفتن آن شخص از خانه همسایه بی اذن وی گرفته بودند و نزد همسایه رفتند و از وی عفو کنانید و چیزی بهم بوی دادند که سبب ید رضای او باشد و نیز **نقل است** که می فرمودند که دزدی شخصی از مجلس برخاست نادانسته کفشهای بندگی شیخ حسام الدین پوشیده رفت چون خبر شد آن شخص کفشهای را حاضر در ایشان تا بهای کفشها را آن شخص از دزد گرفتند و گفتند که ما تمام اشیاء خود را از ملک دفعه دیگر آوردیم تا اگر بالفرض شخصی در وی تصرفی نماید در حرام نیفتد رحمة الله علیه گویند که وی در سایه دیوار بقعہ شیخ بهاء الدین زکریا نیتادی که آن اندوخته بیت المال ساخته اند و حق مسلمانان بر وی صرف شده تنہای و متمتع بآن درست نباشد و او را پسری بود شیخ بایزید نام او نیز بصفت شروع و تقوی موصوف بود و باحوال مشایخ تحقیق **نقل است** که طایفه شیخ حسام الدین آن بود که اگر کسی را میدیدند که در مسجدی نغمه میکند او را از آن منع می کردند و حق امر معروف و نهی منکر بجای می آوردند بخلاف شیخ بایزید که خود را در گوشه پنهان می ساخت و می گریست شخص بر وی رویه فتوح آورد و ندانست که این و پیوست گفت که این چیست این چه کاری کنند بعد از آن نیست که این محله نقود دست که مردم ابرکا بے آید رحمة الله تعالی علیه

شاه عبدالعزیز شیخ رحمة الله علیه

از اول شیخ الاسلام بهاء الدین زکریا است قدس الله سره و بعد از آنکه بعضی از ابا کرام اواز ملتان بهر ملی نشر آورده اند از سلطان بهلول بود و بی بامادی اختیار کرد و دختر خود را بوی ادوسی سالک بختوب بود سلطنتی ظاهر و عظمتی با هر دشت در او ان سلوک یا ضلالت شافیه و مجاہدات فوق لطافه کشید و از وی نقل میکنند که می فرمود در ابتدا سلوک اگر نادمی گزاریم کمتر از هزار رکعت نبود و اگر تلاوت می کردیم از ستم حکم نمی کردیم و قائم که بر زکریا ساعت سترت می شد زیاد از آن همه بود شیخ حاجی عبدالوہاب در فیسر خود می نویسد یا هذا انی کنت لیلة فی خدمتہ شدی رئیس العقلاء الجائین عبدالمدین یوسف اقرشی در کان یعلنی ماعلمه فلما انتہی الی کیفیتہ الشاہدہ فقال ان ہذا العلم لا یغل فی التقریر و لکن فی حصول ہر شہدہ قال ذلک لان القلوب فی کونہا و عا احوال متفاوتہ لایوجد قلبان متفقان فی جملہ شرائط الاحوال اصل کل قلب اللہ غیر لہ قلب غیرہ **نقل است** که دزدی بر بالای بام بلند که آن در پہلوی روضہ او ایستاده است نشسته بود و ناگہا او را حاجی در گرفت و ہم بدان حالت زہالای بام بزمین افتاد و از آن پیچ آزاری بوی رسید **نقل است** که وی در حالت جذبہ بزرگالہ بزمین ندره بود و آن بزرگالہ مرده افتاده بود و مردم را ازین حالت گفتگوی بود و از اینا حق حیوانی گشته شود وی بر سر بزرگالہ آمد و ایستاد و پشت پای بزد و گفت برخیز و مردم را بدنام نکن بقدر حاجتی آن بزرگالہ زنده شد و برخاست و دزدی ہم در حالت خود بود و خدمت گاران را

به ہند و یہ توفیق عمل و تقطش طلب فطہ نور و یقین ست کہ بدان جہد قوت بر مجاہدہ زیادت و برسی و طلب قوی و دلس شوق و محبت تیز تر گردد و تجربہ و نظر احوال احوال سالکان اینظرن و کار گذارن این عالمہ دین باب شاہد این حال است کہ کثرت عمل و قوت مجاہدہ باز دیا و توفیق تاجہ مرتبہ سانی و اندیشہ ای باشد کہ دورست نماز گیردن یا جزوی از کتاب الله خواندن بطبیعت وقت می دشوار باشد و بزمین و اعتیاد ہزار رکعت و ختم قرآن بلکہ بیش از آن آسان گردان ہمہ جزای عمل و نتیجہ صدق نیت و این مزید توفیق و کثرت عمل کہ جزا و عمل است دنیا و حقیقتا عداد و تکمیل جزای آخرت است لان الا جز علی قدر عمل اعتقاد و یقین بجزا عمل ایمان باید و اعتقاد شریعت و گردیدن بقول خدا و رسول خدا است دانستن وعد و وعید کہ خبر صادق بدان خبر داده است و اگر رضا کنی مادہ ایمان است افتاده و نور یقین صفت سترن خوی گرفتن و چیزے مفتی الارباب

مکتوبات شیخ

فرمود که هر متاعی که در خانه هست بیرون آرند و آتش در خانه زنند پس او شاه احمد در آن زمان خرد بود و در خدمت پدرایتشاده گفت بیرون آوردن اسباب یکان یکان از درون خانه تکلیفی دارد و همه آتش در زنند که همه یکبارگی پاک نبودند و شایدهی دل خوش شد و صحنه شاه عبداله قریب بلی کشته است مشهور نیز اردو تیرک به وفات او بسبب دوم صفر سنه

شیخ حاجی عبدالوهاب بخاری رحمه الله

از اولاد سید جلال بخاری بزرگ است که جد سید جلال الدین مخدوم جهانیان است سید جلال او پسر بود سیدی احمد بزرگ دیگر سید محمود مخدوم جهانیان پسر سید محمود شیخ حاجی عبدالوهاب بخاری از اولاد سیدی احمد است بزرگ بود موصوف علم و عمل و محبت و ادب و اهل حال که هنوز در ملتان توطن داشت و زی در ملازمت پیر و استاد و صهر خود سید صد الدین بخاری نشسته بود از وی شنید که گفت دو نعمت در عالم بالفعل موجود است که فوق جمیع نعمتهاست لیکن مردم قد آن دو نعمت الهی را فراموش کرده اند یکی بزرگواری و از تحصیل آن ناخاflندگی آنکه وجود مبارک محمد مصطفی صلی الله علیه و سلم بصفه حیات برین موجود در مردم این سعادت ادنی یابند و دیگر قرآن مجید که کلام پروردگار است وی سبحانه و تعالی بواسطه بیان مکتوم و خلق از آن خاflند و بی خبر و شنیدن این کلام از پیش پیر خواست در خدمت یارن مینه در خدمت برادر خشکی بزیارت پیغمبر صلی الله علیه و سلم بشتافت این سعادت ادنی یافت باز بوطن اصل خود نمودند و از آن تقریب بعضی سوانح و زکات نام بخانتقال نموده در عهد دولت سلطان اسکند لودهی به بلای سلطان بکنند بوی اعتقاد پیدا شد و آنچه از شرط تجلیل و تعظیم بود رعایت نمود و او را با شاه عبداله نسبت محبت و نیاز و طلب استر شاد چندان بود که آنچه می گویند که فنا فی الشیخ میباشند این چنین خواهد بود نسبت صحبت او با وی بطریق تشبیه مناسب حکایت مولانا روم است باشم تبریز قدس الله سرزمین و بار دیگر هم از دلی قدسیات حرمین کرد و مگر باین سعادت عظمی رسید و به بشارت با از جناب حضرت خاتم الرسل صلی الله علیه و سلم بشارت یافته باز بزمین حرد خود فرمود وفات شیخ در سنه ۹۲۰ شین و ثلثین و تسعائیه که عدد و عبارت شیخ حاجی موافق آنست منقره ایشان در جوار قبر شاه عبداله است شیخ حاجی عبدالوهاب التفسیر است که اکثر قرآن بلکه تمام آنرا ارجاع به نعت پیغمبر و ذکر او کرده صلی الله علیه و سلم و بسیاری از ذائق عشق و اسرار محبت را استخراج کرده آن غالباً و قوع آن در غلبه حال و متغراق دقت بوده است بدانجهت در بعضی مواضع جانبی بلفظ و عبارت نامرعی مانده است بخنی چند از وی انتخاب می رود تا کیفیت بیان آن کتاب غرائب ما ب سنگتف گردد سوره هر که قول تعالی کیص علم با حبیب حبیب الرحمن صلی الله علیه و سلم ان الحروف المقطعه من عند الله العظیم التي قد سمت الى النبی العظیم و عند مقل الغیب العیلمها الا هو و قال علی بن طالب کرم الله وجهه

کون عمل کند بدایه ایمان آورده
ز همین کثرت عمل قوی خواهد
بخشیدایان او را چه انوار
عالم و ایمان متلازم و متعاضد
یعنی هر یکی لازم دیگر است
که بر تو نورانیت هر یکی بر
دیگری می افتد عمل ایمان
قوت پذیرد و ایمان قوت برود
سعادت و محبت یکدگر باشند عمل
را موقوف بر قوت ایمان یقین
نباید داشت مگر قوت از ایمان
که حاصل است اگر حقیقه ای
باشد عمل باید کوشید که این
عمل حالقی و نوختی در
دل پیدا خواهد شد که ایمان
بدان قوی خواهد پذیرفت و
این قوت ایمان باز قوت در
عمل کرد و این عمل ایمان
اقوت بخشنه چنین تأثیر
ایمان و عمل مند و مقوی یکدگر
باشند و ملازم و معاضد یکدگر
پس آنکه گوید چون یقین حاصل
شد و ایمان درست گردید
در سلسله محبت به دست آمد
دیگر احتیاج به عمل نماند و تکلیف
بر خود است و اگر او عمل باشد
عمل او حسن تفکر و معرفت
خواهد بود که فعل باطن است
نه عمل جوارح خطای کند و
بر او عباد میرود و خلاف
تجربه حکم واقع و مخالف
نفس قرآن میگوید که سیر باید
شمسین جلد دهم و قلوب بهر
ذکر الله قرار داد اهل طریقت
است که هر چند محبت بیشتر

ابراهیم الذی کان نورہ قیہ صارہ! تانا و روحا و سکانا فلیت اذا دخل هو بنفسه النار العظمی
 بالشر بالله لو وقع نظره علی النار لصارت جنات تجری من تحتها الانهار و نعم ابن النار بانعم علم ابن
 و لكن النار و اهلها محجوبون عن الله و حبیبه قال الله تعالی ف ضرب بینهم بسور له باب الآتیه و اعلم یا هذا
 ان قوله وان منکم الا و ارد بالبارزة بهذا العموم للمتتبعین الی سید المرسلین لان یحصل لهم الاجماع
 فی الحبیب فی ذلک الشهد المبارک فینظرون الیه صلی الله علیه و سلم ثم بعد ذلک لو غدوا الیما بشو
 انفسهم کان النظر المبارک قوۃ و زاد الا یام العذاب نعوذ بالله منه و الله الکریم بفضلہ لا یفرق
 بین المحببین انشاء الله تعالی و الباقیات الصالحات خیر عند ربک ثوابا و خیر مژدا یحتمل ان یکون المراد
 بالباقیات الصالحات النظرات الی سید المرسلین صلی الله علیه و سلم فالبصر لقوم و البصیرة لقوم
 سورة طه قوله تعالی الا تذکرۃ لمن یحشی اعلم یا هذا ان فی الکلام عین الاقارب من المحبوب
 و لكن فی التعجب لذات المحبوب و ذلک ان الله تعالی بفضلہ قال طه ما انزلنا علیک القرآن
 لتشتقی امی تعجب تقع فی التعجب ثم قال الا تذکرۃ لمن یحشی و قد اعطاه خشية لم یعط احدا
 من العالمین و مثل ذلک فی الشاهد ان رجلا طلب محبوبا فلما جاء المحبوب اخذه الطالب و عانقه
 معانقه شديدة بالقوة حتی بلغ منه الجهد و هو یقول ما طلبتک لتعجب یا محبوبی و یلقیه بجانقه
 بقوة شديدة و المحبوب ضعیف البنية یتأذى بظاہر و یفرح بباطنه فلذلک الخشية کان لذلک
 حلوا عند سید المرسلین فکان لم تعجب فلما اتها نودی یا موسی انی انا ربک فاخلع نعلیک اعلم یا هذا
 ان الکلیم لما جاء نودی بکلام السلاطین و امر بأدب التوجیهین الی الملوک فقیل انی انا ربک
 فاخلع نعلیک فتولاه انی انا ربک اظہار سلطنته و قوۃ فاخلع نعلیک امر برعاية الادب عن التوجیه
 الی السلطان و الحبیب الشہید الناظر الی وجه السلطان بعین الراس نودی بقوله تعالی السلام علیک
 ایها النبی و رحمة الله و بركاته فکان الخطاب بین الکلیم و الکریم باظهار سلطنته و کان من الحبیب
 و المحبوب باظهار الموانسة و الملاحظة فستان بین الخطابین یا هذا فافهم ان الکلیم کان غامیا و اسلام
 علی الحاضری و الحبیب کان حاضرا و السلام للحاضری و الکلام باظهار السلطان للکاتبین و السلام
 علی المطلوبین فالکلیم کان طالبا و نعم الطالب المولی و الحبیب کان مطلوبا و قد طلب بالبراق
 و اوقف من النوم بلا و بعد سابق سورة انبیاء قوله تعالی لو اردنا ان نخذلکم لولا ان نتخذ لکم
 ان کنا فاعلمین اعلم یا هذا ان فیها اسرار الله لا یعلمها الا هو و الرسول و یحتمل ان یکون المراد
 من المتخذ من لدن رب العالمین هو الحبیب صلی الله علیه و سلم اسی لو اردنا ان نتخذ لکم
 النصاری لا نتخذ ناه من لدنا بان نتخذ محمد و لداحین کان لدینا نور اقبل جمیع الکائنات و هو بشر
 لیس کمثله احد من البشر لان نتخذ عیسی الذی هو من تبلیح محمد و لدنا و لكن الله سبحانه و تعالی منزه

که سبکوید که چون ایمان دست
 گردید بکمال رسید احتیاج
 به عمل ندارد ایمان خود عمل
 کمال می پذیرد این سخن نامضبوط
 و نمر بطست لا والله این
 سخن ملاحظه است آنرا گوش
 نباید کرد نمودن باطن من الکفر
 و الا کاد نعم در اصل وجود
 ایمان و مفهوم آن عمل معتبر
 و ماخذ نیست ایمان به عمل باشد
 ولی ناقص و به عمل کامل تمام
 گردد و آنکه آمده است کلا یا
 لا یزید و لا ینقص اشارت
 بهین است که عمل داخل در
 حقیقت ایمان نیست و حقیقت
 او یکی است که آنرا تصدیق قلبی
 گویند و اقرار کردن بربان از
 برای اجرا احکام است و در
 دنیا و عمل کردن بچون از برای
 تکمیل و تمجید است تا در حق
 دبیر و نادر گیر پس ایمان
 زیادت و نقصان ندارد و لیکن
 بکمال نقصان موصوف بود
 و زیاده در حد و ذات شی بود
 و کمال در صفات باشد یا آنچه
 یکس کمال را در حد کس بلکه حد کس
 و هر کس بود تعیین تصدیق و تعیین
 یکی کامل از تعیین دیگری باشد
 در صفات و نتائج و فرات برانها
 تفاوت قلوب در قوت و قوت
 مثلا ولی باشد مثل آفتاب
 روشن و تابان و ولی دیگر مثل
 ماه متناهی و شمع و امثال آن
 تفاوت تشبیقات بر همین
 قیاس خواهد بود و این سخن روشن

مکتوبات شیخ

احتیاج بشرح و بیان ندارد
و باجمله تفاوت در ایمانهاست
و ضعف و کمال و نقصان
ثابت است و قوت و کمال آن
بعمل است و ضعف و نقصان
بترک عمل است کارکن کار
بگذراند گفتار کاتبین راه
کار دارد کار به دنیا مریضه
الآخره هر چه کار بر روی
بیت از مذاهب مذنب
و هتاق خوش است او مولوی
مذنب و هتاق چه باشد
هر چه کاری بدوی وصل
در اعتقاد نامه مسلمانی نوشته
انکه بنده بازتاب معصیت
کافر گردد و عاصی را کافرا
خو اند اگر اعتقاد مسلمانی
بر جاست و مادام که این
اعتقاد بر جاست و معصیت
معصیت میداند و حرام
را حرام می شمارد و در میان
راه خون و رجاء و کافر
نیست و اگر حرام احوال
داند و یا معصیت را سبک
پندارد کافر گردد و مؤمن عاصی
و اثم در دوزخ نماید اگر قادر
مختار خواهد چندگاه او را
در شبکه عذاب گذاشته و از
آتش و دگر و رت معصیت
پاک گردانیده باز بهشت
در آرد و اگر خواهد بی سابقین
علاج بعفو و مغفرت خود را
بخشاید و در خواست جیب
خود صلی الله علیه و سلم را
علت معصیت شفا بخشد

عما یقول الظالمون فحمد عبده و رسولہ و عیسی عبده و رسولہ حج قوله تعالی الم تر ان الله
یسجد له من فی السموات من فی الارض و الشمس لقمرة الایة علم یأینا ان لایة بحر الله و فیها عظمه المحبوب
الی المحب جل جلاله و صلی الله علیه و سلم و من رسم المحبوبین انهم یظهرون انقیاد الغیر الی المحبوب
المکرم کمال الکریم کی یغبط و ینقاد اکثر ما ینقاد هذا من مصالح المحبة لایعرف قدرها الا ارباب
المحبة بآرک الله فیما عامل المحیب ففی کل کلام له نعمة صلی الله علیه و سلم و یحتمل ان یکون فی الکلام
اشارة الی حال سید المرسلین فی بدو الاسلام حیث کان لایمر علی شجر و لا مدرو ولا جبل الا بسجدة
اقوال الله الم تر یا محمد خوب روی ان الله یسجد له ای یتضع و ینقاد الله بان یأمر الله
فیسیجد للمحبید صلی الله علیه و سلم و هذا الوجه الذی من الحلو عند ارباب المحب صلی الله علیه و سلم
قوله تعالی اذ بان الابرار هم مکان البیت ان لا تشرب فی شیدا و طهر بیتی للطائفین القایمین
و المریح السجود اعلم یا هذا ان المقصود من البیت و هو طینة سید المرسلین صلی الله علیه و سلم فیها
شرفت الکعبة و سمیت ببیت الله تعالی و الله اعلم و الطهر ایضا کان لترربة سید علیه السلام
و فیها سر الله لایعلم الا الله و الرسول جل جلاله و صلی الله علیه و سلم قوله تعالی الله یصطفی
من الملائكة رسلا و من الناس اعلم یا هذا ان الایة فی سر الله تعالی حیث قال الله یصطفی
من الملائكة رسلا و من الناس و لم یقل و من الناس رسلا و یتحاج فی ضمیرنا انه یحتمل ان الله
اراد بالکلام و الله اعلم و رسولہ و من الناس رسلا و احدا هو سید المرسلین صلی الله علیه و سلم
و رسلا آخرین هم امثاله سید المرسلین صلی الله علیه و سلم فالقصد من رسل الناس
هو واحد معین و غیر اتباعه و من نوره فکانه واحد فی الحقیقة و الملائكة لیس قسیم هذا الامر
بان یکون واحد و هو سید المرسلین و امام المتقین محمد رسول الله صلی الله علیه و سلم قوله تعالی
یا ایها الذین آمنوا ارکعوا و اسجدوا و اعبدوا ربکم و فعلوا الخیر اعلم یا هذا ان الخیر کل الخیر هی
متابعة سید المرسلین قولوا و فعلوا حالا فالمتابعة القولی و لفعلی یکمن ان توجب بغیر صحبة جل
من رجال الله الذی جعلهم من جنوده فیسوق الیه من کان له نصیب من علم الوراثة
فی الازل فیکمن ان یجذب الله عبد المجذبة خفیة فیدخل فی الطلب و یاخذ العمل باقوال
سید المرسلین و یطلع کتب الاوراد و حکایات اصحابین و لکن المتابعة الحالیه لایحصل
الا بصحبة شیخ کامل و قد وجد له صحبة حصل له منها حال من احوال رسول الله صلی الله
علیه و سلم علی قدر طاقتهم فان الاحوال بدایا الارواح بحکم الالطیام و ذلك انما یحصل
بالصحبة و الالفة ثم اعلم ان الالفة هی المقصودة فی وجدان علم الوراثة و لو ان واحد
من الطالبین یصحب یخاکما شیخین و لم یحصل الالفة من الجانبین لا تسری احوال الشیخ

والوان واحد من عباد الله صاحب واحد من رجال الله ساعة واحدة ووقع الالفة والمجبة
في الله في قلب كل منهما فصار كل واحد منهما مفتون صاحبه استحق المريدان يسرى علم الوراثة
من باطن الشيخ الى باطنه ويكون هذا الصحبة اليسرة له زاد العمر فكما يزداد حبه في الشيخ يزداد
حبه في الله ورسوله وحب واحدة والحكمة في سرية الاحوال من البواطن الى البواطن
ان الله سبحانه وتعالى خلق سيد المرسلين محمد رسول الله بنفس متالفة رحيمة وكرمية متخالفة
باخلاق الله سبحانه ومن اخلاق الله سبحانه الشوق فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
حاكيا عن الله سبحانه وتعالى الاطال شوق الابرار الى لقائي واني لاشد شوقا الى لقاء
فتلق رسول الله هذا الخلق على الكمال فكان مشتاقا الى المشتاقين وكان شوقه اشتد
من المشتاقين اليه لكون شوقه على قدر مرتبته وشوقهم على قدرهم وكان للنفوس امتزاج
الحكم النفسية فاجتمع الشوقان شوق الحبيب وشوق المشتاق من الامة في واد واحد والقلب
وجه الى نفس فقام نفس المشتاق من الامة مقام نفس سيد المرسلين لاجتماعهما فافاض
القلب نعمة الحال الى نفس المشتاق من الامة لما هو مجتمع بالنفس الاحمدية الرحيمة فوجد
صاحب النفس المجمعوة نفس سيد المرسلين في وادي الشوق قسطا من احوال قلب رسول الله
صلى الله عليه وسلم فتكمن الاحوال في قلب المشتاق من الامة ثم حصل منه لغيره بهذا
الطريق المذكور ثم لغير ثم ثم ثم ثم الى يوم القيمة فهذا السبيل تجري بكم الله تعالى ماخذ المشتاقين
من المشتاقين بالصحبة والالفة فالحرقة للصحبة والصحبة للالفة والالفة للنعمة والنعمة للذة
واللذة للوصلة والى ابد الاباد لا ينتهي زيادات الصلوة والواعظا وثمراتها ولا يكاد يخل
تحت التقرير والتحريم وكان شروع هذا التفسير في شهر ربيع الثاني سنة خمس وعشرين تسعمائة
واتمامه في يوم الاثنين السابع عشر من شهر شوال سنة خمس وعشرين تسعمائة وكان بين الشروع
والاتمام ستة اشهر وعد من الايام

شاه جلال شیرازی

مرید شیخ محمد نوزخ بخش است که بر گلشن راز شرح دارد درین دیار در زمان سلطان سکند
از مکه معظمه تشریف آورد و سکونت کرد عارف بود و صاحب حالت و اهل مشرب
شوی مولانا روم و معانی آن نسبت به خاص داشت و در خدمت درویشان آنرا ساند
کرده چلیب نیک نورانی داشت از روز اول که آمد آتش دیگرانش سوزند اکثر احوال

هم از اول بخت بفرستند
و بنماند و درخ سیاست
نفرماید و تعالی بر همه چیز
قادرست و علی الاطلاق
حاکم یغفر لمن یشاء و یعذب
من یشاء انت اوست و
یفعل الله ما یشاء و یخیر
شان او معنی خداوندی و خداوندی
اینست هر چه خواهد بکند و
هر که خواهد بخشند و هر که خواهد
بگیرند بکس یاروی حکم نیست
و در حضرت کبریا ای او بلند
دی مجال لطف و سوال نه
و امر و نهی که فرموده است
و وعده و وعیدی که کرده است
و در وعده و قطع اخلاص
نبود و در وعده نیز بچنین است
و با وجود آن اگر مقتضای
عفو و کرم در گذرد و نگردد
می سزد و امید شفاعت سید
کائنات صلی الله علیه و سلم
آنها را سازد برای عفو گناه
و نیکو کارانی برای رفع درجات
و ائین است و در حق بیجا کان
در ماندگان که غیر فضل و
کرم او پشت و پناهی ندارند
میفرماید شفاعتی لایزال الکبار
من امتی و فرمود اگر من بمیت
و قریب خود را شفاعت کنم
دیگر گرانم و نیز آمده است
که پروردگار تعالی حرام گویند
آتش و درخ را بر فاطمه و
فریت و عجب آنکه جای
دیگر میفرماید ای نبی هاشم
نگاه دارید و بر ما نیت نسهای

خود را از آتش دوزخ می
مالک نیستیم شما را انعام خدا
چیزی را و این و امثال این
بجست بے نیازی و لا اله الا
درگاه کبریاست که کسی را
در اینجا مجال سوال و امکان
اعتراض نبود و آنچه بالا رفت
بمقتضای کرم و وعده لطف
و عنایت است و گفته اند که
خواص بر مقتضای وعده کرم
و بشارت لطف و رحمت
اغفل حق لا اله الا الله
ذاتی حق حال ایشان شده
ازین جااست که تمامه مفران
و مخلصان حضرت عزت بیلین
وادی خوف و رجاء اس
و هیبت حائر و دائر ماند و در
فی توانند برداشت و بهیچ
چیز دل نمی توانند نهاد و بیست
کان گذار و صابر گذار و پاب
و عدم را بر وجود دوست
و آرزوی عدم که هرگز وی
و چنین بیند می برند و با کمال
هر چه هست ایمان است غم
ایمان باید خورد باقی غم نیست
ایمان و فی چیست الا الله
محمد رسول بعد حق دل عقار
کردن بے شک و شبهه بران
گویند بلکه همین محمد رسول
است اگر چه جز و اول طهر
بزرگ درست و دیگر حق
شامل تر و جامع تر است
و مقتضای اینست که در این
علیه السلام

مان و فرنی برای همانان در خانه او طیار بودی هر وقت هر کس که مهمان آمدی لین طعام
حاضر آوردی غیر طعامها دیگر که در وقت معین نهندی نقل است که وی میگفت که
وقتی در حرم شریف از درویشی سختی شنیدم که موافق ظاهر شریعت بود خواستم که او را
بگیرم و تعزیر کنم بر بالاس کوه برآمد من دنبال او کردم برگشت و بجانب من دید و این

بیت بر خواند **بیت** دست ناپیدا اگر بیان میکشد | من پند دست گریبان میروم

این بیت در من اثر کرد و بهیوش افتادم و از خود خبر نداشتم او را با سادات بخارا نسبت
قربانی واقع شده بود جگر گوشه خود را بشیخ مدثر بن شیخ حاجی عبدالوهاب داده بود و وفات
او در سال ۹۲۴ رجب و اربعین و تسع مائة و دهم و جوار مقبره شیخ حاجی عبدالوهاب است رحمه الله تعالی

شاه احمد شرعی

ترک دانشمند متبحر و درویشی کامل بود جامع اقسام علوم عقلیه و نقلیه و رسمیه و حقیقیه
و در یارچندیری توطن داشت و کبیر السن بود و فقی در جواب ابیات صاحب کشفات که در

طعن اهل سنت و جماعت دارد گفته است شعر | و جماعه سمو اهو اہم سنۃ

و جماعه حم عمری مؤلفه | قد شبهوه بخلقہ فتخو فورا | شیخ الوری فستروا بالبلکف

شعر عجم القوم ظالمین تلقبوا | بالعدل یا فہم عمری معرفت | قد اہم من حیث لا یدرونہ

تعطیل ذات اللہ مع نفی الصفۃ و فوات ۹۲۸ شان و عشرین و تسعمائة بعد از تحقیق و

تفتیش احوال معلوم شد که جماعه مار که نسبت ترکیت منسوب اند بایشان پیوند و قرابت

در اصل هست شیخ عبد الغنی سبیتی که از قدمای موالی این دیار است و متشرع و متعبد اگر

شاه احمد است بعضی تصنیفات و مسودات شاه پیش او باشد و در اکثر احوال نقل فضائل

و مناقب ایشان میکند میگویی که در وقتی که ملازمت ایشان تلمذ میکردم عمر ایشان نو و دوش

سال بود و ایشان در تیر اندازی نظیر داشتند روزی تیری انداختند تیری بنشان رسیده

برو گفت اگر بگویند بر تیر که بین لازم در سوار تیر دیگرند کنم دوسه تیر همین روش انداختند

و همانان گفتند که تیر باضایع میرود و اسراف میشود اگر نه تیر یکدیگر بگویند کنم و تیر نقل میکنند

ایشان در سلیم عمل و حیات از آیات عظمی الہی بوده اند هر روز جمعه بادشاه را بقوت

تصرف این علم بخود می کشیدند و حاجات مسلمانان را می آوردند تسبیحی داشتند و دہ اول

از هر یک از این بادشاه را در جنبش می آورد و دیگر در عزیمت دیگر در سواری همچنین بر یک

از هر یک از این بادشاه را در جنبش می آورد و دیگر در عزیمت دیگر در سواری همچنین بر یک

یقین معلوم شده که وے
آورده اند و همین از همه
در اینجا اعتقاد بالو هیئت
حق تعالی خواهد بود اگر چه عقاید
بالو هیئت و صفات اولی
از ان ارسال و بعثت است
شریعت اوست از برای
هدایت خلق نیز مستلزم
اعتقاد رسالت است اما
اول ظاهر تر و صریح تر
از این است و منطوق کلام است
اگر کسی صد سال لا اله الا الله
گوید تا یکبار نکوید محمد رسول الله
بحکم شرع مسلمان نگردد
یعنی میگوید من خود اله و
پروردگار همه شما ام عقاید
و گردیدن من چه سخن است
و چه مجال توقف آنرا که من
برگزینم و برافرازم بوسه
ایمان آرید و بگردید که استخوان
بندگی و صدق عبودیت
درین است بر قیاس امر
ملائکه بسجود آدم یعنی مرا که
می پرستید و تسبیح و تقدیس
میکنید خود پروردگار شما
و سزاوارتر امتحان بندگی
شما در آن است که بپایه از خاک
بسازم و فیض روح خود را
دران بدم و او را بر شما گویم
و امر کنم تا همه سر بر خاک
نهدند بنمیداد و اسب و کنیز
تا پیدا شود که بنده کیست
و بندگی چیست بجا
و گفته اند که در آخر زمان
که وجود مرشد کامل نادرست

روزی ایشان بجهت حضور فتنه بودند یکی از غلامان بجا که در خدمت ایشان می بود تسبیح را
از صندوق بر آورد و بهمان نوع که از ایشان مشاهده کرده بود گفت که این دانه که میگردانند
بادشاه قصد ملازمت شاه میکند و این دانه دیگر که بگردانند سوار میگرد و این دیگر فلان
همچنین تعداد دانه ها میگردانگاه بادشاه در غیر وقت معتاد بدرخانه ایشان در رسید ایشان
در طهارت خانه بودند حیران شدند که سبب چه باشد که بادشاه امروز در غیر روز معهود آمده
بعد از آن معلوم شد که آن غلام دانه های تسبیح را کیفا تفنگ گردانیده بود این آمدن بادشاه اثر آن بود

شیخ سلیمان

ابن عفان المندوی الدهلوی در ارشاد و تربیت طالبان و تلقین از کمال اشغال و ایشان
یگانه عصر بود مسافرت بسیار کرده و نعمتها یافته گویند که ویرانقل ارواح که مرتبه نیست
از مراتب تصرفات نفس ناطقه انسانی حاصل بود بجهت آن از اکثر احوال قرون ماضیه
خبر وادی گویند که وی در تجوید قرآن یگانه عصر بود و در معامله قرآن پیش آن سرور صلی الله
علیه وسلم تجوید نموده و شیخ عبدالقدوس پیش او تجوید کرده و مدتی مدید در خانقاه او بود و وفات
او شب چهاردهم ماه محرم در سال ۹۲۴ اربع و اربعین و تسعمائیه و مقبره او عقب مقبره خواجه
قطب الدین است رحمه الله علیه

شیخ عبدالقدوس

مرید شیخ محمد بن شیخ عارف بن شیخ احمد عبدالحق است صاحب علم و عمل و ذوق و حالت
و حلالات و جود و سماع و می اگر چه بظاهر دست بیعت از شیخ محمد گرفته است ولی معتقد و
عاشق شیخ احمد عبدالحق است و بروحانیت او مشغوف او را کتابی است مسمی بانوار الیون
مرتب بهفت فن در فن اول مناقب شیخ احمد نوشته و اظهار اعتقاد و بندگی بادی بسیار
نموده چنانکه در ذکر آن بزرگوار بر صفحه بیان ثبت یافت و وفات او در سال ۹۲۵ خمس و اربعین و تسعمائیه
و شیخ عبدالقدوس را مریدان و خلفا بسیارند و از جمله مریدان او شیخ بهر و بود در اول
مات بحرف رنگری مشغول بود در او اخروقت هدایت او در رسید او را جذب الهی در گرفت
و تسلیم شد و مرید شیخ عبدالقدوس گشت و احوال در ایشان بمقتضی فطرت ذاتی
در وی پیدا شد وفات او در سال ۹۲۵ ثانی و تسعمائیه رحمه الله علیه و شیخ عمر درنی
مرید شیخ عبدالقدوس است و خلیفه عبدالرزاق و توبه و عقیدت او بشاه عبدالرزاق بود

اشتغال بصلوة بسید کائنات
 علیه افضل الصلوات و
 اکمل التحیات بامشغولی که
 موصل و مقرب است
 به احتیاج توسل بمرشد
 بلکه بعضی گفته اند که سالک
 را از حیثیت توسل و تقرب
 اشتغال بصلوة اولی و
 اقرب بود اگر چه ذکر الهی علی
 و اعظم است و گفته اند که برای
 روشنی راه هدایت و تجلی
 رحمت بالاتر از اشتغال
 بصلوة بر نبی صلی الله علیه
 و سلم چیزی نیست و بعد از
 فراغ عبادت است هیچ عبادتی
 بالاتر از آن نیست و برای
 هر مشکل و دشواری و قلمه
 حاجات دینی و دنیاوی
 مثل وی نیست و نبود
وصل بسط و تطویل
 درین سخن بسیار افتاد و
 بحقیقت بارتعنت این
 جمله بر سر وقت طغیان
 ابن خض پاره است کافرا
 قلم نامند و اندک شعرت
 و اخلاص کا نتیجه یون است
 و هر گونه راه سکون و سلالت
 هموار و امید نتواند یافت
 و به جوش و خروش هم
 نتواند زد همیشه از سده
 در شکایتم و بارها جدا کردم
 که لودار رفیق حال غمگینم
 در ازل با وی در میان غم
 و غم زبانی غم اما چه کنم که از
 صحبت وی صبر نتوانم کرد

نقل است که روزی شاه عبدالرزاق بقصد ملازمت شیخ عبدالقدوس رفته بود
 شیخ در حالت بود بعد از آنکه آن حالت فرو نشست شیخ عبدالقدوس یک یک از مریدین
 و خلفای خود را بشیخ عبدالرزاق می نمود آخر دست شیخ عمر را گرفت و فرمود این مرید شماست
 در پای شامی افتد شیخ عمر برخاست و هر دو دست بر پای شیخ نهاد و سر در پای شاه
 تاهرد و جانب مرعی کرد و آد جمله خلفائی وی شیخ عبدالغفور اعظم پوری بود بزرگ بود
 و صاحب واقعات و کرامات گویند که وی حضرت سید کائنات راصلی الله علیه و سلم در
 خواب دیده اند آن حضرت این صیغه صلوٰه را بوی تلقین نمود اللهم صل علی محمد و آل محمد و اسماءک
 الحسنی رحمة الله علیه شیخ عبدالقدوس را اولاد بسیار شد و پسران او همه عالم و متعبد
 و متکلم بلباس مشائخ و از میان ایشان شیخ رکن الدین مردی متبرک بود و بمشرب
 فقر و محبت موصوف بر قدم والد خود قدم می نهاد یکی از ابناء او شیخ عبدالنبی بود که تحصیل
 بعضی علوم رسمیه نموده بود در جوانی متوجه زیارت حرمین شد و پیش بعضی از فقهای بکده
 برخی از حدیث نبوی برخواند بعد از آن بوطن اصلی خود که کربلا بود و تقشق منسوب بآپدر
 و احکام بکمت مسئله توحید و سماع در افتاد پدر او در باب اباحت سماع رساله نوشت
 و او نیز در باب آن رساله در انکار سماع ساخته لاجرم باعث ایذا و کلفت بسیار شد و
 این باعث شهرت او گشت بادشاه وقت در آن زمان صدری میخواست که بصفت علم
 و دیانت موصوف باشد بتوسط بعضی اسباب و وسائل در آنکه احدی و سبعین و تسعاده
 بهر حسن صدارت نشست و نقش نگین حضرت شیخ در زمان جلوس این بود لا اله الا انت
 سبحانک انی كنت من الظالمین زیاده از آنچه استحقاق داشت منصب عزت و صدارت
 یافت و درین امر کوس استقلال و استبداد زد و از مال و جاه اعتبار زیاده از آنچه گفته
 شود نصیب او شد بادشاه وقت را بوی اعتقاد عظیم پیدا شد و مردم بسبب آن در نظر
 اعتبارش بحقارت و راندند با شراف و افاضل کمتر از مراتب ایشان سلوک نمود و هر که
 بمنزاج او راست نشد و به عیار قبول او تمام نیامد محروم ماند بعد از مرد سنین و شهرت سلطنت
 بسبب بعضی حوادث با وی منقرض شد و از منصب صدارت معزول گشت و کان ذلک
 فی قنیه ست و ثمانین و تسعمائة و آو و مولانا عبداللہ سلطان پوری را که دانشمند بود
 و مقدم و رئیس و از زمان افغانان تا این زمان معتبر و معزول مقرب بخودم الملک بحزم
 و متانت رای و تجارب امور و جمع اموال موصوف بود بکه فرستادند و هر دو را که مدت با هم
 متنازع و مخالف بودند بصورت رفیق یکدیگر ساخته بجانب آن بقعه خریف روان کردند

و در گوشه سلامت نشست
 که شکرین مونس و نادر ندیم
 شیرین سخن ست احمد شکر
 که عصمت ذاتی و حفظ خلعت
 لازم حال اوست و با وجود که
 چندین منطق و کثارت
 و پر سخن و دراز نفس است
 هرگز حشو بیوده بر زبان وی
 نرزد و از شارح عالم امر وی
 بیرون نیفتد و پای سلامت
 وی درین راه لغز و از سر
 غراب سلامت نکند و بیم
 سیاست ندارد و هر چه
 گوید شرح و بیان کتاب مبین
 کند و او الدین الفیض بود
 و الله اعلم نسال الله سلوک
 طریق السداد و الرشاد فی السبیل
 و المعاد و ولی التوفیق اللهم
 الی سوا الطریق و صلی الله
 و سلم علی السید الانام اللهم
 الی طریق الحق و یقین محمد
 و آله و اصحابه و اتباعهم جمیعین
 هدایه طریق الحق و یقین علم الدین
 الرسالة التاسعة
 والعشرون تحقیق
 الیاس عن قبول
 ایمان الباس
 لا اله الا الله محمد رسول الله
 اللهم ارنا الحق حقاً و ارنا
 اتباعه هدایه و علما و ملت
 دانه دین شریعت بر آنند
 که ایمان الیاس غیر مقبول
 باس در گفت یعنی شد

و با وجود آن هرگز میان ایشان در اثنا و طویق و نه در ان مقامات شریفه اتفاق و التیام و رفع
 که در صورت دبست آخرب صبری نموده از مکه معظمه بدیار هند رجوع نمودند فائده نکرد
 مخدوم الملک هم در دیار گجرات فوت کرد و کان ذلک فی سنة ۹۹۱ هجری و تسعین و تسعمائة
 و شیخ عبدالنبی باز حضرت بادشاه آمد مدتی مدید در بندیکانه محبوس بود در برابر آن همه عزت و
 جاه و اعتبار که داشت ذلت و حقارت و بی اعتباری دید و امانت و خواری کشید و هم در
 حبس فوت کرد سنة ۹۹۲ هجری و تسعین و تسعمائة شیخ عبدالقدوس در رساله قدسیه
 در معنی گر سنگی میگوید بدان الملک الله تعالی که گر سنگی بر دو نوع است سفلی و علوی سفلی جمیع
 حیوانات راست که چون روح حیوانی باطنی این جهانی امتزاج یافت و به پیکر وجود در مرتبه
 مرکبات که عبارت از کلمات الله است بشتافت بسبب قیام وجود در مقام نمود و حرارت در باطن او
 بطور پیوست و محتاج غذا گشت و تو آتشی گر سنگی خوانی و غذای او آب و طعام خاک
 دانی این از عالم سفلی عروج نیاید که از تجلیات ذمائم است و مقام صور مختلف بهائم و علوی
 انام جمله خاص و عام راست که چون بحر محض بود از محض غیب از مقام فاجبیت از عالم
 جنبش بی جنبش و جنبید بهیو حق ظهور یافت و در میدان حضرت احدیت تجلی بشتافت که
 عبارت از الله احد است و تجلی بسیار و انوار و اسرار بیشتر همه صفات کمالات از جمال و
 جلال از کرمی و حیوی و ستاری و جباری و قهاری و رزاقی و خلایقی و رحمانیت و ربوبیت هزار
 در هزار از اینجا عروج بر موج زبر حسب استعداد نظام هر که لون الما لون انا که نور الله در روح
 انسانی و نبی الله و رسول الله و ولی الله این همه هماد است بنظم مختلف خویش قدجا که
 من الله نور و این اول است از مقام احدیت و این مقام روح انسانی و عالم جبروت است
 و این مقام قرب و عالم معیت است و این مقام اگر چه تجلی است اما از سطوات مقام جواری
 فائده تمام نمی یافت باز در مقام تجلی بشتافت عالم عقول پیدا آمد و آن عالم ملکوت است و مقام
 روح انسانی است و درین مقام اگر چه فائده ظهور که نفس معرفت است بطور پیوست اما مقام تقدس
 و میان تسبیح و تهلیل است و این نشان قید بود و اما الله مقام معام پس عشق را منظر زیارت
 و فائده کمال معرفت که مقام عروج بمنتهای بر و بست بطور پیوست باز در مقام تجلی بشتافت
 عالم اجسام پیدا آمد اینجا ظهور تمام انجاسید و عالم عشق موج بر موج زد چنانکه ملکوت جبروت
 و جبریت افتادند و اینجا نقطه اول و آخر در مظهر انسانیت ظهور یافت و بعروج دان الی ربک
 المنتهی که بحر محض و وجود صرف بوده است بشتافت بدان سبب که جوش سوزش عشق مقام
 فاجبیت که در کتم ذات سر و صفات و در مرتبه محض وجود با خود داشت بیرون انداخت

و عذاب آید و مراد اینها سکرات
موت و معاشنه احوال آخرت
است که در وقت حضور
موت روی نماید و در بعضی
اخبار آمده است که هر یک
از مومن و کافر در وقت موت
جای خود را می بیند مومن
در بهشت و کافر در دوزخ
پس چون کافر درین حالت
ایمان آورد این ایمان معتبر
نباشد چه ایمان باید که نصیب
بود و با اختیار بنده و قصد
امثال امر الهی و طاعت
و فرمانبرداری و سی تعالی
باشد و ایمان درین حالت
ایمان بغیب نبود و منظر آن
باشد چنانکه روز قیامت
تمام یکفران فریاد برآزند که
ربنا ابصرنا و سمعنا فارحنا
فعل صالحاتنا و انا موقنون خدا را
ویده ما بینا شد و گوش ما
شنو افکشت و یقین انعم
که آنچه پیغمبر این تو خبر داده
بودند و کتاب تو بیان ناطق
بود حق است ما را بنیاباز
بفست تا ایمان آریم
و عمل صالح کنیم و مستحق
ثواب شویم این ایمان
واقرا و اعترا من عمل ملکان
وقت فائده ندارد و در
حدیث آمده که ان الله
لیقبل توبه العبد الم غفر
غفره کنایت است از احوال
موت و شدت سکرات و
مسئله جان محقق

معلومات را بعلم سپرد و و علم را با معلومات در سه ذات که بجز صفات است بر دو ذات را بمجاز
صفات داشت و صفات را کسوت ذات ساخت و وحدت در کثرت گردانیده کثرت را
کسوت و وحدت پوشانید وحدت در کثرت و کثرت در وحدت و غلط در صحت و صحت در غلط
و غائب در حاضر و حاضر در غائب افتاد حسن و قبح هر دو قدم در صحرای وجود برآر است
الرحمن علی العرش استوی علم برافراشت فریق فی الجنة و فریق فی السعیر پیش همه داشت
تا بدین سبب نار الله الموقدة التي تطلع علی الافئدة جوش برآورد شور و فغان در کون و
مکان انداخت و ما را از دمار عاشقان برخاست تا هر یکی بر قدر استعداد منظر از نوعیت
الم ذلک الکتاب لا یریب فیه بر جان و جهان تاخت و چنگ بدامن محبوب و مطلوب غنچه دزد
این است معنی آن گرسنگی که در معده بشر در نهاد نیاید افتاده است و آن تیز تر و گرم تر
از آتش دوزخ است که گرسنگی کثیف را بلطیف رساند و مقید را مطلق نشاناند انسانیت
را بر حرمانیت برانند که از گرسنگی مردم بخدای تعالی تواند رسید و این خاصیت در حیوان
و گیاه نهاده اند اگر چه گرسنگی دارد که از مجر و سفلیات اند ملائکه و ارواح اگر چه از علویات اند
اما آتش گرسنگی ندارند لاجرم از مقام خود تجاوز نتوانند کرد این کار آتش است و باز بار
در دمحبت و عشق است اکنون بدانکه گرسنگی راسته مقام است مقام اقل را آتش
اگر گرسنگی خوانند که غذای آن آب و طعام است مقام دوم را آتش در دمحبت و عشق
خوانند که غذای آن خون جگر و خاشاک غیر است و مقام سوم را آتش محبوب و معشوق
خوانند که غذای او حسن و جمال و اوصاف کمال است ان الله جمیل یحب الجمال

عاشق حسن خودستان بی نظیرا حسن خود را خود تماشا می کند

شیخ امجد دهلوی رح

در زمان سلطان بهلول بود اکثر ام آستانه خواجه قطب الحق والدین بسیار نمودی و بر وقت
ایشان متوجه بودی وقتی بداعیه طلب از وطن بآمد بآبی رسید باطل قدم دران و رطبه نهاد و جهان
بہلاکت در دود سوزی از آب سر برآورد و او را از ان ملکه نجات داد و بخانه باز آمد و در کنج نشست
و قدم بیرون نهاد و انتساب فتح و استفاده خود بی واسطه بخواجه کرد و مرید گرفت مقبره او
بالای حوض شمس است رحمة الله علیه

شیخ ادب دهلوی رح

جد مادر کاتب جردت نام اصل ایشان زین العابدین است عرف شیخ و شتمه کامل بود

متوسع و متعبد و در غایت خشوع و انکسار و تادب و قار و الد میفرمودند که ما هیچ کس را ندیدیم که در بیرون و درون یکسان باشد الا ایشان بهمان آداب و اوضاع که در میان مردم می بودند درون خانه نیز بودند و زبان ایشان دائم بذكر الله می گشت و حلیه در غایت جمال و نورانیت داشتند چنانکه انوار علم و تقوی از جبین ایشان لایح بود اکثر احوال صائم بودی و در لقمه احتیاط تمام داشتی سلطان ابراهیم هم پیکند رو دهنی ایشان را بحاجت خویش خواند قبول نکردند و می مرید مولانا سماع الدین و شاگرد میان عبد الله طلبی است رحمه الله علیه وفات او در سال ۹۳۲ اربع و ثلثین و تسعمائة مقبره او جانب غربی حوض شمسیت

شيخ يوسف قتال

مجاهدات و ریاضات بسیار کشیده و کار کرده بود او مرید قاضی جلال الدین الیهوسی است که صهر او بود چنین گویند که او در هفت پل که از عمارات سلطان محمد تغلق است و مقبره او در آنجا ریاضات می کشید و مشغول می بود بهمدان اثناء مردی که او نیز جلال الدین نام داشت و دعیعت نعمتی پیش او بود و وقت او رسید او طالب بود بر در اود منتظر نشسته هر چه آن درویش فرود قبول نمود و بموجب اشارات او مشغول بکار شد و بمقصود خود رسید رحمه الله علیه وفات او در سال ۹۳۳ ثلث و ثلثین و تسعمائة

مولانا شعیب

عالم عامل و در صورت و سیرت ملک مثال بود و در وعظ و تذکیر بظفر زمان خود در زمانی که او وعظ گفتی و قرآن خواندی همگی را محال عبور از آن راه نبود می اگر چه خود بارگرا بر سر داشتی ایستاده شدی و استماع نمودی و او را در وعظ بحسب اختلاف مقامات و عدد و وعید حالات عارض شدی جمیع اکابر و علمای شهر در پای وعظ او حاضر شدند و اکثر از موالی و اهالی شهر در ابتدا شاگرد او بودند و آلد ما جده او مولانا منهلج در آوان صغر از بلده لاهور بقصد تحصیل علم در دلی آمد و در تحصیل علم ریاضات شاقه کشید بعد از آن در عهد دولت سلطان بهلول بود می مفتی شهر شد و همین حاکمونت فرمود نقل است که مولانا منهلج در بعضی اوقات آرد و روغن از دو کانه ها که ای گردی و از آن چراغ ساختی و تمام شب با مطالعه پرداختی و چون روز شدی از همان چراغ نان بختی و بهمان قدر اکتفا کردی مدتاً برین حال گزرا نید تا علمی بدست آورد و قبیله دمارا نسبت

در قرآن مجید سیر نماید و یک نیغیرم ایما هم لما رواه ابان یعنی ایمان در میان مبین باس و عذاب الله انفع نکره و جای دیگر میفرماید که دوست التوبه للذین یعلمون السیات حتی اذا حضر احدهم الموت قال انی تبت الان انی شاید که استدلال باین آیت صحیح تر در صریح و اتم است احتمال دارد که مراد بریت باس در آیت سابقه شاهد علامات قیامت و طبع الشمس از مغرب باشد چنانچه بعضی مفسرین این کرم را بیان تفسیر کرده اند و این آیت اخیر که ما بر خواندیم بهر حال ناسی کند بعد هم قبول توبه و ایمان در وقت حضور دوت کما لا یخفی و آیه انک از دلیل و مقصود که ذکر کردیم ظاهر شد که توبه از معاصی نیز در حالت باس مقبول نباشد و در اینجا بعضی علماء اهلانی هست و لیکن ایمان پس و توبه از کفر اتفاق و اجماع مقبول است اکنون ایستاده که باجماع است ایمان فرعون کرده و وقت او را غرق آورد و قتل یافت و زمان او را که غرق و دریا رفت این حالت ایمان باس و احوال و وقت خطر است نه محال است همین است اختیار مقتصد علماء علمای مجتهدین و متفایح

و مقصد ایان است از بیکس
ادایمان خلائی در آن ظاهر
نیست و لهذا وی در زبان
شرع و عرف اسلام همه جا
بذموم و مقبوح و ضرب الفل
گفته است که با عناد آمده و
چندین آیات قرآنی ظاهر
بلکه نص در تفسیر و تفسیر بود
حال و حاضرت مبداء و
مال اوست چنانکه فرمود
فاخذ الله المال الآخرة
والاولی و میفرماید ففصح
فرعون الرسول فاخذناه
و بیلا و جایی دیگر میفرماید
و استکبر هو و جزوه فی
الارض بغیر الحق و ظنوا انهم
الینا لایرجون استکبار کرد
فرعون و لشکر او در زمین
بنات حق و گمان برد او و لشکر
او که مال و بازگشت ایشان
بما که قمار و ذوبطش ایشان
نخواهد بود چنانچه حال کافران
و منکران است فاخذناه و
جنوده فبذناه هم فی الیمین
بقهر و عذاب گرفتیم ما و را
و لشکر او را و ایدم خیم و غرق
کردیم شان در دریای قنطر
کیف کان عاقبة الظالمین
پس چنین که عاقبت کار
ظالمان و منکران کافران
که با خدا و پیغمبر خدا کبر کردند
و بجزای آن در دنیا و آخرت
گرفتار آمدند و سوا شدند
چگونه است و جلنا همایه
به عنون الی النار و گویانیم

قربت بخدایت مولانا قریب است نقل است که آن درویش که شیخ یوسف قتال
را از وی نعمتی حاصل شد اول پیش مولانا شعیب آمده بود و گفته مولانا ترا کاری میاموزیم
و لیکن بشرط ترک کاری که داری یعنی درس و تذکیر مولانا ترک تعلیم و تدریس و تذکیر بیکاری
مصلحت وقت خود ندید گفت من مروی ام محنت بسزا کشیده و علمی بدست آورده امید
نجات آخرت درین طریق داشته ترک آن با اختیار از دست من نمی آید اگر کاری بفرماید
بدان مشغول باشم تا خود آن مشغولی غالب آید و آیین اشتغال که دارم فراموش گردد
و اختیار دارم در ویش پیش مولانا شیخ مولانا یوسف قتال رفت و او چنانکه معلوم شد
با مثال امر آن درویش برخاست و هر چه فرمود بر همان رفت و قات مولانا شعیب در منزل
است و ثلثین و تسعمائة و قبرا و بر بالای حوض شمسی است متصل خانقاه ملک زین الدین
که از صلیح او بنمایان سلطان سکندر بود رحمة الله علیه بجانب شمال

ملک زین الدین وزیر الدین

ایشان دو برادر بودند از بنمایان روزگار و صلحای امت از مردم سلطانی آبای ایشان
در سلک خدمت موروثی بعضی سلاطین و بی انتظام داشتند محاسن اخلاق و محامد
اوصاف ایشان بد فائز در رنگی زین الدین از و کلاسه خان جهان که از بنی اعمام سلطان
سکندر است انا را الله بر بانه بود چون سلطان را با خانجهان مذکور مزاج محبت عنایت
اسخاف پذیرفت و از جهت حفظ بعضی قواعد سلطنت و ملاحظه نسبت اخوت اظهار
رنجش و کدورت با وی مصلحت نمی دید هر چه از منصب و ولایت دوازده هزار سو و بود
بظاهر هم بر دمسلم میداشت و لیکن در باطن زین الدین را حکم فرمود و دو کلمه نیز بخطاط
خود او را نوشت که بر چه از اموال و املاک خانجهان باشد تصرف نماید و هر نوع که داند
خرج کند بنوعی که خانجهان را برین معنی اطلاع نباشد و نه بیند و نوشته بود که از زین الدین
خبا که فتنه شد هیچ کس با وی کاری نیست از آنجا که توفیق بخیرات بر کفایت حوال آن سعادتمند بود
بصارت خیر و حال ثواب رسانید و بعلاقه مصلح و تقوی و خدمتگاری اکثر مشایخ و علمای
وقت را با ایشان محبتی و رجوعی بود زین الدین بخدایت ملازمت برادر که در دگاه سلطان
داشت اکتفا نموده روزگار تجرد فراغت که موجب جمعیت عبادت است میگذرانید
و اغلب اوقات در حضرت دلی بسیر مقامات و اماکن آن مخطوط می بود و قریاتی که در حوال
دلی حواله گاه دارد بملکیت گرفته علی و صلحاء و صوفیان همه در صحبت او خوش میگذرانیدند

هرگز مقبول نیفتد که دست
نزد خدا مسلمان پاک و
مومن صادق باشد و هیچ
جامع او نگویید و بیان حسن
خاست و حیرت عاقبت
او نکند و ضمیر هر که ما ایند
بود که در مدت عمر کفر و طغیان
ورزید و در آخر فضل و رحمت
مادستگیری حال دس کرد
و سلامت رفت بلکه همه جا
مذمت و ملامت او کند
و تشنجه و تنقیج دس نماید
و دس هیچ جا بصفت
ایمان و عنوان اسلام
مذکور نشده الا درین آیه
که میفرماید حتی اذا ادركه
الفرق قال آمنت انه
لا اله الا الله آمنت به
هنذا اسرائیل و انا من المسلمین
سابق و سابق این آیه
روشن است که چگونه است
ظاهر ادای سخن در آنست
که آن ظالم تمام عمر خود تکبر
و اصرار و علو و علو و کفر
و طغیان ورزید و موسی و
هارون علیهما السلام در حق
وی قوم وی دعا ببلایک
و عذاب الهی کردند تا دم آخر
که انجیای مایوس شد و
مشاهده عذاب الهی کرد
بزبان او و اسلام و اذنین
شد که اکنون اظهار ایمان
و اسلام چه فایده کند که عظمی
اختیار او دست رفت چاره
نماند آن همه کفر و فساد

نکته

جلالی تخلص میکرد آخر بشارت پیر جمالی تخلص کرد او را پیر اوینیم گذاشته بود بنا بر استعداد
قابلیتی که داشت تربیت یافت و کسب کرد و شاعر شد اقسام شعر از مثنوی و قصیده و غزل
گفته حکایت شعر او بر این سخن ظاهر است قصیده او بهتر از غزل و مثنوی است مسافرت
بسیار کرده و بزیارت حرمین شریفین مشرف شده مولانا عبدالرحمن جامی راقص سره
مولانا جلال الدین محمد دوانی را علیه الرحمة دریافته مهابت صورت و معنی در ذات او تعبیه
یافته بود در محافل و ارتکاب عزایم امور بغایت دلیر بود که کسی را از اکابر در مجلس فرصت
سخن دادی ابتدای او از زمان سلطان سکندر بن بلبل است در پیش بابر پادشاه
نیز معتبر بود و بنام او قصیده گفته که در وی این بیت است **شاه دشمن کش**
ظیل الدین محمد بابر آنکه به کشور بنگاله راز الفار کابل بشکند و بنام هاپون پادشاه نیز
قصاید گفته بآپیر خود اعتقاد عظیم داشت این بیت او در نعت پیغمبر صلی الله علیه و سلم
شهرت دارد و بعضی از صلحا در خواب بقبول این بیت در پیش آن سرور بشارت یافته
موسی زبوش رفت بیک پر تو صفات به تو عین ذات می نگری در تسمی **محمدر**
او در مقام خواجه قطب الدین است قدس سره بغایت نزه و لطیف بحضور خود ساخته
و خانه که الآن قبر او در دست در حالت حیات مسکن او بوده وفات او هم ذی القعدة ۹۴۲
اشی و اربعین و تسعمائة در سالی که هاپون پادشاه بکجرات رفته بود او نیز همراه بود همان جا
فوت شد شیخ جمالی ماد و پسر و یکی شیخ عبدالحی که حیاتی تخلص دارد مجموعه مکارم اخلاق
و مجمع محامد و صفات در زمان خود مجمع الفضل و مرجع النظر قاب و همیشه پدر محبوب تر و بدل
نزدیکتر بود نشاء غریبی داشت و ظهوری عجیب به گوشه فیض حالتی نبود شعر او بدیهه
میگفت و بسیار میگفت آنحق اگر باین قوت که در گفتن شعر او را بود اگر فکر و وقت صمیمه آن
می شد آثار غریبه از وی بظهور می آمد همیشه در مقام بدست آوردن دلهای و نگا بداشت
خاطر یاران بود و با هر طائفه سری داشت از انجمن او را قبول دیگر بود با وجود عزت و
بزرگی که داشت به تعلقی و به تکلفی او زیاده بر همه بود در اندک وجه معیشتی که او را بود
چنان خوش می گزیدانید که کلفت و محنت را گرد سر پرده حالش مجال عبور نبود هر روز در
حواله گاهی و دائم در سیری و هر دم در شوقی بود با این بهم از معنی فقر و خنا و در رندی که
سرمایه سعادت ابدی است قسطی کامل نصیب او شده در زمان افغانان هر که از جنس
طالب علم یا شاعر یا قلندر از ولایت با این جانب می افتاد در منزل او می بود و بهر یک
مهربانها و ندهنها میکرد مبلغی کثیر از ترکه پدر با و رسید و او آنهمه را در مدتی از عمر خود صرف

اوقات یاران کرد و هم در جوانی رخت ازین سرای فانی بر بست و لاوت او در سنه ۹۲۳ ثلث
 و عشرین و تسعمائیه وفات او در سنه ۹۵۹ تسع و خمسين و تسعمائیه است قبر او که بر صفا که بیرون
 روضه پد رست سید شاه میرک سید عالی نسب از اولاد میر سید شریف جرجانی و در جزیر
 فنون و نوادر امور بنیظیر است در تاریخ وفات او گفته است قطعه تاریخ نادیر عصر شینج عبدالحی
 که بوصفش مر از زبان نه بوده وقت نز عیش بسر رسیدم من به گفتم ای چون تو در زمان نبود
 سال تاریخ خویش خود فرما که جز او در این زبان نبود گفت تاریخ من بود نام
 بنده وقتی که در میان نبوده از عبارت شینج عبدالحی لفظ عبد سقا طمونه است دیگر شینج گدائی پسر کلان
 شینج جمالی است وی در بزرگی و جاه پهلوی پدید میزد و در اول آخر بهمت کسب عالی و مفاخر داشت تمام
 اطوار بزرگی و عزت ملاحظه اوضاع باده و دولت می بود در این ای در سلک مقربان خواص ملازمان
 نصیر الدین محمد همایون بادشاه انارالند بر هانه منتظم بود و بعد از آنکه شیر شاه غلبه کرد
 و بر سر سلطنت پای نهاد بجهت اختصاصی که بسلسله همایونیه داشت سلوک طریق سفر
 بر راس اقامت اختیار نموده بدین گجرات بدر رفت و از آنجا عزیمت زیارت حرمین شریفین
 کرد و این سعادت عظمی با اهل و عیال مشرف شده در عهد دولت شاهنشاه وقت جلال الدین
 محمد اکبر بادشاه بدین مالوف عود نمود و بواسطه ارتباط و اتحاد که بجناب خانخانان محمد میرخان
 داشت نهایت درجات اعتبار رسید و بعد از آن بسبب وقوع بعضی امور که از لطافت
 خفایای جذبات الهی بود و باعث بر ترک دنیا توجه خانخانان بحرین شریفین شد و هم در راه
 حج در سنه ۹۶۰ ثمان و ستین و تسعمائیه بشهادت رسید او بتقریب بعضی حساد و عادی ازینجا
 بر آمد بجناب کوه جیل میر افتاد متهمان دیار گذرانید و باز آمد و بوجهی از مدد معاش غنا
 فرمود از جناب سلطنت سکونت شهر نمود و چند گاه در گوشه فراغت و آسایش با وجود کبر سن
 در بساطین بهشت آئین با ماهریان نازنین گزانی و چون نوبت مرگ سیدیه که شت بمالهم
 و یگر رسید و کان ذلک فی سنه ۹۷۰ ست و سبعین و تسعمائیه

سید حسین پامی میناری

در ویشی بود سفر کرده و صحبت اندوخته بغایت جسیم بود در زمان سلطان سکندر از جانب
 مشهد مقدس طوس بدلی آمد صحبت او با سلطان خوش بر نیامد در قلعه دلی که به مسجد
 پامی منار اقامت کرده گوشه گیر شد بعضی از نسا و امرای سکندریه معتقد او شدند و بهشتی
 ضروری او را بهم رسید و هم زمین و درون قلعه را زراعت میکرد و حاصل آنرا صرف فقرا

کجا رفت و تکبر طغیان تو چه
 شد امر و ز ترا در دنیا نیست
 و رسوا کنیم و مرده ترا از خاک
 در بار باریم و تماشاگاه و
 جای عبرت عالمیان بادیم
 تا باشند عبرت گیرنده که فتن
 کفر و طغیان و تکبر با خدا و
 رسوخ و فضیحت و رسوائی
 است در دنیا و آخرت چنانکه
 فرمود فاذخذه الله نکال الآفة
 و الماولی ان فی ذلک لعبرة
 لمن یحشی و آنکه امر اذ فزعون
 گفت قره عین لی و لک
 لا تقبلوه الا یة بحر و ظن و
 حساب بود و حکمت پروردگار
 تعالی در وی آن بود که وی
 علیه السلام باین گمان
 و حساب از دست آن ظلم
 خلاص گردد و به هلاکت رود
 چنانکه اطفال و گیمه این جیل
 و فریب بود از آسیه رضی الله
 عنها و استخلاص موسی
 علیه السلام از دست آن
 ظالم با طلاع دادن چغتایی
 آسیه را بر عاقبت حال
 وی علیه السلام بفرست
 یا الهام عاقبت حال چغتای
 کار القاط و ی خود آنست
 که فرمود فالتقطه آل فرعون
 لیکن لهم عذراً و جز نا ظاهر
 آنست که مراد حقیقت
 عداوت بود که در نفس الامر
 و عاقبت حال با شینج
 پیغمبری با مسلمانان دشمن
 نبود و اگر گویند مقصود و ادوات

می ساخت میان او و شیخ جمالی بسبب امور ناشایسته نزاکتی در میان بود طبع اکثر اوقات با او در مقام ظرافت بوده و در بعضی امور ناشایسته نسبتی میکرد و می ازین معنی در قهر شد و آلت خود را به بریده پیش شیخ فرستاد بعضی گویند که این حکایت غلط است و را علت تسقا شده بود بمشاورت اطباء و قصد کرد در مردم اینچنین شهرت کرد و گویند شیخ جمالی این بیت را برای ایندای او بطریق مزاح و ظرافت گفت بمیت آلت پیش را چو بریدی به علت پس چگونه خواهد رفت و و الله اعلم وفات او در ۹۴۲ هجری انبیا و اربعین و تسعانه و مقبره او در بای منار شمسی است رحمة الله تعالی علیه

شیخ یوسف چریاکوئی

در ویشی بود بر مشرب شطار حلقه ذکر بس غریب بر پا داشت در اثنای آن ابیات عاشقانه میخواند و شوق میکردشان عالی داشت بدو واسطه بطیخ عبد الله شطار میرسد خدمت اله به صحبت او رسیده و تلقین ذکر نموده و الا آن اولاد او در بعضی از قصبات میلان و آب موجود اند رحمة الله علیه

شیخ خانوگوالیری

از مشاهیر وقت خود بود مرید خواجه حسین ناگوری است و خرقة از شیخ اسمعیل شمر زید شیخ حسین سر مست که در چندیری بود نیز داشت و وی بروحانیت خواجه بزرگ معین الحق والدین بغایت متوجه و فانی بود از جهت کبریا و ضعف نبیه به تعظیم مردم قیام نموده و خدمت والد بصحبت شریفش رسیده بودند از ترک تعظیم و قیام که از وی در مردم شهرت یافته بود پرسیده فرمود که من پیر شده ام و غنیف گشته از برای تعظیم هر داخل خارج قیام نتوانم کرد مخصوص ساختن بعضی دون بعضی لائق بحال فقر انباشد مرا معذور دارید و شیخ نظام نارنولی از مریدان اوست و نیز این طریقه ترک قیام بقصد اتباع شیخ مسلک اردو قبول تمام و شهرت عام یافته و شیخ اسمعیل برادر شیخ نظام نیز مرید خلیفه او بود مردی تمام بود مریدان دارد خواجگی پیری است در بیان در گوشه مسجدی افتاده در ویش بنحیثی که کرده مرید شیخ اسمعیل است شیخ منور که در آگره بود نیز مرید خواجه خانوست خالی از جذبه و نوع حالتی نبود وفات شیخ خانوگوالیری در ۹۴۲ هجری

شیخ علاءالدین رحمة الله علیه

ابن شیخ نورالدین اجود هندی از اولاد شیخ فرید شکر گنج است قدس سره زید و هر و حیدر

که در حالت حیات داشت گویم پس قره عین بودن نیز درین حالت تواند بود آنچه مفهوم قرآن میباید و الله اعلم باقی وقوع موت وی در احادیث و اقوال صحابه و تابعین و علمای اشاعره متقدمین و متاخرین بحال خود است اگر مفهوم قرآن و اشارت احادیث و معتققات آثار سلف ایمان اسلام و حسن خاتمت دی بودی اینهمه مشهور و ضربه المخل کفر و طغیان نشدی روایت که چون ابو جهل بعین در غره بدر گشته شد آنحضرت فرمود صلی الله علیه و سلم با ست فرعون هذه الامة اگر فرعون موسی و طاهر و مظهر از عالم رفتی تشبیه ابو جهل بعین که بالقطع از اهل جهنم و ارباب شقاوت و سوء خاتمت ست با وی درست نبود اگر گویند تشبیه باعتبار عتو است که در حالت حیات داشت گویم هیچ جاد و زلیل شریعت و عرت دین نیل است که یکی را بعد از موت توبه و حسن اسلام باعتبار حالت سابق که در کفر و عصیان داشت مثل سارنه و مشبه به گردانند الان ایمان بحسب ماقبله چندین از رؤسای قریش که مدت عمر

فوقین

صاحب اخلاق حمیده و صفات ملکیه و تمی از بد و فطرت مذهب و مؤدب آمده بود اخلاق درویشان و کمالات ایشان بحسب جبلت در ذات او مرکوز بود جامع صفت علم و کرم و سخاوت و عفو و صفح چیز می از آنچه از اسباب حفظ نفس و آسایش تن باشد بخود راه ندادی و آور در زمان خود فریاد ثانی گفتند قدس سره و آورا بار و حایت خواجه قطب الدین قدس سره رابطه خاص بدو اعتقاد کامل گویند که روزی در ویشی پیش او آمد که تریاق با خود داشت او گفت که پیش ما نیز تریاقی هست باری امتحان بکنیم کجاشکی آوردند و قطره زهر در کام او چکانیدند پاره کاک لنگر خواجه را آب ساخت و بان کجاشک او در حال زنده شد ولادت او در ۲۸ شنبه اشین و سبعین و ثمان ماه و فات او در ۲۸ شنبه ثمان و بعین و تسع ماهه مقبره در سراسر است قرب دہلی کہنہ کہ الآن احفاد امجاد او در آنجا سکونت دارند

سید سلطان بہر اچھی

خدمت والد میفرمودند کہ دی در ویشی اہل دل و خاکیار و صاحب ہمت بود و مرید شیخ علاؤ الدین ابو دھنی اما تلقین و ارشاد از مشرب شطاریہ داخست از لباس اکتفا بستر عورت داشت و در اکثر اوقات سر بر ہنہ می بود گاہی با جماعہ فقرامی بود و گاہی تنہا و بتمام رسم مقید نبود ذکر چہر بسیار میکرد و ضرب و ذکر کہ بر قلب صنوبری میزد بعینہ مثل آواز سندان داشت و کثر کثرت می جمید خدمت والد میفرمودند در ابتدای طلب روزی بخداست و می نشستہ بودم و وی بکتابت مشغول بود و من سر فرو خنندہ مشغول بذر بعد از ساعتی خشمناک سر بر آورد و بجانب من دید در ہمین حالت تبسم کرد و برخاست و مرا در کنار گرفت و لطف فرمود و مرا مجال استکشاف حقیقت اینحال نشد چون از خدمت او برخاستم شنیدم کہ وی خود در مجلس دیگر نقل این معنی میکرد کہ امروز جوانی پیش من آمدہ بود کہ دل او ذکر میکرد مرا بروی غیرت آمد و خواستم طباخچہ بر روی دل وی بزنم ناگاہ پیری حاضر شد و گفت جاسے رحم است نقل است کہ وی را با ہندو زنی محبت واقع شدہ بود و برکت توحہ اولیٰ شریف ہلاک مشرت شد قبیلہ او داد خواہ شدند و پیش محمد زمان کہ از اقا سب ظہیر الدین محمد بابا پادشاہ بود رفتند و وی بشیخ گفتہ فرستاد کہ زن را از خانہ بیرون کنید و اگر نہ برس شامی تا یکم شیخ تیغ در دست گرفت و برآمد و گفت و می مسلمان شدہ است او را بکا فرسہ و چون جانکویت اگر دغدغہ جنگ است زود بیا نید تا خدا چہ کند از گفتن شیخ ربعی در دل وی کار شد

در کفر و عداوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بسر برد و در آخر ایمان آوردند و با ایمان رفتند ہرگز در شرع باعتبار حال سابق مذمت و تشنیع ایشان مذکور نشد مخصوص در قرآن مجید باین کثرت و اشتہار و تقلید و تشنیع کہ در مادہ فرعون واقع شدہ است و بیچرگی از مشایخ طریقت نسبت ایمان و اسلام بفرعون نکرده بگر شیخ محی الدین ابن عربی در کتاب فصوص ماین قول یا منی است قبول ایمان باس و معلوم شد کہ این خلایق اجماع است بائفی باس بالفرعون و یقین است کہ حالت ادراک غرق حالت باس و حلول موت است بجلان مبادی غرق کہ آنرا ادراک غرق نتوان گفت الا بجا زو فی القاموس ادراک لمحہ و بحوق غرق در حالت غرق و اتصال آن ہوسے بود بعضی از مفسران گفتہ اند کہ این کلمہ در دل خود گفت بعد از غرق شدن و شیخ نیز در فتوحات مکیہ غایت تشنیع داشتہ تکفیر ادراک و گفتہ کہ و در فرخ را در است بعضی از مفسران بعضی دیگر در درکات وی ہست کہ

درازا نچه میگفت پشیمان شد و از جمله مریدان و خلفای شیخ علاء الدین شیخ ابن ابرو سه بود مردی عزیز و مسن و متبرک و مجذوب شکل بود رحمة الله تعالی علیه

سید علاء الدین

سید عالی نسب و متبرک بود صاحب ذوق و حالت و جلالت و در فن موسیقی هند و قونی تمام داشت شعر هم میفرمودند این غزل زواری داشت و دست غزل اندام آن گل خندان چه بنگار دارد

کسی مراد بیا که هست جو دارد	بجستجوی نیاید کسی مراد دلی	اگر مرغ هر چو منی گفت گوی او دارد
حدیث عشق تو تنه من میگویم	هنوز ساقی ما باد و در سبزه دارد	نشاط باده پرستان منتظر است سید
که این مشاع گر انما یه را نکو دارد	متل دل بکف لبری بده تو علا	که هر که هست ازین نمی گنگو دارد

سید علی رحمة الله علیه

قوام وی از ارباب کمال و سکر و وجد و حال بود دائم با خود حالتی و سرگرمی داشتی سخن را مجذوبانه گفتی و لباس خاص مقید نبودی گاهی خرقة مشایخ پوشیدی و گاه لباس سپاهیان در بر کردی و در وصل از سادات سوانه است و در آوان طلب بکام چون پورا فتاد و خدمت درویشان کرد و مرید شیخ بهاء الدین جو پوری شد و قبول خاص و حالتی مخصوص نصیب او شد و ابواب بروی مفتوح گشت چهار منکوحه داشت و وظیفه داران بسیار بودند هر چه از فتوح رسیدی نصف بر وظیفه داران قسمت یافتی و نصف دیگر بر منکوحات و وصول فتوحات بروی متصل و متوالی بوی و هرگز منقطع نگشتی گویند که وی تا چهل سال هیچ خادمی امر نکرد و خدمت نفرمود شبی خفته بود نشسته شد کسیکه هر شب آب خوردن در جایی خواب می نهاد مشب فراموش کرد و آب نهاد او دست هر جانب نظر آب بدست نیامد باز خفت باز تشنگی غلبه کرد با آب جست نیافت چون تشنگی بنهایت رسید و کار به لاکت کشید نخواست که از کسی طلبد و نقض عهدهی که با خدای بسته بود کند بمرگ تن در داد و گفت بیا ای مرگ وقت تست بآرد دیگر حکم اضطراب دست برای تفحص آب فراز کرد کوزه پر آب یافت آب بخورد و خدا را شکر گفت خدمت والد میفرمودند که من به ملازمت رسیده ام و از وی سخنان شنیده ام از ذوق و عرفان طیب قلب و سرگرمی محبت از کلمات ادلاج بود میفرمود که من تا بوده ام بخانه دنیا داری زرفته ام و هر کسی را از ایشان بخانه خود طلبیده ام و خادم بجای کسی نفرستاده ام میفرمود که بعضی مردم که بخانه کسی نمیروند

برای اهل عتود استکبار بر رب العزت که شد و غلط انواع کفر است آفریده اند مثل نرود و فرعون و شیخ ایشان اما درین کتاب یعنی فصوص بر خلافتشان گفت میگویند که مقصود ایشان اینجا بیان محتمل آیت قرآنی است حتی اذ او را العزق قال آمنت الایة تحقیق مذهب و مذهب و معتقد ایشان همان است که در فتوح بیان کرده اند و الله اعلم و بر تقدیری که مذهب و اعتقاد ایشان ایمان حق بود دیگری را چگونه عقول بدان صورت بند و با وجود مخالفت تمامه علماء مشایخ اینجا محل حیرت است غایت کار تقاضای اغراض است و تکلف در توجیه و تطبیق قول ایشان بکن نه آنکه قول ایشان را تصادق و معارض اقوال تمامه اهل دین و ملت دارند و همین را مذهب گیرند اعتقاد کنند و از همه جانب چشم پوشند آخر عصمت در غیر نیامست اگر در یکجا خطائی رود چه نقصان دارد چندین ائم مذهب که مقتدیان دین و مشوهران اهل عالم اند چندین جا خطا در جهان کرده اند اگر در یک مسئله از ایشان نیز خطا رود چه شرمی منافی

ورقه میونسند و خادم میفرستند این چیزی نیست ممنوع توجه بدیشان مست هر وجه که باشد
میفرمود که پیغمبر اصلی الله علیه وسلم در خواب دیده ام که میگویی علی بن ابی طالب بر در خود میزنی و از او حل
خلق خیزد ای شوی گفتم یا رسول الله اگر کوهل هست از آن تست و اگر در از آن تو علی بیچاره بینم
چیسست فرمود برای خلق خدا دعای کن که دعای تو در حق ایشان مستجاب است میفرمود که خادم
فقیر ایم روز خد متکاری ایشان میکنم غیر آنکه در میان عصر و مغرب مرا معذور دارند و مرا حرم ال
من نشوند بگذرند مرا که در آن یک ساعت بجال خود باشم میفرمود که مرا عجب آید از آن طائفه
که بر قولان حکم کنند که فلان صوت یا فلان غزل بگو این را خوش دارم و این را خوش ندارم ذوق
من مقید نیست مرا هر چه بگویند خوش آید و بهم بران ذوق کنم قبر او جو نبور است وفات او
در سنه خمس و تسعمایه

شیخ ادھن جوپوری

پسر شیخ بہا الدین است از مشائخ وقت خود بود و بزرگ بود عظمتی ظاهر داشت بسیار مسن
معموم و متبرک بود مدت عمرش از صد متجاوز گشته و شوق و محبت و ذوق او همچنان تازہ چنان ضعیف بود
که تادوکس اورا نگرفتند ای بتادون توانستی بخالات حالت سماع چنان عشق و جوانی کردی که ده کس
توانستندش گرفت نقل است که در وقتی شیخ بہا الدین در خدمت شیخ محمد عیسی بود بر نماز باید او
شیخ را و ترکیب اولی دریافتی و اگر چنان بودی که از اولاد او کسی مرد نیز از اولاد اک این سعادت محروم نگشتی
مگر روزی پس او فوت شدہ بود کسی دیگر نبود که تجیز و تکفین او پردازد ضرورت شد او را مقید شدن بدن
ازین سبب در آخر تشہد بجاعت رسید شیخ بعد از آن که از نماز فارغ شد روی بجانب او کرد و گفت
بعد ازین میر و انشا الله تعالی بعد از آن شیخ ادھن متولد شد حق تعالی ببرکت دعای پیر عمر او و اولاد او
برکت داد و وفات او در سنه ست و سبعین و تسعمایه قبراو نیز در جوپور است

میان قاضی خان طفر آبادی

قدس سرہ مرید و خلیفہ شیخ حسن طاہر است از جملہ صادقان این طریق است صاحب مقامات
و کرامت و حرمت و نہایت تجریدی بحسب زمان اگر چه متاخر است لیکن بحسب صفای معاملہ
از اعمدہ متقدمان است نقل است کہ دی می گفت سی سال جاندا کنیم و یا فتنہ کشیم
تا تدری علم بکند نفس حاصل کردیم و دانستیم کہ نفس بچہ طریق راہ میزند و چہ کمینگا ہسا دارد
نقل است کہ نصیر الدین محمد ہالون بادشاہ بہر چند از وی التماس قبول ندری کرد قبول نکرد

مکتوبات شیخ
کمال نیست و اگر تقلید اتباع
است اتباع این قوی و حل
عقد ملت در امثال این امور
بترست و باعتبار نزدیتر
اگر گویند کہ امثال از ارباب
کشف و یقین اند و ہر چه
گفتہ اند از روی کشف گفتہ
اند و چندان حقائق و دقائق
و معارف و مواجہہ ایشان
بظہور آمدہ کہ با وجود آن طریق
خطا امکان ندارد و ہر چه
شیخ درین کتاب گفتہ است
بہ تفارت و زیادۃ نقصان
از حضرت رسالت است
صلی اللہ علیہ وسلم این کتاب
دیگر است اینجا ہم نتوان
و اللہ اعلم بکنہ معنی ہذا الکلام
حقائق و احوال ہوا جلیب خلی
بحال خورست و سخن اینجا
در دلیل شرعی میرود این قدر
معلوم است کہ انسان از سمو
و نسیان خالی نبود در عصمت
خاصہ انہماست آخر شیخ
در فتوحات میگوید بیچ آیتی
بخود و عذاب و در دنیا فتنہ
در وصول نار مستلزم عذاب
نیست و حال آنکہ در مواضع
متعدہ انقرآن واقع شدہ
است در سورہ مائدہ آمدہ
و فی العذاب ہم خالدون
در سورہ فرقان فرمودہ بخند
فیہ ما ناہای کنایت در فیہ
راجع بعذاب است و در سورہ
الم تحذیر الی المسجدہ و ذوق عذاب
الخلدہ در سورہ زخرف

ان المجربین فی عذاب جهنم
خالد بن و اگر آنچه ایشان گفته
اند همه از روی کشف و یقین
است پس در فتوحات حکم
بکفر فرعون باشد کفریه معنی دارد
و الله اعلم و با کمال نصیحت
آنست که در معقولات و احکام
کفر و ایمان از سودا و عظمیون
نباید رفت و تابع امر مجتهدین
باید بود و در آداب مطلق
تابع مشایخ و حسن ظن و اعتقاد
برین طائفه داشته توجیه
و تطبیق اقوال ایشان با کلام
علماء و مجتهدین باید نمود و الله
الموفق و لهم الصواب و شیخ
ابن حجر مکی هندی در کتاب و ابواب
ذکر کرده است که علماء امت
و مجتهدین دین ازین آیت
قل کم یفقهون یا انهم لما راو
باسنا اجماع کرده اند بکفر
فرعون و بر تقیة نزل شک
نیست در انقال و اجماع
بر آنکه ایمان باشد با عدم ایمان
بر رسول و صحیح و معتبر
نباشد پس بر تقدیر تسلیم
صحت ایمان فرعون باشد
تعالی ایمان وی بود علی السلام
و چون نیافته در بین آیات
بلا ترض نکرو و پس این ایمان
دی نفع کند اگر کافر هزار
بار گوید اللهم لا اله الا الله
الذی آمنتم به المسلمون
مگر در تلوین و ان محمد رسول الله
و اگر گوید که سخن فرعون تضرع
بایمان موسی علیه السلام نکند

یکباری کاغذ سفید با مهرها و نشانها که در فرمان میباشد خدمت شیخ فرستاد تا هر موضعی و
هر مقداری که خواهند در اینجا بنویسند فرمود ما را احتیاج نیست و بے احتیاج حق مسلمانان
گرفتند روان باشد و ما در خدمت پیر خود عهد کرده ایم که ۵۰ از خدا خواهیم داد و غیر آن نخواهیم بخدا
که نیم بنده غیر و نه خدای دیگر است بپشت گفتند که بفرزندان خود عنایت کنید شاید که ایشان را
احتیاج باشد فرمود ما را بر ایشان حکم نیست ایشان دانند متانند یا ستانند چون فرمان را
پیش شیخ عبداللہ که اکبر اولاد او بود بردند وی نیز قبول نکرد و گفت پسر باید که بر متابعت پدر و چون
پدر را قبول نکرد ناچار ما را نیز آن باید که ایشان کردند خدمت والد میفرمودند که وقتی با چند از جناب
جوینور قاصد دہلی بودیم چون گزر نزد یک بظرف آباد افتاد قصد ملازمت شیخ از واجبات وقت
نمود و آنجا نشاء شیخ در آمدیم و منتظر آمدن ایشان شستم چون وقت نماز شد شیخ و صوفیان دیگر از خلوتها
برآمدند و بعد از نماز شیخ با ما توجه شد و پر مخالتیم ز کجای آیت و کجا میر و ندو چه کسانند و چه نام
دارند هر یکی جوابی عرضه کرده شد ما حضری درویشان که داشتند حاضر آوردند و دراع کردند و الله
میفرمودند که از همان ساعت که ازین پیش میرون آمدیم گریه بر ما استیلا کرد که بکیفیت آن
نتوان رسید تمام آن روز در گریه گذشت قبر او هم در ظرف آباد است فات او پانزدهم صفر سنه
سبعین و تسعمائیه

شیخ محمود دودلاری

از مہرہ علم توحید و رندان مشرب تجرید و تقویہ و حیفہ شکر بود مشربی عالی داشت و ہمتی
بلند در سنہ درین دیار قدم آورد و میان وی و شیخ امان صحبت در پیوست و شیخ امان
استفادہ علم توحید و تحقیق کتاب نصوص الحکم و غیرہ پیش او کرد گویند کہ چون شب شد می وی
از نشاء ذوق و حالت سیر گرم گشتی فرمودی ہاں دیوانہ جالادقت سخن ست کتاب از میان
بردار و سخن بشنو از حقائق و اسرار آنچه بنیان حال آمدی کشف نمودی گویند کہ او را
بعضی از غرائب علوم مثل کیمیا و مانند آن حاصل بود بارہا با شیخ امان گفتی درخت
پر بارم بجنبان تا میوہا چینی دی گفتی ما را از شما سخن توحید سجائی صد کیمیاست ہمین پس است
در حق شیخ امان فرمودی جوہری قابل یافتہ ولیکن حیث کہ یک چشم دارد و در مخاطبات نیز او را
بلفظ کورک بخواندی مدتها در آگرہ اقامت داشت بعد از ان بعلاقہ محبت شیخ امان و رابطہ خدمت
او در بیانی بہت سکونت فرمود و شیخ امان برای مدد معاش بقدر کفایت نیز حاصل نموده و ہما نجا
وفات یافت قبر او و قبر شیخ امان یکجا است قدس اللہ سرہما

شیخ محمد حسن رحمت الله علیه

پسر بزرگ شیخ طاهرست از عارفان روزگار بود حال صحیح و مشرب عالی داشت گویند که وی چون از خلوت برآمدی از بند و مسلمان هرگز نظر بر وی افتادی تکبیر برآوردی و تعجب کردی جامع بود میان علم و حال و بظاهر صوریه نیز تعلقی داشت اصل نسبت او از جانب پدر بسلسله چشتیه است ولیکن ارتباط او بسلسله و شریفه قادریه بر همه غالب است سالها در حرم مدینه رسول الله صلی الله علیه و سلم مجاوری کرده و از مشایخ قادریه که درین بودند بیعت جازت یافت بار دوم که شیخ حاجی عبدالوهاب بزیارت حرمین رفت او را بوطن صلی آورد و آواز داد که در جوی بود و اقامت او در آن گره و قبر او در دلی در زیر بخی منڈل بایر قبر والد بزرگوار خود قدس سرها گویند که وی بعد از نماز دیگر در آمدن شب را چنان منتظر بودی که کسی منتظر آمدن محبوبی باشد همینکه شام درآمدی در خلوت رفتی و در حجره بستی و شمع افروختی با حق مشغول شدی گاهی از آنچه وقت اقتضا کردی از علم این طائفه امانمندی و چون تمام گشتی بسوختی یا مقرر اض کردی و بعضی از مکتوبات او را جمع کرده اند یکجا نوشته و بعضی رسائل نیز دارد از آنکه گاهی شعری نیز گفتی بعضی از مریدان وی او را شاه خیالی نیز گویند او را مریدان بسیار اند و علم او سطح و سطوح بود شیخ فضل الله که شیخ منجم عارف دارم مرید اوست او آخر مریدان شیخ است و شیخ منجم مردی بود صاحب برکت نعمت و با شغال و لوراد مشغول و در محبت پیر مغلوب صاحب ذوق و حالت و مقبول مشایخ و عباد و بیکتی ظاهر داشت و نعمتی شامل در وقت فوت بسیار مراد رفت رحمت الله علیه وفات شیخ محمد حسن بست و هفتم رجب سال ۱۰۹۴ اربع و اربعین و تسعایه و این چند کلمه از مکتوبات اوست بدانکه عالمی است که مدرک آن جزو اس نیست قل هو الذی انشا کم و جعل لکم السمع و الابصار و الافئدة و عالمی دیگر است که مدرک آن جزو عقل نیست العقل نور یقظه الله تعالی فی قلب المؤمن فیفرق بین الحق و الباطل و الصواب و الخطا و عالمی دیگر است که مدرک آن جزو علم نیست فاسئلوا اهل الذکر ان ینکم لالتعلمون و عالمی دیگر است که مدرک آن جزو عشق نیست و هو القاهر فوق عباده و یرسل علیکم حفظة ای عزیز و رای طور حسن و طور عقل و طور علم طوری دیگر است که عشق نامند در آن طور چیزها معلوم شود که در اطوار دیگر نشود عرف من ذاق الاطال شوق الا لابرار الی نقالی و انا الیهم لاشد شوقا جو امر و معنی مشتاق صورت است و صورت مشتاق معنی و موالی مشتاق بنده بنده مشتاق مولا اند **هـ** بانگ می آید که ای طالب بیا جو و محتاج گدایان چون گدا بودی جوید گدایان ضعاف همچو خویان کاینکه جوین صاف

و با وجود آن ایمان ایشان مقبول افتاد و جایش آنست که منشی است که سحره بیان تعرض نکردند هرگاه که گفتند رب العالمین بگو و بار دن در ضمن اضافت رب موسی و بار دن ایمان موسی نیز بدیانت بخوان قل فرعون که گفت الذی انشا بنو اسرائیل با آنکه ایمان سحره ایمان مجد و معجزه موسی بود ایمان معجزه رسول عین ایمان بر رسول است پس ایشان صریحا ایمان موسی آوردند بخلاف فرعون که در کلام کتب اصلا ایمان موسی مذکور نشده نه بصریح و نه بشاره بلکه ذکر بنی اسرائیل نه موسی با وجود آن که رسول اوست ایشان میکنند بآنکه هنوز بهوسه کافر است و در مقام عناد و استکبار است و اگر گویند که از بعضی صوفیه نقل کرده اند که ایمان نزد معاینه عذاب نافع است پس اعداد جماع بر کفر فرعون حائز نباشد چه بنابر تکفیری برین سلسله است پس چون در اینجا خلاف است اینجا نیز باشد جوابش آنکه بر تقدیر صحت نقل این سخن از صونییه دلیل اجتهاد که بر قول ایشان تعویل و اعتماد باشد و مخالفت ایشان منع انعقاد اجماع کند بر ما را رد نشود و قول ما با انعقاد جماع است

بر کفر و غیور نگذیرد که میگوید که حکم با کفر و غیور نه تنها از جهت عدم اعتبار ایمان باس است بلکه از جهت عدم اعتبار ایمان است با شریعت و جهت عدم ایمان بر رسول دی موسی علیه السلام و اگر گویند که ابن عربی بصورت ایمان اضطرابی قائل شده و با ایمان فرعون رفته است جوابش آنکه این سخن از ابن عربی مسلم و مقرر نیست و عصمت از خطا مخصوص انبیاء است و آیت قرآن و حدیث صحیح میگوید اندر بطلان ایمان باس و بعد از وجود آیت و حدیث التفات بتاویل کسی نتوان کرد و تفسیر امیه از صحابه تابعین و مجتهدین که بعد از ایشانند باموافقت حدیث و اجماع کفایت میکند در مقصود و چون ثابت و واضح گشت که ایمان باس صحیح نیست ثابت شد که ایمان فرعون نیز ثابت نیست با وجود آنکه اگر تسلیم کنیم که ایمان باس صحیح است عدم عصمت ایمان فرعون باقی است از جهت عدم ایمان و در مبنی و بارون این ترجمه کلام شیخ ابن حجر است در کتاب زواید و الله اعلم بالباطن و السرا بر الصلوة و السلام علی سید الرسل الصادق المصدق محمد و آله و صحابه و اتباعه اجمعین

ذات عاشق صفت و صفت عاشق ذات آمد حرکت عاشق سکون و سکون عاشق حرکت شد آثار از افعال و افعال از آثار منفک نشود انگسار از کسر و کسر از انگسار متفصل نگردد افعال و افعال افعال مظاهر و مجالی ذات و صفاتند و جز ذات مولی و تبارک و تعجب و صفات کمال دی تعالی و تفرد از ممکنات و محالاتند جز ذات او هیچ چیز وجود ندارد و جز صفات مشهودی وحدت مقتضای ذات آمد و کثرت مقتضای صفات ۱ این جمله صفت که کردی اثبات میدان همه بی تصرف ذات او را همه صفات میخواند لیکن صفتش همه یکی دان اعلی ان الله تعالی و تفرد ذاتا واحد و صفة واحدة لکنها تنوعت بتنوع النسب و الاضافات و کثرت بتکثر الشیون و الاعتبار باطن بود بی نمود آمد و آن ذات خداست و صفات وی ظاهر نمود بی بود آن افعال خداست و آثار افعال او ۲ بودی که نمود نیست او را ذات است و صفت بیان در باب و آنرا که نمود هست بی بود فعل و اثر بی بین و شتاب اگر چه من حیث الافهام للعقول صفات غیر می نماید اما من حیث التحقيق و الحصول عین یافتند ۳ بودست نمودست اگر چه چیز نیست حق است همه بود و جهان جمله نمود شوق است بوحشت کثرت به فوق کثرت نمود آمد و وحدت همه بود هر مظهری که هست مغایر است هر آن چیز را که در وی ظاهر است و ظاهر بصورت و شیخ خود در آن مظهر بارز نبذلت و حقیقه خود بیست نه مبنی صورت در آب و مملکت که آن دیگر بود تو دیگر سستی مگر مظاهر آتی که در آنجا ظاهر و مظهر با یکدیگر متحدند و منسوق میان ایشان باطلاق و تجرد تعین و تقید است مثلاً حقیقه انسانی باعتبار اطلاق و تجرد ظاهر است و باعتبار تعین و تقید مظهر مشک نیست که آن حقیقه معین افراد خود است که مظهر اویند ۴ آن نیر پاک ظاهر و شخص تو مظهر است باشد میان ظاهر و مظهر دوی محال فرقی بجز تقید و اطلاق یافتن نتوان میان ظاهر و مظهر هیچ حال قال بعض العارفين هو الظاهر بالتقيد والتعین الذي اقتضته الاسماء والصفات والباطن بالاطلاق والتجرد الذي اقتضته المویة والذات والآخر بالانكشاف والا سجد هو اثر التعین والتقييد الاول بالاستتار والخفاء الذي هو اثر الاطلاق والتجرد وهذه الاولیة والآخریة من حیث المرتبة لا من حیث الزمان اذ المكون عین الاکوان سبحانه من خلق الاشياء وهو عینها انسان نام تمثیل خدا می است تعالی و تفرد بصورت جمله موجودات در اسم بشکل دست با شکل کل کائنات عالم انسان کبیر آمد انسان عالم صغیر وحدت انسان دلیل است بر وحدت ذات بلکه هر ذره از کائنات که در نظر خواهی آورد وحدت حقیقی و کثرت نسبی در و مشاهده خواهی کرد نور محض و ظلمت صرف هرگز نمی نشود و پنجه می میگردد و نوری است با ظلمت مخلوط که از اضیای نمنه هر طوری نیستی است با هستی مربوط که آنرا اجماع نموده هر طوری که حق را نسبت با عیان واقع است بواسطه تنزل آنحضرت است از کمال نوریت

و بساطت و اخلاق بمرتبه افعال و اسما و صفات چون ممکنات فی حد فاتها معدوم اند علم و شعور و ادراک شان نیز معدوم باشد میت چه نسبت خاک را با عالم پاک به که ادراک است عجز از ادراک که درینا دور دانمید انهم که چه فهم خواهی کرد و کجا سر برخواهی آورد و شناسای حق غیر حق نیست لا یعرف الله غیر الله نهایت روش سالکان راه حق تعالی و تفرد آنست که بقامی برسند که جمله اشیا را محو و فانی در پر تو نور تجلی حق تبارک و تعجب یابند و بفقر حقیقی که مرتبه فنا فی الله است مستحق گردند و بحکم ان الله یا مکرهم ان تو دو ال امانات الی الهما هستی بهست راجع شود و نیستی به نیست عاید گردد **ع** ظهر النور و المنن باشد به بطل الزور جان و تن باشد

شاہ عبدالرزاق جنجانیہ

مرید و خلیفه شیخ محمد حسن ست وی از مشایخ قادریه است بسیار صاحب کمال بود و حال
طایف داشت و از وی خوارق و کرامات بسیار نقل میکنند در او ائمه تحصیل علم کردند از ان مشرب
عشق و محبت بروی غالب آمد ریاضات شاقه کشید و از مجاهده بمرتبه مشایخه رسید گویند او را
با حضرت علییه قادریه نسبتی بکمال بود و به واسطه از ان حضرت ماذون و مشارخی و چه کمال باشد
و رای آنکه کسی به واسطه از آن حضرت مستفیض باشد و او در صغیر بر شد ائمه و تحمل بلا قدمی را سخاوت
نقل است که یکبار سیدی بدست یکی از اعوان گرفتار بود شیخ او را در بند دید ضامنی را شد و او را
گفت تو از شهر بد رو که من بجای تو در بند خواهم بود ازین معنی بر سر او مخطتها آمد و همه را تحمل کرد و
خود را ظاهراً نگرید غالباً میان او و شیخ امان پانی تپی در تقریر مسئله توحید و اطلاق وجود عینیه و غیره
او به اعلی گفت دگونی در میان بود و او بعضی دیگر از مشایخ عصر اطلاق حق را بر نگری دیگر تقریری نمودند
و شیخ امان را درین باب سارا ایست مسمی با ثبات الاحادیه که مخالفان او را و رائیه خوانند از وی
چیزی درین باب نقل خواهیم کرد انشاء الله تعالی و شاه عبدالرزاق را مریدان و خلفا بسیارند سید علی
که در لوهیانه است از مریدان اوست و بکبر سن سیده است مشغول ذکر و صاحب ذوق است و ذات
شاه عبدالرزاق ^{سلسله} تسع و از بعین و تسع مائه و شاه عبدالرزاق مکتوبی در باب عینیه حق جل و علا
نسبت با فروع عالم و نفی و ریاضات آنحضرت عزراحمه که در میان ایشان و شیخ امان در اینجا سخن بود و شیخ حسین
پانی پتی که مدوی بود صاحب ذوق و شوق و حالتی از مخصوصان فانی فی الشیخ بود یکی از مخصوصان
خود نوشته است در اینجا نقل کرده شد اگر چه از افشای این اسرار و اجزای این کلمات زبان و کلمات
حروف متعاشی و غیر متجاسر است لیکن چون ایشان گفته اند نوشته ما را از نقل آن چاره نیست و عا
برابر ادا این مکتوب آن نیز بود که این مجموعه با ضمیر مکتوب شیخ امان که بعد از وی در مقابله دی نوشته شد

مكتوبات سطح
الرسالة الثلاثون
وجود الفناء في أحديّة
الذات بالغيبة عن
جميع الجهات

لا اله الا انت محمد رسول الله
روزگاری دراز شد که جلوه
محبوب ازل با بندگان
بلطفها تعالی بمحاطه نیاز و عجب
و شکست و برهم ریخت بنای
کارخانه وجود میسر و سطوت
دعوت محبوبی انقضای ابتلا
و امتحان می کند خاصه و برین
سال ناز در کشته محبت بر تنگ
دیگرست و ظهور قدرت و سطوت
غلبه دیگر دارد و دست تقدیر
پنجه امان بکشوت لجنای
بر هم پیچیده و بر زمین جاری
و خواری افکنده است
که از هیبت و رزه آن تلخ
نشستن و مجال ایستادن
و مجال سکون و آرامش ملک
تنگ و تنگ گشته و فراهم
آمدن حال جمعیت بال ادا
محالات عادی شده با وجود
آخر اینها عادی و نمودند که
بصر صرصر و صیحه غضب
شان هلاک کنی و استیصال
نالی است موجود محمد اند
بفضل و رحمت خود کرده و
بایشان وعده بکرم و فضل
و آسانی رفته است و نه
سخنی و تنگ آفرین چیست
نی بی غلظت اینهمه کرشنهای
محبوبی ست و معامله محبت

و مقدمات تربیت بصورت اگر چه
سخنی و در مضمونی همگانی است
مقصود تعریف و تربیت است
یعنی تا بدانند و شناسا شوند
که قدرتی دیگر و عالمی دیگر است
که در آنجا جز عجز و حیرانی
و شکستگی و ناتوانی صورت نمیدهد
و از حول و قوت خود بر آیند
و از مستی و صفات آن باری
شوند شرح این سخن بسطی
طلبه کشاده تر از این بگوئیم
بدانکه پروردگار تعالی و تقدیر
و عظمت و ابرو جمال و جلال
و لطفت و قهر هر یک از این
آشکارا بحد و نهانی گاهی
لطفت آشکارا کند و نعمت و
راحت بخشد و در ضمن آن
قهر نهان سازد حال عامه
خلایق این بود لایسها اهل کفر
و عصیان و گاهی قهر آشکارا
نماید و بلا و محنت فرستد
و لطفهای نهانی مدوی پیدا
بود غالب حال اهل خصوص
و طالبان قرب و دوستی
و شناسائی اینست معامله
این کارخانه بچنین رفته است
دم زدن که چو چنین رفته
و چون شده گنج ندارد و مطلوب
جناب اقدس از بندگان
بحکم فاجست آن اعتراف
شناسائی اوست با سواد
صفائی که او را ست شناسائی
و سه سبحانه حاصل نگردد
مگر به شناسا گردانیدن او
بنندگان را بخود و شناسا

مشابهتی بکتاب نفحات الانس که جامع مکتوب شیخ عبدالرزاق کاشی و شیخ علاء الدین سمنانی است
واقع شود بسم الله الرحمن الرحیم حضرت خداوند ذوالجلال و العین شیخ المشائخ شیخ حسین دام حسنه
و عرفانه الفقیه عبدالرزاق احمد عرض رسانیده آنکه علم یا اخی متعالی الله بالمعرفه و المحبه ان بالمعرفه
على نوعین استدلالی و وجدانی و اما الاستدلالی فان من طالع حسن الله و اتقانه فی خلق السموات و الارض
و ما بینهما الا حله فی کل صنع آیه استدلال بها علی صانع حکیم مرید الی غیر ذلک لیکن ذلک الصنع اثر است فی معرفت الله
بدانکه او باین معرفت و ان کانت ضروریة لا یسع المؤمن جعلها و لا ینفقه عقد الایمان الا بها لکنها معرفت عامه
و لیست من المعرفة الحقیقیة فی شئی سمیت چو آیت است روشن گشت از ذات بگریز ذات او روشن
ز آیات باینکه استدلالون یعرفونه و را العالم و هم المؤمنون بالغیب استدلالون باللیل
ز به نادان که او خورشید تابان ببنور شمع جوید در بیابان باینکه المعرفة الحقیقیة الوحیدانیه فی ان ینخلع
ذات العارف عن ملابس الوجود بملازمة الرياضات المجاهدات و ادا مته الذکر بمواظاة القلب و اللسان
و الا اعتصام بعروة همة الشیخ فسلک به مسلک الفناء ینخلع الله علیه لباس نعوت و سماء فانه الذی
یعرف الحق بالحق کما قال رسول الله علیه الصلوة و السلام عرفت ربی بر بنی س رویت حق بحق
شهود بود و خاصه حضرت وجود بود و حاصل این معرفت آنست که جمیع موجودات ممکن بنور حق یعنی تجلی او
پیدا و روشن گشته اند و بواسطه تجلی او بصورت اشیا نسبت وجود با شیا کرده اند و بحقیقت غیر حق هیچ
موجود نیست و جمیع اشیا با وجود شده اند آنکه حق سبحانه و تعالی درای عالم است و عالم درای حق است
تعالی الله عن ذلک علو کبیر اعوذ بالله من الذلل و الخلل و من تفسیر القرآن برای بل لیکن باینکه فضل
و عطائه قال الله تعالی یا ایها الذین آمنوا آمنوا بالله یعنی ای آنکسانی که ایمان آورده اند ایشان یعنی
المؤمنین الذین یؤمنون بالغیب هم استدلالون خاطبهم الله بخطابه و امرهم بقوله آمنوا بالله را می
بالشهادة کما اشار الی هذا الایمان بقوله الا انهم فی مرتبة من القادر بهم الا انه بکل شیء محیط محقق باید که مشاهده
حق فرماید در هر متعین باینکه تعین نیر که الله تعالی مشهود است در هر مقیدی با سببی و صفتی اما فی الواقع نه مقید
بهینا بلکه مطلق است ازینها همه عالم جمال حضرت اوست باینکه او جمیل و جمال دارد و دوست
فاعلم یا اخی اطال الله بقاءک بالمعرفة و المحبه ان الحق سبحانه و تعالی واجب الوجود فاذا واجب وجوده
وجب عدم ما سواه فان الذی لظن ان سواه لیس بسواه لانه تنزه ان لیکن غیره سواه بل غیره هو فلا غیر
والی هذه اشار النبی صلی الله علیه و سلم بقوله لا تسبوا الدهر فان الله هو الدهر اشار الی ان وجود الدهر هر
وجود الله تبارک تعالی لا الله تعالی و را العالم تعالی الله عن ذلک شاید که بخاطر شریف ضحک نماید
روشن تر ازین عرض دارم یا انبیا الذین آمنوا آمنوا بالله یعنی ای آنکسانی که ایمان آورده اند ایشان
بذات خود یعنی هستی را بخود نسبت کرده اند و استدلند که ما موجودیم و در حقیقت مطلق خطاب

از ملک باب پیشان میرسد که یا ایها الذین آمنوا یعنی المؤمنین المستیقین بانفسهم آمنوا بالله ربهم وجودک
وجود الله بلا ضرورة وجود الله و هذا معنی قوله عليه السلام من عرف نفسه فقد عرف ربه زیرا که
اولی است و آخر اوست ظاهر اوست باطن اوست فاذا ثبت انه الاول والاخر والظاهر والباطن
ثبت انک هست انت بل انت هو فاذا عرفت نفسک بهذا فقد عرفت الله والا فلا لاه قضا
جزئی حقیقی و راک و راء الموجودات کما تعالی الله عن ذلک علوا کبیرا شاید که واضح نگردد روشن تر
ازین عرض دارم قال الله تعالی یا ایها الذین آمنوا آمنوا بالله یعنی المؤمنین الذین آمنوا بالاشیاء
و یتقوا بان الاشیاء موجودات علی حدة مستقلة و راء حقیقة المطلقه خطاب کریم از رحمت رحیم
بدایشان رسید آمنوا بالله لا بالاشیاء لان اعیان المعلومات معدومات ابد موجودات بوجوده سرمد
و هذا معنی قوله عليه السلام اللهم ارنا الاشیاء کما هی ۵ در نظر عین غیر آب نمائند محو شد قطره و
حباب نمائند و اعیان ازین که ممکن اند معدومند و اعیان ممکنات را آثار است در وجودی که ظاهر
و در اعیان وجود عین حق است و اضافت وجود اعیان نسبتی است اعتباریه و افعال و تاثیرات
تابع وجود اند و اعیان معدوم و معدوم نه موثر تواند بود فاعل بلکه موجود حق است تعالی و تفرد
عاید است باعتبار تعین و تقید بصورت عبد و این شانی است از شیون ذاتیه او و معبود است باعتبار
اطلاق و عین عبد باقی است او تعالی شانه معبود است و راء حقیقت عبد زیرا که حقیقت عبد
ذات اوست تعالی شانه و آن ذات از حسب تعداد و تکرر که بواسطه تلبس او به تعینات می نماید
خلق و عالم است پس عالم پیش از ظهور عین حق بود و حق بعد از ظهور عین عالم ۵
بشکل بتان هزن عشاق حق است | لایکه عیان در همه آفاق حق است | چیزی نه بود و زنی تقید جهان
و الله که همان وجه لطلاق حق است | فاذا لا موجود الا الله ولا معبود غیر الله وقد ذکر ان حجاب وحدانیه
و فردانیه لا غیر و لهذا جاء الوصول ان يقول انا الحق وان يقول سبحانی ما اعظم شانی و ما وصل ال
الا بصفاته صفات الله و ذاته ذات الله لانه لا ذات الا ذاته ولا وجود الا وجوده کما ثبت من قبل
بقوله عليه السلام لا تسبوا الله بهر فان الله بهر شاید که واضح نگردد روشن تر ازین عرض دارم رومی
عن البنی علیه السلام انه قال حاکمنا عن الله تعالی یا عبدی مرضت فلم تعدنی و سالتک فلم تعطنی
اشترائی ان وجو المریض و وجوه و وجود السائل و وجه و اذا ثبت ان وجود السائل وجوده مثبت
ان وجوده و وجود جمیع الاشیاء من المکونات من الجواهر و الاعراض وجوده و حق ظهر سرزده من الذرات
ظهر سر جمیع الموجودات الظاهره و الباطنه و اتم که واضح نگردد روشن تر ازین عرض دارم و وجدانی
را در کتاب آرم قال الله تعالی فی محکم کتابه الحمد لله قال المفسرون الالف واللام فیه للاستغراق
معناه جمیع الحمد لله یعنی هر چه در صحائف کائنات از جمل تنبیه و محامد است آن تنبیه و محامد ذاتی است

مکتوبات شیخ
گزیانیدن او بخود مبسوط است
آیات و شواهد بود در انفس
و آفاق و مقصود اینجا ذکر معرفت
انفس است حصول آن بنظر
و تامل بود در آنچه بهرستند
دی تعالی بر آدمی زاد از نورال
قدریه و ایراد کند احکام را در
و آن دو قسم بود آنچه موافق
شهرت و هوا ای بندگان افتد
آزما حکم عرف و نظر ظاهر عطا
خوانند آنچه مخالف هوا می
نفس ایشان بود منع گویند
و در عطا صفات لطیفه از
جود و کرم و فضل و احسان
و منت و عطف مشهور گرداند
و در منع صفات قهریه از جبر
و عزت و کبر یا وجلال و استغنا
و عظمت و سطوت بنماید
اصل مطلوب که معرفت است
در هر دو صورت حاصل است
بلکه در صورت قهر اتم و اکمل
که بقهر مای عزت و عظمت
بنده ازستی و صفات خود
محو و منسلخ گردد و در لطفت
بخود مشغول و مترسل فاما
که شود منعم و محبت و
ذاتی است بهر دو حال بیک
منوال بود ۵ عاشق
بر لطفت و بر قهرش بحد
اسعجب من عاشق این
هر دو ضد ۵ اما با سبانی فقر
و نگاهداشت وی و وفای
بشریت و ضبط نفس قهری تربیه
۵ بن بالبحر و انفس و اله
کردن ۱۲ شهری الارب

ازدیچ این سخن نظرس
بارحیثیت فقری افتد و اگر
تمام با اینجانب روی این
سخن که دروس افتادیم
از مبط بر افتد سخن اینجاست
که لطف باری عز شانه
گاهی آشکارا بود و گاهی
نهانی و لطف نهانی چنانکه
دانی در طور محبت خالص تر
و خلوت حقیقی با محبوب بخیر
بود که وجود بیگانه را بوسه
ماه نبود و هر حقیقت لطف
ما احتمال ندارد و لطف ظاهر
بر بیگانه چیز افتد و حقیقت
از باب لطف نبود شاید که
داستدراج بود چون هر چه
از محبوب رسد نعمت و کفا
در هر صورت یعنی در قدر
و لطف شکر نعمت واجب
بود و چون این مرتبه است
و دست همت بشریت
از ان کوتاه باری کم زان بود
که صبر کند و خاموش
نشیند و دم از سخن نبرد
و به آنکه وی جل جلاله ایم
اللطف است بر تمامه
مخلوقات نه گاهی لطف
او مسطح بود و قهر محض بود
آید پناه بخدا اگر قهر محض
متوجه گردد و یک جلا فزون
بجسمه و یک ستاره
بر آسمان درخشند و یک قطره
در دریا نجو شد و یک
برگ موختان خار زد و یک
سنگ مرده بر کو بهار بایند

تعالی شانه پس با شارت قوله تعالی الحمد لله معلوم میشود که هیچ ذاتی و را ذات باری تعالی موجود
نیست و امکان ندارد که بی ذات حق سبحانه و تعالی ذاتی دیگر موجود باشد و الغرض از ذاتی دیگر برای
ذات حق موجود باشد و از صفت خالی نباشد زیرا که هر ذاتی که در امی ذات مطلق موجود باشد
از قبل و از بعد و از فنا و بقا حرکت و سکون خالی نباشد پس ذات اینها صفات او باشد و قد ثبت
ان الصفات کلمات فثبت ان ذات الله واضح تر عرض دارم قال الله تعالی یا ایها الذین آمنوا
آمنوا بالله یعنی آن کسانی که ایمان آورده اند بخدای تعالی بانه خالق موجود و را که موصوف بصفات
الکمال معنوی عن النقص و الزوال خطاب کریم از ملک جیم بدیشان رسید آمنوا بالله بان ذلک الخالق
الموجود لیس و را که موصوف بصفات الکمال منزه از نقص و زوال بل ذلک الموجود الموصوف انت
فامن بالله بانک انت الموصوف بصفات الکمال من غیر انت چون ایمان بخدای تعالی بیاری مؤمن
باشی و الله المؤمن دیونه یگانه خوش میفرایند
بیرون از احاطه جهانت دلم | فارغ از تقابل صفاتست دلم | بیرون حدود کائناتست دلم
و دسی در رساله دیگر نوشته است که اقرب طرق ذکر است و از ان قریب تر مشغول بودن با صورت
پیر و مرشد است کسی را که حق سبحانه تعالی توفیق رفیق گرداند که مشغول و اسطه پیر حاصل شود و هیچ
کاری بهتر ازین کار ندارد و در گوشه افتاده هم درین ملاحظه مشغول ماند اگر چه ریاضت دیگر نداشته باشد
همین او را بخدایا نند و مبتدی را از مشغول بودن بصورت پیر گزین نیست زیرا که عالم الهی عالم معنی است
و دیدن او ممکن نیست مگر در صورت صاحب کمال که انسان کامل ذات او ذات حق است و مقصود
کلمات حق است
مظهر تام خیر انسان نیست | که همه کون را مسخر کرد
انبیا و اولیا را حق بدان | سر مخفی کرده ام با تو بیهان | این فقیر را حضرت پیر ملاحظه است
خود با ذکر چهار پایه فرمودند بجای مشغول گشتن که بالکلیه از ذکر رفتن یعنی همین ملاحظه صورت ماند
غیر از نماز و رخص و سنت موکده که لابد از دستم نمی آید و هر کس که بواسطه پیر مشغول ماند اگر چه دستش
عبادت و ریاضتی نیاید هم مقصود وی بر آید زیرا که هر صاحب دولتی و سعادتندی که بایشان متوجه
شود و در متابعت ایشان موافق رود و نور روی رختان ایشان در مثل وی بتابد بواسطه صفای
وجه ایشان خود را عین ایشان یابد لاجرم فیض و عطای که بایشان میرسد با و نیز رسد و ذوقی و حالی
که از ایشان ظاهر میشود از هر ظاهر شود چنانچه حضرت رسالت صلی الله علیه و سلم در باب
ابیکو صدیق رضی الله عنه فرمود یا صلی الله فی صدری شیدا الا وقد صببت فی صدر ابن ابی قحافه
حضرت پیر و فقیر چنان غالب آمد که چون خلق ماه میدیدند و بنده نیز میگریست اصلا
ماهتاب در نظر نمی آمد و بحدی مشاهده صورت غالب بود که غیر از وجه مبارک ایشان هیچ چیز ندیدیم

نمی نمود و اگر بر درخت و بر دیوار و بهر جانب که نظری کردم جمال حضرت ایشان مشاهده میشد
در هر چه نظر کردم غیر از تونی بنیم و غیر از تو کسی باشد حق که محال است این سه در هر چه نظر کنم
بتحقیق جز نور رخ تو نیست منظور

شیخ امان پانی پتی رحمته علیه

نام او عبد الملک است و لقب او امان الله و غالب در زبان مردم جز اول لقب است و می از
علمای صوفیه موصوفه است از تابعان ابن عربی قدس الله سره در علم این طائفه مرتبه بلند و پایه ایچند
داشت و در تقریر مسئله توحید بیان شافی و تقریر وافی و سخن توحید را فاش گفتی و فرمودی اگر پایه
انصاف در میان باشد ازین علم را بر سر منبر تو آن گفت بطریق که صلاح را بنجامال انکار نباشد و گفتی
مراد را بترا و حال و دلیل بر مسئله توحید بود الا آن بعنایت الهی شانزده دلیل دست داده است
او را در علم تصوف و توحید کتب و رسائل بسیار است و آثار تحقیق از تقریر و اصلاح و رساله دارد و می
باثبات الانبیا که بیان طلاق حق و احاطه او بحقائق کونیه با حفظ و رایته او در عین عینیه او با علم
مطابق از اذواق کمال و کلمات محققین اهل توحید کرده بر لوح کج مولانا عبد الرحمن جامی قدس سره
شرحی نوشته است در غایت بسط و تطویل در اول آن مقدمه سی جامی و منقیدی در تہذیب
اخلاق و تخریب عادات مرتبه کمال داشت فرمودی سرمایه درویشی پیش ما و چیرست تہذیب
اخلاق و محبت خاندان پیغمبر صلی الله علیه و سلم فرمودی که علامت کمال محبت آنست که از
محبوب متعلقان او تجاوز نکند پس علامت کمال محبت حق آن باشد که محبت او متابعت پیغمبر
کن و علامت محبت پیغمبر آنکه محبت اهل بیت او سرایت کند لقل نیست که اگر در وقت درس
او با طفلان ساوات بازی کنان در آن کوچه میرسد و اول کتاب در دست گرفته و بایستادی و مادام
که ایشان ایستاده بودند و بعد از آن شستن نمودی او در تصوف مشرب ملاستیه داشت و در مجلس
او از کردنی و مالا یعنی غیبت مردم نگذاشتی اوقات او بذکر حق و نشر علوم معمور بود و به کتب
قوم بسیار مشغول بود و بمطالعه و تدیس آن مشغول فرمودی اللهم ارزقنا افعالهم و اقوالهم فرمودی
که قال این علم عین حال است فرمودی هر کسی را و چیزی کشایش داده اند کشایش مادر کتب
ایشان است اگر طاعتی پیش او بارادت آمدی فرمودی که چیز بخوان که طریقت ما نیست و از نهجت
عوام الناس ببردوی هجوم کمتر بودی و خانقاه در باطن داشتی طالبان را از عشق صورت منع کردی
فرمودی ابتلا این مرتبه ای ما از کار باز میارود از جوه آسایش از خور و خواب هیچ چیز را بخود راه
مردمی ببلور زمین نمادی و از طعام انکی چشیدی و در جمیع احوال با فقر طریقه تسلیم سلوک فرمودی

مکتوبات شیخ
جلوه لطف او است که بستی
عالم بدان بر پاست اگر چه
کرشمه قدر در جانب نیستی و
برکندن بنیاد این خانه است
و نظر حقیقت گاهی تیر تیر
بقا و انتظام کارخانه حکمت
افتد و ماده نسا در اصل
صلاح جدا گرداند و درخت
و جود ما از شاخه نسا بی بر
اصلاح بخشد تا از فزاده لطف
که به صلح دارد بظهور رسد
باین معنی تمامی کار خاد برکت
و عبودیت بر امتزاج لطف
قرست و هر دو دائم و دائم
و تمامه بندگان بلکه سائر
موجودات با عام و شامل
ازینجا گفت آن مرد عارف
که در زخیان درد و زخ لطف
باشما اگر چه مرحوم شان
توان گفت یعنی اگر عذابی
عظیم تر از آنچه کرده تعذیب
کردی توانستی لطف او است
که به کمتر آنان کرد باین گفتار
فرقی میان لطف و رحمت
پیدا آمد صاحب فن گفت
داند که معنی لفظ لطف از
ماده وی و از مخالفت معنی
مندی متعین گردد ماده لطف
یعنی از رفی و نرمی بود و ضد
وی از قوی و رشتی و سختی بود
رحمت غضب آمد و متعلق
رحمت محل محبت و رضا آمد
و چون رضا آمد از بر ناست
اینجا عذاب کجا بود
و صین الرضامن کل عیب کلید

قول وی سبحانه قل فلم یعدکم
بدونکم دلیل آنست و لکن
یضاد از هم نبود گاهی با جوی و گاهی
نرمی نیز هستند و هنوز مادی
غضب باقی است و رحمت
در دنیا عام بود و در آخرت
مخصوص با اهل آن خانه
که پشت نام او است نفی
رحمت الله هم فیما خالدون
و از اینجا که سخت آن مرد که
دو زنی را مرحوم گوید الله
لطیف بسباده عباد و اینجا شال
مومن و کافرست زیرا که فرمود
و یرزق من یشاء و رحمت
جز نسبت بهو نشان یاد نکرد
و آنکه گفت در رحمتی و سعادت
کل شیء مراد رحمت جودی
و افاضه توابع و لوازم آنست
بدلیل عذابی اصیب بمن
اشاء و آخرین سخن راجع به
لفظی نقش گردد و مقصود
آنست که پروردگار عالم
ما بندگان خود بطایفه است
ظاهر یا خفی و سرشته
مصلحت در دست قدرت
و حکمت اوست تعالی شان
و عظم بر نه سخن درین لطیف
خفی بود که درین روزگار خوان
ضمت آن پنهان کشیده و
کمتر کسی را از آن محرم گذاشته
اند تا هر کسی بقدر استعداد
حال و حوصله فهم آنرا نصیب
از نعمت معرفت بردارد و عوالم
این بلا و شیوع این ابتلا
درای آن حکمتی که نیز در می بیند

گویند که یاری دیوانه پیش او آمد و گفت که ما من همین ساعت بزرگوار و بر من از آسمان فرود آمد و
در ساعت مغلان همه رازده بودند تو برخیز و بامن بیا و گاران مرا از دست ایشان خلاص کن
حاضران مجلس بهزل و استهزا پیش آمدند ایشان را منع کرد و بادرویش بجز دست پیش آمد طعامی
حاضر آورد و آب پیش کرد و رویش طعام بخورد و آنجوشید و بخواب رفت و آن حالت از او فریشت
و بدر رفت آنگاه با یاران خود گفت محاذیب را نمودار بامی باشد انکار چرامی کنید عالم نمودی
بیش نیست چه عجب اگر بوی چنین نموده باشند گویند که از وی گاه گاهی فرض نماز فوت شدی
با آنکه در ذکر و حضور دائم بودی و بر آنچه از علم و حال و صدق و کمال او منقول است این را جز بر حسن
تا ویلات حمل نتوان کرد شبهه بیدار بودی و بهر باره فاستی و وضو کردی و تواجبه نمودی و نعره زدیدی
و الله اعلم بحقیقه الحال نقل است که او را بار بار دیده اند که نماز شروع میکرد و از ایاک نسب
و ایاک استعین نتوانستی گذشت همین کلمه را تکرار کردی و در آخر بخود افتادی و بار بار دیده اند که
در نماز شروع کردی و رنگ روی او گردیدی و طاقت قیام بارکان نماز نداشتی و الله اعلم بحقیقه
احوال او میرید شیخ محمد حسن است و شاکر و شیخ محمد مودود لاری با کثر سلاسل ارتباط داشت و در
مشرب قلندریه بدو و وسطه بشاه نعمت الله ولی میرسد و از میان سلاسل اعتقاد و تعلق او بسلاسل
علیه قادریه غالب تر و محکم ترست نقل است که وی بتقریب بعضی دوستان بهی تشریف می آورد
بار آخر که حلت خواب فرمود در وقت رخصت بجانب یاران دید و گفت این باریکی از دو سفره سراسر
انشاء الله تعالی شیخ زکریا جودهنی که خص اصحاب زبده احباب بود التماس نمود که یاران نیز
در رکاب خواهند بود فرمود اگر سفر ظاهر است با یاران است و اگر سفر دیگر است یاران بخدا سپردیم
بعد از آن چون بخانه رسید همه کس بهم چیر در مقام وداع شد کتاب بکشادی و نظر کردی و وداع
فرمودی و گفتی که از تو بسیار ملاحظه شدیم و فایده ها گرفتیم و همچنین حجره و در و دیوار و وداع کردیم درین
شنا و راجعی عارض شد فرمود که آب بسپار گرم کنند و کوزه های نو بیا رند که امروز و سواس تمام عمر
زائل میگردد و از دهم ماه ربيع الآخر عرس غوث الثقلین رضی الله عنه کرد و فرمود از صاحبان تقدم
نباید کرد و طعامی که نخته بودند بخش کرد و از دهم ماه مذکور حالات سکر و موت بر وی غلبه
کرد در آن حالت میفرمود که مشایخ طریقت ایستاده اند و فتوای توحیدی طلبند و کلمات توحید
بر زبان او میرفت و کان دفاته فی ثانی عشر ربيع الآخر ۱۲۵۹ هجری و خمیسین تسع ماه و شیخ امان المعتمد
و شاکر و ان بسیارند شیخ تاج الدین بن زکریا جودهنی که در حسن اخلاق و معرفت کتب تصوف توحید
بر طریقه شیخ میرفت و شیخ رکن الدین که در ذوق و سخنان توحید و وجدانیات ممتاز بود در اول در
سلک استفاده وی نظام داشت و در آخر بصحبت شیخ سلیم سکرری افتاد و شیخ حسین چشتی که

بمحسن خط و جودت طبع و شعر و ذوق و حالت امتیاز داشت و این بیت او خالی از تامل نیست
چنین که بر پرتاؤس قیس را میبلیست بنگار و اثری پای ناکه دلیل است به مولانا حسین نقشی که
در صنعت خط و کتابت و مهر کنی بسیار بودی متبرک و سخی و بیدار دل و خوش وقت و خوش خلق
و ولایت شعرا و ملکیت قلب در رعایت جانب احباب بی نظیر بودی مرید شیخ بهلول مست و لیکن
بخند منتش نیز مجتبی و اعتقاد دینی و ملازمی داشت و از انجمله

شیخ سیف الدین حمزه علیه

والد فقیر مست غایت محبت و اعتقاد و بندگی بخد مت و می داشت کم وقتی باشد که ذکر شریفش نکند
باشد و ایشان را بکافی و حالتی دیگری دست نداده باشد بیشتر سلوک یا ران شیخ بخدش در رنگ
مانده است نسبت به راهزده و بخلاف والد فقیر که نهایت ارادت و نسبت شیخ موصوف بودند میفرمودند که
فقیر راهفت سالگی در طلب شوق بندگی در ایشان بود و خدمت بسیاری از ایشان رسیده شد
این معنی در خدمت او یافته شد در هیچ کس دیده نشد و در ربط و تعلقی که دل را بحضرت او واقع شد هیچ جا
واقع نشد و شکین و یقینی که بطیفیل صحبت او حاصل آمد از هیچ کس نیامد و لهذا والد هم را بعناایت
خاص مخصوص ساخت و خرقة خلافت پوشانید و مثال خلافت تا چند روز و خط خاص خود سوه
کرد و بسیاری از علوم قوم در آنجا درج گردانید و شغل باطن که آنرا سحر و قلب گویند در آموخت و بعضی
از کتب قوم که ضروری این راه بود تعلیم فرمود و آلام را در اوائل حال یا یکی از علمای حال ظاهر که
انتساب بسلسله بهر و رویه داشت رسم بیعت واقع شده بود و چون در خدمت شیخ امان افتاد عمر
کرد که بنده را پیش از رسیدن بنجرت شما بیعت بجای واقع شده و حالاجا ذبه محبت و ارادت شما
بر همه غالب است طریق چیست فرمود غم نیست المر مع من احب درین راه اعتبار محبت راست
میفرمودند اول که در بندگی و می رسیدیم بر سید چیزی از احوال خود با تصورات خیالات خود بگوئید
عرض کردیم که ما را احوال نبی باشد و تصورات و خیالات ما چه خواهد بود فرمود برای آن میگوئیم که مناسب شما
را دریا بکم تا بکدام مشرب واقع شده است عرض کردیم که بنده را اکثر اوقات چنان متخیل شود که گویا تمام
عالم از عرش تافرش محاط من است و من بر همه محیط فرمود در شما تخم توحید نداده اند بعد از آن تربیت فرمود
و تلقین کرد و شبی پیش خود در خلوت خاص طلبیده فرمود راهی است که بدو قدم بخارند و راهی است
که بیک قدم برسند آن اینست که یا وجود است یا عدم و العدم بیس بشمی وجود همان حق است بنظر حق
بیک قدم بخارند و مشغولی دیگر فرمود که آنرا سحر و القلب گویند و فرمود گدشتن از آب دفتن بر هوا
و افتادن در آتش اینها همه درست و در اولی این معنی دست ندهد قدس الله سره و در خاتمه

که آن نیز جانب صنعتی پرورد
یعنی اگر این همه بلا و جماعه
مخصوص افتادی بسی سخت
بودی و در زیر بار آن بیست
شدندی قسمت کرد و شایع
ساخت تا با بریکتر شود و
به کلام اندک ازان برسد
این نیز لطف حق بود و هو
نظاره و اگر نیز بر بعضی گران
افتاد و بهلاک انجامید و ران
نیز مثل این حکمت و مزید
اجر گذشتگان و زیادت عمر
باقی ماندگان تواند بود
صد هزاران طفل سر بریده شد
تا کلمه الله صاحب دیده شده
و چون ازین نعمت بیکران این
گذرای ریزه بین خوان کریم
نیز خاله نصیب شده بود
بحکم اما بنمته ربک نهدش
ازان نیز سخن را نم به آنکه
صولت صرصر قهر و ابتلا چنان
پای صبر و سکون را از جاس
در آورده و بر بستر بالافکنده
بود که اگر وثیقه اجل معلوم
بشما نیست مهلت نمی آید
بر خواستن ازان بحیات و
حرکت ارادی از مقوله محالات
عادی می نمود و اگر قوت الطان
آسی دستگیری نمی کرد و قوت
نمی بخشید از بیم پاشیده داز
دست رفته بود و اگر در و انوار
متوالی نمی شد و کشف ظلمات
طبیعت نمی نمود و نبات از وقوع
در هوا و بی غفلت امکان
نداشت بجهت الله که در ابتلا حال

بامداد نورانیت جمال محمدی
صلی الله علیه و سلم خدا
روحانی از روح الوان نعمت
ابیت عندی در شام جان
رسایدند که قوای جسمانی را
تازه ساخت و ماده قوت و
قوت ایام فقر و فاقه شد در
آخر بسطوت سلطان قدرت
چنان شد که تمام از خود غائب
ساختند و چیزی از آثار هستی
فرنگد اشتند و نقوش کائنات
انفسی و آفاقی از لوح ادراک
بتام بزد و دند و بجای مشرق
ساختند که بزبان لطق و
تعبیر بیان آنحال محال باشد
و بجای بردند که هرگز آسجارا
باین کیفیت ندیده و بدان
نرسیده بود چه گوید که اسنجا
چه بود و چه بود بخار عدیت حق و
هستی مطلق اگر گویی هستی
مطلق مدرك نشود و دریافته
نگردد و هر چه مدرك گردد دریافته
شود حادث بود و صورتی بود
حاصل در ذهن و محاط آن
از جمله عالم بود گویم که این سخن
حق صریح است بیزج شک
و ریب چه مدرك جز صفت
نباشد ذات مدرك نگردد معنی
ذات همان که مدرك نگردد و صفت
بر ذات پرده بود و هرگز این محال
بنایت خرد اگر یک پرده از
شود برافتد پرده دیگر نشیند
و چهار پرده نفس و پرده برهمن
یکی است ولیکن من نگفتم که
مدین حال ادراک بود

تفصیل بعضی از احوال و کلمات و الهم مذکور گردانند و انشاء الله تعالی اکنون نقل در ساله اثبات
الاحمدیه شیخ امان بکنیم بدانکه اول رساله میگوید پوشیده نماند که چون عرفا و محققین و ناظران تیز بین قائلان
وحده وجود و فائز ان بسعادت معرفت و شهود فرموده اند که ما را بوجدان صحیح و کشف صریح معلوم گشت
گشت که حضرت واجب تعالی عین حقیقه وجود است و همه موجودات ظاهری و مشهود بعضی از طائفه
متصوره این را بنوعی فهمیده اند و بوجهی در خاطر گزرانید و آینه داد و قسم اند پس بنا برین سخن هر یکی با نیاز
و ثمرات آن در اینجا مذکور میگردد و تاحق از باطل پیدا آید و کمال از ناقص هویدا آید بدانکه قدوة العلماء
جناب مولانا جلال الدین و می علیه الرحمة در شرح رباعیات خود چنین میگوید که بعضی از قاصران چون
از محققان شنیدند که حق تعالی عین ذات وجود است حمل این معنی بدان کرده اند که حقیقه حق تعالی
جامعیه مشترک میان جمیع موجودات است و چون از بعضی اصحاب علوم عقلیه شنیده اند که کسی موجود
نیست الا در ضمن افراد حمل این معنی بدان کرده اند که حق تعالی موجود نیست الا در ضمن افراد ممکنات
و وجود او منحصر در وجود افراد است و صفات او منحصر در صفات افراد چنانچه علم او منحصر در علوم افراد
ممکنه باشد و چنین قدرة و سایر صفات او کلام او همین کلام بشری باشد و این معنی ضلالت
است فطیع و جهالت است شنیع بعد از آن میگوید که این فقیر را یکی ازین طائفه انفساق صحبتی
واقع شد و در آن اشنا قائل شد با نخصار وجود حق تعالی در ضمن وجود ممکنات و انحصار علم و کلام او
در علم و کلام بشری با او گفتم این سخن مستلزم آنست که بعضی ممکنات معلوم حق تعالی باشند و بعضی
مجهول او باشد و همه در نسبت با حق شریک اند مثلاً عدد یک بیابان قطرات باران اصلاً معلوم بشر
نیست چه پنج فرد از افراد بشری مطلع بر آن نیست و نه مجموع افراد بشری نیز پس بدین فرض که علم خدا
تعالی منحصر در علم افراد بشری باشد تعالی عنی که لازم آید که تمام مثال اینها معلوم و نباشد و دیگر چه بگوید که معلوم بشر معلوم
او باشد و دیگر پوشیده نیست که این معنی مخدوی آنست که موجودات ممکنه خود بخود بی ایجاد غیر خود وجود
باشند زیرا که موجودات غیر از حقیقه وجود نیست و آنرا خود امر مشترک خیال نموده اند و از آنچه
که لازم می آید غافل بوده و بعضی میگویند که حضرت حق سبحانه تعالی تفرّد بود و هیچ چیز دیگر با وی نبود
اما چون تجلی فرمود و خود در بصورت اختیار نمود هر آینه آن وجود مستقل که پیش از ظهور و بروز بار و اح
و استباح بران بوده نماند بلکه در اینها ساری گشته و بصورت این موجودات مخفی چنانکه آنحضرت را
وجودی دیگر مستقل و را این موجودات و خارج ازین مخلوقات اکنون باقی و ثابت نیست الا آنست
که بوجه همین موجودات معلوم و مشهود میگردانند و این طائفه اگر چه در تقدیم وجود حق سبحانه
و تعالی بر سایر موجودات و اثبات آن بر وجه استقلال قبل از ظهور و البروز از طائفه اولی پیشی
گرفته است اما در نفی وجود بر وجه استقلال و رای این موجودات بعد از ظهور و البروز بر سایر

و اثبات وجودش بوجود همین موجودات مساوی آنست و درین معنی هر دو از یک قبیل اند بلا حواجز
و لاتفاوت و شک نیست که درینجا نیز اموری چند وارد میگرددند و بعد از ابطال این کلام صریح سلطان
بدلائل متعدده عقلیه و نقلیه و شرح و بسط کلام در آن میگوید آنچه گفته اند که حضرت سبحان تعالی متعین
و اگر نه شخصیه لازم آید واقع نیست زیرا که هر موجود که باشد بهر وجود که موجود باشد حقیقاً کان او اعتبار
غینیا کان او علمیا لفظیا کان او خطیابی تعیین نباشد زیرا که موجود را از تمیز و امتیاز چاره نیست و
تمیز و امتیاز بی تعیین ممکن نیست پس ناچار هیچ موجودی بے تعیین نباشد خواه به تبع تعینات مطلقا
باشد یا آن معنی که تعیین او مانع شرکت میان همه تعینات عالم نباشد چنانکه تعیین حقیقه مطلقه که حاصل
همه حقائق عالم است و صادق بر همه افراد عالم چه پوشیده نیست که اگر چه آن حقیقه مطلقه فی حد
نفسها متعین است و از اعدادی خود ممتاز اما تعیین او مانع شرکت میان همه افراد عالم نیست
و خواه اخص تعینات مطلقاً یا آن معنی که تعیین او مانع شرکت بود چنانکه تعیین زید و عمر و زریا که تعیین
شان جز بر هر یکی از ایشان صادق نیست و خواه اعم من وجه و اخص من وجه یا آن معنی که نسبت
ما قبل اخص بود به نسبت ما بعد اعم چنانکه حقائق کلیه متوسطه میان این هر دو خواه زائد بر حقیقه
بود و خواه همین حقیقه و سر درین آنست که هر موجودی که در وی ترکیب بود تعیین و ابال امتیاز
وی زائد بر حقیقه مشترکه وی بود مثلاً اگر موجود قائم بذات خود باشد چه هر گویند و اگر نه عرض و شک
نیست که تعیین و ابال امتیاز شان زائد بر حقیقه مشترکه ایشان است و هر موجودی که در وی ترکیب نبود
بلکه واحد بوحده حقیقی بود تعیین وی عین حقیقه وی بود و اگر نه واحد نبود و لکن واحد پس ناچار غیر ذات
موجود بنفس خود متعین بنفس خود قائم بنفس خود را بنحوی که دیگران را از وجود حاصل
می شود از تمیز و امتیاز ویران بذات خودش است پس آن ذات بذات خود موجود باشد و بذات
خود متعین یعنی وجود عین آن ذات باشد و تعیین عین آن ذات و شک نیست که چنین موجود
غیر از وجود مطلق و ذات حق تعالی نیست فیکون وجوده عین ذات و تعیینه عین ذات فیکون متعینا
بمعنی انه یفید لنفسه ما یفید تعیین المتعین فی الخارج بالنسبه الی غیره من التعینات الاخره و تحقیق
علیهم الرحمة و عنهم الرضوان میگویند که پوشیده نیست که چون سلسله موجودات متعینه البعده یک
غیر متعین متناهی میگردد و بجهت آنکه هر تعیینی مسبوق بلا تعیین است و هر تعیینی حکم میکند بسبق
غیر متعین بروی زیر که تعیین را از مبدای که از و ناشی بود و محلی که لوی عارض شود چاره
نیست پس ناچار است که یک غیر متعین باشد و آن غیر متعین می باید که پیش از عروض
تعینات و تقییدات خود بخود بذات خود موجود باشد تا آن همه تعینات مرا و را عارض ثابت
تواند بود زیرا که مقرر است که ثبوت شی مرشی را فرع وجود مثبت له است و شک نیست

مکتوبات شیخ

و دریافت بلکه گفتیم احدیت حق
بود و پس آنچه نسبت در میان
نه بود و او نیست و مانند این
الفاظ مطابقتی با آن معنی دارند
و اشارتی بدان نتوانند شد
نه اشارتی که تعدد و مغایر
مشا را البیه در اینجا بود و اگر
شود دریافت و وجود اثبات
کنند اما نه معنی نسبت بین
الاشنین گنجایش در آخر
ذات حق علم دارد و علم غیر ذات
و تعددی در میان نه اگر علم
و حضور خود بخودش باشد
چرا نباشد مضمون این بیت
مگر اشارتی باین معنی تواند بود
در راه خود او را خودم
بخود کن چنانکه بخود بخود
بخود هم ده به با بجهت جعلی
بود نه یکذوق و وجدان از
بیان چونی و چگونگی آن عالم
و آنچه در جهان بر آمده و بجز
و چگونگی عین من ذاتی و من
لم یبق لم یبق زیاده برین
چون که میگویم اینهمه گفت و گو
را حیا لغت اکنون آرد
بیامی آدم و امان حکایت
میکنم مثل خواب خوشی دیده
بالذات شکری چشیده بیاد
آورد و از آن تعبیر کند آن حالت
را تصور میکنم و گو آن خیال
می بخورم و میگویم در هر چند گویم و
شرح دهم بهم نرسد پوشیده
گردد سخن دیگر گویم که بهم نرسد
بیان کن بدوش زبان علم و حکمت
است تو محال کن من چنان گویم

سوال در ایشان شهود ذات
و تجلی ذاتی و محبت ذاتی و مثال
این کلمات میگویند معنی آن
چه باشد و مقصود از آن چه بود
و اشارت به چیست و توحید
نفی شود و دریافت و سایر
نسب اعتبارات کردی جواب
اسخچه ما گفتیم نه سخن در ایشان
و قرار داد ایشانست تو جمع
و توفیق میان این دو سخن طلب
تا بگویم در بیان وی اسخچه تو ام
گفت بشنو مقرر عرفای محققین
است که دریافت ذات بچون
و چگونه حق و ادراک کنه ذات
مطلق وی عز شانه حاصل
نبود بلکه ممکن نه صحت این
حکم از عنوان محکوم علیه ظاهر
است چه هر چه اندیشه کنند
و ادراک نمایند صورت و
مثال بود و صورت و مثال
بچون و چگونه نبود و مثال
گفته اند قدس الله تعالی
اسرار هم هر چه خلق با فهم
داد و ادراک نمایند و علما
و عقول بدان احاطه نکنند
و هر حقیقی که مکتوب شود
هر جمالی که شهود گردد و
هر کمالیکه مدرك بود و هر لویکه
تجلی کند و هر چه تعبیر کند
و خبر دهد و اشارت نماید و هر
علم و معرفت بدان منتهی گردد
و عقل حاضر نماید و بهم برسد
هر چه بر خلق ظاهر مکتوب شده
و ترانده امکان دارد که ظاهر شود
همه خواهد بود و ظهور حق و

که ماهیات قطع نظر از تعینات و تمیزات موجود نیست تا چیزی را عارض و ثابت تواند بود
بلکه ماهیات خود عبارات از همین اعراض و تعینات اند چنانکه این معنی در حدود شان مبرهن میگردد
و نمی بینی که هر چند حقائق موجودات را تجدید میکنند غیر از اعراض چیزی ظاهر نمیشود مثلاً وقتی که
گویند که انسان حیوان است ناطق و حیوان جسمی است نامی متحرک بالارادة و جسم جوهریست
قابل مرابعا و ثلثه را و جوهر موجودیست لانی موضوع و موجود ایتست که مراد از تحقیق و حصول
باشد درین حدود و هر چه مذکور شد همه از قبیل اعراض اند بخلاف آن ذات بهم که درین مفهومات
ملحوظ است چه معنی ناطق ذات الهی نطق است و معنی نامی ذات الهی التمجید و بکذا فی البوائی زیرا که
آن ذات بهم قائم و عارض بغیر خودش نیست و گرنه این اعراض مراد از اعراض و ثابت نمود
بود و حال آنست که همه بوی قائم اند و همه بوی عارض پس ناچار همان ذات بهم غیر متعین
باشد و مطلق باشد و عین وجود صرف و ذات بحت است که قائم است بذات خودش و نفی همه
مرا این اعراض را و او را باعتبار هر تعینی نامی است و اتاری و احکامی و پیش صوفیه موصوفه است
اسرار هم آن ذات بهم موجود خارجی است و مطلق باطلاق حقیقی که هیچ گونه تعین و تعدد و تکثر را
مجال گنجائی نیست و اگر نه مسبوق بلا تعین بود یعنی آن موجود مطلق نه کلی است و نه جزئی و نه خاص
و نه خاص و نه واحد و نه کثیر و نه مطلق و نه مقید بلکه مطلق است از همه قیود تاحیدی که از قید
اطلاق نیز فان قید بالاطلاق بیشتر آن متعقل بمعنی انه وصف سلبی ای لا یتقید بشی لا بمعنی
نه اطلاق ضده التقید بل هو اطلاق عن الوحدة و الکثرة المعاوین و عن احصر ایضاً فی الاطلاق
و التقید و فی الجمع بین ذلک او التشرع عنه فیکون نسبت الیه و سلبه عنه علی السواء لیس احد الامرین
اولی من الآخر فیصح فی حق کل ذلک حال تنزهه عن الجمع و این را حواله بکشف صریح رد ذوق
صمیم می کنند زیرا که عقل قائل بجمع اضداد نیست و درین موجود حقیقی همه اضداد مجتمع اند و عقین
یکدیگرند و معنی این سخن نه آنست که وی فی حد نفسه محکوم بهیچ حکمی نیست بلکه بآن که هیچ یک
ازین نسبت در حقیقت وی مآخوذنی و اگر چه در یک خارج بغیر یک ازین نسب نخواهد بود
چنانکه اهل ظاهر در ماهیات گفته اند که ماهیات فی حد نفسانه کلیست و نه جزئیست بآن معنی
که هیچ یک ازین نسبت در حقیقت وی داخل نیست بل هر یکی ازین نسبت زاید بروی است
چنانکه اگر کلیت با وی اعتبار کرده شود کلی بود و اگر جزئیته اعتبار کرده شود جزئی و اگر هیچ یک اعتبار
کرده نشود نه محکوم کلیت بود و نه محکوم جزئیته نه بآن معنی که ماهیت در خارج منفک از کلیت و جزئیته
موجود است و اگر نه واسطه لازم آید بلکه آنست که در حقیقت و نفس الامر یک موجود است جامع
بجمع اضداد بآن معنی که نه اولست و نه آخر نه ظاهرست و نه باطن هم اول است هم آخر هم ظاهرست نه بآن

اول است آن رو که آخر است و آخر است ازان رو که اول است و ظاهر است ازان رو که باطن است
و باطن است ازان رو که ظاهر است بلکه اول است ازان رو که نه اول است و نه اول است ازان
رو که بدل است الی مثل ذلک من الاضداد الاخره سوال مقرر است که هر چه در خارج موجود
باشد البته متعین باشد و هر چه متعین باشد مطلق نباشد پس ذات موجود در خارج مطلق
چگونه تواند بود جواب پوشیده نیست که مراد از اطلاق در اینجا آن نیست که متبادر بفهم عقلا
بلکه آنست که ویرا تعینی منافی سائر تعینا نباشد بلکه تعین وی جامع وی بود با همه تعینات
لاحقه مراد در مراتب تنزلات وی این معنی مستلزم آن نیست که آن مطلق فی حد نفسه متعین
نباشد تعینی که مخرج از کلیته و اطلاق بود بلکه وی فی حد ذاته و حقیقه در خارج متعین است
و نسبت سائر تعینات مطلق فیکون متعینا مطلقا و لا منافاة بین تعین و اطلاق می بینی که
کلی طبیعی نزد بعضی عقلا و حکما در خارج موجود است و معنای کلی است و تعین او در خارج
منافی کلیته وی نیست و کلیته وی منافی تعین وی فی و اگر چه نزد بعضی وجود در خارج و کلیته
منافی یکدیگر است و لهذا کلی طبیعی را موجود نمی گویند اما جانب وجود و بر جانب عدم
واجب و غالب تر است چنانکه در کتب عقلیه مذکور است دلائل هر یکی در اینجا مسطور یعنی تعین
آن موجود مطلق مائل تعینات متعینه نیست زیرا که هر تعینی از تعینات معینه مقابل تعینی
دیگر است و جامع با وی نیست بخلاف تعین آن موجود مطلق که تغایر و تقابل در اینجا شکی نیست
بل عین هر تعین علوی و سفلی است و صورتی و معنوی و از اینجا متحقق گشت که وجود در خارج منافی
اطلاق نیست بلکه همان موجود متعین در خارج مطلق باطلاق حقیقی است که سچندین کمالات
تجلی فرموده و خود را در صور متعینه و موجودات متکثره بصورت اغیار نموده با بقا خودش علی
ماکان غایبه فی الازل قبل الظهور و البروز من الوحده و الاحدیه الذاتیة فی الحقیقه و نفس الامر پس
تعدد صورتی باشد و احدیه معنوی بآن معنی که اگر چه آن ذات متعین و موجود در خارج از حیثیه آن که
آن عین ذات است مشهود به بصورت همچون سائر موجودات جسمانی اما به بصیرت معلوم و
معقول میگردد که نسبت این موجودات بآن حضرت ذات از حیثیه تمایز صورتی و تغایر عینی چنان است
که اگر و صورت از میان این صور کونی را اعتبار کنند هر آئینه آنحضرت سه کننده آن دو باشد و اگر
آن سه را اعتبار کنند هر آئینه آنحضرت چهار کننده آن سه باشد کما ورد فی القرآن المجید مایکون
من سجوی ثلثه الا هو اربعه و لا خمسة الا هو سادس و لا ادنی من ذلک و لا اکثر الا هو مهم و لا شک
انه لو لم یکن غیر العالم لما صح هذا لکنه صحیح فهو غیر له و لا شک ان الغیریة بحسب الحقیقه لکن
فلا بدوان یکون سب التعین و التقید فلا جرم ان یکون له سمانه تعین لا ازاد العالم

کتوبات مخفی

افراد ذات و صفات حق اند
و حقیقت حق عین ذات او تعالی
و تقدس ذات حق و ربی آن
همه است و منزله از ادراک
عقول و تعالی از احاطه افهام
کل ما خطر بالاک ان یخس فی
فی خفا لک فاشهد و اذ لک
هر چه اندیشی پذیرا سه
فناست و آنچه در اندیشه نایه
آن خداست و و ازین سخن
لازم نیاید نفی آنچه اثبات کنند
از شهود ذات و محلی ذات و
محبت ذات عا شا هم در اینجا
اثبات است و هم نفی نفی آنچه
نیست و اثبات آنچه هست
و حقیقت سخن راست آن بود
که هست را هست نمایه نیست
نیست یعنی حق را حق و اند
باطل را باطل گردانند معرفت
شناختن است هر چه را چنانکه
بست شناخت که ذات
حق و هیچگونه گمی به آنست
آنکه بشناسد که ویرا نتوان
شناخت و العجز عنک
الادراک و ادراک و البرکت
عن سر ذات الله و انک اینجا
شناختی اگر هست با سه و
صفات و افعال است و آن نیز
بجای که چنانچه چیز معلوم نیست
اسما و صفات حق چه باشد
و لیکن خود را گاهی اضافه
بذات کنند و تجلی را نیز بوسه
نسبت دهند و شهود ذات آن
بود که وجه هست و قبله محبت
و مرجع بصیرت و نظر باطن متعین

من الروحانیات و الجسمانیات تعینات آخره و حیثیه سر بیان معنوی واحدیه عینی چنانست
 که عین این موجودات روحانی و جسمانی و این موجودات عین آنحضرت احدیه الهیه اند و هویت
 عینیته لا غیر چه اگر حضرت حق سبحانه و تعالی از حیثیه احدیه ذاتیه و هویت عینیته منظور بود
 همه در وسه مستهلک اند و عین اویند و اگر از حیثیه سر بیان و ظهور منظور بود خود بصورت
 همه اظواهر متمثل است پس غیر چه باشد و از کجا باشد پیش از آن نیست که غیریه به تعین و
 و تقید میگردد پس رأیه بحسب صورت باشد و عینیته بحسب حقیقه کما ورد فی القرآن المجید و الله
 من وراثهم محیط و کشف صریح و ذوق صحیح اثبات این دو حیثیه می کند و اثبات احکام و آثار
 نشان و ادوات هر دو ایشان واجب و لازم میگردد و اصلا معرفه کاملان محقق و عارفان مدقق آنست
 که کثرت را با لکلیه نفی کنند بلکه آنست که کثرت حقیقی و تغایر نفس الامری منفی بود و غیریه اعتباری
 و تغایر صوری مثبت تا هر دو از وحده کثرت بر جای خود باشد احکام و آثار هر یکی جاری بود پس
 ایشان نه اثبات عالم میکنند همچون اثبات اهل ظاهر و نفی آن میکنند همچون نفی اهل باطن
 بلکه هم اثبات آن می کنند و هم نفی آن و نه عالم غیر از حق سبحانه میگویند و نه حق را سجاده و روبرو
 عالم همچون حکما و متکلمین و نه عالم را عین آنحضرت می گویند و آنحضرت را عین عالم همچون اهل توحید
 بلکه عالم را هم عین و غیر آن حضرت می گویند و آن حضرت را هم عین و غیر عالم پس ایشان نظر بشاه
 وحده حقیقی واحدیه معنوی اهل جمع باشند و نظر بملاحظه غیریه اعتباری و تعدد صوری اهل فرق
 نه جمع نشان حجاب فرق ایشان است و نه فرق ایشان حجاب جمع شان پس حضرت حق سبحانه
 و تعالی من وجهه و را عالم باشد و من وجهه و را عالم نباشد و عالم نیز من وجهه و را آنحضرت
 باشد و من وجهه و را آنحضرت نباشد پس هر چه در شان خود میخواهی بگو اگر میخواهی بگو که من
 عین تو ام و تو عین منی اذ لا فارق فی الحقیقه و ان کان فبالاعتبار فمذا هو الجمع بین العینیة
 الحقیقیة و الغیریة الصوریة و اگر میخواهی بگو من عین تو ام و تو عین منی اذ لا نصیب لی
 من الوجود بلکه همه توئی اذ لا وجود الا للمطلق پس عین تو کجا تو انهم بود تو همه تو نه لافقتها
 الاطلاق بلکه همه منم زیرا که اطلاق استجابیه نیست و در مظهر جز تقید هویدانی پس
 عین من کجا توانی بود و من هم تو نه ام یعنی اگر چه استجا هم ام عین تو نیستم الا نصیب
 من الاطلاق و اختصاصی بایس من شانک و تو هم من می یعنی اگر چه استجا هستی اما
 عین من نیستی لانک است بقید و من هم منم لثبوت التقید و تو هم توئی لتحقيق الاطلاق و
 من هم تو ام باعتبار اتحاد المظهر مع الظاهر من حیث البطون تو هم منی باعتبار اتحاد الظاهر مع
 الظاهر من حیث المظهر و نه سبحانه کمال را و نه الکمال هو کمال الذات و کمالها لیس من شان البشر و کما

نکته آرا نگاه سر ذات حق
 گردد کثرت و تعدد صفات از
 نظر توجه و تعلق وی بر افته
 و این مستلزم ادراک و ملاحظه
 و در باطن ذات حق و در باطن
 ذکر باطن وی الهی و در باطن
 از وضع عمری و فاعلی و در باطن
 و اگر چه ملاحظه این معنی نظر
 بر مفهوم تقید بصفت موجود است
 چنانچه اصل ماده اشتقاق
 است یا بحکمیت صفات
 کمال چنانکه لازم مفهوم
 است اقتضا لا اله الا الله
 هویت که ظاهر الهیه بدان
 جزوات است و هویت صریح
 ظهور و با هیچ صفتی و نفوی
 دیگر تلبیس ندارد و اگر نظر
 صاحب این مقام بنگاه
 در مراتب عفتی انصاف افتد
 مطمح نظر شود در جزوات
 نبود و مرآت از نظر ساقط
 معنی قادیانیت ذاتیکه
 صفت قدرت دارد و عالم
 ذاتی که مراد عالم بود یکی باشد
 که تعلق علم و نظریاتش
 بهمین صفات و تعدد آن بود
 و از ظهور وحدت ذات
 زایل الاتبعاد و جمالا و اگر نه
 سابقه علم بدان می بود که اینها
 صفات یکذات اند و بادی نظیر
 چنان درآمدی که بخداوند
 متعدد باشند دیگری باشد که علم
 نظر متعلق توجه از این ذات
 واحد نبود و تعدد صفات در مرتب
 شان از نظر بصیرتش ساقط

اکثر از متحقق له سبحانه ان لا اول ولا توقف ثم بوجه ما وند من حیث انه کمال سعی فله و صفی وان کان لا یتحقق الا بالغير والغير والموجودات العلمیة والعینیة الا انه ایضاً فی غایة التفریع من التقدید بحقیقة دون حقیقة والتقدید لیس من الاختصار فی جهة دون جهة صورته کانت او معنویة بل الاستیعاب کل الجهات لاطاعة لکل الحقیقات یعنی اگر چه درین کمال تعدد و کثرت واقع است اما جمالیات در وی نیز لا مع ست و شک نیست که چنین اطلاق از نتیجه آنست و یواسطه ظهور ذات در ان پس بناچار حصراً و انحصار را جمالیات نباشد چرا که باشد منافی کمال باشد یعنی

من با تو چنانم لے نگار خشتی	کاندر غلطم که من تو می یابونی
هم من منم و هم تو توئی هم تو منی	و هنوز سلسله کلام او درین ساله

در ازست و در سخن باز و لیکن این قدر که نقل کرده شد کافی است و تشعار مقصود وافی و الله اعلم

سلطان جلال الدین قریشی حمة العلیه

ما از احوال عجائب مغرب شنیده ایم که در تحریر و تقریر نگین درویشی بود صاحب حالت مجذوب شکل اکثر احوال سر و پا برهنه بودی در بریایانها گشتی و از پوشش بر مقدار سرعورت اکتفا کردی و علوم عقلی و نقلی و رسمی و حقیقه همه بر ذکا داشت و گاهی که در تقریر آن افتادی بیانی وانی کردی چون بود هیچ کس هیچ چیز تعلق نداشت بمجاود غلبه حال تنقید بود با حکام شرعیست هیچ کسی اذیل نیاراد و نظر سمیت و اعتباری نبود و در هر شهری و قریه که رفتی اهل آن معتقد وی می شدند و هجوم می کردند و مریدی گرفت می گفت که یک مرید دارم هشام نام مجذوب است در صحرا می گرد و گویند که وی را عالم نسبت فیض بود بزبان عربی و فارسی و هندی سخن کردی و اکثر اوقات در سخن در آمدی و سخن بسیار گفتی چون گرم سخن گشتی بر خاستی در و بصرانهای ملا نو محمد نازولی می گفت که یکباری در مسجدی جماعتی متحسان نشسته بودند وقت نماز باید بود وی در آمد و صفت اشکست و پیشتر رفت و تحریر نماز بر لبست مردم را این ادای او گران آمد چون وقت نماز تنگ شده بود و قراة طویل خواند و سر برهنه نماز کرد این اماده الزام ساخته با وی بجدال در پیوستند چندان از روایات فقهی برخواند که مردم را جز حیرت نینفرد و در آخر سخن در حدیث من فکرنی فی نفسه ذکرته فی نفسی و من ذکرنی فی ملا ذکرته فی ملا خیر منه افتاد و بی اندازه سخن کرد و چون گرم سخن گشت بر خاست و راه صحر اگرنت گویند که یکی از معتقدان او از سخنان کتابی جمع کرده پیش وی آورد کتاب از دست او گرفت و در جا انداخت و بی نهایت قلی محبت داشت با این بختی و بختی

حاصل عشقت سخن پیش نیست	سوخته سوخته سوخته سوخته	و گاهی گفته مصراع
خام بمم بخیه شدم سوخته سوخته	مشرپ قلندریه داشت از عبادات بر فراض و سنن و اتب انقصار	نمودی فصوص الحکم و سائر کتب تصوف یاد داشت گویند که وی مدت پنج سال بیواسطه کتاب علم حقیقت

و در نامه عدد اسماء حسنی مشهور بصیرت بطور فانی احد شود ذات این بود اگر چه درین صورت نیز صفت پرده ذات او است این پرده در میان است لیکن ذات را در پرده می بیند یعنی چه تعلق وی بآن ذات است که در پرده است فرق است میان آنکه پرده بیند یا در پرده بیند کشف الغطا را از دوت یقیناً اگر آثار با نفعی است یعنی پرده واجب و مانع از شهود ذات نیست مطلقاً از نظر بصیرت مطلقاً مثلاً کی با محبوب در پرده است تعلق قلب و قبله توجه او همان محبوب است که پرده است نه پرده که او در و این هر دو حالت در آئینه محسوس که صورت در ان نگردد موجود بود شهود ذات در آئینه بصفت هم برین قیاس کن و تعلق ذاتی نیز همین بود الا آنکه شهود ذات است بهیچ وجه و در وی ظهور غفلت و کبریا و محبت بود و تعلق منسوب سخن افتد در ریختن نور انیت انکشاف و جمال محبوب پیدا بود چنانچه در مثال محسوس شاهد می بیند را گویند و تعلق آن اگر در آئینه می نماید اینجا هر دو سخن موافق آمد و در آن احاطه دریافت منفی شد و توجه و تعلق و حضور ثابت نگفتم که متوجه ذات اندک احاطه کند ذات کند ذات ابی پرده بیند این گفتیم که قبله توجه و تعلق در وی هست و بطور بصیرت وی ذات مجرد است که در لباس صفات مشهور

این سخن با سخن نخستین نقیض
نیفتد و اگر گوی پس چون اگر
ذات حق محال توجه شود بر نصیر
نه عدد و نه کلمه هر که در آخر است
چیز است چگونه است جوابش آنکه
قیاس کار دنیا بر احوال آخرت
راست نیاید اینجا حوصله بصیرت
تنگ پرده های ظلماتی فزونی
بر هم نشسته و در که مضیق جهان
محبوس و محصور گشته آنجا که هست
و نورانیت انکشاف دیگر است
تفاوت بسیار است آن باین
قیاس نتوان کرد خود که از چیز
دنیا آخرت می ماند آن سستند
سلطنت که هست است آن
توت و اما نه که اهل بهشت است
کجا حوصله اگر قیاس این
عالمی گنجد و از ایت ثبات
نیاید و ملکای او هم از تنگنای
دنیاست که جزایندگان آن
عالم نهاده اند که این عالم گنجش
آن ندارد و دیگر آنچه در سنت واقع
شده همین قدرت که خدا را
عزوجل در آخرت برینند آنجا
این تدقیق تفرقات و اطلاق
جستی مذکور نیست بنمای آن
برعت است و در عین هر کذات
را با صفاتش بدین شبک گویند
او را بدیده و ه بودن صفات
یا احتجاب ذات و سلطوت احوال
عظمت و جلال آنجا که ظاهر است
تو اگر جسمی ایمنی یا سینه
دارد از آنکه تشنه با ایستاده
مثلا با چندین صفات متعدد
و متکثر که در دگرگونی گذاریم

خوانده بود و درین پنج سال روی آدمی مدیده و جزو بزرگ درختان نخورده و آوستاد او از رجال الغیب
بود قصه جذب آن بود که وی بر شخصی عاشق بود و چون در شورش عشق او را جذب دست داد و آخر بجا نرسید
افتاد در صحرائی جمیع روی روحانی صفت را وید که غایت حسن و جمال داشت دنبال او گرفت شخصی از وی
پرسید که مگر آن شخص خواجہ خضر بود گفت فی علامت دیدن خضر آنست که پیش از ظهور او بارانی تنگ
بارد و اینجا آنچنان نبود بلکه از مردان غیب بود و بهت صد و سست و پنج علم یاد داشت می گفت حضرت
مرشدی حسنی داشت که مگر یوسف را باشد و الحیانی داشت که شاید او در ابودوی گفت که چون مرید
شدم فرمودند که برو نوکر شو بیرون رفتم شخصی پیش آمد که گفت که نوکری شوی نوکر شدم و اموال بسیار
جمع کردم فرمودند که آن همه بتاراج ده تا سه مرتبه بفرموده ایشان همچنین کردم بعد از آن در جنگی که کسی
نشان آن ندانم جگر بود و درون جگر چشمه شیخ درون جگر بودی و من بیرون آن پانچ سال بمیرن پنج
بودم و جز در وقت نماز ملاقات نشدی می گفت که کور باد این چشم اگر درین پنج سال روی آدمی دیده باشد
سعی صد و چند علم مراد آموخت و باقی را گفت برو که حوصله نداری روزی آن مرد روحانی از پیش
اورفت و در دنبال او و دید هر چند سعی کرد در نیافت بارها گریه کردی و نغمه زدی و این ابیات در یاد

مرشد خود بر خواندی	در ریاضات تنهایی ما	در ریاضات سر بیانی ما
در ریاضات رفت از سر ما	همای بر پرید از کشور ما	این بیت نیز می خواند
من است می عشقم شیار نخواهم شد	از زندی و تلاشی سبزار نخواهم شد	

نقل است که روزی پیش او ذکر کیمیا کردند گفت که و گفت گفت بر عمل کیمیا هم گفت وی بطریق سیمین
افتاد و در حال زرشاد خرق و دیگر نیز از وی سموع شده است چندگاه در دلی تشریف داشت و در
بیاض و اگر و نواهی آن نیز می بود و عمر او سست پنج سال بود و وفات او ثمان در بعین تسهله و قبر او
در بعضی از قریات مندوست رحمة الله علیه

میر سید ابوالاسم رحمة الله علیه

بن معین عبدالقادر الحسینی القادر الایرجی بزرگ بود متبرک و دانشمند کامل بر سائر علوم عقلی و نقلی و
رسمی و حقیقه عبودیت و کتب بسیار از هر علم مطالعه کرده و تصحیح فرموده و مشکلات آن را چنان حل
کرده که هر که را ادنی سنا بیست باشد نظر بر کتاب او کافی است و احتیاج او ستاد نیست و الحق در دلی بر زبان
او میچکس و انش او نبود و چندان کتب سائر بجا و از کتابخانه او برآمده که از هر صنف و صنف خارج است انصاف
آنست که هر که معاصر بود از وی استفاده نمود و قائل نشد با علیمه او بی انصاف است و هم تعلیت جمل بی انصاف
و ناحق شناسی اهل دوزخ را همیشه در زاویه خود بجا نهد و هیچ کتب مشغول بودی و در س کلماتی مردم را

از افتاده محروم داشتی و کتاب خود را بکس گسترادی مگر آنکس را مخلص یافتی خداوند که دیر در بنیاد
منظور بود شیخ عبد الغفری حسن و صوفیان و دیگر پیش او از علوم قوم تلمذ کردند و از شایخ و علما در بزرگ
بخدمت او شتافتند و آنچه از فنون علوم استرازانوده بود از برکات صحبت درویشان و ربط
بمسلسل مشایخ خانوادگی ایشان او را دواشتغال از کار و دعوات و طریق تربیت ارشاد
نیز جمع کرده بود و نسبت او بسلسله علییه قادریه بر همه غالب است مرید شیخ بهاء الدین قادری شطاری
است و رساله که شیخ بهاء الدین در طریقه شطاریه تصنیف کرده گویند که برای او کرده است و گویند که وی
بیواسطه از شیخ نظام الدین در معالجه خرق یافته است و در مجلس سماع حاضر نشدی چنین شنیده شده است
که شیخ رکن الدین بن شیخ عبد القدوس می گفت روزی بخدمت وی عرض کردم که امروز عرس حضرت
خواجہ قطب الدین است قدس سره اگر تشریف برند و در مجلس حاضر شوند حاکمند فرمود شما بروید و بزیارت
قبر ایشان مشرف شوید و بر روحانیت ایشان متوجه باشید تا چه می فرمایند پس من بزیارت رفتم و در مقابل
قبر شریف خواجہ متوجه روحانیت می قدس سره ششم و مجلس سماع گرم بود و قوالان و صوفیان چون
و خروش درین آثار حضرت خواجہ می فرمایند که این بهجتان دماغ ما را برزند و وقت ما را مشغول سازند
پس من بخدمت میرسید ابراهیم آمدم خند کرد و فرمودند که اکنون ما را سعد و رمی دارد بیا به عرض کردم
این چنین است کمی فرمایند حق بجانب شماست الله اعلم قدوم او در دهی در او اخر عمره سلطان سکنه
در حدود نشت و تسعایه و وفات او در عهد دولت شاه شمس الدین و تسعایه و تسعایه و تسعایه و تسعایه
مقبور سلطان المشایخ در خانقاهای که پایانی و ضمه این خبر و ست علیه الرحمة و الغفران -

سید رفیع الدین صفوی رحمة الله علیه

جامع بود میان فضائل حبیبیه و شیبیه آبای گرام ایشان همه علماء و صلحا و اقیایا بوده اند میرزا حسین الدین
صاحب تفسیر معنی ازاجداد است که سالها مجاهدین در مدینه رسول صلی الله علیه و سلم بوده است و هنوز از اولاد
وی در که مظهر ساکن اند و این تفسیر معنی تفسیر است موجب تفتح و مفید و رسائل دیگر در مقاصد جزیه مشتمل بر
تحقیقات غریبه نیز دارد و شیخ صفی الدین عبد الرحمن که نسبت بوی سلسله ایشان با اسادات صفویه گویند
نیز از اجداد عظام است از مشایخ حدیث قدوة و محققین مولانا جلال الدین محمد وانی است ایشان را
سادات سلامیه نیز گویند غالباً یکی از اجداد ایشان از روضه مقدسه حضرت رسالت صلی الله علیه و سلم
آواز جواب سلام شنیده بود میرسید رفیع الدین نیز در شمشاد بود و بغایت جود و سخاوت و خلق
و لطیف داشت در معقولات شاگرد مولانا جلال الدین وانی است گویند که مولانا در شیراز عیال سابقه
حقوق و بزرگی آبا و اجداد او هم بخانه ایشان آمده درس می گفت و در حدیث شاگرد شیخ شمس الدین

و در یافتن و آنچه فلسفه گویند
اعراض است و علم به تبدل
عقل است یا ده است نظریات
و آنکه عالم صوفیه می گویند که
زات بخت در کمر و در حیطه
خیال اندر آید حقیقتی است که
بیان کرد و برای اظهار عجز از
معرفت ذات حق و علو و تنزه
و تقدس او از احاطه و دل خلق
بوی این بوده و دید آخرت آن
و جی که نگور شد منافات ندارد
تا اینجا این آمد که ذات حق جل
و علا در آخرت به بصیرت توان
دید خواه بکمت خاصیت آن
نشاره یا تا بر عین آنکه بید
به بصیرت داده اند بکمت است
که آنجا بصیرت صفت بصیرت
بخشند و ظاهر را بزرگ است اطن
بر دارند و شراط و خواص در
دویت بصیری واقع است بقوا
پذیرد و مکان و جهت مقابل
و قرب و بعد حکم می کند و بعضی
از عزا گفته اند که ابی بن هبیم
که دیدن در یافتن حق بصیرت
ست و چون شاعر خبر از او بفرست
مادر آنجا غلی خواهد بود آنما
و صدفا اگر می گفت که چنین
شمار ایا قفا شمار او گوشت و پش
شمار او غل خواهد بود و نیز قبول
می کردیم و ایا می آوردیم معنی
صفت بصیرت را در هر صفت
که پیدا کند تواند چه بصیرت
بصیرت بصیرت همه عادی است
و جله و البصیرت حق تعالی
ست تعالی شانه به چه نماید

توان دید و السلام و صل بان
ای قلم سلطنتی است و چنین
تیز و نفیس است کن غان
گردد و در ویش خود رگزار و
بی تماشای جولان کن که مجال سخن
تنگ است این همه حقیقت کونی
حیثیت بر سر قصه خود و دیگر
که حال حیثیت حال نیکوست
و الحمد لله علی کل حال آخر تو خود
قیاس کن که چگونه بود حال زنده
حیران اسباب غفرا داد ساخته
و توشه راه بر نه داشته که یکایک
آواز بیل جیل بشنود و در واد
سفر افتد و بی قوت پای و بر راه
نهد الحمد لله که زاد امید و دل بسته
بر احوال و کل نشسته و بر راه وطن
صلی و شوق دیدار وستان حقیقی
دارد و با بخله قصه نیست که یکبار
بهیبت و صلابت تمام آواز
کوس جیل شنیده بعد از شش
دیده بر آواز این کوس گوازیای
بلند درازان قتل آواز بیل غازی
مانند چیزی از ترشینه شبیهی نفر
گفته بود و پای نشسته است
تا چه قران رسد الآن یکباره
زنان می گذرد که آن آوازها را
فرو نشسته می شنیدند و می صد
از آن نمی شنومند و واقع حیثیت
یا غفلت بحال مبالغه کردند
طریان آن بروی راه و یانت
یا بکندن اطناب و بر دشمن خیا
و سواری سفریان بر خواتن
را هیان منتظرانده و اتوقف
از حضرت سلطان در حکم سفر
و هیلت و زنی چند واقع شد

ابن عبدالرحمان السخاوی الحافظ المصری است که از محققین ارباب حدیث و قدوه متاخرین ایشان
است گویند که شیخ سخاوی پیش از آنکه میر رفیع الدین صحبت او برسد استداجازت پنجاه و چند کتب نوشته
بر روی فرستاد بعد از آن صحبت او رسید و مشافهت حدیث را از وی شنید و مدت مدید تلمذ نموده و اصل سید
از شیراز است و قول او هم در اینجا است بعد از آن بعضی از ابا کرام او بجانب حرمین شریفین فتنه متوطن
شدند و او در زمان سلطان سکندر از بکرات بدیارد ملی تشریف آورد سلطان سکندر را در حق و اعتقاد
عظیم پیدایش اگر چه وی در امور دنیوی و مسائل و مسائل رسیه تعلقی نمود اما همه ایثاری کرد و بمصر
میرسانید و باذن سلطان سکندر هم در آنجا اقامت فرمود و الآن هیچکس از اخلاق آن چنان نیست
که نسبت فرزندی ادا دنی سناست داشته باشد سلسله ایشان بالکلیه منقطع شد و کس نماند اما
البیه اجعون وفات او در شش و ربع و تسعمات و قبراو هم در اینجا است که خانه او بود رحمه الله علیه

شیخ بهاء الدین مفتی اگره رحمه الله علیه

بقایت مردی بزرگ و عالم و عامل و مرمو و تبرک و متین بود و در سخاوت و اعانت امداد مسلمانان
یکانه عصر از اولاد شیخ الاسلام بهاء الدین زکریاست توفی فی سنه ثمان و شصین و سبعمائت شیخ جنید
ولد او نیز از نیکان بود رحمه الله علیه

شیخ حاجی حمید رحمه الله علیه

مرد شاه قازان است و وی مرید شیخ عبدالرشطاری مسافرت بسیار کرده و کوزه و مقدار یک سبو بود
و محضامی در دست و مصلاهی بر کتف کرده می گشت بسیار ضعیف البینه بود شیخ محمد الملقب بغوث
با هشت برادر مرید او بود و گویند که روز اول که بقصد ارادت رفت حاجی حمید برخاست و او را در کنار گرفت
و گفت بیا شیخ محمد غوث پرسید که او را بی سابقه کار غوث خواندن چه سبب است گفت باکی نیست پدر
پسر خود را نام شاه عالم می نهد و شیخ ابو الفتح پسر شاه قازان بود در وقتی که هجوم طلائق بر حاجی حمید بسیار
بر شیخ ابو الفتح رفت و خلافت گرفت تا سبب کوفت خاطر پسر زاده نگردد اما در اصل خلیفه شاه قازان
است و ازین جهت است که شیخ محمد در شجره خود نام شیخ ابو الفتح را نمی نویسد و این معنی سبب کوفت
خاطر شریف شیخ ابو الفتح شده بود اما شیخ محمد غوث سالها در قلعه کلینجر ریاضت نموده و دعوت اسرار الهی
کرده و در آخر کار خطه وانی و قسطنطنیه کامل از عزت و شهرت و مال و جاه و عظمت نصیب او گشت و نظیر این محمد
همایون بادشاه انا را بعد بر باز معقد او شد و وفات او در سنه سبع و شصین و تسعمات و مقبر او در گوالیار است
و قصه انکار علای بکرات بروی تقریب بعضی رسائل وی که مردم آن را معراج نامه گویند مشهور است

دو اسد اعظم و شیخ بطلول برادر شیخ محمد بودا و نیز بواسطه اعتقاد بادشاه مذکور در اعلی مراتب جاه و عظمت رسید و در آخر دست میرزا بهندال شهید شد قبر او بر دروازه قلعه بیانه است -

میر سید عبدالوهاب حتمه الله علیه

ابن سید عبدالحمید سالوری بزرگ بود متبرک من نقل است که وی در اوان صغر همراه پدر در حوض درآمده بود تا غسل کند مردوی از درون آب پیدا شد و او در آب کشید و ناپیدا ساخت بعد از مدت مدیدی هم از آب سر بیرون آورد و بانسبت فیض و فتح باب علم و نیز نقل کنند که والد او روزی هدایه نقه درس می گفت و او باطفال هم در انجا بازی می کرد در اثنای درس سخنی متشکل شد و از او چیزی باید گرفت که آن اشکال صورت انحلال پذیرفت بعد از بلوغ بد رجس رجال بمطالعه و تدريس علم اشتغال داشت روزی در کتابخانه که هر جانب کتابها نموده و اجزای افتاده بود و ششسته مطالعه می فرمودند شخصی بر سیمای غیبیان تجلوت او در رسید اشارت بجانب کتابها کرد و ادای که اینها چیست و اشتغال بدان چه حالتی در باطن او پیدا شد که با اختیار از همه برآمد و بطاعت و عبادت مشغول شد و از بحث و مطالعه دست باز داشت مات رحمة الله علیه ۶۵۹ سنه و ستین و تسع مائه و قبر او هم در سالوره است -

میر سید عبدالاول حتمه الله علیه

ابن علام الحسینی مرید بعضی از اولاد میر سید محمد گسیور از است که در دکن اند و نشاند بود جامع جمیع علوم عقلی و نقلی و رسمی و حقیقی و در اکثر علوم تصنیفات دارد بر صیح البخاری شرحی نوشته سمس فیض الباری و رساله فرائض سراجی را نظم کرده و بر آن شرحی تعلیق نموده و رساله دیگر دارد فارسی در تحقیق نفس و معرفت آن و آنچه متعلق است بدان بغایت محققانه نوشته است و مختصری در سیر نیز نوشته منتخب از کتاب سفر السعاده بر اکثر کتب حواشی و شرح تعلیقات دارد بغایت حسن و معمور بود در آخر عمر نسبت آنکسار و غربت و مشرب بر حال او غالب آمده او را از علوم رسمیه فی الجمله دهنوی دست داده بود از هر علم علم کتب بسیار داشت آبا رسید از دید پور بوده اند که قصبه السیت از مضافات جوپور بعد از آن بولایت دکن رفته و تولد او سهر را بخاشد و هماغجا تحصیل علوم نموده و مکرم و سخی شد و در آخر حال کجرات آمد و آنرا انجا بحرین شریفین رفت باز احمد آباد عود نمود و در آخر با ستمدعای خانخانان محمد میر خان شهید که در شفقت بر خلق خدا و محبت درویشان و تربیت علما و فضلا با آن علو شان و رفعت مکان که وی داشت بی نظیر عالم بود و متوجه بولایت مدنی شد پیش از آنکه ملاقات واقع شود مدت دو سال کمالاتش

کیفیت حال تردد و جراتی است تا چه حکم شود اگر حکم سفر در رسید بسم الله آخرت الرقیق الاعلی ما اگر چند روز مهلت است تحت الحکم علی نقوه اسد و بر تقدیر مهلت و توقف سفر جرات است که یارب این چند روز و عمر هفت بدست آمد و راجع کند و این غنیمت بدین چهارم رسیده را بجا نهد و ای اگر این همه تنبیهات و تذکرات را دیده و شنیده و بلز بر غفلت افتد و هم غرض نفس و طبیعت گردد و بر احوالات و دایما حکم نورد و العاده المانوا اعتنا باز می بینم نفس و طبیعت را اگر بر کار خود میسوزد و در چیزی دوی نشیند در این حال گذشته را کان لم یکن و دنیا منسیامی انکار نکر سزشت آدمی را و چنین افتاد و طبیعت می چنین سرشته اند یزبان بگیرم تقدیر الهی چنین رفته و قضای وی چنین نشسته تبدل و تغیر تقدیر ممکن نبود و حکم قضاء و دیگرگون نگردد جفت بقلم بامبو کائن الحمد علی کل حال و اعوذ بالله من حال ابل النار عاقبت بخیر است ان شاء الله تعالی و آخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین و صلی الله علی سید المصطفی الاین لمبین و آله واصحابه و اتباعه اجمعین الرساله الحکامیه و التلکون سلوک طریق لتعلیم بیان حقیقه الرضا و تسلیم

در شهر دلی در صد حیات بود آخر در سنه ۹۶۲ تمان و ستین و تسعاً بر حمت حق پیوست قبر او در دلی قلعه
 دلی است نزدیک بکشک زور در میان گور غیر بان افتاده است رحمة الله علیه نقل از رساله معرفت نفس
 فصل بی آنکه نفس نقطه مشترک است گاه نفس گویند ذات حقیقه شی خوانند چنانچه در آیه تعلم انی نفسی الا
 اعلم انی نفسک گاه نفس گویند روح علوی خوانند و آن نفس با طاقه گویند و گاه بخاطر لطیف خوانند
 که از جوف دل تبصیر حرارت غریزی متصاعد شود و از راه مجاری عروق بجمع اجزاء و اعضا بدن
 جاری است و از فرق تا قدم در تمام بدن ساری چنانکه در شخص متماثل باشند و در وقت و لاغری و غیری
 یکی ظاهر که بدن است و یکی باطن که نفس است و مثال بدن پیرامینی است بر تن و مثال نفس بخاری
 عمومی که در جمیع اجزاء پیرامین رسد و به شکل پیرامین برآمده گویا یک آدمی بخاری در تن هر آدمی قائم
 است و باید دانست که این آدمی بخاری حیوانی است که حس و حرکت و حیات بدن بدو است و حقیقت
 متحرک و حساس است و جمیع و شیع و حرص و هوا و جمیع صفات نفسانی بدو قائم است و در کون تصور
 مراد از لفظ نفس همان است فصل پنجم در آیه کریمه فرموده ثم انشأناه خلقاً آخرای ثم انشأنا لکمال
 الروح الانسانی بعد ما کان نباتاً خالیاً عن الروحین و آنچه در حدیث صحیح وارد شده ثم یسل الله
 ملکاً ربیع کلمات همین معنی دارد و باید دانست که اول تجزیه حیوانی و ابتداء تعلق انسانی معاً یک بارگی
 می باشد و وجود انسانی بی حیوانی ممکن نیست و کذا العکس در انسان زیرا که بلا شک بعضی از اجزای
 نفس روح انسانی می شود و همان ساعت چنین در حکم متحرک می گردد پس بنیها ملازم باشد فصل روح
 انسانی در غایت صفا و نهایت لطافت باین بدن کثیف ظلمانی هیچ مناسبتی نداشت و روح
 حیوانی فی الجمله صفا و لطافت داشت آن روح انسانی بواسطه مناسبتی که با روح حیوانی داشت حکم
 آنکه بعضی از شرایع من بعض با وی تعلق گرفت و در مرتبه اول بنایت محزون بود و از جهت فراق مقام
 اما بتدریج بار روح حیوانی الفت گیرد و آن مقام خود را فراموش کند بعضی از روح تابع نفس شوند
 و بدو رگات دروید و خطا گردند و بعضی نفس مرکب خود سازند و آلت ترقی خویش و وسیله کسب کمال
 خود کنند چه از روح بر مذمب تحقیق مجراند آلات و اعضا ندارند و قبل از ترکیب بدن امکان ترقی میشتند
 فصل چون روح علوی مدتی در جوار اموات تمام و مبدع بر کمال جلالت قدرته بود و تا شرف و کوره و انوشت
 مناسب او بود و روح مغلی چون در مقام بعد و تا شرف واقع است متاثر شدن و انوشت و کوره لائق او
 آمده پس از آن روح را روح و حین مولودی حاصل شده که نام وی قلب است و می و الوجهین و متقلب
 است و بجهی بیدار دارد و در جهی بیدار و باید دانست که مذک محسوسات نفس است و مذک معقولات روح
 و مذک اشیا می مرکب از معقول و محسوس قلب است پس باید که در مذک اشیا که مذک محسوس باشد و معقول
 و آن ذات و صفات حس و ادراست تعالی شایع چیزی دیگر باشد پس بر حمت شایع لطیف دیگر اعلی

لا اله الا الله محمد رسول الله
 نعمتهای الهی که بر بندگان خود
 افاض نموده است غیر تنهایی
 است محض اخصای اجناس
 و انواع آن از اعطاء عقل و
 حیله و هم و خیال بیرون است
 چه جای افراد و اشخاص آن
 و اگر رضا جزو نبی و نعمتهای
 حسی را چنانچه اکل و شرب مثلاً
 تصور کنند و در اسباب آلات
 و اطوار و احوال آن اهل رفیق
 نظر نمایند شکل که مرز آن برآید
 و استیفا و استقصای آن تو اندو
 و محبیب و مرغوب ترین نعمتهای
 از ایمان نباید داشت پروردگار
 تعالی عافیت است و عافیت
 اگر معنی امن و سلامت از جمیع
 آفات و مکر و هات ظاهر باطن
 ابراهه نمایند خود شامل تمامه
 نعمتهای دنیا و آخرت افتد
 ولیکن معنی ظاهر و متعارف وی
 که تندرستی و صحت بدن است
 نیز نفی غم و دلتنگی و غم
 و مشا و در استقامت احوال
 و باعث و موجب صد افعال
 و اعمال است چنانکه گفته اند
 دین درست و تندرست و گفتند
 است یا الهی تندرستی
 که هر چه تندرستی به بدو میرسد
 هست از عیش و کامرانی دنیا
 و افعال و اعمال این معنی بر
 وجود عافیت و تندرستی است
 نعم اینجا طائفه هستند که بلا و
 نعمت و مرض و صحت و رنج و
 راحت و نیست نیست ایشان

و صفی فرستاد و قلب تعلق ادا آن اسر خوانند و لطیفه دیگر صفی از همه فرستاد و بر سر تعلق ساخت
و آن را خفی نامند و کشف ذات متعالی بچشم خفی شود چنانچه در حدیث قدسی وارد شده و فی الخفی انوار کین
لطائف احتمال دارد که همراه روح علوی در هر فرد انسانی متولد باشند و بحسب حجب ظلماتی نفس و صفات
وی مستور ماند و بعد از کشف نفس و تصفیه قلب و تجلیه روح بطور آئیند و احتمال دارد که بعد تجلیه روح
محدود آن نفس شوند و بهو علی کل شیء قایل و چون لطائف مرتبه معلوم شد روح حضرت صلی الله علیه و سلم
ابوالارواح و معدن همه انوار است و منشأ همه موجودات پس همه لطائف مکرره را کالبد فرض باید کرد و روح
حضرت صلی الله علیه و سلم جان همه و تعلق روح حضرت صلی الله علیه و سلم با سایر ارواح و لطائف تصرف می
در آن بچگونگی تصرف روح علوی بود و نفس بدن و جمیع لطائف بلکه همه موجودات تصرف آن روح مقدس باشند
و آنچه باب کشف شده بیان کرده اند که و رای روح انسانی روح قدسی است اشارت بر روح بر فروع حضرت
تواند بود صلی الله علیه و سلم فصل روح حیوانی و انسانی قلب هر بدن جزئی حقیقت است معیار آنکه در بدن گیر است
اما خفی ظاهر است که هر یکی از ایشان روحی و یکی است بصفت وحدت و جزئیت جمیع ابدان و نفوس ارواح انسان
متعلق گشته و در همه آن تصرف و بیان تعلق روح واحد در ابدان متکثره آسان است مثلاً نفس انسانی در بدن و
جمیع اعضا و اجزای می تصرف است فرض کنیم نفس باشد قوی چنانچه در بدن تصرف می کند در تمام خانه و در دو دیوار
آن نیز می کند یا آن معنی که دیوار شرقی را غربی سازد و غربی را شرقی و مانند آن و کذا که نفسی دیگر قوی تر باشد که تمام
شهر تصرف باشد پس تمام شهر نیز از اعضای او بود و همچنین نفسی باشد که در تمام قلمرو می تصرف
باشد که در تمام عنصر و نفس باشد که در تمام افلاک و عناصر تصرف کند مثلاً روح جبرئیل علیه السلام بدن وی
مجموع افلاک و عناصر باشند و محیطا به همه سموات سبعة بود و لهذا مقام او سدره المنتهی است که فوق سموات
سبعة است و از اینجا است که چون یوسف علیه السلام در چاه انداختند جبرئیل علیه السلام را امر شد که
ا در کعبه یوسف هنوز بقعر چاه نرسیده بود که جبرئیل او را کفایت برگرفت و باسانی فرود آورد پس
جبرئیل را گویند که مسافت هفت هزار ساله بیک لحظه قطع کرده و بچاه رسید بلکه هر هفت آسمان و عناصر
اعضا و اویند و تصرف او درین عالم مثل تصرف شخص بود در اعضای او گویند درمی از عقد گردن جبرئیل
علیه السلام فرورخت و هنوز تا بسینه نرسیده بود که بدست گرفت و همچنین عزرائیل علیه السلام را روحی
است که جمیع ارواح اعضا اویند پس تصرف وی در قبض ارواح مانند تصرف شخص بود در اعضای
او و تصور این بعضی اساس اثبات معجزات انبیاء علیهم السلام و کرامات اولیاست چه نفس می نویسی
می یابد که در خارج بدن تصرف می کند همچنان که در بدن و چون روح مقدس حضرت صلی الله علیه و سلم جان
همه عالم است باید که در همه اجزای عالم تصرف باشد و از اینجا است که با اشارت قرآنی و شوق کرد گویند
فصل تا نحن از ناخن جدا فرموده فصل چون نهایت سلسله ارواح و لطائف بر روح حضرت

یکسان شده و معنی عاقبت نزد
ایشان سکون قلب مع اله است
در هر چه دل باشد آرام گیر و برقرار
بود عاقبت است چه بلا و نیت
اگر دیگر این اقرار و آرام منحصراً
نست راحت است ایشان
در پنج و بلا و معنی حال است سه
راحت و صحت برای خود و ریشان
و که ما به بلا و محنت همچنان تو
نخ کرده ایم و دعا بلا معنی کین
بودن بقای نبوت و شهود
منت است یعنی آن نبوتی که
با خدا دارند و یقیناً که فعل را اود
اوست باقی است در رحمت نبوت
مشاهده و طاعت انعام او می نمایند
و در بلا و محنت نظیر فقر و جلال او
دارند اما آنکه تشویش در وقت
و تغییر در حال پیدا نشود و خل
در کارخانه وجود نیستند و در حال
بتمام مساوی بود و محلول حال با
نی افتد اینقدر هست
چرا که با شرم خدا دانست +
به گوشه کا فتم شناختم +
گشایی تو از ذوق وصال
دارم + و در مجرم یا در جالت
دارم + و زنا خوشی و خوشی
حال که هست + فارغ از تویم
خیالت دارم به ملا بر تفاوت
احوال سختی و نرمی محنت با بلا
ست تا بلا چه + و در همان کرج
مقدار باشد الله اعلم بحقیقه الحال
وصل صبر بر بلا و رضا بقضا
و مقام آنکه مسلمانان لا یمس
اهل خصوص قرب الایاتان
درین دو مقام واجب است

صلی الله علیه وسلم منتی شده و آن روح مقدس جان همه ارواح باشد بالا ترک مرتبه پیش نمانده و آن است که ذات متعالی حق سبحانه و تعالی المثل الاعلیٰ بمنزله جان روح حضرت باشد

حق جان جهان است جهان جمله بدن	افلاک و لطائف چه قوس این تن
افلاک عناصر و موالی و اعضا	توحید همین است دیگر حسیله و فن

فصل در آنست که نسبت تصرف و هستی حضرت سبحان بجمیع ذات عالم علی السویه است و هر فرد آئینه و منظر جمال با کمال آنحضرت است و مع هزار وقت ندا و خطاب توجه بدل صنوبری کردن بنابرست که دل معدن روح حیوانی است و باقی لطائف روح حیوانی متعلق اند پس توجه قلب توجه بجمیع لطائف باشد و بالجمله توجه قلب موجب فتح باب است و مقدمه کشف لطائف ثم فتم علی الترتیب تا نهایت الامر مکاشفه انوار قدسیه ذات و صفات حضرت حق سبحانه هم ازین طریق باشد و لهذا گفته اند در قلب صنوبری روز نیست که با آن روزن کشف علوم غیب مشاهد مرآت جبروت لاهوت گردد

لشکر حسنت گنج در زمین آسمان	من درین فکرم که اندر رسیدن چون جا کرده
-----------------------------	----------------------------------------

فصل درین مقام لطیفه بخاطر رسیده که ملوک راسه مقام می باشد.

اول عمارتی وسیع و عالی که همه لشکر در وی حاضر شوند و وزرا و دکار کنان و عمال در هر گوشه و زاویه بنشینند و حل عقد و رتی و فتق و عزل و نصب و عطا و منع و عرض عساکر و محاسبه اعمال نمایند. و دوم مقامی متوسط که بادشاه با جماعت مختصان آنجا مجلس میدارد و عوام الناس و سایر مردم لشکر را آنجا داخل نیست و صحاب مجلس در آنجا بحقوق خدمت حضور قیام می نمایند و بانواع عطیات و تشریفات مخصوص می شوند و بحلاوت لذت قرب متلذذ می گردند.

سوم عمارتی مختصر که حرم حرم غیرت و سرادق خلوت و عصمت است که بادشاه در آنجا خلوت فرماید و هیچ از خاص و عام و بیگانه و آشکارا مجال و مسلغ نمی باشد پس بر حکم الظاهر عنوان الباطن بادشاه با دشاهان راجلت عظمت نیز سه مقام است.

اول عرش عظیم که محل فیض خواص و عوام است و دیوان زرق مومن و کافرو و خوش طبع و واد و جو و بقا و جمیع حیوانات و نباتات و معادن و سایر لطائف و بسائط و مرکبات است و چون عرش بالایی همه عالم است و مطالب عموم خلایق از عرش قانری می شود و لا جرم بی اختیار بواطن همه آدمیان بجهت فوق متوجه باشد و وقت دعاء سوال سر آسمان گشند.

مقام دوم کعبه شریفه است که جز دوستان خاص و مومنان نخلص را آنجا داخل نیست ایشان را در آنجا انواع عطاها نصیب شود و بشرت مغفرت گناہان با تقدیم و فضیلت قرب ذواجلال والا کرام مشرف و سرفراز گردند و کفار را آنجا نصیب نیست.

و فوق در صبر و رضا آنست که در صبر تلخی و کراهتی هست که طلب تکلف خود را بر تحمل شده و مکاره برداشت تحمل مآثور میدهد و بزور بران میدارد و چون بصبر خود و عادات شد ترقی کند جای در مقام رضاند ع صبر تلخت و لیکن برترین دارد این معنی دارد اگر چه جز صبر که نور غیبت موجود فرخ ست در دنیا و آخرت نیز شیرین ست و در رضا سکون آرام است که تکلف ببدان راه نبود و بعضی گویند بلکه حلاوت باید و بلا و الذی شمار در مقام رضایسه مقام عالی است و بالاتر از آن مقامی در مقامات سلوک نیست چنانکه در احوال بالاتر از حال محبت حالی نه در رضا هم از محبت خیز و چند محبت غالب تر رضا و محبت را اینجا گفت آنکه گفت ازینا و جان الخلاوة فی البلاد اما اینجا نکته ایست که بعضی محققین گفته اند که رضا از مقامات قلی است یعنی اگر قلب برقرار بود و از قلبی که صفت دوست محفوظ گردد و رضا حاصل است اگر چه نفس طبیعت بخاصیت خود مضطرب گویند داشته باشند و المی بکشند با دام که در سکون آرام دل نشویش و اضطراب آه نیابد از آن حیثیت که فعل محبوب است مرضی و محبوب لذت نیابد مثلاً محبوب اگر شریف و لایزال

مقام سوم قلب بنده مومن است قال الله لا یستغنی عنی ولا سائلی ولكن یتغنی قلب عبدی المومن ودر آیه کریمه بسم الله الرحمن الرحیم اشارت برین سه مقام است و تاویل آن برین نهج است بسم الله المتجلی علی عرش قلب المومن بالغرّة والوحدة الرحمن المتجلی علی عرش لعظیم بالرحمة العالمه الشامه الرحمن المتجلی علی عرش الکعبة المشرفة بالرحمة الخاصة لمختصة بالمومنین آنچه ذکر کنی مشهور است که متوجّه قبله بنشسته سه بار اسمی گویند و اشارت بفوق و قدام و قلب می کنند مراد همین عرش ثلاثه است الله سبحانه علم

شیخ علی بن حسام الدین حتمه علی

ابن عبد الملک ابن قاضی خان المتقی القادری الشاذلی المذنبی البشتی رحمه الله علیه کامله و متعتمده آبا کرام او از جنوره آمدند و تولد شریف وی در ربیع الثانی در اوّل صفر و هیفت و هشت سالگی پدر وی را در خدمت شاه باجن حشمتی که در ربیع الثانی بود برده و مرید ساخته بود و در قریب آن ایام بسطخرت خرامیده وی بعد از فوت پدر بمقتضای طبیعت بشری چند گاهی بملذات حسیّه مشغول بوده و قریب بایام شباب در ملازمت بعضی از ملوک بمنده و آمده قدری از اسوای اشیای دنیا بدست آورد و بعد از آن آنانی جاذبه عنایت و هدایت در رسیده و حقارت متاع دنیا و فتنای اهل آن در نظر آمد و در خدمت شیخ عبد الحکیم بن شاه بابین رسیده خرّقه خلافت مشایخ حشمتیه پوشیده و چون در اصل فطراتی نشاء غریت تقوی و ورع غالب بود بجانب دیار ملتان سفر کرد و محبت شیخ حسام الدین متقی رحمه الله علیه بر سید و سلوک طریقه و ورع و تقوی را بآباد و تعاون بر کائنات ایشان پیش گرفت و در مدت دو سال تفسیر مجزای وی و کتاب عین العلم در ملازمت ایشان مطالعه کرده همراه زاد و تقوی و راه حلّه توفیق عریت حرمین شریفین را و همایا و تشریف یافت و در اینجا با شیخ ابوالحسن بکری رحمه الله علیه که بالا جماع از اولیای زمان خود بود صحبت داشت و تلمذ نمود و دیگر علما و مشایخ عصر را که در آن دیار یافت بودند دریافت و متفاده نمود و در اینجا بزرگی بود که او را شیخ محمد بن محمد ابن محمد اسحاقی می گفتند از وی خرّقه های خلافت سلسله علیّه قادریه و شاذلیّه که لقطب الوقت شیخ نور الدین ابوالحسن علی بن الشاذلی منتهی می شود و مدینه که بحضرت شیخ ابودین شعیب المغربي قدس الله سره هم می رسد پوشید و در مکه معظمه رخت اقامت و استقامت نهاده عالم را با نور طاعت و مجاہدات و آثار افاضت علوم دینی و افاضت معارف یقینی مستقیم و مستفید ساخت و بجمع و تصانیف کتب و رسائل در علم حدیث و تصوف اشتغال فرمود بعد از مشاهد آتمار خیر ایشان از توالیف و غیر آن عقل حیران میشود و بجزم حکم می کند که اینها بی توفیق کامل و برکت شامل که ناشی از کمال مرتبه استقامت و رسوخ درجه ولایت باشد و جو و نگیر و جامع صغیر و کتاب جمع ابجوامع شیخ جلال الدین سیوطی را که احادیث تشریف

المز و طبیعت بخالصیت مکرده و الملام خواهد بود و لا چون از دست محبوب است و باعث التفات و عنایت است لذت و محبوب نایک شئی من الملیح و بطور محبت مجازی در جور و بجا محبوب شود و بر وجود این معنی توان یافت و مستقال اردی تلخ بامید شفا نیز مثال انت زیرا که حکم طبیعت اختیار است و بنا بر این مقامات بر اختیار است یا رب اگر شعور زنده و تیز بر خیزد و این حالت سکرو متفرق است که مستان مجذوبان را بود و سبب و رضای اشیای آن مقام موشاران و بیداران است که ایشان را اهل صبح و بکین خوانند و مجاذبه مجامین را ازین کمالات نصیب نموده و لهذا عقلا را بر مجامین فضیلت نیست قال غوث الاعظم شیخ علی الدین عبد القادر الجیلانی قدس الله روحه و اولیای الینا بر کاه فتوحه سعدا و عقلا و مجامین العقلا افضل باکیان افند که سطوت ایشان سلطان محبت بر نامه قوی و جوارح غلبه کرده و در عالم ملکات و شاعر سرایت کند و همه بر امتثال حکم سلطان محبت تسبیح و تسبیح شوند چه روح و قلب و چه نفس طبیعت چنانکه در حدیث سید عارفان کمالین کمالان علیهم الصلوٰه و السلام و من تسلیات الکلمات اشارتی بدان واقع است که الله اعلم

حروف تهجی جمع کرده و اوقای احاطه جمیع احادیث نبوی از اقوال و افعال کرده صلی الله علیه و سلم
 بتویب فرموده و بر ابواب فقهیه ترتیب داده و الحق بنظر در آن کتابها ظاهر می شود که چه کار با کرده و چه
 تصرفات نموده و بار دیگر منتخب از آن گرفته و اکثر کلمات را انداخته آن نیز کتابی مذهب منقح آمده گویند
 که شیخ ابوالحسن بکری می فرموده و لیسوطی منته علی العالمین و المتقی منته علیه و دیگر رسائل و کتب تصنیف
 کرده که سالکان طریقت و طالبان آخرت را سرایه وقت و مددگار حال باشد مجموع تصانیف
 و تالیفات وی از صغیر و کبیر و عربی و فارسی از صد کتاب و زیاده است و اول تصانیف او رساله تبیین الطریق
 است که تصنیف آن از غیب ملهم شد و دیگر مجموعه حکم کبیر کتابی است نافع شامل خلاصه هر چه در علم
 کتب تصوف است بسیار آن خود می فرمود که علامت فهم کردن شما این کتاب است که هر چه از
 وقایع این احوال شکل شود از آنجا حاصل کنید و هر مسئله از مسائل این علم که پرستد از وی جواب دهید
 و اشتغال وی بتتبع سنن و احادیث نبوی صلی الله علیه و سلم تا آخر وقت حیات بود که در آن وقت
 بمقتضای عادت بشری جنبیدن ممکن نباشد شب و روز بتالیف کتب احادیث و تصحیح و مقابله
 آن مشغول بودی گویند که در فهم دقائق و تنبهاط معانی و نکات بر تبه رسید و بود که علمای کبار
 که در آن دیار شریف بودند غیر از تحمیر و تحسین نمی نمودند و شیخ ابن حجر که در زمان خود عظم فقه و علم علما
 که معظّم بود در ابتدای حال او ساد شیخ بود اگر در معانی بعضی احادیث متوقف و متردد شدی شیخ
 گفته می فرستاد که این حدیث را بتویب جمیع الجوامع در کدام باب نهاده اند تا بقرینه و قیاس آن
 معنی آن پی می بری و بارها خود را نسبت بنحسب شیخ تلمیذ حقیقی می خواند و در آخر مریدین و خرقه
 خلافت پوشید و علی هذا القیاس جمیع مشایخ و اکابر آن وقت بکمال فضل و ولایت وی معترف و
 در رعایت تعظیم و تکریم وی متفق بودند و الا آن نیز خواص و عوام آن دیار چنانچه مشایخ سلف
 را یاد کنند او را نیز یاد می کنند و با قطع نظر از تصنیف کتب و نشر علوم که علمای ظاهر را نیز بعد از
 حصول توفیق و برکت میسر باشد آنچه از ریاضات و مجاهدات و کرامات و محاسن اخلاق و مجاهد
 اوصاف و رزانت افعال و مسانت لحوال و رعایت آداب ظاهر و باطن و تقوی و ورع از وی نقل
 می کنند اول دلیل است بر کمالات باطنی و احوال حقیقه وی و وی در روز رحلت مجله از احوال
 صحبت خود با مشایخ نوشته است نسخه آن که از خط شریف ایشان نقل کرده شد این است بسم الله
 الرحمن الرحیم و الصلوة والسلام علی سیدنا محمد و آله و صحبه اجمعین و اما اوصی بلفقیه الی الله علی بن
 حسام الدین الشیرازی فی یوم خروجه من الدنیا و دخوله فی الآخرة ان هذا الفقیر لما کان صغیراً جعلنی
 والدی رضی الله عنه مریداً للشیخ الاجل ابن جنّ قدس سره و کان طریقہ رحمة الله طریق السماع و بصفا و انوار
 و لهیجان فلما وصلت الی سن التیمیز بین الحق و الباطن اخترت و فضیت بشیخا عما باتا نوا ان المرید

حکایت حبالی بن نفسی املی
 و اما من الما الی الی الی الی
 فرمود خداوند العزیز و العزیز
 نزد من محبوب است از نفس من
 و اهل من جمال من و محبوب تر
 و شیرین تر از آب سرد و زنده
 از اینجا معلوم گردد که غلبه محبت
 تا آنجا رسیده که در طبیعت نیز
 سرایت کند و از دوستی و لذت
 آب سرد و شیرین که جبلت
 آدمی را در نزد و تشنگی بر آنست
 قطعاً اختیار را در آنجا مطلق
 نیست غالب تر آید و در اینجا
 نکته دیگر است باریکتر و بلندتر از
 اول که این غلبه محبت و سرایت
 در تمام قوی و لطافت گاهی
 بهجت مزج و خلط این لطافت
 و عدم تمیز احکام و آثار آنها
 اتفاق افتد و این نیز در مجاز و
 عامل مکر بود که در کشور وجود
 ایشان بقبضه و بربط
 هست و احکام و آثار قلب
 و نفس بطور طلب طبیعت بی تفصل
 و تمیز در هم و بر هم گشته گاهی این
 بران غالب آید و گاهی آن
 بر این گاهی نفس بطور طلب
 و گاهی قلب بزرگ نفس آید
 و از اختلاط و اختلاط آنها
 احوال غریب و رنگهای
 به بیع نامضبوط به شخص پیدا
 آید که تحقیق حکم نتوان کرد که
 از نجاست و مفید زان نجاست
 بخلاف ابواب صحیح و ممکن که
 کارخانه وجود ایشان منشق
 و منقسم بود و هر چیز ایشان که

النصبی اذا جعل مرید شیخ فهو باخيار بعد البلوغ ان شار جعله شیخا وان شاء واتخذ لنفسه شیخا آخر موافقة
لوالدی فیما اختار لی فلما مات والدی وشیخی رضی الله عنهما البست خرقه مشایخ حشمت الشیخ عبدالمکرم
بن الشیخ باجن قدس سره ثم اردت صحبة شیخ یرشدنی ویدلنی علی ما اتمنی من طریق الحق فقصدت بلاد
بلقان وصحبت الشیخ العارف بالله حسام الدین المتقی علیه الرحمة والغفران مدة ثم سافرت الی الحرمین الشریفین
وصحبت الشیخ العارف بالله ابی الحسن البکری قدس سره واتخذت الخرقه القادرية والشاذلیة والمدينة
ولبست هذا الخرق الثلاث من الشیخ محمد بن محمد بن محمد السخاوی قدس سره وتیز شنیده شده است که هم
در وقت رحلت در رقعہ کاغذ چیز سے نوشتہ یکی انمخلصان خود سپرده بود چون بعد از رحلت
وی کشادہ مضمون خط این بود اعلیٰ الخوانی رحکم اسان کان عندنا امانہ من ہذا الشان فادنیاما
بامر الله الی الہما فہم من فہم والسلام و اعظم آثار خیر و اقوی براہین کمالات وی رحمۃ اللہ علیہ رہا
ویا حقیقی اوست کہ مرکز دارہ استقامت و قطب فلک ولایت ست کہ امر و زبانتفاق مشایخ
و تقرای آن دیار ازین تاشام در مقام ولایت کبری ممکن ست فقر و مشایخ تمام آن دیار بہ تبرک
می جویند و اشارت می کنند و ہواشیخ اکمل العارف بالله عبد الوہاب بن علی اللہ لہب کحفی المتقی
القادر سلمہ اللہ و البقاء و وصل الینا من فتوحاتہ و نفعا ببرکاتہ و برکات علومہ و بعد از ذکر شیخ صفیر
بیان بذکر شمد از مناقب مفاخر ایشان موشح و مزین می گردد انشاء اللہ تعالی و آنچه از احوال
شیخ در اینجا مذکور ساختمی شود از ایشان سماع دار و الا انشاء اللہ می فرمودند کہ دران مقام کہ
ایشان بلمتان و صحبت شیخ حسام الدین رحمۃ اللہ علیہ می بودند و خلوت شستہ می بودند شیخ
حسام الدین کتابہا را بر سر خود نہادہ بدرجہ می آمدند و استقیدان می نمودند وی گفتند حسام الدین
آمدہ است چہ می فرمایند یک بار ہین نوع می گفتند اگر در جرحہ می کشاد نمی نشستند و با ہم مذاکرہ
تفسیر بیناوی می نمودند آن مقدار کہ وقت خدمت شیخ اتساع داشت می نشستند و اگر در نمی کشاد
باز می گشتند بعد از ان چند گاہ ہمدان دیار کہ محل سکونت برابرست سیر کردندی و در ہر جا و ہر مقام
کہ خوش آمدی و فراغ عبادت دست دادی روزی چند اقامت می نمودندی فرمودند کہ وضع ایشان
در ایام سفر آن بود کہ در خبطہ راست کردہ بودند و یکی اسباب طعام و حوائج آن از بیرنج و ماش مجرد
و مخلوط و آرد و روغن و تیل و نمک و حوائج دیگر و ظروف طبخ و ہیزم کہ خود از جنگل می آوردند ہر کجا
ازین اشیاء اندک اندک بر می داشتند و اگر مقدار قوت دوسہ روزہ بودی آن را وقت سہ ہزار روزہ
می ساختند و در سجد فرو می آند خانہ بکراہی می گرفتند وی نشستند حقیق می زدند و آتش می گرفتند
و آب رقیق آب کہ مقدار یک مشک آب کہ بعد از فراغ از طبخ و وضو و شراب اگر احتیاج غسل افتد نیز
توان کرد نیز بر میداشتند اول آب صاف می کردند و ظرفہا را پاک کردہ بدست خود طبخ می کردند

بجای خود با شدہ و مقام مجرد
و افراد بوجدانیت ذات حق
متصل روح در مقام شوق
و در ادبیت مولی سجا بہ تعلیق
و قلب در معرفت اسماء و صفات
دی تعالی و تقدس از انجہ تعلیق
بعلوایات ارذلت و نفس
طبیعت در ادای حقوق و ہوا
مخلوط حکام و آثار سفلیات
مشغول نہ انہا مانع ازین و
زاینہا شغل لہ ان نہ مزج
و خلط را در صفای وقت ایشان
راہی و نہ ہیچ حال مغلبہ را
سلطانی و احکام آثار احوال
و افعال ہمہ این لطائف جدا
جدا بر وجہ استقامت اعتدال
موافق حق و مطابق حکمت
وجود آیند و ہمہ دیکار ہا بہ
خود مستقل و مستقید و معتدل
باشند و ہیچ یکی از دارہ تعاقبت
و استقامت و اعتدال بیرون
نیفتد این کمالاتی خاص جامعہ
مخصوص ست کہ بر وجہ اتم و اکمل
جز در جوہر ذات بابرکات سید
السادات صلی اللہ علیہ وسلم کہ
انہم مطاہر و انوار شارق اہر
و اکمل خلایق ست موجودند
در غیر ذات شریفی ہی در بعضی
از کمال اولیا از ارباب یکمین
بتفاوت استعداد و متابعت
و استعداد از مقام ہدی پر تو
این نور و اسع و محیط نیز افزاہ
و اللہ اعلم و ہو کل شیء علیہم جن
بجای دیگر افتادہ و مقصود باین
حال صنعت ملتوانی و وحشت

دجیرانی خود بود که با وجود ضعف
پیری که در دینی و دوا و مرض و علاج
ست بیماریهای غریب و مضطربها
شکرت استیلا یافته و ملازم وقت
و حال این شکسته بال گشته
نزدیک است که از سطوت آن
قوت و حرکت بدن سکون طلب
و فراغ وقت و سلامت حال
روی بچشم آرد بنیه این حقیر
در صل منیعت افتاده و تمام
عمر مشقت و ریاضت گذشته
و دلان پیر به یاد یافته و بیماری
علاوه آن شده دیگر حال
باشد الحمد لله علی کل حال مجرب
چاره نیست و از رضا و تسلیم گریز
نه آرد و کوس چیل گوش میرسد
و جای تغافل نمانده اگر حکم جلت
غفلت طاری گردان دیگر است
و تحقیق مثال اهل عالم در
غفلت و موشیاری بدینسان
ست که مثلاً جمیع در شکر گاهی
افتاده و انجاگاه سلطان آواز
کوس چیل می شنوند و استعداد
سفری کنند و دل از آقامگاه
بر میدارند و انجاگاه زمانی آواز
کوس فرو نشست غافل شدند
و بخواب غفلت رفتند و گمان
بردند که حکم سلطان با قات
شد باز آواز کوس آید باز سر
برداشتند و منته گشتند باز
فرو نشست باز غافل شدند و همچنین
عمر درین غفلت و موشیاری
میرود و می گذرد و روزی باشد
که حکم چیل واجب و مستقیم گردد
و بر بسن باز بفرض و بهت افتد

و هرگز کسی اخذ دست نمی فرمودند و با خدا عهد بسته بودند که استعانت بغیر نکنند و کلامی که از دست
خود بر آید یکسب دیگر نفرمایند و اگر بالفرض احتیاج کلی می افتاد اول چیزی بدست آن کس میدادند
بعد از آن خدمت می فرمودند و در جریده دیگر مصحف و چند کتاب که ضروری راه بودی بر می داشتند
باین نزاهت و صفا و تجرید و تفرید سیری کردند و اگر کی التماس صحبت و خدمت می کرد و قبول نمی کردند
بعد از آن بیدار گجرات قدم آوردند و سلطنت این دیار در آن زمان بدست تصرف سلطان بهادر
بود و او را باستماع اوصاف و کمالات ایشان جاوید ملازمت ملاقات قوی مست که بخدمت بیاید
قبول نکردند و حالت ایشان در آن وقت چنان افتاده بود که هر کوشه که میرفتند غلامان و بنال می گرفتند
و چون پروانه بر شمع می افتادند و ایشان در حجره را بر روی مردم بسته مشغول می بودند و هیچکس را
نخورد راه نمیدادند فی الجمله چون شوق و طلب سلطان بهادر از حد تجاوز کرد قاضی عبداله سندی
که از اهل علم و تقوی و صلاح بود و بهجت و قوی بعضی عواید و زکات را از سنده نیت اقامت مدینه مطهره
با جماعت کثیر از اهل عیال و فرزندان برآمده چندگاه اقامت گجرات نموده بود و با شیخ رابطه محبت
و مودت و اعتقاد قوی داشت عرض نمود که التماس سلطان بهادر را یکبار اجابت فرمایند و اگر
خواهند با وی کلام نکنند ما صاحب در میان خواهیم بود و او را به سخنان مشغول خواهیم داشت
و راضی خواهیم ساخت فرمود او را چگونه بنیم که بعضی منکرات در وضع او از لباس و غیره ظاهر
ست چگونه روا باشد که او را بنیم، امر معروف و نهی منکر نکنیم گفتند ملازمان هر چه دانستند بگویند و بکنند
او را آرزوی آنست که یکبار بخدمت برسد چون سلطان بهادر بلازمت آمد نصیحتی که بایست کرد
او را کردند و در دیگر یک کرد و رنگ گجرات فتوح فرستاد آن مبلغ را بتمام بقاضی عبداله سندی کوردادند
که چون باعث ملاقات و واسطه حصول این مبلغ شتاب و دید این مبلغ هم شباهت و اشتباه باشد تفرقه
که طریق شیخ او در ترتیب دارش و طالبان و مریدان آن بود که طالب رابطه هر از آنچه بود نمی برآورد
و همین حالت که بود می گذشتند و ایشان خود را بطن بکار تربیت و مشغول می بودند و بهت
و توجه بر تربیت و تسلیک او بر می گماشتند و او را ازین معنی خبر نداشتند تا بعد از مدتی بعلم بدی
حسی معلوم اومی شد که بجای رسیده است که در اینجا نبودی فرمودند و همچنین فقیر چون در خدمت
ایشان درآمد و سال اصلاً معلوم نکرد که ایشان باین کس متوجهند و هیچ چیز از ذکر و در و مجاهد
و امثال آن نفرمودند غیر آنچه لازم وقت این کس بود اغلب اوقات کاری کمی فرمودند که ارباب
و مقابل تصانیف و مؤلفات خود بود و کمال این کس آن بود که ایشان کار خود می گنایند ایشان
خود در کار این کس بودند تا بعد از دو سال در یافتیم که ما آنجا که بودیم نیستیم و بجای دیگر رسیدیم
که هرگز آنجا را ندیده بودیم می فرمودند که شایخ را در تربیت و تسلیک طالبان و طریق است

بعضی اخراج طالب کنند باختیار از او ضاع سابق که در دست بعد از آن کار فرمایند این
 طریق اشتق و صلب است خصوصاً در ابتدا حال و بعضی دیگر مرید را هم بر آن حال و در میان آنکه است
 بگذرانند و خود در کار او شدند و تبدیل صفات او کنند تا رفته رفته نوری و صفای در کار او پیدا شود
 که بدان مقصود رسد و این روش آسان ارفق است می فرمودند که غالب اوقات ایشان مصروف
 بنشر و افاده علم و امداد و اسعاده اهل علم بود و در دادن کتاب و اسباب کتابت و اعانت در نیاب
 بجد بودند بدست خود سیاهی راست می کردند و بطالب علمان میدادند و کتابها که از دیار عرب
 مفید و کیا بهم میرسید شیخ متعده از وی است کتاب فرموده بهر کس میدادند و ببلاد دیگر که آن
 کتاب در آنجا وجود داشت می فرستادند می فرمودند که در مجلس درس و غیره اگر حاضران بحث میکردند
 ایشان خاموش می بودند و هیچ نمی گفتند مگر آنکه کلمه ضرورت می افتاد و اگر کی سخنی نقل می کرد
 که هیچکدام جانب از نفسی و اثبات آن دلیل نبود می شنیدند و هیچ نمی گفتند و در باب کتب و تالیفات
 و اسرار و توحید و امثال آن کلمات از شطح و طامات قوم نیز بطریقه ایشان همین بود می فرمودند که خط
 ایشان از طعام جز اقامت رسم عبودیت و حفظ تریب بشریت نمانده بود و مثقالی چنده از طعام شوربا
 می ساختند و در آن نیز بخش دیگران می کردند چشیدنیش نبود می فرمودند که ایشان را خادمی بود
 کمال نام در غایت کج خلقی و بی اندامی که هر چه می خواست می گفت می کرد و ایشان او را بسیار
 دوست می داشتند و بخلقهای او را تحمل می کردند و روزی شوربای پنجه آورده بگایست شورجون
 پشیدند گفتند که چو اینچنین کردند و چون این چنین ساختند همین مقدار گفتند که با کمال نشینند و شوق
 شوربای با و دادند و گفتند اندک بپشید و ببینید که چون آمده است بسیار شورخورد نیست چون بجا
 آن بی ظاهر بود آن را نتوانست انکار کرد و در شتی نمود گفت آری انهم که شوشه دارد اما خوب است
 باک نیست بخور گفتند خوب پس آب بیاید آب آوردند و شوربا انداختند و آنچه نصیب بود از آن بخورند
 درین میان فقیر پرسید که درین ضعف پیری حال نفل ایشان در نماز چه بود و از نمازهای نفل چه مقدار
 می کردند فرمودند نماز نفل در جوانی بسیاری گذارند اما در اواخر اشرعاعات ایشان ذکر می خفی و تفکر
 و تصنیف علوم دین بود اما با وجود آن در تمام شب بجهت عارضه ضعف پیری و او را بول ده دو اوزه
 بار برای بول می خاستند و هر بار وضوی کردند و آنچه خدا خواسته بود از نماز و رعت یا چهار رکعت یا
 بیشتر می گذارند و می فرمودند که در ابتدای حال که ثوبت کتابت می داشتند ثروت خود از وجه کتابت
 می کردند و نیز از بیوه زنان که میرسیدند قرض می کردند و صرف ضروریات خود می نمودند و اگر از جائی
 نتوح میرسید آن قرضه را ادا می کردند زیرا که در ادای قرض توسعه هست و گاه گاهی زوال فتح
 که بغالب ظن از وجه حلال می بود نیز صرف می کردند و در آخر حال اعراض پیران را هم بر نقد قرار داده بودند

مکتوبات شیخ
 استعدا و آن ساخته یا ناخواسته
 باید رفت و خواهی نخواهی
 دل ازین سرچیه فانی برد
 تا آنجا که بیرون چهره روی نماید
 آنجا همه بقادر بقا و عیش در
 عیش و ذوق و لذت و سرور
 در سرور است انشاء الله تعالی
 لا اله الا الله محمد رسول الله
 الرسالة الثانية
 و التثون مشاهد الاله
 بین التبحر والاستتار
 لا اله الا الله محمد رسول الله
 نافع ترین کار بادرین زمانه
 مطالعه کتب قوم است که در باب
 فصاحت و تهذیب نفس نوشته اند
 طالبان خیر و قاطبان کار را
 که در نفوس ایشان استعداد قبول
 نصیحت نهاده اند بسی موثر
 و مفید اند و آنچه در قوت و
 استقامت ایشان کامین است
 بفعل ردد باعث عمل قوی گرداند
 و عقاید ایمانی را که بجا نرسیده است
 و ملاصحت اعلا کند و فسرده
 شده باشد تازگی و نوینی بخشد
 که ایمان را که رنگی و نوینی نازکی
 و فسرده می باشد و دایم یک
 حال و یک منوال و دایم حال
 است جدد و ایام کم قبول آید
 الا الله نشان آنست سحابة
 بنوان الله علیه بهر چه می گفتند
 که بایست ساختن بنشینند و بگویند
 الا الله ایمان نو گردانیم اگر چه از
 در دلیکه در آمده دایم و ثابت
 و بر جای خود است و چون

سبلفه که بطعام خرچ می یافت تخمین کرده بر فقر انجش می کردند و بهر کی بطریق خفیه آنچه مناسب حال می بود می دادند و می گفتند که ترتیب مجلس طعام و از دام عوام خالی از تکلفات و تشویش نیست می فرمودند که یکی از وزرای آنجا ایشان را تکلیف ضیافت کرد یکبار به خانه بنده تشریف آوردند و روی برکته باشد فرمودند مرا معذور دارم و دیدیم از اینجا دعای بکنیم خدای تعالی شمار را برکته دهد چون آن شخص بسیار کرد فرمودند پس می آیم ما بسبه شرط -

یکی آنکه هر جا که خواهم بنشینم را تکلیف نکنند که بالاتر بیایند و بر صدر نشینند گفت همچنین باشد هر جا که حضرت را خوش آید بنشینند -

و دوم آنکه تکلیف نکنند که این بخورید و یا آن بخورید هر چه را خوش آید بخورم -

سوم آنکه هر گاه که خوش آید برخیزم و بیایم تکلیف نکنند که یک ساعت دیگر بنشینند آن شخص همین شرایط از ایشان قبول کرد و وعده کردند که فردا بایم انشاء الله تعالی چون فردا شد نان پاره و خرطیه که دادم در گردن خود آویخته می داشتند انداختند و تنها بمنزل وی آمدند و هم نزدیک در نشستند آن مرد فرسها بشکلف انداخته و جای ملوکانه ساخته بود گفت اینجا بنشینید بالاتر بنشینید گفتند آخره شرط است که هر جا که خوش آید بنشینم آن شخص ملزم شد چیزی نتوانست گفت گفتند زود باشید که وقت تنگ است طعام ها کشیدند ایشان نان پاره که داشتند از خرطیه خود بر آوردند و بخوردند آن شخص التماس کرد که این طعام ها چیزی نمی خورم گفتند شرط آنچنان بود که هر چه خوش آید بخوریم دیگر برخاستند و وداع کردند که شرط بود هر گاه که خواهم بر آیم و السلام می فرمودند که یکباری در مکة خطبه در عهد حیات شیخ دوم مغربی آمدند پس و پدر بغایت مراض و مشغول و متعب پس بعد از ده روز یا پانزده روز از افطار کردی و پدر بعد از سه روز و پنج روز شیخ چون تعریف ایشان شنیدند قصد ملاقات ایشان کردند در آن ایام ضعف بسیار بود پای خود نمی توانستند راه رفت گفتند اگر یاری ما را برکت خود توانستند سوار گرد و بر برویم

یکست می که قوی داشت بروی سوار شدند و بلازمست آن دو عزیز آمدند و فقیر را نسخه حکم کبیر را همراه گرفتند چون ملاقات کردند آن دو مرد چون دانستند که ایشان مردم بزرگوار و مشهور اند و آمدند ایشان موجب شہرت و باعث تفرقه وقت خواهد شد بسیار دماغ خشک و بی التفاتی نمودند بفقیر گفتند که ببینید که چه نوع ما را از سر خود و امی گفتند خود را از رحمت صحبت خلاص می گردانند بعد از آن فرمودند که ما کتابی جمع کرده ایم از اقوال مشایخ پاره از آن بخوانیم بفقیر اشارت کردند که بخوانید چون سخنی چندان خوانده شد این زمان گرمی دیگر در وقت پیدا شد و آن عزیزان نیز بخت اختیار شدند در حرکت درآمدند و انبساط نمودند و قهرا گرفتند بعد از آن آن دو عزیز دایم در ملازمت شیخ می آمدند و استفاده می نمودند تا آخر هر دو مرید شیخ شدند رحمه الله علی جمیع عباد الله الصالحین می فرمودند که شیخ در باب توکل

در دل جای گرفت هرگز بدو نرود و لیکن بذر حق و تذکر توحید نورانیت آن ضحوت گز و از درون بیرون افتد و پرده از جلال تعین برافکند و آتش مشوق آید و گردن چنانکه آتش در زیر خاکستر پوشیده بود چون بجا و متاب گری آن سید آید زیاده بر آن چنانکه آتش زنگ خورده بود چون صیقل کند روشن گردد این قوم اختلاف است که عارف اشهر حق دایم باشد یا نباشد جمعی گویند باشد و بسیاری بر آنند که نباشد اشاره باین مبنی کرده است که حافظ دوم وصل می بینی شود و شایان کم التفات بحال که آنگاه شاهه لا اله الا الله التمجید الاستغفار گویند و حق آنست که عقدا یان و ربط قلب اتصال بر بعد از این بر تریقین سیده و تحقیق تحقق و حصول یافته دایم برقرار خود است و لیکن بعد از وفاء ادا رکن انگشتان بجای گاه گاهی است لی مع الله وقت بر قول کسی که آن ابر گاه گاه حمل کند و گوید الوقت سیف قاطع و برق لامع شایان حال است اما احوال و موهبتان اینچنین خواهد بود و قیاس طل حضرت وی صلی الله علیه و سلم بر آن درست نیاید و حق باو بر آن که گفت مراد بوقت اینجا دایمی است ای لی مع الله وقت دایم مستمر یعنی قیاس

و وصول رزق سیو ساطت اسباب می گفتند که بارها در براری و مغا از مشاهد افتاده است که آب قعر
چاه بود و آهوان تشنه بر گرد چاه برآمده و بجانب آب نگاه کرده ایستادند آب از تنگ چاه جو شیده
بالا دوید و آن حیوانات آب خورده و سیراب شده برگشتند و شاید که مایه ازین آب با خورده بیم می نمودند
که شیخ میفرمودند آنچه بوجه حلال کسب کنند هرگز ضائع نشود و اگر آن را کم کنند البته باز بیاند و موافق
این سخن حکایتی از سرگذشت خود بطریق تمثیل فرمودند که وقتی در کشته دریای شور نشسته بودیم
طوقانی شد و کشتی شکست با چند نفر تخته پاره باندیم و بعد از چند روز بر ساحل افتادیم کتابی چند
که همراه ما بود ترشده بودند و چون سفر پیاده ضرورت افتاد و طاقت برداشتن آن کتابها نبود آنها را
را در بره از برار سرب و عرب دفن کریم و علامتی بر آنجا گذاشته متوجه که مخطمه شدیم در آنسای راه
تشنگی غلبه کرد و در بر عرب چنانکه معلوم است آب پیدا نمودیم آن گفتند که درین وقت حای مکنید تا حق تعالی
آبی فرستد محل آنست گفتیم تا دعا خوانی کنیم شما آئین بگوئید و حای کرده شد پروردگار تعالی باران
نفرستاد که بدان سیراب شدیم و قرا بهار را بر آب کریم بعد از چند گاه بکر رسیدیم طواف عمره کریم بین
اصفا و المروه سعی می کریم که بدوی چند باری بر سر کرده پیش ما آمدند و گفتند کتابها داریم اگر بخیر چون
بکشادیم همان کتابهای خود بود که در بر عرب دفن کرده گذاشته آمده بودیم بهای کتابها را با ایشان
دادیم و کتابها را ستیم او را قبیح بیک دیگر چسبیده و خشک شده بود و بار دیگر آنها را آب تر کریم تا از
هم جدا شدند و لیکن یک حرف از آنها ضائع نشده بود و مانع استفاده نگشته خدمت شیخ حاجی نظر
بخشی که از کمالان عصر و مردان راه است و بعد از تحصیل علم و ریاضت و دریافت مشایخ ما و راه النهر
و بلاد شام و مصر که مخطمه آمده و کارها کرده و خدمت مشایخ حرمین و مرقین رسیده و تکمیل نفس بطایفه وطن
نموده و یکی از اکابر رجال اشد که این حقیر سعادت دریافت و لطف عنایت ایشان در آن مقام
شریفه فائز شده و آثار کمال مشاهده نمود و بنگان این فقیر از اولیاء الداندا ایشانند و ایشان بخدمت
شیخ علی متقی نسبت محبت و اعتقاد و اختصاص بسیار داشته اند نقل می فرمودند که روزی یکی از مخصوصان
حضرت شیخ پیش فقیر آمد و گفت از سرازه و جوان شده شسته اند و حسنی عجیب مسکنه شکر ازند و ترا
می طلبند با قصد امتثال امر ایشان و شوق مشاهده این حالت رفتم شیخ را بر بهیت قدیم دیدیم
ولیکن بقایا و آثار حالت سکر موجود بود و مرجای گفتند و عنایت نمودند و فرمودند امر و زحمت
غریب بر ما قائل شده بود و از برای طلب مزید یقین حاضران چیزی از عالم خرق عادت نیز ظاهر
شد شمار اطلبیده بودیم تا مشاهده آن حالت بکنید با رفتم شمار از ارباب یقین اید شمار حاجت
خارق نمودن نیست باز این عالم فرود آیدیم نقل است که بارها سلطان محمود گجراتی ببلایزمت
ایشان آمدی و بسبب آنکه بعضی با سهله غیر مسنون بر خود داشتی در وی نگاه کردندی و بوی

حال و اندازه وقت من بیکان
کنند که گاهی باشد و گاهی
نباشد اینجا تحول تغییر غایت
و مغلویت و بلند و پست و
ذیر و بالا نبود که شاه حقیقت
که حقیقت جامع است و صلی الله
علیه وسلم و مقام حاق و وسط
و اعتدال است و ثابت و ثابت
شهود که قلب شریف است
در غایت تدویر و صفات
و نورانیت و مشهود که ذات
حق است لا یرذل محاذی و
مقابل آن افتاده و تجلی نموده
چنانکه هست هست تغییر و
تبدیل از کجا باشد و از صفات
که در سم و بیم سازد در بیرون
ست اما در درون جز ذات
نه و در ذات تحول و تفاوت
نبود اما اینجا نیز می گویند که اگر
بکاو و نماند می ماند و در وقت
بالتصال لطیفه سر که غفله باز کرد
و لطافت دیگر که نفس و قلب
و روح است بجهلیات صفاتی
مخطوط و معمور باشد قیاس
که در تقضای صطلحی و قاعده
که درم نهادماند در یافته است
اما حقیقت آنست که حال شرف
آنحضرت صلی الله علیه و سلم از همه
جداست و کیفیت آن بکنند
اما آن نتوان کرد و هر که از آن
بقیاس حال خود چیزی گوید
و بیان کند گویا بمان خود و بول
تشبهات کرده با خود و با عظم
تولید الله است و بیکس در آنجا که
اوست جز خدا انفسا نیست چنانکه

متوجه نشدندی تا روزی لباس صالحانه پوشیده آمد بعد از آن بحشیم ضا در دی نگریستند
پس وی التماس کرد که امروزش حضرت شیخ بمنزل فقیر تشریف آرند چو دل ایشان را بروش خود و بر دوش
و بمنزل خود آورد و گویند که سلطان مذکور در آب و سوا سی عظیم داشت و هیچ حیل این لذیذ از وی
زائل نمی شد شیخ طشت آفتاب طلبیدند و گاه خود را سه بار بشستند و آنهارا بر زمین ریختند کثرت
چهارم آب ادر طشت جمع کردند و فرمودند بامام خود این آبی است که در شریعت مطهره پاک و لطیف
ست و شک کردن درین معنی از سواس است و سواس کار شیطان است این آب انجورید
و هیچ شبهه انجور را نه مید سلطان محمود بگفته شیخ آن آبها را تمام فرو برد و دیگر نقش سواس تباه
از لوح دل او شسته شد و هرگز و سواسی بوی راه نیافت حضرت شیخ عبدالوهاب متقی سلمه اسد
تعالی در محلی از احوال ایشان رساله نوشته سیمی با تحات لتقی فی فضل الشیخ علی المتقی و بده عبارت
وفات بندگی شیخ علی متقی در ثانی جادی الاولی ۱۰۵۷ هـ خمس و سبعین و تسعایه بود پیش ازین تاریخ در
اربع و سبعین آواز ره طلت ایشان در کلمه مبارک مشهور شد و ایشان در آن وقت تندرست و صحیح بودند
در هیچ مرض نداشتند چون این خبر در کثرت منتشر شد علما و صلحا و عجمان و معتقدان فوجا بعد فوج برای
پرسیدن می آمدند چون ایشان را خوش و خورم باصحت بدن می یافتند تعجب می شدند حضرت
شیخ تبسم کرده بایشان تجدید توبه می فرمودند و وعده شفاعت می کردند وی گفتند که مثل این فقیر
مثل شخصی است که شربت موت را چشیده و بر احوال مابعدش مطلع شده پس از خدای تعالی
درخواست که باز ویرا دوم بار در دنیا بفرستد پس خدای تعالی حاجت او را گردانید و ویرا باز دنیا
فرستاد پس معلوم است که این چنین شخص از استعداد موت غافل نخواهد شد همچنان این فقیر از
استعداد موت غافل نیست و در مرض موت گفتند که من قطیم و شدت و سکر موت لازمه مقام
قطبیت است برای رفیع درجات پس اگر بر من شدت سکر است بنیذا اعتقاد کم نکنید و نیز باین فقیر
فرمودند بعد از آن که مراد فن کنید متی روح من ببقایم خواهد رسید که نسبتی که میان من و حق در حالت
حیات موجود است منقود خواهد شد پس نا امید مشو و بهمت تصور صورت من از دست ده و بذكر
دعا و تلاوت قرآن نزدیک قبر من مشغول باش تا آن نسبت در تو پیدا آید بعد از آن هر جا که
خوش آید باش حق ماد و ماه پیش از رحلت و جماعت از جنیان بر ایشان ظاهر می شدند یک عجت
بطریق اعتقاد و ارادت و محبت می آمدند و از ایشان فواید دینی می گرفتند چنانچه تجدید توبه و عقد
اخوت و غیر ذلک مما يتعلق به الارشاد و النصیحه و برپای مبارک حضرت شیخ بوسه می دادند و میرفتند
و جماعه دوم بطریق انکار و اعراض و صداوت پیش می آمدند و گاهی بلباس نصاری و فساق
ظاهر می شدند و تکلم نمی کردند و حضرت شیخ مکتوبی بجانب ایشان نوشتند ازین مکاتیب و مکتوب

خدا را چون وی کسی نشانت
در خلوتی که او با خداست همه
بیرون در انداخته است بنده طاعت
ست و مطلوب محبت است
و محبوب شایسته و مشهود
قاصد است و مقصود آن یک
خداست و دیگری او در آن یک
وجه خلائی نتوان کرد که خدا
خداست او بنده ما در عوالت
دیگر که طالب مطلوب محبت
و محبوب است بتجربین حکم نتوان
کرد که طالب کسیت و مطلوب
مکه و محبت کسیت و محبوب کدام
هر دو هم طالب بند و هم مطلوب
و هم محبت اند هر دو هم محبت و محبت
او طالب این مطلوب در مرتبه
دیگر و مطلوب این طالب
دوئی بکده از حقیقت کمی است
من طبع الرسول فقد اطاع
الله و یداند فوق ایم زیاد
برین چه گویم کفرای حقیقی سینه
درین باب قهر است که اگر آن را
بیرون افکنم صدایان بجا
از آن رشک آید اسرار پرده
بهتر و ناگفته و اگر گویند چیزی
گویند که تعلق بکار دارد و کارش
ست که جمال محمدی را قبله
محبت بود و وجود بازند و
بظاهر و باطن متوجه بدان
باشند چنانچه چند آنکه در ذکر
محو فانی شوند و جز وی طلب
و مقصود نماند و منظور و مشهور
نبود و براه متابعتی روند
باطن معلوم و اعتقادات که در
ظهور کرده و ظواهر اعمال

پیش فقیر موجود بود تعلیق مکتوب اول بسم الله الرحمن الرحیم الحمد لله والصلوة والسلام علی رسول الله
من احقر عباده علی بن حسام الدین الشیرازی الی عظیم الجن السلام علی من اتبع الهدی وبعد فانکم
ترو تامة مدیده ولا تکلمون معنا حتی تعرف ما هو مقصودکم وان من صحابنا رجلا اسمه عبد الوهاب
ان شئتم اطهر واعلیه واخبروه بمقصودکم حتی یعینکم فی ذلک اللهم انا الحق حقا وارزقنا اتباعه وارزقنا
الباطل باطلا وارزقنا اجتنابه وهذه الورقة مربوطه بساریه المجلس والسلام تعلیق مکتوب دوم
الحمد لله الذی باخلق الجن والانس الا ليعبدون اسی ليعرفونه فاعلموا حکم الله ان الله تعالی خلقکم
الامعرفة واتفق العلماء والعقلاء والحکماء علی ان معرفة الله لا تحصل الا بعقل وقلی الحکمة فمن ترک
الكلام مع الناس ولم یکلمهم جدا لم یکن له ان یعرفهم الله ومن لم یعقل خیرا من شره ونفعا من ضره لم یکن
ذلک ایضا فاجتهدوا حکم الله ان تکلموا مع الناس وتعرفوا اسلایهم وکونوا من الهادین المهدیین
هذا حق لزم علی فاسقطه عن ذمتی وهذه نصیحة فلیعقل من شاء والیصادر قریب ایام حلت در ایشان
عالات وجذبات پیدامی شد که در جمیع حرکات وسکنات ایشان تغییری راه می یافت شبی از شبها
در ماه صفر شش و پنجاه و سی و یکم و تسعمائة که از مدت رحلت قریب سه چهار ماه مانده بود فقیر گفتند که
بخوان فلان بیت شاعر فقیر نیز است دریافت که کدام بیت می خوانند این بیت خواندم

هرگز نیاید در نظر نقشه ز رویت خوبرو | شمسند انم یا فرجوری ندانم یاری

ماست غریب در ایشان در گرفت با واد بلند فرمودند بخوان بخوان فقیر چند بار این بیت را که می خواند
از ایشان سخنها می محبت آمیز و ناله های شورا انگیز ظاهر می شد بعد رین میان خادم آمد که طعام
سوجود شد وعادت آن بود که طعام را برای ایشان سح می کردند و می مالیدند بجدی که هر دانه که در طعام
ست با دانه دیگر متحده می شد که فرق کردن میان دانه ها ممکن نبود و همه یکذات می شد و چون خادم
ز طعام خبر کرد گفتند که طعام را سح کن بعهده فرمودند که یا چگونه سحی خواهی کرد اینچنان سحی کن که
همه یکی شود و وی نماند چنانچه این دوهره خبر میدهمی گوید و هر

بن الی سببی چون دوده نباتا | وحالی غریب نمودند تمام شب بهین حالت زنده داشتند و کلمات
عبت انگیز میفرمودند فقیر هم تمام شب در ملازمت بود و دران ایام شبها همه در خدمت می گذرانید
من نقل بعبارة از رساله مذکوره است و نیز باین فقیر حقیر عبد الحق بن سیف الدین قادری عفا الله
عنهما می فرمودند که شیخ دران ایام ذکر بسیار می کردند و بقوت و غلبه می کردند که فوق آن متصور
باشد با وجود آنکه قوت حس و حرکت در ظاهر ایشان مانده بود و در حالت ذکر چنان تخیل می شد که گویا
بیزی بروقت ایشان عارض می گردید و ایشان دفع آن می کنند و گفتند جای قبر در محلا باید گرفت
ما پیش از رحلت نازل متعین شده باشد باز فرمودند خداوند که مدت نهایی ما چندست و کی میروم

وظایع است که حکم فرموده مشغول
دارند و از هر که غیر از اشیای هر چه
جز درین می ست فارغ دیگری
باشند حق و صدق همان نبی
کروی آورده و راست قدرت
همان اشی که دی نموده فضا
اگر در عقل تقصیری رود باید کرد
اعتقاد قصوری نبود اگر در
کوشش شستی پیدا کردش
درستی باید و اگر حل و اعتقاد
کوشش و کوشش هر دو جمع
گردد کار تمام بود دیگر چیزی
نمی باید اینجا را اشیای است بسی
نزدیک روشن و آن مراقبه
حسن و جمال و تصور حلیه کمال
اوست صلی الله علیه و سلم تصور
آن در جمیع احوال نعت محبت
و اجلال النصب العین بصیرت
ساختن و تخیل را بوی بستن
و درایم بدیده خیال و بطاعت
در روی نگرستن و در خلوت
احضار ان نموده بوظیفه صلوة
بغت توجه و حضور مشغول شدن
و بزبان عار و مناجات نصیر
و تعلق نمودن بلسان حال
شکستهای و خرابیهای خود
عرض کردن و ادا و ادعای
از حضرت وی درخواستن
و عاشقی با و نیازمندی با که
در وقت حضور محبوب دست
میدهد و زبان تعبیر از کشف
و بیان آن قاصرت بر رو
کار آوردن نزدیک و روشن
ازین راهی نیست و آنها که
رسیده اند باین راه رسیده اند

این مقبره عموم مسلمانان است پیش از وقت رحلت جماعتی مردم تنگ کردن مناسب نباشد بعد از مدت هر کجا مناسب اند دفن کنند و سپهرین ایام تشریف مرتبه طبعیت بالباس خاص مطرز بطرز مخصوص که برای اقطاب ارزانی می گردد خبر دادند پیش از وقت رحلت فرموده بودند که با دام انگشت شهادت ما را موافق حرکت ذکر متحرک بینید بدانید که هنوز روح در قالب است همین که این انگشت از حرکت مانده معلوم کنید که روح را قبض کردند در آخر دم همچنین مشاهده افتاد که انگشت شهادت در حرکت بود و در هیچ عضو دیگر حرکت اثری نمانده بود الا در همان انگشت که بر طبق ذکر در حرکت بود و در وقت رحلت سربارک ایشان بر زانوی فقیر بود قفصه رحمة الله علیه و هوذا اگر اسد نجبه و کان ذلک وقت السحر ثانی شهر جمادی الاولی سنة خمس و سبعین و تسع مائة و صا را تاریخ وفاته قضی نجبه و کان ولادة رحمة الله سنة خمس و ثمانین و ثمان مائة و تاریخ وفات ایشان شیخ که متابعیت نبی نیز یافته اند و از غرائب خوارق و کرامات ایشان آنست که بعد از وفات ایشان به وازده یا چهارده سال سیدی احمد پسر برادر زاده ایشان فوت کرد و خواستند که برسم که مغظم که مرده را در قبر کبی ارضی او لیای شهر دفن می کنند چنانچه امام عبدالسیافعی را در قفصیل بن عیاض رضی الله عنه نهاده اند و این در قبر حضرت شیخ بنهند چون قبر را بگشایند وجود مبارک ایشان با کفن همان طور خشک شده موجود بود و حال آنکه خاصیت زمین که مغظم آنست که در سه چهار راه مرده خاک می گردد و اثری از وی نمی ماند رحمة الله علیه و علی جمیع عباد الله الصالحین فقیر در وقتیکه که در که مغظم بود و در خدمت حضرت شیخ عبدالوهاب می بود بزیارت قبر ایشان می رفت روزی بر قبر ایشان رفته عرض حال خود کردم و طلب بشارتی از جانب ایشان کردم شبی خواب می بینم که ایشان بر بالای مقام خفی بر سر نشسته اند و فقیر در حضور ایشان ایستاده عرض کردم که فقیر در خدمت خلیفه شما شیخ عبدالوهاب می باشم سفارش فقیر ایشان بکنند ما التفات و عنایت بیشتر نمایند و همین معنی بر سر قبر ایشان عرضه نموده بودم می فرمایند که مقصود شما حاصل است ان شاء الله تعالی خاطر جمع دارید و السلام اکنون از کلام ایشان چیزی نقل کرده شود و ایشان را شرحی است بر رسال اصول الطريقة که از مصنفات سیدی شیخ احمد رزوق است که از مشایخ مشایخ مغرب عبارت متن را نقل کرده آمد اگر چه در حقیقت از کلام ایشان نیست ولیکن بحسب اشتهال بر فوائد نقل آن اختیار افشادمی فرمایند قال شیخ احمد الشهیر رزوق رضی الله عنه و رضی عنایه عیالیا المن سال عن اصول الطريقة اصول طریقنا خمسة اشياء التقوى السرى والعناية واتباع السنة في الاقوال والافعال والاعراض عن الخلق في الاقبال والادبار والرجوع الى السرى والسر والضر والتحقيق التقوى الرجوع والاستقامة وتحقق السنة بالتحفظ وحسن الخلق وتحقق الاعراض عن الخلق بالصبر والتوكل وتحقق الرضى بالتهانة والتواضع وتحقق الرجوع بالحمد والشكر

و ازین راه بوسیله در فیض از جناب رسالت گشاده گردد و باطن بنور یقین منور شود و حال بجلیه حجت آراسته آید و حفظ عصمت الهی از جمیع مخادوت و مکاره نگاهبان وقت گردد و صدق می باید و طلب و بعد از وجود این دو صفت وصول بسر نیز آن مقصود آسان است اما صدق طلب کو و طالب یکی کسی هست که بی شائبه غرض محکف از جناب عزت فقدان با سواد خواهد و از هر چه با سوامی او در صفا اوست بری گردد و هیچ چیز در هیچکس او را ازین مطلب مانع نیاید و قطع تعلق از همه کند و پای بند هیچ چیز نماند و همیشه گرفتار نفس و طالب ماسوی است نهایت تنی و درین مقام طلب کمال نفس و ظهور آثار اوست و چون این نیز بی شائبه وجود دوستی است از حقیقت صدق و اخلاص که ترک اغراض دنیا و اعراض آخرت است محروم باشد از او گاه چند دروغ زن که با چندین آلودگیهای طبیعت خود بهشکاف نفس و دعوی طلب این راه و محبت حضرت که می کنیم گوئیم مشکل آنکه با وجود نا اہلیت و بی استعدادی ترک این مہوس نیز نمی توان کرد و ازین راه باز پس نمی توان آمد و بدون توبه مشکل و جدائی مشکل

فی السرا والابحار الی السدی اضواء اصول ذلک کلمه خمسة علو الهمته وحفظ المحرمه وحسن الخدمه ونفوذ العزم
وتظیم النعمه فمن علت همته ارتفعت رتبته ومن حافظ حرمة الله حفظت حرمة ومن حسنت خدمته
وجبت کرامته ومن الفذ غرته واست هدایتة ومن غطمت النعمه فی عینه شکرها ومن شکرها استوجب المزیة
من نعمهم بها حسب عدل صادق اصول المعاملات خمسة لطلب العلم للقيام بالامر وصحبة المشایخ والافاضة
للتبصر وترك الرخص والتاویلات للحفظ وضبط الاوقات بالاوراد والحضور واهتمام النفس فی کل شیء
للمخرج عن الهوی ولسلامة من غلط فطلب العلم آفة مصحبة الاحداث سنا وعقلا ودينا من لا یرزع
لاصل ولا قاعدة وآفة لصحبة الاعتراض والفضول وآفة ترک الرخص والتاویلات لشفقة علی
النفس وآفة ضبط الاوقات لتسلع النظر بالفضائل وآفة اهتمام النفس بالامور بحسن احوالها وبقوامتها
وقد قال تعالی وان تعدل کل عدل لا یؤخذ منها وقال الکریم بن الکریم صلوۃ الله وسلامه وبارئ
نفسی ان النفس الامارة بالسوء الا ارحم ربی واصول ما تادی به علی النفس خمسة اشیا تخفیف لمعدة
من الطعام للجاء الی الله عما یرض عنه وضد الفرائض من مواقع الفتنة ومن مواقع ما یخشاہ وقوع
الامر المتوقع فیه وادام الاستغفار مع الصلوۃ علی رسول الله علیه وسلم نجوة او الجماع وصحبة
من یدل علی الله تعالی وعلی امر الله تعالی وهو معدوم وقد قال الشیخ ابو الحسن الشاذلی رضی الله عنه
اوصانی جمیع نقال لا تنقل قد میک الا حیث ترجو ثواب الله تعالی ولا تجلس الا حیث تامن غالباً
من معصیة الله تعالی ولا تصحب الا من تتعین به علی طاعة الله تعالی ولا تصطف لنفسک الا من تراه
یقیناً وقل ما بهم او کلاماً ما ذمعه وقل ایضاً رضی الله عنه من ذلک علی الدنیا فقد غشاک ومن
ذلک علی العمل فقد تقیاک من ذلک علی الله فقد نصحاک قال ایضاً رضی الله عنه اجعل التقوی
وطنک ثم لا یضرک مرج النفس الم ترض بالعیب وتصر علی الذنب وتسقط منک الخشیة بالغیب
قلت وهذه الثلاثة هی اصول البلاد والاکافات وقد رایت فقرایة الوقت ابتلوا بنجسة اشیا اثار الجبل
علی العلم والاغترار بکل زاعق والتهور فی الامور والتغریر بالطریق واستعجال الفتح دون شرطه فابتلوا
بنجسة اثار البدعة علی السنة واستباح الباطل دون الحق ولعل بالهوی فی کل امر او حمل الامور وطلب
الترکات دون المحتائق وظهور الدعاوی دون صدق فظهر ذلک خمسة الوسوسة فی العبادات
والاسترسال مع العادات والسماع والاجتماع فی عموم الاوقات واستماله الوجه بحسب الامکان
وصحبة ابنا الدنیا حتی النساء والصبیان واعتروانی ذلک قانع القدم وذكر احکامهم ولو تحقیقوا
لعلموا ان الاسباب رخصة لضعفاء ولتقام بها بقدر الحاجة من غیر زیادة فلا یستعمل معها الا بعید من
العدوان لیسع رخصة لمغلوب او کامل او هو اخطا طانی بساط الحق اذا کان بشرطه من المله فی محله
ادب فان الوسوسة تاملها جهل بالسنة او خیال فی العقل ان التوجه لا قبال الخلق ادباً عن الحق

سخت گریه و کار افتاد است
مگر خدا بکشاید و اگر با وجود این
ناقصیه و آلودگیها فضل و
رحمت حق کار خود کند و برساند
که خاصه گان درگاه خود را
عطا فرموده مخصوص گرداند
قادرست و فعل او را عظمیست
همین قدرت است که در امید
و بیم دارد تا امید هم نمی توان شد
و ایمن نیز نتوان بود الا با
بمن الخوف و الرجاء ای با یک
ست اما روشن است
بس کار غریب است و
مشکل آسان و چون جبر
صراط است بسی روشن با یک
به حال شکرست الحمد للی
کل حال اعوذ بالله من حال
اهل النار لا اله الا الله محمد
الرسول الله و العاقبة الخیر
الرساله الثالثة وثلثون
التظیم لامر الله
لشفقة علی خلق الله
لا اله الا الله محمد رسول الله
التظیم لامر الله و لشفقة علی
خلق الله و شهیدان و
دین سلما نیست که جبر بقوت
آن بنده را بتمام قرب رضا
مولی تعالی برسد بحال است
و تفاوت سالکان این طریق
در سرعت سیر و قوت سلوک
و قرب نان حصول بحجاب
حق براندازد قوت این دو
با دوست هرگز از همدین دو
با دوست و قوی تر رسیدن

بقام قرب آسان تر و زود تر
و با تغییر از ان بقوت باز و کرد
اشارت بآنکه قوت سلوک است
وصول بر ساطت این صفت
بعد از مساعدت عنایت توفیق
بجای رسد که سیر و زمار بعضی
رہروان بشا بطیران افتد که
در طرفه بعین مسافتی بعید
بدان قطع کنند و در یک ساعت
دیکر لوجی بجای رسند و دیگران
بدت عمر باشند مجاہد و قوت
عمل نتوانند رسیدہ مردان
حق ببال محبت جوہر بزرگوار
قدم بکنند و عرش جا کنند و باز
صفت اول زین و صفت
که تعظیم لامر است رعایت
آن اہم و اقدم است بسببیت
آن در حصول قرب اتم و اکمل
گویا بنیان بازوی راست از
جانور و دست راست از آدمی
است و قدرت بر عمل قوت
در سلوک بدان سخت تر و ستوار
تر بود الشکفہ علی خلق اند اگرچہ
در تحصیل نسبت الفت و محبت
و تجلاب فیض رحمت رعایت
علامہ جنسیت و سلوک طریقہ
النصا و شکر گذاری مولی
تعالی و تقدس مقامی عالی
و مرتبہ رفیع دار و دلیل است
بر سلامت فطرت و علو ہمت
و ذکا و طبیعت و موجب ثواب
جزین ذکر جمیل در دنیا و آخرت
و باعث قرب و رضا خداوند
ست تعالی اما مقام تعظیم لامر
عالی تر و شان مرتبہ بی ہمتا

سیما قاری مدہن اوجبار غافل مصونی جاہل و ان صحبتہ الاحداث ظلمت و عار فی الدنیا والدین قبول
ارفاقہم اہم و عظم و قال سیدی ابودین رضی اللہ عنہ الحدیث من لم یوافقک علی طریقک لو کان
ابن سبعین منہ قلت و ہذا الذی لا یثبت علی حال و یقبل کما یلقى الیہ فیولع بہ و اکثر التجاہد فی انباء الطوائف
و طلبتہ المجالس احذر ہم بغایہ جہدک کل من ادعی حالامع اللہ ثم ظہرت منہ احدی خمس فهو کذاب او سلوک
ارسال الجوارح فی معاصی اللہ و تصنع فی طاعة اللہ و اطیع فی خلق اللہ و الوقیۃ فی اہل اللہ و قل یا ختم لہ علی
الاسلام و شروط الشیخ الذی یلقى الیہ المرید نفسہ خمسۃ علم صحیح و ذوق صحیح و ہمت عالیہ و حالہ خضیۃ و نصیۃ
نافذہ و من فیہ خمس خصال لا تصح شیخۃ اہمل بالین و استقامت حریمات المسلمین و دخول الایمنہ و اتباع
الہوی فی کل شیء و سوار الخلق من غیر سبالات و آداب المرید مع الاخوان و الشیخ خمسۃ اتباع الامر و ان ظہر
خلالہ و اجتناب النہی و ان کان فیہ حقہ و حفظ حرمتہ غالباً و حاضر او حیا و میثاق و القیام بحقوقہ حسب الامکان
بلا تقصیر و عزل علقہ و ریاستہ الا بالوافق و ذلک من شیخۃ مستعین علی ذلک بالانصاف و النصیۃ و ہی معالہ
الاخوان ان لم یکن شیخ مرشد و ان وجدنا قصاصن الشر و طائفتی اعتمد فیما کل فیہ و عول بالاخوۃ فی الباقی
انہت الاصول المذكورۃ بحمد اللہ و حسن عونہ و ینبغی لک ایہا الطالب مطالعہ فی کل یوم مرتین او مرۃ
والافنی جمیعہ حتی تنطیع معانیہ فی النفس و یقع تصرفات مقتضاہا فان فیہا غنیۃ عن کثیر من الکتاب و الصیایا
فقد قیل انما حرمو الوصول لتضییع الاصول من المہار عرفت ذلک ثم لا یرال بعد ذلک بتعمد یا قصد التذکر
بہا و فقہا اللہ و ایاک لم رضاہ از ولی ذلک القادر علیہ و حسبنا اللہ و نعم الوکیل و قال رضی اللہ عنہ مبنی
الطریقۃ علی خمس تحقیق فی التقوی بحفظ ما لا ینصیہ و لا یطیع علیہ الا اللہ و تحقیق فی اتباع السنۃ بحیث لا یخذل
الا بالاصح او قارب او کاد و رفع لہتمہ عن الخلق بحیث لا یتوجب فی امر من الامور الا بما جازاۃ فلا یلزم ما فغان
حیث ہو و لا یمدح محسن من حیث ہو بل من حیث امر اللہ فیہ و التسلیم للخلق من حیث ما ہم فیہ باقتدار شرورہم
و ایتار السلامۃ و العافیۃ معہم و الاسلام للقدور فی جمیع الاحوال بالصبر و الرضا و الشکر و العمل علی قول
الشیخ ابی الحسن اشاد لی رضی اللہ عنہ اجعل التقوی و طنک و لا یضربک برج النفس الم ترض بالعیب
او تصر علی الذنب او تسقط منک الخشیۃ بالعیب و رجوع الی قولہ صلی اللہ علیہ وسلم اتق اللہ حیث کنت
و اتبع البیتۃ الحسنۃ تمہا و خالق الناس خلق حسن و ایتار القولہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رایت شیخا مطاعا
و ہوی متبعاً و اعجاب کل ذمی راہی برایہ فلیک بخاصۃ نفسك و تری طاعة اولی الامر و عدم الاعتراض
علیہم بالطاہر کف کانوا و اللہ حسبہم و تصلی الضعی و تظفر و تقصر فی السفر و لا تقول بصلوات الاسبوع و الکیا
والایام الفاضلہ و تعل بصلوۃ التبییح و توثر ما فتح اللہ بک من تجربیا و اسباب من غیر اختیار لاحد ہما عند
وجود الآخر و ماخذ لكل سبلح لا یلحقہ نقص فی المودۃ فلا ضرر فی الدارین و تذکر یا جمع و تجتمع لذلک لعلی و
ان فضل لکن لما فیہ راحۃ النفس و صورۃ الطریق و تر الزیارتہ الاحیاء و الاموات لم تضیع واجبا و مندوبا

مسا که او تری لکل مومن برکه الامن خالف السنه ولا تقندی الامن مسح علمه وورعه و تسهل کل خیر الرضا
عن الله باقسم و اللجاء الی الله فی کل شیء ففی مفتاح کل حاجه عند الفقیر و هو به من شر الخلق عظم من کل
حصن تمت الاساس التي علیها بنی الطریقه و من معانیها انشاء الله تعالی بتوجه لفتح المحقیقه و صلی الله
علی سیدنا محمد و آله و سائر الانبیاء و سلم

سیدی الشیخ عبدالوهاب المتقی القادری الشاذلی سلمه الله تعالی رحمه الله علیه

تولد ایشان در سنه و ست و آله شریف شیخ ولی الله از اکابر و اعیان دیار منسوب و بسبب وقوع
حوادث و زکات از ان دیار به برهان پور آمد توطن گرفت و در اینجا نیز مغرور و کرم شد و در اندک مدت
بدر آخرت رفت و پسران ایام والده عزیزه نیز در گذشت و ایشان را صغیر لسن گذاشتند و هم از
زنان مغرور قائم توفیق الهی رفیق حال ایشان شده و طلب حق قدم بر راه فقر و تجرید و مسافرت و سیر
عالم کشید غالب سیر ایشان در نواحی گجرات و کانت ولایت دکن و سیلان و سرانندیب بوده و در
اکثر اوقات قرار داده بران بود که زیادت از سه روز در هیچ مقامی اقامت نکنند مگر در بعضی شهرها که بجهت
تحصیل علم و تقرب صحبت مشایخ و صلی بقله استیفاء غرض فقر اض حاجت اختیار اقامت ضرورت
می افتاد و هم در عنقوان شباب که سال عمر به سبست نرسیده بود و ملتجی نشده بودند که مخطئه اند شیخ
علی متقی رحمه الله علیه بشنیدن خبر قدوم ایشان بسابقه نسبت آشنائی که بوالد ماجد ایشان داشتند
پیش ایشان آمدند و مهربانانه نمودند و استدعای صحبت فرمودند و چون حسن خط و کتابت از ایشان مشاهده
کردند گفتند که بیا بید و اگر توانید برای ما کتابتی هم بکنید ایشان بمقتضای استغنائی ذاتی و بی نیازی که
مسا نران را و مجردان را می باشد در مجلس اول اجابت دعوت شیخ کردند و گفتند انشاء الله تعالی به بنیم
تا نصیب چیست در آخر شبانه فضل کمال و هتقامت احوال حضرت شیخ اختیار صحبت نمودند و سابقا
والد بزرگوار ایشان نیز وصیت کرده بود که اگر توفیق سلوک راه حق دست دهد ملازمت شیخ علی متقی
و امثال ایشان اختیار کنی و از صحبت فلان و امثال وی و یکی از شیخان زمانه را ام بردند که بدعت
اسما و تخیل ملوک مشهور بود و پسر نمائی و ایشان خط نستعلیق را بسیار خوب می نوشتند شیخ بجهت آنکه
خط نسخ قرآن و شعرا صالحان است از خط نستعلیق بر آورده بمشق خط نسخ اشارت کردند و چون وقت دست
در مرتبه اعلا بود در اندک مدت خط نسخ نیز حسن صورت پذیر شد و بکتابت تالیفات شیخ تصحیح و مقابل
آنها مشغول شدند و برای شیخ کتابت بسیار کردند بحدی که تصور آن از حیطه حصر خارج بود و کتابی بود
موازنه دوازده هزار بیت در استکتاب و متنساخ آن استعجال می کردند و دوازده شب تمام کردند و در
هزار بیت نوشتند با کاتبان دیگر که در روز می کردند و اکثر ترتیب و صلاح توالیف شیخ برست ایشان

مکتوبات شیخ
کلمه اسلام و تشدید ایمان
دین و ملت بالاتر از ان است
و حقیقت هیچ منفعت و هیچ کار
که باعث قبول و سفید روی
مرد در بارگاه عزت و درگاه نبوت
تواند شد بالاتر از ان نیست که
در تقویت دین و ملت ترویج
و تأیید سنت گوشت و در ان
بذل جهود نماید و در واد آن
شکر اگر چه تن تنها باشد سفا
و تعظیم امر الله با تمثال او امر
و نواهی شریعت باشد که آنچه
فرموده اند که بکن بکن و از آنچه
باز داشته اند که بکن باز نماند پس
بناد اسلام را در و کن که تمثال
او امر و اجتناب از نواهی باز
این اجتناب نواهی هم و اخل
ست در سلوک طرق حق و حصول
بمقام قرب از امثال او امر و تمثال
پرسیز بسیار را که اگر انکه
هر چند هزار اودی و شافیه بخورد
فایده ندارد و شفا نیابد اما اگر
در پرسیز احتیاط کند و در رعایت
آن مبالغه نماید امید است صحبت
تمام است اگر چند شاید که در مرتبه
است و بی پرسیز استعال او و به
و استقصا در ان سودمند نباشد
و اگر هر دو جمع شود بلا کار تمام
تر بود و حصول شفا و در دست
دیده مشایخ طریقت فضل است
اسرار هم گفته اند که با بعضی
در تقوی و اجتناب از محرمات
و مکروهات و شبهات هم و اخل
ست در حصول مقام قرب
و در حصول اگر در باب التواضع

بر فرض واجب و سنن و آداب
اقتصاد نمایند و در احراز تکثیر
نوافل و عبادات کوشند در
حصول مقصود کافی ست اما
تکثیر نوافل و استحباب از کجا
محرمات و منہیات چیزی نیست
و ترک فرائض مساوی دران
با تعقیب نوافل مبالغه و تقصیر
دران از غرور نفس و فریب شیطان
شمرده اند و با بحله اعظم امر الکی
با مثال او امر و نواهیست
یعنی کار کردن با پنجه امر فرموده
و بازماندن از آنچه نهی کرده اما
مغنی بنام که در تعبیر تعظیم امر الله
اشارتی کرده کمی باید فهمید
یعنی با وجود عمل و تقوی حسب
طاقت آن قدر که تواند تعظیم
امر الکی و بزرگ داشتن آن
و بعزت نظر کردن در اصول
و قواعد شریعت و محبت عظمت
و اعزاز و احترام اهل دین که
مستحبان و مقبولان حضرت
نبوت اند و خوار داشتن پس
انگشتان و التفات نمودن
و اعتبار نکردن اهل عیث و غیث
و کلاه و اباحت را که دوران و
مردودان این گاه اند و هم در حضرت
اذان است اشاره تعظیم امر الله
برین است الله دین و حقان الله
علیهم گفته اند که قتل ملاحظه فرماید
حکم زنده گردانیدن پیغمبران را
که درین شریعت نهاده ایشان
و هر یک یک از پیغمبران را در حق
ساخت گویا پیغمبر اعز است
و بانی گوانید و این خود ظاهر است

و در آن زمان در مکّه مظلّمه قحط سالی بود و احوال شیخ نیز بفقرو فاقه می گذشت و برای کس دیگر کتابت می کردند
تا از اینجا چیزی بدست آید قوت ایشان در آن ایام آن بود که چند کسیر را با د بخان که در آن زمان از زنان بود
می خریدند و در روی یکی انداخته بطریقۀ اچاز نگاه می داشتند هر روز قدری ازان تناول می کردند با بحله
در اتباع شیخ و خدمت و استرضای ایشان چندان کوشیدند که معنی قنای فی شیخ که می گویند آن باشند
لاجرم بغایت ظاهر و باطن مخصوص شده و با نوار و اسرار و کمالات متصف آمده و نسخه کمالات بلکه عین
ذات ایشان گشتند تا آنکه شیخ می گفتند که یک بار و برادر که در راه خدایا فیتیم عبد الوهاب بود می فرمودند که چون
شیخ ما را می بینی ساختند اول از تفهیل فقر بغنا اقرار کردند و گفتند برین اعتقاد باشید و ما نیز همین
عقیده ایم بعد از آن دست بیعت بماداد و ابتداء صحبت ایشان با شیخ در شهر جادی الاولی سلسلۀ
ثلاث و ستین و شصت بود و آتشی آن تا وقت فوت ایشان ثانی جادی الاولی سلسلۀ شصت و ستین پس
مجموع مدت مصاحبت دو آتزه سال باشد و سن شریف ایشان الآن و الله علم شصت و چهار باشد
و عدد جهای ایشان چهل و چهار که مدت اقامت بکّه مظلّمه است یک سال بعد از رحلت شیخ بجهت حق بعضی
صله ذوی الارحام کجرات آمده بودند بعد از آن سال بکّه عود فرمودند و حج آن سال فوت نشده مدت آمدن
کشتی از انجانب پانزده شانزده روز بود و در قن ازین جانب چهل و روز وقوع این هر دو حال در غایت
ندرت است که حکم خارق عادت دارد و اکنون در علم و عمل حال اتباع و متقانت و تربیت و تسلیک مریدان و افاده
واعانت طالبان و شفقت و مهربانی بر فقرا و غرا و نصیحت خلق الله و برکت و عظمت مضارعت نورانیت
و سایر ابواب خیر و وارث حقیقه و خلیفه راستین و صاحب سر شیخ ایشانند و اهل حریم و مشایخ مدین ما بنیم
حاضر و غایب و از شاخ و مهر و شام هر که ایشان را دریافته است معقّد اند بر ولایت و علو شان ایشان
می گویند و علی قدم شیخ ابی العباس المرسی تلمیذ قطب و قته الامام ابی الحسن الشاذلی و بعضی از
مشایخ مین بجانب اهل حریم در تعریف حال ایشان نوشته بودند علیکم یا اهل الحریم بالشمعه المنیئیه
من الله فیکم فاستضیئوا به سید حاتم مردی است از مردان این راه متفق علیه اهل مین صاحب اللہ
السنیّه و له لسان حال فی احتیاق و التوحید بشوق ملاقات ایشان بکّه آمده و استیذان در آمدن
ایشان اذن ندادند و گفته فرستادند که ملاقات القلوب اوقع ملاقات دلهایک دیگر است حجاب
ملاقات جسمی نیست و می بهمین کلمه از ایشان راضی و خورسند رفت امسال که این فقیر عزیمت
هندوستان می کرد از اهل مین می شنید که سید حاتم مذکور درین موسم نیز قصد ملاقات ایشان دارد
و در آنجا این فقیر در همین ایام عزیمت هندو خلوت خود نشسته بود و حزب البحر کتابت می کرد و
از علمای مکّه شیخ علاء الدین نام که بعلم و صلاح ممتاز و مشهور است بر سر وقت این غریب در رسید و
حال پرسید و گفت ایش تکبیرون قلت ان حزب البحر کتب لاقراء فی المركب عن رکوب البحر فال اهل کم

فیه اجازه من احد قلت نعم اريد ان سيجزى من شيخ عبد الوهاب المتقى قال لکم شيخ عبد الوهاب معروفیت
انما فی خدمته مذمتین قال بشری لکم بان حکم مبرور و علم مقبول پرسیدم کیف ذلک یاسیدی گفت
سافرت بلاد الیمین و اورکت مشائخ و فقراده فوجدتهم کلهم متفقین علی الثناء علیه و الاخبار بانه قطب
مکة فی وقته و طریقہ ایشان در باب کتب حقائق و توحید مثل فصوص و امثال آن توقف و تسلیم
ایشان را درس نگونید و بدان اشتغال نکنند و انکار هم نکنند و بدنگونید و چنانچه عادت فقهاست طعن
و تشنیع نیاید می فرمودند که اول باید که اعتقاد خود را ظاهر و باطنا با اعتقاد اهل سنت و جماعت است
سازند و راسخ گردانند و بعد از رسوخ این عقیده از هر چه ایشان گفته اند و نوشته اند نیز محروم نمانند
کتب ایشان را که در حقائق و اسرار نوشته اند نیز مطالعه بکنند و آنچه مشکل شود از آن بگذرند و در زمانه
و خلجان را بخود راه ندهند آنکه اعتقاد را ابتدا از همین کتب راست کنند و از هر کس هر چه بشنوند تابع
شوند می فرمودند باید که هر چه بشنوند اگر چه سخن باطل باشد زود بانکار و تعصب پیش نیاند اول خود
بشنوند که چه می گوید و بفهم سخن نیک در روند که قائل آن چه مقصود دارد بعد از آن اگر توانند آن را
موافق حق سازند و اگر نه رد کنند و اگر این را نتوانند از سر آن بگذرند و خلل در عقیده خود بینند از اند
روزی کتابی را ذکر کردند که نام وی انسان کامل است فرمودند که آن کتابی است در حقائق و توحید
بر طرذ کتب شیخ ابن عربی تصنیف شیخ عبد الکریم جلی که در عدن بوده اند از متاخرین مشائخ مین جامع
علم و حال بعد از آن سخن در تعریف این شیخ عبد الکریم کردند و فرمودند که ایشان تفسیری نوشته اند
و برسم اسم الرحمن الرحیم نوزده مجلد نوشته بعد حروف وی بر هر حرفی مجلدی دوسه از آن پیده شده است
شگرف علوم و ذکر کرده اند بعد از آن فرمودند اما در وی زهری است آن را شکر اند و ذکر کرده اند اگر از آنها
پرهیز توانند کرد مبارک است و الا احتمال ضرر غالب است می فرمودند که هیچ شرط سلوک این راه
آن نیست که هم در اول اعتقاد توحید وجود کنند بروحی که در فصوص و امثال آن مذکور است شرط
راه مداومت عمل ریاضت است مقرون با اعتقاد اهل سنت و جماعت بعد از آن فوئی
و حالی پیدا خواهد شد که بآن در باطن چیزی بدرک خواهد شد می فرمودند که هر که را بینند که بکلمه اسلام اقرار
می کند و نماز و روزه می کند از وی اگر امثال این کلمات چیزی صادر شود معذورند و تکفیر و تشنیع نکنند
و نسبت با کاذب کنند اما اگر این چیز را نداشته باشد و این سخنان بگوید اول حد است او را با قطع منکر باید بود
و طریقہ ایشان در سماع نیز نزدیک بهمین طریق است از مرید بقل آن راضی نیستند و بقل مثل سخنان
منکر نمایان فقیر عرض کرد که در دیار ما این رسم سماع عجائب متعارف شده است و اگر کسی وی اجتناب
کند و براه انکار رود و او را بتمامه خلق مخالف باید شد و همه مردم بوی از مرآن بد می شوند و بخالف
مشائخ او را اتهام کنند کسی چه کار کند فرمودند اگر احیاناً با یاران موافق و اهل معنی و هم سرگامی غزلی

که هر که مخالف او در قول و طریق
کسی را عزت داشت و تعظیم کرد
گویا آن کس را خوار داشت و
تحقیر نمود و هر که موافق حال
و تابع طریقہ می تعظیم داشت
گویا او را تعظیم داشت چنانکه
گفته اند دوست دوست و دشمن دشمن
دوست دشمن مسلمانی این است
باقی و دعوی بدلیل است و در باب
محرمات و نامشروعیات نیت
داخل ندارد که گویند نیت کسی
معلوم نیست که چیست نیت
نیک می باید عمل اعتبار ندارد
نعم اصل نیت نیک است اما
نیت نیک آن بود که بدان
کار نیک بکنند نیت نیک
کار بد یعنی چه و باید دانست که
نیک و بدی بحکم شرع است هر چه
فرموده شرع است نیک و هر چه
نا فرموده او بد و عقاید و نوشته اند
احسن احسن الشرع و البقیع
ما قبل الشرع یعنی فعل نیک
همان که شارع گفت که نیک
و بد همان که گفت مکمل نیک
مکمل شرع فعل حسنی و قبیحی
نبرد و عقل را در اینجا دخل نیست
و حکمی نه که بگوید این کار نیک
است و این بد اگر گویند که این
سخن خلاق معقول است و
مصادم نفس الامر چه پرس
داند که علم و عدل وجود و وجود
شلا نیک است و جهل و ظلم و جهل
و کبر بر این معنی را بشک حکم
عقل می توان است و حکم وی
بی شبهه در اینجا صحیح است بی شبهه

بر شرع فضا اگر تریعت نبودی
این حکم عقل بجای خود بود
جوابش آنست که اولاً باید دانست
که معنی نیکی و بدی در چیست
تا روشن گردد که آن حکم شرع
ست نه حکم عقل نیکی و بدی
دو معنی دارد یکی آنکه صفت
و کاری در حد ذات موجب کمال
بود و مردم آن را بتائید و خلق
مح گرد و یا موجب نقصان
بود و خلق آن را نکویش کنند
و متعلق ذم گردد این معنی حکم
عقل و عقلی توان دانست
اما رادیکلی و بدی در اینجا است
که در آخرت موجب ثواب و
عقاب گردد این معنی جرم حکم شرع
نمی تواند دانست عقل ادراک
داخلی نیست اگر کاری بود که مردم
آن را بتائید و کمال دانند
شرع ادا آن نمی کرده موجب
عقاب آخرت گردد و اگر ایشان
ناپسندیده و از دستا سرع
بدان امر کرده موجب ثواب
عقل را در دریافت آن عقلی
نمود عسی آن مکر موافق است
خیر و عسی آن تجو اشیا و مو
شرک شامل این حکم نیز تواند بود
و ترتیب ثواب بر صفات مذکوره
از علم و عدل وجود که گفته شد
بنا بر آنست که شارع تعالی
و تقدس بدان امر فرموده است
و عقاب بر اصداد آن صفات
بجهت نهی اوست و اگر آن
بودی تجسین و تقبیع عقل فایده
و عقاب بدان باز نشی عقل

یا جگری شنیده شود باکی نیست عرض کردم که آنجا اجتماعها کنند و اهل ناهل و فاسق و صالح و از
هر جنس مردم جمع شوند و چنین و چنان کنند بران وجهی که در دیار مهندستان مشاهده فرموده باشند
این چه حکم است فرمودند این چنین خود اصلاً جائز نباشد و نباید کرد و اجتناب از آن از واجبات
وقت طالب حق است درین صورت قطعاً مسأله و مسامحه نکردند و ایشان اکثر مدت عمر مجرد بوده اند
و در زمان شیخ هم بوضع تجربه گزارانیده اند و تزویج کرده اند بعد از ایشان که سن شریف باین چهل و پنج
بود تزویج کردند و پیش از تزویج هر چه از فتوح یا از وجه کتابت بهم میرسید همه صرف فقر او درویشان
می کردند و عهد کرده بودند که هیچ چیز نگاه ندارند مگر آنچه ضروری باشد از جامه و قوت و کتب اما الآن
حق اهل و عیال را مقدم می دارند و جانب ایشان را رجحان است و با وجود آن در تفقد احوال غبار و غبار
فقر انقصیر نمی کنند پشت پناه غرابی دهند که ایشان از طعام و جامه و نقد مددی کنند خصوصاً فاضل
زیارت آنحضرت را اصلی اند علیه و سلم جمیع وجوه در تهیه اسباب سفر ادا و اعانت می فرمایند می توان گفت
که درین بیان ایشان در علوم شرعی کمتر کسی خواهد بود و قاضی لغت مبالغه می توان گفت که گویا
همه یاد داشت و فقه و حدیث نیز همین حکم دارد و مبادی علوم عربیت نیز زیاده از قدر کفایت است
سأله ما در حرم شریف درس این علوم گفته بودند و اکنون که عارضه ضعف بصارت ظاهر حادث شده
هم در منزل خود مشغول می باشند اگر بعضی اوقات از درس خالی می شدند بمقابل کتابی که تصحیح و مقابله
آن عموم نفع باشد مشغول می شدند مثلاً کتابی نادر و قلیل الوقوع کثیر النفع می بود بسبب عدم تداول از
حیله صحت عاقل گشته اصول نسخ آن را هم اکنون بهر سانیده صورت تصحیح می دادند و تحقیق سخن
بسیار کردی نمایند آنچنان که طالب رتبه تام حاصل آید بی آنکه تشدق لسانی در میان باشد می فرمودند
علم بمنزله غذاست که همیشه احتیاج آن باقی است و نفع آن عام و ذکر ثواب و دو گاه گاهی بدن علاج
باید کرد طالب را ناچار است که بعد از هر چند گاه خلوتی بقصد تحصیل فراغ قلب حضور خاطر اختیار کنند
خصوصاً در ایام فاضله مثل عشره اخیر از رمضان و عشره ذی الحجه و امثال آن و بدکردن نفی خواطر مشغول
باشد اما اشتغال علم و تعلم و تدیس آن دائمی است عرصه کرده شد که مشایخ فرمودند که طالب باید علی الدوام
در ذکر باشد فرمودند که هر که با عمل خیر مشغول است اتم و ذکر است و اگر از آن ذکر است تلاوت قرآن کریم و غیره
ذکر است و هر چه عمل خیر است ذکر است این دائمی است و اما آنکه تعلیم و تعلم را ترک کنند و از همه کارها بازمانند
و خلوت اختیار کنند و بدکردن مشغول شوند این حکم علاج دارد که گاهی گاهی بکنند و در ابتدای کار چون
علت قویست لاجرم علاج بسیار باید کرد و اکثر خلوت باید بود و ذکر باید کرد می فرمودند که روشنفکر
متقدمین همین است که تشبث با انواع اعمال خیر و تهذیب اخلاق و نشر علوم می کردند می فرمودند که علم
ادان قبیل نیست که هیچکس مترک آن فرایند می و تصحیح نیت باید کرد و روزی درویش از خدمت ایشان رسید

که نماز گزاردن بهتر است یا ذکر کردن فرمودند نماز گزاردن هم کاری بزرگ است ولیکن بکثرت ذکر
اتصالی و اتحادی حاصل می شود که آخر بقضای وحدت می کشد عرض کرده شد که فساد و صحت چه می باشد
فرمودند آن لذتی است بچشیدن تعلق دارد مطلوب حقیقی جمیع طالبان این راه ادراک همان لذت است
و هر کس که در عمر خود یکبار آن لذت چشید دیگر تازنده است ذوق آن باقی است محض کرده شد که طریق
دعوت که بعضی درویشان می کنند چه حکم دارد و از طریق وصول هست یا نه فرمودند که شاید باشد ولیکن
اهل دعوت اخلاق ایشان مذهب کم می باشد ایشان اکثر کج خلق می باشند ایضا خلق نتواند کشید هر که
با ایشان بد باشد و در مقام مکافات می شوند عمده درین راه تهذیب اخلاق و تحمل ایذا و بلاست
خلق است فرمودند شیخ ما را نیز این طریق معمول نبود ما را از جای اجازت سیفی بوسه عالی دشت و شیخ
را نبود در وقتیکه بفقیر اجازت علوم شریعت و طریقت می دادند اول اجازت سیفی را از فقیر بر گرفته
بعد از آن فقیر را اجازت آن دادند تا این فقیر از جانب ایشان مجاز مطلق و خلیفه کل باشد میفرمودند
که این کیفیت حلقه ذکر و بعضی اوضاع و انوع ذکر که درویشان می کنند اگر چه آن اسندی صحیح است
نبوی صلی الله علیه و سلم نیست اما از استحسانات مشایخ است در اصل کاری که ذکر و التزام ذکر از بر سر
آن کار است دخل دارد و موثر است و اصل که همین لا اله الا الله است و انواع دیگر نیز راجع به همین است
لفظاً و معنی و تصور آبی فرمودند که در ذکر الفاظ تمام باید گفت و درست بر آورد و باطلا که در نفس و اظهار
حرف ها و در جانب اثبات نیز در تمجید می باید بر آورد و اظهار همد و همی باید کرد و بعد از غلبه
شوق و استیلا می ذکر هر طور که بر آید باید که اشتیاق و محذور است مطلوب در آن وقت شوق
و غلبه ذکر است فرمودند که سبب در مانند ذکر آیه و امثال آن که می کنند همین طور چیزی است که حالت
از پدید آن شیخ را در وقت غلبه حال و استیلا می ذکر دیدم که این چنین می کرد دیگر ایشان سند گرفتند
و همین را دستور ساختند عرض کرده شد که ذکر خفی که می گویند چه معنی دارد فرمودند ذکر خفی یعنی کبری
که آهسته گویند که همسایه نشنود معنی خفی این است عرض کرده شد که بعضی می گویند که ذکر خفی آنکه زبان
را در انجا دخل نباشد بلکه می گویند که قلب را نیز از آن خبر نبویان چیست فرمودند این حکایت نیک است
بافعل معنی ذکر خفی است که تنها از خلق بگویند و ادنی مرتبه ذکر اسماع نفس است ازین کمتر نباید چنانچه
قرأت در نماز و اما آنکه در دل بگویند آن یاد کردن خداست جل و علا آن هم امری است محمود ولیکن نزد
اطلاق مراد از ذکر همین لفظ افقه و طریقه ایشان در ستر احوال و کتمان اسرار و توبیخ در کلام مجرب است
که هرگز بنا محرم سخن از حقائق یا از خصوصیت احوال خود از ایشان سرنی زد و اگر تقریب کلی شود همان
مقدار بگویند که ضرورت باشد و در اصل مقصود کفایت کند و چون این فقیر را بشا به انوار استقامت
و استمع فضائل ایشان نسبت بندگان بخدمت ایشان حاصل شده مگر اگر اصلاح کرده شد که گاه گاه

چه در باب که اگر در روز بسعند
رمضان بخورند عاصی شوند
و اگر فردای آن روز که روز عید
باشد نخورند آثم گردند حکم حکم
شرع است چیزی دیگر نیست
اتبع رباح تقصا و حجت سابق
و سلم سلمی و در حجت دارت
و اینجا نکته دیگر است که واجب
ست بر آن تنبیه کردن و آن
اینست که باید دانست که بنا
و در تمام کمالات و طوای
و شامل سایر حسنات این
و چیز است نیت صحیح و عمل صحیح
اگر این هر دو جمع گردد و بسی
نادر افتد که جمع گردد و کار بهام
بود و دین مسلمانی کمال پذیرد
نیت صحیح همان بود که کاسه
که کنند برای خدا کنند و بقصد
تقرب و طلب رضا و باید ثواب
آخرت کنند و این در اکثر خلق
از فرق درویشان و اقسام
و طوائف ایشان پیدای خود
حتی که مشکان و آتش افروزان
که هم در دنیا عذاب آتش
گرفتار اند و برین گمان که حکم شد
نبوی لعن الله الناظر و الناظور
عمل طرد لعن الله غیر ایشان
هم به بوم خود و اعتقاد فاسد
خویش نیت صادق اند و ملوک
طریق قرب حق می نمایند تقرب
حق می جویند اما عمل صحیح که
تا بقصد برسد در وی مقصود
به بیند و عمل صحیح آن بود که
رضی حق در وفق طریقه دین
و شریعت و فرموده شارع باشد

ریاضتها و مجاهد با باید که موافق
طریق حق و مرضیات الهی باشد
تا اشیاء آرد و اعتبار را شاید
معنی مجاهده و ریاضت چیست
یعنی نفس را بزور و مشقت
موافق حق ساختن و تقاد
و مطیع شریعت گردانیدن
و همچنانکه نیت صحیح بعمل صحیح
صورت نمی بند و بسا که یکی را
را عمل صحیح دست دهد موافق
فرموده در ظاهر کار می کند
اما نیت صحیح ندارد و بر او سمع
می کنند این شخص نیز از ثواب
آخرت و رضای حق محروم باشد
که انما الاعمال بالنیات پس
نیت صحیح عمل صحیح هر دو باید
تا کارکنان و با الله التوفیق
و مقصود از آنکه گفتیم مجاهده
ریاضت بی موافقت حق اثری
نیارد یعنی اثری که باعث
زیادت نور ایمان و حصول
رضای حق و مفید روانه در
روز جزا و نجات از عذاب است
اجر و ثواب گردد و الا باشد که
بعضی ریاضتها و شغولها
که جوگیر و اهل کمانت الهی باشد
و از بعضی بی ریاضت نیز بزرگ
و استدرج الهی ظاهری گردد
و اثری در کشف بعضی عوالم
و ظهور بعضی از جنس خوارق
عادات و تخییر بعضی ارواح
خبثیه از بین انسان کایان
و عمل صالح در آن شرط نباشد
پیدا کنند چنانکه در آیه وی نماید
و در قبول نیز نهاده و آن یک است

از بعضی احوال اخبار خود مشرف و مستفیدی ساخته باشند پس گاه گاهی بتقریبی و مناسبتی که در آن
سخن پیدای شد چیزی از آن نقل می کردند و اول چیزی که بعد از عرض این سخن از خدمت ایشان پرسیده شد
آن بود که عرض کرده شد که این فقیر دتهاست که از بعضی مشائخ و فقرا این اهل حریم می شنود که
نسبت به شما خبر می دهند که به علی قدم الشیخ ابی العباس المرسی حقیقت این سخن چیست تبسم کردند
و فرمودند ما چه دانیم که ایشان چه می گویند خداوند که ایشان از کجای می گویند بعد از آن در ذکر قب
شیخ ابو العباس مرسی شروع کردند و فرمودند که ایشان تلمیذ شیخ ابو الحسن شاذلی اند و شیخ ابن
عطارد صاحب الحکم شاگرد ایشان تصنیف دارد و در بعضی لطائف الهی فی مناقب الشیخ ابی العباس و
ابی الحسن بسیار بزرگ بوده اند و قتی با دشا و وقت را در حق ایشان اعتقاد درست نبود بقصد محبان
تقوی و درع ایشان همان ساخت و دو نوع طعام نخت یکی از جنس ماکولات مثل گوشت و مرغ
و مانند آن دیگر از جنس محرمان مانند گاو و گریه و اشغال آن و بعضی از ندای خود گفت که صفت
از مردم بنشانی شیخ و فقرای ایشان یک جانب و پیش ایشان این طعامهای حرام نبی مردم را و سپاس
را جایی دیگر و پیش ایشان طعامهای حلال نبی و علامتی و تمیزی در ظروف و ادواتی قرار دادند تا مشتی
نشوند شیخ را در عین مجلس این معنی کشوف شد برخاست و آستین بالیدند و فرمودند امروز ما خدمت خلق
خواهیم کرد و این طعامها را پیش ایشان خواهیم کشید طعامهای حلال را می گرفتند و پیش فقرای نهادند
و حرام را پیش امرایان آیت می خوانند للجمیثات للجمیثین و للجمیثون للجمیثات و الطیبات
للطیبین و الطیبون للطیبات بادشا از بدگمانی خود توبه کرد و در پای شیخ افتاد و درین مجلس همین مقدار
حکایت از شیخ ابو العباس مرسی فرمودند و زیادت در جواب فقیر نگفتند فقیر را انتظار آن در خاطر بازتابد
از مدتی بی سابقه سوال فرمودند پارسال بشما حکایتی گفته بودم یا شما باشد آن حکایت تکرار
که در آن وقت گفته نشده بود و آن حکایتی که پارسال گفته بودیم این بود که نور محمد حسن نام مردی بود از
خادمان مولانا محمد طاهر بنی که بجهت خدمت از خدمات ایشان در او این حیات شیخ بگذاشته بود و بطاقت
اعتقاد و محبت که مولانا مذکور را بخدمت شیخ بود هم در رباط ایشان خلوتی گرفت آنجای بود درین اثنا
وی بیمار افتاد و بیماری می سخت شده گاه گاهی عیال می گویم شبی آن سرور را صلی الله علیه و سلم در خواب
می بینم که می فرماید درک هذا الرجل فثبته اشارت باین مردی کنند که وی را در یاب و دستگیری کن بدار
شدیم و بر خاستیم و پیش آن بیمار رفتیم چه بینیم که در حالت نزع افتاده است و بر بالین می نشستم و از قرآن
و ادعیه و اذکار آنچه مناسب وقت بود بر خواندم وی این آیت را بخواند یتبت الله الذین امنوا
بالقول الثابت و جان بحق تسلیم کرد از خواندن و این آیت انشائی بمضمون قول آنحضرت صلی الله
علیه و سلم فرموده بود و ثبته یا فتم روز دیگر بر قبر او رفتم و فاتحه خواندم و هم نزدیک قبر وی بخواب رفتم می بینم

که نشسته است چون ما را بدید پیش آمد و گفت که حق تعالی بکرت تثبیت شمار از شر و سواس شیطان
که در وقت نزع دخل کرده بود بجات داد مرا قریب بخانه شیخ رحمه الله در بهشت خانه تعیین کرد این معامله
را بخدمت شیخ عرض کردیم و شیخ رحمه الله نیز در مجلس حاضر بودند و هم شیخ و هم ایشان گریه کردند این
حکایت بود که پارسال بفقیر گفته بودند امر فرمودند که این حکایت در تخته هست و آن اینست که این مرد
که او را در خواب دیدیم گفت که بیاید و سیر منزل کنید بر در خانه او رفتم دروازه بلند برآورده اند دیدیم
وازی بر دیگر در آمدیم خانه دیدیم منزه و منور و متلالی و مکلن بجا هر لالی چنانکه تعریف خانهای
بهشت کرده اند بعد از زمانی رخصت گرفته برآیدیم وی تا بیرون برسانیدن ما بیرون آمد چون بیرون
آیدیم مردی دیگر را دیدیم بسای کر است و ولایت عظمت پیش آمد و سلام کرد و تود و نمود و التماس
درود در آمدن کرد گفتیم که ما شما آشنا نیستیم و شما را نمی شناسیم در خانه شما چگونه درآیم گفت حاشا
ما اگر چه بظاهر یک دیگر آشنا نیستیم ولیکن میان ما و شما نسبت اتحاد و یگانگی است شمارا با چاه منزل
ما باید رسید پرسیدیم که نام ملازمان چیست گفت نام فقیر ابو العباس مری پس درون خانه رفتم این
خانه با صد خوبی آن خانه اول بود که آن مرد داشت تر صبیح وی از لالی بود این از یوا قیت موصی
برای ما تعیین کردند و فرمودند که این جای ماست شما بجای ما بنشینید و صاحب مقام ما باشید بعد از آنکه
از آن خانه برآمدیم خانه نوگیدیم بهمان صفت خانهای سابق موصوف در وی بندگی شیخ علی متقی
نشسته اند و آنها را وجد اول مختلف و صغیر و کبریا نداشت بهتری کنند وی گویند که این جامع کبریت
و بهتری دیگر که این جامع صغیر و وجد ولی اشارت می کنند که این فلان رساله است و تجد ولی دیگر که این
فلان همچنین کتب در سائل خود را نام می برند هر یکی را بهتری و وجد ولی تعیین می نمایند بعد از اتمام
این نام فرمودند که این بود آنچه ما را در باب شیخ ابو العباس مری نمودند شاید که بعضی از فقرای این
را هم برین اقع اطلاع نموده باشند یا مثل این معامله نموده و بسیرین کار اطلاع داده و ایشان با حل حین
خبر کرده و لیکن ما هیچ کس این اقع را نگفته ایم امروز بعد از سی سال شما گفتن این حکایت ضرورت
افتاد سخن در ملاقات حضرات داده بود فرمودند که یک باب در صغیرن همراه والد خود بتقریب بعضی حوادث
که در دیار من و حدوث یافته بود در بیا با آنها افتاده و راه گم کرده بودیم و هیچ چیز از جنس طعام و شراب
همراه ما نگر سنگی بر ما غلبه کرده چنانچه عادت اطفال باشد در گریه آیدیم والدنداری می داد و می گفت که
صبر کن طعام در پیش است ولیکن اینها در دفع الم جوع فائده نداشت همدین حال شب آمد از جهت
ترس شیرو گرگ بالای درختی برآمده شب گزرا ندیدیم صبح می بینیم که قریب آن درخت چشمه آب شیرین
میرود و پیر مردی نوزانی بر آن چشمه نشسته ما را چون دید و قرص گرم از بغل برآورد و با او هم نزدیک
آن موضع بقریه دالت نمود آن قریه را انور دیدیم و بدان آب شیرین سیراب شدیم و راه قریه گرفتیم

و این پلید و ازینجا است اصرار
و آنها که این خطا کاران کفر
و گمراهی خود و اعتقاد و انقیاد
بعضی از آن و ساده لوحان
و ما استوار و همان در اعتقاد
مسلمانی ایشان ازین همه شقیم
تقوی و صلح موقوف باری
ایمان اعتقاد خود باید و گروین
و میل بجالفان دین کردن و
اعزاز ایشان نمودن بماله
و تغافل از ملاحظه دین صورت
معقولیت نمی بندد و هر که
مسلمان است و لفظ کلمه شهادت
دارد و در زی اسلام بود و بر
طریقه مسلمانی سرودا زوی اگر
صد عیب بیند بپوشد و عزت
اسلام و حرمت ایمان می زند
نه بندگان اهل لا اله الا الله تبه
اهل عزت اند هر چند استیثوت
نفس باشند در قید عصیت
گرفتار آیند غایت آنکه اجرای
احکام شریعت و اقامت
حد و دین بر ایشان بکنند
و خود اگر این نسبت ایمان
درست باشند هرگز نخواهند گشت
که آلوده بمعصیت گردانند و اگر
نیز گرد آخر نور ایمان غالب
خواهد آمد و ظلمت معصیت دور
بغیر و مغفرت الهی و شفا
و درخواست حضرت سالت نباهی
یا که خواهد گشت آشنائی دوستی
با نجاب باید کرد که میان هرگز
رعایت دوستی و آشنائی از
دست ندهند و گویم
آن شده باریست با کریمان

کادما دشواریت بدایمان
بسیع عظیم است آن اخضر نقول
شمر و قطب الوقت شیخ ابوالحسن
شاذلی قدس الله روحه می فرماید
اگر کشف کرده شود در ایامان
مؤمن عاصی بپوشد و برگردد
آسمان زمین را چه جائی
مؤمن بطبیع و فرمود اگر ارم کن
مؤمنان اگر چه عاصی باشند
و ارم کن ایشان را بمعروف
و نهی کن از منکر و ترک صحبت
فاستقان را بطریق تعذر و
مکمل انتهی اصل ایمان است و
باقی همه فرع آن غم ایمان باشد
و اگر چه ایمان بقای آن گمان
می نماید ولیکن بسیار مشکل است
و جو فیصل الهی آن است بخت
ازین جهت گفت
ایمان چو سلامت بلب گور
بریم و احسن آن است چستی و
چالاکي با دواگر نور ایمان
بالتو رطاعت جمع گردد و فو لنور
علی نور بیدی الله نور من
یشا و یضرب الله الامثال
للناس و الله یکل شیء عظیم
سخن دور و دراز می رود این
قدیس است بس کرم
مردیرکان را این بس است
بانگ دو کردم اگر در ده
کس است به حق سبحانه قیامت
تمامه کارهای دنیا و آخرت
را بخیر گرداند و از دنیا
گردا زول ناکشوده و جمال
مقصود نافورده بزرگدانی علی
کل غنی قدیر با جات و عاقلین

چون در آن قره رفتم و آسوده شدم باز شوق دیدن آن مرد و آن چشمه غالب آمد و زیر آن درخت
آیدیم و آن چشمه در آنجا بودند آن مرد خیر آن ماندیم گویا که آن مرد حاضر بود که در آن بیابان از برای امداد
و اعانت مظاهر شده بود و الله اعلم و قتی سخن بد است در آنجا افتاده بود فرمودند که فاستقان می بیند آن
نیز قوتی و تصرف می دهند که بدان جذب قلوب عوام الناس می تواند کرد و آنها را که در دین
و شریعت قدم را سنجند از جامی برزند و موافق این حکایتی از سرگذشت احوال خود فرمودند
که قتی در ایام مسافرت در شهر ری از چهار طیارا اقدام قاضی شهر مردی بود شافعی مذهب عبدالمعز
نام که با درویشان و مسافران و رفته پوشان سری داشت ما را چون نیز درین لباس پیش ما آمد
و نشست و صحبت داشت از وی پرسیدیم که در شهر شما مردی باشد از جنس صلحا و فقر که با وی صحبت
توان داشت گفت مردی هست از اهل باطن که اکثر مردم شهر معتقد او هستند ولیکن چون ظاهر
از تکاب بعضی نوایی الهی می کند ما را با وی خواهش نیست روز دیگر برنشانی که قاضی داده بود دیدن
آن مرد بر رفتم دیدیم که بر مکانی مرتفع جای ساخته است و در سه کس دیگر نیز با وی در آنجا ساکن اند
جماعه از مرد و زن تشنه است ما چون در آیدیم خوشحال شد و مر جایی گفت بعد از ساعتی پیاله
در میان آورد و شراب خوردن بنیاد کرد ما را نیز اشارت کرد که بخورید ما گفتیم این حرام است خوردنی
نست هر چند مبالغه کرده اند ما بیشتر شد گفت نمی خوری بهین ترا چه می کنی آخر از پیش او محزون
و غمناک بر خاستیم و پیش یاران خود آیدیم طعام حاضر بود خوردن خوش نیامد همچنان بخواب رفتم
و با هیچ یکی از اصحاب آن قصه را در میان نیاوردیم در خواب می بینم که بستانی ست لطیف پر اشجار
و فواکه و عیون و آنها را زیاده بر آنچه تصور توان کرد در راه وی خارها و خنثها و شدتها که وصول بدان
ستعد است همان مرد پیاله شراب در دست پیش ما می آید و می گوید که بخور من ترا درین بستان می رسد
در خواب نیز از تکاب آن امتناعی و ابایی دست می دهد که در بیداری دست داده بود و درین میان
بیدار شدیم و لاحولی گفتیم باز خواب همین حالت در خواب دیده شد بر خاستیم و التجا بسر و کائنات صلی الله
علیه وسلم آوردیم و استعانت بد آنحضرت نموده متوجه شدیم این بار در خواب می بینم که آنحضرت صلی الله
علیه وسلم حاضرند و من نیز در خدمت ایستاده عصای در دست آنحضرت است ناگاه آن مرد مبتدی پیدا
شده است آنحضرت عصا را بجانب وی انداخته اند و وی بصورت سگی گشته از پیش آنحضرت
اگر نخی است انگاه بمن فرمود که وی گر نخت دیگر درین شهر نخواهد بود از خواب بیدار شدیم و وضو
تازه بر آوردیم و دو گانه شکر گزاردیم و بجانب منزل آن مرد روان شدیم دیدیم که هیچ آفریده در آنجا
نست او خود پیش از آمدن گر نخت بود مردم گفتند که چند ساعت شد که خان را ویران کرد و درخت
اقامت درین جا بر بسته رفت و السلام و قتی در عبادت شرح حکم مذکور شد العارفون المواصلون بعین

الحقیقه علی بساط الجذب او غیره عرضه کرده شد که غیر جذب و سلوک نیز طریق وصول می باشد
با آنکه ظاهر از کلام قوم انحصار درین دو طریق مفهومی شود فرمودند که تواند که باشد زیاده برین معنی نکرده
و فرمودند که ما را در ابتدا حال واقع پیش آمده بود یکی نظر کنید تا مل نماید که آن داخل کدام قسمت
در آنجا نکرده کن در باغی نشسته بودیم و چندی از فقرات همراه ما بودند و بطبعی بهر سید و دیاران بهتیا
آن مشغول بودند ناگاهی شخصی از دور نمایان شد و بجانب ما متوجه گشت بخاطر رسید که اگر آن مرد بیاید
او را تکلیف کنیم که همراه ما طعام بخورد چون نزدیک رسید گفتیم اگر نشینید طعام در راه است تقصیر است
اکنون بجز این گفتن بر میسد و بگریخت آنچنان بر میسد و بگریخت که وحشی از جنگل برید و بگریزد این ادای
آمدن او و رسیدن و گریختن او در دل تاثیر کرد و خیال او ماینزد و دیدیم هم در میان دوختن این باغ
خائب شد هر چند تفحص کردیم نظر در نیامد چون نا امید شد بهری گشتیم ناگاه دیدیم که در اصل درختی که
شاخهای او بر زمین افتاده بهم بر آمده بود پنهان شده نشسته است خود گفت چه می بیند و کرامتی
گفتیم شمار می بینیم گفت باری پیش ما بیایید و فتمیم و شستیم گفت بگوئید الله الله شش مرتبه یا هفت مرتبه
همکار هم شریف کردیم چیزی از نور غیب نمایان شد و حالتی در گرفت که از خود و فتمیم و بے شعور افتادیم
همچنان که کسی قبیل موت از خود میبرد و باز خود آن مرد گشت کردن با اساس میکرد تا بعد از زانی با قاف میم
اما چندان از وجود آن حالت متاثر شده بودیم که تا چند روز بحال خود نتوانسیم آمد و اثری عظیم در ذات
خود احساس کردیم وقتی دیگر سخن در ذکر جوگی جنگ و ریاضت و تصرف ایشان افتاده بود فرمودند در
ایام سیاحت ما را با یک جنگ صحبت و تصرف ایشان افتاده بود بغایت مشغول مراض بود و خوارق
حادثات می نمود و می گفت که من قلعه می بینم از طلا و مرامی گویند که اگر چنین و چنین ریاضت کنی
ترا درون این قلعه در آیم و مردم شهر تمام لذن و مرد و بیارت وی می آمدند و مبلغها و طعامهای آوردند
و وی هیچ از آن مبلغ التفات نمی کرد و از آن طعام نمی خورد و ما با وی از دین اسلام سخن می کردیم بسمع
رضای شنید و در دفع و ضحلال آن خیال که وی صورت قلعه از طلا می دید متوجه شدیم آخر من دفع
و مضحلال شد چندگاه چنان بود که کلمه می گفت و بکار جوگی گری خود نیز مشغول بود و در آخر مسلمان خالص
شد و بر دست ما توبه کرد و مرید شد و قتی دیگر تقرب ریاضت در ایشان و ترک سوال عدم التفات
بشعوات طعام می فرمودند که چندگاه قوت ما آن بود که ماری می رفت و استخوانهای ناکار آمدنی که
قصایبان می برتاقتند به داشته می آورد و پاره از کاه گندم که در میان گشت زارها افتاده بود می آورد
و آن استخوان هارامی کو فتند و آن کاه رسته و پاکیزه می کردند و در میان دیگر کرده در آب می شستند
و هر کدام کاسه از آن صاف کرده می خوردند بعد از چند روز مردم شهر آگاه می شدند و طعامهای آوردند
و دیگر از آن با انتقال می کردیم و جای دیگر می رفتیم و دیابت بر سره روزا قامت نمی کردیم و حکایتی دیگر است

کتب است
جدیر صلی الله علیه و آله محمد صلی الله علیه و آله
الرساله الرابعه و الثلثون
بداية الانام الی
التمسک بالشرع الاحکام
لا اله الا الله محمد رسول الله
و الله يقول الحق و هو یهدی
اسبیل وصول بمقصد او چیز
باید اول راه شناختن و دوم راه
رفتن و روش و افق طریق
سلوک آن فتن و غل و غش
راه است چه هر که راه فرودش
راه رفتن را نیز بیان کرده
و طریق سلوک آن تعلیم خود
است و راه راست باید یقین
بمقصد رساند و در آسان
رساند که آفت در راه راست
بسیار باشد و راه راست بحکم
نص قرآن مجید عبادت است
قال الله تعالی ان ربی درکم
قاعده و هذا صراط مستقیم و اسم
عبادات بشمارت و هر یک
از آن راهی است بجناب قرب
حق الطریق الی الله بعد از انزال
اخلاق گفته اند این معنی
دارد اگر کسی غیر این اندیشه خطا
کند و در ورطه ضلالت الحاد
افتد و راه نمایند و روش آنرا
بیان کنند پیغمبر صلی الله علیه و آله
درود بر جان پاک او و بر اهل بیت
مطهر و یاران مالی قدر او باد
و بکسی که پیروان او نبیند و بکسی
او کرد و بجز خود و او رفت
بمنزل مقصود و رسید بآل تبه
ضلالت و محل خوف خطر است

کسان که زمین راه برشته اند
برفتند و بسیار گشته اند
و آفت سالکان در زمان ما
ناشناختن راه است که بطریق
اصل و براه اتباع نزد و طریقها
مستحذ و راه های مبتدع را
که بعضی بجهل و میل طبع
و بعضی بجهت تمنا و التباس
و بعضی بغلبه حال و طمع سر
و بعضی بقصد علاج مرضی که
مخصوص وقت و حال ایشان
بود پیدا کرده اند تابع شده
و اعتقاد کرده که طریقهای
موهل و محدث قرب اینها
ست و طاعات و عبادات
و احکام شریعت شغلها می طلبد
و عادات ارباب ظاهر است
مشغولیهای درویشان دیگر
ست بلکه گویند که اینها برای
هدایت عامه است طریق خاص
جز این است و گویند که نماز
در روزه کار پیوه زمان است
و کار مردان دیگرست و خطا
و غفلت این نهادان در ریحا
ست که نمی فهمند که این شغلها
و کارها بیان کرده و نهاده
کیست و فوائد و نتائج اینها
چیت و نیت اند که بعثت
انبیاء خصوصاً سید رسل
صلوات الله و سلامه علیه
و علیهم که سبوت از برای تنم
مکارم اخلاق و تکمیل محابه
افعال است از برای هدایت
خلق و تکمیل عباد و تقرب
ایشان است براه رشاد و سداد

هم ازین باب که فقیر از یکی از یاران ایشان شنیده است کمی گفت یکباری در ایام قحط در مسجدی
با یک یار دیگر نشسته بودند در یک گوشه مسجد ایشان مشغول بودند و در گوشه دیگر آن یار دیگر قوت
واده بودند که با یک دیگر سخن نگویند و از کسی طعام نه طلبند بخت روز برین حالت گزشته بود که
یسیح چیز از طعام نخورده بودند شخصی حلوا فروش طعام در میان این دو کس می نهاد و می گفت یسیح
کدام از ایشان آن طعام را نخورد چون مکرر شد دیگر آن مرد حلوانی لقمه می کرد و در دهان ایشان
می نهاد و می خورد و نمایان حالات مذکوره در زمان سیاحت ایشان بود که هنوز بکعبه مخطبه نایده بودند
و مدت عمر ایشان و الله اعلم پانزده شانزده سال و نوزده یا بیست سال بوده اند که بکعبه تشریف
آوردند و شیخ علی شقی صحبت داشته اند و لهذا روزی این فقیر پرسید که با وجود این ریاضات
و حالات و مکاشفات و تصرفات که همه ناظر در کمال و تمام اند و پیش از صحبت شیخ وقوع یافته پس
آنچه بر ملازمت ایشان موقوف بود و در صحبت ایشان حاصل شد چه بود و فرمودند
ما سر چه داریم بکرت ایشان و فیض ایشان است بعد از زمانی گفتند که دین ما شریعت با ایشان
مقرر و مستقیم ماند در زمان سابق اطوار مختلف و احوال متنوع پیش آمد خلاصه اند که در آخر کجای افتادیم
و از کدام وادی سر بر می کشیدیم بصحبت ایشان طریقه دین ایمان و اتباع شریعت استقامت یافت
اصل کار و آخر مقامات همین است و قتی سخن در اتباع آنحضرت و استغراق محبت وی صلی الله علیه
و سلم افتاد فرمودند یک باری می بینم که بالائی قبه شریف حضرت کائنات صلی الله علیه و سلم برآمده ایم
و قبه از بالا شق شده و ما از راه آن شق بر موضع قبر شریف افتاده و در درون آن درآمده و محو و مستلا
گشته ایم بعد از آن قوتی پیدا شده که از مشرق تا مغرب گرد جمیع آفاق عالم بجا آمده ایم و دین این واقعه
در زمان حیات شیخ بود ایشان فرمودند که تعبیر این خواب آنست که صاحب آن در اتباع آنحضرت
صلی الله علیه و سلم کامل آید و در محبت آنحضرت صلی الله علیه و سلم مستغرق و فانی گشته بصفت
بقای با الله متصف شود و قتی سخن در آوردن عمره جبراه که موضعی مشهورست بر مسافت یک مظهر
از مکه مخطمه و آنحضرت صلی الله علیه و سلم در وقت قسمت غنایم حنین در اینجا اقامت فرموده عمره
بر آورده بودند و افتاده بود فرمودند که اگر اینجا بروید از مقام نزول آنحضرت صلی الله علیه و سلم که در جبل
ست خافل نباشید و آن مقام را نشان دادند و تعیین فرمودند و فرمودند اگر نصیب باشد روت
آن حضرت صلی الله علیه و سلم در اینجا میسرست فرمودند قتی مادر اینجا خواب رفته بودیم هر بار که چشم
بهم می آمد جمال آنحضرت صلی الله علیه و سلم در نظر بود شاید که از صد بار استجا و در دلت یک و پاس
بلکه کمتر مشرف شده باشیم و ایشان باین عمره بسیار میرفتند و صایم و پای برهنه میرفتند

شیخ عزیز الله متوکل حمه الله علیه

پیر شیخ باجن است که پیر شیخ علی متقی است رحمه الله علیه نماز و توبه و کمال داشت چون شب شدی هر چه در خانه داشتی آنچه از قدر حاجت زیاده بودی بر همسایه قسمت کردی تا آنکه آب وضو نیز بهمان مقدار بگذشتی که برای طهارت نماز تجز ضروری بودی و اختیار المجلس خود را نه دادی روزی یکی از اغنیای عصر از بعضی اولادوی التماس زیارت کرد فرمود اگر بیاید و در صفت نعال با فقرای دیگر یک جانشیند باغی نیست وقت نماز شام بود که آن توانگر بخانه شیخ آمد دید که در خانه تاریک افتاده چیزی در خانه نبود که روغن چراغ بخزند با پیر شیخ گفت که سبوا س روغن چراغ بفرستم خرج کنند و اگر تمام شود اعلام فرمایند تا دیگر فرستاده شود و دیگر چون شیخ مشاهده کرد که چراغ بسیار گرد خانه افروخته اند فرمود این همه چراغ از کجاست حقیقت حال را با وی عرض داشتند رضی نشد و آن توانگر را منع کرد که دیگر روغن چراغ نفرستد و آنچه حاضر بود همه را بر فقر و مساکین قسمت کند ایشان در برهان پور بود و در احمد آباد نیز بعضی از اولاد ایشان توطن داشتند رحمه الله علیه.

مخدوم حبیبو قادری رحمۃ اللہ علیہ

در شهر بدر که از دیار دکن است می بود بزرگ بود بغایت مسن و ضعیف و متعبد و متبرک و عالی سمت
و عظیم الشان و با آغیاب بسیار بی التفات بود از خلق مستغنی حضرت شیخ عبدالوهاب می فرمودند که
ایشان در از غایت ضعف طاقت ایستادن نبود ولیکن کمر استحکامی بستند و اکثر شب برای نوازل
می ایستادند می فرمودند که وی از عالم شیخ ما بود در استقامت دین و رعایت تقوی مدتی ما را با ایشان
صحبت بود و نزدیک بود که دست امانت و ارادت با ایشان داده شود ولیکن نصیبه مادر پیش شیخ
ایدا ع یافته بود و وفات ایشان در اوسط ماه عاشره باشد و الله اعلم -

میان غیاث رحمۃ اللہ علیہ

در بر و ج که از بلاد مشهوره گجرات است بود نماز خواص عباد الله و مصدوق خیر الناس من
یتفع الناس می گویند که از هر چیز و هر جنس که مردم را بدان احتیاج افتد ایشان نگاه می داشتند
و بر دم خیر می کردند چه از زر و جامه و اغذیه و ادویه و کتب و اسباب آلات همه در خانه ایشان
بود و فضل اعمال ایشان این بود و ما وجود آن عالم و عامل و متقی و متبع بودند حضرت سیدی الشیخ
عبد الوهاب می فرمودند که یک باری آن حضرت صلی الله علیه و سلم در خواب دیدیم پرسیدیم که
یا رسول الله من افضل الناس فی هذا الزمان فرمودند افضل الناس میان غیاث ثم شیخ
ثم محمد طاهر رحمۃ الله علیهم اجمعین -

کتابخانه
اگر افعال و اعمال کز ایشان
فرموده و طرق و سبل کنند
مقرب و موصول نباشد دیگر
چیز خواهد بود اما کیست که آن
افعال و اعمال اینجا که شرط
ست بکنند و نفع شهود و
مراقبه که معنی احسان است که
الاحسان ان تعبد یک کلمه
تر از فان لم تکن ترا و فانی را
بجای آورد و این راه را چنانچه
نموده اند سلوک نماید از نیابت
سست اعتقادی اهل لطافت
باجکام شریعت که از انبساط
آداب چنانکه باید ادا کند و
نتایج و ثمرات آن ادریافتند
پس بر راه تردد و انکار رفتند
و در در طره حیران و خسران ابد
درمانند این کوتاهه نظران را
باید که اگر از تقصیر کوتاهه اندیشی
خود ادریافت اسرار و انوار
ان درین نشانه مجرب و محروم
نشدند باری اعتقاد ایمان ایات
نگاه دارند و سر رشته ادرست
نمهند و بدانند که آن آورده
کیست و در نشانه دیگر چیزی
آن چیست و نتیجه آن چیست
نفس باطنی نیم تن مرقه همین
می فرماید که هیچکس نمی داند
که چه پنهان کرده شده نهاده
شده است مرثب خیزان
به بلور از بستر راحت و درازندگان
و از نعمتهائی که پروردگار تعالی
بایشان داده است و عطا نموده
اتفاق کنندگان الا انچه بسبب
قرار آتام و لذت و سروری

میان محمد طاهر رحمة الله علیه

در بین طرقات بوده از قوم بوره که در آن دیارند حق سبحانه و تعالی او را علم و فضل داد و بحرین شریفین رفت و علما و مشایخ آن دیار شریف را دریافت و تحصیل تکمیل علم حدیث نمود و شیخ علی متقی رحمة الله علیه صحبت داشت و مرید شد و بار او برکت و کرامت برطن صلی عود و بعضی بدعتها که در آن قوم شایع بود از آن کرده میان اهل سنت و بدعت این قوم تمیز و تعریف نمود و در علم حدیث تالیف مفیده جمع کرد از آنجمله کتابی است که متکفل شرح صحاح ست می بجمع البحار و رساله دیگر مختصر سنی معنی که تصحیح اسما و رجال کرده بی تعرض به بیان احوال بغایت مختصر و مفید و در خطبهای این کتب مع شیخ علی متقی بسیار کرده است و وی بوضعیت شیخ سیاهی بجهت امداد طلبه راست می کرد و در وقت درس نیز به حل کردن آن مشغول می بود تا دست نیز در کار باشد و وی در از الہدیع و اهل بیع که در آن دیار بودند تقصیر هم بدست آن جماعت در سنه نیف و ثمانین و تسعمائة بشهادت رسید شکر الله سعیه و جزاه الله عن المسلمین خیرا -

شیخ عبد الله و شیخ رحمت الله رحمة الله علیهما

سندی مدنی و عزیز بودند از فقهاء و صوفیه از مدینه مطهره بدین دیار شریف آورده و افاده علم حدیث نبوی صلی الله علیه و سلم نموده طلباء و این دیار ایشان را شیخین می گفتند خواجه عبد الشہید عبید الله رحمة الله علیه می فرمودند که این شیخین یاد از ان شیخین می دهند که ابو بکر صدیق و عمر فاروق باشند رضی الله عنهما هر کدام آیتی در علم و عمل و تقوی در نظر ایشان از ان مقامات شریفه بدین باب کس نیاید و ایشان از یاران خاص و خلفاء شیخ علی متقی بودند بعضی حکام که از جانب سلطان روم بکے مغلطه می آمدند شیخ اعتقاد و بندگی بسیار داشتند شیخ از برای اکثر اصحاب و خدام و فقرای خود و طیفه گرفتند الا ایشان را و بندگی شیخ عبد الوہاب زیرا که وجوه این مال خالی از شبهه نبود و الله شیخ رحمة الله قاضی عبد الله از ولایت سند در بعضی حوادث روزگار بقصد زیارت سید کائنات صلی الله علیه و سلم و توطن در ان مقامات بابرکات با جمعی کثیر از فرزندان و اهل و عیال برآمده چند گاه در احمد آباد افتاد نمود و با شیخ علی متقی صحبت داشت و بعد از وصول بمقامات شریفه در مدینه منوره توطن فرمود و در آنک مدت از عالم در گذشت و این شیخ عبد الله یا روم صاحب قاضی عبد الله بود و نشود نمای ایشان در مدینه منوره بود و سالها در ان مقامات شریفه بدرس و عبادت گزرا نیده بجهت بعضی حواشی و بواعث در صد و دوشسته سبع و سبعین و تسعمائة درین دیار آمدند بعد از عود چند گاه در احمد آباد که حکم طون

چشم ایشان گشوده و در آخرت از نعم بهشت خود دیدار مولی که این همه را بفضل و کرم مولی نگاه داشت و نتیجه عمل بندگان باشد چنانکه فرموده جزا بکافران و ناعلمون عزیز من صلی الله علیهم و علی آله و سلم که درین جهان پس برده قضای دل را بنقد روشن گرداند و تسعید البذل و منونهای بهشت شود و مولی تعالی بصیرت و ذوق شوق داشته ظلمت کفر و حجاب بزداید همین نور دان عالم تمام تر و فراخ تر و لطیف تر گشته چنان شود که آن ملک بی پایان را و اگر در محیطا گرد و عیانان نعیم جنت را بدست آورده خدا بمثل همانند را بصیر نماید و کبر حجاب از میان برخیزد و قطعا برده نماید و خطای دیگر که این خطا کاران کرده اند آنست که مشروع عمل اموات و ایمان کامل داشته اند و هم از اول یقین می طلبند و می گویند تا یقین نشود که حقیقت کار چیست عمل کنیم باین راهی و بوجهل بیکار نشسته و در گوشت و بطالت افتاده می گذارند درین صورت نه عمل بودند ایمان خسر الدنیا و الآخرة و نیک بود بخسار ان بسین و ندانند که لواذیت ایمان بعمل نتوان پذیرد چنانکه توفیق علی بایمان زیاده تر گردید و نور هر دو متعاضد متلائم

صلی ایشان داشت اقامت نمودند و در آخر هر دو بزرگ تفاوت چند سال در همین مرض که قوت
حسن و حرکت مفقود بود از احمد آباد برآمده غزیت آن مقامات شریفه نموده برآمدند و موصول بکوه
مظفره فرصت یافته عنقریب باریقار حلت فرمودند رحمة الله علیه و علی جمیع عباد الله الصالحین

شیخ حسین رحمة الله علیه

از یاران بندگی شیخ عبدالوهاب بود او در سلوک این راه رفتاری خاص و در بی قیدی بی تکلفی
و بهمت فراموشی طریق مخصوص بود می فرمودند که این شیخ حسین از قرائت بیان مابود عجائب حالتی مشنگ
هسته داشت در خریدن ادنی چیزی مثل حبوب و بقول هر چه بدست اوی بود می داد و خواه مظفر می خواست
روپی و اصلا مقید نمی شد که حساب کند و بهای پرستی فرمودند وقتی از آب زبده می گذشتیم جامع شیر
جمع شده بودند و در درون آب میشه شیر بود و مجال عبور بر مردم تنگ آمده این شیخ حسین بستی
کار گرفت و بردست دیگر چادر خود را پیچیده و درون میشه درآمد و شیر را که در آنجا بود پاره پاره کرد
و برآمد و راه بر مردم کشاده داد می فرمودند وقتی شخصی در جائی بلند ایستاده ناز می کرد و در دلت
ناز و سواس می نمود الفاظ نیت را تکرار می کرد چنانچه وقت بر حاضران مشوش ساخت این شیخ
حسین دست به سر رسید و می زد چنانکه درون آبی که در پایان آنجا بود میفتاد و دیگر اثری از آن سواس
که در باطن او بود اصلا نمانده وقتی پیش ایشان طالب علمی احیاء العلوم می خواند و زبان او بغایت لکنت
داشت و در قرأت کتاب بسیار عاجز بود و مضطرب می گرد می فرمودند بارها بخاطر میرسد که باین کاری
کج خلقی کرده شود بران نوع که شیخ حسین بآن مرد مصلی کرده بود و موجب زوال و سواس می
شده اما از انانی آید حالت وی اقتضای آن می کرد شاید که بعد از صرف همت بتدبیر اثری ظاهر
شود می فرمودند که یکباری مابلاقات میان غیاث رفته بودیم و شیخ حسین همراه ما بود میان غیاث
را در شان طهارت آب و نگاه داشت ظروف آن احتیاطی تمام بود که از کسی دیگر دیده نشده است
و ایشان خالی از سرعت غضب هم نبود شیخ حسین آب از خم برآورد و بخورد و آن ظرف صغیر را
که بومی آب از خم برآورده بود هم بر زمین نهاده میان غیاث در غضب آمد و فریاد زدند که های های
این ظرف پلید ساختی این سخن از ایشان گفتن و از شیخ حسین آن ظرف را بر زمین زدن گفت اگر
پلید شد شکسته بهتر میان غیاث خنده کردند و او را در کنار رفتند و هیچ نگفتند و در اینجا شاید که بخاطر کمی
او حاضران گذشت که این کوزه شکستن از شیخ تفصیح و اسرار بود چون جا نوبت باشد برای دفع خلجان
او فرمودند که مذموب امام مالک آنست که ظرف که ملوث شد طهارت آن ممکن نباشد و استعمال آن
جائز نیست پس غیر از شکستن آن ظرف چه سبیل باشد -

افتد و حقیقت یک نورست
که در دل تصدیق است و چون
بر زبان آید قرار گیرد و هرگاه
در اعضا و جوارح سرایت
کند اعمال خیر و نور علی نور
بهدی الله نوره من بشار
در اول بهمن ایام اجالی
تقلید می شروع در عمل میکرد
و پایی بر بساط توفیق نهاد
تا وجود همه نورانی شود و ظلمت
تقلید بنور تحقیق مبدل گردد
و صورت تفصیل به ایام از برده
اجال جلوه گر گردد آن پنج روز
و محبوبانند که ایشان را در اول
فطرت نور شهود منور بدست
قرب و حضور مخصوص آفریده اند
اما آن نیز نور و جلالی بسیط
و جذب بهم اجالی است که
بعد از نزول او در مقام
سلوک تفصیل احوال مقامات
کمال در یافته برسد و موصول
مستقر و تنگ می نشانند سخن
از ضبط بیرون رفت مقصود
آن بود که هادی معلم شایع است
و چیزی چند از علم راه دین حق
تعلیم کرده و تلقین نموده است
آن را باید دانست و بدان که
کرد و هر که جز او است اگر همان
گوید که وی گفته یا چیزی گوید که
شرح و بیان آن کند و باعث
تقویت و ترویج و فروزی حال
آن گردد مبارک است باقی
همه بسیار و وبال است
حدیثی از حضرت می صلی الله
علیه و سلم یاد آمده که مشتعلی بر

شیخ عبد الغزیز بن حسن طاهر رحمۃ اللہ علیہ

خلیفہ میان قاضی خان ست از شاہیر متاخرین مشائخ چشتیہ بود بسیار بزرگ بود عالم بود و علوم
شرعیہ و طریقت و حقیقت ابتدای صغیر و ریاضت ناشی شد تا حدی کہ بمرتبہ شیخت
رسیدہ بود و هیچ چیز از او را و اوقات کہ در ابتدای حال التزام نموده بود تا آخر عمر فوت نشد وی در رباع
مشائخ و حفظ قواعد و آداب ایشان یگانہ عصر بود و او را در تواضع و علم و صبر و رضا و تسلیم و ثقیف خلق
در عایت نظر نمی نمود در زمان خود یادگار مشائخ چشت بود و در دہلی بوجود او سلسلہ ارشاد و شیخت
برپا بود وی از اہل سماع بود گویند کہ در وقت رحلت ہم بدوق و حالت رفت و ختم او بر این آیت
خدا فیسمان الذی بیدہ ملکوت کل شیء والیہ ترجعون قدس اللہ سرہ الغریز خدمت والدی فرمودند
کہ ہر گاہ ما را در ایام جوانی نظر بر جمال شیخ می افتاد بی اختیار حالت بکا دست می داد از بہت معنی
شوق و غربت کہ در صورت او شاہدہ می افتاد تولد او در جونپورست در سنہ ۷۹۱ شمان و تسعین
و شمان ماہ یک و نیم سالہ بود کہ ہمراہ والد خود بدہلی تشریف آورده و ششم جادی الاخری سنہ ۸۵۰
خمس و سبعین و تسعمائہ وفات یافت و مرقد او ہم در محن خانقاہ اوست فقیر در تاریخ فوت و کفہ قطعہ

شیخ کامل عارف دوران خود عبد الغزیز	آنکہ می داد اہل دل را مجلسش یاد از بہشت
ہر چہ از اوصاف اہل اللہ در عالم بود	حق تعالی از اول فطرت بذات او مرشت
یادگار اہل چشت او بود در دوران خود	گشت از ان تیارخ فوشش یادگار اہل چشت

و آنجب اولاد او شیخ قطب عالم ست عالم و فاضل و صاحب اخلاق حمیدہ و صفات پستہ بیدہ قدم
صدق و استقامت بر سجادہ پد رنہا و اوقات بطاعت و عبادت معمور دارد و عظم خلفا را و
شیخ جانیلکہ است کہ در میان سایر خلفا و مریدان شیخ با اتحاد و اختصاص و محبت و عزت
امتیاز دارد و امر از جانشین شیخ او را می دانند و دیگر شیخ عبد الغنی بد اونی ست کہ بصفت علم و
عمل و حال در ریاضت و فقر و عزلت و سایر آداب سلوک موصوف ست و در فناء شہر دہلی مسجدی
ست از عمارت فیروزی بعبادت مولی تعالی مشغول ست در اوضاع و احوال او آثار قوت
و استقامت لایح و بایح ست -

شیخ جنید حصاری رحمۃ اللہ علیہ

از اولاد شیخ فرید الدین گنج شمس بزرگ بود و بغایت کبر سن رسیدہ و عظمت طایر داشت و عت
کتابت او مجدی بود کہ آن را حل جز بخارق عادت نتوان نمود و در تمام آن مجید با اعراب

بیان بجا اعمال خیرست ایراد
وی در بجا مناسبی انتہا
بدانند و آگاہ شوند کہ آن از کدام
مقام تہذیب نور تجلی انگشتان
دار دست و چہ عظیم خواہ بود
قدر و مرتبہ انجہ از مثل این
مقامات ناشی و فاضل شدہ
و ہمہ احکام و اوضاع کل از جناب
رسالت آمد ازین بیلست
و مردمان رسل انگاشتند
آسمان گرفتہ و منصب اہل ظہر
و وظیفہ عوام پیدا شدہ اند نفوذ
باسمین الجبل و الغریبہ حدیث
اینست کہ احمد و تہذیب از معاد
بن جبل آورده اند کہ گفت
در کشید روزی بر آمدن پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم برای نماز با آواز
تا نزد یک شد کہ طلوع کند
آفتاب پس شتابان از خانه
برآمد کعبہ برداردند و نماز بگزارند
و سبک بگذارند بعد از سلام
صحاہ را با و از بلند بخوانند
فرمودا ہمہ بر جایی خود نشسته بمانند
بر بخیزند پس فرمود آگاہ بشید
می گویم شمارا کہ چہ از دست
مرا امروز از نزد دہر ملک برآ
نماز بامداد شب بر خیزم و بخیز
کردم و گنہ ارم از نماز انجہ خدا
خواستہ بود تا گاہ دیدم در گاہ
خود را در نیکوتر سورتی از قرآن

بیان صفت حق ست مراد
بعصرت صفت و شان ست
کہ در محلی لطف و کرم بود و شور
یعنی صفت بسیار آید چنانکہ
گویند صورت مستطالین ست

می نوشت و خوارق دیگر نیز از وی نقل می کنند و او در بعضی رسائل خود از غرائب و نواد عالمی که از عوالم خداوی بوی روی نموده نوشته است که از حد و هم و فهم خارج است خداوند که آن را چه تاویل کرده است و چه او را برین داشته است گویند که بعضی اولاد او بجهت استبعاد خلق آنها را شسته و محو کرده اند و الله اعلم و فاته او در سینه و قبر او هم در حصار است -

میان نجم الدین رحمة الله عليه

مندی مرید شاه جیو است صد و نهمی سال عمر داشت پدر او وزیر سلطان غیاث الدین بنده بود و عارف بود و صاحب حال و مجرد از علایق و از لباس بستر عورت اکتفا داشت هفت سال بود پیر او بر و نظر کرده بود و بجانب خود کشیده گویند که در احمد آباد از وی احیاء میت واقع شده بود بعد ازین قضیه از انجنا غائب شد و هیچ کس از اهل آن دیار نشان او نیافت و بدلی آمد اکثر اوقات در مقام خواجه قطب الدین قاسم سر می بود و بعد از ان از روحانیت حضرت خواجه رخصت طلبیده و بمقام اجیر رفت و در اقباق اوقات وفات یافت گویند که خواجه بزرگ معین الدین یکی از اولاد خود در خواب نمود که شاه نجم الدین در صد و فوات است او را پیش حجره من جا باشد الا ان گور او در همان جا است -

شیخ برهان کاپلی رحمة الله عليه

بغایت مشغول مراض بود گویند که وی تصرف عالی و کشف جلی داشت و دهرهای هندی از وی در خلایق مشهور است بی گوشه حالتی و دردی نیست و بعضی گویند که وی اعتقاد ممد وید داشت و الله عالم وفاته او را و اخر ما تها عاشره است -

شیخ سلیم بن بهاء الدین رحمة الله عليه

از اولاد شیخ فرید الدین شکر گنج است ولادت او در سنه ۷۹۰ شمسی و تسعین و شان ماته وی در او ان جوانی هم در لباس سپاهیان و ملازمان ریاضات و مجاهدات می کشید و بهر ان او ان پیش از تعلق بقید تزویج خیال سفر بر روی افتاد و در سنه ۸۳۱ هجری و ثلثین و تسعمائة برآمد و زیارت جومش فیض شریف شد و در دیار عرب و عجم سیر کرد و بهجتها انداخت و کارها کرد و بعد از تمامای مدید بسکری که پدید آمد برادران ایشان از مدلی که وطن قدیم بود بتقریب ملازمت بعضی اماره رفته در انجا سکونت نموده بودند و رسیده و در که سیکری گوشه گرفته و مشغول شد وی مدت عمر تا ایام کبر سن و نه طری می داشت

مکتوبات شیخ
صدورت حال تفهیم و اگر
حال خود را بیان می کنند که
من در ان وقت و صورت
نیک و حال شریف بودم
خود چون نباشد که وقت
شهود خاص و تجلی تام و
افاضه انعام عام است
فلا اشکال پس نه آمد که با
محمد گفتم لبیک پروردگار
من گفتم سیدانی که کدام
اعمال است که ملا علی که
ساکنان حظایر قدس ملکوتند
خصوصیت می کنند در ان
اعمال یعنی در شرف و فضیلت
آن یک دیگر نزاع و بحث
دارند و در برداشتن آن
بمصدق قبول و ثبت نمودن
در دیوان اعمال سابقست
می نمایند بر آد میان بدان
اعمال رشک بر نه گفتم
یار بنیدام تو دانا تری
بدان سگبار این ملا آمد همچنین
جواب گفتم پس دیدم من
پروردگار در خلایق و تفکک
که نهاد هر دو دست قدرت
و انعام خود را در میان رو
شانه من تا با فتم بر توفیق
را از انزل می در سینه خود
پس معلوم گشت و نکشف شد
برین هر چه در زمین آسان
بود و شناختم و دم شمع ان اعمال
مذکوره را اگر برسد پروردگار
من اوسن باشد که با محمد
گفتم لبیک پروردگار بر گشت
در چه چیز خصوصیت می کنند

و افطار پخیز با سه سرو مضیف مثل سرکه کهنه و بعضی نباتات بارودی کرد و هر روز آب سر و غسل می کرد
و در بهارستان جزیره پیراهن یکتانی پوشید و بعد از اقامت درین مقام متاهل شد و فرزندان
و اولاد عیال بهم رسیده بر و رایام جمعیت بطاهر احوال ایشان نیز راه یافت و عمارتها و باغها
و چاهها ساخت و در مقام شیخ تنگن گشت ناز بر طبق عمل اهل عربین بر اول وقت ادا می کرد و
بعضی عادات مخالف شریعت که متعارف عوام باشند نیز رد داد و طالبان راریاضت مجاهده
می فرمود و ظاهر مجلس او مشایخ محافل اغنیاء و حکام بودی یکی را پسند و دیگری را زجر فرمودی و آنها
که بخدمتش رسیده اند و بغت محبت و اعتقاد او منقوت اند و چیزهای غریب از کشف و کرامت
و تصرف ظاهر و باطن از وی نقل می کنند و بار دیگر در ششادین و تسین و تسعائیه بسبب بعضی
پریشانیها که از جانب همیون ملعون رسیده باز متوجه حرمین شده و سفرها کرده و در ششادین
و سبعین باز قدم آورد و سلطان وقت جلال الدین محمد اکبر اعلی السدشان را با وی رابط و عقاید
و اتحاد در غایت قوت و استبداد پیدا شد بقرب آنکه او را فرزند می شد توجه بشیخ آورد
حق تعالی او را پسران داد ایشان را هم در منزل شیخ تربیت فرمود و بادشاه را چندان عقد
صحبت و محبت نسبت بنحوا داده شیخ در ظاهر و باطن منعقد شد که حاجی در میان نماز جمیع توابع
و لواحق او از زن و مرد بغایت بادشاهان مخصوص گشتند بست و نهم ماه مبارک رمضان ششادین
تسع و سبعین و تسعائیه هم در اعتکاف ازین عالم در گذشت و هم در روضه که بنا آن بحضور خود
نهاده بود و بعد از وی حکم والی وقت تمام شد مفعول گشت و در واقع عمارت مسجد و آن روضه
عمارتی است که بر روی زمین مثل آن عمارت بسیار کم خواهد بود تاریخ تاسیس او ثانی المسجد المحرم
و تاریخ اتمام خانقاه اکبر رحمة الله تعالی علیه -

شیخ نظام الدین انبیطمی رحمة الله علیه

مرید شیخ معروف جوینوری است که مرید مولانا آمد او شایخ کافیه و هدایه است و سی سالک
مجدوب است حال صحیح داشت و سکر و تلوین بر حال او غالب بود در او ان سلوک ریاضت
شاده کشیده بود اخراق باطن و کشف خواطر در غایت ظهور داشت هر که بملازمت شریفش رسیده
است البته چیز ازین باب مشاهده نموده و سی آذماع پر میز کردی و مریدان را نیز از ان
و از تعلق بمظاهر صوری منع فرمودی و گفته بود اگر چشم نه بندد و ریاضت نفرماید کجشکان
جنگلی گیرد و اگر ریاضت فرماید کلنگ شکار کند و در باب سماع فرمودی چرا در اختلان باید افتاد
و اگر تقلید کنند باید که تقلید اوائل و کلانتران کنند و با وجود آن گاهی که مالتش در گرفت

لما اعلی این باقیم بیاب
خصوصی می کنند در کفارات
یعنی عملهای که هر چه از گناهان
صداد گردد بدان بخشند و از
مواخذ کردن بران بگذرند
پس گفت پروردگار که دست
کفارات انتم برافتن برای
در یافتن نماز جماعت و تسنن
در سجده از نماز گزاردن بظلم
در یافتن وقت نماز آینه
و وضوی کامل سیرات آوردن
هنگام باخوش داشتن طبیعت
آب را چنانکه در حال ضعف
و بیماری و سختی سر او اند
آن بازندای دیگر آمد یا محمد
میدانی که در چه چیز خصوصیت
حق تعالی می کنند ملائکه گفتیم درجات یعنی
عملهای که بدان مراتب درجا
بندگان در درگاه عزت بلند
گردند آمد که درجات کدام
ست گفتیم اطعام طعام
بمسکینان و گرسنگان و ان
یعنی انعام و احسان ایشان
کردن تا آن با قوت معیشت
خود گردانند و لین الکلام سخن
با خلایق نرم گفتن باز در میان
دشمنی نمودن و در بعضی روایات
بجای لین الکلام انشاء اسلام
آمده یعنی آشکارا اسلام دادن
به بیگانه و آشنا و الصلوة الطیل
و الناس نیام و نماز گذاردن
در دل شب هنگامی که مردم
در خواب باشند اشارت
به تجلج صفت خود و تواضع
و عبادت است که موجب رفیع

آتش در نهاد او فتادی و گاه است که اجتناب کردی خون نشستی و زحمت کشیدی و اکثر سخنان او از آداب طریقت و فضائل اعمال بودی مگر با صاحب سر خود از توحید و حقائق نیز گفتنی نقل است که معنی متصل صبح صادق بر آمدی و نماز کردی و روزی بر طریق معبود درون مسجد مصلای گسترده بودی درون خلوت که بر آدم هم بیرون ایستاد و گفت که همین جا نماز بکنیم شاید که در اینجا از موزیات چیزی باشد آخر چون نگاه کردند پنهان بوداری در گوشه مصلای پیچیده در آمده بود و فانی می در سلطه احدی و ثمانین و تسع مائت -

شیخ جلال قنوجی قریشی المشهور به للارحمته الله علیه

صاحب ذوق و حالت و وجد بود و در دعوت اسما و الهی نیز فقیه داشت شبها بر خود گریستی و فریاد می کردی و نغمه زدی و بارها در غلبه جذب و حالت تغییر وضع ظاهر کردی و بر خرسوار شدی و در کوچه های شهر گشتی بسیار سن و عمر بودات فی سینه ثمان و ثمانین و تسع مائت

شیخ جلال الدین تھانی سری الکابلی رحمته الله علیه

مرید و خلیفه شیخ عبدالقدوس است از مشایخ مشایخ وقت بود عالم بود و عامل مستقیم و شیخی کامل از اول عمر تا آخر لطاعت و عبادت و درس و وعظ و ذکر سماع و ذوق و حالت گزرا نیاید سن طویل یافته بود بر حفظ آداب و نوافل و رعایت او را و اوقات تا آخر حیات مستقیم بود نقل است که او را پسر فوت کرده بود در آن چند گاه که در مصیبت او داشت سماع نکرد تا آن در و بر در محبت الهی مختلط نگردد و شریک نباشد اکثر مکتوب شیخ عبدالقدوس بنام اوست و او را نیز مکتوبات است بر طریقه مکتوبات پیرات رحمه الله فی رابع عشر و بیست و نه ساله تسع و ثمانین و تسع مائت و هوا بن خمس و تسعین سته رحمه الله علیه -

شیخ اسحاق رحمه الله علیه

پیر فانی بود از جانب ملتان بدلی افتاده سیاحت بسیار کرده و ریاضات شاقه کشیده اکثر اوقات ساکت بودی و سخن کم کردی بنده بجا زمت او رسیده بود و طریقه التماس و عنایت را دیده و بفقیر سخنان بسیار کرده گویند که وی می گفت که من منتظر پسر هستم حق تعالی او را درین کبر سن پیری عنایت کرده و بعد از ولادت او نقل کرد و راجعه بود بخادم فرمود که چیزی در خانه هست بیا تا بدین کنم خادمه گفت که ترا که در خانه چیزی بود

مکتوبات شیخ
درجات علوم مراتب شرف
شرف مرد بجد دست و کرامت
بسجود هر که این هر دو ندارد
عدمش بنوع وجود بعد از آن
فرمان آمد که بخواب هر چه بخواهی
پس بیا کردم و در روایت
آمده که تعیین دعا هم از درگاه
آمد که چون نماز کنی این دعا
برخوان اللهم انی اسألك
فعل الخیرات خداوند سوال
می کنم ترا توفیق کن کن کارها
نیک او ترک کن کارهای بد را
و گزشتن کارهای بد را
لهمساکین و دوستی سکینان
که ایشان را دوست دارم
زیر آنکه دوستی ایشان نشان
دوستی ایمان و ترک مجوسه
ست یا دوست داشتن ایشان
مرا آمل هر دو چنی یکی است چون
ایشان وارد دست دهند
لابد وی نیز ایشان را دوست
خواهد داشت چه دوستدار
خود یا هر کس دوست دارد
و محبت یک نسبت است که در
هر دو طرف افتاده و بر تو افتاده
است و آن تقوی و ترحمی
و سوال می کنم ترا ای پروردگار
که بیا روزی گناهان مرا و زحمت
کنی بفضل خود بر من صل
اینست و اگر مغفرت و رحمت
پروردگار نباشد خلاص
و نجات ممکن نیست آدمی
مگر از گناه و تقصیرات است
که ام عمل و که کار کشایسته
درگاه قبول باشد و چندی

تمام عمر وی بر ریاضت و سلوک این راه گذرشته و وقت بسیار و صحبت خوشگوار داشت گاه است
 او را بر آواز دل دردی و شورشی و گریه در می گرفت که بیان آن از حد تقریر بیرون است
 باصل آن را و راه النهر است و سالها در حرمین شریفین بفقرو ریاضت و مجاهده و عبادت
 گذرانیده در زمان دولت افغانان در حدود ۵۰ ساله و ۵۰ ساله و ۵۰ ساله و ۵۰ ساله و ۵۰ ساله
 آمد و صحبت اکثر مشایخ این دیار دریافته اکنون در دلی بدایچه لایق وقت درویشان باشد
 می گذرانید و در ۹۰ ساله سبب و تسعین و تسعین و تسعین و تسعین و تسعین و تسعین و تسعین و تسعین
 بلخی است رحمة الله علیه -

مولانا مجتبی رحمة الله علیه

نام وی محمد است مجتبی تخلص و در اوائل حال بسیار بی قید و بی ملاحظه بود و در آحسنه
 توفیق الهی رفیق حال او شده او را بر راه فقر و ریاضت آورد سی سال صوم و بهر داشت
 و ریاضت کشید و در دلی قریب مقام شیخ نظام الدین اولیا میرزا محمد عزیز که عظم خوانین
 عصر است برای وی خانقاهی بنا کرد در اینجا مشغول می بود و در اینجا مدفون گشت
 در گوشها و ویرانه های دلی بسیار گشتی چیزه از کشف قبور نیز از وی نقل می کردند و در
 وقت رحلت نیز بیدار دل و با خبر رفت مولانا حسن کشمیری که جوانی عالم و فاضل بود و ب
 و مذهب مقبول و له و متقد و ایشان است تاریخ وفات وی گفته است
 که بودش نظیر رشک در رب سال تاریخ آن ملک سیرت
 فات فی السبب شیخنا مجتبی
 فات مجتبی ندر سید زغیب

ذکر بعضی مجازیب بے ملاحظه تقدیم و تاخر

شاه ابوالغیب بخاری رحمة الله علیه

پسر شیخ حاجی عبدالوهاب بخاری است سکری طایف و حالتی غالب است و زمانی که تحصیل
 علم کردی با طالب علمان سبقت و درس التماس کردی و اعتذار نمودی که شما را کم خوانید و کم
 و در اعتماد بر فرصت وقت نیست خداوند اند که چه حالت پیش آید سبعتی هر چه تمامتر بر اکثر
 کتب متداوله عبور نمود بعد از آن او را جبهه پیش آمد و از همه کارها باز ماند **نقل است**
 که وقتی تمام روزمان در خانه ایشان بخت بود و تا بهای گرم شده مانده بود و وی آمد و هر دو پایها
 را به تا بهایها نهاد و ایستاد و از آن اثری در پای شریفش ظاهر گشت **نقل است** روزی

بعد از آن فرمود و حضرت صلی الله
 علیه و سلم این قصه که دیدم حق
 است آن را یاد گیرید و پس از
 یاد گرفتن تعلیم کنید و اگر آن
 احمد که در ضمن این شرح
 و بیان که متضمن تعلیم این قصه
 شد عمل باین حدیث بقتال
 این امر و وقوع یافت باید دانست
 که قتل ترین اعمال در اجر
 و خواب و نزدیک سازنده
 ترین بنده را بجناب حضرت
 کرم و هاب نماز است و صحیح تر
 و صادق ترین احوال عالی
 که در نماز دست دهد و نماز قرة
 العین مصطفی است صلی الله علیه
 و سلم و آنحضرت را در نماز نهوا
 خاص و صالی مخصوص بود که
 و غیر آن نبود و لی مع اعدوت
 که فرمود در نماز بود اگر چه بوس
 صلوات الله و سلامه علیه دایم
 الوصال همیشه در قرب حضرت
 ذوالجلال بود اما اینجا خلوتی
 دیگر و محبتی دیگر بود قال
 رسول الله صلی الله علیه و سلم آتوا
 ما لکم العبد من به و به ما جده
 فرمود بنده را یعنی ذات شریف
 او را در سجده و قنوتی است که
 در اتحاد و یگانگی بالاتر از آن
 حالتی نیست مثال بر معراج
 نسبت بسائر اوقات بکس
 را بقدر معرفت صفای
 وقت و علم و حال و اسرار
 و انوار نماز مضییع است و از
 مشایخ هر کس موافق حال
 و مقام خود آن را شرح کرده

بر زیارت پیران خود رفت و گفت اگر نصیب است فردا نیز در ملازمت شما میرسم از اینجا بخانه آمد و پیش والده رفت و پرسید که ماما هیچ می دانید که من سید هستم گفت بابا تو سید و پدر تو سید فرمود از پدر و جد که می پرسید من سید هستم یا نه بعد از آن خدمت کار را پیش خود طلبید و گفت برای صاحب خود چه نوع خواهی داشت باری بگریزید همان روز یار و زدیگر و اسد اعلم رحلت نمود.

میان معروف رحمه الله علیه

مجدوبی بود در مقام حضرت خواجه قطب الدین در گنبد قدیمی که نزدیک بقبر شیخ برهان الدین بلخی است می بود با وجود حالت سکر و جذبه در علم کسیر آیت بود از آیات الهی در وقتیکه شیر شاه قلعه دلی را ویران کرد و بجزر شنیدن غائب شد که هیچ نشانی از او پیدا نشد.

شیخ علاء الدین مجذوب رحمه الله علیه

او را شیخ علاول بلاول نیز گویند او در کشف حال و اطلاع ضمائر آیتی بود از آیات الهی هر کس که بخدمتش رسیده است البته چیزی درین باب از وی دیده در او اهل حال طالب علمی می کرد بیشتر احوال در سامانه بود می در دلی نیز میان طالب علمان می بود بعد از آنکه او را حالت جذبه در گرفت در آگه افتاد و تهاجر بود بعد از آنکه بسبب ظهور کرامات و امارات مردم را با وی رجوعی افتاد و خادمان برای او خدمتگاران می خریدند و در خدمت او می گذشتند و او بمقتضای طبیعت بشری سیلی می فرمود و از بعضی از آنها ولد می نیز پیدا می آمد خدمت می شیخ رزق الله قدس سره می فرمودند که یکبار می از همت اخبار بعضی فرزندان که غائب بود متردد بود می خواستم که برای خیریت او تصدق کنم یا قرآن بخوانم یا اسمی از اسماء الهی را در دیگرم در همین تردد پیش شیخ علاء الدین رفتم تا بهره ایشان اشارت کنند بران عمل نمایم بچندی که مرادید فرمود قرآن عظیم از همه فاضلتر است

می فرمودند که روزی بخدمتش عرضه کردم که ما را یک مشغولی فرماید که آنرا کار به بندیم فرمود شمارا نخته عشق بس است حاجت بچیز دیگر نیست و خدمت ابوی قدس سره می فرمودند که یکبار می از صحبت یاری جدا مانده بودیم و بنهایت اشتیاق او و اشتیاق آن یار در دلی بود شبی در خواب می بینم که من مع آن یار در خدمت شیخ علاول بلاول نشسته ایم من هست آن یار می گیرم و پیش شیخ می آورم می گویم که برو دست این جوان بوسه دهید شیخ می گوید

کاتب حروف را نیز در ابتدا کتابت این مکتوب حالی دست داده و منتی فرار سید بود که چیزی از آن چه یافته است بنویسد چون مکتوب بآخر رسید آن ذوق نماند و منت از دست رفت انشاء الله الحق در مکتوبی دیگر اگر وقت مساعد کرد و توفیق یاری بچیزی بظهور رسد الامور مروه با وقایع این قدر بس است و علی السید السند و ابی الکرم محمد و الهی صبحه اجمعین و سالکین من اتبع الهدی و احیاء الدین الحق المبین و العاقبت بالخیر

لا اله الا الله محمد رسول الله فیلسوف و زکاء خواجه نصیر طوسی بجانب شیخ عالم عارف صدر الدین قونوی قدس سره تعالی سر و العزیز نامه نبشت و درخواست کرد تا چیزی از راه وصول بحق بنویسد و راه نمایی کند خواجه نبشت که اگر شیخ سخنان از حقایق و معارف متعلق بوجود و طریقه توحید و تحقیق سبب ایجاد و ماندن آن چیزی خواهد نوشت تا ویرانیز در انجا بقوت علم و فکر محال گفتوفا خواهد آمد

و هنگام حرکت زبانی گرم
خواهد شد شیخ دعای چند از
او عیبه مانده انتخاب و در فرشتا
تا آنها را و در خود سازد و بران
مداومت نماید تا راه کثاده گردد
و روشن شود بعد از آن هر چه
مناسبت افتد کرده خواهد شد
نصیر طوسی را این معنی از شیخ
ناخوش آمد و گفت ای سنانا
بابتدیان و نود آید گان او
بنویسند و بمثل من که در علوم
و معارف و خوشگانی کنم در
تحقیق مطالب باید بایستد رسید
ام چه مناسبت دارد و شیخ
فرمود اصل همین است هر کس
از آن گنجینه آیت از گنجهای
الهی که رسول وی تعالی صلی الله
علیه و سلم گنجینه داراوست
بکمال وی در مصالح بندگان
وی خرج می کند مبتدی وی
چه باشد همه ریزه خواران این
خواندند بجز علم و عقل منتی
نشان شد و عمل شرعی باید
تا کار بر آید **بعل کار بر آید**
بسخن دانی نیست و مقصود
از توطیه و تمهید سخن باین
حکایت آنست که دعای چند
بود که بصلحت وقت تشبث
با آنها در دفع شر از راه تحصیل
جمعیت وقت از واجبات
وقت ایشان نمود و تذکیر
و اعلام بدان از مقتضیات
محبت و خیرخواهی بود و در نگاه
ما را متابعت و محبت مشایخ
مشتربا داد و از پیروی

که شما بوسه دهید که عاشق حق تعالی او را قبولی خواهد بخشید صباح آن شب بیکه تر بخندست
شیخ رسیدیم دیدم که بر در شاهاده است از دور مرا بید و فریاد کرد و گفت بروید زود بروید
که مشتاق شما اند و این دو کلمه را گفت که خیر دین خیر دین همان ساعت غمیت دلی مصمم گردیم
و متوجه شدیم کسی از جنس خدمتگذار همراه نبود در شخص آن اندک توقفی می بایست کرد چون
اشتیاق عظیم غالب آمد مقید بآن نشدیم در سراسر فرود آمدیم شخصی پیش آمد گفت نام
توصیت و کجای سیر وی گفت نام من خیر دین است دلی میروم می خواهم که در نزد است با شما چون
بمنزل دیگر رسیدیم شخصی دیگر پیش آمد که بدلی می رفت و نام او نیز خیر دین است سر آن لفظ
خیر دین که شیخ مکرر فرموده بود اکنون ظاهر شد آن هر دو خیر دین همراه باشند و چون بدلی
رسیدیم آن یار بسیار آنها را اشتیاق نمود و خوش حال شد تاریخ وفات او علیه السلام الدین مجذوب
که نهند و چهل و هفت است -

مسعود نخاسی قدس سره

دیوانه بود در بدایون شیخ نظام الدین اولیای فریادخواج زین الدین ساکن مدرسه معزی
او را گفت ما را فایده ایگو گفت شراب بیا رخا ج زین الدین غلام را فرستاد شراب آورد
پیش دیوانه نهاد و دیوانه گفت بر کنار آب ویم آنجا بخوریم رفتند و بر لب آب نشسته دیوانه خواج
زین الدین را گفت بر خیز ساقی شو بر خاست پری کرد و می داد دیوانه می خورد و چند آنکه
مست شد گفت جامه بکشیم و در آب رویم چون از آب بیرون آمد خواج زین الدین گفت
بر تو باد که پنج خصلت را ملاحظه کنی -

یکمی در خانه کشاده داری بر هر که هست -

و دم طلق الوجه پیش آئی و ترحیب و بشاشت نمائی -

سوم آنکه هر چه میسر شود در بیغ نداری از قلیل و کثیر پیش آری -

چهارم آنکه با خود بر کسی ننهی -

پنجم آنکه با رگسان راتن در دهی -

شیخ حسن مجذوب قدس سره

از قصبه ریری بود در دلی سیری کرد و با سلطان سکندر رودی عشق می باخت گویند
که او را چند بار سلطان مذکور در بندی خانه نهاد و در دست روز دیگر دیدند که در بازار می گرد

وسیری کند یکبار دیگر سلطان سکندر در محل خاص نشسته بود که او یکایک پیدا شدند نمود
این جا بے رخصت ما چون آمده گفت من عاشق تو ام بخت دیدن تو آمده ام منتقلی پر آتش
در پیش بود گردن دیوانه گرفت و در منزل نهاد زمانی طویل برین حال گذشت بعد از آنکه
سر برداشت اثری از آتش در روی ظاهر نبود.

شیخ حسن بودله دهلوی قدس سره

از اولاد بعضی اهلای واکا بر شهر بود از اول فطرت مجذوب آمده و از اوضاع و اطوار
این عالم غافل و فارغ افتاده بود وضعی عجیب و حالتی غریب داشت اکثر احوال پنهان
بودی و عضو مخصوص او که مردان را باشد اصلاً انتشار نکردی گویا که غلو و رگلی را در دیوار
زده اند هر چه از زرو جامه پیدا شدی همه را با تو الا ان و هر که حاضر بودی بخشیدی و با وجود
این حالت در ظاهر صورتی که در محافل حاضری بودند نگران بودی و ذوقا کردی بعضی
از علمای وقت او را در خواب دیدند که در خدمت سرور کائنات علیه اکل التحیات حاضر
ست و آنحضرت صلی الله علیه و سلم را وضوی کنند و بعضی دیگر گویند که بعضی حاجیان از که
آمدند گفتند که ما او را در حرم مکه دیده ایم و قات او در حد و مکه نهصد و شصت و چهار
باشد و الله عالم و قبر او در بازار دہلی نزدیک روضه خواص خان است و این خواص خان
از موالی شیر شاه بود و در سخاوت و صلاح از افراد وقت بود اوصاف و احوال از الوصف
وارد و بسبب شهرت بلکه کثرت بر همین قدر اختصار افتاد و او را سلیم شاه شهید ساخت
در نهصد و پنجاه و هشت رحمة الله علیه.

شیخ عبداللہ ابدال دهلوی رحمۃ اللہ علیہ

مردی بود مشهور مجذوب و صاحب حالت در بازار بارقص کنان گشتی و دهرهای
ہندی سادہ موافق حال گفتی ہمراہ او مردم با دفا و باہانیزی گشتند نقل است
کہ روزی بیار بود تا اہل خانہ او را چند کس دست در بغل کردہ بر خیزانیدند و ہلہ خان
نشانند و درون خانہ باز آمدند تہان لمحہ دیدند کہ او غائب شد و اثری از وی پیدائست
خدمت عمی شیخ رزق اللہی فرمودند کہ چون در جرات رفتیم از مردم ذکر او و دہرهای
او بسیار شنیدیم گفتیم وی اینجا کجا آمد او دہلی بود گفتند کہ اکثر احوال اینجا می بود او
بہلی کجا رفت شیخ از قریب بیان ما بود با جہد فقیر نسبت خواہر زادگی داشت ہر گاہ جدا

مکتوبات شیخ
اغیار محفوظ اول و اوقض
امری الی اسد اللہ بصیراً
در کتابت نفس از شر اعدا و
حساد حکم اکسیر دارد و ہم در
منطوق قرآن مجید این
خاصیت را بدان منوط و
مربوط ساختہ می فرماید و قتلہ
الدرسیات ما کرم و اوحاق
آل فرعون سوء العذاب
اخذل این قصہ در سورہ
سومن آل فرعون ست
کہ قطبان در ہلک ستمصال
وی سعی داشتند و برکت
این تقویہ لطف و حمایت
حق او را از شر اشرار و قات
نمودہ می بیند و اینجا
مقبر نیست و اگر قصد تیسیر
و توفیق ہر روز قرائت باید
کہ کمتر از دہ باشد و زیادہ
بر صد حاجت نیست و ہم
لا الہ الا انت سبحانک انی
کنت من الظالمین کہمائی
دیگر است از گنجینہ کلام آن بزرگوار
عالم تعالی و قدس کہ در سخاوت
آن فرمود و بختناہ من الغم
و کذلک نجی المؤمنین صل
آن قصہ بونس علیہ السلام
ست کہ در حکم ما ہی افتاد
و پروردگار عز و ملا برکت
این سبب بخاتش داد و فرمود
فلو لا انک کان من پسین للبت
فی بطنہ الی یوم یبعثون شاہد
بر توحید و عظمت الوہیت
در کلام لا الہ الا انت و شہود
عبر و عبودیت در انی کنت

خواص و فوائد شریفہ اوقض امری الخ

تفویض

فوائد کربیہ لا الہ الا انت الخ

در آن حالت سکر و جذبه دیدی متوجه شدی و گفته که تو خویش حقیقه مائی بخلاف اگر در آن دیگر را دیدی که از مشرب معرفت و محبت بیگانه بودند اصلا متوجه نکشتی رحمة اله تعالی علیه

میان مونگر قدس سره

در لاهور بود از مجازیب وقت بود منفسه گیر او جذبه قوی داشت خدمت حاجی محمد می فرمایند که در وقتی که ما به لاهور رفتیم شیخ حسن بود که بسبب محبتی که با ما داشت همراه ما بود روزی در مجلس نشسته بود ناگاه شیخ مونگر رسید چون نظر او بر شیخ حسن افتاد گفت تو اینجا کجا آمده و ترا بدینجا چه تعلق است همین گفتن بود و از شیخ حسن از اینجا اگر نخواستی صلا بجای ندی و از اینجا بی توقف گریخته بدلی آمد و قرار آمد.

بابا کیو ر مجذوب قدس سره

باصل از کالپی است در ابتدای حال طریق سلوک بسیار ورزیده و سقامی کرده شبها بخانه ضعیفان می گشت و خنما پر آب می کرد آخر بمردی رسید که حالت جذبه نصیب او شد در گویا رانده و ابواب فتوح بروی مفتوح گشت و دلهای اهل عالم بوی رجوع شد **نقل** است که وی اکثر احوال در استغراق بود مگر بعضی از حوایج طبعیه او را قدری افاقه دست میداد بعد از چند روز چیزی از جنس جوب تناول می کرد و از لباس بستر عورتی اکتفا کرده بود و اکثر اوقات آن هم نداشت جامها نفیس پیش او می آوردند او مردم می بخشید اغنیا را بخود کمتر راه می داد و بدیل عالم را می داشت و از وی خوار و بسیار نقل می کنند و انتساب او در سلوک بسلسله شاه مدار بود و بکبر سن رسیده بود و از اسرار بسیار خبر می داد و تاریخ فوت او بعضی از فضلا عصر کیو ر مجذوب یافته اند علیه الرحمة.

باین مجذوب قدس سره

در اجمیر بود بر درخواه معین الدین قدس سره افتاده بودی فرزند ناووه بود و در اجمیر و راجه به آلمی دست داد **نقل** است از شیخ حمزه و هرسو که می گفت که چون در اول حال تو به زیارت خواجه بزرگ معین الحق والدین رفتیم قدس سره این باین مجذوب می کرد و در گردا و بودند گفت میان می آید مردم هر جانب نگران شده اند که خواهد بود ناگاه از گوشه من پیداشد گفت اینک میان آمد چون نزد یک رسیدم گفت میان نزدیکت یا

مکتوبات شیخ
من الظالمین ذوقی عظیم
دارد که در یافت مقصود از
احاطه آن بیرون نتوان
شد و بعضی از اهل این شان
گفته اند که اوست و اتمام
عدد صد هزار دین و بیست
بمنزل مقصود رساند صد
و دین طریق که ما نمیم حایت
بسیج عدد معین در کار نیست
ذوق و حضور در کار است
و فی الحقیقه چون سر دعا
در عدد دست نما از جناب
شارع عددی معین نگردد
قطع بدان نتوان کرد و علم بدان
اجتهادی نیست و الله اعلم
الرساله السادسته
و التلثون استیناس انوار
القبس شرح و جواهرش
لا اله الا الله محمد رسول الله
بسم الله علی بنی و حبیبی
بسم الله علی اهل و علی
و ولی بسم الله علی ما عطا
الله الله ربی لا اله الا الله
شیئا الله اکبر الله اکبر الله
اکبر و اعز و اجل و عظم ما عطا
واحد عز جارك و جل ثناؤ
ولا اله الا الله علی بنی و حبیبی
من شرفی و من شرف کل
شیطان مرید و من شرف
کل جبار عنید و الله و الله
حسبنا الله لا اله الا هو علیه
توکل و هو ربنا العزیز
العظیم ان ولی الله الذی

نول الکتاب هویتولی
الصالحین این عاقل
بن ملک ست رضی الله عنه
که خادم رسول الله بود صلی الله
علیه وسلم دوه سال خدمت
آنحضرت کرد و آنحضرت او را
بالتماس مادرش بدعا
خیر در دنیا و آخرت مشرف
و مخصوص ساخته و حق سبحانه
و تعالی بدعا آنحضرت و غیر
و مال او نادوی برکت عظیم
داده و عمرش از صد سال تجاوز
شده و اولاد صلبی اش بعد
تن رسیده هفتاد و سه تن
از ذکور و بانیاث باغ و
بستان وی در یک سال
دو بار میوه می داد این برکات
دنیاست برکات آخرت را
خود چه توان گفت شیخ جلال الله
سید طی که از اعظم علمای حدیث
ست در کتاب جمیع الجوامع
می آرد که ابو شیخ در کتاب
ثواب و این عساکر در تاریخ
آورده اند که روزی انس
رضی الله عنه نزد حجاج بن
یوسف ثقفی نشسته بود حجاج
حکم کرد تا چهار صد اسب از
اجناس مختلفه در نظرو
در آورد پس بانس گفت
هرگز دیدی کسی صاحب این
محمد رسول الله را مثل این
اسبان و دیگر اسباب و لت
و کمیت بود فرمود بخدا گویند
بتحقیق دیدم من نزد آنحضرت
صلی الله علیه و سلم چیزی را بهتر

رسیدم کتاره در گردنم کتاره را گرفت و گفت این چیست گفتیم این سلاح ست سنت پیغامبر
کتاره را بگذاشت اندک خرج دادم از گره من بگشا و گفت این چیست گفتیم تو شتر راه ست این سنت
پیغامبرست صلی الله علیه و سلم مراد و شانه بود هر دو شانه را بر آورد شانه سر را دور تر پرتاب کرد و شانه
ریش ست من داد من باین اشارت همان زمان مخلوق شدم درین اثنا شیخ احمد مجید خبر یافت که کس
قاضی کریم الدین تارک شده آمده است مراد خانه همان برو میان باین در مجلس حاضر بود هر یکی با
با اهل مجلس نواله می داد و هر کس از دست او تبرک بر می گرفت یکی در آن میان گفت که این همان
او را چون محرومی گزاید طبقه که پیش می بود تمام برداشت مراد داد و گفت هر کس القمه و میان تمام طبق
همین که از انجاء برخاستم مردم مرا میان حمزه گفتن گرفتند و فتح باب من از آن روز شده
نقل است که چون سلطان بهادر پسر بادشاه گجرات در زمان شهرادگی از پدر رنجیده
بیارا جمیع اول بریارت خواجه رفت و اجمیر در آن زمان در دست کافران بود و مقام
خواجه را معبد ساخته بودند و بای بتان کرده سلطان بهادر در دل خود نذر کرد که اگر مرا
حق سبحانه و تعالی بادشاه سازد آنچه حد انتقام ست ازین کافران بکشم میان باین هم در انجا
می بود بایه خود که شادان نام داشت فریاد زد که شادان شادان تخت بلند بنه که مرغ دریائے
رسیده است بهادر این تفاؤل گرفت و برگشت و بعد از آن چون بادشاه شد بر سر این ولایت
مقتضی عهده می که داشت وفا کرد و از کفار آن دیار انتقام کشید.

آله دین مجذوب قدس سره

در ناز نول بود صاحب نفس اکثر اوقات در بازار ناز نول بودی و الا آن قبر او سهر را بنجاست
در هر جا که نشستی تا چند روز بر نخاستی و با خود در سخن بودی و گاهی در گریه بود و گاهی در خنده
و گاهی با خود در اغراض بودی و گاهی دوتاره زدی و بذلهای افغانی گفتی نه که منته و چنین
در برداشتی و در دست و پا آهن پوشیدی و در وقت تکلم و خطاب چنین گفتی خدایا بیا خدا یا برو
خدایا بنشین بهر که سخن کردی همچنین گفتی ملا محمد ناز نولی می گفت که مادر من می گفت که تو
طفل شیر خوار بودی یکبار چنان بیار شدی که اسید حیات منقطع شد آله دین دیوانه نزدیک
محل ما بگذشت بیک گل کوزه داد و گفت برو و این گل در خانه فلان پسر آنکس گل آورد و من
داد و من آن را تعویذ ساختم و در بازوی تو بستم حق تعالی ترا صحت داد و پدر تو برفت و آله دین
را بنجاء خود آورد تا چیزی بخوراند آله دین گفت خدایا چیزی گرم و چیزی سرد و چیزی ترش
و چیزی شیرین پدر تو فی الحال برنج بخت و شکر و جفرا ت حاضر آورد و او خورده باز گشت گویند

که در سرباز ارگنده برپا کرده بودند وی هرگز پای در گنده دیدی او را خلاص کردی و پای خود در گنده کردی و هم ملا محمدی گفت که روزی من فلوس چندند ز کرده بودم و در طلب وی برآمده در اکثر جاهاش دیدم نیافتم ناگاه در گوشه شهر در مزبله دیدم که شخصی زنده بر سر کشیده افتاده است در خاطر من رسید که مگر مرده افتاده است چون نزدیک رسیدم زنده بجنبید و قسم که زنده است سر زنده بر آورد و گفت خدایا بیا چه آورده چند فلس که بپخت او آورده بودم و دادم دست از خرجه بر آورد و آن فلوس از دست من بپشت و گفت خدایا باز اگر اینجا فرزند است رحلت او در کمال است و اربعین و شصت است و پانزدهم ماه شعبان شبیه نزدیکت میدن صبح صادق و تاریخ وفات او مجذوب صادق است قدس سره

شاه منصور قدس سره

مجدوبی بود در دیار مند و صاحب کشت جلی و تصرف غالب نقل است که در وقتی که محمد هاپون بادشاه متوجه گجرات بود کس را بخدمتش فرستاد تا تفاوتی درین باب گیرد چون آن شخص پیش او درآمد تیری از ترکش آن شخص گرفت و پیرمائی او را بر کند و هم در پیش نهاد چون آن شخص مبعر که سلطانی باز آمد کیفیت حال را باز نمود بادشاه فرمود که این نشان آنست که ما را فتح نشود و لشکر مای سامان گردد و لیکن درین اشارتی است که اگر چه بشکریا پریشان گردد و ابر شود و لیکن صلوات ماسلامت ماند و سلامت بجای خود باز رسم حضرت شیخ عبدالوهاب می فرمودند که این شاه منصور مجذوب آب وضوی شاه بهنگاهاری که صاحب ولایت سرهان پور بود و نخورده بود این حالت از انجا یافته بود و می فرمودند که در ابتدای حال که غرمت بر سلوک این راه داشتیم و همت بر اختیار فقر و تجریدی گذاشتیم بخدمت شاه منصور رفتیم تا تفاوتی و نفسی از ایشان بگیریم همین که در پیش وی نشستیم پرسید تو بهاکری می توانی بخت و بهاکری در عرف عوام آن دیار زنان باجری را گویند و آن خاصه فقر است که بدست بپزند و بخورند باز خود گفتند بهاکری بختن مشکل است بعد محنت باجری بدست آوردی و آن را آس کردی و خمیر ساختی و همیز جمع کردی و آتش آوردی آتش می افروختی و دمی گرفت ناگاه در گرفت سروریش و روی همه سوخته شد بهکری بختن مشکل است همین سخن بزبان هندی شکسته که ایشان داشتند مجد و باز تکراری کردند بهراکه ایشان این سخن می گفتند ما در دل خود می گفتیم بیزیم انشاء الله تعالی بعد از آن سر برداشتند و گفتند اگر بپزد تو اند بخت همین لفظ را بخواه و وضعت باز تکرار کردند بهراکه ایشان می گفتند ما را

ازین و شنیدم از رسول خدا صلی الله علیه و سلم که فرموده است اسپ که مردم نگاهدارند سه قسم است یکی اسپ نگاهدارند تا در راه خدا جهاد کنند و با دشمنان دین و اعدای دین بجنگند و یکی اسپ نگاهدارند و گوشت و پوست و خون آن روز قیامت همه در میزان اعمال وی باشد و دیگری اسپ نگاهدارد و او را حاجت خود سوار شود و دفع بیادگی کند و یکی دیگر اسپان نگاهدارد برای نام و آوازه تا مردم ببینند و بگویند که فلان چنین و چندان اسپ دارد جای او را آتش و دوزخ بود و میان توای حجاج ازین جمل است حجاج بشنیدن این حدیث بهم بر آشفت و آثار غضب وی تیز شد و گفت اگر لایق خدمت توای انس که پیغمبر را کرده صلی الله علیه و سلم و کتاب امیر المؤمنین یعنی عبدالملک بن مروان که در سفارشش و رعایت احوال همین نوشته است نمی بودی کردم با تو اردو انجمنی کردم انس گفت لا اله الا الله هرگز نتوانی کرد بچشم بیجا من دید بدستی شنیدم من از پیغمبر خدا صلی الله علیه و سلم کلماتی که همیشه در پناه آن کلمات و ترسم بآن کلمات از سطوت بیج سلطانی و اثر بیج شیطانی حجاج از بیعت این کلام از خود رفت بعد

سبب بر اختیار فقر و تجرید تازه ترمی شد دیگر از پیش ایشان برخاستیم و دنبال کار خود گرفتیم.

شیخ یوسف قدس سره

مجدوبی بود در راهور محفوظا الاوقات مردی بلند قامت جیم و مهیب و معظم دستار بزرگ بر سر می بست و سر مخلوق می داشت صاحب کشف جلی و اشراق باطن شیخ قطب عالم می گفت که روزی او را در نجاس لاهور دیدم المیتاده و سخنان بلند و اسرار از جندی گوید و چیزها از خفیات احوال من بمن گفت که غیر علام الغیوب را بران اطلاع نبود روز دیگر بقصد ملازمت او رفتم تا در باب سفر تقاول گیرم و او را در جای که می جستم نیافتم بمنزلی که داشتم باز آمدم و یاران خود از سرگذشت احوال چیزی می گفتند ناگهان وی در انجا رسید و روی بمن آورد و گفت زنهار سفر نکنی که مبارک نیست مردم اینجایی می گفتند که شیخ امروز بعد از دو و ازده سال اینجا آمده است و درین مدت هرگز او را عبور برین مقام واقع نشده رحمة الله تعالی علیه.

سوهن مجذوب قدس سره

دیوانه بود اهل حال و صاحب تصرف باصل از قوم کورده بود مسلمان شد و مجذوب گشت و در خدمت شیخ علاء الدین اجد هنی افتاد مدت عمر هم در خدمت او بمقام خواجه قطب الدین بسر برد و در راهی بروی گزشتی که چیزی نخوردی و نوشیدی و وقتها بودی که نزدیک بچند من طعام فرو بردی و تمام مشک آب آشامیدی وقتی او را دیدند که در انبار چونه افتاده است و چونه می خورد او را گفتند که این چه می خوری این طعام نیست گفت چه کنم این بدبخت حرص بسیار دارد جز بنجاک سیر نمی گردد.

ذکر بعضی از نساء صالحات

بی بی ساره رح

والده شیخ نظام الدین ابوالموید بسیار بزرگ بود از متقدمین ست نقل است که وقتی اساک باران شده بود مردم همه دعا کردند باران نیاید شیخ نظام الدین ابوالموید رشته از دامن مادر خود بدست گرفت و گفت خداوند بجزمت آنکه این رشته دامن من ضعیفه است

از ساعتی سحر آورد و گفت بیاموزان مرا یا ابا حمزه آن کلمات را گفت هرگز نیاموزم ترا بخدا سوگند که تو نه اهل آنی تا چون وقت رحلت انس رضی الله عنه رسید آبان که خادم وی بود بر پیش آمد و فریادش انس گفت چه خواهی گفت آن کلمات را که حاج از تو طلبید و تو بوی ندادی و او را نیاوخته گفت بی بیاموزم ترا آن کلمات را و تو از اهل آنی خدمت کردم من رسول خدا را صلی الله علیه و سلم ده سال پس در گذشت وی از دنیا در حالی که راضی بود از من و تو نیز ای آبان خدمت کردی مراده سال در می گذرم من از دنیا در حالی که راضی ام از تو بگو در یاد و شام این کلمات را بخانه پدر ترا خدا بخوان از همه آفات بسم الله علی نفسی و دینی حرزمی کنم و پناه می سازم بنام خدا بر نفس خود و دین خود و توانم که مراد بسم الله مجموع بسم الله الرحمن الرحیم باشد که بخواند اولش گفتانموده چنانچه گویند چه می خوانی گوید الحمد لله می خوانم یا الم می خوانم و مراد تمام سوره است و تخصیص کرد حرز را بنفس دین زیرا که بنابر تحصیل هر کمال وصل در سبب افعال نفس و دین است

که هرگز چشم نامحرم بر نیفتاد و ماست باران بفرست از شیخ این حرف گفتن از خدا باران
فرستادن قبر او در پهلوی نمازگاه گفته است که قبر حضرت خواجه قطب قدس سرس پشت
آن واقع است رحمه الله علیها.

بی بی فاطمه سام ۷

از صحاحات و قاتات و عبادات زمانه بود و در موقوفات شیخ نظام الدین و خلفا
ایشان بسیارست می گویند که سلطان المشایخ در روضه فاطمه سام بسیار مشغول بود
شیخ فرید الدین گنج شکر فرمودی که فاطمه سام مردی است که او را بر صورت زمان فرستاده اند
شیخ نظام الدین فرمود که شیراز همیشه برون آید کسی نه پرسد که آن شیرازست یا ماده فرزندان
آدم را طاعت و تقوی باید خواه مرد باشد و خواه زن بعد در مناقب بی بی فاطمه سام غلو
فرمود که در غایت صلاحیت و کبر سن شده بود من او را دیده ام پس عزیز عورتی بود او را با شیخ
فرید الدین و شیخ نجیب الدین متوکل برادر خواندگی و خواهر خواندگی بوده است بنهار حسب
حال هر چیزی گفتی این دو مصرع من از ویاد دارم **هم عشق طلب کنی و هم جان نوری**
هر دو طلبی و میسر نشود و نیز فرمود که من از بی بی فاطمه سام شنیدم که می گفت از برای
آنکه پاره نان و کوزه آب کسی دهند نعمتهای دینی و دنیاوی نثار او کنند که بصدد هزار روزه
و نماز نتوان یافت و در موقوفات میر سید محمد کیسود رازی نویسد که روزی در مجلس شیخ نصیر الدین
محمود سخن در فضائل بی بی فاطمه سام بود فرمود فاطمه سام بعد از موت یا شخص حکایت کرد
که روزی بر مهد خویش در حضرت رب العزت می رفتم از طور ملکی در گذشتم ناگاه فرشته گفت
کیستی بایست چه باشد که نیک بیاک واری گزری و من سوگند خوردم که من هم آنجا نشستم
تا خود رب العزت تعالی مرا طلبد پیشتر و من ساعتی گذشت بانی خدیجه و بی بی فاطمه را رضی الله
آمنند در پای ایشان اقدام گفتند ای فاطمه امروز به تو کیست که خدای تعالی بطلب تو مارا
فرستاده است گفتم من کنیزک شمام کدام عزت بالاتر آن باشد که شما بطلب من بیاید اما
من سوگند خورده ام فرمان شد فاطمه راست می گوید شما از میان دور شوید الی الی خاست
من از جا بلندیم بحضرت گفتم خداوند حضرت تو این چنین بی ادبان هم باشند که آیندگان
حضرت ترا نشناسند این سخن گفت و آهی زد و در میان گوز خویش نشست میر سید محمد کیسود رازی
کنایت از خود کرده می فرماید کمتر خدشگاران عرض می دارد که چنین گمان دارم که خواجه این
حکایت از خدمت خودی کرد اما برسم قدیم بلفظ غیبت می فرمود و در خیر المجالس می گوید که روزی

باز تقدیم کرد و نفس را از جهت
بودن وی موقوف علیه صل
کمال دینی و دنیاوی و لهذا
ایقاعی او در مملکت حرام است
و ابقای او حتی الامکان واجب
و در مسائل شرعی می آرد که
اگر یکی را القمه در گلو بند شود
و دم آبی که بوی آن تقدیم
شده را فرو برد بهم رسد شربت
خوردن که با جلع و شرج حرام
ست درین حالت او را
حلال گردد بلکه واجب بود
تا باعث بقای نفس و حیات
فانی که سبب حصول حیات
حققه جاودانی است گردد
و اجرا کلمه کفر بر زبان بطنیان
قلب بایان در حالت جبر و
اکراه نیز هم ازین میل است
و از برای نگه داشتن جان اگر
ناشایستگی بگویند دل بخوا
خود بود نصحت است بخت
ایقاعی نفس دین و اگر صبر
کنند عمل بعزمت نمایند آن
خود اعلی و ارفع است این
مسئله در کتب فقه تفصیل مذکور
ست از آنجا بایست که
بسم الله علی اهل و عالی
و ولدی بعد از حفظ و اعزاز
نفس و دین اهل مال و ولد را
یا بگوید که اسباب بقای نفس
و دین و مهد و معاون آنند بعد
بسم الله بر سر آنها آورده و همان
لفظ بسم الله که در اول آورد
بندگی نکرد و گفت بسم الله
علی نفسی دینی و اهل مالی

و ولدی و سلوک این طریقه در
 عبارت نزد ارباب معانی اشارت
 کند بر آنکه هر دو قسم یعنی هر چه
 اول مذکور شده و آنچه در آخر
 ذکر یافته مقصودست و اعتناء
 و اهتمام به هر دو علی السویه است
 و اهل قائل هر دو بیک معنی
 است گاهی بمعنی تابعتان
 و پسران استعمال یابند و گاهی
 بمعنی اولاد اینها چون اولاد
 در آخر ذکر یافته معنی اول است
 ترست و مال و منال چون در
 مقام بیح و محسان مذکور
 گردیده و مراد بدان مال حلال
 افتد که وسیله آخرت گردد و حفظ
 و احراز آن نعم سعادت و ثمر
 کمال است باقی همه بیهوده و بال
 و نکال و ولد بمعنی اولاد بود
 خواه مذکور و خواه اناث و خود
 اولاد نیز از اسباب قیام سعادت
 بازوی دین دولت است و
 فرزند اگر رشید بود و صالح موجب
 سعادت دنیا و آخرت است
 در حدیث آمده است که سچیز
 است که از آدمی زاد و بعد از زن
 وی از دنیا باقی می ماند کی علم
 دین که با اهل آن آموخته باشد
 و این سلسله را که منتهی بحجاب
 رسالت صلی الله علیه و سلم
 برپا دارد و دیگر خیر جاری که در اینجا
 منعت نبوت مانع خدا بود و بعد
 از وی بجا ماندن نعمش
 آنکس که مانند پس از وی بجا
 یل مسجد و جاه و همان برگاه
 دیگر فرزندان و بعد از من

مولانا حسام الدین بخدمت شیخ نظام الدین قدس سرها آمده بود و فرمود مولانا حسام الدین
 ما روز ابدالی را ویدیم عرضه داشت کرد کجا دیدید فرمود بزیارت بنی بی سام رفته بودم نزدیک
 خطیره و حوضی است یک مرد پیدا شد سبب خیار بر سر کرده کرانه حوض فرود آورد و خیارها انبار
 کرد و خود وضوی ساخت که مرا از وضوی او تعجب آمد چون وضو تمام کرد برخاست و دو کعبه
 باراحت تمام نماز گزارد و مرا از ذوق نماز او تعجب آمد بعد از آن میان آب رفت و سبب رسید
 بهشت بعد از آن یگان یگان خیاری شست و درودی فرستاد و در سببی انداخت تا تمام خیاری
 همچنین شست بعد از آن سبب گرفت و سه بار میان حوض فرود برد باز بر آورد و در کرانه نهاد
 تا آب بکشد من از غایت تعجب برخاستم و یک تنگه سفید در دستار چه من بود باز کردم و پیش
 او بروم گفتم خواه قبول کنید گفت شیخ مرا معذور دار گفتم خواه تو برای و حیتل چندین
 بار می گیری و زحمت میبری یک تنگه نقره خدای تعالی فتوح بتو میرساند چه انسانی
 باز گفت معذور دارید گفتم ما را کیفیت بگو چرا نمی ستانی گفت نشنید تا بگویم من و آن
 مرد هر دو نشستم آغاز کرد پدر من همین کار کردی من خریدم که پدر را ز سر بر رفت مادر
 مرا آن قدر احکام عبادت آموخته بود که پنج وقت نماز گزاردن می دانم بعد از آن چون
 وقت نقل مادر شد مرا نزدیک خود طلبید و گفت درین چیز گریه نهاده ایم گشاید یا رفته
 به پیغمبر بروم گریه بیرون آمد پیش مادر نهادم گریه باز کرد چیزی علیحد کرد و گفت این وجه
 کفن و غسل و بر آوردن گوی بود و من را دست درم مراد او گفت این بایه همه عمرتست پدر
 تو در باغات رفتی خیاری و سبزی بستنی و آن را بفروختی و روزگار بدان گزید انیدی
 تو نیز خیاری و سبزی بستانی و بفروشی و جز این وجه هیچ وجه بخوری چون آن مرد این
 حکایت تمام کرد در یافتم که او از ابدال است از هیچکس چیزی قبول نکند مگر مزدوری رحمت
 علیه و علی جمیع الصالحین در سیرالاولیای گوید که بنی فاطمه در حوالی قصبه اندر پست خفته
 است و روضه او قبل حاجات خلق گشته محراب طور عرض می دارد که قبر وی الآن نزدیک
 دروازه نخاس دلی و خرابه افتاده است که هیچ کس نمی داند الا ما شاء الله حای که مردم
 آن را انبهای بی بی شام گویند و بعضی عوام الناس بی بی صائمه گویند هر دو لفظ غلط است
 نام ایشان بی بی فاطمه سام است رحمة الله علیها

والده شیخ فرید الدین شکر گنج رحمة الله علیها

بسی بزرگ مستجاب الدعوات بود نقل است که چون شیخ فرید الدین شکر گنج در اجودین

بدست یاران پادشاه و موجب
آمدن بدین گنا جان و باعث
رفع درجات بهرگز و در حد
بهین ترتیب واقع است
و ذکر نشان بدین ترتیب
اشارت مست بفضل علوم
مال بر ولد و برین بابا ناکه
وجود ولد صالح مخصوصا در
آخر زمان ماست و در بعضی
روایات ذکر ولد بر ذکر مال
تقدیم یافته و بیشک ولد
از مال محبوب تر و عزیز تر
باشد و حفظ و احراز و
مطلوب هر دو مقدم تر بود
بسم الله علی ما عطفانی
الله عز و جل نعم بنام خدا بهر
نعمتی که داور امر خدا چون ذکر کرد
چند نعمت مخصوص اهل صل و عمده
نعمتهای دنیا و آخرت است
بعد از ان لفظ عام آورد تا همه
نعمتهای صل و فرع و جزئی و کلی
را شامل باشد و بحقیقت حصر
نعمتهای وی تعالی بیرون دایره
امکان است و ان تقدیر نعمته
لا تحصى و ان الانسان نطووم
کذا آدمی اتم بنفس خود ظلم کند
و کفران در ندادن جت فرمود
ان الانسان نطووم کفار
بصیغه مبالغه و جای دیگر نیز
وان تعدد انعمه الله لا تحصى
ان الله غفور رحیم یعنی اگر بفرمود
و رحمت وی قلم بودی کار
برآوردی تا بدین کافرتی
تا پاسی که دانه تنگ بودی
مغفرت و رحمت وی قلم

سکونت گرفت شیخ نجیب الدین متوکل را فرستاد تا والده را بیارد و در آشنای راهی آمدند و رفتی
فرود آمدند و بدین سیانه آب حاجت شد شیخ نجیب الدین بطلب آب رفت چون باز آمد والده را ندید
متحیر ماند چون بخدمت شیخ فرید الدین آمد قصه بازگفت فرمود تا طعام ساختند و صدقه که آمده است
دادند بعد از مدتی شیخ نجیب الدین را در آن حدود گذری افتاد چون زیر انداخت آمد و دل او
گذشت که درین موضع بروم مگر نشانی از والده بیا بم بچنان کرد استخوان چند یافت از مجلس استخوان
آدمی با خود گفت باشد که این استخوانهای والده ما بود شیری یا دوی پلاک کرده باشد آن
استخوانها جمع کرده در خریطه انداخت و بخدمت شیخ فرید الدین آورد و قصه بازگفت شیخ فرمود
که آن خریطه پیش من بیا ریاد و ده بیفتاند یک از آن استخوانها هم پیدا نشد

بی بی زینحاج

والده شیخ نظام الدین اولیاست میفرمود که والده مرا با خدا تعالی آشنایی بود اگر او را
کاری پیش آمدی تمام آن کار خود در خواب بیداری و اختیار بردست او میدادند و هر حاجتی
که مرا باشد پیش خاک والده خود عرض میدادم غالب آن باشد که هم بد بختی کفایت شود
و گم باشد که تا مابسی بکفایت برسد و میفرمودند اگر والده مرا حاجتی بودی یا نقد یا صلوه گفتی
و دامن مبارک خود پیش دستی حاجتی خواستی بچنان شدی که خستی و میسر نمود والده مرا چنان
معهود بود و زنی که در خانه مانع نبودی مرا گفتی که امروز ما مهمان خداییم من در ذوق این
سخن بودم قضا امری یک تنکه را غله در خانه ما آورد چند روز متواتر از آن نان میکردیم
من تنگ آمدم که والده کی مرا خواهد گفت که امروز مهمان خداییم تا آن غله تمام شد والده مرا
گفت امروز ما مهمان خداییم یک ذوقی و راحتی در من پیدا شد که آنرا وصف نتوان کرد
نقل است که در آن ایام که سلطان قطب الدین بن سلطان علاء الدین خلجی خواست
که ما شیخ نظام الدین اولیا منازعت کند و سبب منازعت آن بود که سلطان قطب الدین
مسجد جامع در قلعه سیبری عمارت کرد و در آدل جمعه مشایخ و علما را طلب کرد که درین جمع
نماز درین مسجد بگزارند شیخ نظام الدین جواب فرستاد که ما مسجد نزدیک دایم داین است
همین جا خواهیم کرد و در مسجد سیبری زفت و سبب دیگر آنکه در غره سهرابی حکم بود که تمامی
امه و مشایخ و صد و اکار به تهنیت ماه نوبخت مدت با دوا میرفتند و شیخ نظام الدین
زیرت فاما اقبال خادم میرفت حاسدان این معنی را با دوا شاه رسانیده مشاء عداوت
ساخته بودند سلطان قطب الدین را غرور بادشاهی دیگر آمد و گفت اگر در غره ماه آیند ضیای

نیز از نعمت های او است اصل
اینست باقی همه بیج در
حدیث آمده است در نیاید
بیج یکی بیست را بملش
الا بفضل خدا و رحمت و
تعالی شکر این نعمت باید گدا
و بکار نه نشست سید العالمین
صلی الله علیه و سلم حذر
در نماز شب ایستادی که
پایبای مبارکش بیامیدی
و خون از اناروان شدی
گفتند یا رسول الله آخر
نه گنا مان اول و آخر ترا دریغ
اند قوله تعالی لیغفرک الله
ما تقدم من ذنبک و ما تأخر
و دیگر اینهمه تعب و مشقت
چیت فرمودی تعالی مرا
بخشید و بخشنید و بی نعمتی است
عظیم اگر شکر این نعمت نکم
بنده شاگرد ناسم سید اولین
و آخرین که عالم و عالمیان
طفیل اویند این همه تعب
کشد و بندگی کند دیگران را
خود چه گوید الله رب
کلامش که به نشینا
خداست پروردگار من یک
نی گردانم با و بیج چیز
را فضل این کلمه و خاصیت
وی در دفع محنت و شدت
انچه پیش آید مرزا از حوادث
و دواهی و احادیث بسیار
واقع شده و حقیقت می دان
شود توحید افغانی است که هر
پیش آید همه را در پیشگاه داند
و در دام خرگ نمیست

اورا بیا رانیم چنانکه دانیم این خبر شیخ رسید پنج گفت و بنیارت والدۀ خود رفت و گفت
این بادشاه در خاطر ایندای من دارد اگر غره ماه آینده که با خود ایندای من راست گرفته است
کار او بکفایت نرسد تن بزیارت شما نیایم از راه ناز و نیاز که با والدۀ خود داشت این معنی را
بخدمت او گزرا نید و در خانه آمد بقضای الهی غره ماه آینده بلای بر جان بداندیش آمد
و خسرو خان پرادن که یکی از مقریان سلطان قطب الدین بود او را بکشت و از بالای قصر برین
انداخت چنانچه مشهور است **نقل است** که میفرمودند غره ماه جمادی الاخری روز نقل
والدۀ من شب آن ماه چون ماه نوید شد سر در قدم ایشان نهادم و تنیست ماه بروفتی معموده
بجای آوردم و در آن حال بر زبان مبارک ایشان رفت که غره ماه آینده سر بر قدم که خواهی
نهاد دریا فتم که نقل ایشان نزدیک رسیده است حال من متغیر شد گریه در من گرفت گفتم
ای مخدومه من غریب بچاره را که می سپاری فرمود که جواب این بامداد خواهم داد و فرمود شب
در خانه شیخ نجیب الدین متوکل بباش حکم فرمان ایشان استخار فتم و آخر شب قریب صبح
جاریه آمد که مخدومه شمار امی طلب چون رسیدم گفت دوش سخنی پرسیده جواب آن وعده
کرده بودم اکنون بگویم فرمود دست راست که امست برگرفت و گفت خداوند این بتومی سپار
این گفت و جان بحق تسلیم کرد و روضه او متصل روضه شیخ نجیب الدین متوکل است و خانه
ایشان هم در اینجا بود و بی نور که عورت استخار بزیارت میروند اگر وجود میدارد عقب مقبره او خفته است
رحمة الله علیهما

لی بی اولیاح

از صاحبات وقت خود بود گویند که وی در خلوت اربعین چهل قرنفل با خود بردی و در حجره را
بستی روزی که از خلوت برآمدی چند قرنفل بکار بردی و بانی افتاده بودی گویند سلطان محمد
رابوی اعتقاد عظیم بود و الله عالم قبر او بیرون قلعه علانی است و اولاد او آلان بسیارند که
ایشان را هم بنام او دانند شیخ احمد مردی بود از اولاد او مردی بچینه و کار کرده بسیار از
مشایخ را در یافته بود رحمة الله تعالی علیهما

بیان اجداد حضرت شیخ محدث	تمکله	رحمة الله علیه مصنف کتاب هذا
--------------------------	-------	------------------------------

در ذکر مجلسی از احوال بعضی از اسلاف کاتب حروف رحمة الله تعالی علیهم و تفصیل احوال والد ماجد
قدس الله سره العزیز جد بزرگ ما آقا محمد ترک بخاری از سجاد را در زمان عظمت نشان سلطان

محمد علاء الدین خلجی بدلی تشریف آورده و چون در آنجا قبیلہ دارو سر قوم خود بوده است جماعه کثیر از اتراک که پیوند قرابت و رابطه بیعت و خدمت بوی داشتند نیز از وطن اصلی انتقال نموده در ملازمت او درین دیار رسیده اند و بنظر عنایت و تربیت آن سلطان عالی مرتبت آمده باقصی مراتب شوکت و عظمت رسیده از برای تسخیر ممالک گجرات و فتح بنا در آن باجماعه از امرای عالیشان متعین شد از امضا و انصرام آن مهم بحکم سلطانی بهما نجانیم اقامت ساخت روزی او را بایکی از امرای دیگر که در آن مهم با وی مساهمت و مصاحبت داشتند در بعضی قضایا خصومتی واقع شد خدمتش از صحبت غیاب روی بر تافته متوجه بارگاه سلطانی شد به خدمت دیگر و منصب بلند تر از آن مخصوص گشت بعد از انقضای ایام سلطنت علای در عهد دولت قطب الدین و تغلق شاه او با فرزند آن که هر یک در فضائل ذاتی و کسبی و در دولت و نعمت سرآمد زمان خود بوده اند بحکم المال والبنون زینة الحیوة الدنیا داد عیش و کامرانی مسید او اند حضرت و هاب بے علت چندان در اولاد او برکت ارزانی داشته که صد و یک تن اولاد صلبی او بوده اند و رای احفاد او را در دیگر و در اندک متی آن همه بحکم قادر مختار رخت اقامت بدارالقرار بردند غیر یک پسر ملک معز الدین نام داشته است داکبر اولاد بود و حکمت بالذات الهی اقتضای بقای او کرد لاجرم ازین مصیبت سعب و واقعه عظیم آن همه آسایش و فراغت بدر و محنت مبدل شده انتظام مهام امارت و دولت بر افتاد خدمتش ترک جمیع خیل و حشم گفته و لباس سیاه پوشیده در خانقاه شیخ صلاح الدین سروردی عکوف نمود بعد از مدتی حضرت شیخ بمقتضای اشارت غیبیه او را رجوع بابل و عیال ترغیب نموده و بشارت داد که انشاء الله تعالی از همین پسر تو اولاد تا قیام قیامت بر روی زمین باقی ماند حق سبحانه و تعالی ملک معز الدین را چنان کرد که گویا جمیع فیض و استعداد و نعم آن صد کس را هم بوی تنها ارزانی داشت و بعد از مدتی والد ماجد او از مهمات این عالم فراغ کلی بدست آورده متوجه عالم دیگر شد و کان ذلک فی سابع عشر من بیع الاخره تسع و ثلثین و سبعه مائه مقرر او پس پشت عیدگاه شمسی است بعد از آن او را پسری شد بنجابت و سعادت موصوف و بفنائل و کمالات منعم ملک موسی نام بعد از چندگاه جائگاه عزت و دولت را بوی سپرده والدش نیز بریا ضوضو خرامید و وی در فترات که بعد از انقضای عهد دولت فیروزی واقع شد با ابواب ایت ماوراالنهر رفته در کاب دولت مآب صاحب قرآن اعظم امیر تیمور گورگان بدلی قدم آورده سلسله با واحد تازه کرده قدم اقامت و استقامت محکم ساخت و دیگر ازین دنیا بیچکس ازین قبیل قصد دیار دیگر نکرد و از ملک موسی پسران شدند یکی از زنده ما شیخ فیروز نام داشت که حضرت

با حسن ظن به پدر و دگارش که چون در تربیت او دست بکند صلاح کار بنده همدان خواهم بود و لیکن این در حق کسی بود که دائم متوجه و ملتمس بجناب لطف و کرم اوست تعالی ثناء و تامل امور خود را بوی تفویض نموده و پرتو از نور ولایت بر ناصیه جانش تافتد و پروردگار تعالی بلطف خاص متولی امور او شده و از اندهب آنست که اصلاح برادر تعالی واجب نبود و هر چه خواهم کند لایسأل عما یفعل هم میسألون تنبییه مراد حقیقی بانکدر شرع ورود یافته هرگز این عا بجز اند جزایش این است آن بود که متحقق بدان حال و منتصف یعنی آن شود و الا بجز حرکت جوارح و جنبانیدن زبان چندان کفایت نکند مگر آنکه نص شارع معلوم شود که این خاصیت در هر دو لفظ نفس حرف و صوت آن زبان اثر خاصیت بر آن لفظ مترتب گردد و حاجت بحدک معنی نباشد با وجود آن بکار نباید نشست و عمل موقوف آن حال نباید داشت فضل خدا واسع است و همه سبحانه بحسب الدعوات بندگانش است بهر حال که بکفند رعایت فرما ابواب حسابی است و لیکن فضل و کرم وی تعالی بزرگ و بی حد است و کلام رک کل

لا ینکله و بانته التوفیق چنانچه
در باب اخلاص در یاد عمل از
شیخ فیوض دمان خود شما الهله
والدین المهرودی پرسیدند
که چه کار باید کرد چون عمل کنیم
ریا را یا بعدا اگر نکنیم بیکار نشویم
فرمود عمل کنید و از ریاست استغناء
نمائید بیکار نشستن مصلحت
نیست آخر این عمل اگر دوم
پذیرفت بهم بنورانیت عمل
سراخلاص در دل پیدا شود
انشاء الله تعالی الله اکبر
الله اکبر الله اکبر
و اعن واجل واعظم
مما اخاف واحدا
خدای بزرگتر و غالب ترست
از چیزی که می ترسم من و بیم
میدارم از آن چیز در بعضی
روایات و اعظم بعد از اجل
نیز بگورست کبریا عزت و
عظمت و جلال در معنی نزدیک
بهم آیند و اگر کبریا را باعتبار
ذات و عزت مبالغه فاعل و عظمت
را با سجا و جلالت را بصفت
اعتبار نمایند دور نباشد و
چون نفس بجملت بی یقینی
خود ترسی و هراسی از اغیار
و از خصومات در جائیکه عالمه
باعتاب تر از خودش افتد
چنانچه سلاطین و جباران
درین کلمه باستحضار عظمت
و کبریا ای آتشی که ستارم آفتاب
و انفلاح نور یقین است دلیرش
ساخت که آن ای نفس
مترس که پروردگار تو بزرگتر

صوری و معنوی و دینی و کسبی بود در علم سپاه گری و دفاع حرب نادر زمان خود بود و در اکثر
صنائع حرمیه بقوت طبع و جودت سلیقه بنظیر وقت و در علم و شعر و شجاعت و سخاوت و ظرافت
و لطافت و عشق و محبت و سایر صفات حمیده معجیل عصر و در دولت و حشمت و جاه مکنست و
عزت و عظمت مشهور روزگار معنی حلوت و شعر و ظرافت و ریاضه ما از وی پیدا شد او در اوائل
عهد دولت سلطان بهلول بود قصه آمدن سلطان حسین شرقی را و محاربه وی با بهلول نظر کرده
آن نسخه پیش ما بود درین وقت پیدائی شود و این دو بیت از وی بخاطر مانده است از جواب

حسین شرقی در مخاطبه بهلول لودهی گفته است **هـ** | ایاقا بلض شهر دلی شنو
حیاتت چو خواهی از اینجا برو | منم قافلض ملک ماراست ملک | خدا داد ما را خدا راست ملک

در بعضی غزوات به یار بهراج متوجه شده شد شهادت چشیده هم در اینجا مدفون گشت
در سنه ستین و ثمان مایه و آدو وقتی که بغیر متوجه می شد حلیله جلیله ایشان عرضه نمود که
ما را چند روز هست که امید واری فرزندی هست فرمود که از خدا خواسته ام که آن فرزند زنی
باشد و از وی اولاد بسیار شود و او را شما را بخدا سپردیم تا بعد ازین ما را چه پیش آید قلمو مختار
بدعای آن بزرگوار سپر عطا کرد و شیخ سعد الله نام جد حقیقی ما باشد در فضیلت و لطافت و
ظرافت و عشق و محبت و سایر اوصاف طریقت و ارث پدر بزرگوار خود بود و بعد رصف آثار غنی
نجات از ناصیه حال اولاد بود و وی بعد از کسب علم و فضیلت مرید مصباح العاشقین
شیخ محمد منگن که از کمالان وقت بود و سابقا ذکر وی گذشته شد و در خدمت او کار کرده و ریاضتها
کشد و قبول خاص یافت و نعمت اجازت و خلافت از خدمتش مخصوص گشت و شیخ
رزق الله را که اکبر اولاد او بود نیز مرید شیخ ساخت خدمت والد میفرمودند که والد ما دائم الاحول
در ذوق و شوق و ریاضت و مجاهده و طلب فقر و فنا بوده شما بیداری بودند و گریه میکردند
و ابیات عاشقانه می خواندند از آنجا این ابیات میر خضر و بخاطر مانده است که در وقت آخر شب
می خواندند **هـ** | همه شب دهری ریز صبا نشسته | همه کن بخوابحت من بقیلا نشسته

غرض بای امکان چه خیال است این | این جل سلطان بدل که نشسته | اما آخر غزل خدمت عمی
میفرمودند روزی ایشان پرسیدم که این کبیر مشهور که بشنیده باس و می خواندند مسلمان بود
یا کافر فرمودند موحود بود و عرضه کردم که موحود مگر غیر کافر و مسلمان است فرمودند فهم این معنی دشوار
است خواهی فهمید کان وفاته فی یوم الجمعة الثانی والعشرون شهر ربيع الاول سنه ثمان
و عشرون و تسعمائة و پد رم در آن ایام هشت ساله بود میفرمودند که چون رحلت ایشان قریب
رسید وقتی سحری مرا برداشته بالای خانه بردند و بعد از ادای تهجد مقابل قبه ایستاده کردند

و گفتند خداوند تو میدانی که پسران دیگر را تربیت کرده و از ادای حقوق ایشان برآمده ام این را
 یتیم میگذارم و بیکیس حق او هنوز زنده نیست این را بتومی سپارم مربی و متولی امور او تو باش این
 بگفت و فرود آمد و قدم بعد از فوت پدر مقتضای استعداد ذاتی و بموجب دعا و والد روز بروز آثار
 ترقی در شد و قبل مشا به نموده در خدمت والد و صلوات ارحام با وجود صغر سن و وجود برادران
 بزرگ آنچه حق آن باشد ادا نمود و با وجود موانع و صوارف روزگار تحصیل علم و فضیلت نیز
 بتقصیر یاضی نشد و در شعر و فضیلت و قبول خواط و ذوق و شوق و محبت و ظرافت و لطافت
 دلی تعلقی و وارستگی و طبیعت قلب حضور خاطر و ذکر لطائف و نکات و فهم و قائل و اشارت
 یگان روزگار و افسانه دیا خود شد مردم این شهر اتفاق دارند که دلی عبارت ازین برادران
 بود و بعد از حصول مرتبه عقلی و تمیز جز محبت طریقه درویشان و بهوای خدمت ایشان در دلی می
 یافتند اگر چه بسبب تحصیل کفایت معیشت با بعضی اغنیای از انبای زمان صحبت ضروری میشد
 ولیکن بیچسب از صاحبان را بر سر فقر و فاقای ایشان اطلاع نبود و از اهل شهر و این کمتر کسی بر سر
 فقر و معرفت والد و اعمام مابین تشریف و تقف احوال و فضیلت ظاهری که غشاوه حال
 درویشان است راه می یافت و اکثر مردم ایشان با آنچه عنوان ظاهری ایشان بود از شعر و فضیلت
 و ظرافت و خوش طبعی یاد کنند مگر کسیکه بصحبت ایشان دخولت رسیده باشد خداید که وقوفی
 داشته باشد با وجود وسائط و وسائل ظاهری و باطن بزخارف و نیا التفات نفرموده و همگی بهمت
 و جلالت نیت بر صرف قطع باطن از تعلقات بر رسوم و عادات مصروف داشت میفرمودند
 و قسم یاد میکردند که هرگز ما را هوس بر طلب یادت و شوق بر تردد و تحصیل اسباب غنا و ثروت
 دنیا نبوده است اگر توجیه قلب بود هم بجانب فقر و محبت آن بود اگر حدیث نفس بود چه در آن
 خیالی بود میفرمودند که مراجعت آید از جماعه که برای خلق کاری بکنند تا ایشان را به نزدشان
 اعتباری بخواهد چه کار است کار با خداست میفرمودند لذت دنیا بعیینه مثل لذت حلال است
 که در لحم میگذرد و لذت و کثافت آن باقی می ماند میفرمودند که مرا از ابتدای هفت سالگی
 که آغاز ادراک شعور است و در طلب آن راه و شوق معرفت الله بود و تمام عمر درین فکر و
 ذکر گذرانیده شده میفرمودند چندان چیز از غرائب احوال در ایام مشغولی و مجاهده معاینه افتاد
 است که اظهار آن منافی سر و اخفا که لازم حال فقر است باشد میفرمودند که در ابتدا حال
 تکلف میکردیم که نسبت یادداشت میداد و الآن اگر بهر از تکلف نمائیم که لمح از آن
 معنی غفلت پیش آید شاید که صورت نه بند و میفرمودند که وقتها در احوال بعضی مشکلات
 این راه پیش می آمد که قریب بحالت از یاق روح میرسید و در حشا عارض اوقات میشد که کسی

مکتوبات شیخ

و غالب تر از دشمن است
 گردنمست تو نیست گمانی
 ترست + تو از مولی تعالی
 چرس تا همه از تو ترسند
 رخاوت عن الله خاف عنه
 کل شیء و درین کلمه تنبیه است
 بر آن که در وقت معامله غالب
 باطن را مملو و معمور بکریای
 حق دارد تا مبدیت و غفلت
 بیگانه را در عمل جای نماند و در
 سطوت نور عظمت و جلال
 وی تعالی اجباریت و قهاریت
 دیگران محفل و متواری گردد
 عن جبارك غالب است همایه
 تو پناه آورده بتو چون چنار
 کبر لای حق و شهود عظمت او
 کردار غیب بتمام حضور آمد
 و خطاب کرد و همسایگی حق
 بدوام توجه و التجا بجناب
 لطف و تمسک بذیل عزت
 اوست بر که منجی بجناب عزت
 اوست بر که مقرر و مغلوب
 نگردد ۵ عزیز تو خواری
 نه بیند و کس + و جل شانزه
 و بزرگست شان و تو و بیچسب
 بکنه صفات کمال تو دونه است
 لا يزال تو زنده ضعیف و لا قوت
 دلی و قوی را ضعیف گردانی
 تعز من تشاء و تنزل من تشاء
 صفت تو هست و لا اله
 غیرك و نیست هیچ معبود
 بحق جز تو اللهم لا اعوذ بك
 من شیء نفسی چون منیع تا
 غر و قبا ریح و باعث بی یقینی
 دلی ثباتی نفس است پناهیست

بخدا از شروی و هر چه از شد
 بادی داد رسیده از نفس است
 پیغمبر فرمود صلی الله علیه وسلم
 رب لا تکلنی الی نفسی طریقی
 ولا اقل من ذلک پروردگار
 گداز مرا بنفس من یک چشم
 زدن بلکه کمتر از آن مراد ایم
 با خود دارد و مشاهده عظمت
 خود بگذارت یک چشم زدن غبار
 را محال تاثیر و تصرف و غلبه
 بر من نباشد و من مشرک
 شیطان مرید و من
 مشرک جبار عنید پناه
 میجویم تو از شر شیطان پناه
 شده و از شر بر سلطان
 متکبر مائل از راه راست معاند
 حق معنی عناد از راه راست
 بر آمدن و مخالف شدن حق
 را با وجود شناخت آن چون تیر
 کارش و سلطنت و ملک اغوا
 در اضلاع شیطان حواله کرده اند
 و برین قیاس حال جباران
 و قهاران ماکسلطه بر خلق است
 از شر ایشان از واجبات است باشد
 و شیاطین و وقسم اند شیاطین
 جن ابلیس و جنود وی شیاطین
 انس ظلمه و اهل انیسان اول
 اشارت با اول است و ثانی
 بنانی و قوت و همیه که در شریعت
 آدمی ندانند و او را
 شیطان عالم انفس گویند و
 از شیطان عالم آفاق است
 که بر عقل و جمیع قوی و مشاعر
 سلطنت دارد و بر عقل مصفا
 و منور بنور یقین که کلمه ان عبادی

خود را بکشد بارها عزم آن کرده می شد که در چاهی بیفتم که ازین حالت بعد و غمی خلاص یابم ناگاه
 بعنایت الهی درمی از موهبت و معرفت مفتوح می ساختند و این حقیر لالائوت را باین نعمت
 گرامی می نواختند میفرمودند که ما را نوافل و مستحبات و عزائم که روندگان این راه را باشد صلا نیست
 غیر عجز و نیستی و حسرت و ندامت اگر قبول افتد روزی تهریر مشرب قلندیه در پیش ایشان کرده
 شد که ایشان را نوافل و مستحبات چندان نبود خلاصه کار ایشان بعد از ادای فرائض تحریب بود
 و عادت بود و طبیعت قلب مع الله سبحانه فرمودند ما خود چیزی نیستیم اگر باشیم باین مشرب خواهیم
 بود و نسبت ارادت و انتساب ایشان بحضرت علیه قادیه بود و از سلاسل دیگر نیز اجابتی و شربی
 داشته و بسبب مشغولی باطن در آخر بطریقه سنیه نقشبندیه درست بود و غالب بر حال
 ایشان مشرب توحید بود میفرمودند که چون مشاهده کرده میشود که علما و فضلا در طلب جاه و عزت و
 کثرت اسباب و جمعیت اموال و نزاع و خصومت که با خلق می افتند مرا شکرانه آید بر آن که بسیار خود را
 و اکابر نشدیم بارها بفقر می گفتند باید که با هیچکس در بحث علم نزاع نکنی و بکلفت نرسیانی اگر ادانی که حق
 بجانب دیگر است قبول کنی و اگر نه دوسه بار بگو اگر قبول نکنند بگو که بنده را چنین معلوم است آن نوع
 نیز تواند بود که شما میگوئید نزاع برای چیست میفرمودند اگر شما را با پیر و استاد خود محبتی و اعتقادی
 بود درین معنی بدگیری جنگ نکنید و تقصیب نور زید این کار محبت است آنرا که محبت نباشد چه کار
 کند فائده در اعتقاد و محبت اتباع ایشان است جنگی که کنی آن از برای نفس خود است نه برای ایشان
 میفرمودند که طالب این راه باید که بر کلمات مشائخ اعتقاد کند و خود را برزور بر آنها بندد و شک و شبهه
 را که در بعضی مسائل ایشان خلجان کند بخود راه نهد و درین راه اول به تحاشی در آید و اگر نه تمام عمر
 در خلجان ماند بعد از آن که باتباع و تقلید اعتقاد کرد بعد از صحبت ذوق و سلامت فطرت البتة بمرتبه
 تحقیق و یقین میرسد میفرمودند که مراد اول حال در کیفیت معنی توحید و صحت این عقیده تردد و خلجان
 بسیار بود و هیچ وجه راه تحقیق آن نمی بردم با خود گفتم که چندین اولیای خدا و مشائخ کبار برین فتنه اند
 اگر ایشان غلط کرده اند و بر ضلالت رفته معاذ الله من چه چیزم که من نیز بر ضلالت باشم عاقبت چنان
 شد که اگر بعد از حلیه خواهیم که خود را در شبه اندازیم ممکن نباشد میفرمودند که ما چون نظر بر شخصی افتد
 اول نوری بسیط اجمالی غیر متکیف مشاهده افتد بعد از آن تفصیل صورت او و تشخیص آن ملحوظ گردد
 و یکی از یاران در حالت سفر آخرت بدین ایشان آمده بود و با خود فرمود از محمد و ممدانی که مشاهده
 کدام است حق را در مظاهر کونیة چنان بیند که صورت را در آئینه بشر طیکه آینه از میان بر خیزد و زبان
 صورت منظر ماند و این معنی فقر را در اینجا میسر است تا آنجا که نماند میفرمودند که معامله بر طریقت
 بسیار است که مراد این صاحب همتان این راه دارند و اصل کار تحقیق همین است که ملاحظه معیته

حق هیچ اشیا را ندست ندهد و یکدم ازین خیال باز نماند دست در کار و دل بایا چنانکه گفته اند
 و اتم همه جا با همه کس در همه کار امی در نهفته چشم دل بجانب یار [ابین طریق که بدان دست که
 خود را باین صورت نموده است و مثل بدان فرموده رویت او را گم نباید کرد تا اطلاق و تنزه حق در این
 اعتباری او با عالم محفوظ ماند میفرمودند که تا حقیقت معنی مثل معلوم نشد از شوب شک و ریب
 فاصل نشد و بعد از حصول این معنی هیچ شک شبه گردنی کرد و میفرمودند که حصول این دولت
 در خدمت شیخ امامان شد قدس سره العزیز میفرمودند که ما هر چند تصور کنیم که غیر معنی توحید امکان
 داشته باشد پیش ماصورت نه بند و در صد و رکعت از وحدت غیر این وجهی معقول نه نماید
 میفرمودند که ظاهر چنان می نماید که اعتقاد این معنی فطری است هر که در فطرتش نهاده اندکی تکلف
 آنرا درمی یابد علامت آن در ظاهر اعطاس فهم سلیم و ذوق صحیح است میفرمودند که حال آنکه
 و توجیه حضور خود منافی غفلت است علامت صحت نسبت و رسوخ آن است که در احوال دیگر
 از اکل و شرب و غضب و نزاع با کسی بهیاری باشد و ازین معنی غافل نبود میفرمودند که تو هر امتحان
 کن در حالی که خواهی به بین که ما اذان نسبت آگاه استیم یا نه درین مقام حکایتی فرمودند که
 در ویش بودند که در نسبت حضور و آگاهی در مقام امتحان یکدیگر بودند آن دو در ویش روزی
 در مجلس شسته بودند فقیری از بیرون درآمد یکی ازان دو در ویش از دیگری پرسید که این فقیر را
 می شناسی که کیست گفت هموست که میدانی بعد ازین گفتن آگاه شد که چه میگویی این ویش
 نیز در تمام امتحان او شد با خود گفت اگر در باره فقیری او را امتحان خواهیم کرد لا جرم آگاه خواهد
 شد بعد ازین حال در کاین بود ناگاه بعد از مدتی دید در مجلس دی شیخ بزرگ بار و نش و نش و نشان
 درآمد این دو ویش بآن یا خود گفت حضرت شیخ را میدانی که چه کلان گفت لا والله نمی شناسیم
 گفت این نیز همان کس است که میدانی پس بهیاری در مقام غفلت شواری ارد و میفرمودند
 یکی از مواضع غفلت اکل طعام است ولیکن کسی که بهیاریست او را عین مشاهده است اگر
 در کیفیت طعم و لذت آن در رود که از کجا است و چگونه و این لذت چیست و دریا بند که کیست
 میفرمودند که حالت کتابت هم مشاهده غریب تا شایع عجیب دارد ظهور حزن مختلفه از ممکن
 غیب تجلی اشکال متنوعه از کتم عدم با وحدت علم و اراده قلبی مثالی عجیب است از براس
 ظهور کثرت از وحدت و مثل وجود با حکام و آثار ایهیات که عبارت است از صور علمیه میفرمودند
 مثالی مطابق مقصود درین باب مثل جبرئیل است بصورت رحیمه کلبی در اینجا نگاه باید کرد که
 در آن صورت چیزی از حیة است غیر آن صورت علمیه که از وی در فضل جبرئیل حاصل شده
 و جبرئیل مقتضی بندرت و ارادت کامله خود با حکام و آثار آن صورت افاضه وجود خود نموده

لیس لک علیهم سلطان ملطنت
 وی ازان مقهور و مفتی است
 و استعاذه از شروی که حدوم را
 بصفت موجود و باطل را در لباس
 حق نماید نیز واجب است و ال
 خون از اسوی حق جذب و فود
 از الله هم بصورت نه بند و در
 حقیقت استعاذه از نفس است
 چنانچه در فقره اول مذکور شد
 فان تولوا فقل حسبي الله
 لا اله الا هو عليه توكلت
 و هو رب العرش العظيم
 این آیتی است از قرآن مجید که
 حضرت حق سبحان تعالی بیرون
 خود علی الله علیه سلم امر کرده
 میفرمایند پس اگر پشت دهند
 کافران و روی بجانب حق نیانند
 و از قبول آن اعراض نمایند بگو
 ای محمد ای محبوب من ای محفوظ
 و معصوم من جسی الله است
 مرا خدا لا اله الا هو نیست هیچ
 معبودی بحق مگر وی علیه تکل
 وی گذارم کار و بار خود را او
 وکیل خود گردانیدم او را و هو
 رب العرش العظيم و در
 پروردگار عرش عظیم است که
 عظیم تر و بالاتر از وی خلقی
 در عالم اجسام پیدا نشده
 چون سون کلام در دفع شر جبار
 و تهاوان و دفع بیم و هراسان
 بود و اصل داده آن شود
 قدر عظمت الهی است قطع
 کلام بر سنن مطلق آورده ختم
 بر عظمت کرده و اگر اصحاب حزن
 و ارباب عورت مراقب عاظمه عز و جلال

باید خطای اضافت درین وقت
نکند و فقط در صلاحت
ادخل باشد چنانچه قطعی است
شیخ ابو الحسن شاذلی رضی الله
عنه در حزیب البحر که از حضرت
خاتم الانبیا صلی الله علیه و سلم
تأقین نموده است در باب
حرز و حفظ تریاق الکبریت
فرموده ستر العرش سبیل علینا
و علینا الله ناظره الینا و یحول
الله لا یقدر احد علینا و الله
من در انهم محیط برده عرش
برافزوده است یعنی عیون عیون
الهی بجانب ما ناظر دیگر بقوت
الهی بجکس را قدرت بران باشد
قدرت دی تعالی همه محیط
که راه بیرون آمدن از محیط
قدرت او محال و هو الله البیت
فائده وصیت شاذلی شاذ
است قدس الله سره
مر مریدان را بخوانند این دعا
یعنی صبی الله لا اله الا هو
تکلمت و هو رب العرش العظیم
گفته اند اگر کسی باشد که ویرا
هیچ دوی نباشد الا همین
در رکعات میکند او را از جمیع
اوراد و گفته اند که خواندن
این دعا اگر نم و حضور نباشد
نیز مؤثر و مقبول است و عدد
خواندن آن ده کرات است
بعد از نماز جمیع و بعد مغرب و
اگر هفت بار بخواند تکفایت
ست بلکه این همه حدیث و ایت
اقرب است و حاصل آن
توحید به بجانب حق و توحید

باید خطای اضافت درین وقت

فقدان خواندن دعا

اورا متلبس لباس وجود خاص ساخته ظهور نمود و تجلی فرمود با بقای حقیقت جبرئیل بر صورت
خود بی تغییر و تبدل و حلول اتحاد در چه چیز کند و اتحاد با که شود و در اینجا خود غیر از جبرئیل و صور
علمیه او چیزی دیگر نیست و علم و نیز نظر بر تحقیق عین اوست پس آن صورت عین
جبرئیل است نظر بحقیقت و غیر اوست نظر بظا هر جبرئیل نظر باخلاق و تنزه خود و رای اوست
محیط است بوی و بعد از صورت که خواهد مثل کند و ظاهر شود همین نسبت است حق را بظا هر
صوری و معنوی و الله من و را هم محیط میفرمودند که بندگی شیخ امان این کلمه بسیار میگفتند
هو الساری فی جمیع الذراری علی ما کان علیه من الوحدۃ و الاطلاق میفرمودند تجزی و تمیض در
نور ممکن نیست اگر صد هزار چراغ را از یک چراغ میفرمودند و آن یک چراغی نقصانی و تمیض
و تجزی نرود و همچنان وجود آتی با آنکه صد جمیع شبهاست بر حال خود و تجرد و اطلاق خود دست
میفرمودند از روح حیست حصص فیوض الاهی و تعینات وجود واجب که بر مایات تقسام یافته
از انقاسی که عقل آنرا بر انقسامات دیگر قیاس کند و این را تمثیلی غریب روشن میکردند و
میگفتند که گاهی دیده باشید که طفلان برای بازی کوزه را سوراخ سوراخ کنند و درون آن چراغ
نهند نور چراغ ازان سوراخها نمایان شود و لیکن چراغ بحالت خود دست و در آن انقسام تمیض
را محال نیست همچنین در اینجا وجود آتی بر صورت اطلاق حقیقه خود باقی است و با وجود آن از
روز نهاد و در پهای مایات تابانست میفرمودند مشایخ فرمودند که عالم از دست و بدوست
بلکه همه اوست و در گفتن بهترین است که گویند از دست این کار دل است بزبان تعلق ندارد
و گفتن همان به که موافق شریعت بود میفرمودند اگر نیک ملاحظه کنند حقیقت معنی از دست
عین معنی همه اوست یا بند میفرمودند غیر حق چه باشد و از کجا باشد کان الله و لم یکن مع شیئی
پس هر چه شد از و شد الا آن کما کان یعنی اکنون نیز خداست و چیزی دیگر با و نیست الله و لا
س کما غیره و کو غیره و کو نقش غیر سوی الله و الله مافی الوجود میفرمودند پیش ما بهر عبارت
که گویند ما همان معنی توحید فهم کنیم در فهم ما این بهر عبارت که عالم مخلوق اوست یا مظهر اوست
مال بهر دو یک معنی در آید میفرمودند که در جوانی ما در سرگرمی وقت گاهی ازین دای چیزی گفته
می شد اما اکنون حقیقی و ذوقی که در سکوت ازان اخفای آن دست و در گفتن نبود هر چند پنهان
دارند ذوق و درکت زیاده تر شود و اگر گاهی از کسی نشای این سر مشایخ می افتد چنان غیرت
دست میدهد که اگر ممکن بود بر دهن او زده شود که باز این معنی دم نزنند میفرمودند فائده در
اطهار آن که ادم است غیر از ضرر و هتاک حرمت شریعت مگر آنکه طایبی و همزبانی پیدا شود که
در خلوت با وی چیزی توان گفت و دالدم را از بد و فطرت می شرب عشق و محبت آفریده بودند

آنچه گفته اند مصرع که این لذت بشیر آمد کردن با جابرون آینه ایشان را آنچنان بود
میفرمودند من طفل بودم مقدار پنج شش ساله در مکتب میخواندم آنجا پسری بود در سن و سال چند
مردی که او نیز در آن مکتب میخواند مرا با او نسبت عشق بود و در آن زمان مرا از معنی عشق و مشغولات او خبر
نبرد لیکن اطوار آن بر من میگذشت در مدت عمر هرگز ازین خیال خالی ننهدیم غیر آنکه درین سیرانه
بست جوی این کار از دست نیاید و بی قیدی و رسوائی مناسباید خود را بر نور نگاه میداریم و گریه
و آنچنان از آتش محبت کبابست و جان از شوق این کار خراب میفرمودند که روزی بر بالای
قلعه تعلق آباد شسته بودیم و شوق داشتیم کسی که با و تعلق بود پایان دیده شد از همان جا
بر زمین افتادیم در آن وقت اصلاً آزاری نرسید اکنون آن زخمها در ضعف پیری سر میکشد
و گاهی این برادران در خلوت بهمی نشستند و قهوا و التهامی کردند و سخنانی درد آمیز و حکایتها
دل آویز میگفتند الا آن از هیچکس این معنی و حالت مشاهده نمی افتد مجلس ایشان اول تا آخر
شوق و گریه و درد و محبت بود نسبت شیخ رزق الله در سوز و گریه چنان بود که آتشی در زیر
خاکستر پهلایا شد اندک که کاویدند همه آتش بر آید و مثال والد چنانکه آبی از چیزی چکیده
می ماند و فی آزاری که با و رسید ترا دید بغایت رقیق القلب و سریع التاثر بوده اند سخنی از
از درو محبت پیش ایشان نگذرد و متاثر نشوند و گریه نکنند فقیر را یاد نیست که این رباعی
خیام را پیش ایشان خوانده باشیم و ایشان را گریه و حالت دست نداده باشد اگر چه خود در
یکروزه بار بخوانم رباعی این کوزه چون عشق زاری بود | در بند سزالت نگاری بوده است
این است که در گردن او می بینی | دستی است که در گردن یاری بوده است | میفرمودند که در اول حالت سماع
و در گرفتن آن یک لمح است که در آن شعور مفقود است مثال برق خاطف در آن لمح
یک چیزی نگنجی هر چه واقع شود آه یا نسیم یا دیا تجلی لطیف و بعد از آن اثر او است
که باقی می ماند یک ساعت دو ساعت کمتر یا زده تا چه مقدار تاثیر کرده باشد میفرمودند
حقیقت این سخن که فقها میگویند الغنا نیست النفاق هیچ معلومی نشود نفاق بسامع
چه مناسبت دارد آنجا که از هستی خود خبر نماند نفاق چه معنی دارد مگر آنکه این خاصیت در حق
طائفه مخصوص باشد و الله عالم و ایشان بهر که توجه می نمودند و تربیت می کردند در هر
مرتبه که آن کس می بود البته قبول و استیاضی می یافت و این معنی بسیار تجربه کرده شده
است و حق سبحانه و تعالی در نظر عنایت و تربیت ایشان تاثیر عجیب نموده بود
که هر چند کسی در ادنی مرتبه قابلیت و استعداد بودی توجه ایشان البته کارگر افتادی
و این حقیر را امیدواری تمام است که و رای محبت فرزندی و هر پدری که طبعی است

مطلب است با شوق و عظمت وی
تعالی تبری ناسود و ترک نمید
اختیار و قناعت و خفتنا علی الله
الطریقة المستقیمة ان کفی الله
الذی نزل الکتاب هو بتولی
الصالحین و در بعضی روایات
این کلمه نیز آورده اند که در دست محمد
برستی و راستی که دوست و منوی
تمام امور من خداست که فو نه
است کتاب الگوری تدبیر تمامه
امور دنیا و آخرت که است یعنی
قرن میراد و می سبحانه تعالی است
میدارد و تولیت او میکند مر
صالحان اللهم جعلنا من الصالحین
و دعا قنوت النحیات را نیز در قنوت
تقریبی ترجمه و شرح کرده شده
بودن نیز منقول میگرد
الرساله السابعة الثلثون
تجلیه القلوب بقدر
الملکوت بشرح دعاء
القنوت
لا اله الا الله محمد رسول الله
قنوت یعنی دعا و طاعت ملکوت
قیام مشغوع آمده و هر یکی ازین
معانی را با آن مناسب و در تعیین
مواضع و آداب درین دعا
گرفته است مختار آنست که اگر
همه جا بود بخواند دست است
و اگر در بعضی مواضع بی دوا نیز
خوانند و بود آنچه سموع و مشهور است
بسم الله بیا نکه شسته آید اللهم
انا نستعینک خداوند مایاری
و در وسط بسم از تو در هیچ کار
و تمامه همت نیا و آخرت می

در طاعت عبادت که بے توقیف
و اعانت که مخصوص بندگان خاص
تست و موجب حضرت تست
میرنا طه اللهم معنی یا الله آید از
بعضی سلف رحمه الله علیه نقل
که فرمودند چون خدا را با اللهم یاد
کردی گویا همه نامهاش یاد کردی
و بقوله اللهم اسم عظمی که دعا
بوسیله آن باستجاء شرائط دیگر
البته مستجاب است و انما استعینک
بلفظ جمع آوردن آنکه داعی بکثرت
اشارت است بآنکه باید که در
طلب خیر مسلمانان با خود شریک
گرداند و برخوان نعمت بیکران حق
تنها خدای کند یا اشاره بآنکه
همه محتاج مدد و معونت حق اند
چون عباد اگر از اول تا آخر همه
جمع آیند از استغانت و استمداد
جناب لایزال مستغنی باشند باسقاط
و استغنی نقش را از ترقیه تخلق
و نیز اعتبار تا باشد که در ضمن عبادت
و طفیل مقیدان در گاه دعا و ادعای
در سبک اجابت و قبول مناسک
گردد و مستغفرات بطلب آید و نش
گناهان بیکسیر از توجن استغاثت
و طلب توفیق طاعت که در طلب کمزش
گناهان نیز میکند تا بهر دوش خلق جلب
نفع و دفع ضرر که هر دو جنح ظفر
و بجا اندک بذیل مقصود کرده
باشد چنان توفیق بر طاعت طلبید
در هیچ طاعتی و عبادتی بے ثواب
نقصان نبود و چنانچه حق عبادت
است از دست نیاید استغاثت میکند
از آن نقصان و تفصیلات که در طاعتها
روشن است خداوند متعال علیه السلام

بنظر خاص و عین عنایت خود این حقیر را اختصاص میفرمودند یاد دارم که روزی در ملازمت
ایشان تقریر بعضی سخنان علمی می کردم و ایشان بجانب بنده ناظر بودند و شاهی سخن ایشان
را حالتی در گرفت و غر باز زد و گریه کرد و بهم در آن حالت هر دو دست بر روی فقیر
بر آوردند و دعا کردند و بعد از فرود آمدن آن حالت فرمود که ما را ادمشاهده شما تحسلی
دست داد و نوری مشهود شد که تعبیر از کیفیت آن ممکن نباشد خداوند آن چه حالت
بود میفرمودند که ما را از صفای صحبت درویشان و طول ملازمت ایشان این مقدار شده
است که حقیقت احوال آدمی را می شناسم و این معنی از ایشان بسیار تجربه کرده شده است
هر که ابر صفت که ایشان موصوف می ساختند اگر چه بالفعل از روی آن صفت ظاهر بود
ولیکن در آخر البته آن صفت سر می کشید مبالغه کرده میفرمودند که اگر شب تاریک یکی را
مساس کنم امید هست که حقیقت حال او در یادم میفرمودند بعضی آدمیان هستند که
باین کس کاری ندارند و از ایشان نسبت باین کس آزاری نه ولیکن ایشان را در دل این
کس جای نیست میفرمودند بیشتر بی رضای ما با جماعه ایست که تکلف و تصنع کنند و
نفاق ورزند و با خلق چنان نمایند که نباشند بی تکلف راست راست باید بود چنانکه
باشند باید نمود کار با خداست با خلق اصلا کار نیست و والدیم را اشعار بسیار بود از غزل
و قصیده و رباعی ولیکن اکثر آنها به بیاض نرسیده فوت شد یکی از او با شان تمام کتب
و رسائل تصوف و غیره که در مدت عمر بدست آمده بودند بدزدید خیال کرد که آن اسباب
دیگر است اگر چه بعد از آن مطلع شد که این نه آن اسباب است که بکار وی آید بتوهم آنکه مبادا
ظاهر شود همه بسوخت میفرمودند که گاهی در ایام جوانی بتقوی شعری گفته میشد خاطر بدین بخش که ده میشد و مال
خیال تصنیف و هوای این کار هرگز نبوده و یکدور ساله که نوشته شد بجهت آن بود
که روزی بندگی شیخ امان فرمودند که اکثر یاران در صحبت مامی باشند اما معلوم نمی شود
که یاران ما ازین مشرب ذوقی حاصل کرده اند و این معنی را فهمیده اند یا نه باید که حجاب نکنند
و از عرض کردن آن شرم ندارند عرضه کرده شد که فقیر را مجال آن نیست که در حضور شما
تقریر نماید اگر حکم شود اما نموده عرضه کرده آید بدین جهت حریفی چند نوشته آمد میفرمودند
که ما را فصاحت و بلاغت آن مقدار نیست که دعوی فضل و سخن آرائی و کمال معنی
روائی توانیم کرد چند چیز فقیرانه و مفسدانه هست که بحکم وقت املانوده شده است یکی
رساله ایست مسمی کاشفات در آنجا میفرمایند ادراک کردن آن حقیقت بی کم و کیف
در مرتبه منحصراست یکی آنکه بکم و کیف در مرتبه جمیع اعتبارات شمول و احاطه و سرایان

در جمیع وزاری مشاهده کند زیرا که وسه درین مرتبه عین کم و کیف خواهد بود و آنکه بکم و کیفیت نه باعتبار آن چیز بیدل باعتبار تشل آن شخصت بدان چیز نمود و ظهور او در آن پس باعتبار این معنی نیز همان حقیقه مطلقه باجمعیتهش منظور است کما قال کل شیء فی کل شیء و ادراک جمیع مراتب باکمل وجوه در صورت عنصری انسانیت بعد از تحلیل ترکیب عنصری تا آنکه باقی نماند مگر آن حصه وجودی که عبارت از وسه بانامی کنند و اگر جمیع اعضا و حواس ظاهری و باطنی فانی فرس کنند حقیقت انسانی با حال خود است غیر آن معنی که بقای انسان بدوست و فنا می او بتصور فنا می اوست و شک نیست که ادراک آن لطیفه برین وجه بکم و کیف خواهد بود ان الله خلق آدم علی صورته ثبات بوحدانیت اوست و علم آدم الاسماء کلها عبارت از جامعیت او دیگر رساله ایست مسمی بسلسله الوصال متشوی است قریب بانصد بیت می فرمودند که آن بغلبه شوق در یک روز گفته شده است و باز هرگز بران عبور نیفتاده اگر جا به سهو و خطای واقع شده باشد اصلاح کنید در مدح شیخ امان میگوید

هست هم از صحبت کفر و دین	در نه چه حدست که راز درون	از دهن چون منی آید برون
من کیم و کیستم و چیستم	از دم عیسی نفسی زیستم	اوست درین راه مرار بهنما
خاک درش چشم مرا تو تیا	هست دل او بخت آویخته	آب صفت در همه آمیخته
وست من و دهن او با یقین	مقصود مقصود من آید دین	عشق نش هدم و هم ساز من
در غمش مونس هم از من	غزل	سازی نموده در همه عیان عیان
که غایت ظهور نهانست نهان	از نام ایشان که تواند نشان بد	گویا هزار نام نشانست بی نشان
پیش از ظهور بود و ما کان شی مع	بعد از ظهور هست علی علیکان	کون مکان بر تو حسن جمال است
دین طرفه ترنگر که نه کونست نه مکان	نزدیک رفان محقق محقق است	کو عین عالم است ولیکن درای آن
که روی پریش همچو عروسان جلوه گر	که با هزار شور و شغف جدا دوان	سیفی سجویش نسبتی گمان
ای وای بر کسی که باند دین گمان	دایضه	بجای سدره نشینی مرغ بالائی
زهر دانه فتادی بدام رسوائی	غراب عشق بکام توئی سدره حوض	پیری بگردشگر چون باب حلوائی
ز دشنی است که نفس تو بر پاره نا	بساخت ست ترا هر دو هر دو جان	دم آدرچین از دست ساقی هوش
چه خام شربی را باده زنه پیمائی	لباس بوریه گر پوشی از یاند	هزار مرتبه بهتر ز صوف ارائی
بر و بیکه سیفی بنگر از سر هوش	که عارفان خدایند زیر یکتائی	میفرمودند که سیفی بخاری
شاعر بزرگ است ما را با و می مشارکتی نیست فقیر تمت این تخلص بر خود می نهاد		

استیلاج بفقو و مغفرت کردگان تعالی
در طاعات بیشتر است از آنکه در محبت
پیشتر در مقام قرب بسیار حضور
سخت تر است از آنکه در بعد غیبت
استغفار سبب ادرار مطافض
و در دوستان خزان امداد و نمان
مضرت واجب الوجود است
و عم نواله برسل السماء علیه السلام
و بعد کرم با موال و بنین الایم
و دلیل آنست سید العالمین
علی السلام علیه سلم و یک مجلس
هفتاد و کرت و گاهی صد مرت
می شربت که نکر استغفار میکرد
خداوند که معنی آن استغفار
و باعث آن تکرار چه بود و از کجا
و در سخن دین باب بسیار کرده اند
جماله از آن در رساله مرج البحرین
فی الجمع بین الطریقین که در جمع
بین الشریع و الحقیقه و تطبیق
ظاهر و باطن صورت تالیف
یافته است آورده ایم انچه
مرا از بهر خوشتر و بمقام ادب
نزدیکتر نماید آنست که این مقفله
از جهت امت و طلب آمرزش
گناهان ایشان بود و اگر آنجا
بهر رحمت مغفرت است استغفار
برای چه باشد و الله اعلم و استغفار
باید که از سر توبه و حضور باشد
و الا چون گوید استغفار الله یعنی طلب
آمرزش میکنم از خطا و باطنش از
استغفار این طلب حضور حق غافل
بود کند با نعم آید و این گناهی دیگر
ست که از استغفاری دیگر باید اینجا
گفت بعد و یعنی الله عما که
استغفار از این استغفار الی استغفار

اذا كان القدر على الكريم و فرمودند که در جواب منکره و نکیر بنویس بنی محمد
و شیخ شیخ عبدالقادر الجیلانی فرمودند دیگر ما را تعلقی اینجا نیست بعد از دو سه روز ازین
واقعہ وقت نماز عصر بود که ایشان از حالتی دست داد بعضی بیتها و در هر جا خواندند و گریه بسیار
کردند و بر گریه خفتند دیگر قدم بر زمین نهادند فقیر در سجده طلبیدند دیدم که در روست
ایشان آنقدر اثر ذوق و خوشحالی و تازگیست که شرح آن نتوان کرد و با خود زمزمه دارند بقیه
خطاب کردند که باید آنکه ما اکنون اصلاً رنجی و محنتی و کوفتی نیست شوق در شوق و طرب
در طرب است هر زمستی و بیماری که در بدن ما بود بدر رفته است و لیکن ترا باید که مشغول شو
و دعا کنی که مراد از اینجا بداند ما را مطلوبی که در تمام عمر بود دست داده است مبادا باز
این حالت نماند آنگاه دعای کردم که آخر دم در یاد خود داری و به شوق و ذوق از اینجا بری
اکنون جمال این مراد با حسن و جوه جلوه گرفته است اگر هم درین حالت پیش خود طلبید
کمال لطف و عنایت او باشد و هر که از یاران و دوستان بدین و پرسیدن ایشان
می آید از وی همین التماس میگوید که دعا کنید که از اینجا برویم و اگر یکی از ایشان میگفت که حقیقتاً
شمارا صحت عطا کند تا خوش می آمد میفرمودند از برای خدا این بگوئید دعا کنید تا ما بر دارند
گاهی میگفتند که هفتاد سال گذشت که درین سرای دنیا نیم اگر یکی در سرای دور و زمی باشد
و گاهی می شود ما خود هفتاد سال زیاده درین محنت سر بودیم چرا ملول نشویم و طعام را مطلق
ترک دادند میفرمودند رغبت نیست چه خوریم و فائده بهم نمی بینیم و گاهی میفرمودند که از
برای این تیر نمی خورم که مبادا سبب بقای من شود ما را هر دم که اینجا می رود بگفت می رود
توجه دل تمام بدانجا نیست شخصی گل آورد و بوییدند و در فرستادند فرمودند رو که فرستادیم
روح گل و خلاصه او همراه آن خلاصه موجودات می رسد و جسم او اینجا می ماند بعد از آن
مقامات حوض سلطان و اطراف آن و اوقاتی که در آن اوقات اذان مقامات محظوظ میشوند
و ذوق می گرفتند یا کردند و فرمودند نزدیک است که ما هم باین مقامات برسیم و سیر کنیم
یکی در حالت سکرات از ایشان پرسید که چه چیزی بینید فرمودند باغها و آبها می بینم
و سادات بخارا حاضرند ایشان را می بینم روزی فرمودند که فرمان حضرت غوث الثقلین
آمده است بخوانید که چه حکم می شود فقیر گفت که چه کس آورده است فرمودند یکی از
صالحات سادات آورده است نیک ملاحظه کنید که چه نوشته اند روزی فقیر در آن
ایام بشام و کمال ضعف و ناتوانی ایشان گفت که عجز بشریت غریب چیز است فرمودند
حقیقت عجز آنست که افتقار و احتیاج که لازمه ماهیت امکانی است بوجدان در یابند

محبت چون صیغه نفع لبر و زبان
عرب منید بنمرا بخدی و جمل
فصل آقا فائز و هر ساعت ایمانی
جدید بود آید و هر عید و لذتی
پس تمام اوقات مومن عداوت
لذت و لذت باشد اللهم اقمنا
ملاده الایمان ارد قل الله انظر
الی وجهنا لکرم و عظم سباب
تجدید ایمان تازه گردانیدن آن
صمیمت صمیم نظر کمال ایشان است
خود را انما می که از خود فانی و محبت
باقی باشد خدای تعالی شناسائی
قد این نعمت روزی گردانده است
کتب این قوم نیز نافه برین اسباب
دینا باند و فی التوفیق و علم
الله و من توکل علیک توکل
میکنم بر تو تمام کارها را بتو سپارم
توکل از ذرع ایمان لوازم آنست
تو تو تعالی علی الله توکل و ان کنتم
مؤمنین توکل در همه جا بود غالب
در مقام عزت و شرفش در باب
رزق آید و حقیقت آن نقد اعتماد
است بر شایسته با تعالی و توکل
او رزق بندگان را از این طریق حاصل
شد توکل برست آمد ترک اسباب
عادی از این مقام نیست اسباب
و می که با طرقة آن منافی توکل است
و ترک اسباب عادی برای تحقیق و فهم
مقام توکل و استعجال آنست
چنانچه مشایخ طریقت محال کرده
اند و لا حقیقت توکل همان تفت و
جهنم است و نشی علیک الخیر
و شما میگوئید بر تو تکی را بری حمد و ثناء
میگوئید و نامه بیکبار بتو سپارم
چون حق را توکل خود رفت در دست

و درک این معنی ذوقی گردد روزی فرمودند که اگر از حافظان خوشخوان که آشنای شما اند کسی را بطلبید تا استماع قرآن بکنیم باز فرمودند تو خود شب و روز بحضور من تلاوت میکنی بس است حالا وقت هیچ آرزو و خواهش نیست وقت عبودیت است اگر انصیب است کسی را خواهند فرستاد همان روز که ازین عالم رحلت خواهند کرد فقیر بقصد تلغین که در حالت احتضار مسنون است گفت که ظاهر اقدارین وقت بیاس انفس مشغول میشوند چشم کشاند و آهسته گفتند بیاس انفس از برای امروز کار می آید که اعضا همه از کار رفته است و قوت دم زدن نمانده است چند بار زور نمودند و بلند ذکر لا اله الا الله فرمودند و ساکت شدند و بیاس انفس مشغول شدند بعد از چند ساعت بر حمت حق پیوستند و کان ذلک فی السابغ والعشرین من شهر شعبان ۹۹۹ تسعین و تسع مائة که عدد عبارت ولی تحت القباب متضمن آنست رحمة الله تعالی علیه رحمة وسعة و جزاه عنا خیر ما جزی والد عن ولده

خاتمه در عرض بعضی از مبادی احوال کاتب حروف ختم الله له بالحسنی والدم را و او آخر عمر که زمان ضعف و پیری بود مشغولی خاطر منحصر در فقیر بود سه چهار ساله بودم که ایشان را مرضی صعب الگذشتن ایام جوانی و رفتن یاران غمگساران جانبی عارض شد در آن مرض باعث دفع دلگیری و رفع کلفت صنعت و پیری بهمین فقیر بود و در آن زمان در کمال رحمت و جوار عنایت ایشان تربیت می یافتم و بهمدلان ایام طفولیت سخنان این طائفه را در کام جان این حقیر ریخته تربیت باطنی را ضمیمه شفقت ظاهری می ساختند و من نیز بکمال مقصد بیست والد و دیوانه آن کلمات بودم اندکی خاموش می شدم و خود را فراموش میکردم و چون آگاهان طلب اعاده این افاده می کردم بعضی از این سخنان با خصوصیات وقت هنوز در خزینه خیال من مانده است خالی از غایتی نیست و غریب تر از و آنکه فقیر را حالت انطفال خود که مدت عمر دو سال یا دو نیم سال خواهد بود آسپخان در خاطر که گویا حکایت دمی روزست در آن زمان نیز که آثار تربیت و عنایت ایشان ظهور آمد تحصیل علوم حاصل شده بود شب و روز خدمت ایشان در تذکر و تذکار و بحث و تکرار میگذاشت شهابها پسمی آمد و بنده را بهمزبانی خود قبول داشتند مخطوط بودند خصوصا در تلقین علم توحید و تحقیق مسئله وحدت وجود و روحی که موافق علم و شهود است و اگر گاهی بمقتضی تقید مقدمات علم کسبی بقصد تحقیق این علوم و بهی دغدغه و شبهه میان آورده می شد میفرمودند از این نوع شبهات و خلوک درین مسئله بسیار بود انشا الله

وکیل چون مقتضا نصیحت عمل کند و بزرادوستی و خیرخواهی ممل و مد متعلق رضای اگود و عقد دوستی است حکما گیرد و اگر خلاف این شود عقد محبت انحلال پذیرد و محل سقوط گردد و دفع آن بهم میکند میگوید که راه کالت تو ششم و ترا شاگرد و یاریم چنانچه گفت و تشکر که لا تکفر شکری که ترا بر نهتمای تو و کفر نیست تو نه که ترا الایمان است کالت را که با از نشویش در نزد و نظایر و او را و گیر کار و بار غلامی که دی و نافع البال بر بسته زبان و شریات نشانیدی بالاتر ازین چیه نعمت باشد و چون رضی نباشیم بکالت تو که در وکیل و صفت باید دوستی و افرو علم کامل این هر دو صفت منحصر است در توادای شکری بقیع با حکم عقل از محالات است از جهت تواتر الای و تواتر و نموی سجان و از جهت تنوع و تشبیه آن که در هر نفس هر طور زنی از نعمت ظهور آید که قسمی خاص از شکر اقتضا کند و تنوع جمیع انواع نعم و مقابلت آن مخصوص بایات انواع شکر و حیزم کمال قدرت بخیر نبود از جهت لزوم تسلسل چه شناسایی نعمت نعمتی است بهتر از آن نیست و توفیق فکر بران نعمتی و دیگر بخیال شکر فکر الی الاینها به معنی محض همیش و حیزم عظیم است که از لایله ابرار از این برین آدمی شوار بود و لیکن این احتمال این روش کسی است که خواهد کرد حق و فضال و ابا فعال خود مقابل گویند و این هرگز درست نیاید و شکر را انرا هم و مواجب تقبیل

رفته رفته پرده از روی کار بکشایم چنان یقین روی نماید ولیکن باید که دائم درین خیال باشی
و هر مقدار که دست و دهن سعی کنی و این بیت میخواندند **لنگ لنگ** و خفته شکل و بے ادب
سوی او می خیز و او را می طلب به اول از قرآن مجید بقیه تعلیم و قواعد تهی که اطفال خوانند
دو سه جزو بلکه مکرر و الله اعلم تعلیم فرمودند سبق در سبق ایشان می نوشتند و من می خواندم از
قرآن همین مقدار تعالی کرده ام بعد از آن با تر تریست و شفقت ایشان چنان قوت بهم رسید
که هر روز قدری از قرآن میخواندم و هر مقدار که پیش ایشان می گذرانیدم در دو سه
ماه ختم قرآن تمام کردم و در حفظ و سواد چنانچه معلمان صبیان اطفال در مکتبها یاد و دهند مقید
نشدند فقیر را تا فواید بر طریقه اطفال مقید شده نویسانیده باشند بعد از آن بطریق اجمال در
اندک مدت شاید اگر مقدار یک ماه تعیین کنیم دروغ نگفته باشیم قدرت کتابت و سلیقه نشا
پیدا شد حق سبحانه و تعالی در توجبه و عنایت ایشان اثری و خاصیتی نهاده بود که اگر هر چند
کسی در مرتبه استعداد و ثبوت دور تر افتاده بودی بتوجه و تربیت ایشان زود از قوت
بفعل آمدی مگر هر چه هست اثر توجبه و عنایت ایشان است و ایشان را جمیع حقوق
از اوت و تربیت و تعلیم و ارشاد بر ذمه این نامراد ثابت است و از کتابهای نظم و اشعار
که قبل از آن متعارف این دیار است شاید که چند جزو از بوستان و گلستان و دیوان خواجہ
حافظ تعلیم کرده باشند و هم از ابتدای حالت صغر بعد از ختم قرآن میزان سرفرازی دادند
تا مصباح و کافی خود تعلیم فرمودند در همان زمان اکثر اوقات بر نفس مبارک ایشان میگذشت
که انشاء الله تعالی تو زود دانشمندی شوی میفرمودند که مرا حفظ غریب دست و دهن بتصور
آنکه حق تعالی ترا بکمالی که من خیال کرده ام برساند و من در حوزه درس و افتاده تو بر و ساده
ضعف پیری تکیه کرده شسته باشم و گاهی کتابها را تعداد میکردند و میفرمودند همین چند
کتاب را که خواندی دانشمند شدی میفرمودند تو یک مختصر از هر علم بخوان ترا بسنده است
بعد از آن انشاء الله حیوان ابوابیک سعادتی تو بکشاید جمیع علوم بے تکلف تحصیل روی
نماید این نفس پاک ایشان اثر آورد و در تحصیل علوم یک سرعتی و عبوری دست و او که
مشابه طی زمان و مکان که میگویند باشد از مختصرات نحو مثل کافی و لب و ارشاد شاید که
در بعضی اوقات یک یک جزو بلکه بیشتر طی می نمودم بلکه سبب حرص و شوقی که بها تمام
تحصیل و فراغ داشتیم چنان بودم که اگر جزوی از این مختصرات صحیح و محشی بدست می افتاد
بگذرانیدم آن پیش استاد نمی بردم و ختم و محلی از مطالعه که در آن او ان بنظر در حواشی دست
می داد اکتفا کرده بجزو دیگر نمی بردم و اگر بحثی آسان پیش آمدی یاد کتاب سابق آن حکایت

و اندوختن همه اینها در این کتاب است
و نفس خود را بنسبت و دقت ثبات کند
و این نفس ظاهر است اما آنکه متحقق است
بحقیقت شکر از رسوم شریعت غایب
این مشقت و اطاری نشو و چه شرع قلای
بر نوع از نعمت آشکری زبان غریب
تعیین فرمود چنانچه نماز در دو سجده و رکعت
و امثال آن بر اقامت آن کند بحکم
شرع از شاکر آن باشد که اقال بعض
المحققین منقطع و متراکم بعضی
و بعضی هم یعنی از باطن میگذریم یعنی در
ظاهر کسی را معصیت زد و دینی زمانی
کند ترا خواهر نفس باشد خواه خلق قول
تعالی لا تعبدوا من دونه با الله و اعلم
الآخرین و او در آن حال و در سوره که
ایمان بخدا و روز آخرت و عدم کفر و کفر
ندارد آنرا که شمر خدا و سوره کد است
و عید و این باطنی است احادیث بسیار
آنها را بابتادون در مقام رعایت سنت
که کمال ایمان کامل آنکه بدین زبان جوارح
مخالف اختیار باشند و اگر اینقدر نباشد
باری عز و جلال و محبت موافقت ایشان
نگاه دارند و ذلک ضعیف ایمان الله
ایا که بجز چون تبری از اسوی
کرد و قطع ترک غیا و نبوی و جاده خلاص
استقامت بر سجاده عبادت اقامت
نموده میگویند خلوت از عبادت میکنند
و غیر ترا و مطلق مقصود و توفی در غیر این
و دنیا و احوال آخرت و ذلک نصیحه و
نسیجه و برای و فرمان برداری امر تو
و طلب رضای تو نمانی گذاریم و محبت
عبادت بسیار است چون نماز و فضل نماز
و دفع قربات بود از جهت شهادت تمام
عبادت و قربات او با فعل با تو
تخصیص کرد و او را که باز چون سجده

مضمون معلوم شده بودی طبیعت کفایت پیشه بفکر و اندیشه آن دست نرسود می خدا داند که در آن زمان چه می دیدم و چه می فهمیدم ولیکن نظر بر هر متن و حاشیه که می گماشتیم تحت اللفظی از سواد آن بهره بر میداشتم و هر کتاب که در نظر آمدی و جزوی از وی در قوت پیدا شدی خواه از کتاب سابق یا لاحق از اول یا آخر عبور بران از واجبات وقت حال مقید نبودم که شروع از اول کتاب باید نمود و اختتام با آخر آن برآمد کرد و مطلق نظر تحصیل علم بود و بیرون که باشد و از ده یا سیزده ساله بوده ام که شرح تفسیر و شرح عقائد می خواندم و پانزده یا شانزده که مختصر و مطول را گذراندم و پیشتر یا پستریک سال از عددی که ظرافت شمار عمر از ذکر آن ملاحظه کنند از علوم عقلی و نقلی آنچه در افاده و استفاده از صورت و ماده کافی و وافی باشد تمام کرده و الحمد للّٰه که بعد از آن بحفظ قرآن مجید نیز موفق شدم و در کسب حفظ او در آدم و در مدت یکسال چیزی این نعمت را که در صد سال شکر حرفی از آن ادا نتوانم کرد بدست آوردم و با بجمله بهین قیاس که بر خواندم بر سایر کتب عبوری کردم و عثوری نمودم غیر آنکه مدت هفت هشت سال بلکه زیاده بعد از رسیدن بکتاب عبرت و منطق و کلام و حصول نوعی از قوت اکمال و اتمام ملازمت درس بعضی از دانشمندان ما و اذ النهر بطوری نموده شد که در تمامی شب و روز شاید که دوسه ساعت از مطالعه و تعقل و اشتغال فرصتی دست نمیده باشد و چون بعد توجه باطن اوستادان در اثناء درس بحثها و سخنان مفید از طبع فاتر این حقیر می زائید اکثر این عزیزان میگفتند که ما از تو مستفیدیم و ما را بر تو نیست خدا داند که آن چه شوق بود و چه طلب اگر آنقدر شوق و ذوق در طلب مولی و ریاضت باطن می بود تا کار بجای می کشید یکبار با بعلمان نشسته از احوال یکدیگر تفحص می نمودند که نیت در تحصیل علم چیست بعضی طریق تکلف و تصنع پیموده میگفتند که مقصود ما طلب معرفت الهی است بعضی براه سادگی و راستی رفته می نمودند که عرض تحصیل حطام دنیا نیست آری من که در آن زمان کافی بلکه پایان تر از آن چیزی می خواندم پرسیدند که باری تو بگو در تحصیل علم چه نیت داری و نظر همت و قصد بر چه می گماستی من اصلاً ندانم که بر تحصیل علم معرفت الهی مترتب شود یا اسباب ملامت و ملامت بالفعل خود شوق این است که باری بدانم که چندین عقلا و علما گذشته اند چه گفته اند و در کشف حقیقت معلومات مسائل چه درها مفسه اند تا بعد از حصول آن چه حالت دست دهد بخط نفس بر دیا بمحبت مولی یا تحصیل دنیا کشد یا طلب عقبی و از ابتدای ایام طفولیت نمیدانم که بازی چیست و خواب کدام و مصاحبت کیست و آرام چه و آسایش و سیر کجاست

افضلای آن زمان بودند و حال که بنده را بانه از تربیت بخش بعد از ذکر نماز و کسبه کرد و وجهی شانه است که چنین بنده در نماز و سجدات و هر نعمت نثار می کنند و چون کوع و دو بقایای محبت تمام بزی نثار شود و چون سر سبز و برگزیده در قدم همان فتاد و هر دست بر اقدام می نهد و بعد از تصور و ملاحظه این معنی مشکل طالب باوق از سر سبز و در آرد تا مشاهده محبوب کند و گوید مقصود بدست نیار و فضائل نماز و از سر حقائق آنرا مشاهده برده معرفت مطابق مقام خود بیان کرده اند از اینجا طلب باید داشت برای تقویت باعث را و شناخت قدر نماز را و هر که از اهل حضور معرفت است بقدر حال خود و تفسیر از آن دارد و پس از این و الیک تسبیح و تحف و بسوی تو دستگیر تو تسبیح کنیم و ترا خدا مستقیم خدمت معنی خدمت است و حافظ خادم را گویند و محفود محفود یعنی سبکی در عمل شتابانی نیز درین فقره نیز بیان خلاص توجه طلب میکند و زجور حنک و بخشی عذاب و با آنکه بقدر وسع طاعت خدمت میکنیم و سعی در طریق تقریب می نمایم ولیکن امیدواری بر حمت تو داریم از غذا قوی ترسیم چه بیکس استحقاق بر تو نیست ثواب محض فضل است و محاسب عدل تو بنا بر عدل و عدل که کرده و ثواب محاسب با طاعت و محصیت به و خلق داده و سبب بخشه نرسد و در طاعت امید بر حمت تویم و با یکا به محصیت ترساک از غضب ایمان برین خوف و الرجاء بودن است با وجود سبقت

شب خواب چه و سکون کدام است به خود خواب ببا شقان حرام است به هرگز در شوق کسب کار طعام بوقت نخورده و خواب در محل نبرده هر بنا وجود غلبه بر دودت هوای زمستان و شدت حرارت تابستان دوبار به رسه دلی که شاید از منزل مابعد و میل داشته باشد میل میکردم در میان روز ادنی وقفه در غربت خانه بسبب تناول چند لقمه که سبب عادی قوام حرکت اراست و واقع می شد و مدتی پیشتر از وقت صبح به رسه میرسیدم و در سایه چراغ جزو می کشیدیم و غریب تر آنکه با وجود احاطه اوقات و ثملول ساعات بمطالعه و تذکار و بحث و تکرار هر چه از کتب خوانده میشد بلکه در ای آن از شروح و حواشی در نظری آمد تقید آن بکتا از ضروریات وقت میدانستم اکثری از شب پاره از روز مطالعه میگذاشت و پاره از شب و اکثری از روز بکتابت میرفت دایم پدر و مادر من هلاک آن بودند که یکدم با کوه دکان محله بازی کنم یا شب بوقت متعارف پدر از کشم و من میگفتم که آخر غرض از بازی خاطر خوش گردنست و مرا خاطر همین خوش است که چیزی بنجام یا مشتق کنم بر عکس آنکه پدر آن مادران اطفال را بر خواندن و بکتابت فتن زجر کنند و عتاب نمایند مرا در جانب دیگر بمبالغه خطاب میکردند گاهی در اثنای مطالعه که وقت از نیم شب در میگذاشت و الدم قدس سره مرا فریاد میزد که بابا چه میکنی من فی الحال در ازمی کشیدم تا دروغ واقع نشود و میگفتم که خفته ام چه میفرمایند باز بر می نشستم و مشغول می شدم و چند بار در دستار و موی سر آتش چراغ در گرفته باشد و مرا تا رسیدن حرارت آن بکجه دماغ خسته نه

کدام باده محنت که در این غزنفرت کدام خواب چه آسایش و کجا آرام
بجهر تم زدل خود که عمر فرت دلی از کج غمگده هرگز بصحن باغ غزنفرت

و تکرار علم در کثرت صلوة و اوراد و شب خیزی و مناجات هم در اوان طفولیت بمقتضای جبلت صوری جد و اجتهاد بوجود می آمد چنانچه مردم چنان می بودند و هنوز ذوق آن اسحار و اوقات در کام وقت پیدا است تا آنکه بفضل نامتناهی الهی و توفیقی الالباب شد جزای و افرو قسطی کامل که من غریب شکسته نه در خور این همه انعام و اکرام از حضرت غریب لوازه شکسته پرور حاصل وقت شده است زیاده تر از آن محنت و ریاضت می کشم و مشغولی تعلیم و افاده معاذ الله بلکه تعلم و استفاده بسر میرم و در ذایه غوت افتاده و دل بامنیاری نهاده بامیچ کس از نیک بدکاری نه و از هیچ آفریده بر دل خبری نه و از مصاحبت این و آن فارغ بالم بلکه از ذکر زید و عمر و که در تراسیب نخورند کور شود نیز در ملازمه با سع

صد شکر که با هیچ کس کار نیست | و از من بهان هیچکس از این نیست | اگر بر دل شمنان من باری هست

رحمت بغضب لندا میدواری بجهت
مقدم آورد بر ترسکاری از غضب
آنها که خواص در تکریمینه
دو هشت زدگان عالم تسلیمینه
نوسید مشو که رحمت من عام است
مغور مشو که خاصان دینمینه
ان عذابك بالكفار ملحق
بدستی و راستی که مذهب تو بکافران
لاحق و پیوسته است یا پیوسته
کرده غده است یا دین کلام بکار
نومن بکتانظر در باب امیدواری
است و ملحق را بکسر جا و فتح آن جزو
خوانده اند و معنی هر دو یکی است
فی القاموس کحه ادر که کاحقه و نه
لازم و متعدد آن عزابک بالکفار
ملحق ای ملحق و الفتح احسن الصور
انتی کلامه تکمله در بعضی کتب
فقه حنفیه سطوت که بعد از دعا و
ذکر این عار که مافور است قنوت
مذهب شافعی است و حضرت سید
علیه السلام از ابامام حسن سلام الله
علیه و علی الهیه الکریم تعلیم فرموده
نیز بخواند بهتر و جامع تر باشد اللهم
اهدنا فیمن هدیت خداوند اراده
راست نما را در زمین انجاء که راه را
نموده ایشان را و عافنا فیمن
عافیت و عافیت بخش ما را در انجاء
که عافیت بخشیده ایشان او قولنا
فیمن تولیت و دوست دارو
متولی امر را شود آن جماعه که دوست
داشته ایشان را و متولی امر ایشان
شده و بارک لنا فیما اهلطیت
و برکت در ما در هر چیز که ادا دواز
و قنار بنا بشما قضیت
و نگار ما را ای پروردگار از ترس
قضا در دین

فما ذكره انك تقضى ولا تقضى عليك به ربيك انما يمكن حكمه
 كونه في شدة بر توانه لا يدان من
 واليت به ربيك انما ليس
 كهذا في شدة بر توانه لا يدان من
 اورا ولا يعز من عادت
 وعز نبي شود وكيك دشمن ميدي
 اورا والمهدي من هديت
 وراه راست يابند كسي است كه راه
 راست نموده تو اورا تبارك بنا
 ونعاليك بزرگي تو اي پروردگار
 ما بلند مرتبه كه هيكل كمال تو
 نرسد يا خال الجلال والاكرام
 اخذوا من صفات سلبه ثوبه اغفر
 وارحم بيا من رحمت كن فجاو
 ها قلتم و بگذران آنچه ميداني از
 گناهان ما انك انت الاعز الاكرم
 بر ربيك غالب تری تو كرم تری از
 هر غاب و از بر كرم و صلي الله على
 محمد النبي الامي وآله وسلم
 الرسالة الشانته الشان
 تحصيل البركات
 بيان معنى التحيات
 لا اله الا الله محمد رسول الله
 التحيات لله تامة عبادات فدية
 والصلوات تامة عبادات فدية
 والطيبات تامة عبادات فدية
 ثابت من سرمدى تعالى تقديس
 بخير من سرمدى انما كماله را
 رسم است كه چون در حضرت ملك آيند
 اول اسلام كنند و نماز خوانند ثانيا
 خدمت كنند و عجز نماز نمايند ثانيا
 تحفه بگذارند لائق حضرت تا مقبول گردد
 و شايان عنايت حضرت بادشاه

بر خاطر دوستان من باری نیست حضرت غریب نواز شگسته پرورد لا احصاء لغناه ولا احصر لآلامه
 این غریب را بلطف عام بذوق و حالتی مخصوص گردانیده است كه حضور و جمعیت وقت من
 موقوف اختلاط و مصاحبت خلق نماند است بخود سكر ام هر چند سرری شد باخیاخ و خوشم اگرچه
 مایه خولیا بود گویا كه این مقطع غزل مطلع معرفت احوال من است **هـ** عجب كجا صحبت كن خيال كن
 دارم بخود مردم دیوانه عالمی از بد و فطرت بحكم وصیت پدر كه میگفت بان تا ملای خشتك
 دنا هموار نه باشی همواره از عشق و محبت دمی میزنم و در طریق غربت و دردمندی قدی نمی زنم
 بیدارم هم هرگز از عشق **د** دلم دل دردناك دارم **هـ** امیدوارم كه دم آن پیر صاحب
 قدم كاری كند از اصل كار كه بیکار نفس است بیکار ندارد و گاهی كه دلخوش كنم بدان كنم كه مرا
 در ابتدای كار و اثنای تحصیل مزایق و مضایق كه علت زلت قدم و موجب زینج بصر بود
 پیش می آمد و از بیرون پرده غیب از اسباجه من میدانم دستگیری میکردند تا غلبه قدرت قادر مختار
 خللی در بنا را خانه نفس و شیطان انداخته بے اختیار در داو کیه غربت و انفراد بنشانند وجه
 طلب از جانب اغیار بسوی دیگر گردانید مدتی از معاضدت عقل و مزاحمت و هم توحید
 مطلب كه شرط راه طالبان است صورت نمی بست و نقش مراد بر وجه صدق و سداد
 نمی نشست آخر الامر چون از استشاه خلق كاری نه برآمد جز استخاره حق چاره نماند و از
 تدبیر عقل گریه نكشود جز دیوانگی ره می نمود **هـ** زین خرد بیگانه میباید شدن

دست در دیوانگی باید زد **د** بعد از حصول راحت و نوال و سواس كه لازم حال حرمان
 و یاس است دست از همه كار شسته و چشم از اغیار بسته بر در دل شستم تا چه پیش آید
 و كدام در بکشايد ناگاه بحكم ما خاب من اناب الى الله و قد خاب من التجا اليه چاره گریه بچارگان
 و راه نمای آوارگان مرا بجانب خود طلبید و من بیخا نمان سلسله شوق در گردن افكند و بسوی
 خانه خود كشید و من نامراد را بمنزل مراد رسانید یعنی بدرگاه جنیب خود صلی الله علیه و سلم
 جای داد از حریم محرم و عنایت محروم باز فرستاد **هـ** احاشا ان بچرم الرجم مكانه
 او بر حج البچار من غیر محترما **د** آنچه من فقیر حقیر از اكرام و انعام حضرت خیر بشیر صلی الله
 علیه و سلم بشارت یافته ام اشارت ننوا نم گردانید و ارم كه ظهور آثار و الوار متكفل
 ابرار و مضمحل اظهار آن گردد انشاء الله تعالی اگرچه نظر بكثر نقصان ذاتی و قلت استعداد
 نظری نا امیدی گونه در حصول مطلب و وصول مقصد راه یابد و لیکن دست امید
 بلند است و پای یقین ارجمند كه چون در سفینه نوح نشسته ام بساطل نجات رسیده است
 و جمال مقصود دیدنی هر كه درین كشتی نشست اگرچه طغیان كنند یقین دانند كه از طوفان

آتش و دوزخ در امان است اعتماد من بصاحب قدمی است که مالک رقاب اولیا است
 ره روی نتوان یافت که در خدمت او قدم از سر نسا زوزیر پای او سر نیندازد و این خود
 بسبب سرفرازی ایشان است که یک قدم بر قدم مصطفی بود بلکه دم بدم بقدم آورد و سعاد
 آن سرست که با کمال او گردد هر چه جمیع پدران از وراثت مصطفی و مرتضی اندوختند همه
 بآن خلف صدق رسید بنگر که این چه غنا بود اگر چه دار ثانی بسیارند ولی آنچه بوی رسید
 بهیچکس نرسید وراثت مال بهیچکس نصیب برابر قسمت کنند ولیکن در وراثت حال یکی را با دیگر
 برابری نرسد بلکه بر لوری نبود اگر دیگران قطب اند و قطب الاقطاب است و اگر ایشان
 سلاطین و سلطان السلاطین محی الدین که دین اسلام زنده گردانید و ملت کفر را برانید
 که الشیخ یحیی و میت زهی مرتبه که ایجاد دین از حی قیوم است و احیا از وی غوث الثقلین
 آنرا گویند که جن و انس همه بوسه پناه جویند من یکس نیز پناه باد جسته ام و بر درگاه فتاد
 مرا جز عنایت او کس نیست و بغیر لطف او فریاد رس نرسد غوث اعظم دلیل را یقین

بییقین بهر اکابر دین	شیخ دارین و هادی ثقلین
بادشاه ممالک قربت	ره نور و مسالک قربت
چون پیمبر در انبیاء ممتاز	اولیا بند هاش از دل جان
وصف تعریف از من نه نکوست	خود کرامات او معترف است
عاجز از مدحت کمال ویم	همه دم غرق بحر احسانم
در دهر عالم باوست امیدم	هست با وی امید جاویدم

افتم او رهبری کند و اگر از پای در آریم او دستگیری نماید بحکم بشارت های که او بجهان خود
 داده است و سعادت های دنیا و آخرت آماده است فرموده است که قاضی الحاجات مرا
 سحلی نوشته داد که در آن نامهای مریدان من تا قیامت ثبت افتاده همه را بمن بخشید و قلم
 عفو بجز ائم همه کشید اگر نام من در نامه مریدان او مکتوب شد پس چرا غم خورم که کار چرب
 مدعا و مطلوب شد من نام را در مریدان او می قبول در و بدست اوست خواهان اویم خواستن او
 مفوض بدوست ارادت حقیقی از من مجازی کجا آید و صلوة دائمی باین بی نمازی نشاید
 انتسابی بوسه کرده ایم و پناهی بدرگاه او برده ولیکن چنان دامن که چون این سعادت
 از انزل نصیب من است تا به قریب من خواهد بود در آن زمان که از خود خبر نداشتم نامش
 بر لوح دل می نگاشتم **۵** **ما عشق تو نه امروز گرفتار شدم** که گرفتاری ما با تو روزی است
 جاذبه محبت او بخود میکشید ملوان مقدورند که شمه عنایت او بخود میخوانند و ما بآن شعور نیستیم

شود امام محی الدین نادی در شرح مسلم
 میگوید بحقیقت معنی سلام و ملک بقاء
 عظمت حیات به تحیات بر غلظت جمع
 آورد زیرا که بادشاهان عالم را از عرب
 و عجم حتی مخصوص بود که اصحاب ایشان
 مرثیان بدن تعظیم و تکریم میکردند
 پس میگوید تحیات به ثبات است
 مراد شاه بادشاهان را که خالق عالم
 است او است بحقیقت مستحق آنها
 و دیگران جز عاریتی بیش نیست و
 کرامی در شرح معراج بخاری از خطاب
 نقل نموده که تحیات رعایا ملوک را
 که نزد ملاقات بدان تحیت میکردند
 کلمات مخصوص بود و چنانچه در حدیث
 صباحا و عجمی هزار سال ماندن
 میگفتند و مثال این الفاظ و صلاحت
 آنکه آن تحیت بکودک واقعی توان کرد
 نیز پس خصوصیات الفاظ را گذاشت
 و معنی مطلق تعظیم استعاش کرد و
 التحیات کلماتی است از انواع تعظیم است
 نه تعالی شان را و استحقاق آن بخواهد
 و صلوات یعنی نمازهای فراوان و نامل
 برای دست صلوة را بر منی جانیز جل
 کنندانی الدعوت کلماتند و معنی است
 نیز گویند یعنی جنتها به دست بزرگواران
 و طبایع کلمات طیب و اعمال صالحه و غیره
 در نزد تامله یعنی تسبیح است مناسب
 مقام السلام علیک ایها النبى
 و رحمة الله و بركاته سلام بر تو باد
 ای پیغمبر و رحمت خدا و بركاتی و رحمت
 و تعالی امر فرمود در کتاب مجید در مومنان
 را که صلوة سلام بفرستید بر پیغمبر و
 علیه که کیفیت سلام است که در اینجا
 ذکر نموده و به نسبت صلوة را ذکر نموده
 معلوم شود اگر گویند که خطا بهر حال را بود

و آنحضرت صلی الله علیه و سلم در مقام آنکه حاضر
است بر توحید و خیر خطاب چه باشد و پیش
آنست که چون بود این کلام در اصل معنی
در شب معراج بعینه خطاب بود و دیگر بگفتن
نداد و بر همان اصل گذشتند و در
شرح صحیح بخاری میگوید که صحابه
در زمان آنحضرت صلی الله علیه و سلم
سلام بعینه خطاب میگفتند و بعد از
از زمان حیاتش بخین میگفتند السلام
علی البنی و جمیع الله و بر کلماته بلفظ
خطاب بعینه عرفان را با تحقیق گفته
اند که آنحضرت باعتبار سریان حقیقت
و نبی صلی الله علیه و سلم در آیه موجود است
و باطله ذوات باریکات دی سائر
ممکنات و ذوات معالی حاضره شایسته
دور و بعینه خطاب حقیقت بلا حلقه
آن جنود و شهود است صلی الله علیه و سلم
یا رسول الله و سلم قائده و احادیث
صحیح و قریب است که هر بنده مومن که بر
آنحضرت سلام میفرستد آنحضرت بنفس
شریف خود جواب سلام او میگردد و اینها
هیچ خلافی نیست خلافات در آنست
که این رد سلام از آنحضرت مخصوص است
بزیاران قبر شریفش که در حضرت و آیند
و بطریقه اخلاص مجلس سلام میگویند
یا خالص است مصلیان این که در قرة
تشنه لطف که مذکور شد سلام فرستند
و ظاهر و ظهور و بوالقول صحیح که فرق
آن باشد که سلام زائران بوی بلیسمع
شریف میرسد و از دیگران بواسطه ملکه
سیاحین که حضرت عزت ایشان بتبلیغ
صلوة و سلام از امت بر آنحضرت
صلی الله علیه و سلم بگماشته است
چنانچه در احادیث واقع شده است
والله اعلم السلام علینا

اینها در ذوات شایسته بسیار ممکنات است

هنوز از دم مستی افتن نبود مرا | که جذب عشق تو از خویش میر بود مرا | لطف باطنی او بود که ظاهر باطن
مرا مخطوط و ملحوظ داشت و اول آن آخر معصوم و محفوظ پذیر نیز چون خاک در او بود درین نسبت
تقویت و تربیت میفرمود و عمر بانی تو سل بحجاب این بادشاه عالم پناه می شتافتیم ولیکن
بوسیله بارانی یافتیم بارها از بشارت غیبی اشارت و ابتغوا الیه الوسیله می شنیدیم و در طلب
وسایات که سبب تحصیل این فضیلت بود موجب تصحیح نسبت و تحقیق سلسله ارادت گردد
میدویدیم کسی می خواستم که نسبت طینی را با مناسبت دینی ضم کرده باشد و قرابت جسمانی
را با قرب روحانی فراهم آورده تا دست بوی دهم و پای او گیرم بلکه تا زنده ام در پای او میروم
آخر صدق نیت من کار کرد و شجر اخلاص من بار آورد بر مثال ویر زخم من حیث لایه کتسب
بر سر من عیسی نفسی را فرستاد که هر نفس او مانده بود از آسمان معرفت نازل و باعث عید
و سرور و اخروا و اکل نوسی مقامی که جمال ادنا نیست از شجره وحدت طالع و نور از
جانب حقیقت طور حقیقت لامع خلیل بقای که رخساره زیبایش گلزار بوستان خلعت
و گل گلستان دین و ملت است مصطفی جمالی که دها نش نکلان خوان انا ملح و زبانش
تبیان قرآن انا افصح است مرتضی کمالی که دلش باب مدینه علم و فتوح و بر ضمیرش ابواب اسرار
و کشف مفتوح حسن سیرتی و ارث مرتبه و انک اعلی خلق عظیم و نائب منصب بالمومنین
رون رحیم حسین سر می که مصدوق و بیطه کم تظلمه آمد و مسداق الا الموده فی القریب باشد
زین العابدین و امام الصادقین السید التقی النقی و العلوی العلی المهدی سبی کلیم الله محبوب
حبیب الله رب العالمین | احمد خوی که عالمی بنده اوست | یوسف رومی که ماه شرمند اوست
عیسی نفی که جان دل نرند اوست | موسی که لقای دهست خوابسته اوست | هر کلامی که در کلام کلیم آمده
بر وی صادق است و بحال او موافق او را مگر بر قلب موسی آفریده اند آنکه جگر گوشه محمد است
صلی الله علیه و سلم رب العالمین | ای دیده بیا بقای منظوریه بین | آن جبهه آن جمال آن نور بین
در وادی امین محبت بگذر | هم موسی و هم دخت و هم طور بین | حمیده صفاتی که جانشین عالم
و وارث مقام محمود است چه حامدی که هر شا گستری که محامدا و صافش بر شمار و بی ختیا
در اشخای شانند ای لا احصى بر آورد حاصل که چون این آفتاب دین و دولت طلوع کرد
چنان دانستم گویا بخش طالع من آمد بجز آنکه دیده بحال او روشن شد در دل نور دیگر
یا فتم و سروری دیگر در بقیه اولی دل از دست دادم و در پای عزت افتادم
مدتی بود که مشتاق لقایت بودم | لاجرم روی ترا دیدم و از جا رفتم | بعد از چند گاه جست و جو
گفت و گوی حال خود در میان و زبان بضر حال کشادم او خود بصغای باطن و ظاهر باطن را پیش

عرض دارم کلمه چند ازان درین اوراق نیز ثبت کردم تا هرگاه که خواهم وقت خود را بدان خوش کنم و اگر حال دیگری نیز موافق حال من افتد وقت او نیز ازان خوش گردشاید که مرا دعائی کند که موجب حصول مدعا گردد و آنه قریب بحیب

مناجات بدرگاه قاضی الحاجات

خداوند اتو با ما چنان کن که مولی کریم مفضل باینده ضعیف مقصر عاصی کنی نه چنانکه حاکم عادل قادر باراهن مفسد عیار بدکار خداوند اگر با ضعیفان عدل پیش آری ما عجز و صبر حقیقی پیش آریم اگر چه با حاجت محبت نیست ولیکن چه کنیم که غیر این مقدمه دست آویزی نداریم خداوند باینده را مجبور بران ساختی که جز نفع خود نخواهد خلق این جبلت از کیست استعداد و قابلیت ماهیته اینها زبان دیگرست ما بکلام تو آموخته ایم و شریعت حبیب تو اندوخته ای و انشا و وثیقت در وی خوانده ما را اندک ان و ما لم یثابر لم یکن در دل نشاند ادعوی استجب لکم آنجا دیده و ان الله حی کریم صفت ترا شنیده و لا تبدل خلق وجه القلم بما هو کائن خبرست لا یسأل عما یفعل و ما یبدل القول لدی خداوند اگر استعداد و قابلیت در قدرنا علیست تو شرط هست پس این در دبد و اتا ابد علاج پذیر نیست خداوند از کرم منور که در مندی تا ابد و بداد او نرسد خداوند با هر محضوری عطا کن که هیچ ازین یاد نیاید یا کسان ده که جمیع مطالب دنیا و آخرت بر آید استغفر الله ما ابان این مقدمات چه کار ضعیف فقیر سالم قوی ده که یقین آرم و غنای ده که احتیاج از خلق بردار و عطای کن که ظاهر و باطن معمور دارد خداوند اتو میدانی که سینه چه پر مال و امانی ست و یقین در ضعف و ناتوانی ولیکن هیچ مدعا تبیین نتوانم خواست چه دانم شاید که خیر و خلاص آن باشد مگر درجات آخرت که خیریت آن متعین است گاهی با عنة از باطن خیزد که خواهمش این نیز خارج از طریق عبودیت است بنده را آرزو نباید ولیکن این منزلت بعیدست و بنده عاجز سر اسر آرزو و خواهش است الهی یقین دانم که جمیع آرزوهای دنیا چون موت در میانست هیچ است و از تو رضای تو خواهم و استقامت طلبم بر استقامت و قوت یقین و غلبه عقل بر وهم محبت موت عطا کن تا رفیق ازین عالم دشوار نیاید و محبت فخر روزی کن تا محبت موت روی نماید خداوند احوصله مباشرت اسباب نیست و بی اسباب هیچ کار را فتح باب فی اندکی کار این بیچاره را از دایره اسباب بیرون نه و اگر بسبب نکی سبب را بر آسان کن یا مفتح الابرار و یا مسبب الاسباب بنی دنیا سبب الاسباب است طبع له طلبا خداوند اتو میدانی در دنیا که بنیاد کرده ام

این صغیر بنیاد کفایت است اللهم علی محمد و علی آل محمد کما صلیت علی ابراهیم علی آل ابراهیم انک حمید مجید فی سخره اللهم بارک علی محمد و علی آل محمد و بارک علیک علی ابراهیم علی آل ابراهیم انک حمید مجید و در تشبیه اعتبار لزوم قوت و تشبیه در شبیه سخن است ازان جواب گفته اند تا زمان در ساله جذبا قلوبا اذکور شده است و حسن اجوبه که تشبیه اینجا و نفس صلوة چنانکه در نقلی عز و علانا اوجینا ایکیا اوجینا الی نوح و ظهور و شرف و چه تشبیه مشبک فایست مبتدا تشبیه و صلوة از ادعیه هر چه خوشتر آید بخواند و اگر از انوارات بخواند افضل است از اینجا تا نیست کی نیست که آنحضرت صلی الله علیه و سلم بعدین الابرار التماس و تعلیم نموده ربانی طلمت نفسی ظلمت کثیرا و لا یغفر الذنوب الا انت قاضی مغفرت عن عندک ارحمی انک انت الغفور الرحیم دیگر آیه دعا بخواند اللهم فی احوالک من فتنه عذاب القبر من فتنه عذاب النار من فتنه مسیح الدجال من فتنه المعز المارق من فتنه الحیا و المات و اعوذ بک من الفتن و اظهر منها و ابطن اللهم اغفر لی قدمت ما اخرت ما ابررت و ما علمت ما برکت ما انت علمه منی و ربنا اتنا فی الدنیا و فی الآخرة حسنة و قانعنا بک لکن فی غیرک جامع و

شال است
الرساله التاسعه والثلاثون
تثبیت الفوائد بصو
عظمة رب العباد
لا اله الا الله محمد رسول الله
الله صغیر الدنیا با عیننا و عظم

رجا بر جانب منقطع است غیر از درگاه تو بوسیله خواص و گمان درگاه تو خلافت همه می ترسانند که این
به صحت است و نفس از همه ترسند و تر و ترسانند تراست خداوند اگر متوقع خلق و متوهم نفس
پیش آید بذات پاک تو که از همه پاشیدیم و هلاک شدیم بهیچکوب طاعتی بندگان ترا معلوم
است خداوند احوال پیش آر که گره از دل کشاید و دل را باغ سازد و خاطر را فراغ دهد یا ارحم
الرحمین یا غیاث المستغیثین و یا خیر الناصرین خداوند اکار بر وقت موقوف است و لیکن
پیش از آن بشارتی که است فرما که خوش حالی آرد و یقینی که کلفت از میان بردارد و کار دنیا
را بر ما آسان نما و وجود و عدم او را یکسان گردان و لا تجعل الدنيا الا بهیمة و لا مبلغ علمی
ولا تسلط علی من لای رجمنی علیک تو کلت و انیب خداوند حقیقت توکل و تفویض بکمال معرفت
و شهود صورت نبند و معرفت و شهود مرتبه کمال است که ما ناقصان را دعوی نرسد مثل من
مثل کوریت بر جا مانده بی دست و پا نهاد و صحر افتاده و آفتی بوی رسیده نادیده بی اختیار
بحکم جبلت و مضطرب فریاد کند تا کسی دستگیری کند و بفریاد او رسد و اگر بالفرض داند که هیچ
کس دستگیری نخواهد کرد نیز از استغاثه بپاره ندارد و از جزع و فزع صبر نماید و خداوند اگر
بنده از توفیق است تو خود حاضری فریاد رس و ضائع مگذار خداوند تو میدانی که پیش از آنکه
با سباب است بر نیم چه امید با که در سینه ما نبود اکنون که نظر بر اسباب می افتد خیالات سابق
رو بگو تا بهی نمی بودم هست پس می افتد خداوند امید با که گفته را تو گردان و خاطرهای
افسرده را تازه کن آنچه ندانی است نقش آن هوس از خاطر ما دور کن و آنچه دانی است
بر آن همتی بخش که سعی در آن کنیم و یقینی ده که پیش از وقت استعجال آن نکنیم خداوند ارایم
صغر بحکم جبل و جبلت همت مقتصر بر خواهش دنیا بود بهر طریق که باشد اکنون که اندیشه آخرت
رو به تو غم آخرت با غم دنیا یا خداوند اگر نیادهی بطریق ده که خلل در دین نیارد و غم آخرت را از
دل بردارد الهی آخرت چنان کن که جز غم آخرت نداشته باشم و سینه را بناخن محنت نخرم
الهی ترقی در کار آرتنزل و اربار از پیش بردار مطلوب ضائی تست بهر نوع که باشد و
بهر طریق که بود و اگر گاهی بمقتضی اجلت بشری و میل طبیعی چیزی خواسته شود در ظاهر اگر مطلق
باشد در باطن مقید باین قید خواهد بود اللهم و فتنه کما تحب و مرضی و جنبی عما تسخط و لا
ترضی اللهم لا ترم بی حیث نهی و لا تقدر فی من حیث امر تنی خداوند همه چیز بر تو آسان
است آسان چه باشد هر جنس کرم که توان خیال کرد به بندگان خود کرده همه انواع نعمت
که توان تصور نمود عطا فرموده و نیاز و جاه و شوکت و عظمت و رفعت و دین معلوم و هدایت
و معرفت و قرب و کرامت و هر چه توان تصور کرد به بندگان خود داده نا امید از چه باشم

جلال کثرت و باری باری فرزند و بند تو
عظمت کبریا حق که هیچ چیز عظیم تر
و کبر تر از ذاتی تعالی نیست هو العلی
العظیم آدمی چون نظر بر ما هیت مکانی
نزد میندازد و چندان اعتیاد نیستی خود
در یاد که در نظر او اک مبتلا شتی معدوم
گردد و خود را هیچ دنیا بجای یاد که نشان
هیچ نهادن بروی نیز نیست وجود هستی
نهادن است لکن حقیر را گاهی در هنگام صفا
وقت بلایکی نظر چون نظر بر توین خودی آید
ساعتی نگذشت باحد و خط نرفته که از نظر
مبتلا شتی فانی گردد و بر مثال بر یاد تو
در آسمان گاه کرده باشی که تا میرد دقیق تر
و باریکتری فتنه و رفته رفته مبتلا شتی و
فانی میگردد و گاهی که عدت نظر در صفا
وقت از آن تراست مانند پوست پاره
نخیز گفته خراب بنده زده خود هیچ
هیچ منظور گردد و گاهی تل تل محکم بعضی
میباشد مثل سینه مفتاح که بغایت هست
و ضعیف است هنگامی مثل خشتها شعله
یا ذره یا از آن نیز گشته گاهی که در نظر
از غاشی تعلق بوجود مکانی محروم
صاف تر بر حاصل چنانچه حاصل فضل است
باشد و عدم مطلق یا بهیچ اثر سعی
نشان غنی نبینی یا نیجا و رضای رانی
که مشغولان نقش بندید نور الله را و هم
در وقت توجه میبایند اند و میگویند که
خود را در رضای رانی یا فیتنم خود را بپایند
یعنی نور او را که جیلن بسیط و طیف شد
که ایجات می نمند که نعمت تعین جودی
از میان طوف خشم چون چیزی کشید از
میان افتد که سایه انداخته مانع روشنایی
آفتابی با چرخ می شود باشد لا جرم فضا
نورانی سید گردد و خود را با فیتنم خود را
می یا فیتنم کرم کردیم سبحان الله کما افنام

و چه وی نمود قطعه قصه بیان این سخن
مقصود آن بود که برای حفظ اوقات و امور
باطن و غنای قلب امتلا و وجود بنوعی
و صفای حال فراغت تصور عظمت
وجود حق و غلبه رب انبساط علم وی
لازم گیریم نمودن سستی خود و ریاضت
ذات صفای حقا حال خود لازم است
یا مقدمه و دست ظهور نیستی خود اگر چه
اصل نفس الامر است اما بمنور کفر تاریکی
از سستی و پستی است چه که نظر بلند
نباید داشت و بجانب علو نباید رفت
و نظر بر وجود مطلق و عظمت
کبریائی او نه گماشت که تمامه سستی بای
عالی سفلای عقلی و حسی در جنب آن
محمول باشد شیخی است کلامیست و دارد
آمده اللهم انی أصبحت من تهمل بعبادته
امری بی غیری فلا فخر فقری از فقر
گاهی بعد از این کلام پنجمین میخوانند
و اذا صبح امری بیک فلا غنی غنی غنی
و بعد از تصور عظمت و جلال حق بسیار
نورانیت و کمال غیر صلی الله علیه و سلم
ببین مشا هکن که چه بادشاهی است
و چه صاحب غریب نواز و ملک دنیا و
دین بخش است که هر یکی از نوکران او
و بندگان و گاه او را در گواشتان دیدن
ایند و فریاد در جوار انس و بادشاه
نیز آنسان متصرف بر ملک ملکوت
از بعد از انوار و لایزال سیادت
این خاندان نظر کن مستغنی از عوام
الناس باش اینجا مقصود آدم دور
اول مکتوب مختصر همین بود مقصود آن
راست که تلخ خود را و دل نیست تنی
من بلک طایب جمیع وقت و کفایت
را که اینجا نیز حکمت جامع هدیه
و بهکاری و هم پیشگی بودی نیست

لیکن مشیت تو در میان است تا اگر بختی و چه بخشی خواهش خواهش تست یقین دائم که خواهش
بنده را بی خواهش تو تاثیر نیست و فائده فی ولیکن بنده بیچاره است از خواهش صبر نتواند
و بے آرزو نتواند بود حکم کتاب تو دست حبیب تو دعای میکنم اجابت بر تست نظر بر شرائط
اجابت که می اندازیم باز نا میدی روی نماید و سستی در کار میشود شرائط مطلق حاکم
علی الاطلاق را چه باشد و اگر حکم تو چنان رفته است که بی شرائط اجابت نکنی اول شرائط
اجابت که امت فرما بعد از آن توفیق و عاده به طریق از درگاه تو مقصود خود میخوانیم بملایطه
همه چیز هر چند گویم که چندین الحاح ادب نباشد و چنین فریاد در کار نبود طبیعت قرار نگیرد
و تا بشارتی از مطلوب ندی و برهانی و یقینی عطا نفرمائی اگر این دعا بموقت اجابت نرسید
فوا حسرتا ثم و احسرتا چنین نشود یا الله الا اجابة الا اجابة یا کریم القبول و القبول یا رحیم خداوند
بتجویف نفس و شیطان اوقات مشغوش گردد و آخر آن هجوم کند چون دست بکلام مجید تو زیم
جمله غما تسلی یابد و تمام محنتها مبدل براحت گردد بعزت تو که اگر هیچ حالت در دفع هموم
دنیا و مزید یقین احوال آخرت چون تلاوت کلام تو یافته باشم خداوند ابکلام خود محبتی عطا
کن که در آن مستغرق گردیم تا هر چه غیر ذکر تست در نور دیدم خداوند ای چکس کیفیت غم مرا
و حقیقت آنرا جز تو ندانم هر که گویم بحقیقت حال نارسیده حرنی گوید که هیچ بمن درنگی در درد
من علاج نپذیرد و بسیار کس آنرا بر غرضی دیگر حمل کنند الهی تو میدانی حقیقت حال مرا
و عرض مرا و غایت مرا و نیت مرا الهی دم از صدق نیت تو اخم زد که از تو هیچ پوشیده نیست صدق
نیت از تومی جویم حسن عمل از تومی خواهم خداوند هیچ عملی ندارم که شاید در گاه تو بود همه
بعلت نقصان محلول و مفسدات نیت مشمول جز یک عمل که هر چند نسبت باینجا نیک حقیر
باشد ولیکن بذات پاک تو که بس عظیم و خطیر است اگر چه اعمال بندگان همه به نقصان و تقصیر
موصوف است اما زبان ادب نیست تقصیر بآن عمل راضی نیست آن عمل کدام است
قیام بندگان در حضرت حبیب تو با تحفه صلوة و سلام بر آن حضرت صلی الله علیه و آله و سلم
بعت تضرع و انکسار و عجز و افتقار خداوند که ام موقت و محل باشد که افاضه خیر و نزول
رحمت در وی زیاده از اینجا باشد خداوند یقین صادق است که این عمل مقبول در گاه تو خوا
بود و رد و بطلان را بدان راد نه خاشا خاشا و من جاهد الباب لا یخشی الله و خدا و خدا
در طلب روز افزون دار و صدق تعطش زیاده کن نعمتی که داده استان و شوقی که بخشیده
باز گلیه بشارتی که کرده ظاهر آرزو بشارتی که داده مؤثر در اتاک علی کل شیء قدیر خداوند ابرقت
خواهم که تقوی نو بر انگیزم و آنچه در دل است بر زبان آرم اما نتوانم در تو آنچه در ضمیر نیست

بهتر از من دانی عاقبت کلامی که در دل من نیاید آنرا نیز دانی خداوند این همه الحاح
تحکم نیست بلکه عین عجز و انکسار و اضطراب است و خلق انسان ضعیفا خداوند انیکان رفتند
و مردان گذشتند و زمانه رسیده که در روی نیک بودن دشوار بلکه تصور نیکی هم محال
اما اگر تقویت کنی و تائید نمائی آسان است الهی اگر چه دس از افراد اختیار باقی مانده باشند
ایشان را نکاهد ابر برای تخم نیکی و از آن تخم فروغ و ثمرات پیدا آکسید بار شاخ در شاخ کن
و دهار ابلغ در بلوغ ساز کثرت طیبه صلها ثابت و فرعمانی السماء توتی اکها کل حین باذن
ربها و آخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین و افوض امری الی الله ان الله بصیر بالعباد
سپردم بتو مایه خویش را | تو دانی حساب کم و بیش را | و صلی الله علی حبیب محمد و آل
اجمعین قصیده دارم در لغت خواهم که اختتام سخن هم بدان کنم تا عاقبت کار محمود گردد
تسویه این قصیده اگر چه درین دیار صورت یافته بود ولیکن بعد از وصول سعادت زیارت مدینه
مطهره در حضرت سید کائنات علیه فضل الصلوة والتسلیمات خوانده شد بموقف اجابت و قبول
یافته موجب حصول مامول حقیقه گشته و الحمد لله علی ذلک

قصیده

بیای دل دمی از هستی خود ترک عوی کن
فکندی چون نظر در عین معنی بعد از آن ایدل
ز چاک سینه بهرم صد نوای درد دل بشنو
چو زین دار فنا قصد سفر سوی دگر داری
بصد خون جگر در زیران کش تو سن نفست
بس انگه بر سر کوی فنا نه پای استغنا
اگر خواهی تماشای جمال شاهد معنی
بشاگردی در آدر مکتب جان پس بلوح دل
بندای حفته دل چشم تماشا سرفروم فکون
چه حاجت کنی خلوت روی در کنج تنهایی
بیاد را بنج خلوت گزین و از ره دیگر
بسرش غیر را محرم مگردان بلکه در خلوت
چون فی سویی کوی چه دل کو جان همه پیچند

میفکن چشم بر صورت نظر در عین معنی کن
چو عنقا از سر عزت بقاف فقر ما وے کن
بدین قانون محبت ترک بزم اهل دنیا کن
چرا غافل نشینی ای دل اسبابش مهیا کن
بدین سان راه را حل گیر و قصد راه عقبی کن
وجود خویش را بگم در شود نور مولی کن
نخست این چشم صورت بین عمل عشق عمی کن
تعلیم دبیر عشق حرف شوق املا کن
بعین عبرت آخر سیر صنع حق تعالی کن
بیاد دوست خود را از خیال غیر تنها کن
بچشم دل جمال دوست را بهرم تماشا کن
چنان پوشیده کن فکرش که از دل نیز خفا کن
دلیلت کل شیء بالک الا وجهه را کن

نصیحت کنه تا ابناء و در کار و ترس و غبار
بهری خلجانی و دوسوئی نگارنی دل تشویش
وقت فتور حال راه نیاید دل چون کلو
بعظمت حق و جعت محمدی شد دیگر کجا
جایی سوا سبب غیبت غیر خواهد ماند
اگر از مقام شود عظمت کبر یا منزل کنی
و بعالم بشریت و خود خواهی و آرزو
مطالب حصول مقاصد آتی امید در پاش
که اینجا همه مطالب حاصل است آخر
نکات ملک خداست و متصرف و مدبر
اوست بر نیابت و کالت و سفارت
رسالت و پیغمبر و خاصه کان درگاه
و حاضران گاه و بیگاه او است دیگر
کیست الله العزیز و رسول الله و المومنین
و کل المنافقین لا یعلمون ثاقان آنها که
بزیان لا اله الا الله محمد رسول الله
میگیرند و در دل ظلمت شرک و نظر بر
غیا دارند بلا حظ و باب شریعت نیست
گویم منافق نیستند ولیکن منافق
صفاتی تا با الله علیه و علیهم شیخ
و اگر الله باخیر در شتال بصیغه صلوة
اللهم علی محمد و آل و صحابه اقره عظیم
میگرد و میگفت بین که در چه دریا
غوطه مینی اللهم که گفتی در دریا کمال
جامع حق سجاده افتادی و چون علی
محمد گفتی در دیان فضل و جود و غیر
غوطه خوردی و با آله و اصحابه در دریا
کمال ایشان غماصی کردی آخر نصیب
افتادن تخی دست ازین مجور بکند
صوت نهاده بان ای فرزند که افتاد
وقت و ابنا و روزگار هم چند قسم اند
جمعه از ایشان که فی الجمله روی دارند
و انظار ایشان تمامی علی نیستند
و گاه گاهی بر مثال سقوفه نار از نور
بدل ایشان می تابند و از غفلت و غماص

نیز به خاطر ارجاع به ایشان جمع دارد بلکه
خود نویسنده شایسته معنی ندهد خاطر
از ایشان از گرفتار صحبت و دوستی ایشان بود
و بعضی دیگر بنام ایشان در دو مکاتبه بنام دیگر
بجای ایشان نوشته اند و بدین برگردانیده اند
چنانچه ثانی بانی بنامش و به جهت زبانی
از آن سرگردان و گمراهی و شایسته و دشمنی خود
خواهند و نزد ایشان غارت سرزدانی و
فرمان حق است که در صبر علی مایقولون
و با هم هر چه جمیع او اگر زبان از پیشی
کنند و در مقام این بی جانی بیایند
مسبیل هجرت بحرم خدا و مدینه پیبر
که هجرت سنت انبیاء است و به حفظ
العلیم باری وقت را غارت مکن جمیع
از دست مده و فرصت غنیمت دان و
خاطر جمع دارد و امیدوار باش این دعا
بخوان که سید عالم صلی الله علیه و سلم
بفرزند خود سید حسن بن علی رضی الله عنهما
که اول قطب این امت و منتهای خلافت
کبری است در دعا نموده الله الله الله
فی قلبی رجاء که قطع رجائی عین و
حتی لا ارجو احد غیرک به سابقه خیر
این کلمات تصور گشت زبان تلم آید
که تضمن خیری باشد و الله التوفیق و
العاقبة بالخير

الرساله الاربعون دفع لکسل الموطنه علی العمل

لا اله الا الله محمد رسول الله
بانی نفس چه تقصیر عن میکنی و
از کار کردن بی شینی و رغبت کاری کن
بعضی ترک عمل و کسل است یا کسل
کمال خود را بدست توپ و چوبه چیری
وجود تو نیست تو داند نمی کنی
ترسیده که در تو تو فی نهاده و ترابری

چو فرق واضح آمد در میان ملک بالک
کش از پر کار الا حیط عدم بر صفحه عالم
پس آنکه نقطه ذاتست کاه مرکز هستی
برون از روی صورت و زره معنی درون دانش
همان نقطه سحر کرد و آمد دایره پیدا
چو بینی نور مطلق خویشتن را در میان ناری
مسمی واحد و اسمای او از حد و عدد بیرون
در اسمای حقیقی شد سسمی عین هر اسمی
معنائست مشکل حساب قلان وحدت
کمال نفس هم تهذیب اخلاقت بدست آید
حقیقت از شریعت نیست پیش عرفان بیرون
برین کشتی نشین تا بگذری زین بحرب پایان
زبان گشاینا فرموده شایع سخن این است
و همان را قفل خاموشی نه و سر بسته دار آن
و اگر خواهی زبان بکشای و در راه سخن پویی
سریر آرای ملک آفرینش احمد مرسل
نشد تا بر سر منشور عالم خاتم حکمش
بیان قربت اوقاب تو سین است او دانی
قیاس رتبه و مقدار فضل از انبیاء و
حبیب الله بود او انبیا را دان محب الله
بخود میرفت موسی لیکن او را حق بخود بدوش
چو خود بردند او را در حق او قدر آبی گفتند
خطاب باعتبار آن تو لیتیم اگر خواندی
اگر خیریت دنیا و عقبی آرزو دار
بیای دل قدم نه بر سر کوی وفا و انگه
سروتن را بر ماه جلوه آن سر و بالا کش
شنایش گودی چون نیست ایفایش نه تو ممکن

هلاک و سستی را حکم بر هر چیز حال کن
بسان دایره آنرا محیط جمله اشیا کن
برون زین دایره آن نقطه را ثابت بالا کن
میان نقطه و آن دایره غیریت افشا کن
مثال از بهر این از نقطه جواله پیدا کن
هو الحق از انانیت بعد ادین مختار اولی کن
بر اسمی شهود نور ذات آن مسمی کن
عجب مشکل حدیث سستین گوش و گوش اصفا کن
تخصیل کمال نفس حل این معما کن
اگر این را بهوس داری بنامی شرع بریا کن
مثال آن بکشتی سازد شبجه آن بدریا کن
چو فرعون از نه خود را غرق بحر کفر دعا کن
پی اسمای توقیفه زبان عجز گو یا کن
کلید امرش آوردن در سر بسته ترا دکن
شنای باد شاه یثرب و سلطان بطحا کن
که پیش از وی نشد در ملک هستی کار فرما کن
زدیوان ازل نام بران منشور طغر کن
بمقدار علو قدر او این نیز ادسه کن
ز قطره تا بد ریایار ذره تا به بیضا کن
قیاس کار از اسرمی بعد جاء موسا کن
ز رفتن تا به بردن فهم فرق آشکا دکن
بهوسی لن ترانی فهم تفضیلش از اینجا کن
باین والی و الا قدر ملک دین تو لا کن
بدرگاهش بیا و هر چه می خواهی تمنا کن
ز راه صدق جان خاک راه آن کف پا کن
دل و جان را فدای حسن آن خسار زیبا کن
باین یک بیت مدحش را علی الاجمال ایفا کن

مخوان اور خدا از بهر امر شرع و حفظ دین
چو از انشاء تفصیل صفاتش عاجزی یابد
خزایم در غم هجر جالت یا رسول الله
اسیران تو جان دادند در هجر لب لعنت
جهان تاریک شد از ظلمت ظلم سیه کاران
زبان کاران بپانته هوا سودای زرد دارند
همه بی همتان و هر نخل آئین خود کردند
ز ظلم ظالمان شورست و غوغا هر طرف آخر
بسنگ سیم و زر جابل گر انبارست از عالم
بصدیق صداقت پیشه فرمانا قدوم آرد
عمر را باز بستان بر سریر معدلت آئین
همه کس راست از عجب تکبر دعوی اندر سر
بر فحیل این رو بهان بفرست شیر حق
بزور بازوی خیر کشا بنیاد جهل افکن
و گرنائی تو بایاران بظلم آباد این دنیا
به صورت که باشد یا رسول الله کرم فرما
محب آل و اصحاب تو ام کار من حیران
بیا حق مده تصدیع خدام جنابش را
بقسمت باش راضی دم مزین الا بشکر حق

دگر هر وصف کش میخوای انند حش ملاکن
بیا و عرض حال خویش بر جدامش انشا کن
جمال خود نما رجمی بجان زار شنید اکن
دبان بکشا و از راه کرم احیای موتی کن
بیا و عالمی را روشتن از نور تحبلا کن
شکست در رونق دگر می این بازار سودا کن
بلطف امان و مبین از کرم احیای میا کن
بعدل و رافت خود بر طوط این شور و غوغا کن
بنیزان عدالت قدر هر یک را بگوید اکن
طریق صدق و آئین و فارا باز پید اکن
بدین آئین میان خلق رسم عدل احیا کن
ز سر بفرست عثمان را و قطع امر شور اکن
بفرمایش که قلع باغیان و قمع اعدا کن
رواج رونق بازار علم و کار تقوی کن
بدفع ظالمان حکم نیابت را بعیسا کن
بلطف خود سروسامان جمع بے سر و پا کن
بلطف خویش اہم فرود هم در روز فردا کن
که احوال تو معلوم ست اظهارش نکن یا کن
سکونت و رزو تشکین دل خود از قسمنا کن

کاری آفریده و بانی مکرده توفیق کار
بخشید و بآب ان میا ساخته بند
او و گرانده او میگردد و میخیزد و میخیزد
میخواهد هر چه فرو بکند چنانچه میخواهد
بجنت در میان میاد خود را بسپارد
بمنصرت فی ملک کفیت بشا و این بدان
ماند که یکی لعبتی از گل سازد و آنرا
در دست بگیرد و بچکاند و آن لعبت
بر خود بپسندد و خواهد که بچکاند این گنج
این عبادت که تو میکنی چه برین غیازی
و چه او را اعتبار میکنی و چه قدر می بینی
که در آن تکامل میکنی و بر آن تمت نام
می نهد و اگر هست برای خود میکنی بر که
منست می نمی برد خدا و رسو بخدا ایا خلق
مینون علیک ان سلو قول لا تو علی اسلام
بل انشر من علیک ان هاکم لایمان و
خلق را از عمل توبه فائده که برایشان
می نازی کسی برای خود کاری کند و
منست بر دیگری نندایا هست تو خود
و عمر خود یک را بر برای خدا نکرده و همه
برای اجرت میکنی و در دنیا و آخرت
امید باداری و برای نفس خود کاری میکنی
میکنی و تو خسته راه آخرت یسازنی پس
برای خدا چیست ان حنتم حنتم نفسکم
فان الله عمل تو سر خواہش و دعا و رزو
و طلب است ان بنی نیست جمعی
آنکه خالص برای خدا کنی و خود را از دنیا
چندین اہل دنیا کسی کاری برای خود
میکند و در طلب معیشت میزند و جانی
میکند و توبه برای خود کاری کرد و بلکه
حرص و طمع تو زیاده از ایشان است کار
تو برای صلاح دنیا و آخرت است
و ایشان خود همین برای دنیا میگذار
اهنت قانع نشسته کا با چیست و
نارزش بر فرصت را عنیت نمیدانی

قال بعض اصحابنا فی تأریخ ہذا الکتاب

طیب مدحی انفا سک | اما دکن اللہ قوۃ وغنی | نام تاریخ این کتاب عزیز اگر کنی ذکر اولیا حسن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب اخبار الاخيار تمام شد و تحقیقت تمام آن زمان شود که از ذکر جمیل قدوة الاخبار مذبة المقرین
الابرار قطب لاقطاب جهانیان مآب منظر تجلیات الهی مصدر برکات نامتناهی امام ربانی مجدد
الافت ثانی شیخ احمد سرہندی رضی اللہ تعالی عنہ طرفی بر بندد از آنجا که شیخ مصنف رحمۃ اللہ تعالی
علیہ آخر عمر از ان خیالات کہ نسبت بحضرت ایشان داشت بجمع فرمود و آوردن ذکر این قدم کمالان سابق

و از خدا فی قری که بسیار نشاء و توفیق
 باز گیرد و ترابیک نشاء و چون تاریک
 دلان محبت دنیا در باطنی بریزد و طلب
 آن سرگردان سازد و ترابا تو گردد و خیالات
 پیوده خاطر پریشان بر تو بگردد و در
 بطالت محسوس اندازد و خوار گرداند
 و نام ترا از دیوان اهل سعادت محکند
 آن زمان دانی که حال تو چیست دیگر
 پیشانی خوری سود و گند نغمه خدا
 در خود نمی نگری شکر نمایی بر خیزد و خیز
 عمل کن و شکر گو که هم باعث مزین
 عمل خواهد بود و هم سبب یاده نعمت
 و اگر نیک نگری و بفهم سلیم کار فرمائی
 همین مزید توفیق عمل خواه که همه در
 انجام است بهترین جزای عمل که عالمان
 طلبند همین زیاده عمل است فردا
 بینی که چه چیز را با خود ببری و چه نوبه
 از باطن تو سر برزند و چه چیز بپذیرند
 آن چیز شیعی و گویای کاشن بیشتر
 و بهتر ازین کار میکردم و بیساعت ده
 دنیا بکار نمی نشستم هر چه که در اورد
 با خودم باشم و بکار نگیرم و اگر کردی چه
 بیشتر بکنند دنیا جا کار و مزروع آخرت
 است هر چه اینجا کارند آنجا ببردند
 و بدانند در هر عمل نوری نهاده اند هر که
 عمل ترک کرد نوری از وی فوت شد
 خصوصاً در فرض و واجبات و سنت
 موکده که نور در اینجا قوی و تمام کل
 است مهربانی و عنایت الهی تعالی نگردد
 که بر بندگان اورد و گفت این عملها را
 البته کنید و از دست ندیده و بتقصیر
 از خود در حق خود ارضی نباشید و اگر نکند
 در محل عقاب آید زبانی عنایت
 که برزور و تکلیف بده ایستقامت
 و حضور می آید محبت یک من قوم

و اصلان در آخرین کتاب مناسب نمود و چون در حقیقت کار نگری اول و آخر کیست و
 رجوع شیخ مشهور و بر سه نشئات مذکور و این امر ظاهر تر شود چون به بینی مکتوب شیخ را که در آخرین
 نسخه بیاریم انشاء الله تعالی با بکمال است آنجناب به بست و هشت واسطه به امیر المومنین
 سیدنا عمر بن الخطاب رضی الله تعالی عنه میرسد در سال نهصد و هفتاد و یک ولادت آنجناب داده
 در کمتر ایام از تحصیل علوم فراغ حاصل کرده از والد ماجد خود اجازت سلسله چشتیه و قادریه و
 سهروردیه و کبرویه یافتند و بهوای حجاز محل شوق بستند و به حضرت دلی رسیدند در اینجا با حضرت
 خواجه محمد باقی قدس الله سره العزیز دولت ملاقات است بهم داده صحبت گیر افتاد در طریق علییه
 نقشبندیه بیعت فرمودند و در دو ماه و چند روز نسبت حضور نقشبندیه حاصل نمودند چنانچه
 همدران ایام حضرت خواجه بیکی از مخلصان رقم فرموده اند که شیخ احمد نام مردیست از سرهنگ
 کثیر العلم و قوی العمل روزی چند با فقیر نشست و خاست کرده عجبای بسیار از روزگار
 اوقات او مشاهده نموده بان میانید که آفتابی شود که عالم از روشن گردد آفتابی و نیز حضرت خواجه
 فرمودند که شیخ احمد آفتاب نیست که مثل ماهناران ستاره ها در سایه او گم اند و ارشادات خواجه در
 فضائل آنجناب بسیار است که روفاً لا اختصار بهین قدر اکتفا رفت همدران اندک ایام آوازه
 حضرت بلند شده آستان فیض نشان ایشان محط رحال مجمع اصحاب کمال گشت علما از دور
 نزدیک بخدمت رسیدند و امر از ترک و تاجیک بشرف حضور بهره ور گردیدند مشایخ عمارات
 آوردند اکابر زمانه بتواضع برخاستند و کت ایشان مس باطلا شد و ذره با آفتابی آن بابر کا
 ایشان آیتی بود از آیات الهی و نعمتی بود از نعمای ربانی نذاعی که در میان صوفیه کرام و علما
 اعلام از هزار سال بود ایشان برداشتن و مورد حدیث صله شدند چنانکه در حضرات القدس
 آمده علامه سیوطی در جمع الجوامع حدیث روایت کرده که پیغمبر صلی الله تعالی علیه سلم فرموده یکن
 فی امتی رجل یقال له صله یدخل الجنة بشفاعته کذا او کذا ما نا که اشارت بوجود مسعود حضرت
 ایشان باشد چه ایشان در میان علما و صوفیه صله بودند که اختلاف فریقین را در وحدت وجود و حفظ
 راجع داشته اند چنانکه بعد تحریر این مقال خود نوشته اند الحمد لله الذی جعلنی صله بین البحرین
 انتی اطلاع بر غیبات اشرف بر خواطر و تصرف در ملکوت ادنی صفتی بود از صفات جمیل ایشان
 و کمینه وصفی بود از اوصاف جلیل آن جلیل الشان شماره خوارق و کرامات که در کتب مقامات
 مروی شده بهفت صد میرسد و ما عدای آن اند که چه مقدار رسیده باشد بکم بالا یدر کلام لایزال
 کلامیکه سه از آن حواله قلم میشود آورده اند که سفر بودند و هو اگر م یاران التماس باران کردند حضرت متوجه
 شدند و بار آمد و دیگر یکی گفت غرم ج دارم فرمودند ترا در عرفات نمی بینم سالها رفت و بچ رفتن پیش

نیا مدو دیگر جان محمد نام تاجری بود از مریدان حضرت از وی حکایت کرده اند که گفت روزی قریش نام جزوی
 بدست من آمدند و فرمودند که سباع حافظ درویشی چند فرود آمده اند و میان ایشان عزیزیست که
 دروغ چپک برودارد بر و این جوز را باوده و او را بیکر فتم دیدم که قلندری چند نشسته اند و درویشی
 دروغ چپک بر و بانک فاصله نشسته چون مرادید گفت که حضرت ترا پیش من فرستاده اند
 گفتتم آری و جوزش دادم و دعای ایشان سانیدم فرمود ما را طلبیدند خود نیامدند عاقبت با من
 روان شد و رسید حضرت از من توبه خواستند و درم فرمودند که بآن درویش بده رو که بطرف آن بزرگ
 کردم بهم حضرت ایشان را یا فتم وی گفت که بحضرت ایشان بده باز که این سو رو کردم حضرت
 ایشان را دیدم آن عزیز از ماجرای من از حضرت پرسید فرمود که جان محمد نام پسر فلانی از جلند دست و پا
 گفت پدر او با من آشنا بود او در که ام سلسله بیعت را و ارشاد کردند که در سلسله قادریه پس او گفت که بسفاه
 من او را بحضرت غوث الاعظم رسانید رضی الله تعالی عنه حضرت برخاستند و بجانب ستاره قطب
 اشارت فرمودند که جان محمد ستاره قطب می شناسی همین ست یا دیگر نیک بنگردیم که از میان
 قطب شخصی زنده سیاه در بر چون تیر عجل سید حضرت فرمودند که ملازمت غوث الثقلین کن پس حضرت
 غوث بهمت ستاره قطب متوجه شدند و غائب گشتند و چون مسجد رسیدم آن عزیز گفت که غوث الاعظم
 را دیدی گفتتم آری از جمله الهامات بشرات ایشان که قدر کثیر است یکی اینست غفرت لک و لمن
 تو سل بکلب اسطه او بغیر اسطه الی یوم القیمه و هر که طالب تفصیل کشف و کرامات و الهامات بشرات
 ایشان باشد بر او ست که جوهر نماید بکتاب مقامات چون حضرت القدس و برکات احمدیه جز آن معارف
 جدید و حقائق نامره که از ان قلم نورانی رقم ریخته افتاب نیست که چشم منکران از ان خیره و روزها سدا انان
 تیره این معارف و حقائق که می شنوی و این هدایت ارشاد که می بینی با علی نداند میکند که صاحب آن
 مجد دست نه مجد و ما تابل مجد الف صده تا هزار فرقی نه اندک است که کنتم تعلمون از کارم خلاق و حسن سیرت
 ایشان چگو یصبر شکیب ضا و تسلیم کسیر از خوالی شفقت بر خلق صله رحم عایت ارباب حقوق
 سبقت در سلامت در کلام شمه که بر ایشان بطریق ایشان کتاب سنت است این یک فضیلت مقام
 هزار فضائل تواند بود و کتابی سخن در او اخر عمر کارخانه ارشاد طلبا با بنامی کرام سپهر خود اخلاص قدس کرم
 انس بود که بر می آمدند اکثر اشاره بقرب فات خود میفرمودند تا دوازدهم محرم سال هزار و سی و چهار بعثت گفتند
 که مرا نمودند که میان چهل و پنجاه روز رحلت من واقع خواهد شد چنانچه روز سه شنبه وقت صبح یا پاسی از روز
 برآمده بعمری که شصت سال موافق چنین عمر سرور و عالم صلی الله علیه و سلم بود ازین خالان بهشت جاودان نقل فرمودند
 ان الله وانا الیه راجعون پس انتقال آن خلاصه به ارچه در زمان غسل و چه بعد از ان عجائب که مشاهده افتاد و در
 بان منحصرا مطالعه کتب مقامات است و مکتوبی که حضرت شیخ محمد الحق رحمه الله تعالی علیه بخدمت خواجه سالم الدین

نقاد و من با سلسله الی الحجه جبرائیل
 نفس در بر و از نور ظلمت می بری و
 از بیم حضور من می در اندازی و تفسیر
 بر پا خود میزنی الله ولی الذین آمنوا
 یخرجهم من الظلمات الی النور بر خیز و در
 بزم نور و حضور کون و عمل کن عمل
 برای خدا کن خود را از نظر خود ساقط کن
 اگر چه حصول این حالت در اختیار نیست
 و در طاقت تو نه این کار خداست فعل
 او عمل کن دعا کن شکر گو و الحاح کن
 و نبال این حال نیز عطا خواهد کرد و بنقد
 عمل از دست ده که هر چه هست از
 عمل است سنت الهی برین چارچرخه
 که هر کرا بنوازد از راه طاعت بنوازد
 و هر کرا بنوازد از راه معصیت براندازد
 همه فضل و دست ما فضل خود را منوط
 بعمل گویند و عمل نیز فضل و درشتی است
 فضل شوی نه من بشا و الله ذو الفضل
 العظیم اگر باعث بزرگ عمل کسل است
 ساقی صبر کن قدم ثابت دور و سر
 بر بستر غفلت کسالت منه چندان نورا
 در باطن تو بیند از نگو یا حیاتی نو
 و طالب وقت تو بختند علاج کسل صبر
 است که الشجاعت صبرا عده و اگر غلبه
 کسل سر بر بستر خواب ندادی شیطان
 هم آغوش تو گوید و تا دم صبح ترا در خواب
 اندازد و درون ترا تاریک گرداند اگر
 بخیزنی بخود آئی و بال و پر را در غفلت
 بیفتانی و ذکر کوئی و وضو کنی متوجه
 باشی و حاضر آئی لحظه لحظه نور میزاید تا
 وجود تمام نوری شود و اگر باعث کسل است
 طعامت و طعام بسیار خوردن سلاطین
 نیست ترابری طعام خوردن نیاوردند
 و اگر غلبه خوابت خواب حکم گرام است
 خود را در گریز میگزینی خواب چاراضی کند

مکمل

بسم الرحمن الرحیم

اعدادی که در اذکار و تسبیحات و مقادیر احکام و عبادات تعیین یافته اسرارست که جز شایع که واضح آنست حکمت آنرا ندانند و بکنه آن نرسد و عدد اربعین را در کمال و تکمیل خاصیتی و اثری خاص است که در غیر آن نیست خمرت طینة آدم اربعین صباحاً و مائة بیقات ربه اربعین لیلۃ و بعث الله علی راس اربعین سنة از دلایل صدق آنست و من حفظ علی امتی اربعین حدیثاً و من اذکر صلوٰة الجماعة اربعین صباحاً از نتایج و ثمرات آن مایز اگر در جمع این چهل رساله که حکم عمر چهل ساله دارد و تین و تبرک بدان جویم و در حصول کمال بدان فال زینم از عالم رعایت و مناسبت دور نباشد بعد از آن هر چه بر آن افزاید جدا نویسیم اگر آن نیز بجل رسید نور علی نور و اگر ز سید تکمله و تئیم آن باشد و در رسم عنوان اختیار بدست کاتب است یا اول و ثانی بنویسد یا حادی و اربعون و ثانی و اربعون بنکار و حاصل هر دو و لفظ یکی است بالفعل اختیار بر لفظ دوم افتاد که نقش اخیر است فنقول و بالله التوفیق -

الرسالة الحادیة والاربعون تنویر القمرب الابد فی تصویر معنی شرح لصد

الله و رسوله من شرح الله صدره للاسلام فهو علی نور من ربه باید دانست که شرح صدر از اسنی مناصب و ارفع مناصب و اجل نعم و اعظم مواهب الهی است که حضرت سید السادات و خلاصه کائنات را که حبیب خاص و مقرب مخصوص درگاه است علیه من الصلوات افضلها و من التحیات اتمها و اکملها بدان تخصیص فرموده ستوره الم نشرح لک صدرک را برای امتنان این نعمت فرو فرستاد و مراد بشرح صدر در اینجا توسیع و تفسیح صدر شریف اوست از برای جمع کردن مناجات حق و شهود وحدت و دعوت خلق و مباشرت کثرة بابداع اسرار و حکم و انزال النوار معارف و علوم و از الظلمات جهل و ضیق و نکرت و تیسر تلقی دمی و تحمل بار نبوت که از سنجی و گرانی آن پشت طاقت بشریت ادرا

می شکست و قول وی عز وجل و وضعنا عنک وزرک الذی نقض ظہرک اشارت بآنست تا حاضر و غایب و کاین
و باین و جامع مرتبه فرق و جمع کشته و بار مکاره و شداید اینکار برداشته با رعایت آداب بساط قرب جمع نمود انصافی
کاین باین که گویند بر تو می از نورانیت این حال و اثری از سطوت این مقام است ۵

هرگز وجود حاضر غایب شنیده به من در میان جمع و دلم جای دیگر است ۵ و رسافت ز سافت بیرون ۵ و رضافت
نراضافت بیرون ۵ قال الله تعالی ان من شئرح الله صدره لا سلام فهو علی نور من ربہ میفرماید که کسیکه بکشايد خدا
سینه او را برای قبول دین اسلام و اتصاف بصفت استسلام پس آنکس مستولی و مستطی بر نور لیست ادب و دروگار
خود و اعظم اسباب شرح صدر نور لیست که باری تعالی در دل بنده می تاباند آن نور توحید و ایمان است که چون در دل
بنده افتاد فرح و سرور و کثادت در سینه و فراخی در دل او پیدا آید و چون آن نور مفقود گشت و رنگ دلی افتاد و بسختی
و شقت گرفتار شد قال النبی صلی الله علیه وسلم اذا دخل النور فی القلب انفتح و انشرح چون در آید در دل نور ایمان
فراخ گردد و کثاده گردد دل صحابه گفتند یا رسول الله ما علامته ذکک النور چیست نشان در دل در آمدن آن نور
فرمود الا نابة الی دار الخلود و التجانی عن دار الغرور فرمود نشان در آمدن آن نور در دل روی آوردن به جمع
نمودن بنده است بدار آخرت که همیشه و پاینده است و دور شدن و مقید و گرفتار نابودن و دل برکندن است
از سرای دنیا که فریب دهنده و از راه برنده است و بطاهر خود را آراسته و پیراسته نماید و بمکر و غیج و دلال دل از
عاشقان خود بر باید چه بروشنائی نور ایمان بدیده بصیرت بغت یقین در یابد که بنای کار دنیا نا استوار و ناپاینده
است و آخرت دایم و باقیست لاجرم روی از دار فناء بگرداند و توجه باطن بدار بقا آورد و توشه بحسنات برای سلوک
راه سفر با خود دارد و نصیب شخص از انشراح صدر و فراخی دل بر اندازد نصیب وی است ازین نور و نور را در کثادت
سینه و فراخی دل اثری تمام است و از نهجت است که نور محسوس نیز در شرح صدر و فرح خاطر حظی وافر دارد و
ظلمت محسوس بعکس آن تا گفته اند که نفس ناطقه عاشق نور است هر جا که بر تو می از نور در یابد روی توجه بهمان
جانب آرد و بهمان طرف بشتابد ۵ بسکه بر خورشید تابان جمالت عاشق است ۵ که یک شب تاب را هم
دوست میدارد دلم ۵ و ازینجا است که در خانه روشن خواب کمتر آید که نفس بسبب توجه و اقبال بروشنائی از
درون بیرون افتد و چون تاریک شود به جانب درون رود و بظلمت آید خواب در آید ۵ بزم وصل توام
دیده روی خواب ندید ۵ چراغ روی تو در پیش خواب را چه مجال ۵ و بحقیقت نور خواه حسی بود یا عقلی بر تو می اند
نور وجود باری تعالی و تقدس است و نور نام ذات پاک مقدس اوست که الله نور السموات و الارض و این نور
بر ذریه موجودات تامه و تمامه محسوسات و معقولات را در گرفته هر جانبعی دیگر و برنگی دیگر ظهور یافته است
و چون مبدا و قیوم همه اشیا وجود حق است که نور الانوار و موجد و مظهر تمامه احکام و آثار است لاجرم بهر محب
نور و طالب آن ظهور باشند که هر کس منعم و مرنی خود را دوست دارد ۵ چو غلام آفتابم همه ز آفتاب گویم ۵
نه ششم نه شنب پرستم که حدیث خواب گویم ۵ و باطله ظهور نور از اسباب فرح و سرور نورانیت قلوب انشراح

صدور است دیگر از اسباب شرح صدر علم است چه علم دل را چنان قسّم و منشرح سازد که هر گوشه ازان از آسمان و زمین فراخ تر شود و همه را شامل و بر همه محیط گردد و چندان که علم شخص زیاده تر شود انشراح صدور وی زیاده تر گردد و مراد ازان هر علمی نیست بلکه علمی است که از پیغمبر صلی الله علیه و سلم میراث مانده است و خود از انبیاء و سیرافین جز علم نمانده که ان الانبیاء و المرسلین بود و این را اولاد و بنما و انما و ثواب العلم اشارة بدان علم است و روزگاری دراز است که موهوبات خداوند چندان ظلمت فلسفه در میان آمده فیض دین اسلام را تا یک ساخته است و طائفه را از راه برده است اطلاق جمل بران اولی و آخری است از علم فان الله و انا الیه نعبرون **س** حکمت یونانیان پیغام نفس است هوا چنگل یا میان فرمود پیغمبر است اللهم انما نعوذ بک من علم لا ینفع و قلب لا یشبع و از علم بیزاران است و محبت حق تولد کند و محبت را در شرح صدر و مدخلی عظیم است چند آنکه محبت تمام تر شرح صدر زیاده تر و کامل تر و تسمیة علم عم و اوسع صفات حق جل و علا است که وسعت و فراخی وی تمامه مایات را از وجودات و معدومات و ممکنات و ممکنات و کلیات و جزئیات در گرفته است چنانچه پیچ چیز از احاطه و تعلق این صفت بیرون نیفتد بخلاف صفات دیگر از قدرت و ارادت کلام و جمع و تفرق و در تعلقات آنها نوعی از تنقید و تخصیص ثابت است و سر در سمیت علم مخلوقات که بر تویی از علم غیر منتها الی است در انشراح صدر و وسعت قلب فراخی خاطر و کشادگی که فرج و سرور لازم آنست این میتواند بود و محبت نیز چون سبب از خود رستن و از قید هستی که مایه تمامه قیود و تعینات است گسستن است و بفضای شوق و هوای انس پر از نمودن و باعث بے قیدی و خلیع العذار و گسسته مهار شدن است سبب کشاد سینه و فراخی دل باشد خصوصاً که تعلق محبت عالم الانبیاء له و محبوب ذات لم یزل و لا یزال حضرت ذوالجلال باشد و سبب اعظم و موجب قوی مضیق صدر و تنگی اعضاء از حق و تعلق دل بغیر آن جناب و دوستی ماسوائه اوست و محبت دوست یکی محبت است که بهشت این جهان و عیش دنیا و سرور نفس و لذت دل و نعیم روح و دوائی همه اندوه با است و این محبت حق سبحانه است بجای دل و یکی محبت است که عذاب و مع و زندان دل و ضیق صدر و خمیر بایه همه اندوهها است و آن محبت غیر حق است **س** ای غم و درد تو سرمایۀ شادی و سرور و شادی از غیر تو سرمایۀ چندین غم و درد و از جمله اسباب شرح صدر رد و ام ذکر حق است در همه احوال که سبب ظهور نور توحید و صفای وقت و تنور لطیفه قلب و مورث دریافت حلاوت ایمان و موجب صعود کلمه طیبۀ جناب قدس است و نیز ذکر چون خالص شود و دائمی باشد سبب فنای ذاکر در مذکور و بقای او بوی گردد تا آنجا که با اتحاد کثره و باقی موجود در آن مرتبه نباشد جز وجود حق و محیط تر و واسع تر از وجود حق چه باشد بدان سینه که که وی در و گنج فراخ تر از همه باشد **س** مویک حسنت ننگ در زمین و آسمان و در زمین سینه حیرانم که چون جاکرده و یکی دیگر از اسباب شرح صدر احسان بخلق خداوند تعالی است با آنچه ممکن بود از مال و جاه و غیر آن اما احسان ببال خود ظاهر است و هرگز است فراخ تر سینه کشاده تر و هرگز است کوتاه تر سینه تنگ تر و وجود و سخاوت و احسان بخلق در جتنی عظیم است نزد خدا و خلق و در دنیا و آخرت موجب عزت و رفعت قدر و اجر و ثواب است و احسان بجاه چنانچه بیکسی را در سایه عزت خود جاه دهد و دست ستمگاران را از وی کوتاه گرداند و واسطه و وسیله حصول مقصود و مطلوب

عزیز و عاقلانه

کسی گردد و غیر آن از وجوه احسان بسیار است و اتم و اکمل وجوه آن احسان نمودن است بتعلیم علم دین و هدایت راه یقین تا باعث بر تقویت و تائید دین گردد در حدیث آمده است و چیزی است که بران رشک توان برد و غبطه و حسد نمود یا مالکی آنرا در راه خدا به بن گان خدا صرف کند یا علمی که در دین حق بطلان حق بیاموزانند **۵** هرگز حسد نبیوم بر نصیبی نه مآلے الا بر آنکه دارد بادل بری و صالے به دیگر از اسباب شرح صدر شجاعت است نزد انصاف هر که در راه حق دریغ ندارد کاشاده سینه ترو به تعلق تراوی که خوابد بود و شجاعت سر همه خوبه است و مصدر همه نیکیها است و بهر نیکی و کار سخت که در راه دین توان کرد بزر و مردانگی و قوت و شجاعت توان کرد و گفته اند که شجاع را در آن هنگام که همت بر جان بازی برگذاشت و حمله کرد چیزی نماید و کاری کشاید که دیگران را بخلوات چهل سال نماید و نکشاید اما اگر برای خدا و در دین خدا باشد و بی تکلف جان دادن بالاتر از همه کارهاست لاجرم جزای او این آمد که بل اجیار عند ربهم یزقون فرحین بما اثم الله بالاتر از این مرتبه چه باشد **۵** نان دهی از بهر حق نانت دهند به جان دهی از بهر حق جانانت دهند به دیگر از اسباب شرح صدر پاک کردن دل است از صفات ذمیمه از حسد و عجب کبر و ریا و بغض و کینه و حب دنیا و مال و جاه که نه برای خدا باشد چه ظهور آثار اینها سبب آثار بخارات و دخانات ظلمانیه کونییه است که از زمین بشریت و نفسانیت برخاسته دل را مکرر و مظلوم سازد و از انوار ایمانی توحید و علم و محبت ذکر حق که اسباب شرح صدر اند خالی کرده ساحت سینه را تنگ تیره گردانند **۵** تو کز مرآت طبیعت فیضی بیرون نه کجا بکوی حقیقت گذر توانی کرد و صدر و قلب در صطلح اهل معرفت دو عالم انیکی از دیگری وسیع تر بر مثال خانه که بر یاصحنی فضا باشد چنانچه صورت عنصری حسی این عضو بران واقع است چون خانه روشن بود لابد صحن خانه نیز روشن گردد چون تارک بود و تاریک و هر چه بر قلب از عالم ملکوت وارد گردد از انوار اسرار پر توان بر صدر بتابد و روشن فراخ گردانند این معنی در شرح فتوح الغیب زیاده برین شرح یافته است و از آنچه مذکور شد معلوم گشت که اسباب شرح صدر نور توحید و ایمان و علم و محبت و ذکر حق و احسان مخلوق و شجاعت و طهارت قلب است و در مجموع این صفات اکمل و اتم و افضل خلق ذات بابرکات حضرت سید کائنات است صلی الله علیه و سلم و بعد از وی متابعان وی بر انداز متابعت و هر که اقدام در راه متابعت بیشتر نصیب وی از ان شرح صدر و نورانیت قلب بیشتر قل انکم تم تحبون الله فاتبعونی و لابد هر که پیروی یکی بکن و قدم بر قدم وی رود بیشک آنجا رسد که وی رسیده اگر چه مقام وی عالی تر و جای وی بلند تر از همه است و آنجا که مقام او است فردی گانه است و هیچ کی با وی نه **۵** که در سده جبرئیل از و باز ماند به اما دائره وسیع است و مقام حوالی و جواشی دارد و هر نوریکه بروی می تابد و فیضی که میرسد پر تو و اثر آن بر دیگران می افتد و میرسد و ما را رسلناک لاجله للعالمین خصوصاً بعلاقه محبت که مستلزم محبت است که الموضع من احب فیض از راه درون و بیرون میرسد اگر چه در بیرون جدائی است **۵** آنجا که توئی کجا بود منزل ما به در راه طلب شکست صد محل باب لیکن شب و روز با تو یکجا بودیم به ما بر در تو مقیم و تو در دل ما به و صلی الله علیه و سلم سید المصطفی الایمن محمد و آله و صحبه و اتباعه جمعین به هدایه طریق الحق ویحی علوم الدین به

شبهت

س

الرساله الثانيه والاربعون في بيان ايجاب الشكر للمريد في حصول المحبه والتوحي

الله ورسوله زبان قال و حال از شکر نعم حضرت ذوالجلال و امتنان و سائل و سائل قاصر و لال است و چون شکر گفتن
 منعم سبب مزید نعمت است و استجاب رحمت مست فائده آن راجع هم بشاگرد خواهد بود و ذات منعم انا من مستغنی و من بشکر فائدا
 بشکر نفس و من کفر فان الله غنی حمید و هم از کمال رحمت و رافت اوست بر بندگان که ایشانرا بشکر نعمت امر فرمود
 تا سبب مزید ان گرد و دیو بواسطه شکر نیز میتواند کرد اما رحمت بهانه جوست همه از دست چه نعمت و شکر چه زیاده اما
 این انعام و اکرام دیگر است که بنده را وجودی نهد و فعل اثبات میکند فعل او را جزای میدهد تا تمام همین تقصیر و
 غریق تشویر نباشد و باین معنی است اشارت بعضی مردم که در تفسیر کریمه لم اجر غیر ممنون بعد از تفسیر آن بغیر مقطوع
 گفته اند که ممنون از منت است یعنی اجر بندگان چون جزای کردار و مزد کار ایشانست بی منت است این سخن
 اگر چه رایجی بذهب اعتراض دارد و در نظر موحدان عمل و اجر همه فضل مولی تعالی و موجب صد هزار منت است و منت
 بر بندگان و بنده بهر حال همین منت و ممنون کرم اوست غیر ممنون چه معنی دارد اما چون مولی بنده را بهستی بخشیده فاعل
 مختار آفریده و عملی بوی اسناد کرده و مستحق جزای آن گردانیده و گفته شکر از شما و مزید از من و عمل از شما و جزا از من این
 نوعی از تکریم و موجب سرفرازی و بنده نوازی اوست و در حقیقت هم بقدرت اوست و مقصود اظهار کمال و جاه و جلال
 خود است که بنده را از خاک بردارد و کارخانه قدرت بوی سپارد و بر مثال بادشاهان و الله المثل الاعلی که بنده را
 بنوازد و بر روی کار آرد و مدعی و مستحق عنایت سازند و شریک دولت گردانند بنده اگر از خود دعوی هستی و استحقاق کند
 و اجر عمل طلبد مذموم و مردود بود اما فعل مولی تعالی و اسناد عمل بوی و اثبات جزا بر عمل وی مدوح و موجب تکریم و انعام
 او باشد از اینجا ستر اهر و نهی و کن مکن و تعلیق اجر و ثواب بدان منکشف گرد و ناگز است این سخن و اگر چه بنظر ظاهر از روی
 مجاز است ولیکن مجاز چون آخر کار حقیقت و علت غائی اوست حقیقت حقیقت و سر سر است و مقصود و منتها
 کار است از اینجا گفته است آنکه گفته است هر حقیقت که کند آن خواهی پند ظاهر اندر مجاز خواهد بود لا اله الا الله
 این سخن نامشخص مفهوم نزد عقل که جز ذوق و وجدان بکند آن نرسد از کجا آمد و برای چه آمد مقصود بیان آن بود که سرو
 حکمت امر کردن بنده بشکر و آنرا سبب مزید نعمت ساختن چیست باری هر چه بود گذشت اینجا سخن دیگر است نزدیک
 بمتفاهم اهل عرف که چون بنده شکر نعمت حق میگوید و وی تعالی نیز شکر میگوید چنانچه فرمود الله شاکر عظیم و الله غفور
 شکور و شکور یکی از اسمای الهی تعالی است من کان بشکر کان الله له بعد از تاویل وی بآنکه مراد توفیق شکر و عطای
 جزای اوست در اینجا مزین است که چون شکر بنده سبب مزید نعمت حق است مر بنده را شکر وی تعالی باید که سبب
 مزید محبت بنده و طاعت گردد و مردی تعالی را تا ستر بجهنم و بجهنم عیان گردد و مقرر است که محبت تا به پیکانگی نرسد نایستد
 محبت با پیکانگی جنگ دارد پس شکر به محبت کشد و محبت بپیکانگی انجامد و پیکانگی ستر توحید پیدا آید و همه بجهنم
 چه گفتار است به بریر پرده مگر خویش را خریدار است به ازینجا روشن گشت که حاصل توحید غلبه محبت و ظهور پیکانگی
 است که در نظر شهود جز محبوب را وجود نماند اگر چه غیر باشد اما غیر نماندست الفقر اذا تم هو الله این معنی دارد و بعضی عرفا
 ارباب حکمین گفته اند التوحید شهودی لا وجودی که گفته اند که در روح انسانی این خاصیت نهاده اند که هر چیز را که

دوست دارد دوستی آن چیز بر وی غلبه آورد عین وی گردد بهین معنی که غیر محبوب از نظر شود وی ساقط گردد تا ایلی و میلی انا
درین مقام است و آنکه گویند وجود یکی است و موجود یکی است و موجود جز یکی نه و غیری در میان نه و گویند **س** کجا غیر و کجا غیر
و کون نقش غیر **س** سوی الله و الله ما فی الوجوده حکایتی دیگر است آنجا اطلاق اتحاد یکا نگاری نیز مجاز است شاید که حقیقت حال
همین باشد اما طریقه اول احوط و حفظ است و الله علم سخن بجای عجب کشید تا اینجا آمدن حاجت نبود و بدان کاری
نداشت طغیان قلم تا اینجا کشید و چون سخن باینجا کشید خاموشی به و دم نازدن بهتر اما نکته در سخن نخستین بخاطر رسیدن بشارت
بآن ضرورت است و آن اینست که شکر سبب مرید نعمت است اما بنده باید که که شکر گفتن این معنی در نظر ندارد که شکر گویم نعمت
زیاده گردد اگر چه در معامله ظاهر ایمان و شریعت رواست که کسی کاری کند و بکلمه سعادق نظر بر مزد وی دارد حسابی است
اما بطریق اهل صفات و معرفت کوتاه بینی است و نقص تمام دارد و این شخص عاشق نعمت است نه منعم بلکه بحقیقت نعمت
نفس خود است **س** آنها که کام دل طلبند از شکر لبان **س** شک نیست عاشق اندولی عاشق خود اند و باین طریق مشکل
است که سبب مرید نعمت هم گردد و اگر گردد بر اندازه همت و عمل وی گردد و شکر باید که محبت ذات منعم بود به ملاحظه نعمت اگر چه
وجود نعمت است اما نعمت منظور نه این نعمت که در حال دارد چه جای آن نعمت که در زمان آینده اندیشه و چشم طمع
بر آن دوز چون شکر برای منعم شد و وی بدست آمد همه حاصل شد من له المولی فله الكل و آنکه ارباب ظاهر تفسیر شکر
کنند که هو تعظیم المنعم لکونه منعماً از اینجا نیز همین معنی باید فهمید ای لذات المنعم لا الا انعامه فافهم و چون عارف را این حال
پیدا شد همیشه در شکر خوابد و شخص اول گاهی باشد گاهی نباشد یارب مگر نظر بر نعمتهای باطن و الطاف خفی برگردد
که آن دائمی است هرگز منقطع نگردد با وجود آن طالب نعمت دیگر است و عاشق منعم دیگر اگر چه خوشی و شادی نعمت از حیثیت
اضافه و نسبت بمنعم پایه بلند و مقامی عالی است اما درجه فرح و سرور بذات منعم عالی تر از آن است قل بفضل الله
و بجمته فبذلک فلیفرحوا بیان حال عموم طالبان و سالکان است اما حال سرور محبان و سلطان محبوبان صلی الله
علیه و سلم دیگر است و ازین جهت فرمود فلیفرحوا و لگفت فلتفرح یعنی اگر خوشی دیگران وجود نعمت و فضل و رحمت من
باشد شادی تو ای محب خاص و ای محبوب مخصوص من باید که بمن باشد نه به نعمت من که من منعم و نعمت من از من است
نه من چون من ترا باشم همه نعمتهای ترا باشد و در نعمت عدد و شمار را داخل است اگر چه جید و بیشمار باشد اما اینجا که منم عدد و شمار
را گنجد نبود اما همه عدد و شمار را در آن مندرج است خدای یکی بی مانند از شمار باسے پیراکنده و کردارهای پریشان
جدا و یکتا سازد و تجلوت جمال و حدت یک دل و یک رو گزداند

جلوه

الرسالة الثالثة والاربعون تحقيق الدعاء والاشهاد ولسان الحال والاعتقاد

الله ورسوله دعای ذات آن گزیده صفات از برای حصول سعادت و برکات در تمامه حالات خصوص دعای فتح و
نصرت و رجوع بدیار مالون بخیر و برکت که درین ایام مطمح نظر و مرعی همت است شامل اوقات و احوال است شرمناکی
از آنست که چراز و باجابت نمی رسد سببش آن خواهد بود که پروردگار تعالی هر چیز را وقتی معین نهاده و تقدیر فرموده است

۳ **ع** تا در نزد نوبت هر کار که هست به سودی نکند یاری هر بار که هست به دست حساب بخیر له مطر فاذا اجابنا بالانجی اینجاست که
 در زبانه برسد که چون تقدیر است باز دعا چیست اگر تقدیر رفته است که این کار شد نیست خواهد شد دعا کنند یا نکنند
 جواب تقدیر رفته است که این کار شد نیست اگر دعا کنند باز اگر گویند که اگر تقدیر بود دعا رفته است بوجد خواهد آمد
 آدمی را در آن چه دخل است جواب تقدیر بوجد دعا از آدمی رفته است که خواهد کرد دعا را سبب اجابت ساخته اند
 و تقدیر منافات بعالم اسباب ندارد و چندین اسباب که در عالم بوجد می آید و سببات پیدای می گردد همه به تقدیر الهی
 است آتش که می سوزد نه به تقدیر وی می سوزد و وی تعالی آتش را سبب سوختن ساخته است تقدیر همه را
 شامل است تحقیق این سخن به اثبات اختیار مرده را و تطبیق آن بتقدیر باز میگردد و این سخن دراز است و آیه
 نه بحث و گفت گو است که حوصله ایمان را تنگ تیره گرداند جمله ازان در بعضی رسائل که درین باب نوشته شده گفته
 شده است اما اینجا میگویم که صاحب ایمان را این سخنان چه کار است ایمان می باید آورد و هر چه گفته اند و خبر داده اند
 گروید و اگر ایمان برین موقوف میدانند که اگر بفهم ما در آید و معقول ما شود ایمان می آید و زهی عقل تو پیکار
 بیا همه معقول تو خواهد شد و چنان در دل خواهد نشست که هرگز بیرون نخواهد رفت **ع** از در و غم نمی روی بیرون
 و گرفتاری درون بیرون را به ایمان خود تصدیق کردن است و اقرار آوردن نه بحث کردن و جدل نمودن اگر فرمایند که هر چه
 میشود بخلق ما تقدیر می شود گوئیم آموختن و صدقنا و اگر گویند هر چه هست بفعل شماست و باختیار شماست گوئیم سلیمان
 همه از ما است باز اگر گویند نیکی از ما است و بدی از شماست گوئیم نعم و محنتین است انخیر کله بیدک و الله یس الیکتگی
 اینست و ایمان این باقی همه بهل و جنون است **ع** من ز چون و چرا دم که بنده مقبل به قبول کرد بجان هر سخن که
 جانان گفت به و اگر بفهمانند در حقیقت این سرطالع بخشد آن فصلی دیگر است و مرتبه دیگر و خود گویند که این سر درین
 جهان بر کسی نکلاید مگر در آسمان که پرده از روی کار بر افتد و عیان گردد که حقیقت کار چیست **ع** هست ازین پس بود
 گفتگوی من و تو به چون پرده بر افتد نه توانی و نه من باین الملکات الیوم یشرکوا احد القهار درین جهان اینقدر غم و عقل
 بس است که غم و عقل او امر و نواهی شرع تواند کرد و بعد ازل کار کرد و خاموش نشست اکنون دعا باید کرد و اجابت آن
 پیشم داشت بقصد امتثال امر و امید و عده صادق چنانچه فرمود و اسألو الله من فضله و ادعونی استجب لکم ان الذین
 یستکبرون عن عبادتی سیخلون جهنم داخرین مراد بعبادت درینجا دعا است عجب از طالب مشغوف که مولی کریم منع باین
 تاکید و مبالغه گوید که بخواد و بطلب تا هر چه خواهی و بطلبی بد هم دوی صبر کند و نخواهد نطلبید و زیاده بران گفتگو و بجای در میان
 آورد گدایان ناخوانده بر در کمران هجوم میکنند و غلوی آرند بعد از خواندن و امر کردن خود چون صبر توانند کرد **ع** چیست
 ادعونی کدام است اسئلو انی اگر غنی خواهد گدایان را غلو به آه و ناله بردش چندان کنم به تا بخود آن غنی را خندان کنم به ادعا
 نبود مراد عاشقان به جز سخن گفتن بآن شیرین دلبان به اگر اجابت کردشان فهو المراد به ورنه با دیدار نقد آینه شاد به
 و رکنند لذت آن بیشتر به بهر تقریب سخن بار دیگر به دعا کار تمامه اولیا و انبیاء و الله بهی و پیروان ایشان است
 و سرور انبیاء در تمامه اوقات و احوال انخوردن و خفتن و نشستن و خاستن در سفر و حضر و غم و شادی دعا با میگرد و

در هر کاری دعای مخصوص داشت و محدثان که حافظ اوضاع دین و ملت و ضابطان اقوال و افعال حضرت نبوت اند
 آنها را ضبط کرده و فراهم آورده و جمع نموده اند از آنجا باید طلب داشت نعم اگر یکی را ذکر سبیل یا بد و در غلبه ذکر فرصت دعا کردن
 و درخواستن نماذ آن حالتی دیگر است و بحقیقت آن نیز قسمی از دعا و سوال و طلب است و در حصول مقصود بالاتر از دعا و
 سوال و ست من شغله ذکر است عن مسئلتی عطیة فضل باعطی السائلین فرمود هر که باز داردش ذکر کردن مرا از سوال کردن
 از من بدیم او را زیاده تر از آنچه بدیم سوال کنندگان را باز قرآن عظیم بالاتر از همه است و فرمود هر که قرآن از ذکر باز دارد بدیم
 او را بیشتر از آنچه بدیم ذکر کنندگان را خود ذکر جزوی از قرآن و لعله از انوار اوست و اختیار مشایخ مریدان را و امر کردن بند
 واحد بهمت آنست که وی سر توحید را که در دل آدمی پدید است نمی آنگیزد بر مثال بر آنگیختن آهن آتش را از سنگ لیکن چنانکه در
 پیدا میگرد و زود هم تواند که برود شیخ شیعخ زمان خود شهاب الدین عمر سرور دمی قدس الله روحه فرمود که نقش توحید در دل از ذکر
 زود می آید و زود میرود و آنچه از کثرت تلاوت می نشیند دیر بود آید و دیر پای بود و عظیم بود باز وقتی دیگر خاموشی زبان حال میگردد
 و ایستادن در حضرت کریم باب علم نواله و کثرت فضائل بجز و ناتوانی و اظهار فقر و نامرادی بالاتر از آن است که بزبان تقریر نماید چه معلوم است
 که زبان شکسته بنده چه تقریر تواند کرد و چه قدر درخواست کند و چه چیز در حوصله همت او گنجد و در صورت سکوت کار مفوض بعلم الهی
 وجود نامتناهی اوست و علم الهی بکینه حال بنده محیط گشته و سوت جود وی او را در گرفته بجای رساند که بصد دعا نرسد بنده را
 چهار صفت است فقر و ضعف و عجز و خواری و پروردگار تعالی و تقدس را در برابر آن چهار صفت است غنا و قوت و قدرت و
 عزت و نزد اهل معرفت صفات بنده آئینه صفات حق اند یعنی چون بنده صفات خود متحقق و ثابت گردد انوار آثام صفات
 الهی در وی پیدا آید پس چون بنده این چهار آئینه را از چهار سوی حال خود گرفته محاذی جناب کبریا بایستد لابد انوار و ظلال
 صفات حق در آن بتابد و تاریکی بروشنائی بدل گردد و تبدیل نه بآن معنی که صفات حق بجای صفات بنده نشیند و بنده متصف
 بصفات حق گردد و حاشا صفات حق هرگز از ذات مقدس انتقال نماید و در جای دیگر حلول نفرماید بلکه سایه آن و پرتو
 ازان در اینجا افتاده زنگ ظلمت زدای باطن وی گردد باز دعای دیگر است بزبان استعدا که خویش و سوال بنده بزبان
 قال بلکه بزبان حال نیز در آنجا دخل نیست و اگر این را دعا و سوال بزبان حال اعتبار کنند درست است اما ما زبان حال آنرا
 دشقیم که بنده زبان سوال بسته بدرگاه جود و مهیت حال عجز و فقری خود را و اعتماد و بزبان حال آنچه بزبان قال می باید گفت
 میگوید و این مناسب تر از ظاهر تر است زیرا که استعداد بالاتر از حال است و استعداد حال و صفت بنده نیست و در اینجا سوال طلب
 که متعلق باختیار بنده باشد قطعاً نه همان استعداد که بزبان حکمت عبارت از تهی و قابلیت اوست و نزد اهل عرف عام آنرا
 بخت و طالع گویند و رسلان شرع آنچه در نصیب و قسمت او نهاده اند اقتضای کمال خاص و وصول بمقامی مخصوص است
 و گویند که دعای که متحتم الاجابت است همین دعا بزبان استعداد است زیرا که تقدیر الهی بر آن رفته است که او را تا با آنجا که
 نصیب او نهاده اند برساند و کرم الهی تعالی بضمانت آن ایستاده طلبد یا نه طلبد خواهد و آما من دایته فی الارض
 الا علی الله رفقا اکنون معلوم شد که حال آدمی همیشه در درگاه صمدیت حق طلب و سوال است نطلب چه کار کند و کجا رود
 و از که طلبد و بهر عالمین اهل طلب و چه چیز است که بهترین چیز با او دوست داشته ترین چیز با او خداست که باید طلبید

قرآن مجید

در حدیث آمده است که سید رسول صلوات الله وسلامه علیه وعلی آله بعم خود عباس بن عبد المطلب گفت یا عباس یا عماد هبت
 یا سأل الله العافیه فرمود محبوب ترین چیزها که باید سوال کرد از خدا عافیت است این سخن در نظر اهل عرف مختصر نماید که از
 عافیت جز بمعنی تندرستی و برپا بودن قوت بنیشتی بفرماند و لیکن بعرف خاص و اخص خواص مفهوم آن عظیم است و شامل تمامه
 نعمتهای ظاهری و باطنی است و تحقیقت این حدیث از جوامع الکلم و از خصایص کلام حضرت خاتمه محمدیه است علیه من الصلوات
 افضلها و من التحیات اتمها و اکملها و عافیت بعرف اهل خصوص سلامت از تمامه آفات و نقائص دنیا و آخرت است بالاتر و
 تمام تر از این چه باشد و نزد اخص خواص عافیت عبارت از سکون القلب مع الله است در هر چه دل با خدا آرام گیرد و جمع گردد
 عافیت است عامه را آرام دل و جمعیت خاطر در تندرستی و مال و منال و لذات و شهوات بود و دیگران باشند که ایشان بادرین
 اشیاء و در اضداد آن حال بر یک منوال بود و در نسبتی که با خدا دارند فتور نغفند و از دائره حقانیت بدر نروند معنی یکسان
 بودن و بر یک منوال بودن حال در بعضی رسائل که در بیان صبر و رضا نوشته شده بیان کرده شده است این نکته که گفته شده
 که در نسبت فتور نیفتد و حق از دست نرود بیان آن علی الاحمال میکند و تفصیل ههنا لاک خدای مهربان بخشاینده در جمیع
 احوال و اوقات عافیت ظاهر و باطن روزی کناد و نعمتهای حسی و عقلی بر فزاید ارا و و تمامه مشکله را آسان گرداناد و عاقبت جمیع کارها
 بخیر باد آمین

الرسالة الرابعة والأربعون طي لسان القلم ببيان معنى قولهم لا راحة لاني لا أقدم العدم

الله ورسوله - اذ احوال خود چه نویسد که بر جهان این ضعیف غمی و اندوهی بر نگماشته اند که راحت و شادی گرد سر پرده آن حال
 مجال عبور ندارد و نمیداند که علاج آن چیست فی فی علاج آنرا شناخته و نسخه ترکیب آن در دست دارد اما در کیفیت یافتن
 و آنرا بکار بردن درمی ماند و بحقیقت آدمی زار در دنیا باین همه محنت و گرفتاری چه جایی شادمانی آزادی است شادی و آزادی اگر خواهد
 بود در نیستی و نامرادی خواهد بود که در آنجا هیچ اراده و آرزو نباشد تا در بینه صفت اراده چیست گرفتار است و سر سرانده و همیشه
 در آزار است چه اراده متعلق بمرد خواهد بود و حصول مراد محال تا گفته اند حقیقة او مبالغه الله اعلم که اراده و آرزوی قرب و
 وصال نیز نمائند مگر اراده نیستی نامرادی که در معنی ترک و نفی مراد است اریدان لا اریک گفته است این معنی دارد و انکلا نفعی نمید
 گفت اراده عدم اراده نیز اراده است این سخن را بیانی است شافی که در رساله ترک تدبیر و اختیار پسین ترازین گفته شده است
 که آنجا باید نگریست و با بجملة بنه بودن و لمبراد دیگری زندگانی کردن و بتامل از خود تنی شدن کاری سخت دشوار است و گفته اند
 لا راحة لاني لا أقدم العدم مراد بعد از آن حالت است که پیش از قدم نهادن بعرضه وجود داشت و بعد از آمدن در دائره
 وجود خود همیشه مقید بسلاسل وجود و احکام و آثار او خواهد بود چه درین دنیا و چه در آن عالم و هرگز بعد ازین روی عدم نخواهد
 دید و بوطن اصلی که عدم سابق است رجوع نخواهد نمود بصحرا عدم خوش خفته بودم: مرا بانیستی خویش خوش بودم
 از آن خواب خوشم بیدار کردی: ندانم تا ترازین چیست مقصود چه عزیز من غلبه احکام وجود و سطوت سلطان قدرت است
 که اعدام را نیز آرام نیست و همیشه در جوش و خروش اند و منتظر وقت نشسته و گوش بر آواز کن فیکون نهاده که حکم در رسد

تا در حضرت وجود حاضر آیند این همه بلا بر سر امکان است راحت حقیقی و آرام حقیقی جز در مرتبه استیلا غلبه و تمتع الوجود نیست که هرگز آرزوی وجود ندارد و آفت وجود را بدان راه نیست عدمی که هرگز روی وجود نیابد و است و آنکه گفته است: اریعدنا لا وجود لاین عدم را خواسته است و گفتند این آرزوی محال است گفت هر کسی را آرزوی محال است مرا این آرزو است آرزو شدن عیب نمی باشد و بعد از نومیدی ازین آرزو تنزل از آن مرتبه این آرزو مبارک است که گفته است: خالقاتا این شکم در پناه است پناه جانم سویی توانا این است پناه حکم شرع در کارش فلن یا بکلی در نکاس ساریش فلن یا اشارت بعدم و فنا می کرده است که در ویشان بدان نشان میدهند و بحقیقت بنای تمامی این کار بر سه فنا نهاده اند فنا از خلق که وجود عدم و عدم و منع و عطای ایشان همه مساوی گردود فنا از هوای نفس که در ظاهر و باطن تابع امر و نهی شریعت شود که لا یؤمن احدکم حتی تکن یوله بتعالما جمعت به و فنا از اراده که هیچ آرزو و اراده در باطن جز شود فعل حق و اراده وی نماند و با بجملة فاعبارت از فنا

احکام بشریت و انطقای ناره نفسانیت است و این راهم در ابتدا سبب حکم شرع در کار بودن است که تا تابع حکم شرع نشوند هوای نفس نمیرود و فقای احکام بشریت وجود نه پذیرد و این حال با وجود آنکه ایمان داریم که جمعی را حاصل است حیرانیم که چگونه حاصل میشود راه رسیدن بدان شناخته شده و کاریکه بدان حاصل گردد نسبت به بقدری در زرش آن نیز کرده تمام شدن این از محالات عادی مینماید و ناامیدی اذان غالب و با وجود آن ناامید نباید نشست شاید که فضل حق کار خود کند و اگر امروز انکار خود را کند سه پناه ناامید نباشی گرت آن یار براند پنا گرت امروز براند تا که فردات بخواند و اگر فردا نشد پس فردا شود مراد بفرار و ز قیامت دهم و پس فردا ابد که منتهای درجه امید است مباد آن هر دمیکه در حیات برزند پس اذان دم آخر بعد از اذان قیامت و حشر و نشر و در آمدن در بهشت و آخر آنرا نهایتی نیست که ابد عبارت از اذان است پس طالب همیشه را بلیت ناامیدی کجاست در و ما ازلی و ابدی است که گفته است اینست دست و در امن امید باید زد و بیم آنکه مباد از دست رود باید داشت و جدی باید نمود و گریه و زاری کرد و آه و اویلا زد تا خرجه روی نماید و عاقبت چه پیدا آید عاقبت بخیر است انشاء الله تعالی

الرساله الخامسه والاربعون طلبنا الحشر والاستبعاد بقصیر النفس في صلاح المبدء والمجا

اندر سوره حسرت نامه بنده بهر مبعود که در عین نیستی و فنا گرفتار هستی و وجود مانده و در تفرقه و تردد آثار آن در میانه راه با بیم و حایر افتاده است و قوت و یارای آنکه پیامردی هست بجانب علو پر دو از تنگنای عالم زور در گذشته در فضای عالم نور افتد و یکسر از قید هستی رهایی یافته در خلوت وحدت و جمعیت آرام باید و نه روی و رای آنکه تمام در حنیض سفلیات افتاده و العیاذ بالله در مقام غفلت و تغافل گذرانید آسایشی باید و از لذات این عالم تمتع گیر و باری بنقد از غم و اندیشه و تنبذ و ترو و خلاص گردود سه نه با تو درست هوس در کم توان کردن نه آرزوی تو از دل بدر توان کردن نه عزیز می شکست کا خانه وجود و ضعف دماغ بشریت و تعلی حوصله وقت بجای رسیده است که از تصور تعلق و اختلاط و صحبت نفس و خلق دم بازمی گیر و از بیم می پاشد و با وجود آن خواه بکلمه بشریت و نا تمامی فنا و نارسیدن بمقام تمکین یا بزور و غلبه قهرمان و رضا و قدر از تعلقات گریزند و در نیم مرده در حکم الیوت و لایحی افتاده می باشد مشکلی بالاتر ازین نیست تا چگونه آسان گردد

و بچه حال ازین کشاکش بیرون آید ۵ زین گونه که قضا و قدر در کشاکش هم پذیرد و حیرتم که کار من آخر کجا کشیده باشد سابقه نهاده اند
 که خاتمه فرج آنست نظر بر آن اند که آن چیست آنده ابد شادی از اینجا خیزد اگر بجانب آنده روند هرگز روی شادی نبینند و اگر
 بشادی آیند و فارغ نشینند از همه اندوهها بر آیند الحال خود آنده و شادی و بیم و امید بهم است تا آخر هر چه قرار یابد گویند
 که نشان سعادت آنست که مدت حیات آنده و بیم همراه بود و چون دم آخر رسد شادی و امید و آری روی نماید مشکلی دیگر
 و کارخانه نفس و طبیعت آدمی آنست که با وجود علم و دانش و ایمان و ایقان چون نوبت بمحل رسد مانند نرود شہوت
 نفس آن همه دانسته نادانسته گردد و هر چه یاد بود فراموشی پذیرد ۵ چشم باز و گوش باز و این ذکا به خیره ام در چشم ندیدی
 خدا ای عجب چون می بینند روی شاه پنهانی پر ز آفتاب چاشنگاه پنهانی و اگر فضا عمل بوجود آید در تحقیق صدق و کمال
 در ماند و بعد از وجود اخلاص صد خطر دیگر در راه است که المخلصون علی خطر عظیم اینچنین راهی پر خطر در پیش چگونه توان رفت
 و بسر برد و از صعوبت این راه است که بر طاقتی مینماید و شکایت میکنند و میگویند ۵ ز راه میگذری یاران عنان بگردانید
 چرا که حافظ ازین راه رفت و مفلس شد و با وجود این صعوبت و اشکال اگر آسان گردانند این همه راه دور و دراز یکایقم
 میتوان طی کرد چنانکه گفته است ۵ صبح یک قدم بر نفس خود نهان دگر در کوی دوست به سبیل آنست که از سختی و نرزی
 و دشواری و آسانی و رسیدن و نارسیدن و دیدن و نادیدن همه باید چشم بر بست و کاری کرد و شبان شب رفت که تا چون
 صبح بدیدیم که این کشتی تا کجا رسیده باشد و اگر نه باین روش و رفتار و بیایه اختیای قطع این راه و رسیدن بدرگاه
 سخت دشواری نماید ۵ لیک بیای تو رود و هر که رود بکوی تو یعنی توفیق و تیسیر و همت بخشی تو و دستگیری تو باز می بینیم
 سخن بجای دیگر میکشد و در ورطه دیگر که کاوش معنی جبر و اختیار است می اندازد و اگر روی افتم سخن دراز گرد و چنانکه از لفظ
 و ضبط بیرون رفته است بیشتر و در ترمیر و در این مسئله نیز می باید تغافل زد و اغماض کرد و زبان بست و دست بدان
 امر و نهی زد و بندد و بدو کار کرد و خود بیشک و خشم امر و نهی در دین آمده و آدمی قوت فهم خطاب ابداع یافته و حالتی دیگر
 که بدان کار تواند کرد و یکجانب فعل و ترک را ترجیح تواند نمود و روی پیدا شده دیگر توقف چیست و حجت هیچ کاری بر کشف این
 حقیقت موقوف نیست و خود گرفته اند که درین نشاء انکشاف آن ممکن هم نیست و مصلحت نه تا چون صبح نشور و در مد و جمال
 الهی بی پرده ببیند حقیقت هر چیز منکشف گردد و هر چه هست در پر تو آن نور روشن شود ۵ آن مه چو نقاب از رخ خود
 بکشاید بی پرده بیا م خانه بالا آید بهر سر که بتاریکی شب پنهان بود و در پر تو روی او عیان بنماید اگر مقصود کار است
 راهی راست تر ازین نیست و اگر عرض حیل گری و بهانه جوئی و حجت است آن دیگر است الله ربی و ربکم فاعبدوه هذا صراط مستقیم
 امر و خود پرده غفلت فرو رفته اند و اکثر آدمیان و اگر مبالغه کنند همه بنفوس و دنیا و خلق گرفتار آمده خبر ندانند و هیچ نمی اندیشند
 که آخر کار چیست ۵ فسوف تری اذا تجلی الغبار افرس تختک ام حماره باش تا پرده براند از د جهان از روی کاره
 آنچه امشب کرده فردات گردد آشکار به بنای کارخانه سلوک بر سر فنا نهاده اند نخست فنا از خلق که سود و زیان و ستایش
 و نکوهش دبود و دنیا بود ایشان همه یکبارگی از نظر میفتد و دم فقای نفس که در نهان داشت کار پیر و فرمان بردار امر حق گردد
 و در همه چیز با کار بفرموده شریعت کند سوم فقای آرزو با خواہشهای که هیچ آرزوی و خواهش در درون نماند

جز خواستش و آرزوی حق و طلب رضای او و شوق دیدار او جل و علا و تعالی و تقدس تفصیل اینست که فرموده اند محمل خلاصه آن
همه فانی نفس است چون فانی نفس حاصل شد همه شد سلطان العارفین بارید بسطامی چون بدرگاه رسید در بر رفته او
بر بستند فریاد آورد که کیف الطريق الیک یا بار خدا فرمان آمد و نفسک تعالی بیرون بگذاشت نفس خود را و درون در گنج
که نفس بگذازد بگزاریم اگر او بگذازد نفس را همنفسه است و هر سری بی از فراز عرش تا تحت الشری باید دانست
که گذاشتن نفس بگذاشتن صفات اوست از تحجب و ریاء و بغض و حسد و کینه و عداوت و ناز و نخوت که این همه تاریکیهاست
چون تاریکی رفت روشنی پدید آمد الله ولی الذین آمنوا یخرجهم من الظلمات الی النور الله نور السموات والارض نه چنانچه
حتویه روزگار میگویند مانیستم همه اوست و این همه را توحید نام کنند و باین بهانه از دایره امر و نهی بیرون آیند و هر چه
خواهند بگویند و هر چه خواهند بکنند و خود را در ویش و صوفی نام ننهند و بدنام کنند و نگویند نامی چند سخن وحدت آنکه
از مای بی زبان چه خیزد و بغیر بدنامی بی اعازنا الله من ذلک و اگر فانی نفس دست نهد باری از و راضی و خشنود
ت باشد که ستر همه بدیدار رضا و خوشنودی از نفس است و هیچ دانائی باین سودمند نبود و هیچ نادانی بالاتر از آن نه الذین ضل
سعیهم فی الحیوة الدنیا و هم یحسبون انهم یحسنون صنعا امر و زهر کس بخیالی و گمانی بغیرت نفس از خود راضی و بخود مغرور
علما بعلم و عمل و امر و مال و منال و درویشان بحقائق و معارف و زاهدان بزیاضت و عابدان بطاعت و عبادت
و اغنیای بجد و سخاوت و فقر البصر و قناعت این همه نیک و پسندیده است اگر از آلائش نفس و اوصاف او پاک شد
باشند و بی آن همه تیره و کدر است و بآن آلائش و تیرگی مشکل که محل قبول و سبب قبول گردد اما با وجود آن از عمل نیک
دست نباید داشت و بیکار نشست و ظلمت نفس را از نورانیت عمل خالی نباید داشت تا باری از مزج و خلط نور و ظلمت
مانند ظل که نور ثانی است حالتی متوسط بین بوجد و آید کار باید کرد و اگر غمجب و ریائی راه باید از ان استغفار باید کرد و در دفع
آن نفس نباید نمود و از نورانیت عمل و استقامت و استقامت مجاهده نفس صدق و اخلاص رو خواهد نمود و ظلمت نور
و غیبت بحضور بدل خواهد شد نفس را هم تست هر که نور یا لبر توافت بی سایه زیر پا بود هر که بر تارک خوراست بی
از شیخ فیخ زمان خود شهاب الدین عمر سهروردی قدس الله روحه پرسیدند که چه کار کنیم اگر عمل میکنیم ریا راه می یابد
و اگر نمی کنیم بیکای نشینیم فرمود اعملا و استغفر و اگر نکنید و از ریا استغفار نکنید مخصوص فرائض و واجبات که البته باید کرد
اگر چه در آن نفس دخل داشته باشد و عجب و ریا راه یابد و اینست معنی آنچه گفته اند که ریا را در فرائض دخل نیست
کار کن کار بگذرا از گفتار کاندین راه کار دارد کار پرمصرع عزاد گرفت جان برادر که کار کرد آدمی را درین کارخانه
برای کار آفریده اند جز در خانه دیگر خواهند داد هر چه اینجا بکارند آنجا بروند و اندکی از مرزعة الآخرة نیست
مذاهب مذاهب بهمان خوش است اس مولوی بی مذهب و بهمان چه باشد هر چه کاری بد روی بی تحقیقت هر عمل را
در دنیا نیز جزایست و هر چه با آدمی زاد میرسد از نیک و بد و انده و شادی و سستی و کساد همه پاداش کردار است
اما لازم نیست اینجا بایستد و هم نیابد و بیند و هم نبیند و آنجا البته بایستد و بیند و بهترین جز آنیکه در دنیا مطلوب
صادقان است مزید توفیق عمل و صدق طلب و انشراح صدر و فراخی وقت و نورانیت باطن و بیداری دل

وزیادتی شوق است حق جل و علا ابواب حسنات و مرفضیات چنانچه مفتوح داشته است و دارد و توفیق کارهای که سبب دوام دولت و سعادت دوجہانی و کمالات حسی و روحانی است. و زبرد و زافزون گرداناد بمسنه و کرمه و العاقبتہ باخیر

الرِّسَالَةُ السَّادِسَةُ وَالْأَرْبَعُونَ فِي الْجَنَانِ بَيِّنَاتِي الْكُشْفِ الْبَيَّانِ

اللہ ورسولہ - بارہا سیدہ جوش زمد و دل خروش کند تا احوال درون چیزی بردن افکند و کیفیت احوال کہ نتوان گفت بگوید ساعتی نگردد کہ شغلی دیگر پیش آید و حال بگردد و آن جوش و خروش فرو نشیند و بیشتر از آنچه از احوال روی داده و معانی کہ مد دل فرو آمده بود از یاد رود و اگر نرود آن ذوق و لذت کہ در آنوقت و در آن حال داشت نامہی ذوق چہ نویسید کہ رونق سخن در ذوق است اگر چہ ذوق در سخن نیامد اما پرتوی ازان بر سخن افتد کہ سخن را چاشنی دهد و رنگین سازد و لذت بخشد و دلنشین گرداند و قتی دیگر قلم بعد اوست گیر و خواہد کہ سخنی انشا کند وی نہ بد و چند آنکہ سعی کند بسراخام نتواند داد بہ بیچارگی قلم از دست نمد و خاموش نشیند کاش بہر در آن وقت کہ ذوق روی نموده و جوش زده بود چیزی می نوشت عجب چون سخن آمد نوشتن نتواند و چون نوشتن خواہد سخن نیاید و مانع قومی ارسال عریضہ اینست و قتی حریفی چند از کیفیت حال بطریق احوال نوشتہ بود و بخدمت فرستادہ چنین گفتند کہ خوش آمدہ بود و بسی در محل قبول افتادہ و مصادد و وقت گشتہ بود ازان باز بلاک آنست کہ بر منوال مجرۃ ملک تجبر سخن بہ ازان اراید کہ زیور قبول را شاید اما مقتضای حکایتی کہ گفتہ شد صورت نہ بہست تا امر و ذکر بار جنبشی در عرق انجذاب می یابا اگر چہ بہست است و خالی از اضطراب نہ اما این قدر بہست کہ در دست قوفی بر گرفت قلم دارد میل حرکتی و طبیعت و حی می یابا و ربطی در زبان وی احساس می نماید شاید کہ چیزی ترشح کند اگر چہ نہ بدان قدر بہست کہ بدون افتد اما اگر قطرہ چند از معانی دہی بہم آید احتمال بیرون افتادن دارد مانعی دیگر از نوشتن احوال آن دارد کہ چنان از رده محبت است کہ ہر چہ نویسیدی آلودگی شکایت نیابد اگر چہ ترا پا غریق نعمت است اما چشم تنہا بر یک حالی و صفتی دوختہ است و عنایتی خاص از محبوب امید داشتہ کہ بی آن ہمہ ہبار نشو و رامیداند و بیچ می پندارد ہاقت انصاف ہمیشہ مدای خدما آیتک و کن من انشا گیرین در مید ہا نفس از بایست محالی کہ دارد باز نمی ایستد آن بایست اگر چہ صریح نہ از عالم ازلی است اما از ماندہ جہن عالم شہی و مثالی و ادنی فی اینجا کلینی بجای ارنی نشسته است ہلاک یک کلمہ شنیدن و التفات کردن است تا نوبت بدیدن و نمودن کے رسدہ من از سر زندہ گردم گر تو با من یک سخن گوئی تو میدانم گویی لیک من گفتار میگویم بارہا می نالد و می خروشد کہ تا چند در پردہ یومون بالغیب محبوب و تنگدل دارند چہ شود کہ اگر یکی در فضای کذلک نری ابراہیم ملکوت السموات والارض و بگذارند تا پروازی نماید و لی بکشاید باز می ترسد کہ این سخن داخل لولایکلمنا اللہ او تا یمن آیتہ نکرده العیاذ باللہ نہ ازین بابست این از باب دلائل لظہن قلبی و مطمئن قلوبنا و ناکون علیہا من الشاہدین است حیرت در توقف اجابت این دعا و عدم حصول باین دعا دارد کہ سائل محتاج تلخ از جواد کریم رحیم حاجتی میخواہد دیگر سبب توقف چیست نداند کہ نعم وی این جہتہا دارد با وجود آن علیم و حکیم نیز بہست عاقبت کار با میداند و در ہر کار حکمتی دارد شاید کہ در نا دادن و توقف در اجابت نمودن حکمتی دہشتہ باشد اگر گوئی احوکاش ہمین قدر معلوم شود کہ حکمت در آن چیست تا این قلق و اضطراب برود جو البش آنکہ وی قادر مختار بہست

بهر خواهر بکند و هر که خواهد به بد فعل الله را بشاود و یکم باید صفت او است و عیسی من بشاود و یحیی میباشان او اینجا جز صبر و تسلیم
چاره نیست این جبر و قهر است اینجا دم نتوان زد تسکینی بذیل کرم و رحمت نموده بود چون نوبت بجاری و قهاری رسید چه گوید باز
این گناه برگردن زیان آمد ثبنا و ندمنا و جعنا عما قلنا ربنا ظلمنا انفسنا و ان لم تغفر لنا و ترحمنا لنكونن من الخاسرين باری بهر تقدیر
چون قلم در دست گرفته است چیزی بنویسد و بجز و فیه و حرکت آورد اول شکرانه صحت ذات بابرکات از عارضه ضعیفی که در ایام خالیه
عاض بن شریف شده بود الحمد لله که بخیر گذشت حق جل و علا سایه عنایت و محبت ایشان را بر فقرای این سلسله بایزده دارد
که وسیله حل بسی از مشکلات و سبب آسانی و شواریه است قضیه شوق و محبت و مقتضای عرف و عادت آن بود که به شنیدن
این حال بیتا بانه بلامت میرسد که امروز دوستی برای خود که خیر دنیا و آخرت خواهد جز ذات شریف ایشان را نمیداند دل و جان
فدای این محبت بلکه هر جا که نشانی از محبت است با او اما چون رضا ایشان بخلاف این حال متعلق شده است جرأت نمیست
نمود الاطاعة فوق الادب که گویند اینست مصرع قرب جانی چو بود معد مکانی سهل است بعد از ان شاری تکبشت بعضی احوال
نمایم که ضرورت است معذو خواهند داشت از احوال چه گوید که خراب است و بسیار خراب است و ظاهرا چنان آباد نماید که بیننده
از شک برود که به این حال نمی باشد و اما اگر بباطن در روند بدانند که چه خراب و شکسته است شکسته دل تر از ان شیشه بلور نیم
که در میانه خارا کتی ز دوست رها به مشق انزو که استاد طریقت تعلیم نموده دالمی است اما هنوز یک حرف درست از دست نبراده
خداوند که تاکی این سواد بسر آید عمر گذشت و جای امید نماند دیگر بچه چیز دل نهد عمرم نغم تو سر بسر شده چون سایه که بر
شود و دیوار آتی عبدک ضاقت به الاسباب و غلقت دونه الابواب و لفقت عمره و لم یفتح له الباب نومید خود نیست و خود چون
باشد اما بشاری میخواهد که امید را تازه دارد و شوق را بلند آوازه گرداند و وصلت که مراد دین و دنیا بخشد به صدر روح بقای
تمنی بخشد به نومید نیم لیک دلم میخواهد به یک مرزده وصلی که تسلی بخشد به انیمه سهل است در عالم محبت فراق و وصال در قرب
و بعد و جور و جفا و لطف و وفا برابر است و نظریه نعمتهای الهی که غیر محدود و نامتناهی است همه شکر و رضا است اما وسوسه نفس و
شیطان را چه کار کند که محبت میطلبند و میگویند که تو آهین سرد میجویی و ترا دین راه نصیب نیست و مناسبتی باین کار نبردی
که ترا بمنزل مقصود راه نیست و برود که در بزم وصال جانی نه تو راه گم کرده و از شارع عام عرف و عادت برآمده و برخلاف راه و
روش جمهور رفته هر چند دلائل اقامت کن و سند بسیار و نشانها نماید ملزم نشوند و از انکار و وسوسه باز نمانند اینجا چه کار کند
و چگونه این خصم ستیزه کار بدتر از الزام دهد لهما الله و النصر الا من عند الله و هو العزيز الحکیم اول در ابتدا اینحال که از آنجناب
پیام رسانیدند و دل خفته را بیدار گردانیدند این بود که حکم عالی حضرت در باب دمی آنست که بجنبه و از زاویه انزو و پاس
بیرون نمانند و از درویش و توکل و خویش و بیگانه و مرده و زنده هیچکس را ندینند و از جای بجای نروند و مبالغه و تشدید درین باب
بسیار رسید پس عرض داشت کرد که اگر اینکس را برین سر اطلاعی بخشد که چیست از کجا است در الزام نفس و التزام این طریقه
اقرب و داخل باشد فرمودند میخواهیم و دعاها میکنیم که او را بر حقیقت حال مطلع گردانند تا زانیکه صاف و پاک نشود چون تاکید و
مبالغه سخت تر شد طبع اضطراب نمود و بقصد تحقیق این شان شکشاف حال بلامت رسید پس مشافه نیز فرمودند که همچنین
و این امر بجایی است و از حاجی است و از شما خیر این صفت هیچ نمی خوانند درین مرتبه نیز نفس بصفت خود جنبید و در طلب

حجت و برهان بایستاد و دو سه روز درین قلق و اضطراب گذرانند ناگاه نوحه صدیق و تسلیم بزل بتافت که ظلمت ریب و اتیاب
 را برداشت و حجت طلبی را در حکم کفر پنداشته در مقام تسلیم ساکن و ساکت گشت و چون باستعجال عود شده اینجا آید دل برآمید و عده
 گرم و خیر صدق نهاده بنشست چون بار دیگر از تصور صعوبت این مرام بهر اسی یافت باز عرض داشت کرد که ناقت این امر
 چیست و غایت این کار چه اعلام فرمایند تا هدی در کار پیدا آید و شوق بیفزاید در جواب نوشتند همه خیر است و خوب خواهد بود
 و نوشتند که عنایت حضرت غوث الاعظم بیشمار است بهیچ غم و اندیشه را بخود راه ندهند و بذه الاشارة عندی اعظم من الدنيا
 بحال فی رابل الدین والدنیا و ما فیها و الحمد لله که خوب نشست و دغدغه تمامی و تذبذب نماید و نفوس عامه خلایق از اهل شهر و غیره
 که بلاست برخاسته بودند در مقام سکوت و اعتراش آمدند و اگر احیاناً یکی دانسته یا نادانسته غیبی کنی گوید زبانی نذر زبان
 مردم نمیتوان بست با وجود آن نفس حجت طلب است بلکه قلب و روح نیز در جنگام وقوع معامله در قلق و اضطراب آیند تا یک
 نوری خاص و حالتی مخصوص از استقامت و یقین که از پرده غیب بفضای عیان بیرون افتد و نشانها از مطلوب نرساید
 که است نفرمایند ایام و اشکال مطلق مرتفع نمی گردد و هر چند میداند که این راه بتانی و تدریج میرود و کشایش کار موقوف بر وقت
 است و در اینجا روز و هفته و ماه و سال نشمرند و عقد عبودیت ابدیست و هر چه ناصح مشفق فرماید و مخبر صادق خبر دهد حق است
 و صبر و رضا و تسلیم از او که شرائط کار و واجبات دین مسلمانست و خواهش و آرزوی دستعجال مانع وصول و منافی طریقه
 جنگی است و اعظم تر و ناصح صادق هیچ تر و در بیان این معنی و توفیک این وصیت از کتاب مستطاب فتوح الغیب که خواهد بود و چه خواهد بود اما
 با وجود آن نفس ازین اندیشه نمی آرد و دل قرار نمی گیرد و وحشت بیرون نمی رود و میگوید که اگر همین قدر گویند که صبر کن و
 مضطرب مشو یا گویند که نصیب تو همین مقدار است زیاده طلبی نکن بلکه اگر گویند ترا بدرگاه قبول جانی نیست و بمنزل
 و صبل راه نه و اما یاد باشد من ذلک نیز راضی است بارها بنفس بدکیش میگویم که امی مستعجل صلاح کار نا فهم دای نادان نا فاست
 اندیش چندین برسین شہوت مله است و شتابی در سوال کن و کار در پرده دار و بهم گذار سباده چیزی گویند که پیشمان شوی
 و گوئی چرا خواستم کاش بهم دستور مانی و پرده از روی حقیقت حال بر نیفتادی یا ایها الذین آمنوا لا تأمنوا عین اشیاء
 ان تبدلکم تسو کما ما هرگز این که اطیع گرسنه چشم از آرزوی که دارد باز نایستد و از شر به و شہوتی که بسته باز نیاید و گوید تا
 پرده نکشاید و جمال مقصود روی نماید اطمینان نمی یابم و قرار نمی گیرم چند آنکه نزدیک آن سخن رسد که لا تکلن الله و تاتینا
 آیت نفوذ باشد من ذلک آما باشد و رضینا بقضائه و بحقیقت از ان قبیل نیست و فرقی عظیم در میان است همان فرق که
 در انبی و حتی نری الله است و باجمله اندوه و تنگدلی از حد گذشته وقت اساده اعانت است فریاد رسی میباید کرد و در
 اغاضه کبری که منتهی بجناب حضرت غوث الاعظم است بیباید پوشید و زرد داودی در بر کرد و در قالب حقیقت علمی غوثیه
 و آمد و تصرف کرد و توجه بار و روح مقدسه مشایخ سلسله نمود استکشاف حال کرد و خبری گرفت و اعلام نمود تا دل بر مرکز قرار
 آید **س** دل می رود ز دستم صاعبدان خدا را چه درد که راز پنهان خواهد شد آشکارا چه اظهار این اگر چه بی ادبی است
 ولیکن چه کند که طاقت طاق است کجا رود و بگوید **س** فریاد دل غم زده را اگر نکشی گوش به پیش کش که از دست تو فریاد
 توان کرد به مضمون معلوم شد دیگر بس است

الرساله السابقه والاربعون طيب المذاق بوجدان النوق في مقام لاطاف

انشاء ورسوله - عذر تقصير ملازم است چه نماید این حالی که فقیر راست اقتضای همین میکند اگر آنرا تفصیل گویم ستایش نفس لازم آید
 اگر چه مشاغل این فقیر اکثر از جنس قیود است اما چه کند که ازین قیود برآمدن دشوار است مادرین دنیا را ندانیم مقید نباشیم
 چه صورت دارد بحد الله که در قیادیم و اگر گاهی در قید نفس نیز باشیم بدان راضی نیستیم و در آن متکبر و شتمک نه سر تمامه نقصانها
 راضی بودن از نفس است بعد از رضا از نفس کدام کمال نه این قید با بجای آن بر خود بسته ایم تا ازین قید نفس بر آییم خداوند
 که بر آییم و چگونه بر آییم بر سر حاکمی است حکیم که راهی نموده و قاعده بر بسته و دستور عمل بر سر نهاده و ما را بقیود او امر و نواهی مقید
 ساخته و گفته که حقیقت این قیودی قید نیست اگر باین قیود مقید باشید و خود را بدان بر بندید بعد از آن هیچ قید نماند و از همه قیود
 بر آیید بجز قید بندگی او و همه بند با بگساید جز بند محبت او و ایمان آوردیم که هر چه او گفت حق است و هر چه از جناب حق آورد
 راست و درست آورد پس باین قیود مقید نباشیم چه کنیم مقیدیم یا امید دریافت بقیودی و بیری که آنجا خدا را با بیکدیگر آشتی
 است دل بوعده وی بر بسته امیدوار نشسته ایم تا چه کند محبوب اگر کاری فرماید و بران کار جزائی و عده نکند باید کرد چه جای
 آن که با وعده مقرون گرداند و اینجا نیز عاشق که بدنبال وعده میرود و کار میکند نه برای آنکه موعود را در یابد و محظ نفس خود
 برسد ذوق وعده برین میدارد بذوق سخن و لب جنبانیدن وی جان میدهد چه جای وعده کردن و در مقام لطف و رحمت آمدن
 یارب مگر وعده وصل دهد اینجا مگر از جبار و دو گرفتار حصول موعود گردد اما محبت چون صاف گردد و بمقام فنا کشد از گرفتاری طلب
 وصل بلکه ذوق آن نیز بر آید اما مطلق ذوق مهم بسیط غیر متعین نه متعلق بچیزی باقی ماند مراتب ذوق را پایان نیست ذوقی
 بالاتر از ذوقی دیگر است هر ذوقی که روی نمود چون نظر بر روی افتاد گرفتاری شد اسقاط این ذوق و قطع نظر کردن از وی بالاتر
 از آن ذوقی دیگر آمد نعم شوق تمام گردد که زاده راه سلوک و بدرقه راه روان است و از دریافت نقصان در نفس بی باعث
 کسب کمال و تحسین ذوق و حال ناشی گردد و بهر ای هستی طلب قصد بالا کند اگر مطلوب رسد از آن ذوق گیرد اگر نرسد
 اگر گرفتار شوق ماند و شوق را نیز چون مطلوب بے نهایت بود نهایت نیست اما بدرجات میرود و با هستی و طلب خود میرود
 و نسبت طلب و تعین طالبی و مطلوبی باقی است و سیرار باب شوق که طالبان کمالند در عالم ملک و ملکوت باشد که مظاهر
 اسماء صفات و افعال اند و عالمهای وسیع و رنگهای گوناگون و نیرنگهای بوقلمون دارند و ذوق در نیستی و فنا گم شدن
 در خود از خود باشد و هر چند تعین و نسبت ساقط تر و محو تر ذوق پیشتر بجهلا آنکه ذوق در وحدت است و شوق در کثرت و
 در سب و توانا یافت است و لیکن در ذوق نایافت وجود خود با یافت وجود محبوب و در شوق درک نایافت کمال و در روان
 نایافت و انبساط باعث است بر تحصیل آن و در ذوق درک و انبساط نبید شوق پایه کارکنان و راه روان و وصل طلبان
 و ذوق محال میکاران و از پای افتادگان و خود را از دست دادگان است در شوق اگر باشد دریافت باشد و در ذوق یافت
 دریافت دیگر است دریافت دیگر دریافت آنکه دریافت کوتاهی کردم و پایان افتادم مرتبه ذوق بالاتر از یافت است و
 از اینجا گفت آن عارف صاحب ذوق قدس الله سره الباقی که اینجا ذوق یافت است دریافت انتهی ذوق نام ذات

محبوب است چون محبت ذات محبوب گردد و متحد بوی شود یعنی کثرت بد در رود فانی از قید گردد و یگانگی صرف ماند حقیقت ذوق ثابت گردد اگر گویی چون یگانگی صرف شد هیچ دویی و هیچ نسبت نماند نسبت ذوق چون ماند در یاب چه گفتم ذوق ماند نسبت ذوق نسبت ذوق از دویی است و ذات ذوق از یگانگی باز اینجا ستحق نظر باید کرد و دید که ذوق هم در آن فنا و وحدت است یا بعد از تنزل ازان آلاں در ذوق چنین می در آید که چون این حال آتی است بلکه بزبان مبالغه ازان هم باریکتر لطف که یک برق صدیک جزو آن تواند بود ازان بیرون آمده ذوق حاصل میگردد و بجهت شدت قرب و اتصال این بآن چنان میند و یابد که همدان آنست زبان تفسیر ازان کوتاه است و تعقل آن در ملکوت ذهن نمی گنجد

عرف من ذاق و من لم یذق لم یعرف تعالی الشک کجا افتاد م آغاز سخن در چه بود و از برای چه بود انجام کجا کشید از لطیفان قلم خود بر چه که هرگز بر راه راست نتواند رفت و بجهت جوش و خروش دم نزد گناه دیگر بروی آنکه او را اناسرا کشف کردن و سخنان باریک گفتن منع کرده اند و فرموده که جز در آنچه بشرایع و احکام و کار کردن و راه نمودن متعلق باشد دم نزنند و دینی عهد کرده و باقتال این امر تسلیم و تقسیم نموده است اما غلبه وقت و سلطان حال او را در عهد شکنی دارد چه توان کرد از حکم وقت بدر نتوان رفت و العهده علیه مانا منشا و این جوش آغاز ایام ربیع است که ماده سودا با جوشش آورد و گزری در دماغ صبر پیدا کند و در هذیان گویی اندازد فی فی وقت و زمان را نیز گناهی نیست اینهمه بیاعت خیال مخاطب و اقتضای حال اوست که در ذهن در آمده و تصرف کرده و جوش آورده حقیقت حال مخاطب و اقتضای وسع حاکم است بر متکلم و متکلم را در ان اختیاری نه یکی از بزرگان چون سخنی گفتی به سامعان فرمودی که من نیز هم چو شما شنونده ام گویند و دیگر است باری هر چه بود گذشت باز بحال خود میایم که مقصود چه بود مقصود و عذر تقصیر ملازمست باین چنانکه در اول نامه این حرف نگاشته آمده آنرا چگونه بیان کند مگر بزبان حال و اسان الحال ابین من لسان القال شکر نعمت وجود و عزت مقام شمارا در شریعت انصاف واجب دانسته باید بکلامت رسید و فوائد انداخت و مخطوط باشد اهل عرف را با سایرین صحبتها کجا بهم میرسد و لیکن با غلبه حال بس نتوان آمد حال این فقیر برین وجه نشسته است تا عاقبت کار چیست و راه آن بعضی وجه های معقول نیز در توجیه آن توان گفت و چیزی دیگر هم است و انشاء الله بحقیقه الحال و حال این فقیر در افتقار و نیاز منتهی بجای رسیده است که اگر یکی از عوام الناس را بینم که نظر عنایتی و محبتی بر من می افکند سعادت خود میداند چه جای اکابر و اهل فضل فقیر خود تمامه اهل این روزگار را که حاکم و رئیس انداز حیثیت امن و امانی شکر گذاری میکند اگر چه هیچکس کاری ندارد اصل همین است که اگر با کسی کاری میداشت بر دل باری نیز می نشست عارف هر ذره وجود را شکر گذاری کند که نعمت شود حق ازان حاصل است باعتبار آنکه دلالت بر وجود حق و صفات وی دارد بالاتر ازین گوئیم آئینه وجود حق است ازین بالاتر گوئیم مظهر وجود اوست و مظهر اینجا مفهوم ظاهر نیست که جاسه ظهور و محل جبرزه است چنانچه آب و آئینه که در اینجا دویی است ظاهر دیگر است و مظهر دیگر مظهر اینجا یعنی تمثیل وجود اوست که خود را باین مثال نموده و باین صورت ظاهر کرده است بالاتر از همه گوئیم فرد وجود است و وجود عین ذات حق و اگر چه عبارتها را که مذکور شده بهین معنی فرد آوریم هم میشود معنی از عبارت همان بفهم آید و معتقد و موافق حال سامع است همه عبارت ها

تفاوت که بیارند همان فهم که حال و دست و دل نشین او شده بهر که در مقام توحید است هر عبارت که بیارند اگر چه ظاهر در دینی و دنیست
 بود همان معنی توحید فهمد و در اینجا عبارت است که می آرند همه از دست و همه بد دست بلکه همه دست پدر میگفت رحمة الله علیه من
 از عبارت همه از دست معنی همه از دست را بفهم میگفت اگر معنی همه از دست را بجاوند و مغز را از پوست بر آرند عین معنی همه از دست
 فهمد چه صد در کثرت از وحدت بی معنی توحید صورت نه بندد میفرمود عبارت همه چنین باید و فهم آنچنان کن کما تعلم و قل کما
 ترے در هر عبارت اشارتی هست نظر بر آن و از آن عبارت است توحید دست مذهب عبارت چاکیم در شهود و توحید نیز دینی است
 وحدت یگانگی است توحید یگانگی گفتن و یگانگی دانستن یگانگی دیدن یگانگی یافتن اول توحید قوی و زبانی است ثانی توحید علمی و ایمانی
 ثالث توحید حالی رابع توحید ذاتی با وجود آن تاسبت توحید در میان است دینی باقی است از اینجا گفته اند که توحید حق
 از غیر حق محال است و توحید حق مرحق را همان وحدت ذات اوست که نسبت را در آن گنج نیست **و** توحید ایاه توحید
 و نسبت من بیعتی لاحدیه شود یگانگی یافتن اگر صاف و برهمنه شود چنانچه یافت و یا بنده و یا فتنه شده هیچ مانند بحر حروف یافت
 بی دریافت یافت توحید ذاتی صورت پذیر می نماید توحید ذاتی جز حرف یگانگی نبود اینجا شهود و معرفت یافت و تجلی و ظهور و صدور
 اینها و هر نسبت و اعتبار که از آن تعبیر توان نمود و تصور توان کرد و نشان توان داد فانی و ساقط است الا یک چیز که ذات است
 اگر شعور است شعور خود بخودش و اگر نشود نشود خود بخود خود با وجود آن علم و شعور و شهود و همه صفات اند و صفات اگر چه
 عین ذات اند و در تحقیق و وجود اما مرتبه وحدت ذات بالاتر از صفات است آنجا که یکی است یکی نیست چه جای دو و آنجا
 که اوست او نیست چه جای دیگری این یکی و او که نفی کردیم یکی است که نام یکی است و او که اشارت با و است اینجا
 دینی است اما یکی که یکی است و او که اوست ثابت است کیفیت ذوق که در جوش اول مذکور شد باز آمد اینجا گم شدن
 و گم شدن از گم شدن گم شدن گم شدن بالاتر از گم شدن از گم شدن گم شدن گم شدن نسبت بجانب بندگی افتد نسبت
 با بجانب بندگی افتد دینی است و اشارت به بیرون می افتد و گم شدن گم شدن هم در درون رود و خود در خود گم شود **و** توحید گم شود
 که تجربه بدین بود گم شدن گم کن که تفرید این بود از گم شدن گم شدن گم شدن است از نظم تنگ است المعنی فی لطن الشعاع مجلادل سجا
 باید بست و خیال سجا برد که آنجا ندل نه جا و نه خیال نه هیچ چیز نیست هیچ چیز نیست و اینجا که هیچ نیست همه هست این کمالی است
 که در توحید بالاتر از آن کمال نیست و نصیب روحانیت آدمی از ذات حق را می بیند خلاصه نسبت حضرت نقسبندیه و مشائخ دیگر که در آن
 منقاد اند قدس اشرا و هم اینست باقی همه کمالات که بتیان آنرا جویند و سالکان بدان پویند و منتیان بدان رسد و صلای آنرا یابند
 و محققان آنرا بیان کنند و عارفان بدان نشان بند کمالات وجودی و متعارفات هستی و انوار شهود و آثار وجود و متفرقات قیود و کشف صفات
 و کمالات و افعال و موارد احوال است بس کنم الحمد لله که کاغذ پاره که در دست بود نیز تمام شد **و** قلم اینجا رسید و سر شکست

الرسالة الثامنة والاربعون حراثة الايمان عن مكائد النفس والشيطان

الله در سوره - **و** اگر تحمل حال جهانیان نه قضا است **و** چرا بجاری احوال بر خلاف رضا است **و** آری آری
و بزرگ گنبد خضر اقبالان توان بودن **و** که اقتضای قضا های گنبد خضر است **و** بیچاره آدمی که بدن سهام حوادث و مصائب
 و گوی چوگان قضا قدر است در عین علم و قدرت جاہل و عاجز است و در عین قوت و غنا ضعیف و فقیر که ام علم و قدرت

و چه قوت و چه غما که اهل دل و آخر خود را ندانند که چه بود و کجا خواهد رفت و سر نوشت او چه و عاقبت کار او چیست چه دعوی علم کند
 آنکه سر سر محتاج و نیازمند بود و خسی نتواند پیدا کرد و کسی نتواند از خود در اند چه لا و خدا بے نیازی و قوت و قدرت و ابدین و از
 زند **خدا می** است بزرگ و ملک بے انبار و دیگر هر که بپیشی بعاریت داده است به صورت اختیاری و آدمی زاد
 نهاده اند که اگر حقیقت معنی آن در و دوسر سر هر است سیکه ذاتش دیگری پیدا کرده و صداقتش دیگری نهاده دعوت قدرت و
 اختیار در افعال که فرع و از ذات و صفاتش چگونه دست آید **چیزی** که وجود او ز خود نیست بهستیش نهادن از خود نیست
 ثبت الیحدار ثم نقش است قدرت که جوهر آدمی چنان آفریده شده است که بر و پر توی از انوار صفات حق که زندگی و شگفتی
 و بینائی و توانائی و خواست و گویاییست تافته و بخلیت اینها از افراد کائنات ارضی امتیاز یافته است پروردگار تعالی
 عالمهاست و در هر عالم آفرینشها و کارها درین عالم که عالم انسانست اینچنین می آفریند که از درون وی باعته و خواستی پدید می آید
 او را بروی می گمارد پس کاری از وی بوجود می آید **ما** از قضا همین قدر بنمایند به پیما نه تویی با ده بتو پیمایند به زیاده برین
 اثبات قدرت و اختیار مرئوسه را تکلف است مبدأ فعل اختیاری و آدمی **شبه** چیز است ادراک و باعته و خواست باید نگریست
 که وی درین **شبه** چیز هیچ اختیار دارد آدمی اگر چه چشم کشاده باشد پس صورتی در نظری بیاید میباید که آنرا نه بندی تواند و بعد از
 دیدن اگر آن صورت ملائم و موافق طبع اوست میلی و شوقی و نفس وی پیدا شود که باعث حرکت گردد بجانب وی و بعد از پیدا
 گشتن باعث ارادی و خواستی از ذات وی پیدا آید که بدان حرکت کند و باختیاری که بے اختیار از ذات وی پیدا شده بجانب وی
 رود و دیده و دل به در بلا بیفتد **العبد** محتاجی فعلی **مجبور** فی اختیار می که گویند این صورت دارد **ای** کاش نمیدیم آن زلف
 سمن سار ایتادیده و دانسته و دایم غم افتادم کائنات دیگر نیز اگر چه همه بنده و مسخر و محکوم قدرت الهی اند و عیلا اما این پریشانی
 و سرگردانی و حیرانی که آدمی دارد دیگر ندارد و جمادات و نباتات خود **چون** کشتا و حیات ندارد و منظر علم و دانش نفتاده آسوده اند و
 روی که حیثیت وجود پروردگار خود دارند بدست بجانب آورده بکریه شده ایستاده اند و حیوانات اگر چه حس و حرکت دارند و این
 علت سرخ و الم جسمانی که از هر گداز خواهش رسد گرفتار اند اما چون فکر و اندیشه که چه شد و چه خواهد شد و چون شد و چه خواهند شد دارند
 از عذاب روحانی که بگرفتاری عقل پیدا آید فارغ اند و ملائکه اگر چه علم و دانش در مرتبه کمال دارند اما چون عقل مجرد اند متعلقات
 جسمانی گرفتار اند و شهوة و غضب که برای جلب نفع و دفع ضرر است در ایشان نهاده نشده تا آیشهای جسمانی و آفتهای حیثانی
 منزه و مبرا بر یک حال و بر یک منوال میباشد آدمی است که بدلت ترکیب عقل و شهوة و غضب و تعلقات جسمانی و کدورات
 هیولانی گرفتار لذات و آلام حسی و روحانی افتاده است و بغم و هم و فکر و اندیشه و هوا و هوس و چون و چرا و آرزو و طمع و آرزو و
 هوا با صد چندین محنت و بلا گرفتار است سرشت آدمی را از چنین افتاده بکار رود و چه کار کند **زهی** بیچارگی آدمی زاده
 که در چندین بلا و محنت افتاده **بگهی** از نفس و عقل اندر کشاکش **بگهی** از دست دل نعل اندر آتش **بگهی** از غم
 گشته سرست **بگهی** متلع دین و دنیا داده از دست **بگهی** بکشاده چشم هوشیاری **پشیمان** گشته با صد آه و زاری **بگهی**
 دانا گهی نادان نشسته **بگهی** غمگین گهی شادان نشسته **بگهی** از ذوق طبیعت گشته خیر رسد **بگهی** افتاده چون گیس در
 شه و در بند **بگهی** زانندیشه آغان و انجام **بگهی** بے ذوق نشسته **بگهی** هر در کام **بگهی** در کار دنیا اعتباری **بگهی** خوش آنکس کش

نبا شد و بیچارگی **۵** کا عالم که هیچ در پیج است و نیک بنگر که هیچ و هیچ است به مشکل ترا که ازین جانب در آدمی هوا و هوس میل
شهرت آفریده اند و در آنجا بی نیا را با زیبای زینت و لباس عشو دهی و فریب کاری آراسته که بیک نگاه دل صد هزار لگا میستند
و بیک پیاله زاهد صد ساله را از بهوش بر دو بهوش گردانند **۵** دعوی زهد تو آن روز مسلم دارند که روی بر سر آن کوچه بهوشیار
آنی **۵** ز نهار بکوی میفر و شان مگذر که کاسخا سرد ستار گرد و خواهی کرد و در حدیث آمده است الدنيا خضرة و حلوة و فرود دنیا سبز و
شیرین است سبز یعنی تر و تازه که دیدن آن خوش آید و در دیده شهرت زیبا و رنگین نماید و شیرین که چشیدن آن لذت بخشد و در
مذاق طبیعت لذت آید بنگر که باین صفت چگونه صبر و پیرمیز از آن توان کرد قرآن مجید میفرماید انا جعلنا ما علی الارض زینة لها
لنبلوهم **۵** هم آئیم حسن عمل گفت این خانه را بصدا نقش و نگار آراسته ایم و زیبا و رنگین ساخته ایم تا به بنیم که چشم از آن که می خوا باند و در
تماشای آن در غمی ماند **۵** همه اندر زمین بتو این است که تو طفلی و خانه رنگین است به سخن از عشو که بیا دنیا و فریب خوردن
نفس از آن دراز است عمر در گفتگوی آن بسر آید و این حکایت بسر نیامد آن که عجز و بیچارگی خود را پیش آرمیم و دست دعا بر گاه
کریم بنده نواز بر داریم خدا خداوند ما را با مگذار و ما را بر ما مگذار و ما را از شر ما مگذار ما را بر ما یاری ده عقل را بر نفس و دین را
بر هوا و دگاری بخش آخر تو انا بر ناتوانی ما رحم آردا و انا ما را در ورطه غفلت و نادانی فرو گذارد و وقت معصیت و غفلت پیش
از آن رحم کن که در حین طاعت و هشیاری کنی و در بعد وضوالت زیاده بر آن مدوده که در قرب و هدایت دهی **۵** یارب مدد
کرد و بی خود بر هم نه از بد بر هم و از بدی خود بر هم و درستی خود مرا از خود بخود کن تا از خودی و بخودی خود بر هم به اساس کار
برسته فنا نموده اند نخست از خلق که وجود و عدم و سر و ذم و منع و عطای ایشان از نظر اعتبار ساقط گردد و دوم از هواهای نفس باجملی
تابع حق گردد و بر فرموده خدا و رسول و خدا و رسوله از ارادت و خواهش که هیچ خواست نفع و ضرر و خیر و شر و آرزو در دل نماند
جز خواست حق و نه بیند جز فعل او و نه داند جز علم او و نه یابد جز ارادت او **۵** تا در تو زینت و بهشتی باقیست به میدان بقیین
که بت پرستی باقیست به بالا تر ازین دیگر بشو که چه میگوید گفتی بت پندار شکستم رستم به این بت که تو پندار شکستی باقیست
استغفر الله و اتوب الی الله و لا حول و لا قوة الا بالله توجه کلام بجانب دیگر بود به ختیار باین سوا فتا و مقصود ذکر واقعه کشته شدن
آن جوان سعادتمند و برادرش بود بیشک جوانی مقبول و نیکو سیرت و صورت و فقر و دوست بود رحمه الله و سجا و زعم سیاته
خوشا سعادتمندی و مردانه مردیکه بضرب تیغ مجاهده موت ختباری جان دهد و امانت حیات به خیانت بصاحبش سپرد **۵**
جان بجان داده و گرنه از تو بستاند چهل به خود بده انصاف کا خزان نکوب یا این نکوب بخدا بسی عظیم است این واقعه و نشستن گرد ملالت
بر چهره وقت شریف ایشان نرود و ستان و مخلصان عظیم تر از همه است حق تعالی هیچ وجه گرد ملالت و کدورت بر چهره دولت و
اقبال آن سعادتمند مصل و مال نشاند و در مضیات خود همیشه خوشوقت و خوشحال دارد صبر توان کرد جز صبر تحمل چاره نیست توجه
بخصوت حق باید برگاشت تمسک بحفظ عصمتی کرد و تفویض از بزنجاب عزتی بهجانه نمود توجه دلها می غریبان ایم بسوی ایشان
۵ سایه لطف تو ای سر روان دم باد که گناری بسرخا کشیمان دارد **۵** آن که حسن و خوبی عالم بروی اوست به از هر
دید که دلها بسوی اوست و دولت بحفظ و به حفظ تعلیم عزیزین مثال این قانع نعم فقر بجانب دیگر و دلگدازی ادا و دشمنان جانی که در کین گاه
بالکل ویند و قصد حیات فانی می دارند چه مقدار بیم و اندیشه دارد و چه قدر بهشیار و نگهبان وقت خود میباشند از دشمنان ایانی که شیطان و نفس هوا

و هوس و آرزو شهوت و مصاحبان بد اندیش در فیهقان بد سگال اند هیچ آگاه نه و غم ندارد و اندیشه نمیکند که چه دشمنان زمینند
و با چه اسباب و آلات و نیزه و شمشیر و تیرو کمان در قصد غارت این متاع گران مایه و در پی بلاک این شاه روخانی اند آنجا خود جز یکد و
دشمن و چندین مدد و معاون نخواهند بود که مقاومت مدافعت بایشان میتوانند کرد اما اینجا ایمان تنها در یار غربت افتاده که الایمان
بد لغویا و سیعو و غیره با یکدیگر با چندین دشمنان و معاندان درونی و بیرونی بیرون از خود اندازد چگونه جان بسلامت توان برد
و بچه چیز پاسبانی و نگهبانی او توان کرد الا که الله حصنه فمن خل حصنی من من عذابى هر که درین حصن درآمد و بوی پناه آورد
ایمان بسلامت برد و از بیم و هراس هرافت و مخافت امین گشت و فارغ نشست اما با وجودان شرط حرم و احتیاط آنست
که پاسبان و اسباب و آلات قلعه داری و قلع بندى باید میاد داشت که دشمنان در صدد بر آمدن و کشادن آن قلعه اند در موقوفه
قدوة الاولیا شیخ صدر الدین بن شیخ الاسلام بهاولدین ذکر یاقدرس الله را و احمد و اصل الدینا من بکاتم و فتوح اتهم
مینویسند که در بیان این حدیث فرمود حصن است و حصار حصار آن است که گرد بر گرد بود اما گاه نگاه دارد و گاه ندارد حصن آنست
که گرد گرد و نگاه دارد و در آمدن در حصن لا اله الا الله ربیست و هست ظاهر و باطن و تحقیقت ظاهر آنکه خوف و رجا بجز از خدا
عز وجل زائل گرداند که اگر همه عالم خضم شوند یا دوست بغیر حکم او هیچ نفع و ضرر و خیر و شر نتواند رسانید قوله تعالی و ان
یسکس الله فیضه فلا کاشف له الا هو و ان یردک بخیر فلا راد لفضله و باطن آنکه چون تحقیق کرد که هر چه پیش از هر گزند گلانه
درین سرای فانی برسد جاودانی نیست رقم قلم عدم بر درفته و ثباتی ندارد قوله تعالی کل من علیها فان یسستی و یسستی آن
التفات نماید چون این معنی حاصل گردد این کلمه در باطن در آمده باشد و حقیقت آنست که آرزوی بهشت و خوف دوزخ در دل
نیامد و جز بختی قرار نگیرد و فی مقصد صدق عند طایک مقتدر چون اینجا رود بهشت خود تیغ او گردد و دوزخ از دی گریزان باشد نتی کلام شیخ
رحمة الله علیه شیخ شیخ عالم عارف علی نقی نور الله ضریح و نفعنا ببرکاته و برکات علومه در بعضی از رسائل فرمود میگوید که محبت دین دنیا و هر چه یکی
بر دیگری امر اتباعت است یعنی باشد که محبت دنیا بایشان چنان غالب آمده باشد که برای خاطر دنیا در باب دنیا و فی الفضل و واجبات دین را
ترک کنند و بجانب دنیا را چچ دارند و آنها که از ایمان بر آید خود خارج بهشت اند سخن در دو منان میرود که تصدیق دارند و در اعمال تقصیر
میکند و کمتر از آن آنست که فی الفضل و واجبات ترک نکنند و لیکن به ترک سنج نوافل راضی باشند که اگر آنها را بکنند دنیا و متاع آن
از دست رود بعضی دیگر چنان باشند که آداب و مستحبات دین را محبت دنیا از دست دهند که اگر با آنها مقید باشند دنیا بدست نیاید
و قومی دیگر واجبات و سنن و آداب و مستحبات همه را سجا آرند و لیکن نه بوجه انتقامت و ثبات اگر بنا گمان همی از ملمات دنیا حاضر وقت
ایشان گردد و همان ساعت متغیر و متزلزل شوند و از جای روند و در اینجا طائفه اندماند که کوه پای بر جا و استوار که هر چه واقع شود و هر که
مراحم گردد از جان زدند و قطعاً جنبند و اولک اعظمین الکبریت الاحمره تانیه بادی جنبی یا با من کش چو کوه به کاد می مشت غبار و
عمر با صبر است به مراتب ایمان محبت دین اینهاست اکنون ما را در خود فریاد رفت که در کدام مرتبه ازین مراتب عظیم حال امر و نیست احسن
فرایند خواهد بود به باطن تیره بزند از جهان آرزوی کائنات آنچه امشب کرده و فزات گرد آفتکار به عاقبت کار به دنیا و دین بخیر باد

الرسالة التاسعة والرابعة في صفة أصحاب الصبر في جميع الأبواب

افشور رسول - روزی این فقیر در نماز حاضر بود ناگاه کتاب صبر بر دل فرود آورد و یکایک بر باطن می‌نخست و چون در غالب خاصیت
وارد آنست که مجمل می‌آید و بعد از ورود و نزول بیان و تفصیل می‌نمایند ثم ان علینا بیان حجت آنست مابین صبر با ندوی چند و شرح
آن در دل افتاد و حضور نماز مانع تفکر در آن شد چون از نماز بیرون آمدم و تفصیل محال و موارد آن که بنده را در آن صبر باید کرد
روی آوردن گرفتن چندی ازان با حاضران بیان کردم و چون آنرا بانی عظیم یا فخر ادا یمان و سلام خواستم آنرا بنویسم خود نوشتهای
فقیر اکثر ازین قبیل است که در دین مسلمانی بکار آید و نورایمان در باطن بیفزاید ز حقائق توحید و احکام و وجود که طالب را بجا نبی دیگر
نبرد و داعیه عمل و عبادت بر است گرداند چنانکه در اول کتاب گفته ام امید است که این روش براه هدایت برود و بمنزل مقصود و برساند
و باید دانست که معنی صبر ترجمه جبر داعیه حق است بر داعیه هوا و از تقاضای این دو داعیه و ثبات قدم بر داعیه حق باین معنی بنا کارخانه
دین مسلمانی همه بر صبر بود و هیچ طاعتی جز بر صبر تمام نگردد که تا از مد آن صبر نکنند طاعت بود و نیاید و آنجا که صبر نصف ایمان گفته اند صبر بر مصیبت
اراده نمود و صبر بر طاعت نصف دیگر داشته اند و اصل اول این صبر بر عبادت است و ثبات عقاید دین مسلمانی است و خدا آن عقاید که عقل را در آن طاعت
بلکه عقل بآفریناری عادت و وسواس و وهم در آن حیرت دارد و در تیرد می افتد مثل احوال قیامت و حشر و نشر و اخبار آن عالم و
عجائب و غرائب قدرت الهی در ملک و ملکوت که شناسد بدان خبر داده است و طریق علم بآن و وصول بدان جز خبر مخبر صادق
نیست و ثبات بر این اطمینان بدان جز بنور ایمان محض موجب یقین که به کسب اختیار بنده خطا کنند و او را بر این دارند صورت
پذیر نیست در اینجا چه همه جا همین حال است آن عقاید که عقل را در آنجا مداخلتی مینماید و تکلمین بر عمر خود آنرا اثبات بدلائل عقلیه
مینماید موجب یقین آن ایمان است تا آن نباشد دلائل ایشان همه سبب حیرانی و سرگردانی است و اگر خدا نخواهد آن دلائل را
نیز و نشین گرداند درین صورت آن دلائل مقارن موافق آن یقین قلبی است که در دل حاصل و ثابت است نه موجب موجد آن
چنانکه مثلاً ای که در کار خود ثابت و راسخ است در آن مشغول و مشغوف و دیگری موی و مقوی آن بگوید باین گفتن جدی و قوی در آن
کار رسیده اگر دو اعتقاد دیکه در آن دارد تازه شود اگر گویند که این ایمان تقلیدی است غلط است این یقین است که در دل نشسته است
تقلید آنست که نه بعت یقین هر چه از کسی بیند و بشنود و بشکود و اندیشه در آن افتد و تابع وی گردد و اعتقاد دیکه در آن دارد تازه شود
و اعتقاد تقلیدی بشکیک مشکاک زائل گردد اینجا چنان محکم نشسته است که به شدت شکاک اهل نکرده و مگر آنکه نور ایمان را برگیرند و از آن
هیچ دلیل فائده نداشتند و باطن من تلک الحال و اگر دلائل طلبند دلائل منحصه نیست در دلائل تکلمین آیات و علامات ایمان
بسیار است گفته اند که در دیار اسلام تقلیدی نمانده است دلائل حقانیت آن واضح است و بالفرض و التقدير اگر سبب طریان
ظلمت غفلت و وسواس و گرفتاری عادت و نظور سخنان اغیای غبار شکی و شبهه پیدا گردد و در حیرت مذموم بدلت و غم و غم
صبری باید کرد و بای ثبات بر جا باید داشت و بر مرکز استقامت اگر چه بزور تکلف بود استناد و بچپ راست آواره نشد و زبان را
از خیال باطل و کلام بیوده و بی صرفه نگاه داشت با ستم اندیشه و ایمادی تمسک کرد و اعتقاد تمام نمود و فالذین آمنوا بان الله و اعتصموا
بآلایه و بحال و کمال محمدی صلی الله علیه و سلم و حلیه صدق و حقانیت وی ناظر باشد تا آن غبار نشیند و در و بدر رود و بر قوی
از ان نور بتیزن زیاده ازان چه نخست بود بر دل افتد چه ظهور نور معرفت و انفساح و انفساح قلب بعد از عروض ظلمت و ضیق
نکرت قوی تر و روشن تر نماید و وجود وصال بعد از فراق و ذوق دیدار بعد از حجاب لذت تر و شیرین تر آید که لا اشیا یتبین

با خدا و اهل او اگر صبری کند و زود از جای در آید و بسکی نماید و قدم بر راه و هم زند و عثمان بدست و سواس بسیار و سر و یقین دست
 دهد و در راه و کفر افتد و تا ویلی که نصوص را بکلم عقل و سواس و هم و تو هم معاشرت و تقلید تفلسف کنند آن نیز از به ثباتی
 و بصبر است و اگر به عقاید حقانیت نصوص در علم آبی که آنچه او اراده نموده حق است هر چند ما را اطلاع بر حقیقت آن نباشد
 در حصول ایمان کافی است و در مسئله اثبات اختیار با اعتقاد سابقه تقدیر یا ایمان یا این جز سلوک این طریق سیلی نیست آخر
 در متشابهات خود بصورت باینجامی باید آمد اگر در همه جا بهین روش روند کار دشوار بر خود آسان کرده باشند و زبان
 تازه کردن یا قرائت تو به نه انگیزختن علت از کار تو به و العیاذ بالله وصل این بیان صبر شد در نسبت اعتقاد دیگر صبر در عمل است
 و قسم آن بسیار است هر عملی که هست تا صبر نکنند بوجود نیاید و جید نیفیند و بحقیقت خود چنانچه در واقع هست نشود و چون حقیقت
 او بوجود نیاید لازم و فتاح و آثار وی بران مترتب نگردد و کرده و ناکرده وی برابر باشد بلکه کرده از ناکرده بدتر بود و النکسته باشد
 من المضر و فاضلترین اعمال و مقربترین عبادات نماز است که قرب مایکون العبد من ربه و هو ساجد و صبر در وی لازم است بعد
 از صبر بر اسباب و احوال و ضرر و رعایت شرائط و آداب آن و حضور و طمانینت در آن که گفته اند حضور در نماز بر اندانه حضور در وضو است
 که مقدمه است و صبر در قرات قرآن با حضور و خشوع و رعایت تجوید و ترتیل در کلمات و می و تامل و تدبیر معانی آن و تطویل قرات
 موافق سنت خصوصاً در نماز شب که آنحضرت صلی الله علیه و سلم در آن طولال سور میخواند و رکوع و سجود و قومه و جلسه بر اندازد آن
 میکرد و گفته اند که در قرات قرآن زبان و گوش و دل یکجا باید تا آنچه بر زبان بخواند بگوش و بشنود و ببلطمانینت و تعدیل در رکوع
 و سجود و قومه و فهم معانی تسبیحات و تصور کبریا و جلال حق و شهود عظمت و کبریای وی سبحانه و تعالی موافق حال که با خدا دارد و
 استقرار در مقام تمکین در تشدد و تخفیل حالت معراج که مورد این کلمات است و بعد از سلام و اذکار و ادعیه مانوره خواندن و اگر در پس
 امام است تا محل دعائشستن و بعد از سلام نیز با اضطراب بر بخوابستن نیز از جمله صبر است و در زمان آنحضرت این قوم را که نزد پیغمبر
 و متقید بکبر و تسبیح و دعائی شدند سرعان القوم میگفتند و وصل این لفظ نام آن گروه است که در معرکه در آیند و دست و پای زده مهم را
 تمام ناساخته بآید و راه گیرند و کار بر سر نهند و بعد از نماز باید ادا تا بر آمدن آفتاب استقبال قبله شستن و بکبر حق مشغول بودن نیز از
 ممولکات است و سبب دعای فرشتگان بمغفرت و رحمت و عفو که در اینجهان بنقد جزای آن می یابند این عمل است بعضی مشایخ که بعد
 از نماز بخلوت در روند و آنجا مشغول شوند ثوابی که بر نتیجه خاصیت وقت دریابند اما ثواب صبر بر التزم مکان که منطوق حدیث است
 قرات پذیرد و نیت ایشان در آنجا حصول جمعیت اجتناب از ریاست اما با وجود آن صبر در همان مکان اوفق است بسنت قولاً
 و فعلاً و احیاء بین العشائین نیز همین حکم دارد پیش از عشا نوم و تکلم بعد از وی مکره است ازان نیز صبر باید کرد و وصل صبر بر مضایقه
 و بلا یاوشد اند و حوادث دهر و جفای خلق و ادای حقوق اهل و اولاد و رعایت حقوق اصحاب امتثال آن مشهور است و عمده
 این باب صبر بر شدائد و ریاضات و مجاهدات و مکایدات سلوک است خصوصاً نزد عدم حصول مقصود و بستگی راه و تاخیر فتح باب
 و بر تقدیر فتح باب کمالات و وجود و قانع و معاملات و حصول مقامات و حالات صبر بر ستر و کتمان آن و عدم اظهار و انبساط و اظهار
 و تمسک بآلای لازم است و انا و کله طریق صدق و اخلاص است و با وجود حسن و جمال فضل و کمال در محل تواضع و فروتنی ایستادن و
 داد و شکستگی و نامردوی دادن و با خردان بنظر شفقت و عنایت دیدن و بابرگان ادب و بندگی و زیدین حلیه و دیگر بجمال حال

افزون و قسمی اعلا از صبر نمودن است و یگانه نمودن صبر توقف و تامل کردن است در انکار شخصی که دعوی کمال کند و بر هیچکدام از دو جانب صدق و کذب لیلی واضح نبود و احتیاط در آن است که بر تقدیر تعارض قراین و دلائل قرینه صدق را ترجیح دارد و از نظر در قریه کنایه غماض کند که توقف در مقام اشتباه محمود است سلم تسلیم و گفته اند که اخراج هزار کافر از کفر با احتمال ایمان بهتر است از اخراج یکت من از ایمان با احتمال کفر و این آیت قرآنی درین باب کافی است و آن یک کاذباً فعلیه کذب و آن یک صادقاً یصحبکم بعض الذی یکذبکم و با وجود آن صبر از اعتقاد و انقیاد و اطاعت بی تجربه و امتحان عدم استعجال و احتیاج به شواهد و دلائل نیز محمود است تا منجر به وحشت و پشیمانی نگردد و الله العاصم یا هیالذین آمنوا اصبروا و صابروا و رابطوا و اتقوا الله لعلکم تفلحون و العاقبت باخسیر

الرسالة الخمسون تبیة اهل الفكر برعاية آداب الذكر

الله و رسوله - در آن هنگام که شیخ اهل اعزاز کرم احوار عدل عبدالوهاب متقی و قادری شانازی روح الله روجه و وصل الینا بکات و فتوحه این مسکین را تلقین فرمود و اجازت داد و آداب آن آموخت که تا بی بدست من داد و سمعی بهنج السالک الی اشرف المسالک و چون عبارت آن کتاب عربی بود برای طالبان ترجمه کردم و فضیله تلقین در یکم بود مستمع و تسعین و تسعاً و ترجمه در دلی شدت بارخ هزار و بست و شش متعین و توفیق دستگیری کرد و الهام بانی بیان منضم گشت و الا مور مرهوت باوقاتها میفرماید که آداب ذکر است است پنج پیش از شروع در ذکر و از ده در میان مشغولی بگذرد و بعد از فراغ از ذکر آن پنج که پیش از شروع در ذکر است نخست توبه است و حقیقت توبه گذاشتن بنده هر چه نه نزدیکی بخشد و سودمند هر او را از گرفتار و کردار و خوست پس از پشیمان شدن از آن دوم طهارت غسل یا وضو سوم آرام و خاموشی تا مشغول گردد و دل بخدا پس بگوید ذکر بدل و حاضر آرد یا حق را پس از آن شروع کند بنیان تا هیچ خاطره نماند جز بخدا و بگوید بموافقت دل زبان لا اله الا الله چهارم مدجستن بدل نه شروع در ذکر است شیخ که اگر از وی بد و اگر زبان بداند که شیخ را و فریاد خواهد از وی نیز بگوید اگر خا بدان افتد گفت مؤلف کتاب رحمة الله علیه گفت شیخ جبرئیل حرابادی چون آغاز کند ذکر را حاضر آرد صورت شیخ را در دل و مدجوبه از وی زیر اهل شیخ محاذی و مقابل دل شیخ شیخ است تا حضرت نبویه دل نبی صلی الله علیه و سلم دائم التوجه است بحضرت الله تعالی شانه و بهیشت روی دل وی بدان سوی است پس اگر چون صورت شیخ در دل بست و از نور ولایت روی مدجست میریزد و با از حضرت الهیه حضرت الهیه بر دل سید المرسلین صلی الله علیه و سلم و از دل سید المرسلین بر دلهای مشایخ بتقریب و به ترتیب میرسد تا به شیخ وی از دل شیخ بدل می پس توانائی می یابد بر کار فرمودن ذکر چه طالب در بدایت حال بر مثال طفل است که او را توانائی نیست بر کار فرمودن آنست بر وجهی که تاثیر کند و کار گرفته و مقصود بر آید اگر چه تفسیر حق در دست اوست که در ذکر است اما توانائی بر تفسیر زدن جز بهمت صورت نه بند و فرمود پیغمبر صلی الله علیه و سلم الذکر سیف الله و قوت بهد نبی السیف است آید صلی الله علیه و سلم قوله تعالی و ان استنصرکم فی الدین فعلیکم النصرة انتهى بیستم بدانکه در خواستن از شیخ مدخو استن از حضرت پیغمبر است صلی الله علیه و سلم که نائب و جانشین اوست و این اعتقاد را بجز هر خود بهد تار فته رفته یقین کشیده آن دوازده آداب که در حال ذکر است اول نشستن در جای پاک چهار تا نو یا بر روز انو چنانکه در نماز نشیند قومی آنرا اختیار کرده اند و بعضی از علمای این طائفه این را بهتر دانسته که تاثیر این وضع در دل بیشتر است و جمع گویند بهر وضع ازین دو وضع که آرام یابد و دل قرار

نشیند و رو بسوی قبله نشیند اگر تنهاست و اگر جماعه اند حلقه بریندند و مینهند هر دو کف دست را بر هر دو ران مستقیم مجلس فرما را
 بهوشهای خوش معطر دارد که در مجالس ذکر ملائکه حاضر میشوند و مسلمانان جن نیز حاضری آیند چهارم جمله پاک پوشند از وجوه
 حلال پنجم در خانه تاریک نشیند اگر عیسر گردد و ششم چشم پوشد تا راه حواس ظاهری بسته گردد و بسته گشتن راه حواس ظاهری سبب
 کشاده شدن حواس باطن است که با همای فیض دل انداخته صورت خیالیه پیش دو چشم دارد و این از اولک آداب است نزد قوم
 بهشتی استی در نهان آشکار و رعایت صدق در ظاهر و باطن و گفته اند که صدق شمشیر است که بر هر چه زند کار گرفته و پاره کند آن را
 انهم خلاص و پاک کردن عمل از هر آلائش و گفته اند بصدق و اخلاص میرسد ذکر بدیده صدیقیت گفت کاتب حروف عفی الله عنه
 گفت شیخ رضی الله عنه صدق مغزو خلاصه خلاص و کمال و ست اخلاص آنکه یا بخلق نوره و جاه دنیا انطلبه و صدق آنکه بجز
 و جزای آخرت نیز در نظر ندارد و گفت مصنف کتاب در ذکر این دو ادب که هر چه در دل مرید از نیک بدیفته به شیخ عرض کند و او بخا
 گفته اند که شرط نیست که شیخ مطلع بود بر باطن مرید کشف کند آنرا ولیکن شرط مرید است که ذکر کند هر چه خطور کند در دل و می شیخ را و اگر
 ذکر کند خائن باشد و الله لا یحب الخائنین و هم برگزین کلمه لا اله الا الله را بگوید آنرا تعظیم بقوت تمام بجز و بر آرد لا اله الا الله را از بالا
 ثبات از نفس که بین الجنبین است و بر سر اندالا الله را بیل صنوبری با حضور قلب معنوی گفت سهل بن عبد الله تستری چون
 بگوید لا اله الا الله را یکیش این کلمه را و نظر کن بر عزت و قدیمی حق پس ثابت دار آنرا نیست گردان هر چه جزاوست گفت امام
 غزالی در کتاب بیان ثمرات اعمال بهر که نگاهبانی کند بر قول لا اله الا الله و ظاهر و باطن هر دو روان گرداند زبان خود را همواره بدان بکشد لا اله الا الله
 بر دل وی نوری که بر دارد پرده را از سر که درین کلمه نهاده اند و در گیرد او را انوار وی و شایسته گرداند دل او را دوستی وی را از
 پنج بر کند و فانی گرداند او را آثار وی پس به پند برون خود و از شگفتیهای ملکوت آنچه نتوان بیان کرد آنرا و اندازد نتوان کرد صفت
 آنرا و گردن نتوان آورد و عبارت نتایج و ثمرات آنرا پس انان برگردد ذکر بای ظاهر و باطن و بیاد دل و چند آنکه پیوسته گردد
 و همیشه بود ذکر وی غالب بید باطن وی بظاهر وی تا قوی گردد سلطان قلب بر حرکت لسان پس نیست گرد و در ماند جنبش زبان
 و بکانه گرد و دل بزرگ پس از آن بتابد آفتاب روح بر دل وی و مستغرق گردد در دل با نوار روحانیت و بر دارد پرده از لطافت و صفات
 ربانیه و فرو آید و اوقات غیبیه پیدا گردد از احوال سینا آنچه باز دارد و از صفات بشریه و بالا ببرد او را بقایات علیه بروزی یا
 بکرات که پس روند نبوت محمدیه را پیوسته فرو در روح وی در دریای توحید بیرون آرد از آن اسرار لطیفه و معانی شریفه سپردند
 ماند ذکر نخست پایه که بر آید بر کن بقوت نیرانیت این کلمه پایه تقوی است و اول دری که کشاده میشود باین کلمه از بهشت که
 کلیدی حقیقت لا اله الا الله است باب فهم و تذکر است که کشاده میگردد و اند قلب را در آیات قرآن که فرود آورده است آن را
 روح الامین جبرئیل از احکام بر خیر الانام محمد علیه الصلوات والسلام تمام شد کلام غزالی رحمت کند پروردگار بر وی و سودمند
 گرداناد اما بدانشهای او و گفت شیخ محی الدین نووی که از اجله فقها و ائمه مذاهب شافعی است لا اله الا الله سرزده
 ذکر با است و از نبیست اختیا کرده اند آنرا ساداقه اجله که صفوة خلاصه این امت اند و پرورش میدهند راه روان و ادب
 میکنند مریدان و خواهند گان وجه الله را و میفرمایند ایشانرا بعد از امت آن و پیوسته بودن بران و میگویند این کلمه سودمند
 ترین وارد با است مرانیدن و سواس را و روی آوردن بدرگاه الهی و بسیار ذکر کردن حق یا زدهم حاضر گردانیدن معنی کلمات

بدل هر بار و هر بار که پیدا آید چیزی از احکام بشریت و سوس گویید زبان لا اله الا الله و بدل لا معبود الا الله و نزد افسرده شدن
و تیرگی دل طلب صفا و طلب چیزی از معارف شوق و ذوق را بدل گویند لا مطلوب الا الله و گویید بفنای خاطر تمام لا موجود
الا الله بشا هده آنکه وی تعالی ناطق است بدان دوازدهم نفی از موجود از دل جز خدا به لا اله الا الله تا قراریا بتاثر لا اله الا الله
در دل و سرایت کن را عصاره گفته اند که در باید که چون الله گوید از تا یک سر تا انگشتان پای بجهیدن آمد و نشاط و شادمانی
نماید و اگر این حال دارد نیست شود که ساکت است و امید است که به پای بالا ترا از این بر آید اگر خدا خواسته است و آن
سکه ادب که بعد از فراغ ذکر است یکی آنست که چون خاموش گردد و در خود فرو رود و خدو و خشوع آید و بادل حاضر آید چشم دارنده
وارد ذکر را و اثر فیض آنرا تواند که چیزی بدل بفرد آید از نور حضور که در گیرد و وجود او را و آبادان گرداند خانه دل او را و بلیساعت
و سود و بد آسنان که یا ضمت و مجامع سی ساله نهد دوم آنکه نگاه دارد دم را و حبس کند آنرا تا چند بار که آن زودتر آرنده
روشنائی بصیرت را و کشاده شدن پرده ها را و بریدن و بازداشتن خاطرهای نفس و شیطان را چه بحبس نفس و تعطیل حواس
مشابه گردد و درده و شیطان قصد مرده نکند سیوم بعد از ذکر آب نخورد که سوزش دل و آتش شوق را بنشانند که مطلوب است از ذکر
و بحکم طب نیز روانیست که آب خوردن بعد از حرکت سخت علت استسقا آرد گفت صاحب کتاب که ذکر باید این سه ادب را
خوب نگاه دارد که نتیجه ذکر باینها پیدای آید و گفت گفت شیخ یوسف عجمی رعایت این آداب هر ذکر را در وقتی است که بر عقل خود
ایستاده باشد و در ذکر خود اختیار دارد و چون از عقل غائب گردد و از دائرة اختیار بیرون افتد آنرا احکام دیگر است که اهل آن
می شناسند و چون ذکر از دست اختیار ذکر بیرون رود و سلوب الا اختیار گردد و بیرون می آید از وی الفاظ گوناگون که همه محمود اند و صفا
آن بران معذور بلکه مشکور و آن همه اسرار اند از حیطه ضبط بیرون پس گاهی روان میگردد بر زبان وی الله الله یا هو یا هو یا لا اله الا الله
یا لا اله الا الله یا آه یا آه یا یا یا از او از بی حرف یا صرع و خط و ادب درینوقت تسلیم نفس و گذشتن است او را و بر او تصرف
کند و روی هر چگونه که خواهد و بعد از سکون دارد نیز آرام و خاموشی سازد چشم دارنده وارد دیگر را و گاهی اتفاق می افتد از انواع
مرصادقان را در یک مجلس این آداب لازم است مطالب را تا اجتماع و بعد از کسرسان و چون بے نیاز گردد بذكر قلب مستغرق در
مذکور حاجت نیست بهیچ یکی از آن و آنکه ربانی نیافته نفس را از بشریت محتاج است بذکر طاهر و باطن و پس از ربانی یافتن از
قید بشریت حاجت نبود بذکر طاهر تا آننگام که عود نکند بشریت و باز نگردد احکام او بسا که چون عود کند بشریت باز محتاج گردد
و بذکر چه بشریت می رود و می آید تا رة قناره تا تمام شود و کامل گردد و فنا و بقا و بعد از کمال فنا و بقا نیز باقی می ماند حکم قلب حضرت
ربوبیت مانند حکم بشریت بادل و بعد از این حال گرفته میشود حکم از سینهای مردان بذوق و وجدان و وصل این بود آداب ذکر
که در کتاب منج السالک بیان فرموده و درین کتاب فضائل ذکر و فایده آنرا نیز ذکر کرده و آن مشهور است که در کتاب و سنت و
کتاب قوم مذکور و مسطور و اگر آنرا بسیاریم سخن دراز گردد و وضع این سائل بر ختصار افتاده اما فائده چند ذکر کنم چه این کتاب و چه
از غیر آن از آنچه از زبان حق ترجمان شیخ ذکر الله را بخیر شنیده شد و کم چیزی باشد که مذکور نشده باشد در کتاب ادا المتقین
فی سلوک طریق الیقین با وجود آن هر چه بتقدیر الهی بر زبان قلم آید بنگاریم فائده در کتاب مذکور میگردد ذکر بر و در ضرب است
بر زبان و بدل و بذکر زبان میرسد بنده بذکر دل و دوام آن و تاثیر ذکر دل راست و چون هر دو جمع شود لا بد تهم و اکمل بود

مشهور و متعارف در اکثر سلاسل اینست و در سلسله شریف قادریه رضوان الله علیه نیز چنین است و از سلسله نقشبندیه قدس الله سره
تعالی اسرار بیجم اقتضا کند به ذکر اول و دوم از اول بتقدی را بران دارند نهایت را اندراج کرده اند و بدایت که ایشان میفرمایند بمعنی
دار و دوا این سخن نیز ظاهر میگردد که ذکر اول کار متبیین است و لیکن ایشان از اول همین راه برند و یقین است که آنچه از ذکر متبیین را
روی بنموده باشد مبتدیان را نخواهد بود چنانکه در ذکر زبان نیز در اول کار و آخر آن تفاوت است پس استبعاد بعضی نادانان و
بفهم سخن نارسان آنرا چیزی نیست این سخن در از یک شد از ابل این شان باید یافت فائده انکار بعضی از فقها ذکر قلب اوجسر
ذکر در لسان مکاره است چه ذکر ضد نسبان است و این بهر دو بدل بودن بزبان نعم ذکر زبان را احکام و آثار است مخصوص بدان
اما نفی اطابق ذکر از فعل قلب و آنرا ذکر نام نه نهادن درست نبود لا لفظه ولا شراغاً لکدر اینجا که شاعر ذکر زبان را شرط کرده چنانکه
قراءة قرآن و اذکار دیگر که در نماز و جز آنست و او را دو وظائف نیز ازین باب است و مثل طلاق و عتاق و بیع و شراجز بفضل زبان
صورت نه پذیرد و باین معنی فرق آمد میان ذکر و در و مانا که کلام فقها هم درین باب است فافهم والله اعلم فائده پریدم از شیخ که
این انوع ذکر و طرق آن و کیفیت جلسات و جز آن که در بعضی سلاسل میکنند بطریق صحیح در سنت ثابت شده است یا نه فرمود
این از مستحبات است و در غرضه که ذکر برای آن موضوع است نافع و فرمود در اصل ذکر نام همین لا اله الا الله است
و تا اختیار باقیست آنرا تصحیح حروف و مخارج آن چنانکه هست باید گفت و چون شوق غالب آید و از ضبط و اختیار بیرون افتد
آنرا حکم دیگر است و فرمود گمان نیست که این بعضی ذکر با مثل ذکر آیه و مانند آن که نه بر ضبط و منع اصل واقع است سپس همان بنمایم
که مردم آنرا در وقت غلبه و بے اختیاری از مشایخ دیده اند و آنرا ساند گرفته اند و الله اعلم فائده حبس نفس در ذکر نزد بعضی صلی
قوی است و میگویند که در تنویر قلب و رفت و روب ساحت سینه از خض و خاشاک خواطر اغیار بالا تر از آن چیزی نیست و در سلسله
شریفه چشتیه و کبرویه و شرطاریه شرط است و در سلسله نقشبندیه شرط نیست ولی اولی است چنانکه حضرت شیخ و سیدی سید
قبایکاهی سیدی کلیم الله قدس الله سره در کتاب او را خود همچنین فرموده اند و این فقیه از خواججه محمد باقی قدس سره شنیده است
که میفرمودند یکبار شیخ بهاء الدین عمر که از کباب مشایخ متاخرین خراسان اند و خواججه بحرار و مولانای عبدالرحمن جامی نیز و ایشان
بنبر میفرمودند فرمودند که حبس نفس که در ذکر میکنند مستحب ثابت نشده است گفتند شما انکار طریقه خواججه بزرگ یعنی خواججه بهاء الله
نقشبند کردید فرمود مقصود مانفی طریقه ایشان نیست سخنی بود گفتیم و شیخ مذکور از سلسله سهروردیه است غالباً و در سلسله ایشان حبس
نفس در ذکر نیست موافق این شیخ بزرگین الدین خانی که نیز سهروردی است در کتاب و صایا گفته ذکر کند بشدت و قوت چنانکه
قوت آن در رگ نبی در رود و بگذارد نفس را که بطور خود بر آید و گفته که حبس نفس در ذکر یعنی براموری است که راجع اند باصول جوگیه او
اما قال والله اعلم فائده و شملی قدس سره بایاران خود میگفت خدا عز اسمه میگوید که من بهمنشین کسی ام که ذکر میکند مرا و شما چندین
بهمنشینه با خدا کردید حاصل آن چه شد اشارت بثمره ذکر کرد که انس با خداست و خوش از غیو می آید و جثمان برسد مذکب بسیار میگویم
ذکر را و شیرینی آن در دل خود نمی یابیم گفت شکر گوئید که باری عنفوی از اعضای شما آراسته شد بطاعت حق شیخ عطاء الله
اسکندری شاذلی صاحب کتاب حکم گفت غفلت تو از ذکر سخت تر است از غفلت در ذکر و کتاب مذکور روایتی می آید که هر که گوید
لا اله الا الله محمد رسول الله می جبده عرش از ان زیرا که این کلمه طیبه بذات خود از عالم جبروت است و او را به است بکلمه

و صمودی هست بملکوت متعلق نمی گردد بخلق عالم دنی ایست و دران و خالق عالم همه صادر است لقوله تعالی الیه یصعد الکلام الطیب و هر که بگوید آن هزار بار بر طهارت هر صباح آسان گرداند پروردگار تعالی بروی اسباب رزق لایمان که مراد بر رزق شامل رزق روحانی و جسمانیست و هر که بگوید نزد خواب غفلت هزار بار شب کند روح وی زیر عرش قوت خور و از این بر اندازد قوت های وی هر که بگوید در وقت استوا هزار بار سست گرداند حق تعالی شیطان باطن او را و همچنین هر که بگوید نزد ماه نو این گردد از تمام مقام و بر که بگوید نزد برآمدن شهری این گردد از غفلت آن همچنین هر که بگوید بجمع هم حضور فکر و بفرستد آن را برای ظالمی یا جباری یا به پاره پاره گرداند او را و هر که قصد کند بدان اطلاع و انگشتان غیب منکشف گردد بروی در کتاب او را گفته شده که جمیع بودند که هر روز هفتاد هزار بار میگفتند و قومی دیگر بپس هزار بار و گفته آن باشد او دوازده هزار کمتر نباید و هفتاد هزار بار گفتن آن را خاصیت است مشهور مذکور در آمدن در بهشت فائده چون در کتاب و سنت امر مذکور کرده اند دیگر برای آن بسندی و دلیل احتیاج نباشد و تلقین مشایخ را تا شیری عظیم است و ایشانرا سندی هست که آنحضرت صلی الله علیه و سلم تلقین کرد مر علی مرتضی را در وقتیکه پسرید مرتضی کرم الله وجهه که چگونه ذکر کنم یا رسول الله گفت بنشین و بپوش سر و چشم خود را و بشنو از من آنرا است باریس تو بگو سه بار تا من مشغوم از تو همچنین تلقین کرد رسول خدا صلی الله علیه و سلم مر علی مرتضی را و تلقین کرد مر علی مرتضی بحسن بصری رضی الله عنه و کرم الله وجهه تا آنجا که منتهی شد سلسله

خاتمه

صحبت حسن بصری رحمه الله علیه با امیر المؤمنین علی رضی الله عنه و کرم الله وجهه و تلقین ذکر از مشهور شده است میان بعضی مشایخ طریقت از متاخرین درین زمان و لیکن علماء محدثین را درین سخن است و در هیچ کتاب روایت حسن بن علی نبایده و شیخ نجم الدین کبری نیز در اجازت نامه خود که یکی از اصحاب داده گفته است که صحبت داشت معروف کرخی با داود طائی و گرفت از وی علم طریقت و صحبت داشت داود طائی حبیب عجمی را و گرفت از وی علم طریقت و صحبت داشت حبیب عجمی با حسن بصری و گرفت از وی علم طریقت را و صحبت داشت حسن بصری صحابه را و گرفت ایشان علم طریقت را آنچه بصحت رسیده اینست و بعضی مردم گویند که صحبت حسن بصری علی مرتضی رضی الله عنه و کرم الله وجهه و این بصحت نرسیده و مانند علم که از کفر فی فصل الخطاب شیخ جلال الدین سیوطی در بعضی رسائل خود اثبات صحبت حسن بن علی بقیاس عقل و دلیل معقول نموده و ثابت کرده که حسن بصری در مدینه بود پس چه احتمال دارد که امیر المؤمنین علی را در نیافته باشد و حال آنکه بر روز مسجد رسول الله صلی الله علیه و سلم نماز حاضر میشد و در جامع الاصول گفته که ولادت حسن بصری بمدینه بود و در دو سال که باقی مانده بود از خلافت عمر بن الخطاب و مدینه عثمان را رضی الله عنه و قدوم کرد بصره بعد از قتل عثمان و بعضی گویند که ملاقات کرد بصری علی رضی الله عنه بمدینه اما روایت او علی را در بصره صحیح نشده زیرا که وی در وادی انقری بود و تا آمدن او بصره علی رضی الله عنه باز آمده بود انتهی و حکایتی در یافتن او علی را بصره نیز نقل میکنند که وی کرم الله وجهه بصره آمد و قصاص و عاظر را همه برخیزانید الا حسن بصری را که جوان بود و حضرت امیر چیز از وی پرسید وی جواب داد پس سلسله است و را و این آیت و حکایت دیدن حسن بصری مر علی را صحت ثبوت پیدا میکند تلقین ذکر را کافی است این صحبت اگر چه قدس بود بعد از خود و این بحث عدم است و صحبت ما باشد و الله اعلم

الرسالة الحادیة و المکنون تذکیر اهل الذکر بیان فضیلة علی الفکر

اصد و رسوله - شیخ ابو عبد الرحمن سلمی رحمه الله علیه فرمود ذکر و فکر هر دو حال بزرگ اند و هر یکی را ازین دو آداب و احوال و مقامات است
 که در اوست شرح و بیان آن انچه در دل من می افتد آنست که ذکر بزرگتر و درجه وی بالاترست زیرا که ذکر بنده مرخل را مستجاب
 و مستقیم ذکر خداست مر بنده را فاذا ذکر و فی اذکر کم و نیست هیچ حالی که اثبات کند بنده را از جانب حق مانند انچه بزرگ داشته است
 حق تعالی او را بر این حال نگذاشته که محبت که فرمود یکیم و محبوبه مشایخ گفته اند بفضل دوست داشتن و می توانی مرا ایشان را
 دوست داشته باشی ایشان مرا و را بفضل یاد کردن او مرا ایشان زیاد داشته اند ایشان مرا و را یعنی محبت و ذکر حق مر بنده را سابق
 بر محبت و ذکر بنده مرا و را گفت بنده بسکین نگارنده این حروف و حقیقت حال همچنین است که مشایخ گفته اند چه هر چه از ان حق است
 فهمیم است و از ان بنده حادث و حادث از قدیم پیدا کرد و از وی بوجود آید و لیکن ذکر کردن محبت حق را بالاتر از محبت بنده است
 محبت و تقدیم ذکر بنده مر حق را بر ذکر حق مر بنده را در آیت ذکر نکته باید و انچه از ان در دل بنده میریزد آنست که محبت از صفات
 است و ذکر از افعال نخست بجاذبه محبت حق بنده آن جانب کشیده میشود و بوجود محبت مشرف میگردد و پس از ان ذکر میگوید
 پس حقیقتی بشکری گوید و جزای ذکر وی میدهد و او را ذکر میکند و محبت بر محبت می افزاید باز این محبت باعث برافزونی محبت
 دیگر میگردد و همچنین این سلسله میرود تا میرسد به محبت می افزاید گفت شیخ ابو عبد الرحمن سلمی پرسیدم اباعلی دقاق را کدام یکی تمام تر و
 بزرگتر ذکر یا فکر پس گفت ابوعلی دقاق شیخ را درین باب چه در دل می افتد گفته ام تر و در من ذکراتم از فکر است زیرا که حق سبحانه و وصف
 کرده میشود بنده و وصف کرده نمیشود بفکر و لا بد انچه وصف کرده میشود ان خالق تمام تر و بزرگتر باشد از انچه وصف کرده شود بدن مخلوق
 پس استحسان کرد شیخ ابوعلی دقاق این کلام را و نیز حق سبحانه نام کرد کتاب خود را ذکر و فرمود و انزلنا الیک الذکر و فرمود هذا ذکر مبارک
 انزلناه گفت شیخ ابو عبد الرحمن سلمی مر ذکر ان را احوال است کی ذکر لسان است و این حال بزرگ تر است که همیشه خدا را بزبان یاد
 نمیکرده باشد و زبان بنام وی روان گردد و فرمود پیغمبر صلی الله علیه و سلم اگر توانائی داری که میری د زبان تو تر باشد بزرگتر خدا بکن
 آنرا و لا بد چون همواره زبان بکلام جاری میباشد از ذکر جزوی باز دارد و دیگر ذکر قلب است و آن تصفیه اوست از جمیع هوا جس
 و موارد و خواطر که فردی آید بروی و بیرون افکندن و بر آوردن آن از دل از جهت مشغول بودن وی بذكر سید وی و تحقیق و ثبوت
 وی در ان این ذکر اگر او نعمای حق است پس همیشه پاک و صاف میباشد دل بزرگ حق دیگر ذکر سراسر است که چون تصفیه کرد دل صاف
 گشت باطن از هر که در خلایق فرد نیاید بروی فرد آینه از خواطر مکر آنکه بیاید از مملو و مغلوب بحقیقت ذکر پس کوچ کند
 و برگردد از ان گفت کاتب حروف پس گوید ذکر سراسر نتیجه ذکر قلب است که چون قلب تصفیه کرد صفائی سر حاصل شد سر لطیف است
 فوق قلب دوم ذکر حضور که بعضی در ایشان اثبات کنند همین اتصال سرست بیا خدا و ذکر قلب حکم قلبی که دارد بر یک حال
 نباشد چنانکه گفت حافظ دوام وصل میسر نمیشود و شایان کم انتفات بحال که گفتند شیخ گفت دیگر ذکر روح است
 و آن ذکر است که فانی میگردد و ذکر از صفت خود برودیت ذکر خدا پس باقی نمی ماند مرا و را ذکر و نه حال و وصف و ذکر مشاهد میکند
 ذکر حق تعالی مرا و را پس نگاه میدارد و فانی میگردد و از رویت ذکر از جهت علم وی بآنکه ذکر حقیقتی سابق است بر ذکر وی مر حق را
 و غالب است بروی پس میگوید وی یا بد که کجا مقابله تواند نمود و ذکر معلول حادث بزرگ قدیم سیکه لم یزل و لا ینزال پس تعاد افکار
 پس مختلف و متفاوت اند متفکر است که تفکر میکند در انچه میگردد بروی از مخالقات و معاصی پس تفکر میکند در وقت خود

و مانکه کلام شیخ در ذکر بیت که منتهای مقام سلوک و آخر آن است که فناء فی الله و ذهول از کل ماسوی است و الا در هر مرتبه فکر اندیشه حاصل است و در فکر نیز ذکر موجود است و توبه و انابت و محاسبه و رغبت و مهابت و برویت آلا و شکر و رویت تقصیر و ران که متلج و ثمرات فکر و محال و موارد آنست همه جا ذکر است تا گفته اند که اشرف و افضل ذکر ذکر حق است و در امر و نسی و اعتنال و اهتمام هر چه برای خدا و نیت تقرب کند ذکر است چه معنی ذکر یاد داشتن خدا را و یاد کردن مراد است و صل شیخ علی متقی رحمه الله علیه در حکم کبیر از شیخ ابن عطاء الله اسکندری در مفتاح افلاح می آرد که ذکر خلاص یافتن است از غفلت و نسیان بدو احم و خن و قلب با حق و ترویج هم مذکور است بدل و زبان و برابری در آن ذکر الله یا صفاتی وی یا حکمی از احکام وی یا فعلی از افعال وی یا استدلال کردن بر چیزی از آن یا دعا یا ذکر رسل و انبیای او یا ذکر خاصگان و ادبیای او یا هر که انتساب کرده بوی نزدیکی هست بوی بوجهی از وجوه و بسبب انساب فعلی از افعال بقرات یا ذکر یا شعر یا غنای یا محاضره یا حکایت پس متکلم ذکر است و فقیه ذکر است و مدرس ذکر است و مفتی ذکر است و وعظ ذکر است و متفکر و عظمت و جلال حق عز وجل و جبروت و آیات وی در ارض و السموات وی ذکر است و امتثال آرنده با و امر وی و باز دارنده نفس را از نواهی وی ذکر است و ذکر گاهی بزبان بود و گاهی بدل و گاهی باعضا و گاهی باسرار و گاهی آشکار و گاهی نهان و ذکر کامل آنست که جامع بود از جمیع این مراتب را بعضی از عارفان گفته اند که ذکر به هفت نوع است بدست و پا و چشم و گوش و دل و روح و زبان ذکر بدست یاری دادن ضعیف است و ذکر بافتن بزیارت علماء اقر باست و یک چشم دوام بکار و بگوش استماع کلام حکما و بدل انقطاع از دار فناء و انابت با اعتقاد بر روح شتیاق بر تو و لقاء و بزبان تلاوت آنچه منزل است از سما و آنچه مستجاب است از دعا و فی الحدیث من اطاع الله فقد ذکر الله و ان قلت صلاته و صیامه و تلاوته القرآن و من عصى الله فلم يذكره و ان کثرت صلواته و صیامه و تلاوته القرآن رواد الطبرانی عن و اقد استنته

الرَّسَالَةُ الثَّانِيَّةُ وَكَمُسُونِ لَا عِصْمَ لِمَنْ حَبَلَ الصَّبْرَ الْبَنَاتِ عِنْدَ جَمَاعِ ابْنِ الْكَذَّاءِ وَشَهْوَا

الله و رسول - حق جل و علا در جمیع احوال ناصر و معین باد و بتایج کسبت و ششم حجب مکاتیب محبت سالیب آن و لبند رسید و دیدن را منور و دل را مسرور گردانید الان جز انتظار مقدم مسرت از موم آن و لبند پیش نهاد وقت نیست باید که جز آنچه نه در اختیار باشد یا حکم صلاح دید وقت ناظر در توقف باشد ازین عزمیت مانع نسازند که زیاده برین طاقت برداشت با فراق در قوت باطن این ضعیف نماند است دریافت صحبت این فقیر را مغتنم دارند تا بعد ازین چه واقع شود بعد از معلوم وقت و حال آن سعادت مند و مبدء او مال خوابند که آدمیان در طلب خواہش و مقاصد و مطالب دنیا و معاوضه آن با مقاصد دینی چند قسم اند از خود گویم که مسلمان اگر چه ضعیف الا یمان باشد از محبت دین و آخرت خالی خواهد بود تفاوتی که هست این مقدار است که جماعه در طلب دنیا چنان غالی و منهک افتاده اند که همین را مقصود و پنداشته از غده کوبین و زبان زده گی آن فایغ نشسته اند گویا علم بدان ندارند نفوذ بالله من ذلك طائفه دیگر علم بدان دارند ولیکن در وقت معامله و غلبه شهوت و هجوم نفسانیت آن علم چون ضعیف است و بر حد یقین نرسیده است در می مانند و آنرا فراموش میکنند و از دست میدهند فراموش کردن چه حاجت است غلبه شهوت بر آدمی را و چنان غالب افتاده که دیده و دوش و دایم می افتد چنانچه اشارت واصله الله علی علم بدانست و حکمت جلاله تعالی نیتا غفلت آن کرده که

که دنیا را متاع آزار و دیده و دل آدمیان زینت داده است که بحکم طبیعت بی اختیار با ین جانب میروند و در حدیث آمده است
 که الدنيا طوبیة خضرة فرمود دنیا شیرین و سبز است یعنی شهوت او در باطن لذیذ و در ظاهر رنگین و زیبا افتاده است اینجا تأیید الهی
 و نصرت و اعانت وی سبحانه در کار است که ازان نگاه دارد و از گرفتاری و درد امدادی افتادن باز دارد و باز اینجا دو قسم است
 یکی عصمت است که خاصه انبیاء است صلوات الله و سلامه علیهم اجمعین که معصیت و خیال ما سوا حق و میل بدان با ایشان
 راه نیست و سدی در میان است دیگر حفظ است که آنرا برای اولیاء و دوستان حق اثبات میکنند که اگر چه خیال معصیت و میل
 ما سوا راه یابد اما از تصرف و غلبه سلطان آن محفوظ دارد که این سبحانه در حق نیست که بعضی در معصیت
 بهم پیفتند و گرفتار شوند اما لطف الهی ایشان را بتوبه و استغفار ازان برآرد اذ احب الله عبدالم یضوه ذنباً یعنی دارد مقصود
 و مصدوق این مقدمات آن بود که بعضی از عزرائق و ممالک که عارض وقت آن سعادت مند شده بود و آنچه بشکر ازان محفوظ ماند
 هنوز هم اگر چه از ازان بنیالات بحکم طبیعت یا باقتضای تکلیف بعضی دوستان و یاران مجازی پیش آید بدفع و رفع آن پرداخت
 و در مرکز سلامت و استقامت استوار مانده ممنون نعمت و کرامت الهی باشد که نعمتی و دولتی بالاتر از عافیت و فراغ و سلامت
 و به تعلقی نخواهد بود زیاد چه گوید اعتقاد این ضعیف بر قابلیت استعدا د آن سعادت مند همیشه بود و الا آن چون اثر آن معاملات
 یک نوع ظهور نمود آن اعتقاد ثابت را نسخ گردید حق تعالی شمار را بکام من دارد و آنچه من از تو ای فرزند امید دارم آن باشد
 آنچه آرزو این ضعیف از شماست آنست که این سلسله غربت و نامرادی و مسکنت و بیچارگی و خدا طلبی و خدا شناسی و راه حق
 سپری خود مرتبه بلند است کجا نام آن توانم برد بشما جریان یابد و آنچه از کار از دست این فقیر نیامده و حاصل نشده و ناقص مانده
 از دست شما بیاید و شمار حاصل شود و کمال یابد که وجود و دل و وجود ثانی و لذت بلکه صین وجود اوست اگر توفیق یاری دهد و
 براه ترک و تخرید و زهد مطلق ببرد و آن خود سعادت کبری است ولیکن از تاب حوصله بشریت اکثر مردم بیرون است باری اگر آن
 نباشد از زیاده ها که مشوش وقت و با حث بهیشانی حال گردد و خود را نگاهدارند از زوایست باقی از قضا و قدر الهی چاره نیست
 این دعا را لازم وقت خود دارند اللهم انی اعوذ بک من جد البلاء و درک الشقاء و سوء القضا و شتمات الاعا و این دعا نیز که
 و رای کلمه اولی ازان زبان زد وقت و لذت های این حقیر است اللهم انی اعوذ بک من الحور بعد الکور و من الشقاوة بعد السحابة
 و من القطع بعد الوصول و من الرد بعد القبول و من الخيبة بعد الرجاء و من المنع بعد العطاء و این دعا اللهم احسن عاقبتنا فی
 الامور کلها و اجرنا من خزی الدنيا و عذاب الآخرة خدا میداند که در ایام سابق که این خیالات و احتمالات فائده شما بود چه مقدار
 قبض بر حال این ضعیف مسلط بود الا آن ذوقی و فراغی و انبساطی در باطن می یابد که زبان تعبیر ازان کوتاه است بر همین باشند
 و از پروردگار خود راضی باشند و امیدوار باشند پروردگار تعالی ابواب خیر مفتوح دارد و آن درین باب منحصر نیست که گری
 بسته شد ایدل دگری بکشاید؛ زیاده درین باب چه گوید قلم را به تکلف و زور نگاه میدارد اگر سرده میرود تا آنجا که می پزند
 بس کنم مطالبان را این بس است؛ بانگ دو کردم اگر درده کس است؛ این رباعی امام احمد غزالی قدس سره در افتاد
 این نامه بر ضمیر جلوه گر شده بود جاسی نیافت جدا نوشته شد رباعی بل تا بکند هر آنچه یارت خواهد؛ کان یار همه نظام
 کار خواهد؛ او حسن و جمال روزگار خواهد؛ آن باد تو که آن نگارت خواهد؛ و العاقبة بالخير

الرساله الثالثه الخمسون فی التبیان بالانوار فی السکوت فی حقه لا ابالی

اللهم ورسوله - آه از تنگنای دلبر آه به که تعظم بسته بر کونین راه به عجب اب درگاه هی است دم نتوان زدگا هی میخوانند
و میرانند وزمانی دیگر ناخوانده میدهند و میرسانند چنانکه در عالم ظاهر گفته اند که صاحبان گاهی بدشنامی میکنند و گاهی بدعالمی
برنجند امر کرده اند که دعا بکنند و بخوانند و اگر نکنند و بخوانند در معرض عتاب خطاب در آیند و چون بخوانند و بنالند التفات نکنند
و نپرسند که می نالد و چه میخواند بلکه بی ادبی و گستاخی نسبت کنند **س** اگر روم ز پیش فتنها بر انگیزد و در از طلب ششم یکمید بخیزد
این قوم را در خواستن دعا کردن و دعا کردن است گرویی هیچ بخوانند و زبان خواهش مطلق بسته دارند و گویند هر چه شدنی است
میشود و خواستن چیست و جمعی دیگر میگویند که چون میفرمایند بخوانید بخوانیم چه صورت دارد ما فرموده اوستی خواهیم اختیار بدست است
دهد یا نه بدانجا معلوم میگردد که اگر بخوانند از این جهت بخوانند که میفرمایند که بخوانند و میگویند اگر بخوانند حکم کرده باشند و قومی دیگر مزاج
وقت را می شناسد که درین وقت باید طلبید و در وقت دیگر خاموش بود و میگویند که بعضی از خواص مقربان را می شناسانند و میدانند
و می نمایند که تقدیر چنین رفته است و این شد نیست و این ناشدنی درین صورت دعا بماند است شدن ناشدن همه بتقدیر الهی
است دعا اگر خواهد بود از برای اظهار عزت و کرامت این بنده و حکمتها دیگر خواهد بود و حقیقت همین است که بعد از دعا چیزی
حاصل میشود نه آنست که تقدیر بخلاف آن رفته است و بعد از آن تقدیر تغییر می یابد چنانکه در احکام ملوک و سلاطین دنیا منظر
می در آید هر چه هست همه بتقدیر الهی است دعا نیز بتقدیر است گاهی این چنین تقدیر رفته که دعا کنند یا نکنند و بخوانند یا نخوانند
این کار شدنی است و گاهی این چنین رفته که اگر دعا کنند شود و اگر نکنند نشود درین صورت هم دعا بگوید می آید و هم دعا بگوید
می افتد گمان میشود که این دعا دعا بگوید آمد بدعا آمده باین معنی گفته است **س** بخت و جوی نیاید کسی مراد ولی به
کسی مراد بیاید که بخت وجود دارد و گاهی تقدیر بوجود رفته نه حصول دعا درین صورت دعا بگوید می آید نه دعا و شاید جاری
و ثواب بر دعا مترتب گردد و آن نیز در تقدیر و مشیت است اما چون فرموده است که من ضایع نمیکم عمل هیچ عمل کننده را لا اله الا
دل بوعده او بر بسته امید دارد باید بود که وعده او صادق است اما آن نیز بروی واجب نیست که اگر نکنند گویند چرا نکرد و نگاه
لا ابالی که میگویند این معنی دارد و شاید که درین وعده قیدی و شرطی باشد که بران اطلاق نداده باشند از اول امید می ناید و از
ثانی بیم می آید و همه مقربان درگاه در میان امید و بیم راه میروند که الا یمان بین الخوف والرجاء **س** آنها که خواص در کمال تکمیل اند
دشست زدگان عالم تسلیم اند و نومید مشوک رحمت حق عام است و مغرور مشوک خاصه گان در بیم اند و این سخن دور و دراز میرود
بجا با سر یکش که آنجا سر میرود **س** صد سر درین راه از پی کجرفت میرود و هشیار باش و بان سر خود را یگان مده و در بارگاه حضرت
سلطان سخن گوید در کوی اختیار بدست زبان مده و از دل پیرس هر چه بگوید همان بگوید تا مشورت بدل نکنی دل بدان مده
دل بهم اگر زباده توحید مست شده هشیار باش در گفت دل هم عنان مده و بیرون در خلق بآئین خلق باش و کس را بسو
رازد و فی نشان مده بنصده سر درین راه از پی کجرفت میرود و خاموش باش و بان سر خود را یگان مده و بآئین با پیر آورد
و خاموش نشست و هر چه بگوید باید شنید و بجای آورد و گرد و گرد و دم نه زد و چون و چیرانی نمود با صاحبان غایبان جز تسلیم

و گردن نهادن چه چاره است **س** مزین چون و چرا دم که بنده مقبل به قبول کرد و بجان بر سر زن که جانان گفت به مسلمانان اینست
باقی همه گمراهی است و آواستگی و این کاری سخت نشواید است آنکه گویند مسلمان بودن از همه مشکل است این معنی دارد و الله شمس قلوبنا
علی الایمان بر زبان آمدن این سخنان لاطائل که به اختیار بغلبه جوش درون بر زبان آید شما رستی آن روز است که بجا جبهت
بشری و بفرموده بعضی بزرگان بالایی منبر برآمد و فریاد باز و بنالید و باران طلبید و هیچ اثری آن مترتب نشد سر شرمندگی در
اگر میان خجالت کشیده فرو آمد از آنگاه کاران و از گون بختان چه آید و چه کشاید جای آنست که از شوی خواهش و دعای مانجه
باشد بر و چه جالب آنکه آنچه نباشد بیاید از بزرگی دعا طلبیدند گفت این بس نیست که از شروعی من ضرری بشمارسد چه جا
توقع خیر دارید نفس میگوید که وی تعالی سمیع است و بصیر و لطیف و خبیر و جواد و کریم باز سبب توقف چیست جوابش آنست
که همچنانکه دی سبحان این صفت دارد قادر و مختار و جبار و قهار و علیم و حکیم نیز هست شاید که در اینجا حکمتی داشته باشد که
نفع آن نیز مخلوق راجع است در موقوفات نمودم شیخ نصیر الدین محمود قدس الله سره العزیز نوشته اند که کیاری ایشان را
باستقوا طلب بالان بیرون بردند و با کردند و بنالیدند و زاری نمودند هیچ اثر آن ظاهر نشد چون بمنزل باز آمدند با سید محمد
گیسود را که عشق باز و محرم را از ایشان بود فرمودند سید دیدی که امر و زبانه چه معامله کردند خلق ما را چنین و چنان میگویند و میدانند
هر چند نالیدیم هیچ اثری نداشتند و نیز میگویند که تا نزد شیر ایشان خوانند که در فلان کوچه مخفی است از وی باید دعا طلبید مخش چه باشد
مردی بود اندر آن راه که خود را چندگاه بغلبه حال و مستی وقت در لباس مخفیان می نمود و این قوم تابع حال میباشد چون در خود
می بینند که کار مردان نمی کنند و کار زنان نیز از ایشان نمی آید خود را مخش صفت می یابند که فردا و نه زن اند و همچنان بنمایند
س تا در ره عشق کار مردان نکنی به زنهار دم انصديق محبت نه زنی به مردان همه در دعوی مردی چون زن اند تو خود چنانی
و هم که نه مردی نه زنی به و بعضی که در خود از اثر شرک بت پرستی و دولی می یابند زنار می بندند و خود را در صورت مشرکان زنار بندان
می نمایند تا نفاق نشود و ظاهر و باطن برابر نماید انعمی در شرع جایز نیست و بکلمه شرع کفر است اما بادی و آنها و بیو شان بخودان
چه توان گفت کلام المجانین بطوی و لایروی القصه نزد آن مرد رفتند و بمقصود رسیدند این طور کارخانه هست چه توان گفت
و چه توان گوشتکایت این حال نزد بعضی یاران کرده شد گفتند که نزد مازوق آن فریادها و غرما که شما زدید از وجود نعمت و حصول
باران کم نبود عنایت نمایند و تسلی میدهند و حقیقت حال همان است که آنچه به تحقیقت بر آید گره از دل نمی کشاید و من لم یکن
للمصال ابل فکل احسانه ذنوبه استغفر الله و اتوب الی الله و لا حول و لا قوة الا بالله لا اله الا الله محمد رسول الله صلی الله علیه
علیه و سلم و علی آله و صحبه و اتباعه اجمعین هداة طریق الحق و محیی علوم الدین

الرسالة الرابعة والخمسون في ذكر اهل الجنة بان المكاتبه عين المشاهدة

الله ورسوله اللهم كما انعمت فزد كما زدت فادم و كما ادمت فبارك دعائست در غایت ایجاز و جامعیت ترجمه بار خدایا
چنانکه انعام کردی و مخصوص گردانیدی بنده خود را بنعمتهای ظاهر و باطن زیاده گردان نعمت را و نگاهدار از کمی و نقصان چون
زیاده کردی باتی و پاپندار و امین ساز از نیستی و زوال و چون پاینده داشتی بر کتی و آفراد و وسعتی بخش دران حقیقت طلب

توفیق شکر که سبب عزیمت و صفت آن در مضایات حق که حقیقت معنی شکر است و صدق نیست و خلوص طویتی که شرط قبول همه کارهاست کرده است و بی این معنی مزید نعمت و دوام قنوت و حصول هر کس صورت نه بند و ستم انشاء برین تجارت که وجود و عدم اشیا را منوط و مربوط با سبب ساخته و تمامه کارهای خلق را بتقدیر و تدبیر خود پیرواخته سبب افاضه نعمت فضل است و ایجاد سبب نیز فضل همه فضل است و انشاء ذوالفضل العظیم اینجا معنی همه ازوست که آن روز مذکور بود درست آید حق جل و علا آن نیک بخت دارین را بزمین نعمت و پایداری بیکت مخصوص گردانید حضور وقت در و شنائی دل و کشاد سینه و قوت باطن سلامت ظاهر و دولت دنیا و سعادت آخرت و خشنودی حق و سفید روی نزد خدا و رسول که اصل و سرمایه عزت و قبول است پائیده دار او علم شریف محیط خواهد بود بآنکه نسبت کمال انسانی را در وطن است و نعمت وارده بروی دو قسم است ظاهر و باطن محسوس و معقول و صورت و معنی و خلق و خلق و دنیا و آخرت خوشا سعادت مندیکه از سرده محفوظ و بر خوردار بود و هر دو خانه انوی معمور گردد کمال جامعیت اینست و نشان این جامعیت در زمره ملوک و امر آنست که چند آنکه مدارج و مراتب دولتی حسی جسمانی بلند گردد پایه بپایه ترقی دعوی بمصاعد و مراقی کمال عقلی و عاقل و قوی آن گردد و الحمد لله نشانی ازین کمال در احوال شریف مشاهده افتاد اللهم زد و هنوز آنچه معلوم شده از صمیمی و از بسیار اندک خواهد بود تمت این تقصیر برگردن کوتاهی زمان صحبت است که مجال سخن رانی و همزبانی تنگ بود و نشانی صحبت معنوی که سبب حصول آن صدق توجه و قرب رابطه محبت است و راه رسیدن بدان ارسال مکاتیب است تلافی این تقصیر کند مکاتبه را نصف مشاهده گفته اند جلای دیگر اگر نصف است انشاء الله تعالی اینجا تمام مشاهده مذکور بود و اگر در ظاهر این سخن نگیرید نکته غریب روی نماید چون یک مکتوب نصف مشاهده باشد مکاتبتی دیگر که در بی آن رود نصف دیگر بآن پیدا آید باین حساب تمام مشاهده روی نماید و اگر در مکاتبات متوالی و متواتر گردد مشاهده است از حد و اندازه بیرون حصول پذیرد در نظر ظاهر بین چنان در آید که در مشاهده کلام و متکلم هر دو حاضر اند و در مکاتیب کلام حاضر است و متکلم غائب اما در نظر حقیقت بین متکلم غائب نیست حاضر است اما در پرده کلام باین معنی گفته است است اندر غزل خویش نهان خوابم گشتن به تابو سه زخم بر بهشت چو نش بخوانی به و در دیده دیگر که از سر حقیقت آگاه بود در خالیه حال پرده عین پرده که نماید اینجا سر همه اوست هویدا گردد امام حق ناطق ابو عبد الله جعفر صادق سلام الله علیه و علی سائر اهل بیت الطهاره گفت ان الله تجلی للناس فی کلامه مقصود امام کشف این سر است فافهم اینجا نکته دیگر است که پرده دیدن دیگر است و در پرده دیدن دیگر آنکه پرده بیند محبوب است و آنکه در پرده بیند مشاهده آخرین دیدن و شنیدن همه در پرده است اگر پرده برافتد شدید بین بودند شنیدین **هـ** هست از پس پرده گفتگوی من و توبه چون پرده برافتد تو مانی و نه من به این سخن و بعضی رسائل کشاده تر ازین گفته شده است آنجا باید نگریست روی سخن بسوی دیگر بود و سر بجای دیگر کشید این همه از جوش درون و طغیان قلم است که در عریضه سابق عرض کرده بود اما مقصد و خواست سخن را بسخن پیوند داد سخن در مکاتیب بود و در آنکه مکاتیب مودت صحبت معنویست ذکر آن مجرب که در خدمت گذاشته است تقریب یافت که مضامین آن متکفل حصول این معنی است بخدا اشکوف حریف است و حجب

همینشینی است اگرچه از کثرت و انجمنیت خالی نخواهد بود اما شاید که در وقتی بیکان سخنی گوید که بکار آید و در دل نشیندن آنرا اسانگ
 میگویی و نام مکتوبات بران نمی نهم که یاد از مکتوبات شیخ شرف الدین بن یحیی امیری قدس الله سره و مکتوبات قطب جهرمی علیه الرحمة
 میسر و ایهام دعوی میکنند یعنی دیگران دارند ما نیز داریم معاذ الله از آنچه دیگران دارند ما هیچ نداریم بلکه آنچه دیگران ندارند
 هم نداریم دعوی ازانی آید چه شکستگی نیستی نزد دعوی نیستی که آن نیز از هستی است در راه مائیکسته دلی میخزند و بس به بازار خود فروشی
 ازین راه دیگر است به بعضی منقولها که در عهد طفولیت سر زده بود گفته شده بود عجب از طور خود پسند آن است به
 طور ما طور در رومند است به هیچ چیز خود در دمندی نیست به که در و بوس خود پسندی نیست به بازی بنیم ربط سخن از دست
 رفته پس کنم مقصود آن بود که اگر گاهی آن مجموعه را بتصور صحبت معنوی نگاهی میگردانند و در نباشد گاهی چه باشد صحبت
 میکنم که یکبار از اول تا آخر حرف بحرف عبور فرمایند که روی بجانب راه راست دارد و در طبیعت انصاف گوارائی دارد و
 اگر در اوقات خلوت جلیس وقت اینس حال سازند و ذوقی دیگر دلزدی دیگر خواهد آورد و زیاده گستاخی خوب نیست قهت
 بخیر باد استغفر الله و اتوب الی الله و لا حول و لا قوة الا بالله و صلی الله علی سید الانام الداعی الی طریق الحق و یقین
 محمد وآله و صحبه و اتباعه اجمعین هداة طریق الحق و سبحة علوم الدین و آخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین

الرَّسَالَةُ الْخَامِسَةُ وَالْخَمْسُونَ تَبَصُّرَةً الْأَغْنِيَاءَ بِأَنَّ الْفَقْرَ مَرَاتُ جَمَالِ الْغِنَاءِ

الله ورسوله - دل می طلبد و زبان می لغزد و دست می لرزد و قلم می شکند و کاغذ می پیچد که چه گوید و چه نویسد و از کجا
 دم زند و از کدام راه در آید تا ابست و شوکت و جاه و جلال و عزت و کمال آن محلی جناب را اندیشیده و بمقام دهشت و ادب
 ایستاده و بر صفت ذاتی خود که عجز و بیچارگی و ضعف و ناتوانی است نظر افکنده بزبان عرف و عادت که در خطاب فقر ابا امر
 جبریا می یافته است سخن کند یا بر حسن خلق و تواضع و شفقت و رحمت و نزول از مقام عزت و جبروت که از ایشان در قوت شاه
 کرده است اعتماد نموده و بر رفعت مقام فقر حقیقی اگرچه دران پایه نباشد نظر افکنده به تکلف زبان جرأت و جسارت کشاید
 و اگر براه افراط و تفریط نرفته در بلند و پست نیفتاده در راه میانه که خیر الامور اوسطهاست در آمده نزدیک بعضو ان نفس الامر
 و بیان واقع حکم کند و بعض دعا و نصیحت و خیر خواهی که سرمایه وقت درویشان است تعرض نماید اولی میاید و تازه تر نماید
 و چون از بساط قرب حضور و در است درین تردد می افتد اگر در بزم حضور می بود سخن بر طبق مزاج وقت و حال میکرد
 بیشک مقبول می افتاد اکنون نیز بامید عفو و صفح سخن میکند و التوکل علی الله بشه حافی رحمة الله علیه علی مرتضی راضی الله
 عنه و کرم و همه در خواب دید گفت یا امیر المومنین سخنی فرما که بپذیر شوم بدان فرمود چه نیکوست مهربانی اغنیا بر فقرا
 بطلب ثواب و رضای خدا و چه زیباست ناز فقر ابر اغنیا نظر بقدرت و غنای وی تعالی و روشن است که آنچه حق جل و علا
 از عزت و جلال و مال و منال و فضل و کمال نصیب ایشان کرده است بمقتضای طبیعت احتیاج و نیاز بغیر را بدان راه
 نیست چه معنی غنا توانگری و بی نیاز نیست و بی نیازی با نیاز جمع نشود و اگر تو انگران را رجوعی و نیازی خواهد بود باطن
 درویشان خواهد بود اگر درویشان حقیقی اند از جهت طلب دعا و نصرت ظاهر و توجیه و امداد باطن که کارگر تر از اصد شکر است

و نوزانیت بخش کشور دل است و اگر درویشان مجازی باشند از جهت ظهور اثر وجود و کرم که فقر در ایشان آئینه بحال غنائی تو نگران است
حق جل و علا با آن کمال حقیقی و غنائی ذاتی که هیچ نوع هیچ وجه نقص و احتیاج را اگر در سر پرده کبر یا در جلال وی تعالی تقدیر
راه نیست عالم را آفریده و بندگان را به بندگی و پرستش امر فرمود تا بحال و کمال خود را جلوه نماید و ظاهر هر گردان چنانکه گفته است
ظهور تو بمن است و وجود من از تو به فلست نظر لولای لم اکن لولاک به صاحب حسنا از آئینه می باید که در وی تماشا
بحال خود کنند اگر چه اصل حسن محتاج آئینه نیست اما تجلی و ظهور مقتضی آنست حسن بآن ناز که دارد دنیا نازند عشق است عشق
خود سر اسیر نیازی است نیازی هست خوبان را به عشاق به و لیکن محتجب در پرده ناز به ملاک روم فرماید
میل معشوقان نهان است و دستیر به میل عاشق باد و صد طبل و نفیر به حسن تراز عشق من آوازه شد بلند محمود خست
شهره عالم ایاز را به محبوبان اگر بعزت و حسن بنام و بجه نیازی خود بایستند و با محبان التفات نکنند و خود با خود عشق بازند میشود
اما عشق مقناطیس جوهر حسن است و بجاذبه محبت حسن را بخود میکشد و بیتا بانه بجانب خودی آوردن حسن خود با اقتضای
ظهور او را بخود میکشد بلکه خود بجانب می آید محبت از طرفین است و خود محبت یک نسبت است که از دو طرف سر کشیده و پر تو
انداخته هر یکی را نامی جدا نهاده است و در هر طرف رنگی دیگر گرفته ناز و نیازی در میان آورده است اگر از رنگ دونی و غیرت
قطع نظر نمایند هر دو یکی گردد و لیکن لذت در دونی و مائی و تونی است و پیدایش عالم برای این است خود را بتکلف گیری
ساخته ام تا شاکم آن دگر که لاکم غرض عرض دعا بود سخن بجانب دیگر رفت و الحمد لله که بجانب محبت رفت که خلاصه
کار است و دعای نازشی از محبت است و محبت را دو سبب است احسان هر که حسن دارد اگر چه اثر حسن او که احسان عبارت
از نیست بکسی نرسد محبوب است چندین مردم که در آفاق عالم هستند هر که حکایت فضل و کمال ایشان را می شنود بیشک باعث
محبتی در خود می یابد اگر چه اندر نعمتی از اینها نرسد و اگر حسن و احسان جمع گردد محبت تمام شود و کمال پذیرد و مالک تمامه
دل گردد که آدمی بر محبت منعم مجبول است و حقیقت این هر دو صفت خاصه درگاه حضرت رب الارباب است از انجا که
بر ذرات موجودات افتاده خصوص بر افراد انسانی که اتم مظاهر شیونات الهی اند خوشا سعادتمندی و حبه انیکم دی که ظهور این
صفت در جوهر ذات وی بر وجه تمام و کمال ظهور نموده از صفت کمال و تکمیل نشان مند شده باشد قدر نعمت حق باید شناخت
و وظیفه شکر سجای آورد که شکر سبب مزید نعمت است اگر چه ادای حقیقت شکر در نظر عقل محال است و لیکن نظر بوظائف
شرع که مولی تعالی نعمتها بر بندگان افاضه نموده و بر هر نعمتی شکر می بیند مکن است سز بخشه شکر خواهی سجده پای بخشه شکر
خواهد قعه به این در عبادت بند نیست و عبادت مالی هم برین قیاس است و التوفیق من الله اینجا نکته ایست باریک که
شکر را بجناب قدس حق نیز نسبت کرده اند که والله شکو رحیم چنانکه بندگان شکر مولی تعالی میگویند وی تعالی نیز شکر
بندگان میگوید یعنی جزای شکر ایشان میدهد و سبب مزید نعمت میگردد اند تبارک الله و چون وی سبحانه جزای بنده
میدهد از باطن بنده نیز می باید که بجناب حق چیز را رج گرد و آن مزید محبت است پس شکر بنده سبب مزید نعمت است
از خدا و شکر مولی تعالی موجب مزید محبت است از بنده و بل جزا الاحسان الا احسان از انجا منست و نعمت از انجا
محبت و خدمت و نعمت دادن نیز اثر محبت است نخست ترادوست داشت و نعمت داد تو نیز ارادوست دار و طاعت

کن پس دوستی در هر دو جانب ثابت نشسته اینجا سر بجهم و بجهنم پدید آمد و محبت تا بیکانگی کشد نایستد اینجا توحید ناشی
گردد و آنکه همه را یکی می شناسد و یکی می بیند از زور محبت و غلبه استغراق است و الا خدا را ست و بنده بنده تا اینجا باید رسید
باقی سر حقیقت را بسجدا باز گذاشت و ان شاء الله اعلم باز سخن در محبت افتاد و از محبت بتوحید کشید سخن بجای رسید که آنجا سخن
نست **قلم اینجار رسیده سر بشکست** **بمعاقبت خمسیر باد**

الرساله الساتیه الخمسون اسقاط اعتبار الاجزاء والاشياء عند ملاقات القلوب والارواح

انشاء در سوره - اعلم ان الله على كل شئ قدير وان الله قد احاط بكل شئ علما - بسم الله فاتح الوجود والحمد لله منزه كل موجود
لا اله الا الله توحيداً مطلقاً عن كسف و شهود به سداً و الامرو اليه يعود و سبحان الله منزه عن اوراك كل من سوا من شاهد
او مشهود و واحد احد كان ولم يكن معه شئ و هو الآن على ما عليه كان قبل حروف الحمد و دلائل ولا قوة الا بالله العلي العظيم كنز
اختصنا به من خزائن الغيب هو اسباب الجود استنزل به اكل خير و ادفع به اكل شر افترق به اكل رتق و ان الله وانا اليه راجعون
في كل منزل او هو نازل في كل حال مقام و خاطر و وار و قصد و ورود و الله هو المرجو بكل شئ هو المأمول المقصود به الاول
والآخِر و الظاهر و الباطن هو بكل شئ عليم قبل كون الشئ و بعد الوجود باطن الالهية ظاهر بالوحدانية و عنه و به كان كون شئ
ولا شئ الا هو با حقيقته المعدم و المفقود و الاحاطة الواسعة و الحقيقة الجامعة و السر القائم و الملك الدائم و الحكم اللازم اهل
المجد و الشان كما هو شئ على نفسه فهو الحماد و المحمود و صلى الله على الاول في الابد و الوجود الفاتح لكل شئ اهد و مشهود السر الباطن
و النور الظاهر الروح الاقدس على النور الاجمل السبي القائم كمال العبودية في حضرت المعبود الذي من انفيض على روحه من حضرة
روحانية اتصلت بمشكاة قلبه اشعة النورانية فهو الولي المقرب و العبد المسعود و على آله و اصحابه خزنة اسراره و مطالع افواره
كنوز الخفائض و هداية الخلائق و على سائر اولياء الهمة و مشايخ ملتبة بدهة طرقت الحق و محي علوم الدين و سلم تسليم كثيرة و سبحان الله
و ما انا من المشركين حسبى الله و نعم الوكيل و لا حول و لا قوة الا بالله العلي العظيم هذه كلمات نص كمل العارفين بقلوبها تمهيداً
لمكتوب ارسله الى بعض السادة من اهل الحرمين الشريفين و هي هذه اما بعد فقد وصل اليك كتاب كريم جليل من سيد كريم
جليل نسب حبيب عالم فاضل عارف كامل نقى نقى قدوة اكابر الحرمين الشريفين و زبدة اماجد المقامين الكرامين سلامة
بيت الشرف و الطهارة و ذرية دار الفضل و الكرامة المنجذب بجليلة الى مولاه و المنقطع بصدق همه عما سواه سيدنا و مولانا
السيد العارف بالله مولانا السيد علم الله بن عبد الله من اولاد اكرم اولياء الله الذي قدمه على رقاب جميع اولياء الله و رضی الله
عنه و ارضاه كتاب عزيز يجد و عمه المحبة و يصوم عزم الوصال عمر دار القلب و وسع و ادى الخيال كتاب تفوح منه روائح
الحقيقة و يتبوح اسرار الجذب لابل الطريقة و يذكر ارضاء مبالكة زلواها الله بركة و تعظيماً و معابد بها التي كان الملوك بها هذه
خليفة راجيان يعترف بترتها و اخذ اقصاها بالتغفر بساحتها البقاء و تحضر على ما فاتته من الواهب التي يحل و صفاء و تعريفا و تهج
اغوا فاكما من تلك المقامات العشرية و الحضرة المنيعة بريق الحمى الغيرة من الحيا شري فبقى نوى و ذكر الى الزيادة و يهيج
و شوقى و قست بهجتى و ادى الى حمد الصابرة و النقا **عدي الله اياما مضت في ولومته** **فما كان صفاء باهلي و اطياباً**

فلا عيش الا في موافقة جسمي هذا فعندي كالمسألة والعبد الضعيف قد كان بهامة مديدة واليامة مديدة وكان مستفيضاً
 من الانوار القدسية والمجدية في حضرت مولانا سيد الشيخ عبد الوهاب المتقي قطب الوقت وصاحب الزمان الشمعة المضيئة من السند
 في ذلك المكان كما كتب بعض مشايخ اليمن الى اهل مكة في تعريف هذه الشيخ واعلمكم ستم هذه الكلمة بركة من الاصحاب الاخوان البصير
 فضائله وشواهد بعين العيان فانه رضي الله عنه كان مشهوراً في ذلك المقام من الاعيان والاعلام وشيخ الشيخ الامام الاجل
 الاكرم والفرد الا واحد الاعظم الشيخ علي المتقي اطهر واظهر واثمروا غني عن التوصيف والبيان ولعل الملوكة قد تشرف بكم في ذلك المقام
 الشريف بل قد نظن انه قد جاء معكم في المركب الهندية سنة الف ولا يدري انكم مقيمون بهذا البلاد وبذلك الزمان او جمعتم بالخير
 والكرامة الى مكة ثم جئتم مرة اخرى والله اعلم الاشتياق الى حضرة كرم غالب لكن قد انشروا قضاءه لارادة العباد سالب ومع ذلك
 نرجو الله ان يخلصنا بهذه الكرامة ولا يحرمنا من بركات عباد الصالحين ولا يتركنا في ورطة الحرمان في الغرامته وانتم اهل الحب القريب
 محل خرق العادة ونحن من اهل الطلب الوجدة والارادة فان قضت الله بيننا وبينكم بالملاقات فماذا لك على الله بغريز وبعلى كل
 شئ قد يدرك الاملاقات القلوب وقع ليس في طريق المحبة مراحل القرب لا قليل ولا كثير ونذكر حكايته حضرت البال مناسبة الوقت
 ما لمال وهو ان السيد الاجل الاكرم الامير السيد حاتم اليميني النخاعي من بني الابدال رجل مشهور بذكور من رجال الله في تلك
 البلاد ومن خيار عباد الله المقربين ومن سادة العارفين وله ديوان شريف مشتمل على الحقائق واللطائف ومن كلامه قدس سره
 في بعض مسائله قد نطقتم التراجم الآتية والاسنة الربانية بكلمة نورية واشاره روحية ان من ترك هم القلوب لاجل الله
 اورط الله حماة قلبه يصير بذلك كسير اعززا اذا وضع ذرة منه على الاكوان انقلب في بيابان ابرياء وقد يصير كمثل وشاكلة في فعله
 ولا شك في ذلك عند اهل الايمان بالله وبآياته واولاده المتسكين باويل محبة انبيائه واصفيائه والمقصود انه قصد هذا السيد حاتم
 زيارة سيدنا الشيخ عبد الوهاب وجاء من الخابذة القصص الى مكة المشرفة فجلس في الحرم واستاذن الشيخ ودخوله عليه فلم ياذن له الشيخ
 وقال ملاقات القلوب اوقع فربح السيد حاتم راضياً عن الشيخ بهذا المقدار وقد نقلت انا هذه الحكاية لاحد من سادات
 العبدون وتعجب من ذلك فقال يا هذا اهل الاستقامة والكرامة مثالي آخر لا يدركه ولا يدريه اهل الرسوم والعادات انتي يا سيد
 هذه البقعة التي نزلتموه بقعة مباركة منزل الاخيار ومسكن الابرار والصالحين من عباد الله اقدمهم فيهم قدوة الصالحين
 ورئيس الاناسكيين مولانا الشيخ خواجه حسام الدين اجل من اهل الخير والبركة والصدق واليقين فكل من جاز به البقعة موسوم بالصالح
 والفلاح ومشغول بذكر الله سبحانه في الصباح والروح به ولا حاجة الى التفصيل والبيان والعيان لا يحتاج الى البرهان خصوصاً
 السيد الاجل الامير ابراهيم اجل من اهل النور والاشراق مصدوق شاب يشاء في عبادة الله المتوجه بهمة الى مولاه مبارك الله
 لنا ولكم ولاصحابنا واحباؤنا وسائر المؤمنين المسلمين بن امة سيدنا محمد سيد المرسلين افضل الخلائق جميعين صلى الله عليه وعلى آله وصحبه و
 اتباعه الى يوم الدين وعلى سائر اخوانه من النبيين والصدقيين والشهداء والصالحين وعلى كل من الله في العالمين وعلى سيدنا الشيخ محي الدين
 عبد القادر المكيين الامين واخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين اقول قولي هذا واستغفر الله ولا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم
الرسالة السابعة والخمسون في ذكر الاحوال الاقوال منبهة على رعاية طريق الاستقامة والاعتدال
 الحمد لله الذي شرف خواص عباده بكشف حقيقة كلمة التوحيد ونور بواطنهم بنور التجريد والتقريد وحسن مشا

بمزية الفضل والاحسان البسم بكم من الملابس العرفانية الجبروتية واللاهوتية باللطف والامتنان فصارت لهم حقائق الصفات
والاسماء لبا ساء وكانت لهم الحقيقة في تحقيق عبوديتهم من الحق اساساً شهدان لا اله الا الله وحده لا شريك له شهادة لا شاهد لها سوى
احدية ذاته والابنية لها سوى اسمائه وصفاته وشهادان سيدنا ومولانا محمداً عبده وسوله الذي نقضت به نور هدايته من تيه الضلال
وهدهم به الى الدين القيم من غير الاختباط والاختلال على آله وصحبه اتباعه جميعين بله طريق الحق ومضى علوم الدين اما بعد فقد وصل
اليك من السيد الاجل الكرم والولي الاعز الاعظم الشيخ عيان علم الاعلام كتاب بل كتب لا يحيط بذكرها العقول والاولاها هم قد اخرج من بحر
باطنة الى انهار قلوبنا مواجاً وبعث من سلطان علمه ومعرفة الى بلاد اذ باننا افواجاً وامواجاً وكانت يري متكررة وافواجاً متشابهة
لكن في كل موج درر آخر في كل فوج شوكه اخرى يزيدها نظرها الاحيرة تدبش والبصار لقلوب عبدة تفتح ابواب اسرار الغيوب
قد بعث مطاعها من الباطن كوامن الاسرار واطلع شمس المعارف من مطاع الانوار فاراد الملوك ان يقتفوه وينهسب
على آثاره ويقتبس ويستفيد مما امكن من انواره واسراره ولكن يا سيدي هذا العبد ممنوع من التكلم بالحقائق والاسرار وامور بالوقوف
على بيان آداب الشرعية في خلال الآثار وقد صاننا شيخنا ومولانا سيدي الشيخ عبد الوهاب المتقي القادري الشاذلي المحب الخفي
في ما كتب له من الوصايا وذهب له من العطايا قال ووصيته ان لا يتكلم بالحقائق والدقائق بل يبين للخلق علم المعاملات و
ما ينتهيون به من العيوب قال رضي الله عنه ولا يقدم الباطن على الظاهر ولا يكتفي بالظاهر عن الباطن وقال كن فقيها
صوفياً ولا تكن صوفياً فقيهاً وقال ينبغي ان يشتغل بطالعة كتب الغزالي كالا حياً ومنهاج العابدين لا كالنفخ والتسوية
والمصنون بعن غير اهله ويجعل نصيب عيونه كتاب عين العلم بذكر نص عبارة الشيخ ووصاه ايضا بان لا يتكلم الا في ابواب الدين
والملة وفيما فيه ترويح الدين وتجديد الشرعية وحفظ عقائد الدين واحكام السنة ولا يخرج عن اثره الا عند الحاجة والاحتياط
والاستقامة ولا يقع في اشارات الوجودية والذات الباطنية ما يوجب الحسرة والندامة وكان له رضي الله عنه في هذا حكماً
وروايات فمن ذلك اني رايت يوماً يقابل كتاباً فقلت له يا سيدي ما هذا الكتاب ما اسمه ومن مصنفه قال هذا كتاب اسمه الانسان
الكامل وذكر فيه الحقائق والاسرار على طريق الشيخ بن العربي تصنيف شيخ عبد الكريم الجيلي من اهل اليمن قال ولما كان الشيخ تفسيراً
فيه بسم الله الرحمن الرحيم في تسعة عشر مجلد بعدد حروفه كل مجلد في حروف وقال لقد رايت اربعاً وخمسة من مجلداته تكلم
فيها بالاسعة الاذهان ويضيق عنه نطاق البيان قال كان شأنه في التصنيف في الاكثر انه كان يسبح في المقارنات البراري
وفقراده وصحابه اذ ارادوا بناء او شجرة وضجوا فيه القراطيس والقلم والدوات وشيئاً من الاطعمة والنفوكة والثمار فاذا
مر الشيخ عليها والهاجيران جلس وكتب وراق وتركها في ذلك المكان وذكر شيخنا رحمه الله اننا كنا في المركب وانا في المنام
اننا جئنا جبل شيخ كبير نوراني فقلنا من انت فقال انا عبد الكريم الجيلي جئت لادركم فلما اصبحتنا سالنا المعلم عن مكان المرقب قال
انه مسامت وعدن وقبر هذا الشيخ عبد الكريم بعدن فالتمس الملوك والكتاب المذكور من الشيخ ليطلعوا فوقف فيه فقال
اتريدونه واطالعونه لا باس انشاء الله تعالى قال هذا توقفاً وتردداً ودفعاً للسؤال ومقصوده ان لا يعطيه ولا يسامح فيه ثم
قال يا هؤلاء في هذا الكتاب امثاله سموها بموهبة بالسكان كان احد يقدر على التميز والتفريق فالنظر فيه مبارك الالفية
خوف الملوك والعتاب فلم يعطى الكتاب ولقد اتى عند الشيخ يوماً نسخة من الفتوحات المكية للشيخ وكان نسخة صحيحة سليمة

غير غريب انما فيها فقال تريد ان تعلموه ويشتروه قلت ان تيسر انشاء الله قال خذوه لا بأس فان في هذا الكتاب علوماً كثيرة جليلة غريبة
ولكن بشرط ان لا تقعدوا في مبهمة وموهمة وتخطون بوضحات ومع ذلك كان يوصي بحسن الاعتقاد في القوم وعلومهم وكلما اتمم يقول
اسلم تسلم واقراني في ذلك كتاب سيدي احمد بن رزوق المسمى بقواعد الطريقة في الجمع بين الشريعة والحقيقة وهو كتاب جليل عجيب
جامع بين طريقة الفقه والتصوف والعلم والحال لا ينفع به الا فقيه محب مشرف على الاحوال صوفي محقق مقيد بالاعمال لا ينفع به فقيه متعسف
عندي ولا صوفي متعسف مفرط بعيد يحفظ كلام الجائدين في جميع كلام الطريقين وقد شرح اكثر مقاصد هذا الفقيه وترجمه بالفارسية في
رسالة سماة بمرج البحرين في الجمع بين الطريقين وكذلك جرت عادة هذا العبد الضعيف فيما يصدر منه من تصنيفاتنا ليرجع
الى كلام الائمة الذين هم جامعوا الطريقين والمتفق عليهم بين الفريقين على طريقة تواليف سيدي الشيخ الامام العارف على المتيق رحمة الله
عليه حمته واسمته وقد اتفق للعبد من ذلك حتى جاوزت اثنائين وبلغت التسعين والله الموفق والمعين يا سيدي قد اقراني الشيخ
اكثر كتب القوم مما تيسر حضري في الكتاب الفصوص فانه واقفي مقام التوقف والتسليم ولم ياذن بالتعليم والتعلم غير في اخذت منه
الاجازة ان تفق صحبة اهل وطالب صادق ثابت في الاعتقاد الايمان ولم يتفق لي ذلك الى الآن وكان رضى الله عنه يقول ليس
الشان ان يوحى علم المعرفة من هذا الكتب انما الشان ان يوحى بالعمل والسلوك اتباع طريق الدين فاذا اخلت المرأة وصفي
القلب يقع فيه ما يقع وينكشف ما ينكشف بنور الايمان اليقين كان ايضا يقول الواجب ولا يصح العقيدة على طريق السنة
والجماعة فانه الذبح الذي جاء من عند رسول الله صلى الله عليه وسلم الصماتة قال بعد ما استحلت هذه العقيدة وصحت
واستقامت بحيث تغلب عليكم ولا يبقى لكم فيها اختيار وصبر مضطركم قبولها واعتقادها ان طالعكم كتب القوم واستفهم
منها فحسن مبارك لكن بشرط المذكور وهو عدم الوقوع في المبهات والموهبات بحسب المقدور وقال فان رايتهم فيما ينقل
من كلمات اهل الحقيقة ما يخالف ظاهر الشريعة عارضوه تارة بنفي نسبتها اليهم واخرى بتاويلها وتطبيقها بالحكم الظاهر والحق
القويم فان لم تيسر التطبيق والتاويل فالاحوط التوقف والتسليم قال الشيخ الامام العالم العارف القيم الفاروق سيدي احمد
بن رزوق رحمه الله في كتاب قواعد الطريقة بنى العلم على البحث والتحقيق ومعنى الحال على التسليم والتصديق فاذا حكم العالم
من حيث العلم نظر في قوله باصلا من الكتاب اسمية واثار اسلف لان العلم معتبر باصلا واذا حكم من حيث الحال سلم له ذوقه
اذ لا يوصل اليه الا بمثله فهو معتبر بوجدانه فالعلم بمستند لامانة صاحبه ثم لا يقتدى به لعدم عموم علمه الا في حق مثله وقال ايضا
يعتبر الفرع باصلا وقاعدته فان وافق قبل والارد على مدعيه ان تاهل او ياول عليه ان قبل وسلم ان جلت مرتبة علمه وادانته
هو غير قارح في الاصل لان فساد الفاسد اليه يعود ولا يقرح في صلاح الصالح شيئا فغلاة الصوفية كاهل الالهو امن الصوفيين
وكالمطعون عليهم من المتفقيين يرد قواهم ويحتجب فعلمهم ولا يترك مذمب الحق الثابت بنسبتهم له وظهور بهم فيه وقال ايضا
قال شيخنا ابو العباس الحضرمي بعد كلام ذكره الجاهل من يوحى اليه شي من هذا الكلام وما يفهمه معذرة مسلم له حاله من باب الضعف
والتقصير السلامة وهو من ايمان الخالفين من يفهم شيئا من ذلك فهو لقوة ايمان معه والتسارع دائرة علمه ومشهده واسع سؤالا
كان معه نظمة او نحو بحسب ما في القوالب من الودائع الموضوعات على اي صفة كانت وهذا شيء معروف مفهوم وهو عجيب انتهى
وكان سيدي شيخ عبد الوهاب يقول المراد بالنظمية لمعصية بالنور والطاعة وقال التوقف في محل الاشتباه مطلوب كذمه

فيما تميز من جهة من خير أو شر من الطريق على ترجيح الظن الحسن عند موجه وان ظهر معارض وقال قوم ما دى اليه الاجتهاد حزم به فلم يلطون
 الى الله من ثم تختلف في جماعة من الصوفية كابن الفارض ابن جلابو العفيف التلمساني وابن واسكين وابي اسحق لتحسين التستري ابن
 سعيد الحاتمي والمراد بالحاتمي هو الشيخ ابن العربي لانه من اولاد الحاتمي الطائي وهذا الشيخ قد خلت فيه الناس قديما وحديثا وهو
 بحر مواج في العلوم والحقائق والمعارف موصوف لكن في طريق البداية والاتباع غير معروف قال ابن رزوق سل شيخنا ابو عبد الله
 القوري رحمه الله وانا سمع فقيل له ما تقول في ابن عربي فقال عرفت بكل فزمن اهل كل فن فقل ما سألتك عن هذا قال خلت
 فيمن الكفر القطبانية قيل فيما ترجع قال سلم سلم قلت لان في التكفير خطر او تعظيمه ربما عاد على صاحبه بالضرر من جهة اتباع السامع
 به طاعة وهو بريء والمعلم وكتابتها في خصوص الحكم بما يفهم من ظاهره ويتبادر الى الفهم على التردد والاعتبار بلا شبه عند ذوي البصائر
 والابصار والواقع فيه بالتقليد واستقواء كل ما فيه بعبية وليس طريقة المقصود في العلم بالخصوص والفتوحات ونحوها وما
 حقيقة المقصود صدق التوجه الى الله من حيث يشاء الحق وبما يرضاه كما هو مقام الاحسان المشار اليه بقوله صلى الله عليه
 وسلم ان تعبد الله كأنك تراه فالاسلام اشارة الى الفقه والايمان اشارة الى الكلام والاحسان اشارة الى التصوف كما جازى في الحديث
 جبريل يا سيدي كان الذي من الفقر والواحد من العاشقين وكان كاسمه سيفاً قطعاً للاعيان وما حياً للآثار وكان مشرباً التوجيه
 توجيه الوجود وقدرته في الذوق والشهود وكانت لطفاً في حجرة وكان يرضعني من شيء حال ومقاله كانت ذاهل في اوان الصبا
 قايروا في سيدان علم الظاهر وتخصيص وينبغي تحججه وتفصيله في سبب مني شيء من كان في الحال ولكن لما كان غل في القلب من
 اول الامر من عند الصبا استقر في الباطن بحيث تقبل السجود بحفا العبد في باطنه في شهادته على التوحيد والالتزام بالوحدانية لا يشك في كل
 ما ذكره في بطن هو الموجود والمشهور ولا يعقل عند شيء من هذا التوهم يقولون به طور وراة طور العقل لكنه عندى بحكم الانصاف الاتصاف هو الحق
 الثابت احتل شهادته باطنى اذا يكون سوتى الله ذكالى الله كمن معنى فمن اين طار سواه وما كان واده وما به المكنات معدومة في حد ذاتها
 فما ظهر فيها الا وجود الحق من الحق سوا الذي يقول بالسجود الاشياء او بظهوره فيها او تمثله بآثاره عبارات اشتى وحسبك واحدة
 وعندى ان القول بسجود العالم كفى في وحدة الوجود في القول بان ليس في الوجود الا الله وقوله الله ولا سواه وامثال ذلك
 وقد قال بعض العارفين لا يعقل الله والكثرة من الوحدة وجه سوى التوحيد وكان الذي نقل بالفارسية انجاسه عبارات مستهزئة
 درست وجهه بدو مستعمل هم او مستكان يقول حسن العبادات همه از دست و معناد معنى همه او دست فان من غلب على باطنه
 التوحيد يفهم معنى التوحيد من كل عبادة وبكل اشارة وكان يقول والذي وكان يشكل عليها القول بالتوحيد فلما تعقلنا معنى
 التمثيل حل الاشكال وارتفع الاشتباه في الحال لان في القول بالتمثيل يكون اعينية والغيرية كلاما محفوظان ويصح معنى قوله تعالى
 والله من ورائهم محيط بحقيقة التمثيل باقية على ما هي عليه ثابتة في حد ذاتها لا تغير فيه ولا تتحول مع ان مثال الذي نتمثل به عينه
 باعتبار الحقيقة دأتم سواه وهو صورة العلمية التي افاض عليها وجوده بقدره له على هذه الافاضة مما كان تيمثل جبريل بصيرة
 وصية وقد قال الله سبحانه فتمثل بها بشر سواها فهو الظاهر السادى في جميع الذراسى من الانفس والآفاق مع بقاءه على مكان
 عليه من البطون والاطلاق هنا ولكن شهودنا يا سيدي الحق ليس على هذه الطريقة التوحيدية المتعارفة كما يقولون انا نشاهد الحق
 في الاغيار وكل شيء منظر ومرة لشهوده بل شهودنا متعلق بالاحدية المطلقة التي هي غيب الغيب مع قطع النظر عن الاشياء

والتوجه الى الله من حيث يشاء الحق وبما يرضاه كما هو مقام الاحسان المشار اليه بقوله صلى الله عليه وسلم ان تعبد الله كأنك تراه فالاسلام اشارة الى الفقه والايمان اشارة الى الكلام والاحسان اشارة الى التصوف كما جازى في الحديث جبريل يا سيدي كان الذي من الفقر والواحد من العاشقين وكان كاسمه سيفاً قطعاً للاعيان وما حياً للآثار وكان مشرباً التوجيه توجيه الوجود وقدرته في الذوق والشهود وكانت لطفاً في حجرة وكان يرضعني من شيء حال ومقاله كانت ذاهل في اوان الصبا قايروا في سيدان علم الظاهر وتخصيص وينبغي تحججه وتفصيله في سبب مني شيء من كان في الحال ولكن لما كان غل في القلب من اول الامر من عند الصبا استقر في الباطن بحيث تقبل السجود بحفا العبد في باطنه في شهادته على التوحيد والالتزام بالوحدانية لا يشك في كل ما ذكره في بطن هو الموجود والمشهور ولا يعقل عند شيء من هذا التوهم يقولون به طور وراة طور العقل لكنه عندى بحكم الانصاف الاتصاف هو الحق الثابت احتل شهادته باطنى اذا يكون سوتى الله ذكالى الله كمن معنى فمن اين طار سواه وما كان واده وما به المكنات معدومة في حد ذاتها فما ظهر فيها الا وجود الحق من الحق سوا الذي يقول بالسجود الاشياء او بظهوره فيها او تمثله بآثاره عبارات اشتى وحسبك واحدة وعندى ان القول بسجود العالم كفى في وحدة الوجود في القول بان ليس في الوجود الا الله وقوله الله ولا سواه وامثال ذلك وقد قال بعض العارفين لا يعقل الله والكثرة من الوحدة وجه سوى التوحيد وكان الذي نقل بالفارسية انجاسه عبارات مستهزئة درست وجهه بدو مستعمل هم او مستكان يقول حسن العبادات همه از دست و معناد معنى همه او دست فان من غلب على باطنه التوحيد يفهم معنى التوحيد من كل عبادة وبكل اشارة وكان يقول والذي وكان يشكل عليها القول بالتوحيد فلما تعقلنا معنى التمثيل حل الاشكال وارتفع الاشتباه في الحال لان في القول بالتمثيل يكون اعينية والغيرية كلاما محفوظان ويصح معنى قوله تعالى والله من ورائهم محيط بحقيقة التمثيل باقية على ما هي عليه ثابتة في حد ذاتها لا تغير فيه ولا تتحول مع ان مثال الذي نتمثل به عينه باعتبار الحقيقة دأتم سواه وهو صورة العلمية التي افاض عليها وجوده بقدره له على هذه الافاضة مما كان تيمثل جبريل بصيرة وصية وقد قال الله سبحانه فتمثل بها بشر سواها فهو الظاهر السادى في جميع الذراسى من الانفس والآفاق مع بقاءه على مكان عليه من البطون والاطلاق هنا ولكن شهودنا يا سيدي الحق ليس على هذه الطريقة التوحيدية المتعارفة كما يقولون انا نشاهد الحق في الاغيار وكل شيء منظر ومرة لشهوده بل شهودنا متعلق بالاحدية المطلقة التي هي غيب الغيب مع قطع النظر عن الاشياء

والاشياء منزهة عنها تتعلق بالمطيفة المدركة بالحقيقة المطلقة التي اسم الله وهو سماه وهد لوله مع قطع النظر عن اللغة العربية والفارسية
او التوكيدية والمندرية وشهود الذات مجردة عن الملاحظة معاني الاسماء والصفات وهو ذكر الخفي وقد يكون هذا في الابداء فعلم ان
الذكرية كلت فيه ويصير بعد ذلك سعة لا اختياريه فيها فلما ان الباصرة لا اختياريه في الابصار ولو تكلفت في نفسه عدم حصول
لما قدر وقد يغيب الذكاء عما سوى الله وفي هذه الحالة وينسد ابواب الحواس ولا يمكن الذهول عنه ولا يتصور وقد ينزل في هولاء
ما لا انتفات الى شئ ولكنه اصل حضور حاصل ولذلك اكرني في الاحوال ثلثة اولها كالوجه فانه قد يحصل في هولاء ما عنه بالانتفات انفس
الى شئ مثل انكايات مع الاصحاب ونحوها وقد يكون مثل انظار المعلم كالبازي ونحوه يظن فيه سبب عن اليد ويرجع ويحس
يا وفي تيجر ودعاء وقد يكون بحيث لا يسيل للذهول اليه كالعطش المفرط فانه لا يمكن الذهول عنه قطعاً وللقوم خلاف في دوم
بدا النسبة نقيل تدوم وقيل لا تدوم وتيسر في عدم دوامها بقوله صلى الله عليه وسلم في مع الله وقت الحديث ويجاب بان المراد
في مع الله وقت دوام ستم على خلاف ما يكون لغيري كما قال سبت كونيكم واكرم شئ في التحقيق ان الدائم المستمر هو اتصال الشغل القلب
وقد ينقلب الروح وان شغلته المحبة عن انتفات الى ما سوى المحبوب لكن قد يوتر فيها مجاورة القلب ويقتوتها مودة هذه النسبة
التي اشرنا اليها هي النسبة النقشبندية ولما بيان خاف في كلامهم وعيان كاف في قلوبهم وحاصلها نحو نقوش الاعيان عن لوح
الادراك تصفية القلب عما سوى المشهود طريقهم طريق لتصفية وطريق السلوك المتعارف طريق التزكية وفي طريق التزكية
معاملة مع النفس ونزاع وبدال معها وفي لتصفية في هولاء عن انفس وصفاتها وعن كل ما سوى المذكور وكان الداعي اليها والامر
للها ليعين في بلدها هذا الشيخ العارف الكامل ستر الله الاعظم ونوره الائم سيدنا ومولانا خواجه محمد الباقي قدس سره الاصفى
وكان من رجال الله المتصور بنور ذات الله صورة ومعنى والمتصف بصفات اهل الخصوص ظاهر او باطنا وهو من مشايخنا هذا الطريق
جزاه الله من انخير او كان قدس سره يقول في النسبة غايته حظ روحانية العديد من ثبات الله ونهاية نصيبه منه واما الكليات للآخر
التي هي آثار التجليات انصفاية التي يحصل لاهل السلوك من كشف العوالم ووجود المراتب فشي آخر هذا وقد قرأنا من كتابكم انشر
من المعارف والتحقات ما لا يسعه المقال مع ذكر الولد الاخر الاحق نور الحق كما شاهد وشافه من احوالكم وادراككم من احوال الغالب
والجذب السالب ما سمع من اسالككم من الاخبار في صدق الهمة وعدم الانتفات الى الاعيان وبلوغ الهمة في ترك الدراهم و
الدانية وقلته المناه والذكر الوافي والقلب الصافي واختيار الغيرة والتوكل على الله والانتقاط عما سواه وكل ذلك عجب
غريب لا يتيسر الا بفضل الله وتوفيقه ولما سمع المملوك حماد صفا تكم وتصور مزيد خيركم وبركاكم وكونكم قادين من تلك المقامات التي
ترتكب فيها البحار والهج وبهم قد ينزل في طريقها الاموال والمهج اضطروا الى ان يدرك خد تكم وتيسر بصحبكم ولكن يا سيدي العبد
معدو ولا باعذارتها فها نفوس اهل العرف والعادات التي يجدهم ويرهم عن الوصول الى محال الخيرة والسعادة حاشا وكلا
انما ذلك طمان التكميلين المحتالين للفقراء ولا المساكين يا سيدي لاني لما كنت في خدمة سيدي الشيخ عبد الوهاب المستقرضت عليه
احوال من منبأى وما في وقلت يا سيدي انا امر نشأت من من صغرى في الرياضة للعلم والتعلم اعتد لصحة الناس والاختلاط
معهم والدخول فيهم ولما حصل بفضل الله طرق صالح من في لك تفتيت وطري حاجتي ما هنا لك معاني بعض اهل الحق الى الخرج الى
ارباب الدنيا فاذا كنت سلطان الوقت والامر افاغتوا بشاني ورفعوا مكاني وارادوا ان يكثر واني سوادهم ويحكموا وبعدها

بهذه الضعيف صورهم وموادهم فحاشي الله ولم يتكرني معهم واوجدني قلب عبده جذبة هداها الى هذا المقام الشريف ولما قصته
عجيبته وحكاية غريبته فذكرتها في اول تاريخ المدينة الذي الفتة سمي بجذب القلوب الى ديار المحبوب لما وصلت هذا المقام و
حدث بزيارة سيد الانام عليه الصلوة والسلام وقعت في خدتك وتشرفت بصحبتك سرى الى قلبي شئ من نور الايمان والعمل ما يرد
على قلبي ما كان من بقتية المحرص والامل فالآن اريد ان اسلك طريق اتباعك وادخل في زمرة الفقراء من اشيا علم فسكت الشيخ
واطرق مليا ثم رفع راسه قال سبحان الله ما احسن هذا الكسر حرقه وجلس في زادية العزلة والجمول فهو على مرتبة في الوصول
والقبول ثم قال ولكن هذا امر صعب شديد وثبات القدم فيه بعيد والاصل في هذا ان يشترك المرء والناس في الطم في خيبرهم
ويجتنب عن شرهم فلذلك لم يخاطب المملوك انسان وحصل له مما في ايديهم الياس ولم يذم به عيب الرجوع من الحج كما هو عادة بعض
الحجاج من اهل المحرص الامل واللجج الى ديار دكن ويجا فور وبران فور ونواهما ما يجب على الفقراء اهل هذه الطريقة منه الهرب والنفور فجاوبه الله سالما
عن اللغات غانما باشاء الله من البركات طنة المألوف عن حقرة الدنيا الذي هو مكان الفقراء والمساكين العاشقين المحبين المتزعم بالفقرة متوكلا على شجاعتها
فضله وكرمه في دنياه واخره قال الامر الى ما ان بفضل الله الكريم المتعال والقصة طويلة يخاف في ذكرها السأمة والمملال والمقصود
ان الشيخ قد امرني بالخلوة والعزلة والانفراد ولكنه قد تساهل وتسامح في ذلك ملاحظته ونظرا للاعتبار ولم يتك جانب الرخصة
راسا فخافته ان لا يسي في ذلك شدة وبأسا فكان هذا العبد الضعيف يمضي اوقاته بما شاء الله من الاعمال والاشتغال
ولكنه كان يخرج الى بعض المواضع في بعض الاوقات والاحوال ويندم ويذو بعض الاحباب والاصحاب من اهل الخيرة ويتبرك
بصحبته ويقترب من خدمتهم بامونا عن وصية الغيرة والحق اضير ثم سلت الله على ياسيدي جللا من اهل سلسلتنا من عشاق الحضرة
الجليلة ومجذوبا سكرانا بشرب المحبة العرفانية فنجرتني واهلني الخلة والعزلة والانفراد ومنعني عن الدخول على الناس
والتردد الى بيوتهم وصحبتهم لو كان مع الفقراء والصالحين من العباد ووجدني ذلك بالغ ولم يتسامح قطعا وقال يا هذا لا يطلب منك
عمل غير هذا وقال ولا اقول انه ذلك من عند نفسه وانما هو امر موكد من مكان آخر فليكتب فالحكمة بالسؤال عن الاطلاع على
حقيقة هذا الامر واكتشاف حليته الحال فقال تدعو الله ان لا يطلعك على حقيقة الامر ولا يكشف عليك حتى يبلغ الكتاب اجله ويظهر عند ذلك
ما هو المرجع والمآل بشرني بان فيه خير كل خير انشا الله تعالى وهذه الحكاية ايضا طويلة يناسبها الاختصار فالامر واضح عند اهل البصائر
وذوي الابصار ولم اكشف ياسيدي هذا السر بغيركم بهذا البيان والتفصيل والله اعلم وهو على ما اقول وكيل فمذاشاني وانا متحيز في
امري ولا ادري ما يفعل بي وماذا يكون عاقبة هذا الامر تاركاني ذلك للاختيار والتدبير الى تقدير العلم الخبير اقول **و** ضيقت
بما قسم الله لي به وفوضت امري الى خالقي به لقد احسن الله فيما مضى كذلك حسن فيما بقي به والمسئول من الاحباب الدعاء
والاعانة والامداد بحسن التوفيق ثبات القدم على طريق الرشاد والساد وذهم مكان بلد الله جاريته الله جل جلاله المعنى المراد عند اهل الله
وسخ الفقراء والمساكين المحتاجون الساكنون الباسطون يد الفقراء والفاقة والبالادون في طريق الطلب غاية الجهد والطاقة
والناقصون في جميع مراتب الكمال والقاصرون عن كل مانا كل الرجال والمتضرعون الى الله والراجون فضله وكرمه بوسيلة خواص
عبادة المقربين الذين هم سيوف القدرة ومقرب الحضرة والمتوسلون بهم في امور الدنيا والدين مستبركين عن حولنا وقوتنا و
محبين عن الدعوى وادعائهم ليس فيها والتفوق والغلبة على الناس اعلانا الله من ذلك غير شديدين لانفسنا شيئا سوى العجز

والتقصير الفقرا فلاس وبعد تمهيد هذا الاعتذار وارتكاب هذا الخطار وحمل هذه الاوزار لا عذر لنا ان جذبنا احدا من المجذوبين المحبوسين
وتتصرف فينا بقوة قدرته من وراء مسحة الناسوت من باب عالم الملكوت والجبروت بطريق مخرق العادة كما يكون للكاملين و
والمرادين لمزيد يقين اهل الطلب الارادة حتى يقوم الحجة وتنقيح المحجة ويضيق عليهم الارض ولم يضيّقوا الصبر والتوقف والتردد ولو على
الطريق التقدير والفرص ولو ظهر مثل هذا الاعتذار ولا صبر ولا توقف ولا اختيار **س** تجلت لما ان تجلى فلم الحق : واتي محب
اذ اتجلى تجلداً هذا وان لم تكن نحن اهل الجذب قابلاً للكشف لما في ظاهرها من الاضرار والاثقال وفي باطنها من الحجة والظلال فلما بدت
تخضو بالشيء من فضلكم وبركاتكم ما عندكم من الاذكار والاواراد والاحزاب خصوصاً اربعين دعوة للحضرة القادرية الجليلانية افاضت
عليها من بركاته وبيكات علومه كما شتم بذلك في كتابكم الذي شرفتمونا به وانتم من اهل الجود والكرم فلا عرو للمساكين ينوحون الكواكب
ان يلوح وعندنا يا سيدي دعاء بركة الايمان لسيدي غوث الثقلين رضي الله عنه وصيغ للصلاة له وقد اجابني سيدي الشيخ عبد الوهاب
بحوات واوارد واحزاب كثيرة منها حزب البحر والحزب الكبير للقطب السامي ابي الحسن الشاذلي وحزب تلميذه الولي المكا شفي ابي العباس
المصري ومناجات ابن عطاء الله الاسكندر الذي كتبه في آخر كتاب الحكم مع شرفها سيدي احمد بن رزوق وحزب الشيخ العارف
الكمال ابي مدين شعيب الذي كتب للملوك كلمات عديدة منه واليكم وشتموها بما لا مزيد عليه وحزب الشيخ العارف الموحدة محمد بن
العربي وحزب الفتح للشيخ الامام العارف بالله ابي الحسن البكري واوارد ولده الامجد الفخيم الشيخ محمد البكري وغير ذلك بما يطول
ذكره وعندنا دعاء سيف الله للشيخ العارف بالله سعد الدين الحموي ملتقطه من ادعية بعض اهل بيت النبوة سلام الله عليهم
اجمعين ودعاء سيدي سيدنا مولانا امير المؤمنين يعسوب المسلمين علي المرتضى كرم الله وجهه وكتابا خفي في دعوات الامام الكامل
المكمل الامام زين العابدين سلام الله عليه على اياه اعظام واولاده الكرام ولكن لتعطش غالب يا سيدي الى اوراد حضرت پير
دستگي فانه اصل كل مطلوب عمدة كل مقصود يا سيد قد اجازني سيدي الشيخ عبد الوهاب بكتب القوم وطرقهم سلاسلهم واجازني
من اربع سلاسل القادرية والشاذلية المدنية والكيشية وهذه الاجازات حصلت بحضرة علي المتقي من الشيخ محمد بن محمد بن محمد
السخاوي كان في المدينة المطهرة رجل من الافراد صاحب مقام التجريد والتقريد والتوحيد لكن الملوك مقتصر على النسبة القادرية
وحدوا واقف على باب فضلها وكرمها ولقد كان للعبد الفقير تعصب في الشيخ كان لا يرى ولا يذكر احدا من المشايخ على وجه لفقير
والالتجاء عند ذكره وكان حاضراً توجه فقال السيد الشيخ عبد الوهاب انتم من فقراء ومريدي ولكن شان طالب الحق ان يستفيد
من كل مفيد ويفيد لكل مستفيد ولا يغلق باب الطلب ولا يسطر على الاستفاضة على نفسه فمن اين يحصل له الفائدة يرى اذ
من شيخه ومن هنا كان توجهي والتجائي الى صحبة خواجه محمد الباقي قدس سره واستفادني منه النسبة المنتشبة بديعة بعد قاييم ومعالا
اشارة الى ذلك منه يا سيدي قد وقعت الاطالة والاطناب في الكلام وقد يقع ذلك من الاحباب لاهل المحبة والعظم الذ
بعثني على ذلك اني لما حربت من صورة صحبتكم اردت احصاءكم بحجة معنوية روحانية فذكرت حكايات ومقالات كما يكون
في الحضور وانا استغفر الله ما وقع فيه من الهفوات والزلزلات وما يؤهم مع النفس وتركيتها انغوز بالشر من ذلك انه عفو غفور والمامل
من كرمكم ان تحضروا تصفحوا مما وقع من غايته الشغف والانبساط والسرور والكجور وصلى الله على سيدنا وولنا مفتاح الجود والنجوع
الباطن وباب الظهور وعلى آله وصحابه واتباعه مشارق المداية ومطلوع النور واخروعه لهم ان الحمد لله رب العالمين

الرساله الثامنه والخمسون بحقیل النعام والبرکات تفسیر سورۃ والحادیات

الله ورسوله - والحادیات صحنه سوگند خورد پروردگار عالم جل جلاله با سپان غازیان که نفس میزنند در هنگام دیدن آواز
 اسپ راسته نام است صحنه که بلند کند آواز را چنانکه عادت است و منجمه چنانکه برای علت کند و صبح آواز نفس او در دیدن و
 احادیث و فضیلت فرس بسیار واقع شده فرموده اند الخیر معقود فی نواصی الخیل شکی بسته شده است در ناصیه های اسپان یعنی
 در موی پیشانی ایشان که ام خیر بالاتر از آن که بدان اعلای دین و نگوئساری کفار حاصل گردد و فاکموریات قدحاً پس بیرون
 آرنندگان آتش از سنگ بسبهای خویش و این در حال دویدن بیشتر میشود و فاکموریات صحنه پس غارت کنندگان در وقت
 صبح و این صفت سوالان است و چون بواسطت اسپان بود صفت ایشان داشته باشد و غارت اکثر در وقت صبح واقع میشود
 و در حدیث آمده است که آنحضرت صلی الله علیه و سلم در وقت صبح نزدیک شهری و قریه که غارت کند میرفت و اگر آواز آن می شنید
 که علامت اسلام اهل آنست که باز می ایستاد از غارت و اگر نمی شنید می تاخت و میزد و فاکموریات به فقحاً پس می انگیزند و
 غبار را وقت صبح که لازم عدد و دیدن است فوسطن به جمعاً پس در میان می آیند گروهی را از اعدا دین یعنی می تازند و
 می در آیند و غالب میشوند و غارت میکنند و دشمنان دین را و این سوگند خوردن با سپان در حقیقت برای اظهار قدر و مرتبه عزت
 غازیان است که اسپان ایشان را که از قبیل حیوانات اند بجهت اعزاز و اظهار دین این مرتبه باشد غازیان را چه قدر و عزت
 خواهد بود و ما سوگند بر این معنی میخور و ان لا ینسان لربیه لکن فی کذیب بدستیکه انسان بنحاصیت بشریت و جبلت مر پروردگار
 خود را ناسپاس است و بی فرمانی کننده و بخل و رزنده است لکن و را بر سه معنی گفته اند و بعضی گویند که مراد با انسان عبد الله
 ابن ابی مناف است و این سوره در مذمت وی نازل شده است با وجود آن اشارتست بآنکه غازیان را باید که شکر پروردگار
 تعالی و تقدس کنند که ایشانرا با عدم و دفع دشمنان بن توفیق داده است و بر بذل جان و مال خود برای حق بخل نورزند و بخرج
 و خلط نیت بطلب دنیا و سواهی حق عاصی شوند و این معنی مناسب تر آنست بسوگند خوردن با سپان و صفات ایشان
 مذکور شد و ان لا ینسان لربیه و بدستیکه خدا تعالی بخل و کفران عصیان انسان گواه است و از آن آگاه است انسان
 برین احوال خود گواه است بجهت ظهور آثار از وی اگر چه خافست و بآن معترف نیست و تغافل می ورزد و ان لا ینسان لربیه
 کشف نیده و بدستیکه انسان بدوست داشتن مال سخت است و خیر یعنی مال کثیر در قرآن بسیار آمده است و مال را مال گبت
 آن گویند که میل بدان جبلت آدمی زاده است و در وی خیر هم هست اگر در راه خدا صرف کند و شدید معنی بخیل نیز آمده است یعنی
 چندان دوست میدارد مال که شکر نعمت نمی کند و در راه حق صرف نمی کند و بخل می دوزد و کفران می نماید اقلای یعلم اذ ابغثا
 ما فی القبول یا پس نمی دانند انسان چه خواهد بود حال او در وقتیکه برانگیخته شود آنچه در گورهاست یعنی زنده گردانی شوند و ما
 و حصیل ما فی الصدق و جمع کرده شود و حاضر گردانیده آید چیزی که در سینههاست از خیر و شر افعال و اقوال و تخصیص ما فی الصدق
 برای آنست که پنهان است اعمال قلوب است و عمده و اصل است و اعمال جوارح فرع است ان ربکم به خیر و مبین
 الخیرین بدستیکه پروردگار آدمیان با اقوال و افعال ایشان در روز ستیزد و اناناست و بر جزا دادن او تواناست پس

در جمیع احوال و افعال احوال از خدا باید ترسید و تقوی و زید و بانثر التوفیق پوشیده نماید که در حدیث آمده است که قرآن را طهر است و بطنه ظاهر آنکه از ظاهر عبارت وی هر حکم قواعد شریعت غریب معلوم میشود و لطف آنکه بر بطن ارباب مواجید و احوال لایح میگرد و این صفات را که بر اسیان نمازیان مذکور شد اهل باطن بر صفات نفوس کامله فرموده اند و بعدایات یعنی نفوس کمی و دند و طلب کمالات و مقام قرب الهی و الموریات یعنی برآرند و مشتعل برآزنده و با فرکار خود انوار معارف را و المخیرات و غارت کننده و غالب آینه بر هوای نفس مصادات و سبب است آرنده غنائم و فضائل و کمالات را تا اثر نابد و تقاضای بر انگیزد و رشوق تحصیل کمالات غنا جو و جدرافو سلطان بر جمعی پس درمی آید عالم علوی و صفت ملکوت را گویند سوگند باین نفوس کامله که آدمیان در تحصیل کمال سعادت اخروی و قرب الهی کفران و رزق و تقصیر کننده و میدانند که تقصیر میکنم و بسبب هجوم غفلت و تعلقات جسمانی و نادانی آن روز که پرده از روی کار برافت و حقیقت منکشف گردد معلوم میشود که حال چیست پس باید که مراقبه الهی را با احوال شان از دست ندهند و غافل نباشند و فارغ نشینند و الله اعلم

ترجمه مکتوبات حضرت سید کائنات صلی الله علیه و سلم در غزیه پیر معاذ بن جبل که از عظام اصحابه اکابر این عصا به بود رضی الله عنهم

الرسالة التاسعة و الخمسون ترجمه مکتوبات النبی اهل فی غزیه و لید معاذ بن جبل

بسم الله الرحمن الرحیم رسول الله
من محمد رسول الله الى معاذ بن جبل این نامه ایست از محمد فرستاده خدا بجانب معاذ بن جبل سلام علیک سلامت و امن و بے گزندگی باد و همه بر تو از آفتها و گزندها خدایت بے صبری و شکستباری درج و فزع در مصیبت فانی الحمد لیلک الله الذی لا اله الا هو بدستی من سپاس و ستایش میکنم خدا را که نیست خدا جز او و میرسانم ترا بسوے تو اما بعد فاعظم الله لك الاجر و بعد از حمد و تعالیم ترا که بزرگ گردند خدا مرا ترا من و ثواب را برین مصیبت یعنی صبر در تراجیه اجر و ثواب بنده را در مصیبت بر تقدیر صبر است اگر چه بکشند مستحق عذاب و عقاب گرد چنانکه فرمود و اهلک الصبر و بد خدا و بعد از در دل تو صبر و رزقنا و ایاک الشکر و روزی گردانند ما را و ترا شکر نهیهای و فان انفسنا و اموالنا و اهلنا من معاہب الله عن جمل هیئت پس بدستی که نهیهای ما و اهل ما را و اهل ما را خداست گوارا و عواریت المستودع و عاریتهاست اوست و امانتهاست اوست که پیش ما نهاده است یعنی این همه نعمتها که داده ملک ما نسخا و عاریت داده است و بامانت نهاده است همه ملک اوست هر وقت که خواهد بگیرد و بستاند شعر و الا اهل و المال الا یومعه و لا بدیه ما ان ترد الودائع و تتمتع بها الى اجل معدود بهر مند و سودمند گردانیده میشود و باین نعمتها تامت معدود و معین چند روز که حکم اوست بقبضها لوقت معلوم و میگردد و می ستاند و رفتنی که میدانم افوض علینا الشکر اذا اعطی پس تر فرض گردانیده است حق تعالی بر ما شکر آن نعمتها و قتی که سید و الصبر از آتلی و فرض گردانیده است

صبر فقیه است و مبتلا گرداند تمام احوال اوقات آدمی از چهار بیرون نیست نعمت است یا بلا طاعت است یا معصیت و طایفه در نعمت شکر است و در بلا صبر و در طاعت رویت و توفیق در معصیت توبه فکان ابنک من موایب الالهیه و عوائب المستودعین بود پس تو از بخششهای خدا گوار که داده بدو ترا و ادعای آنها و امانتها و حق تعالی که نهاده بود نزد تو و متعلق به خطبه و سر و او بهره مند و سودمند گردانید ترا بوی در خوبی و خوشحالی که رشک می برند مردم بروی یقبضه ضاک با جرئت و گرفت او را از تو ثواب بزرگ در بعض نسخ کثیر معنی بسیار یعنی اگر چه باز ستانید و لیکن اجر و ثواب بران داد و اجر و ثواب دی بهانه عظیم تر از همه است و در حدیث آمده است که چو جگر گوشتی می ستانند و میرانند بفرشتگان امر میکند که برای او خانه در بهشت بنام کنند و نام آن خانه بیت الصبری نهند الصلوة والرحمة والهدی ان صبر و در رحمت حق تعالی و هدایت مر تر است اگر صبر کردی و چشم بر اجر و ثواب خدا داشتی اشارت است بضمون کریمه و کثیر الصابرین الذین اذا اصابهم مصیبة قالوا اللّٰهُ وَاَنَا لَیْهِ رَاٰجِعُونَ اُولٰٓئِكَ عَلَیْهِمْ صَلَوَاتٌ مِنْ رَبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ ونا فالصبر و لا یجیب لجزعک اجرک پیش کیبائی کن و باید که باطل و نابود نگردد ب صبری کردن تو ثواب ترا قند مر پس بشیمان شوی بروز آخرت که چهر صبر نکردم و اجر و ثواب از دست دادم و اعلم ان الحرج لا یرد شیعا و بدانکه ب صبری کردن دفع نمیکند چیزی از معصیت و باز نمی آرد رفته را بسوی تو و کاید دفع حزنا و دور نمیکند غم و اندوه را بلکه زیاده میگرداند آنرا و ماهو نازل فکان قد چیزیکه فرود آئیده است از بلا و حادثه پس شونده و فرود آئیده است البتة شعر و عوض است اجر من فقید فلا تکن بفقیدک لایاتی و اجرک الهی به آنچه گم شد و رفت باز نیاید باری اجر خود را از دست مده و اصبر فان الله لا یضیع اجر المحسنین

الرسالة استون یا و العبارات لیان الی اشارت

الحمد و ربسوله - اللهم صلی علی محمد مصباح مشکات انوار قدسک و تمیز حضرات اسرار انسبک و علی آلک و اصحابه و اسیطوح حدود الایمان و الایقان و مرکز و ابر احاطات مراتب الکشف و العیان و علی اتباعه و اخرا به مراتق و مضاعف و معالی الهمم مبانی قواعد اسرار العلم و الحکم مجازیب سلسله جاذب القادریة الالهیة الالهوتیة الربانیة و مفاتیح ابواب عالمیة المحبة الرحمانیة الصمدانیة و علی المنتهین الی حضرت اتم و الملتزمین من برکات اتم و سائر السالکین لهذا الطريق و الحارین الواقفین لفقد الرفیق انعکاس شمع انوار جلالیة قیوم لحدیث و انجلائی مجال تجلیات جمالیة شهودیة محمدیه بر باطن مقتبس ان مشکات نور حقیقة و ظاهیر مستتر شدن صراط مستقیم شریعت فتاوی و متکالی باد آمین بشارت دادند که سیر سحاب نشر رحمت و مکرمت بر ملاق نفاع بلادیه قلوب متعطشان وصول زلال و صلت منتظران نزول امطار قربت و لق خواهر شادیون عیون انتظار مفتوح و صدور قلوب رتجا مشروح گشت که رسد و چگونه رسد ناگاه محبوب ریح حکمت ربانیة غشیة غوثیة اقتضای تیسر آن بجانب دیگر گرد و تقلیب اصابع ارادات رحمانیة غیبیة غیبیة بسوی دیگر بر دشواری ابرقت قوا عطا شاعلمه و فلما را و بافتشت و تجلت بجمع فقرای این دیار و منتظران این سلسله علیة یقینا خصوصاً قدوة السالکین شیخ عبدالرزاق المشهور بشیخ بملول و جواد طریق المحبة مولانا ی حاجی محمد عارسلان است احوال و صعود و مداین کمال مشغول اند و السلام عقد قلب مصمم و عزیمت همت مستحکم است در وقتیکه ارادات ازلی رفته باشد

بهر هم سیر آن دیار برکات آتار که منتهی بدر یافت سعادت ملازمت و مشاهده انوار جمال حضرت شیخی سیدی سندی قلیا گاه میسبی
 کلیمه لا اله الا الله العالم بنور جمالی اید ادم یقال اللهم صل علی محمد وآل که سعادت ملاقات ایشان شود موفقی و مشرق گردد و ما ذلک علی الله عزیز

الرسالة الحادية واستون في إطلاق اللسان بشكاية حال الجبران (والله وسوله)

آن شرح که در دم همه در مان دانست : دشوار من عمره آسان دانست گفتم صنماز وصل نو مید شدم گفتا که مشو هنوز
توان دانست : نو میدی نظر باعمال و احوال خودست که اتمت مسیبه و علیته بران نهاده و آنرا شایسته قبول و قابل وصول
درگاه فی یابد و امید نظر باعتماد کرم کریم ذی الافضال است که فضل وی مسبب تمامه سبب مفتوح جمیع ابواب است و تحقیقه امید
و ناامیدی گرو سابقه تقدیر میگردد که بچه رفته است و نظر تقدیر اندوه آید و شادی ابد رو بنماید اگر بجانب قهر و غضب فتنه اندوه
پدید آید که هرگز روی شادی نبیند و اگر بلطف و رحمت رفته است تا ابد الابد شادی است که اندوه گرسر پرده عزتی
راه نیابد چون عاقبت این حال در پرده ایهام اجمال شادی شادی و اندوه بهم گردد و در میان بیم و امید راه رود و در این ایهام
و اجمال حکمت است تا سطوت ربوبیت و ادب عبودیت باقی ماند و یکی باندوه مطلق بجاهد و بگذارد و دیگری بشادی تمام بسازد
و بتازد و قاعده ایمان که الایمان بین الخوف و الرجاء بجا ماند و همه حوادث روزگار و گردش لیل و نهار نگاهبانان این قاعده و
پاسبانان این سرای اندک تجلیات اسما و تفضیلات صفات حق عالم لذیذ و زبردور میان اثره لطف و قهر و ایرد حایر دارند یکی و یلمیت
و یعز و یذل یعنی به قهر و مضحک بیکه و یعطی و یمنع و یرفع و یحفظ همه مناشیر این حکم و طوایر این فرمان اندیش ازین روزگار اگر چه
تغییر و تبدل احوال عالم و پریشانی و سرگردانی و اضلاع بنی آدم و فنا و زوال سلسله وجود و عدم و هلاک هر موجود معلوم و مشهود بود و
لیکن خواه بجهت طریای انواع از غرور و غفلت یا بسبب حصول قسمی از آسایش و آرام طبیعت و انتساق و انتظام کارخانه دین و ملت وجود
اسباب مواد عیش و عشرت و می آسایش می زنند و زمانی نفسی راست میگردد و مادرین روزگار آخر چنان و چندان بچن و آلام
گرفتار آند که تصویر آسودگی در دانی نام آسایش بر زبان نمی نشیند و منیر و خصوصاً درین جزو زمان ناز و کرشمه محبت برنگ دیگر است
و در سطوت و قهرمان قدرت غلبه دیگر و ادب و محاله بقهر و عتاب و شکست ریخت کارخانه وجود میرود و عزت و کبریای خداوند
اقتضای ابتلا و امتحان میگردد و چنانچه مجال سکون آرام تنگ تیره گشته و فراهم آمدن حال و جمعیت مال از قبیل محالات عادی
شده و فرقه از بی طاقی رو بفرار نهاده و حیات چند روزه دنیا را بصورت سلامت اندیشیده در هلاک ابد ماند و جمیع در مقام
صبر و رضا پای استقامت فشرده در مرکز حق قرار گرفتند و شهد شهادت چشیدند و موت احباب و اصحاب بچن و مصائب گرفتار آید
و اندک اعلم تا آخرین حال چسبست و تا یکجا میکشد و بچه چیز منتی میگردد و خداوند اینها عادی و معمولی و نیستند که بصبر قهر و غضب ایشانرا
هلاک کنی و استهلاک و استیصال نمائی امت مرحومه محمدیه اندک ایشان وعده بفضل و کرم و مهربانی و آسانی رفته اینهمه سختی
و تنگ گرفتن چسبست آخر حقیقت کار و حکمت دران تو میدانی و توفی رحیم و لطیف بلطفهای نهان و آشکارا و انت ارحم
الرحمین سخن دراز شد و از راه مقصود اندک دور افتاد مقصود بیان حال ضعف و ناتوانی و وحشت و حیرانی خود بود که
با وجود ضعف پیری که در بے دوا و مرض بے علاج است بیمارهای غریب و ضعیفای شکرگرفته استیلا یافته و با لازم وقت

و حال این شکسته بال گشتم است که از سطوت آن قوت حرکت بدین سکون قلب فراخ وقت و سلامت حال روی بخدم نهاده و بنیه
 این حقیر در صل ضعیف افتاده و تمامه عمر مشقت و ریاضت گذشته و الآن پیر پیاورد یافته و بیمار بها علاوه آن شده دیگر چه حال باشد
 انچه در علی کل حال جز صبر چاره نیست و از رضا و تسلیم گریز نه و اگر چنانکه قوت بدنی روی با خطا آورده و از پاسه افکنده است
 هست قلبی و غذای روحانی که عبارت از حق و توجه درگاه و اتجا بحضرت اله است مدنی نموده و قوت بی افزود مطلق محو و تلاشی فرست
 اندازده وجود بعالم عدم رفته بود و بهیئت مرا امید وصال تو زنده میدارد و اگر نه صدر بهم از هجر تست بیم هلاک و با بجهت حال
 این ضعیف دین بکشتن منقهر است یا ازین ضعف بر آورده قوتی عطا کنند و بحال آرند یا چند گاه بهین ضعف و ناتوانی بگذارند و
 بقای بخشند یا بردارند و آن عالم بر بند هر چه حکمت و قدرت و می تعالی اقتضا کند راضی است **و** رضیت بما قسم الله لی به
 و فوضت امری الی خالق **و** لقد حسن الله فیما مضی به کذکک بحسن فیما بقی به رضینا بقضا الله **و** ما بستم دوست دارم
 اختیار خویش را به صلاح ما همه آنست کان تراست صلاح **و** تا آنکه تسلی خاطر بدین میداد که بر فاقته توفیق از مضیق این
 دیار بر آمده در قضای سیر و فی الاصل پای نهاده روی صدق و اخلاص با مقام شریعت که موطن این روح و مستقر قلوب
 اهل فلاح است خواهد آورد و خود خواهد نمود و بقیه عمر را آنجا گزیند یا کنون را و بهیئت فندان پذیرفته و راحه قوت شکسته پایی شده
 و جز صبری در دیار دوری و مجوری کار نمی بیند تا آخر کار رسیدن ان الله علی کل شیء قدیر کوس رحیل بگوش جان میرسد و
 جای تغافل نمانده اگر حکم طبیعت ساعی طاری گردد آن دیگه است و الاگاه و بیگاه و متوجه و منتهی درگاه است و حقیقه مثال
 غفلت اهل عالم و غفلت و بهوشیاری بران سانس است که مثلاً جمعی در لشکر گاه افتاده از بارگاه سلطان آواز کوس رحیل
 می شنود و مستعد و سفر میکنند و دل از اقامت گاه بر میدارند ناگاه زمانی آواز کوس فرو نشست باز غافل شدند و خواب غفلت رفتند
 و گمان بردند که مگر حکم سلطان باقامت شد باز آواز کوس آمد باز بر داشتند و متنبه گشتند باز فرو نشست باز غافل شدند و بخت
 و غفلت و بهوشیاری میورد و میگردد و در می باشد که حکم رحیل واجب متحیر گردد و بر بستن بار سفر ضرورت افتد مستعدان سانس
 یانا ساخته باید رفت و خواهی نخواهی دل را ازین سرایچه فانی برداشت تا آنجا که میروند چه روست نماید آنجا همه بقادر بقا
 و عیش در عیش و ذوق در ذوق و سرور در سرور است انشاء الله تعالی و بهو علی کل شیء قدیر

الرسالة الثانية واستون انظار لقلوب والاضطراب في حصول المطلوب بالارتياح

الله در سوره التهم الی ضعیف فقونی برضا که ضعیف اقسام ضعیف چه ضعف بدن چه ضعف دل و چه ضعف ایمان و چه
 ضعف یقین و چه ضعف عقل و چه ضعف طایع برین شش و در اهرام آمد و در حکم ظلمات بعضها فوق بعض گشته انوار توفیق
 و بهیئت و در دل رتبات قدم نامی پوشد و بانگ چیز بی متناظر میگردد که بنیای صاحب عقل اهل تجربه بعد آن متناظر و متغیر است
 چه بهای اهل ایمان و معرفت را بانگ هولی و بهاسی و توبی که پیش آید از بجای رود و حال دیگرگون گردد و عهد را فراموش
 کند و بخیال که بوده نماند و مقدمات یقینی از روی حال حکم ظنیت گیرد و اگر چه آن علم و اعتقاد که دارد باقی است این نقص عظیم است
 و عیبی تمام چرا باید که چنین باشد علاج این نمیداند که چه است دعا بهای مناسب حال خواندن مقدمات عقلیه و تحلیله و توفیق

و بتکلیف خود را برقرار و ثبات و داشتن سودی ندارد و علاج این تقویت و تأیید بشارت غیبیه و اشارات عینیه است
 تو مرا دل ده و دلیری بین و رو بر خویش خوان شیرین بیژن و اشارات عینیه و دلغزیدن پای ثبات و بطریق تفرقه و فتنه تصور احوال
 اشرار اهل روزگار هست که صاحب سطوت و سلطنت و امر و نهی و غلبه و قهر مانند بارها با نفس میگویم که درین مدت بیست و پنج سال
 که بعد از قدم سفر حج از درین شهر بهین وضع یا قریب باین گذشت و هرگز آزاری از کس ندیده و ابتلا نیفتاده و دیگر خوف چیست
 گمان بخواندنیک و از مسترس بهیت محال است چون دوست دارد ترانه که در دست دشمن گذارد ترانه باین طریق شرط و تعلیق گفته است
 که چون دوست دارد ترا تحقیق دوستی و یقین بدان مبهم و نامعلوم و الله اعلم این را نیز از سوا اس شیطان و تصور و تصور و توهم
 میدانم که معدوم را در حکم وجود آورد و بهوم را بصورت معقول نگارد الیس الله بکاف عبده و یخوفونک بالذین من دونه و من یفعل الله
 فما له من بادر و علاج این درد و دفع این ضعف نیز همانست که گفته شد بلیت همتم بدرقه راه کن از نظر قدس که دراز است به
 مقصد و من نو سفرم چون تنگدلی و بی حوصلگی و وحشت نفرت بر تنبایت سیده بار با خیال سفر در سرفرازی تا از تنگنای محنت برآمده
 گشاد سینه بدست آرد و بقیه عمر در آن مقامات که مقرر است و سلامت و موطن ایمان و امانت اند و حر با آفتاب تحطفت الناس
 من جوامع و الذین تبوء الدار و الایمان در شان آن اماکن و ساکنان آن وارد شده است بگذارند تا بضاعت فطرت و نقدال
 خود را از تحوّل اغیار و تحطفت بنای روزگار بر باند و تعویل تطبیق امر از و الزام خلوت باین عزیمت سفر و ارتکاب نظر بان
 می نمایم که امر بنا بر آمدن و بجنبه بقصد ترک صحبت اغیار و قطع الفت یا رودیاری است و گویم قید تدبیر و اختیار این سفر منافی
 ای کار است بلکه عین مطلب مقصد است بلیت سوی صحرائی که سیر و تماشای میروم شهر برین بی تو تر که آمد بصحرای میروم
 و ایشان نیز بدان راضی خواهند شد امیدوار است که اگر بناگاه صورت این خیال و وقوع این خیال موافق تدبیر افتد بضاعت خوشنود
 آن نگاه مقرون باشد و موجب ارتکاب خلاف امر نگردد بر ناصیه سال داغ گریز پای و بیصبری نهند در اینجا نیز اگر دست گرفته
 نگا بدارند و گویند همین جا باش و هیچ حام و مقصود حاصل است می باشد و نمی جنبه مرجع و مال همه این حکایات همان یک سخن
 آمد که اشارتی انا بجانب میخواید اگر دست گیری بجای رسد و گریه بر گریه و کسم و حال اینست که گفتم و گرایشان دانند با
 اینهمه پریشانی و سرگردانی و قلق و اضطراب و چیزی یا بدل آنکه جوهر استعداد از محبت ذاتی به نصیب تهنی افتاده است و حقیقت
 طالب کمال گرفتار نفس است که برای خود حاصل کند این را در باب کمالان گفته اند جناب عزت حق که مطابق بالذات و بموجب
 مطلق است سزاوارتر است بدان خاصیت نفس چنین افتاده که علی که کند نظر بر جزای آن دارد و در هر کار غرض و غایت
 آن اندیشد و بسیار که اطمینان قطع پیشه و مستعجل و بیصبر واقع شده و در اینجا نکته ایست که شاید حکمت و عدم حصول مقصود و خوشی
 که دارد همین باشد که چون ثمرات و نتائج بر اعمال و افعال و ظهور نرسد و نظر از واسطه اعمال علیه آن ساقط گردد و اعتماد بر این نماید
 متعلق محبت ذات گردد و جز او ثواب عمل از نظر ساقط شود این احتمالی است که برای خاطر نفس برمی انگیزد و خود را بدان تسلی
 میداد انصاف آنست که عدم حصول هر ادا و نوار و نتائج و ثمرات بجهت عدم اخلاص و نقد شرائط عمل و بسبب عدم قابلیت
 و استعداد عاطست چه قرب آتی و شرف اختصاص نگاه او را عمل دیگر و کار دیگر و اهل آنرا قابلیت دیگر و قبولی دیگر است
 مصرع هر چه در و در قابل انوار نباشد و من لم کن الوصال اهل فکل حسانه و نوبان این سخن تمام مطابق حال این

مسکین است یا رنگی دیگر است که حال او اینست اگر کناره کند بشفاعت قابلیت و قبولی که دارد معذوش دارد و بی وجه
 شافع بجز اسامه و عن القلوب و مافی بالمعاذیر و از اینجا گفته است که ردی می آید که هیچ طاقت باز نگردد و قبول می آید که از هیچ نصیحت
 نه اندیشد اللهم انی نفوذ یک من ارد بعد القبول من القطع بعد الوصول من الخشعة بعد الرجاء و من المنع بعد العطاء و اعوذ بک من الحرج بعد
 الکورتانی از اسباب وحشت و تنگدلی فقدان رفیق است در شدت طریق چندان غم نیست که از فقدان رفیق گفته اند ما رجع من جمع
 الا بقصد الرفیق و نفوذ بانته من الرجوع و الا بدار یک کس نیا بم که درین طریق رفیق حال من باشد هر کس از صفار و کبار و طلائع
 و مشایخ با یکدیگر بخاطر و مصاحب در پی مطالب مقاصد ساعی و داعی بجز من مسکین که در زاویه تنهایی افتاده و دلی نامر
 و ناکامی نهاده ام هر کس گرفت دامن نجات بلند خویش و ما نیم گوشت و دل در دمنه خویش و درینجا دو خاطر راه یابد یکی
 حسرت و ناسیدی که چون همه باتفاق در یکجا نب میروند و یکجا جمع اند لا جرم تفضیل و برکت مخصوص خواهند بود که این محیط پیدازان
 محروم و محجور خواهند بود و امیدواری آنکه همین از همه کناره گرفته و جدا افتاده است انشاء الله تعالی نعمتی مخصوص و ممتاز گردد
 که دیگران ندارند و علی کل شیء قدیر سبحان الله در احوال که از شدت راه گاه نبود و نظر بر قسمت و تقدیر نمی گماشت و میل
 تازه و جوان و علمای بی اندازه و بیکران بود و کمال نادانی خویش آن جل و نادانی دعا میکرد رب هب لی ملکاً لا ینبغ
 لاحد من بعدی انک انت الوهاب و همه مراتب و کمالات را جز مرتبه احدیت و احدیت و قدرت ممکن الحصول می نیست
 که از پای در افتاد و بحال بدور مانده و قدر خود را شناخته و شدت راه و استغنا و درگاه دیده دریافت است دانسته است که هر یکی را
 حدی معین و نصیبی تعیین است که هر روزی زیادتان سود ندارد و خود را بصدآرزو در میان طالسبان راه و بار یافتگان
 درگاه میدارد شاید که دشمن ایشان در خلوت به طریق طفیلیان بچیزی از جنس خیر فائز گردد و میگوید اللهم ما وعدت
 من خیرک احد من عبادک فا اعطینیه احد من حلقک فانا ارغب الیک و اسألك یارب العالمین امید که مطلق
 محروم نماند و ناسید باز نگردد و سخن دراز شد و آنچه ناگفته ماند درازتر است مجمل که نعمتهای حق که حاصل است بی نهایت است و آنچه
 حاصل نیست بی نهایت تر سر همه نعمتها و طلبها آنکه قدم از راه استقامت نه لرزد و سرگرمی طلب فزونی نشین باقی بهر چه نصیب است
 خواهد شد و النصیب نصیب الله قریب مجیب صلی الله علی خیر خلقه محمد و علی آل الصالحین بهاد طریق الحق و محی علوم الدین

الرسالة الثالثة و استون توصیة الاخوان بالصبر علی جفای اهل الزمان

الله و رسوله - الحمد لله و الصلوة و السلام علی رسول الله و علی آله و صحابه و اتباعه بهاد طریق الحق و محی علوم دین الله
 اما بعد مکتوب مرغوب اسلوب آن محبوب القلوب و مرغوب الصدور رسید و موجب تسلی خاطر و انشراح صدور و نورانیت
 قلب و طیب وقت گردید و آثار وجود محبت و یگانگی و رفیع وحشت و بیگانگی از مضمون آن ظاهر و باهر گشت مکتوبی که بدست
 مشیخت آتاب شیخ مصطفی ارسال داشته شده بود مصلحت در آن تنبیه و ایقاظ وقت و حال بود اگر چه آن برادر در احوال آداب
 خود همیشه آگاه و بیدار است زیرا که طریقه وصیت و نصیحت و تنبیه و اخلاص و خیرخواهی از لوازم و شرائط محبت و مودت است و سخن
 و اتحاد مسان این فقیر و آن محب نه آنچنان است که در آنجا کنایاتش نفرت و کدورت باشد بر شمار روشن است که آمدن شما

درد بی اول و آخر از برای صحبت این فقیر بود هیچ کاری و غرضی در میان نه بود مگر تو او و تحابب فی الله بودن در حصار برضاد و کرم
این فقیر است اما بشرط سلامت حال و وضع فقری و نامرادی و بیچارگی چنانکه زانل درین شهر بوده اند و از دست اهل شهر
آزارها کشیدند حکم الهی است اصبر علی ما یقولون و ابجر هم مجرا جمیلاً بگفته مردم چیزی نمی شود اگر کسی نیک است بر راه
راست مردم او را بدگویند و بداند و بگمراهی نسبت کنند زیان ندارد و اگر بدست و گمراه و مردم نیک اند و نیک گویند
هیچ سودی نه در کار خویش و حال خویش راست و درست باید بود و در خیال مردم نیفتاد هر چه گویند و هر طور که اند حضرت
شاه ابوالمعالی این بیت را بسیار میخواندند **کارجای عشق خوبانست و هر سوعلمی می کنند انکار او او همچنان در کار**
خویش اصل کار درویشی جفا و جفای خلق کشیدن است و هر که درین راه قدم نهاد از آزار و آذای خلق خالی نخواهد بود و ع
استغفر الله زین سخن عشق تو و آسودگی و اما محققان بنظر تحقیق دیده اند که اول آنکه اصل آزار و آذای نفس خود است اگر این نفس بخواهی نفس
نباشد هیچ تشویشی در میان نباشد رب لا تکن الی نفس طرفه عین و لا ادنی من ذلک خداوند اما با ما نگذار و ما را از شر مانگا بدار
این بیت از شاه ابوالمعالی است **از کار جهان گر بصفادست مشوی به بر من اگر ت میخسیر رخ رساند به آری گاهی ظلم نیز**
بوجود می آید سبیل در آن صبر و رضا بقضاست چنانکه فرمود و اصبر علی ما یقولون اما باید که بے تامل و ناشکیبایی نگردد و دل از زبان
از بدخواهی و بدگویی محفوظ دارد و دعای بد نکند تا خود ظالم نشود چنانچه جمیل که در آیه کریمه مذکور است این معنی دارد نعم عرض حل خود
و شکایت غیاری پیش گیریم جبار میتوان کرد و اعتذار از گناهان خود و تقصیرات خود باید نمود این معامله دیگر است تفصیل آن مفوض
بزمان و وقت و حال مناجات است اما قصداً نرا از بد دعا و غیبت اهل روزگار از طریق فقر و غنا دور است این اهل دعوت عیبی
و نقصانی که دارند همین است که هر که ایشان را آزار کند و مخالفت و زرد و مقام استلاک استیصال وی شوند معاذ الله من ذلک
در وقتی که حضرت قطب الوقت شیخ عبدالوهاب متقی قدس الله روحه این فقیر را به نعمت اجازت از کار و دعوات و حصار مشلخ
مشغول ساختند فقیر رسید که دعوت هم طریق قرب وصول حق میباشد فرمودند چه نداشت تسکین با سمای الهی عظیم است اما این دعوت را
بد خلق میافزود و رویشی غیبت و نیستی و خاکساری و بیادوی و ذوق و شوق است میباید که جدل و ستی و خود پرستی الغرض در بلا
و جفا و خفا که بد رویش برسد چاره صبر است و اگر نظر باطنی خفیه حسن تدبیر اختیار حضرت کریم جبار کن شکر باید کرد و محققان میگویند
که وظیفه در بلا نیز شکر بجز خود لطف خفی و نعمت باطنی و لیکن چون حوصله بشریت ضعیف است بر صبر صلح کردند اگر شکر نگویند بار
صبر از دست ندهند و مانند چون از حضرت غوث الثقلین رضی الله عنه پرسیدند که غنی شاکر فاضلتر است یا فقیر جبار فرمودند که فقیر
شاکر از هر دو فاضلتر است اینجا که میگوید دور و دراز میرود آن برادر و انا و عارف است اطوار این معامله بهتر میدانم چه حاجت باین
است بد آنکه بخاد و طریق است - باز از رسانی مردم صبر شرط است و جنبیدن و وطن گذاشتن و هجرت نه دین نه راه است چنانکه
و اصبر علی ما یقولون و اشارت بدان میکند اما چون کار باز جانی رسد طریق در وی هجرت است و هجرت سنت انبیاست صلوات الله
علیهم اجمعین اگر توجه و التماس و تفویض بجانب صحیح و درست شده بهیچ جای اندوه نیست و غم نباید خورد و انعم الا علون انکم منین
و ان جندنا هم الغالبون و من یتوکل علی الله فهو حسبه دل قوی باید داشت و اندیشه بخود راه نداده **عبارت غم برود حال شود**
حافظه تو آید و میه ازین بگذرد در ریغ مدار به این فقیر را خلص و محب خود انگارند و از احوال خود غافل نشمارند و هر چه وادای

فقیران همه جناب سید کائنات خداوند موجودات است علیه افضل الصلوات واکمل التحیات بوسید حضرت پیر و سنگیر غیب نواز شکسته
پیر در غوث الثقلین شیخ نجفی الدین عبدالقادر جیلانی رضی الله عنه دارضاه عناد این خود شما از مرزانی زیاد چه گوید و محبت و ملاص
وتوجه فقیر بجناب خود بیشتر تصور نمایم و در اظهار انوار و اسرار و آثار دوستی و خیرخواهی بتقصیر از خود راضی نباشم اما اینجا سخن دیگر است
که بجهت فقیر با کس جنگ و جدل نکنند و معارض نشوند. ما فقیر میوه با کس دعوی نداریم و در دمنی باید بود و نه خود پسند و خود دیار بعض
رسایل منظوم گفته شده بود نظم عجب اطوار خود پسند است: بطور ماطور در دمنی است: بهیچ چیز چو در دمنی نیست: به
که در و خود خود پسند نیست: والسلام علیکم

الرسالة السابعة والستون طلب الغور في قصبة لاهور

انشاء ورسوله - از ما پیرس در و دل ماکه یک زمان به خود را بحیل پیش تو خاموش کرده ایم: فرزند سعادتمند بجان پیوند نودیده
دانش و بینش نور الحق از جمیع آفات ظاهری و باطن محفوظ یاد و برفتن راهی که حضرت حق رساند و از صحبت اغیار و در داد و توفیق باد
ای فرزند بعد از آمدن این سفر چند بار مکتوب بآن جانب نوشت اما مختصر نوشت سبب آنکه انتظار آمدن آن فرزند نزدیک بود و
پرده از روی حقیقت برداشتن نیز مناسب نه نمود گفتیم خود باید و حقیقت حال از ناصیه وقت تفرس بسبب آمدن این بار مکتوب از
جانب آن دلبد آمد معلوم شد بجای وقت فهم مقصود چنانکه هست نکرده است تا آن عزیز که بشما تقریر حال کرد بچه زبان تقریر کرده باشد و
از آن تقریر بفهم شما چه رسیده آن عزیز خود مشاطه حال دوستانست چیزی که به باعث آرایش حال ایشان باشد چون گفته باشد و قطع نظر
از آن جز راست چون گوید گمان فقیر آنست که صفر اوی در ذائقه وقت شما بوده است که الصفر اوی سجد الخو مقرر تجربه است که فهم مقاصد
به تفاوت اوقات و افهام مختلف میگردد و یکباری بیکباری از اینجا نوشته شده بود درین سفر نقد وقت آخر چه شود گفت ازین عبارت
دشمنی و بیدلی مفهوم میگردد و حقیقت حال نه آن خیال بود و با بجمله در و در خواندن مکتوب شما بچوش آورد و زبان وقت را در خوش
و بران برداشت که بفرموده اما بنعمه یک فخرت چیز از آن نعمتها که درین سفر نصیب این فقیر شده است بگوید و چه گوید همین قدر
بس است که بر فاقه توفیق الهی حیثی که طالبان هلاک اند که یک وقت و یک ساعت دهد که در آن کاری برای خدا کنند قطع چنین
مسافت برای خدا کرده باشند و راه طلب فتنه که در آن شائبه الاغراض دنیوی و تصور و توهم آن نبوده آن سفر عظیم سابق کل که این
جزوی از آنست همه انوار و آثار اوست چیزی دیگر بود اما اگر بیده خبرت تائق نماید یک خلوص و تجردی درینجا بود که بدان ممتاز است
غالباً و هم بعض کوتاه بیان بگو تا بهی مدت سفر و سرعت رجوع افتاده باشد اگر همین راه آمد و شدن را بگوید یا قطع نظر از آن بودن
اسخا و در یافتن عزیزان که چه بود بد فتری نگنج هر کدام ازین فتن و آمدن سلسله بود تمام اگر آنرا تشبیه و تمثیل بسیر الی الله...
ومن الله کند و بودن آن جبار بسیر فی الله جای دارد اما ترسم که سخن مبالغه گفته نشود و از حیطة احتیاط که روش این فقیر است
بیرون نیفتم سخن راست راست گفتن بهتر و من خود بیاد خود درین باب هرگز جز بر راستی سخن نگفته ام می ترسم که این سخن که میگویم
ترا وقت حساب آتی راست نیفتد اما بظاهر در متفاهم ضمیر من راست است انشاء الله تعالی ای فرزند کوتاهی مدت و درانی آنرا
اعتبار نیست یکی راه صاعقی و در روزی و ماهی چیز بد بدهند که دیگر برادر مدت عمر نهند حکایت عین القضاة همه انی

باشی احمد خالی شنیده باش که بیست روزی بصحبت وی بشتافت و همدین بیست روز سرشته کار دریافت ای فرزند یقین دانی که پدر
 ترا مدین سفر نصیبی بوده است نظر بکوتاهی و دراز مدت مدار این فقیر را بارها خطبان میگردد که بعضی اعزه مخادیم که آن مقامات
 شریف رسیده اند از او باشد تشریفاً و تعظیماً و مدت اقامت ایشان در حرم که و زمان اقامت مدینه مطهره کمتر بود چه طور ذوق یافتن
 اکنون معلوم شد که حقیقت حال چیست میدانند که آرزوی این فقیر و دعا و خواهش همه اینست که بآن مقامات برو و پای در دکان
 اقلستان مقامات کشیده عمر بگذارند مادرین ایام ذوق بران میدارد و رنگینی حال بران چه نباشد اگر ممکن باشد آنجا برو و بوسه
 بر خجرا لاسود که محل تقبیل آنحضرت است صلی الله علیه و سلم بزند و در موقف عرفات در آنجا که موقف شریف است بایستد و زیارت
 آنحضرت بکند و برگردد اگر بساط لذت و کامرانی پس تر نهد احرامی بپند و طوافی بکند و دو گانه در مقام ابراهیم بگذارد و آب زمزم بخورد
 و ساعتی در حرم بنشیند و در معنی برود و زیارت قبر حضرت شیخ مشرف گردد و شیخ محمد عارف را ملاقات کند و بعرفات برو و شب در
 مزدلفه بگذارد و روز در منا توقف کند و بطواف کعبه بیاید و مدینه برود و دو گانه در مسجد شریف بگذارد و در حضرت بایستد و زیارت
 بقیع برود و بجبل احد سر بکشد و برگردد ای کاش آن مواسم گذارنده باشی که در پنج و شش ماه بروند و باز آیند این جوش که درین
 ایام سینه پدر تر است اگر آن مواسمی بود میدیدی که چه سیکر دلنقی و ذوق و حالیکه در راه رفتن و از ابتداء وقت سحر تا نیمروز
 یا وقت پیشین در صحرای آنرا دیدن بانوار تسبیحات جماد و نبات متور شدیدی دیده است اگر تعلقه که بشاغل دارد نمی بود و همین باشد
 وقت و سرمایه روزگار خود می ساخت طریق سلوک خود میگرفت بس بود اما چه کند که تعلقات مشاغل از آن مانع است اکنون خود محکوم
 و مامور است که بجنبه در من باشد تا مدت این احوال و قید این علاج چند است ای فرزند تو توفیق را باش و آثار آنرا تماشا کن و از خدا
 توفیق طلب دار که کارهای شکر دارد اثرهای غریب را در همان خطره در دل افتد که باید و همان کار از دست آید که میثایا اللهم جعل
 التوفیق رفیقنا و الشوق قایدا و الانعام ایدنا ای فرزند رستگار تو پیروزترین مردم در ملاقات مشایخ و صحبت ایشان کسی است
 که بر حکم عقل خود و تمیز آن نایسته منکر خود محروم مطلق و بیرون از دایره اعتبار و خارج بحث است و آنکه بر حکم عقل و دانش خود عقاقد کند
 بی عزم و خطا کار را برگردد و حقیقت ندی صحبت بالنفس خود دارد نه بایشان و آنرا که در ملاقات ایشان دیده محبت و عقیدت کشاده گردد
 هر چه نماید همه حال نماید بیست هر چه بیند همه خوبی بیند هر چه باید همه احسان یابد ناچار چون احسان آید محبت بفرزاد چون محبت بفرزاد
 یگانگی آید چون یگانگی آید تفرقه و تمیز برخیزد ای فرزند آنچه جمال و کمال و قلندری و وارستگی و بی تعلقی و قبول و آبادانی باطن و کشاد ظاهری و صحبت
 وقت و خوشحالی ایشان دیده ام جز بر زبان ذوق حال تعبیر و دریافت آن ممکن نیست و آنچه ایشان را باین فقیر عشق و محبت و نصیحت
 و دوستی و نیک اندیشی و خیر طلبی دیده ام اگر عشر عشر آن ظهور یابد و حاصل گردد بسیار بسیار است بعضی از مخلصان میفرمودند که
 مراد عمر خود بهیچ فردی این عشق نبوده است که بایشان و مراد اینجا هیچ غرضی و غایتی نیست جز محض خیرخواهی و من هر چه بایشان
 میگویم و از ایشان میخواهم و ایشان را بدان تکلیف میکنم و اسطبه بیش نیستم و از خود نمی گویم خبر نیست که بایشان میسر سازم ایشان را اند
 اگر کنند و اگر نکنند روزی چون فقیر در قبول امر خضت و اداع باین شتابی توقف واقع شد بسیار حسن و غضب آمدند و گفتند
 او را اینجا که آورد تو گفتی که بیا آید آمدن و سه نامرضی بود و او را حکم آنست که از جای نهجند و قتی که را شوق دیدن او غالب می آید
 ما بدین او میفرستیم روزی که ملاقات شد فرمودند که این شما را بکار نبود ما پیش شما می آید و چون ملاقات شد خوب شد بعد از آن فقیر

از مجلس دست گرفته بیرون بردند و در گوشه نشستند و آن سرکیه برای تحقیق آن رفته شده بود در میان آوردند و فرمودند که اینچنین
میخواهند از شما که از جای خود بجنبید و هیچ بازوید و هیچکس قیحه نیارید الا بجناب حضرت غوث اعظم و ما این را از زبان بعضی معربان
جناب ایشان میگوئیم زیاد برین افتشای این سرخو تو انکار کردی و میگویند که اگر اظهار کردی و افشا نمودی ترا سوای مردوزن سزا نهم و گفتند
گفتاری ما باین شهر لاهور که وطن گذاشته اینجامی باشم سبب آن اینست که اینجا کسی هست که گرفتار اویم یغیر زندانجا کسی چه گوید
و اسرار این طائفه را چه در یاد و بگمان خود چگونه حکم کند همه اهل شهر برین اند حتی بعضی نزدیکان ایشان و آنچه بقیاس هم می در آید
همین است که سبب بودن ایشان درین شهر گرفتاری این عیال است که نو گرفته اند و سر باطن این است که باین فقیر در میان آوردند
خداوند که این سر به شیخ حسن که خنص خود من عمده اهل اختصاص ایشان است ظاهر کرده اند یا نه و همدین مجلس گریه بسیاری کردند و
بعضی اسرار دیگر اظهار کردند ای فردنگر باین حال دارد اگر خنده این مرد را بینی شیرین تر از گریه است و من خود ذوق خنده ایشان
بیشتر دارم شاید که آن قهقهه که در شرع مذموم است نباشد اما یک خنده مجذوبانه است که شاید بر ذوق حال ایشان است میان
حسن میگفتند که ایشان میفرمایند که هیچ کاری و هیچ حرکت و سکنت نمی کنه الا با اشارت شیخ خود که شیخ داود اند قدس سره العزیز
روزی فرمودند که شب بجهت شما سبب این توقیف که شما در رفتن دلی گردیده تیره بودیم حضرت شیخ را دیدم که در کار شما بسیار
بشاشت میفرمایند و خوشحال اند و اکنون بدلی بر دید که دلی در فراق شما بزبان حال می نالد بگوید بروید این بیت بخوانند بیت
میروی و در رکابت می رود جان بهام پی فی امان الله و فانش خیر حافظا بروید و هیچ اندیشه بخود راه ندیدید مولانا حسن در اینجا
دخل کردند که میر و جان حسام فرمودند این بیت از بهام تبریز است شیخ حسام الدین بروقت و دواعی حاجی حامد شنبه بجای بهام
حسام خوانده اند اما در صلح بیت جان بهام است گفته که این صفات بشری کسی در عذاب دارد علاج اینها می باید کرد فرمودند بیت
نفس خاک تست هر که نور بالا بر تو تافت پی سایه زیر پا بود هر که که بتارک خور است پی و فرمودند بیت چشم بند و گوش بند و
لب به بند پی که نه بینی سر را بر ما بخند پی فرمودند شما بجناب حضرت غوث اعظم متوجه باشید همه خیر خواهد شد و فرمودند نظم
هر که او عاشق نشد بر دستا پیر پی از خدا هرگز نشد دولت پذیر پی چون تو ذات پیر خود کردی قبول پی هم حلیت اندر آمدیم مولانا
و این بیت هم خوانند که از ایشان است بیت سخن عشق بل در لب را ککشا پی سر این شیشه فرو بند که بادی نخورد پی
فرموده اند بگفتگوی خلق و ملاست ایشان گوش نه نهید و در کار خود بسجرا باشید و این بیت خوانند بیت کاجای عشق
خوبانست و خلق هر طرف پی میکنند انکار او او همچنان در کار خویش پی و این بیت هم خوانند که از ایشان است بیت
دوش ناصح منع مازان شوخ شور انگیز کرد پی گرچه بادی بود لیکن آتش ماتیز کرد پی عرض کرده شد که قصد چنان بود که چند گاه
در گوشه مغرب دهنائی گذارنده میشد در وطن مشوشات وقت بسیار است فرمودند خاطر جمع دارند هیچ تشویش نخواهد رسید بیت
انکار جهان گر بصفا دست بشوئی پی بر من اگر ت پیح کسے ریخ رساند پی و این بیت نیز ایشان است عرض کرده شد که نیز قصد
بر این بود که بزیارت حضرت شیخ موسی قدس سوره فته شود و از اینجا اگر میر آید بزیارت پیران دیگر که در او پی حفته اند فرمودند هم
ما ظما اند و از شما جدا نیستند گفته اند که قصد شیر گریه نیز بود که بزیارت حضرت شیخ مشرف شده آید و مخدوم زاده شیخ محمد عارف
تغیر بجان حدود در اند فرموده اند انشاء الله تعالی بار دیگر با هم برویم و شما را پیش ایشان بریم عرض کرده شد که بعضی پیران را و مخدوم زاده

۲
از حضرت شیخ داود اند قدس سره العزیز
در روز شنبه

از ادا حضرت غوث الثقلین رضی الله عنه اینجایم باشند بلا زمت ایشان باید رفت فرمود حاجت نیست بدین می نمود
ویرنگند و این سیر بعضی مواضع را هر روز دیدن بعضی درویشان اینجا هم که میسر شد پیش از دیدن ایشان بود که بجای
رفته بودند و بعد از رسیدن فقیر بهفته آمدند همان منزل که فقیر نزول کرده بود رسیدند و فرمودند که این کلمه در شان شما
از حضرت غوث الثقلین نازل است حق حقانیت حق حقیت فدایت حق و فرمودند مقصد ما شتم که چندگاه در بر و نه
بگذاریم چاره غیر معین پیدا شد شاید انجانب شما بود شما برای چه آمدید ما بدیدن شما می آمدیم فرمودند ما از تصنیفات شما قافیه
دین و دنیا حاصل کرده ایم حق تعالی شما را بآن منتفع گرداند فرمودند اگر چه سخنان مردم بسیار خوانده ایم و خوانده میشود اما سخن شما را
در فکر گزاری است که سخنان مردم دیگر را نیست و در مجلس وداع از آن فرزند سخن افتاد و گفته شد که مشرقی قصد ملازمت بسیار
دارد و فرمودند تصدیق نکند ما بدیدن او می آئیم و این بیت خواندند بیت جذبه عشق بجدیست میان من و یار که گو من
نوم او بطلب می آید گویا از زبان شما خواندند و این ابیات خواندن ایشان کیعالم دیگر است که هرگز از هیچ کس با نیالت با نوق دیده
نشده است که میخواند باشد ایفرزند مردی باین صفت با سخنان محض محبت و اخلاص بی غرض و بی عوَض انیمه بخوابد که نام سنگدل
که نرم نگردد ذوق صحبت ایشان و رنگ حال ایشان که در ظاهر و باطن فقیر نشسته است بتقریر و تکرار گنجایش بیان ندارد و بار
بزرگان قلم خود به یقین میدانم که میسر نیست شاید که بزبان قال چون بدل نزدیکتر است چیزی از آن ترشح کند و بقیاس حین از ذوق
باطن نیز بر سامع لایح گردد آن موقوف وقت ملاقات باشد و چیزهای دیگر بسیار است که موقوف است این حکایت بی اختیار از زبان
آمد و باعث آن همان جوش است که بخواندن مکتوب آن فرزند در باطن پیدا آمد همان ساعت آن کلمات نوشته شد و چون اصل
آن تاخیر رفت زیاده بر آن وقت مساعدت نکرد روز دیگر از بر آمدن فقیر از سید محمد باقر کفرزند مقبول ایشانست عنایتی خاص بر او
دارند پرسیدند ایشان رفتند گفت بفرستند فرمودند میان حسن ابگوئی که او نیز برود و میان محمد باقر بیان حسن گفت که شما را نیز
رضعت فد میان حسن گفت که بحضور هم بروم گفت حاجت نیست حکم شد بروید و اوضاع ایشان را در صحبت در وداع و در نشست
و خاست و حرف و حکایت طریزی خاص است که با اوضاع اهل او و رسم متعارف نمی ماند این حکایت وداع میان حسن احمه است
که خالی از اغراب نیست شاید که نگو گفته باشند و چون حضور وعده رفته بود که بعضی شعرا خود را به فقیر عنایت بکنند و شعرا و کلمات
ایشان در جای مرتب و جمع نیست گفتند از هر جا هر چه پیدا شود بنویسید و پیش ایشان ببرد گفتند گستاخ نیست که با شعرا پیش
ایشان میخوانیم و میفرستیم خداوند این سخن چه معنی داشته باشد باری چند بیت از اینجا میان حسن آوردند منها بیت معالی بن سخن
من شنو که خوش سخنی است به رنگ پوست مبین و سپند دوست بیدین به بعضی ابیات است که غالباً مقصود از آن نصیحت
فقیر خواهد بود چنانکه بیت دو ششم که پیش داد نویدی که معالی به غافل نیم از حال تو غمناک نباشی به ای معالی مکن اندیشه اگر
چندین راه به بروم از دور و در کام ننگ افتاده است به مروم و تاجا که آنچه میطلبی به همین زمان بدرمانند خواهد شد به
چشم باطن طلب را نور یقین میخوانی دیده ظاهر اگر نیست به نقصان دارد به نیست در هر دو جهان به رحمت هنرمند این
هنر تو اگر هست ز صد عیب چه عیب به زنده فقر معالی چه محل عالی است فک شود شاه رسل بخیه کش دلوق صهیب به فقر و
نیستی یکدور و ز فارغ باش به که یار خود ز کرم عذر خواه ما گرد به جرمه جام سقی به هم اگر گوش کنی به هر چه جز دوست به جفا فرمودن

چون شعله روم عشق از میان جان برخاست به همه وسایط و اسباب از میان برخاست به هزاران رحمت و صد آفرین بر غرق بیادانی که صرف راه خوابان کرد پیری و جوانی را به از معالی تو زور و دسحر و شام سپرس به دلبرش در بخل و شب همه شب در خواب است ای فرزند حکایت گفتن و احوال نوشتن سهل است هر چه هست هست و آنچه ناکه نیست نیست اصل آنست که بران چه حکم شده است بایستد و فرمانبرداری کند و بر آن استقامت نماید و بدان توفیق یابد از انان جانب خود تا کید و تائید و تسلی و تثبیت نهایت رفته است و ای این نفس بے ثبات که هنوز در تردد و تزلزل باشد فرمودند شما هیچ غم نخورید و هیچ اندیشه بنحدر راه ندهید و از هیچکس و از هیچ چیز ترسید توجه خود بکجاب حضرت غوث اعظم درست در آید و از همه کس قطع کنید هیچ چیز از شما نمیخواهند بخیر از توجیه آن جانب همه چیز خواهد شد و هم روز و دراع فرمودند که شرح مشکوة را تمام کنید انشاء الله کتابی شود که اهل عالم همه از آن مستفید شوند گفتیم و ما کنی تا تمام شود فرمودند آن خود تمام شده است و فرمودند در ترجمه گاهی بتقریب بعضی از کلمات قوم نیز آورده باشید چنانچه ملا حسین در تفسیر خود میکند و فرمودند یگان بیتی مناسب مقام هم مینوشتند باشند گفتیم فقیر را بیشه مردم یاد نیست تا بنویسد گفتند شما را حاجت بتهای مردم نیست آنچه شمارا باید از شمارا دید شمارا در هیچ چیز بهیچکس احتیاج نخواهد بود چه چیز حاصل است انشاء الله تعالی

الرسالة الخامسة واستون سلوك الطريقة على نهج المجاز قنطرة الحقيقة

انشاء و رسوله - بعضی از علماء وقت رباعی بزبان مجاز انشاء نموده و از یاران شرح آن التماس کردند هر کس چیزی نوشته و فقیر نیز چیزی خیال کرده رباعی این است رباعی گفتیم که دو بوسه ده زلب گفتانی گفتیم که بروزی به شب گفتانی گفتیم که بجزئی تو نمیدانی هیچ به رو کرد بوسیم زطرب گفتانی گفتیم که دو بوسه ده زلب گفتانی این سوال سالک طریق محبت و طالب مقام قرب و وصلت است که میخواهد شفا باو عیاناً مشاهده حقیقت کند و مشاهده را با مکالمه جمع کند که بوبر لب که محل مصدر است مشعرا نیست این مقام صحو و تکلیف است و این قوم را خلافت است که مشاهده با مکالمه جمع میگرداند و حق ثبوت نسبت در عوارف میگوید که دل را چشم است و گوش بچشم نمی بیند و بگوش می شنود و ممکن است از آمدن مانع شنیدن است و شنیدن مانع دیدن قطب اوقات شیخ ابوالحسن شاذلی قدس سره در حربه کبیر خود گفته و نسائک مشاهده تصحبا مکالمه در حالت معراج سیکرانات علیه افضل الصلوة و اکمل التحیات نیز ثبت است این مدعاست و فرقه دیگر میگویند که مشاهده موجب اضطلام و استهلاک و اضمحلال است گنجایش استماع ندارد و بوسه اشارت بحصول ذوق بعد از شوق و وصل بعد از وصل و بقا بعد فناست و تواند که روزه باشد بجات کاین باین و صحو و تکلیف است چه بوسه دوم بے بیعت حاصل نمی گردد گفتیم که دو بوسه ده زلب شرحش اینست و گفتانی ناز و استغناء محبوبی و نخوت و غرور حسن و غم نیست نفی استحقاق و استیصال آن حال و استنکار و استبعاد آن مقتدر است و در حقیقت حش و تحریل و تشویش و تیز کردن آتش طلب بر بستن کمر جد و اجتهاد است بلکه امید و اساختن بحصول مطلوب و فوز بیت و ظفر مقصود است که من جد و جد گفته اند که رو منغ از کریم حکیم عین جابت و عطا است قال سید الشیخ ابوالعباس المرسی قدس سره العامة اذا خولوا خافوا و اذا جوارجوا و العارفون اذا خولوا جوارجوا و اذا جوارجوا خافوا گفتیم که بروزی به شب گفتانی چون در طلب مراتب کمال و خواست درجات قرب و وصول تو هم آن بود که در باطن سالک تقیه

اراده و خواہش نفس و حب جاه مانده است و این در تحیض مقام اخلاص و ثبات پایه صدق مانع وصول حصول قبول است قال
بعض العارفين لم يصل الولي حتى يقطع عنه شهوة الوصول و سخن مشهور است که آخر ما یخرج من راس الصديقین
حب الجاه و ای الجاه عند الله در اعتذار و استغفار آمده میگوید که طالب این نعمت و خواہش این کمال نہ در صورتها بر وجه
اظهار و اشتہار کہ ظهور و بروز آثار و انوار خوارق و کرامات دلائل و آثارات قرب عالم را در گیر و دو شامل ثقلین گردد چنانکہ اقطا
وارکان ولایت اکابر و اساطین ملکہ ملت را ایما شد و مقام اولیاء حضرت است بلکه پنهان از چشم اغیار در دل شب تار کہ محل
خلوت و خمول و ستر و کتمان است در مجلس قرب و وصل مشرف و مخلص گردانند کہ لیس من ثبت تخلصه کن ثبت تخصیصه و اگر عنایت
کنند و بخصوصیت ولایت نیز مخصوص گردانند و مستور قبای عزت و وحدت ارند کہ تا هیچکس نہ بیند و نداند جز دوست و یاکس
کہ محرم باشد چنانکہ حال ولیاء عزت است و پایه محرم برای آن در میان آوردیم کہ کسی کہ محرم است و در حقیقت غیرت و بعضی از
عرفای اہل انش کلمہ غیرے را در اولیائی تحت قبائی لا یعرف غیر بر صیغہ نسبت خوانده اند تا بیگانگان نامحرمان بدر روند
و بیگانگان و محرمان درون مانند بل و لی عرف الولی راست آمد و بعضی گویند ولی اینجانی از ہمای حسنی الہی است فافہم اینجانی
گفت نے یا از جہت ناز و نخوت و کاهانیدن جان محبت و پیست کردن بنای ہستی وی طلب مزید جد و اجتهاد از ویابجہت آنکہ مرتبہ
شہود ذات و محبت ذاتی بالاتر از ان است کہ اینجا توقیت و تحدید زمان تعیین روز و شب کہ لیس عند الله صباح و لاسار و شہار
و عدم اشتہار و وجود عدم خلق گنج داشته باشد قال بعض العارفين من اراد الظهور فهو عبد الظهور و من اراد الخفاء فهو عبد الخفاء
و عند الله سواء علیہ اظهر او اخفی ع گفتیم کہ بجرمنے تونیدانی ہیچ بیچون راہ مطلوب بر بستہ شد و از ہر در کہ در آمدہ راہ نداند و بجز
نفی و منع و رد و استبعاد نیاوردند بختیار و بے طاقت شد و زبان بشکوہ محبت بکشد کہ حکم الیک المشتک و بک المستفات
و باین زبان در دل بگوید شاید کہ مہربان شود یعنی صفت تو ہمہ جو و کرم و احابت و قبول و لطف و مہربانی است و این ہمہ
استغناء از چسبیت مصرعہ رو کرد بسویم از طرب گفتانی بظاہر از حال شدت ناز و وصولت محبوبی و ذوق و خوشحالی و صفت
استغناء ہمان است کہ مراد آن باشد کہ گوید آری ہیچ نمیدانم جرنے کار من اینست معنای ذاتی من برین میدارد ترا چہ مجال
کہ پیزی میجوی و میخواہی کہ احتمال دارد کہ بر سر مہربانی آمدہ و لطف و نرمی فرمودہ میگوید کہ نے اینچنین نیست کہ تو میگوئی کہ
بجرمنے ہیچ نمیدانم این نے کہ گفتیم بظاہر است و برای مصلحت است و در باطن ہمہ مہر و محبت و لطف و کرم من ترا بیشتر از ان میخواہم
کہ تو میخواہی و لیکن سطوت محبوبی و وصولت حسن خوبی بر این میدارد و نیگذازد کہ ازین پایه فرود آیم و آخر محبت کی است کہ ازدواج
سرکشیدہ و ہمان محبت من کہ دوست ہمان محبت تست در من تغافل محل در تو ہم دونی انداختہ و در ہر جانب بکیفیت دیگر ظہور
نمودہ و از جانب تو عجز و نیاز از جانب من غنا و ناز و در باطن بہر دو نیازمند یکدیگریم ہیست نیازی ہیست خوبان را بعا شق
و لیکن محجب در پردہ ناز ۵ میل معشوقان نہانست و دستیر بہ میل عاشق باد و صد طبل و نفیر و در حقیقت ذوق و
لذت در ہمین است اگر ہمہ ناز باشد معنی عاشق وجود دیگر و اگر ہمہ نیاز بود معشوقے ظهور پذیرد نظم ای عاشق ناز از جہان
معشوق نیاز مستمند ان چشم کرم تو عین ناز است نہ نازیکہ در و د و صد نیاز است و الله یدعو الی دار السلام نیاز است
و یدعی من یشاء الی صراط مستقیم ناز این چند کلمہ بر سمہ استعجال پیش از نظر دما سچہ از باب فضل و کمال نوشتہ اند در شرح

این رباعی در خیال آمدن همه مومل و مشغول با اصطلاحات صوفیه از اهل وجود اند تا قائل بکدام جانب است و چه قصد کرده است و در ذوق این فقیر مفهوم مجازی این رباعی که معنی حقیقی است و لذت و شیرین تر از همه است طیب الله انفاس قائله و این مجازاً خبر بایه حقیقه و منتهای اوست که درین مرتبه ظهور کرده است و صورت اتمام و اکمال پذیرفته است شخصه گفته است نیست هر حقیقه که کنه او خواهی بظاهر بپردازد و مجاز خواهد بود اینقدر بس است سخن بجای رسیده و سر کشیده است که می ترسم رازان پرده بیرون نیفتد و الله اعلم

الرساله السادسه ولسون تسلیه السائل بین المسائل

الله ورسوله - مکتوب شریف رسید و احوال معلوم شد و بر سلامت احوال حق شکر گذاری بجا آورده شد الحمد لله علی کل حال حال آنکه از باب گریختن از طاعون نوشته اند حکم درین باب آنست که از اینجا که دران طاعون افتاد و نگرند و با نجا که هست نروند و نکتیه و بیچکس و دران خلا فی نیست و در احادیث صحاح از ان نبی واقع شده پس ارتکاب آن معصیت باشد و از ان که در حدیث صحیح از عائشه رضی الله عنها واقع شده است که آنرا تشبیه بفرار از رحمت داده اند ظاهر میشود که گناه کبیره است و اگر اعتقاد میکند و جزم آورد که اگر میگردید نجات می یابد و اگر می باشد هلاک میشود و کافر گردد باید دانست که مراد بطاعون درینجا و باست و مرض عام و مرگ عام در احادیث ذکر همه اقسام شده است و طاعون و یا یکی است و در قاموس در باب النین گفته که الطاعون ابو یا و در باب همزه گفته ابو یا الطاعون کل مرض عام و کذا فی الصحاح و سائر کتب اللغة مراد از احادیث ازینجا که نبی از طاعون واقع شده است و با مرض عام است اطباء طاعون را تفسیر کرده اند ماده سمیه که پیدای رد و رم کشنده را اکثر احادیث میگرد و در زیر بغل و عقب گوشها و جابهای نیم و سبب آن ورم موده روی است که ستمیل میگردد بچوهر سبی که پیدای میگردد و از هیجان دم و انصباب الی آخر ما قال الاطباء و طاعون باینمے اگر عام گردد نیز داخل این حکم است ولیکن مراد در احادیث مرض عام و مرگ عام است هر کیف که باشد مخصوص باین قسم نیست چنانکه احادیث آن شاید از هر چه قبل آنکس که طاعون باینمے گفته و مخصوص بدان اشته و در سائر اقسام بافتوا بر خصت قرار داده بلکه آنرا واجب دانسته و گفته که اگر نبه بر آید بکفر نیکشد و این سخن بهر تقدیر عاصی است و اگر بر آید بحکم احادیث صحیح و روایات نصیه و اگر نبه بر آید بقول خود که میگوید بر آمدن واجب است و ترک واجب عصیان است و در نهایت بجزی گفته که الطاعون مرض عام یحدث من فساد الهوی پوشیده نماند که قول بحدوث آن بفساد هوا ظاهر است و خالی از فساد نیست چه در یک آن است و یک شهر و یک محله و یک خانه بعضی سلامت میمانند و بعضی هلاک میشوند با وجود عدم معایجه و تدبیر و فساد هوا مشترک است بمیان همه و گاه پیدایش در بلادی که اصح است هوای آن و طیب است ما و آن و نیز اگر بفساد هوا بودی هرگز از روسته زمین منقطع نگشتی چه در هیچ زمانی بعضی بلاد از فساد هوا خالی نبود و گاهی جماعه را عارض میگردد که مزاج آنها صحیح است از دیگران و نیز اگر بفساد هوا بودی تمام بدن در گرفت و مخصوص بموضع در بدن نبودی با بکماله وجود آن در تحت ضابطه قیاس در نمی آید پس حق آنست که گویند بعض قدرت قادر مختار است و عذاب است که بر بندگان خود برای ابتلا و امتحان میفرستد تا صبر کنند و تشکلات امر نماید یا بصبر نمایند و معصیت و رزق خلقت الموت و الحیوة لیبکوکم انکم احسن عملا که چنانکه

در حدیث آمده الطاعون جزئاً رسل علی طائفة من نبی اسرائیل و علی من کان قبلاً فاذ سمعتم به فلا تدخلوا علیه و اذا فرم بارض
 و انتم فیها فالا تخرجون انما فرأى منه و در حدیث دیگر آمده الطاعون شهادة لكل مسلم و غیر ذلک من الاحادیث و تسک کنند
 مخالفان گاهی بقول وی سبحانه و لا تلغوا بآیدیکم الی التهلكة و این عامست مر جمیع مواقع تملکه او شکست
 که ایستادن در مواقع طاعون سبب القاء نفس در تملکه است و این سخن بعد از ورود نبی از فرار بعد از وقوع طاعون چیزی نیست
 اگر نبی در آیت کریمه عامست و ایستادن در طاعون از افراد القاء تملکه است و نبی از فرار مخصوص آن عامست و فاگر نه از افراد
 خارج است و ظاهر آنست که دخول در بلدیکه طاعون در آن واقع است لقای نفس در تملکه است فافهم گاهی تسک کنند و
 قیاس نمایند آنرا بر آمدن در خانه که در وی آتش گرفته است یا زاله سخت که غالب ظن در آن افتادن خانه است یا اگر سخت
 از تحت جدار مائل و گویند که درین مواضع بر آمدن و گزینختن آمده است و گزینختن از طاعون مثل آنست و این تسک
 فاسد است چه آن از قبیل اسباب عادیست و این از اسباب همی است اگر ادعائند که ما تجربه کرده ایم که هر که بر آید سلامت ماند
 کلیت این ممنوع بلکه اکثریه نیز مسموع نیست و اگر باشد همچون در مانحن فینهی واقع شده و این قیاس در مقابله نص است و در آن
 مواد نبی از فرار نیست بلکه امرست بدان و اقوی شبه تسک بحديث من القرن التلف است و این تسک نیز باطل است
 چه آن از قبیل تطییر و تشامم است نه فرار از طاعون بعد از دخول آن تفصیل این سخن آنست که در مشکلات از یحیی بن عبد الله
 بن بحیر بفتح موحده و کسر ممله بر وزن فقیر از حدیث ابی داود آورده که گفت یحیی خبر داد مرا که شنید از فرة بفتح فاء و سکون راء
 بن مسیک بسین ممله و آخر کاف بر صیغه تصغیر که میگفت گفتتم یا رسول الله نزد ما زمینی است که او را این گویند و این قریه است
 بجانب بحر الیل و آن زمینی در ویست که زراعت و خراجی سال و غله است که برای اهل و عیال خود از آنجا طعام می آریم ولیکن
 مای وی سخت است پس فرمود آنحضرت صلی الله علیه و سلم بگذار آنرا و دور دار آنرا از خود زیرا که از قرن تلف نیز آید و قرن بفتح
 قاف و راء بلا دیدت در وی و بیماری و مفارقت و با و زمین سبب آرنده پس نیز دشکایت کرد از وقوع و با و در آن زمین و فرمود آنحضرت
 که بگذار او را که وقوع و با و بیماری هلاک است از آن اجتناب باید کرد و این تسک تمام نیست زیرا که وی تطییر و تشامم کرد پس
 رخصت داد آنحضرت نظر بضعف حال خوف از وقوع و در ورطه شرک خفی و خروج از آن سکونت در آن نه آنکه و با واقع شد در آن
 و بعد از وقوع تجویز فرار و خروج از آن کرد و سخن در اینجا است که چون باشید در زمین و واقع شود در وی و با بیرون نیاید از آن وظیفه
 در بلا پیش از وقوع احتراز اجتناب است و بعد از وقوع صبر و رضا و تضرع و دعا بدلیل حدیث صحیح مذکوره در حجاج بنع و نبی از فرار
 و ترغیب حث بر صبر و ثبات و حکم شهادت لهذا این حدیث در باب طیر و فال آوردن در طاعون و با و اعتبار شوم در زمین و وزن
 و سبب بعضی احادیث وقوع یافته است و این حدیث از انجمله است بعضی گفته اند تطییر و تشامم هیچ جامعتر نیست و منفی است
 و آنکه در بعضی احادیث ظاهر میشود مراد آنست که اگر شوم می بود و امکان می داشت در این ستم چیزی بود بر طریقه قول آنحضرت صلی الله
 علیه و سلم لو کان شیء ساقط القدر سبقه العین ولیکن وجود ندارد درین است و ما و نه در غیر آن و بعضی گفته اند که شوم در مرآه آنست
 که ناسا و کار و بد خلق و نازاینده بود و در سرای آنکه تنگ بود و بد همسایه و بد هوا و در اسپ که گران بها و حرون باشند آنکه شوم
 بمعنی بدشگون بود و گویا میگوید اگر باشد یکی از شما را سرای که مکره می پندارد صحبت او را یا اسپ که خوش ندارد آن را و باید که

مفاقت کند از ان و از ان انتقال نماید و طلاق دهن را و بفروشد اسب را تا بروی که است که ازانی بشرح است پس معلوم شد
 که این حدیث در جای دیگر است تا آنکه گفته اند که این حدیث قرف و تلف ابی داود است معارض نمی شود با حدیث دیگر که در صحیحین
 و غیره واقع شده و گفته اند که فزوه بن سیک وایت کرده نشده است از وی بگریک حدیث یاد و حدیث و آن نیز از مروی بسجوت
 که شناخته نشده است نام وی و نیز معلوم نیست که یحیی بن عبد الله بن یحیی ثقفی است یا نه و در کلام روضه الاحباب که در او خبر
 کتاب در طبیب الغنی درین حدیث تکلم کرده خلط و خبط واقع شده است فقه بر و الله اعلم دیگر نوشته بودند که طعام نوشته که همراه
 میت میفرستند آنرا توان خورد یا نه کلیه درین باب آنست که صدقه حق فقیر است اگر چه گفته اند که صدقه نفل اغنیاء نیز جائز است
 اما فتوی درین باب بر که است اما طعام میخانه میت میفرستند مخصوص باهل میت است که مصیبت زده شده اند و اگر آنرا
 بطریق ضیافت میفرستند ظاهر آنست که جائز باشد و بعض گفته اند تا سه روز مخصوص باهل میت است دیگر مرقوم بود که شخصی
 وصیت کرد که بعد از من بروج من حلوا و نان بخت به صلحا بخوراند درین ماده هیچ بروی لازم آید یا نه این جزئی در کلی وصیت احوال
 و وصیت علی العوم و علی الاطلاق جائز است و در کتاب مطالب المومنین فصلی جدا برای این نوشته اند و گفته فصل فی الوصیه
 بعد الطعام سئل ابو جعفر رحمه الله عن اوصی بان یخذ و اطعما بعد وفاته و یطعمون الذین یخضرون التفریة قلنا یجوز من الثلث
 للذین یطول کنتهم و حنفه و امن مکان بید لغنی و الفقیر فی ذلک او لا یکل الذین یطول کنتهم و لا یسجد مکانهم و لا للنایحه و نحوه فی جوامع العلم الیه فی این فصل
 بطول کث و بکث و بکث ظاهر کجاست آنست که گفت الذین یخضرون التفریة این چون در کمال کرده هر که باشد بخورد بر هر تقدیر وصیت طعام اینجا مفهم شد
 و اگر خلجان بجهت آنست که گفت بروج من بعض مردم میگویند که طعام میکه بنام کس یا بروج کس میگویند مکرده است و اگر بلفظ بروج
 من این معنی قصد کرده باشد که به صلحا بخوراند تا شهاب آن بروج من برسد چه مخدود دارد و چه لازم می آید و فی صدقه الاحیاء عن
 الاموات نفع لهم و همین است حکم آنچه در دیار متعارف شده است که بروج بزرگی طعام می پزند که مردم بخورند و ثواب آن بروج
 آن بزرگ برسد اگر بلفظ تصدق گفته مخصوص بفقر باشد و اگر بعنوان ضیافت کرده همه بخورند و اگر بدلیل قطعی ثابت گردد
 که این لفظ گفتن خوب نیست اگر چه معنی آن صحیح است آن دیگر است این لفظ نمی باید گفت دیگر مرقوم بود از احادیث معلوم میشود که عا
 در کفن نیست و در کتب فقهیه قیل و قال بسیار است درین باب تحقیق چیست بر علم شریف روشن است که زیاده عامه احتسان
 بعض متاخرین است تا ماخذ آن چه باشد و در شرح ابوالکلام میگوید و هو مروی عن عمر رضی الله عنه و به ماخذ مالک ما حدیث که از وی
 مفهم میشود که عامه نبود ظاهر این حدیث است که کفن رسول الله صلی الله علیه و سلم فی ثلثه اثواب ثمانیه بیض سهولیه من کرسف
 لیس فیها قمیص و عامه و تاویل این حدیث نزد کسانیکه قائل اند بعامه آنست که نبود در آن ثلثه اثواب قمیص و عامه بلکه زیاده بر آن
 بود پس مجموع خمس بود و آنکه اصلا در کفن نبود دیگر نوشته اند که هیچ روایت یا حدیث در ماده جوایب که برای میت می نویسند و بر سینه وی می نهند
 بنظر در آمده است در حدیث خود هیچ را نظر نیامده ولیکن در بعض کتب که جامع روایات قومی و ضعیف اند مثل مفتاح الجنان و غیره
 روایتی هست که در کشف العباد نقل از کفایه شعبی چنین گفته که مناسبت باین عالم دارد قال حکمی عن بعض المتقدمین انه اوصی الی
 ابنه و قال اذ امت غسلت فاكتب علی جبهته و صدی بسم الله الرحمن الرحیم قال ففعلت ذلک و رأیت فی المنام و سألت عن حاله
 فقال لما وضعت فی القبر جاءنی ملائکه العذاب قلما را و مکتوباً علی جبهته و صدی بسم الله الرحمن الرحیم قالوا انت من العذاب

و آنکه نوشته اند که هر شب جمعه یار و زبیر از عذاب قبر مامون است یا مخصوص همین روز شنب است یا تا وقت حشر و این بشارت مخصوص باهل ایمان است یا کفر هم شریک اندران پوشیده نماند که در مشکوٰۃ این حدیث مذکور است عن عبد الله بن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مامن مسلم مومن يوم الجمعة اوليلة الجمعة وقاه الله فتنه القبر رواه احمد والترمذی قال هذا حدیث غیر مبسوط و سیوطی نیز در جمیع الجوامع از احمد و بیہقی و از شیرازی در القاب و از ابن عمر از ابی نعیم در علیہ از جابر آورده کسی که میرد بر روز جمعه خلاص گردد از عذاب قبر و بیاید در روز قیامت و حال آنکه بر ویست مهر شهیدان ظاهر این حدیث در دوم است و الله اعلم و چون در حدیث مامن مسلم واقع شده کافران از ان خارج خواهند بود و ذلک ظاهر و گفته اند که کلمه آوردن و آوگیدیه الجمعه برای تنویع است یا شک را ویست ظاهر تنویع است و الله اعلم و نوشته اند که شخصی گفت که عمل ما بر قرآن حدیث نیست عمل ما بر فقه است بروی چه لازم آید اگر این شخص این سخن بطریق استخفاف قرآن و حدیث و اسقاط آنها از درجه اعتبار و تعظیم و ترجیح فقه گفته است کافر و مرتد میگردد و اگر بایستی میگویی که اصل خود قرآن و حدیث است و مجتهدین تطبیق آیات و احادیث بیکدیگر کرده و ناسخ از منسوخ شناخته گفته و تا ویلات کرده اند و بالضرورت تقلید مجتهدان میکنیم و قدرت آن نداریم که استنباط احکام و شرائع از کتاب و سنت کنیم چیزی قرار دهم ما را ضروریست که اتباع روایات که از امامی تقلید آن کرده ایم گفته و چه دارد فاسک و اهل الذکر ان کنیم لا تعلمون این جوابها عجاایه الوقت در وقت کتابت نوشت اگر خطای رفته باشد اصلاح نمایند و الله اعلم

الرساله السابقه واستون وجدان البرد شتام الورد

و الله ورسوله - ز نسیم جان فدایت دل مرده زنده گردید ز کلام باغی ای گل که چنین خوش است بویست بحق جل و جلاله وقت و شام حال ایشان را به نساکم عنایت و شایم کرد است و در وایح کرم خود تازه و معطر دارا بطالع کتابت فیه کلام است نظام حضرت غوث الثقلین است رضی الله عنه و این حقیر بسعادت شرح آن توفیق یافته است وقت خوشی داشت و بتقریب و آنجا این بیت مذکور بود بیت عکس روی تو چو در آئینه مجام افتاده عارف از خنده می در طمع خام افتاده و در ذوق دریافت مضمون این بیت بود که مراد از منی و خنده وی چیست و از جام و افتادن عکس روی محبوب افتادن عارف در طمع خام چه که بناگاه این گله که فرستاد بود و نرسید و گل و مل هر دو جمع شده و نشاط افزا و مستی بخش وقت شنایام بهار است و سوغای جنون در جوش و شورش باطن در کار در گوشه خانه و زلویه غربت در سرور است شاید که اگر غلبه پذیرد و تکلیف از میان برافتد و بیرون نیزافتد اکنون خود در پرده است تا که غم دل گفته ام و در خانه باد و باران خواهد هم زد از بی طاقتی فریاد در بازار با آه ادب انگیز است و گریه عشق واقع طلب است تا چه شود بجهت بی طاقتی موافق وقت این سخنان از زبان آمدن معذور خواهند داشت و اگر ذوق دریافت معنی بیت مذکور دارند آنچه بالفعل بدیده در حوصله وقت می گنجید اینست که مراد بجام دل عارف باشد که محل تجلی ذات حق است و با نفعی آنرا برای آن استعاره کرده و افتادن عکس روی کنایت از تجلی حق است و تجلی چون بصورت روح عارف واقع شود و در محال شتباه است که درین هنگام خود را عین حق می یابد و تو هم اتحادی افتد و طمع خام اشارت بدان کرده چنانکه گفته است

وقت الزجاج و وقت انحر و تشا کلا تشا بهام لامر و کانهای خمر و لا قرح و کانهای قرح و لا خمر باعی از صفای و لطافت جام
هم آیمخت رنگ جام مدام همه جام نیست گویی می باید است نیست گویی جام یعنی متحد آمد یک جز و نمود وجود
تمیز از میان برخاست و این مقتضای حال سکریه تمیز نیست و حق معرفت آنست که بدانند دیگر است و جام دیگر آن ظاهر است
و این مظهر و این مقام توحید شود نیست که بغلبه حال و استغراق محبت چنین می نماید و آنکه توحید وجودی میگوید همه را یکی میدانند حقیقه
و الله اعلم بحقیقه الحال قال بعض العلماء من العارفين التوحيد شهودی لا وجودی و هو المهدی الاسلام

الرساله الثامنه و استون جمع الکلمات العارفين من اهل الصدق لقین

الله و رسوله - بعضی کلمات مشایخ در نظر آمده که در سلوک طریق حق نافع بود اگر چه این حقیر را در آن جز تحریر و تعبیر و تقریر نصیب نبود
ولیکن بتوقع ابر کتابت آن اقدام بر آن نمود و خود حال اکثر توالیف برین منوال است و جز حکم خاتم بندی پیش ندارد مقصود دفع خلق
و ذوق وقت است قائل هر که باشد بمین که چه گوید و مبین که میگوید ای عزیز بغیر حق اعتماد نکنی تا پشیمان نه شوی از حق غافل
مباش تا شیطان بر تو راه نیابد هیچ مغرور مباش تا ببالا نکندی دل را از غیر حق خالی کن تا راحت یابی در کار حق باش تا کار تو
ساخته گردد در دنیا اهتمام اندک کن تا کفایت پیدا آید در دنیا دل بکسی بند تا زیان زد نگردی کسی را به عیب منکر تا به عیب
بتلا نگردی در تنگیها صبر کن تا فراخی یابد و بنماید از همه نومید مشو تا امید بر آید بر یاکمن تا اخلاص یابی کار با خلاص کن تا در حال جزا
یابی دنیا نخواهد تا دولت تنباه نگردد و قناعت و رزنا از محنت برهی آنرا کس نخواهد تا آزرده نشوی کینه بر کس بند تا دیکینه نیفتی کسی
بحقارت منکر تا خوار نگردی از جهت دنیا اندو بکن مباش تا پریشان نه شوی قدر نعمت به شناس تا از تو باز نه ستانند از همه جدایی
کن تا بحق انس یابی غم فردا محو تا اهل کوتاه نشود و مرگ را بسیار یاد کن تا دل بدینا مشغول نگردد و ترک گناه کن اگر نعمت حاصل میخوری
توقع از کس مکن تا عزت یابی فروتنی بکن تا به بزرگی برسی در خود مبین تا فرو نیفتی از خلق عزت گیر تا بحق انس یابی شکر حق بجا آر
اگر نعمت دین و دنیا میخوای این مباش تا امان یابی با حق باش اگر عیش جاودان خواهی خدمت بزرگان کن تا به بزرگی برسی
صبر پیش گیر اگر عافیت خواهی خود را بحق سپار تا پشیمان نشوی دست بدامن صاحب دلان زن اگر دولت خواهی آبسته رو تا مانده
نه شوی خیر در هیچ قدر مننه تا بقدر گردی از اهل دنیا پر بهیز کن تا دل تاریک نشود قناعت کن تا تو نگر گردی همت کن تا نعمت
ببفراید بر حرف کسی دست مننه ما خود نگردی رفیق از حق بین تا غر نشوی حریم مباش تا خوار نگردی کردار خود را قیمت
مننه تا با قیمت گردی در کس بد مبین اگر معرفت داری از همه مفلس شو تا محبت یابی بدر باش تا در یکشاید در بند چیزی مباش
تا آزاد شوی صدق طلب کن تا راحت یابی حرمت نگذار تا محروم نگردی سودای کن تا در آن سود کنی خشم فرو خور تا راحت
یابی مسکین باش تا مقبول شوی کار با خلاص کن تا عاقبت پشیمان نشوی اگر در کار کسی کار دیگری کن و اگر بیکاری فارغ
نشین با همه نرمی کن تا از دشمنان خلاص یابی با همه کشت تا محنت نگردی بر زیرستان شفقت کن تا رهایی یابی آهستگی پیش گیر
تا شیطان بر تو ظفر نیابد دل بدست آرتا خود شندی حق یابی بسود اندک بسنده کن تا عیش بر تو تلخ نگردد و با همه آسانی کن تا
به برسی دیگر اند از خود بهتر دان تا از خود خلاص یابی در شتی بگذارتا در همه دشمن نشوی یا همه باش اگر مردی انصاف از خود طلب

اگر چه انگری حق را یاد کن تا دل ویران نگردد و در ماندگان را دریاب تا در نه مانی افتادگان را گذارتا در نیفتی سوی دنیا بسین تا کور
 نگرددی جز حق میندیش اگر طالعی خلالت ترک ده تا سلامت مانی از حکم خدا سر متاب تا عاصی نشوی افتادگان را دریاب تا
 دستگیری یابی با هر کس منشین تا تنباه نگرددی ترک لذت گیر تا لذت خواهی انصاف خود دیده تا ستمکار نگرددی آن کار کن که
 حق پسندد و آن پسند که حق کند با کس مستی تا از کینه برهی آنکس که با تو بدی کند تو با او نیکی کن تا قدر بیفزاید و بیدار باش
 تا در خانه و در دنیا بیا چندان برگیر که بمنزل رساند بقافله رو که راهزن بسیار اند همراه طلب کن که دشمنان در راه اند
 سر برین در نه تا بر سر نخوری سر بیگن تا جنگ بر خیزد یک کار کن تا تمام شود خود خواه باش تا محروم نشوی دوستی
 آن به که خدا را باشد خواهی از سر بر نه تا بر سر نخوری تا خود بر کس مننه تا عزیز مانی بزرگی بر هیچ مکن تا خوار نگرددی
 در دریا فرو نشوی تا گوهر یابی جان را در باز اگر صادقی تیر بالا را بدست شو اگر دوستی حق خواهی رهبر طلب کن تا بره
 شوی اگر عاشقی یک سودا کن تا سودا کنی خود را راه مباش تا خوار نباشی اندیشه بیهوده از دل دور کن تا پیریشان نشوی
 خود پسند مباش تا پسند شوی در مالایه مشو تا زیان نکنی گفت را شنو باش تا استوار مانی نفس را استوار مکن که دروغ بگو
 است پناه بحق چه تا خلاص یابی مدح کس مکن تا عاقبت نمیدانی پناه حق گیر تا از شیطان برهی وقت دریاب اگر صرا
 نقد را پاش تا قلاشی طمع را از دل بردار تا محتاج نگرددی حاجت بجز حق مدار حاجت بر آید با گم شدگان منشین مگر که گم
 شوی پاسبان نفاس دار اگر بیداری دلها را دریاب اگر بشیاری بضاعتی خرید کن که حق خرید از آن همه حال بار باش
 تا به یابی یاد دوست پندار کن تا خود را فراموش کنی کار باندیشه کن تا در زیان نیفتی از حق شرم دار تا در گنه نیفتی از
 حق یاری خواه تا نصرت یابی کار امروز بفر و احوالت مکن تا بحسرت نمانی وقت کار دریاب تا کار تو ساخته گردد و سر هر چیزی
 نگاه دار تا در فتنه نیفتی بیگانگان را درون مگذار اگر غیرت داری بسو حق گریز تا از دشمن خلاص یابی دل بهر اندیشه مبتلا
 مکن تا در نمائی یک همت کن تا جمعیت یابی علم نادانی بخواه اگر نادانی خود را گنگ ساز تا اگر گردی شب بیدار باش تا بوی
 محبت یابی نفس را در کار دار تا ترا در کار ندارد در حاصل کن تا در مان یابی دست از گدائی مدار اگر چه گنج ادا داری عزیز
 مردمن چشم پوش تا عیب را مشا هده کنی رنج بادی اختیار کن تا به کعبه برسی را از خود با کس مگو تا گنج اسرار گردی زیان
 کس میندیش اگر سود خواهی بیگس باش تا بیگس نه شوی بجز دباش چون با حق باشی صحبت بانیکان کن تا در نمائی
 از همه بیگانه شو اگر بیگانه خاموش باش تا برهی کار خود پنهان دار تا قیمت گیر و با دوست خدا آشنائی کن تا عاقبت
 سود کنی با هیچ چیز قرار نگیر اگر محبت داری سود و زیان خود نمیدانی از آن سبب پیریشانی دل بدست آر اگر میتوانی خود را
 بجای مبر تا بجای برسی خود را قطره خردان اگر چه دریائی با گدایان بنشین اگر چه بادشاه و صلی الصدی علی
 خیر خلقه محمد وآله و صحبه اجمعین فقط

تمت

این دو رقم اصل که از دستخط خاص حضرت شیخ اجل محدث دهلوی قدس سره نظر رسیده بود بر عایت نسخه مکتوبات تبرکات و تهنیت نگارندگان است

مکتوب شصت و نهم

عاقبت بخیر باد هر چند میخوانم که چیزی بآن بلند بنویسم چه ان میشود که چه نویسم چه دعای خیر دارم که نصیب باد احوال این فقیر بختیار است معلوم ایشان است و محال آن نیست که الحمد لله علی کل حال و نفوذ بابت من حال اهل النار تغییرات و تبدیلات که در احوال خلق حادث است معلوم شریف است - آرزو میکردم که شکایات این مقدار که دستخاسته بودند اگر چند روز در دلی هم می بودند چه می شد و چه لازم می آید خیریت شما مطلوب است هر جا که باشید از جانب میان نور الحق هم خطاهای آید که جامع شکر و شکایت است - زان یاد از ادوم شکریست شکایت به شکر حق است و از نفس خود شکایت به اللهم لک الحمد والیک المثلک و بک المستغاث و انت استعان بارے آنچه ستوقع است آن است که از دعای بقای ایمان حسن عاقبت فارغ نمالی نباشد و العاقبت بالخیر

مکتوب شصت و دهم

در داکه عم کوه بگاه افتاده است به معشوق دل مورچه ماه افتاده است و این واقعه سخت براه افتاده است و درویش بعشق باد شاه افتاده است به چه گوید و چه نویسد که بزرگان چیزی نگذاشته اند که حاجت بگفتن و نوشتن او مانده باشد کس باید که آنرا بداند و کار بند بر سرفقیر بارها افتاده است که جزوے تعالی آن دشواری ها نتواند آسان کرد و رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ وَاعْفُ عَنَّا وَاعْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا أَنْتَ مَوْلَانَا فَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ عاقبت بخیر باد یقین آن فرزند باشد که من ترا دوست میدارم و از نیکان می شمارم حق سبحانه تعالی تمامه نیکی های دین و دنیا بنقد وقت تو گرداند دعا و اینست که از جمیع آفات و بلیات محفوظ دارم و جمیع کرامات و برکات محفوظ گردانم و از زیاده برین طاق نشستن ندام شمارم و کار شمارم بخیر و اعم و اسلام و فرزند دلبند بجان پیوند محمد عاصم را فرستادم تا که چند گاه دیدم بحال و کمال او روشن گرد است خاتمه الطبع قطعات تاریخ چکیده خامه صاحب دانش تمیز منشی محمد عبد العزیز صاحب ندو بلند جناب لک مستطیع سالت

الحمد لله المنة که درین ایام سعادت فرجام کتاب اخبار الاخبار مصنفه عالم و فاضل گمانه مولانا محمد عبد الحق محدث قدس سره که در تحقیق روایات و تدقیق معانی و مبانی بهمت به نظیر و حدیث المثل است - و بار بار به طالع مختلفه طبع شده بدین ناظرین اولی الابصار گردیده - اما از مکرر اشتغال طبع و چاپ شایقین نمی آسود - درینو لا یغیرایش بعضی اصحاب حرب الحکم جناب والد ماجد مظالم العالمی صحیحین یا هرین علم و فن چندین نسخ مطبوعه قدیم و جدید جمع فرموده به تصحیح غلطش پرداخته در صورت وقت و محنت و وسال الزین عمده برآمد بمحمد الشکر که اکنون به تصحیح تمام در مطبع مجتبیائی زیور حسن اتمام در کربشید معینا به حسن رایضیا ضیاسه منجر مطبع درویر جاشیه اخبار الاخبار کتاب المکاتیب الرسائل که هم مصنفه مولانا محدث مغفور است به تحریک کتابت زکامه گویند اعراض معانی و مبانی در ویراسته و بدل کردن شایقین علوم و فنون از مقام ناز جزیه بهمانا که در تصحیح مکاتیب شیخ بهجتان اعتنا در تصحیح و رفع غلط بکار رفقه که در اخبار الاخبار کچن خط و کتابت خوشنویسان مکتبای زمان حسن صورتی معنوی هر دو کتب دو بالا آمده - امید که قبول تمام و شرف پسند خاص عام باید انشاء الله تعالی و الحمد لله رب العالمین و الصلوة والسلام علی رسول الامین و علی آله و صحبه و علی جمیع الاولیاء و الاخبار اجمعین

وله قطعه تاریخ طبع سلمه الله

بر حکم کاپ قدرت به صفحه روشن کتاب علم و عمل خوش نیست یک کلمه به طبع حشمت بخوبی نوشته شد تاریخ به زده آید اردو گوهر به سفته و سلمه الله

درین ایام از روشن رخ علم به نقاب دور شد بر خاست استار به حسن خط و طبع صاف و روشن به تجلی کرده است اخبار اخبار زفیض اولیا اقطاب و ابدال و تمامی نسخه ملو شد از انوار بهجت گفته شد تاریخ طبعش به تعالی الله رب دهرهای شهور مکاتیب ویرانی علم آیات به زده اخبار ولی الله ابرار

<p>دشوق کے لیے اور بعض امد بسی نوح کیے ہیں جو ناظرین کو کمال روحانی لذت بخشتے ہیں رفیق الارواح مجتہبی حکایات لقمان مستطوم سیرت نظامی - طبع جد حق السماع و تحقیق سماع صنف مولانا اشرف علی صاحب دولہ دل - حسنات العارفین فارسی معروف شطیحات و اراشکوہ قادری - اس کتاب میں بہت سے اولیاء اور عارفوں کے شگلیات درج ہیں - مجتہبی دلیل العارفین ملفوظات حضرت خواجہ حسین الدین شہیدی جمع کردہ حضرت خواجہ قلیب الدین بختیار کاکی رح - مجتہبی در المعارف از مولانا روف احمد برادر حضرت شاہ ابوسعید رح اسمین ملفوظات حضرت شاہ غلام علی رح کے بقید تاریخ و ماہ و سنہ و تفصیل</p>	<p>کیفیت مقامات درج ہیں - دور مکثون ترجمہ انوار العیون مولفہ حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی در حالات ملفوظات شاہ عبدالحق صاحب رودلووی رح مع شتمہ حالات مصنف مجتہبی اربعہ انہار - مجتہبی رسالہ شہ ضروریہ تصوف اسمین یہ چھ رسالے سلوک کے برزبان فارسی حسب ذیل ہیں انفاس نفیہ حضرت خواجہ عبید اللہ احرار رسالہ حضرت خواجہ عزیز الدین رایتی رسالہ السنہ حضرت مولانا یعقوب چرخ رح رسالہ قدسیہ حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند رح رسالہ خواجہ عبید اللہ خلع خواجہ باقی باللہ رح رسالہ پر تو عشق تصنیف خواجہ خرد سبعہ ستارہ مع ایضاح الطریقہ تصنیف حضرت شاہ غلام علی صاحب رودلووی مجددی -</p>	<p>سلوک السلوک مجتہبی - علم سلوک میں بر زبان فارسی آدھ کی کتاب ہے جس کو مولانا سولوی ضیاء الدین نجفی نے جو حضرت سلطان نظام الدین اولیاء کے ہمعصر ہیں تصنیف فرمایا ہے مسائل سلوک ساتھ پند و نصائح اقوال بزرگان تمثیل حکایات مع اشعار و قطعات و رباعیات و پچپ بہت خوبی سے لکھی ارسناد رحانی - مجتہبی سراج السالکین ترجمہ اردو - سنہاج العابدین از امام غزالی رح صراط مستقیم تالیف سولوی محمد اسماعیل صاحب شہید اسمین اذکار و اشغال ہر ایک خاندان کے لکھے ہیں اور بہت سے مسائل و درنگات جو اہل اسلام کے لیے ضروری ہیں خوب واضح طور سے</p>	<p>بیان کیے ہیں فارسی مجتہبی فخر الطالبین - فارسی مجتہبی - حضرت مولانا فخر الدین محب النبی چشتی دہلوی کی تصنیف ہے اس میں اکابر اولیاء کے حالات نہایت توضیح کے ساتھ لکھے ہیں - فیض سبحانی ترجمہ اردو فتح المربانی - مجتہبی یہ کتاب حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی کی نصیحت خیر و عطا مجموعہ یا اصلاح قوم کے متعلق ایک زبردست اور مفید لکچر ہے کشکول شریف مختصر فارسی در اذکار و اشغال از شاہ کلیم اللہ جہان آبادی مجتہبی ایضاح ترجمہ اردو مجتہبی کلیات امدادیہ از تصانیف حضرت حاجی امداد اللہ رح ارشاد الطالبین - مجتہبی لطائف قدوسی شتمبر حالات حضرت شیخ عبدالقدوس صاحب گنگوہی مجتہبی -</p>
---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

۴۸۶
اخبار الاخبار

وسر الاسرار

دبر حاشیہ

کتاب المکاتیب و الرسائل الی ارباب الکمال و الفضائل

ہر روز زبان فارسی مجتہبی - یہ دونوں کتابیں حضرت مولانا شیخ عبدالحق

محدث دہلوی کی تالیف سے ہیں۔ اخبار میں اولیاء اللہ کے حالات ہیں اور خاصکر

اولیاء ہند کے حالات بالتفصیل مذکور ہیں جو باعث نزول رحمت و برکات ہیں بکاتیب

جو حاشیہ پر درج ہیں ۶۸ رسالے ہیں۔ جو ہر ایک کتاب حاشیہ مسائل شریعت و جامع فوائد

طریقہ ہی غرضکہ یہ دونوں کتابیں نایاب ہو چکی تھیں اس مطبع نے نہایت تصحیح کیساتھ

دونوں کو یکجا ہی چھاپا ہے تاکہ انکے فوائد و برکات سے ناظرین مستفید ہوتے ہیں۔ اور

گاہے گاہے حق میں بھی دعا خیر کرتے رہیں۔

الراق

محمد عبدالحق صاحب

مدیر مطبع مجتہبی دہلی

۱۳۳۲ھ

۱۹۱۲ء

کتاب المکاتیب و الرسائل الی ارباب الکمال و الفضائل
 ہر روز زبان فارسی مجتہبی - یہ دونوں کتابیں حضرت مولانا شیخ عبدالحق
 محدث دہلوی کی تالیف سے ہیں۔ اخبار میں اولیاء اللہ کے حالات ہیں اور خاصکر
 اولیاء ہند کے حالات بالتفصیل مذکور ہیں جو باعث نزول رحمت و برکات ہیں بکاتیب
 جو حاشیہ پر درج ہیں ۶۸ رسالے ہیں۔ جو ہر ایک کتاب حاشیہ مسائل شریعت و جامع فوائد
 طریقہ ہی غرضکہ یہ دونوں کتابیں نایاب ہو چکی تھیں اس مطبع نے نہایت تصحیح کیساتھ
 دونوں کو یکجا ہی چھاپا ہے تاکہ انکے فوائد و برکات سے ناظرین مستفید ہوتے ہیں۔ اور
 گاہے گاہے حق میں بھی دعا خیر کرتے رہیں۔

کتاب المکاتیب و الرسائل الی ارباب الکمال و الفضائل
 ہر روز زبان فارسی مجتہبی - یہ دونوں کتابیں حضرت مولانا شیخ عبدالحق
 محدث دہلوی کی تالیف سے ہیں۔ اخبار میں اولیاء اللہ کے حالات ہیں اور خاصکر
 اولیاء ہند کے حالات بالتفصیل مذکور ہیں جو باعث نزول رحمت و برکات ہیں بکاتیب
 جو حاشیہ پر درج ہیں ۶۸ رسالے ہیں۔ جو ہر ایک کتاب حاشیہ مسائل شریعت و جامع فوائد
 طریقہ ہی غرضکہ یہ دونوں کتابیں نایاب ہو چکی تھیں اس مطبع نے نہایت تصحیح کیساتھ
 دونوں کو یکجا ہی چھاپا ہے تاکہ انکے فوائد و برکات سے ناظرین مستفید ہوتے ہیں۔ اور
 گاہے گاہے حق میں بھی دعا خیر کرتے رہیں۔

آخری درج شدہ تاریخ پریہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ جریمہ دیرانہ ایما جائے گا۔

[illegible]

